حقوق الطبع محفوظة للمؤلف

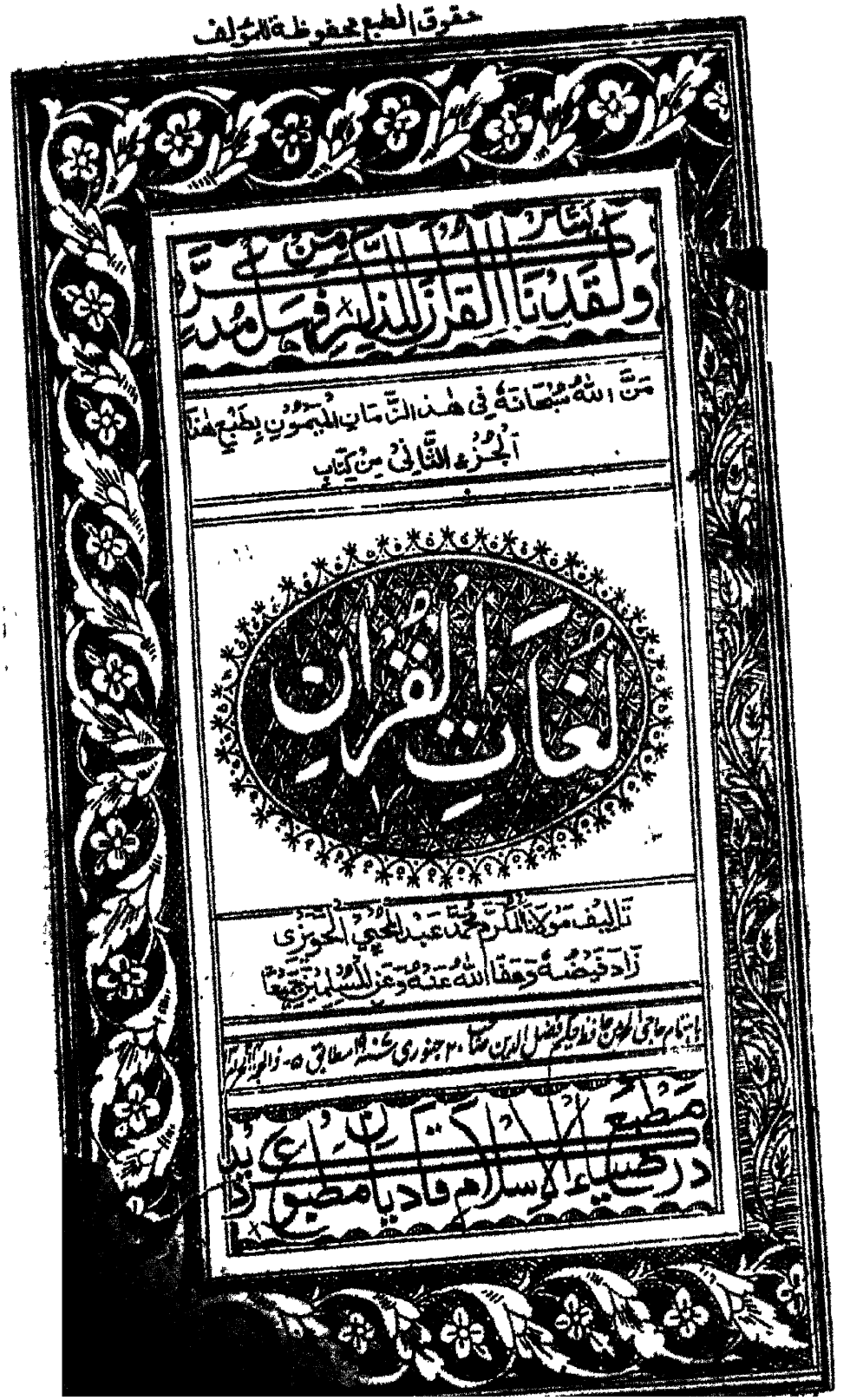

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

مَنَّ اللهُ سُبْحَانَهُ فِي هٰذِهِ الثَّمَانِ الْمَيْمُونِ بِطَبْعِ هٰذَا

الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ

لُغَاتُ الْقُرْآنِ

تَأْلِيفُ مَوْلَانَا الْمُكَرَّمِ مُحَمَّدْ عَبْدِ الْحَيِّ الْحَوِيزِي

زَادَ فَيْضُهُ وَعَفَا اللهُ عَنْهُ وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا

بِاهْتِمَامِ حَاجِي الْحَرَمَيْنِ حَافِظْ حَكِيمْ فَضْلِ الدِّينِ صَاحِبْ ۲۰ جَنْوَرِي سَنَهْ ۱۹ مُطَابِقْ ۵ ذُوالْحِجَّهْ

مَطْبَعِ دَرْ ضِيَاءِ اِسْلَامْ قَادِيَانْ مَطْبُوعْ شُد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

كِتَابُ الضَّادِ — ضاد کی کتاب

بَابُ الضَّادِ مَعَ حَرْفِ الْبَاءِ — ضاد کا باب حرف با کے ساتھ

ضَبُحٌ قَالَ تَعَالٰى وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فَالْقٰدِحٰتِ قَدْحًا قِيْلَ اَنْفَاسُ الْفَرَسِ تَشْبِيْهًا بِالضَّبَاحِ وَهُوَ مَوْتُ الثَّعْلَبِ وَقِيْلَ هُوَ خَفِيْفُ الْعَدْوِ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الضَّادِ وَحَرْفَ التَّاءِ وَالثَّاءِ وَالْجِيْمِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

ضبح قال تعالیٰ والعٰدیٰت ضبحًا فالقٰدحٰت قدحًا۔ قسم ہے ہانپتے ہوئے دوڑنے والوں کی پس کہا گیا ہے کہ ضبح گھوڑے کا ہنہنانا ہے ضباح کے ساتھ تشبیہ دینے کو جسے اور یہ لومڑی کا مرنا ہے اور کہا گیا ہے وہ ہلکا دوڑنا ہے ہم نے ضاد کا باب حرف تا ثا اور جیم کے ساتھ ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ حَرْفِ الْحَاءِ — ضاد کا باب حرف حا کے ساتھ

ضَحِكَ اَلضَّحِكُ اِنْبِسَاطُ الْوَجْهِ وَتَكَشُّرُ الْاَسْنَانِ مِنْ سُرُوْرِ النَّفْسِ (مفردات) وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا وَقَوْلُهٗ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَوْلُهٗ اِنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى وَاسْتُعِيْرَ لَفْظُ الضَّحِكِ لِلسُّخْرِيَّةِ

ضحک الضحک انبساط الوجہ وتکشر الاسنان من سرور النفس (مفردات) اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے پس تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں اور یہ قول ہے اس کی بات سے وہ مسکرایا ہنستے ہوئے اور یہ قول ہے وہی ہنساتا اور رلاتا ہے اور ضحک کا لفظ [illegible] کیلئے استعارہ کیا جاتا ہے

پتہ مالک مطبع ضیاء الاسلام قادیان یا مینیجر صادق ہند

مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نام کتاب	زبان	قیمت
براہین احمدیہ حصہ پنجم و ششم و ہفتم مع تتمہ	اردو	۱۵
" حصہ دوم و سوم و چہارم - دلائل	"	کل
حقیقت اسلام و نشان آیات و دعا	"	مجموعہ
آریہ دھرم - عیسائی دھرم و دیگر مذاہب	"	۳
آئینہ کمالات اسلام مع تتمہ	"	۳
برکات الدعا - دعا کے فوائد اور ضرورت	"	۳
آئینہ کمالات اسلام مع تتمہ	اردو و عربی	۱۰
اسلام و تتمہ - بانت سعاد	عربی	
انوار الاسلام - عبداللہ آتھم کی پیشگوئی		
پوری ہونے کی تفصیل اور دعا	اردو	۳
نسیم دعوت - دعا تتمہ ہم - رد آریہ	"	۳
[illegible]		
[illegible]	"	عہ
[illegible]	اردو	۸
ایام الصلح (پیشگوئی ملاعون)	فارسی	۸
اربعین نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ نشان صداقت	اردو	۴
اربعین اور اگر کوئی ایک نعمت کیطرف دعوت		
حضرت اقدس علیہ السلام کا ریویو عبداللہ	"	۳
چکڑالوی محمد حسین بٹالوی کے مباہلہ پر		
روئداد جلسہ دعا اور فتح کے		
دعا اور حضرت اقدس کا لیکچر	"	۲
لیکچر لاہور کا قتل پیشگوئی سے ہوا	"	۱۰
نور القرآن حصہ اول و دوم - رد عیسائی و آریہ		۱۲

نام کتاب	زبان	قیمت
[illegible]	اردو	
تحفہ قیصرہ (قیصر ہند کو دعوت اسلام)	"	۲
کرامات الصادقین - تفسیر سورہ فاتحہ		
حمامۃ البشریٰ حصہ اول ثبوت مسیح و رسالت خود		
حقیقۃ الوحی - تقریر جلسہ - مقربان کے علامات		
[illegible]		
نور [illegible]		
[illegible]		
در ثمین اشعار تصانیف حضرت اقدس	اردو و فارسی	
" حصہ اول اشعار صرف	اردو	۱
حقیقۃ الوحی آنجہانی ہنری مارٹن کلارک	"	۱
نزول المسیح مع تتمہ و عبارت	"	
[illegible]		
اعجاز المسیح تفسیر سورہ فاتحہ و پیشگوئی	عربی	۱۲
کو اسکی نظیر بنانے کی تحدی	فارسی	
ازالہ اوہام حصہ دوم - حقیقت دجال	اردو	۱۲
دیباچہ تحفہ گولڑویہ		
[illegible]		
[illegible]		
[illegible]

عَشِيَّةً أَرُدُّ ضُحَاهَا وَقَالَ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى وَضُحَى أَصَابَتْهُ الشَّمْسُ (قاموس) وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَأَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحَى أَيْ لَكَ فِيهَا أَنْ تَتَصَوَّنَ فِيهَا مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ (تاج) وَالْأَضْحِيَّةُ جَمْعُهَا ضَحَايَا كَعَطِيَّةٍ وَعَطَايَا وَالْأُضْحَاةُ جَمْعُ أُضْحِيَّةٍ كَأُرْطَاةٍ وَأَرْطًى وَالْأَرْطَى شَجَرٌ فِي الْجِبَالِ تَأْكُلُهُ الْجِمَالُ وَيَأْلِبُهُ وَقُودٌ لِطَعَامِ الْعِيَالِ قَالَ فِي الْقَامُوسِ وَفِي الْأَضْحِيَةِ سُمِّيَ يَوْمَ النَّحْرِ اهـ أَيْ يَوْمُ الْأَضْحَى وَقَالَ الرَّاغِبُ وَالْأَضْحِيَّةُ جَمْعُهَا أَضَاحِيُّ وَنُسَمِّيهَا بِذَلِكَ فِي الشَّرْعِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ صَلٰوتِنَا هٰذِهِ فَلْيُعِدْ اهـ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الضَّادِ وَحَرْفَ الْخَاءِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا

یا چلا پھر اور فرمایا اور یہ کہ جمع کئے جائیں لوگ چاشت کے وقت اور ضحًا دھوپ لگنے کو کہتے ہیں (قاموس) اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے اور تو نہ اس میں پیاسا ہوگا اور نہ تجھے دھوپ لگیگی (تاج) اور اضحیہ کی جمع ضحایا ہے جیسا عطیہ اور عطایا اور اضحاۃ اضحی کی جمع ہے جیسا ارطاۃ ارطی کی جمع ہے اور راطی پہاڑ وغیرہ میں ایک درخت ہوتا ہے جس کو اونٹ کھاتے ہیں اور خشک ہوتا ہے قاموس میں کہا ہے کہ اضحیہ کے ساتھ نام رکھا گیا ہے یوم النحر کا یعنی یوم الاضحی اس کو کہتے ہیں اور راغب نے کہا ہے کہ اضحیہ کی جمع اضاحی ہے اور اس کا یہ نام شروع میں ہے کیونکہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو ذبح کرے ہماری عید سے پہلے وہ پھر قربانی دے ہم نے ضاد کا باب اور حرف خاء کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الضَّادِ وَحَرْفُ الدَّالِ

ضاد کا باب حرف دال کے ساتھ

ضِدٌّ الضِّدُّ بِالْكَسْرِ الْمِثْلُ وَهُوَ كُلُّ شَيْءٍ ضَادَّ شَيْئًا لِيَغْلِبَهُ كَالسَّوَادِ ضِدُّ الْبَيَاضِ وَالْمَوْتُ ضِدُّ الْحَيٰوةِ قَالَهُ اللَّيْثُ قُلْتُ وَكَالْإِيمَانِ ضِدُّ الْكُفْرِ وَالْعَمٰى ضِدُّ الْبَصَرِ وَقَالَ فِي الْقَامُوسِ الضِّدُّ بِالْكَسْرِ وَالضَّدِيدُ الْمِثْلُ اهـ وَقَالَ فِي التَّاجِ جَمْعُهُ ... أَضْدَادٌ وَيُقَالُ لَا ضِدَّ لَهُ وَلَا ضَدِيدَ لَهُ أَيْ لَا نَظِيرَ لَهُ وَلَا كُفْؤَ لَهُ وَيُقَالُ لَقِيَ الْقَوْمُ أَضْدَادَهُمْ وَأَنْدَادَهُمْ أَيْ أَقْرَانَهُمْ وَقَالَ الْأَخْفَشُ النِّدُّ الْمِثْلُ وَالشِّبْهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى

ضد۔ ضد ضاد کے کسرہ کے ساتھ ہر ایک شیئے جو کہ دوسری شیئے کو مٹانا اور مخالف ہونا کہ اس پر غالب جائے جیسا سواد بیاض کی ضد ہے اور موت حیوۃ کی ضد ہے لیث نے کہا ہے میں کہتا ہوں اور جیسا کہ ایمان کفر کی ضد ہے اور عمی (اندھاپن) بصر (بینا ہونے) کی ضد ہے اور قاموس میں کہا ہے ضد کسرہ کے ساتھ اور ضدید مثل کے کہتے ہیں اور تاج میں ہے اسکی جمع اضداد ہے اور کہا جاتا ہے اسکی ضد اور ضدید نہیں ہے یعنی اسکی نظیر نہ کوئی ہے اور نہ کہا جاتا ہے لوگ اپنی ضدوں اور ندوں کو ملے یعنی اپنے اقران کو اخفش نے کہا ہے ند ضد اور شبہ کو کہتے ہیں اور خداوند کریم کا یہ قول

نحو قوله تعالى وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ اى تسخرون وقوله
وَقَوْلُهُ إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ وَقَوْلُهُ أَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ
تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَيُسْتَعْمَلُ لِلتَّعَجُّبِ أَيْضًا نحو
قوله تعالى وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَضَحِكُهَا
كَانَ لِلتَّعَجُّبِ وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهَا وَاَلِدُ
وَاَنَا عَجُوزٌ وَهٰذَا بَعْلِي شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ
وَلَفْظُ الضَّحِكِ يُطْلَقُ عَلَى الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ وَعَلَى
الْغَدِيرِ الْمَاءِ نحو قولهم طَرِيقٌ ضَحُوكٌ اى وَاضِحٌ
وَضَحِكَ الْغَدِيرُ اِمْتَلَاَ مَاءً وَيُسْتَعْمَلُ اَيْضًا لِلْجَلَاءِ
السَّحَابِ عَنِ الْبَرْقِ وَلِخُرُوجِ النَّبَاتِ مِنَ الْاَرْضِ
نحو يُغَيِّثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ اَحْسَنَ الضَّحِكِ
اى فَيَجْلُو عَنِ الْبَرْقِ اَحْسَنَ الْاِجْلَاءِ وَنحو
اِضْحَكَلَّتِ الْاَرْضُ اى اَخْرَجَتْ نَبَاتَهَا وَزَهْرَتَهَا

ضحى الضَّحَاءُ بِالْفَتْحِ وَالْمَدِّ اِذَا عَلَتِ الشَّمْسُ
اِلٰى رُبُعِ السَّمَاءِ مِمَّا بَعُدَ (ربع بمعنی الارتفاع) وَقَالَ
الرَّاغِبُ الضُّحٰى اِنْبِسَاطُ الشَّمْسِ وَامْتِدَادُ النَّهَارِ
وَقَالَ فِي الصِّحَاحِ الضَّحْوَةُ نِصْفُ النَّهَارِ وَضُحًى
بِالضَّمِّ وَالْقَصْرِ وَهُوَ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ فَمَنْ اَنَّثَ قَالَ
اِنَّهُ جَمْعُ ضَحْوَةٍ وَمَنْ ذَكَّرَ قَالَ اِنَّهُ اِسْمٌ عَلٰى فُعَلٍ
مِثَالُ صُرَدٍ وَطُرَفٍ وَمِثْلُ سَحَرٍ يُقَالُ لَقِيتُهُ ضُحًى
وَضُحٰى بِلَا تَنْوِينٍ اِذَا اَرَدْتَ ضُحٰى يَوْمِكَ ثُمَّ تُعْقِدُهُ
اَوَّلَ الْفَتْحِ وَهُوَ امْتِدَادُ النَّهَارِ اه
فَضَحِكَتْ فَحِضَتْ وَقَالَ لَمْ يَلِدْ اِلَّا

نحو قولہ تعالیٰ وَکُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَکُونَ اى تسخرون وقولہ
وَقَوْلُهُ إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ وَقَوْلُهُ أَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ
تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَيُسْتَعْمَلُ لِلتَّعَجُّبِ أَيْضًا نحو
قولہ تعالیٰ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَضَحِكُهَا
كَانَ لِلتَّعَجُّبِ وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهَا وَاَلِدُ
وَاَنَا عَجُوزٌ وَهٰذَا بَعْلِي شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ
وَلَفْظُ الضَّحِكِ يُطْلَقُ عَلَى الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ وَعَلَى
الْغَدِيرِ الْمَاءِ نحو قولهم طَرِيقٌ ضَحُوكٌ اى وَاضِحٌ
وَضَحِكَ الْغَدِيرُ اِمْتَلَاَ مَاءً وَيُسْتَعْمَلُ اَيْضًا لِلْجَلَاءِ
السَّحَابِ عَنِ الْبَرْقِ وَلِخُرُوجِ النَّبَاتِ مِنَ الْاَرْضِ
نحو يُغَيِّثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ اَحْسَنَ الضَّحِكِ
اى فَيَجْلُو عَنِ الْبَرْقِ اَحْسَنَ الْاِجْلَاءِ وَنحو
اِضْحَكَلَّتِ الْاَرْضُ اى اَخْرَجَتْ نَبَاتَهَا وَزَهْرَتَهَا

ضحی الضَّحَاءُ بِالْفَتْحِ وَالْمَدِّ اِذَا عَلَتِ الشَّمْسُ
اِلٰى رُبُعِ السَّمَاءِ مِمَّا بَعُدَ (ربع بمعنی الارتفاع) وَقَالَ
الرَّاغِبُ الضُّحٰى اِنْبِسَاطُ الشَّمْسِ وَامْتِدَادُ النَّهَارِ
وَقَالَ فِي الصِّحَاحِ الضَّحْوَةُ نِصْفُ النَّهَارِ وَضُحًى
بِالضَّمِّ وَالْقَصْرِ وَهُوَ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ فَمَنْ اَنَّثَ قَالَ
اِنَّهُ جَمْعُ ضَحْوَةٍ وَمَنْ ذَكَّرَ قَالَ اِنَّهُ اِسْمٌ عَلٰى فُعَلٍ
مِثَالُ صُرَدٍ وَطُرَفٍ وَمِثْلُ سَحَرٍ يُقَالُ لَقِيتُهُ ضُحًى
وَضُحٰى بِلَا تَنْوِينٍ اِذَا اَرَدْتَ ضُحٰى يَوْمِكَ ثُمَّ تُعْقِدُهُ
اَوَّلَ الْفَتْحِ وَهُوَ امْتِدَادُ النَّهَارِ اه
فَضَحِكَتْ فَحِضَتْ وَقَالَ لَمْ يَلِدْ اِلَّا

ضحی

حضرت قدس کا یہ قول ہے تمہارے ہنسی کرتے
جیسا اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے تمہارے ہنسی کرتے
تھے اور یہ قول کیا۔ یعنے میں کہ وہ اس سے ہنستے ہیں اور یہ قول
کیا پس تم اس بات سے تعجب کرتے اور ہنستے ہو اور تعجب کے لئے
جیسا یہ قول ہے اور اسکی عورت کھڑی تھی پس وہ ہنسی پس وہ ہنسی تعجب کی
اور اس پر دلیل یہ قول ہے کہا میں جنونگی حالانکہ میں
بوڑھی ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بہت عمر ہے خود یہ عجیب
بات ہے اور ضحک کا لفظ بولا جاتا ہے واضح رستہ پر اور
بہت موٹے تالاب پر جیسا ان کا یہ قول ہے راستہ ضحوک
واضح ہے اور ضحک الغدیر تالاب پر ہوا پانی سے اور استعمال
کیا جاتا ہے بادل کے چمکنے میں بجلی سے اور نباتات کے نکلنے
میں زمین سے جیسا یہ قول ہے کہ اللہ بادل بھیجتا ہے پھر وہ
خوب ضحک کرتا ہے یعنی چمکتا ہے بجلی سے اور جیسا یہ قول
کہ اضحکت الارض یعنی زمین نے سبزہ نکالا اور پھول

ضحی ضحاء فتح اور مد کے ساتھ یہ وہ وقت ہے جبکہ سورج
آسمان کے چوتھے حصہ تک چڑھا جاتا ہے بالشت بھی زیادہ
(ربع بمعنی الارتفاع) اور راغب نے کہا ہے کہ ضحی روشنی اور دھوپ کے
پھیلنے کو کہتے اور دن کے روشن ہونے کو اور صحاح میں ہے کہ ضحوۃ
نصف کو کہتے ہیں اور ضحی ضم اور قصر کے ساتھ اور یہ مذکر اور مؤنث
دونوں طور پر آتا ہے پس جو اس کو مؤنث استعمال کرتا ہے وہ
کہتا ہے کہ یہ ضحوۃ کی جمع ہے اور مذکر بناتا ہے کہتا ہے کہ یہ ایک
اسم ہے فعل کے وزن پر جیسا اور طرف کی مانند سحر طرح کہا جاتا ہے
میں اسکو ضحی کہتا ہوں لا اور ضحی بے تنوین ہوتا ہے جبکہ اسی دن کی
چاشت مراد ہو پھر اس کے بعد ضحی ہے مد اور فتح کے ساتھ اور دن کا ضحی

	۱۰	
	۱۰	
	۱۰	

ضُرٌّ

ضُرٌّ - ضر ضم نفع کے مقابل ہے اور یہ اسم ہے اور فتح کے ساتھ مصدر ہے اور تاج میں ہے کہ جب ضر اور نفع کو جمع کرتے ہیں تو ضاد کو فتح دیدیتے ہیں اور جب اکیلا ذکر کرتے ہیں تو ضمہ دیتے ہیں جبکہ مصدر نہ استعمال کریں اور فرمایا ہے کہ جب لوگوں کو ضر (تکلیف) پہونچتا ہے تو اپنے رب کو اس کیطرف جھکتے ہوئے اس کو پکارتے ہیں اور ضر یہاں رحمت کے مقابل ہے کیونکہ فرمایا ہے اور جب رحمت پھونچاتا ہے اپنی طرف سے تو یہی ہوتا ہے کہ ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شریک بنانے لگتا ہے اور فرمایا پس ہم نے اٹھا دیا وہ ضر جو ان کے ساتھ تھا اور فرمایا بیشک مجھ کو ضر پہونچا ہے اور میرے ضر قحط ہے جیسا کہ یوسف کے پاس گئے تو انہوں نے کہا اے عزیز پہونچا ہے ہم کو اور ہمارے اہل کو قحط اور فرمایا کیا کہ نہیں ملایا تم نے کسی ضر کیلئے جس کو پوچھا تھا اور کہا جاتا ہے فلان ضر بیکہ کوئی برا ہو اسکیطرف کیجاتا ہے فرمایا کوئی کمزور تم کو نہ پہونچا سکیگا بجز ایذا (دکھ) کے اور فرمایا اور اگر صبر کرو اور تقوی کرو تو انکی کوئی تدبیر تمہارے لیے کوئی مکروہ نہ کیجائیگی اور فرمایا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور فرمایا نہ اسکے ساتھ کوئی مکروہ اور نہ جس کو پہونچا سکتے تھے بجز اللہ کے حکم کے اور فرمایا اور سکھتے تھے جو انکو ضرر دے اور نفع نہ دے اور فرمایا پکارتا ہے اللہ کے سوا اسکو جو کہ کوئی نفع ضرر اسکے نہیں دیسکتا اور فرمایا اس کو پکارتا ہے کہ جسکا ضرر اسکے نفع کی بہت قریب ہے اور ضرر نقصان کو کہتے ہیں جو کسی چیز میں واقع ہو اور اضرار مدد کے ساتھ تنگی ہے کہ جسکے ساتھ ضرر بیماری کو کہتے ہیں اور اضافی ضرر ہے یعنی مرض بیمار اور ضراء سراء (خوشحالی) کی نقیض ہے (تاج)

ضُرٌّ

ضُرٌّ - اَلضُّرُّ بِالضَّمِّ فِي مُقَابَلَةِ النَّفْعِ وَهُوَ اسْمٌ وَبِالْفَتْحِ مَصْدَرٌ وَفِي التَّاجِ فَإِذَا جُمِعَتْ بَيْنَ الضُّرِّ وَالنَّفْعِ فَتَحْتَ الضَّادَ وَإِذَا أَفْرَدْتَ الضُّرَّ ضَمَمْتَ إِذَا لَمْ تَسْتَعْمِلْهُ مَصْدَرًا اهـ قَالَ تَعَالَى وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَالضُّرُّ هُنَا فِي مُقَابَلَةِ الرَّحْمَةِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ وَقَالَ تَعَالَى فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَقَالَ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَالضُّرُّ أَيْضًا يَكُونُ فِي مُقَابَلَةِ الْقَحْطِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَقَالَ كَانَ لَمْ يَدْعُنَا إِلَى ضُرٍّ مَسَّهُ وَيُقَالُ ضَرَّهُ ضَرًّا بِفَتْحٍ جَلَبَ إِلَيْهِ شَيْئًا مَكْرُوهًا قَالَ تَعَالَى لَنْ يَضُرُّوا كُمْ إِلَّا أَذًى وَقَالَ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَقَالَ لَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا وَقَالَ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَالَ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَقَالَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ وَقَالَ يَدْعُو لَمَنْ ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ وَالضَّرَّاءُ النُّقْصَانُ يَدْخُلُ فِي الشَّيْءِ وَالضَّرَّاءُ بِالْمَدِّ الزَّمَانَةُ وَمِنْهُ الضَّرِيرُ بِمَعْنَى الزَّمِنِ أَيِ الْمَرِيضِ وَالضَّرَّاءُ يُقَابَلُ بِالسَّرَّاءِ وَالنَّعْمَاءِ قَالَ تَعَالَى

وَيَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا اَیْ اَمْثَالًا وَاَشْبَاهًا
وَالْمِقَدُّ وَالضَّدِيْدُ وَالضَّرِيْدَةُ اَلْاَخِيْرَةُ عَنْ
ثَعْلَبٍ اھ وَالْخَالِفُ ضِدٌّ (قاموس) قَالَ ابْنُ
السِّكِّيْتِ حَكٰى لَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَضَدَّ مِثْلُ شَمَّ وَالضِّدُّ
خِلَافُهٗ وَمِثْلُهٗ فِي الْمُحْكَمِ وَالْمِصْبَاحِ (تاج العروس)
وَيَكُوْنُ جَمْعًا اَیْ وَالضِّدُّ قَدْ يَكُوْنُ جَمْعًا وَفِيْ
بَعْضِ النُّسَخِ وَيَكُوْنُ لِلْجَمْعِ جَمْعًا وَعِبَارَةُ اللِّسَانِ
وَقَدْ يَكُوْنُ جَمَاعَةً وَالْقَوْمُ عَلٰى ضِدٍّ وَاحِدٍ
اِذَا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ فِي الْخُصُوْمَةِ اھ (تاج)
وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا وَقَالَ
الْفَرَّاءُ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ عَوْنًا وَرُوِيَ عَنْ عِكْرِمَةَ
يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ اَعْدَاءً وَقَالَ الرَّاغِبُ قَوْلُهٗ
وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا اَیْ مُنَافِيْنَ لَهُمْ وَقَالَ
الْاَخْفَشُ اَلضِّدُّ يَكُوْنُ وَاحِدًا وَجَمَاعَةً مِثْلُ
الرَّصْدِ وَالْاَرْصَادِ وَالرَّهْطُ قَدْ يَكُوْنُ لِجَمَاعَةٍ
وَعَنْ اَبِيْ زَيْدٍ ضَدَّهٗ فِي الْخُصُوْمَةِ ضِدًّا اَغْلَبَهٗ
وَخَصَمَهٗ (تاج) وَضَادَّهٗ خَالَفَهٗ وَهُمَا مُتَضَادَّانِ
(قاموس) اَقُوْلُ وَالْمُتَضَادَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ مَعًا
وَلٰكِنْ يَصِحُّ اِرْتِفَاعُهُمَا مَعًا بِخِلَافِ النَّقِيْضَيْنِ
لِاَنَّهُمَا لَا يَصِحُّ اِجْتِمَاعُهُمَا مَعًا وَلَا اِرْتِفَاعُهُمَا
مَعًا فَهُمْ لَمْ يُذْكُرْ بَابَ الضَّادِ وَحَرْفَ الذَّالِ
لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

اسی سے ہے کہ تم نہ بناؤ اللہ کے لیے انداد یعنی اللہ اور اور اشباہ
اور ضد یہ ضد ہے اور ضید کو کہتے ہیں یہ ثعلب سے مروی ہے
اور خالف کو ضد کہتے ہیں۔ قاموس۔ ابن سکیت نے کہا
خلاف ان کو کہتے ہیں۔ ایسی ہی محکم میں بھی ہے (تاج)
اور ضد کبھی جمع ہوتی ہے اور بعض نسخوں میں ہے کہ ضد کا لفظ
جمع کے لئے جمع ہے، اور لسان العرب میں ہے کہ جماعت
ہوتی ہے اور کہتے ہیں کہ قوم ایک ضد پر ہے جبکہ وہ خصومت میں
ایک ضد پر جمع ہوں (تاج) اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول اسی سے ہے
کہ ہوں گے ان پر ضد اور فراء نے کہا ہے کہ ہوں گے ان پر مددگار
اور عکرمہ رضی سے مروی ہے کہ ہوں گے ان کے دشمن اور راغب
نے کہا ہے کہ ہوں گے ان کے لئے مخالف اور اخفش نے کہا ہے
کہ ضد ایک اور جماعت ہوتی ہے جیسے کہ رصد اور ارصاد اور
رہط بھی جماعت کے لئے آتا ہے اور ابو زید سے مروی
ضدہ فی الخصومۃ ضدا، خصومت میں اس پر غالب آیا
اور خدا وہ اس کی مخالفت کی اور دونوں فی لف میں (قاموس)
میں کہتا ہوں کہ متضادان جمع نہیں ہو سکتے لیکن دونوں کا
ارتفاع جائز ہوتا ہے بخلاف نقیضین کے کیونکہ ان کا
جمع ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ارتفاع دونوں کا معا
ہو سکتا ہے پس سوچ لے ہم نے ضاد کے باب
اور حرف ذال کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الضَّادِ وَحَرْفُ الرَّاءِ

ضاد کا باب حرف راء کے ساتھ

لَا تَضُرُّ مَعَهُ وَقَالَ وَلَا تُمْسِكُوا بِهِنَّ ضِرَارًا أَيْ مُضَارَّةً وَقَالَ تَعَالَى وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا أَيْ مُضَارَّةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَضِرَارًا لِلْكِتَابِ ابْنُ الْأَزْوَرِ وَابْنُ الْخَطَّابِ وَابْنُ ثَقْفَاءَ وَابْنُ مُقَرِّ صَحَابِيُّونَ (قَامُوس) أَيْ هَؤُلَاءِ صَحَابِيُّونَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَمِمَّا يُسْتَدَلُّ عَلَيْهِ النَّافِعُ الضَّارُّ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى الْحُسْنَى وَهُوَ الَّذِي يَنْفَعُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ خَلْقِهِ وَيَضُرُّهُ حَيْثُ هُوَ خَالِقُ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا خَيْرِهَا وَشَرِّهَا وَنَفْعِهَا وَضَرِّهَا (تاج العروس) قُلْتُ هُوَ الَّذِي يَنْفَعُ مَنْ أَرَادَ النَّفْعَ مِنْ خَلْقِهِ وَيَضُرُّ مَنْ تَرَكَ النَّفْعَ مِنْ خَلْقِهِ حَيْثُ هُوَ مُقَدِّرُ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا أَيْ نَتَائِجُ خَيْرِهَا وَشَرِّهَا فَنَفْعُهَا وَضَرُّهَا وَالضَّرَّاءُ السَّنَةُ أَيِ الْقَحْطُ وَالضَّرَّةُ وَالضَّرَرُ وَالضَّيْرُ الزَّمَانَةُ (تاج العروس) قَالَ تَعَالَى غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ أَيْ غَيْرُ أُولِي الزَّمَانَةِ وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ غَيْرُ مَنْ بِهِ عِلَّةٌ تَضُرُّهُ وَتَقْطَعُهُ عَنِ الْجِهَادِ وَمِنَ الضَّرِّ الضَّرَّةُ وَهِيَ شِدَّةُ الْحَالِ عَلَى فِعْلَةٍ قَالَهُ أَبُو الْهَيْثَمِ وَالِاضْطِرَارُ الِاحْتِيَاجُ إِلَى الشَّيْئَيْنِ (قاموس) وَقَدِ اضْطُرَّهُ إِلَيْهِ أَمْرٌ أَحْوَجَهُ وَأَلْجَأَهُ فَاضْطُرَّ بِضَمِّ الطَّاءِ بِنَاءُ افْتُعِلَ جُعِلَتِ التَّاءُ طَاءً لِأَنَّ التَّاءَ لَمْ يَحْسُنْ لَفْظُهَا مَعَ الضَّادِ (تاج العروس)

دودھ نہ پلائے، اور فرمایا اور نہ روکو ان کو ضرر دینے ہوئے اور فرمایا اور جنہوں نے مسجد ضرار بنائی ہے یعنی مومنوں کو ضرر دینے والی اور ضرار کتاب کیطرح ابن الازور اور ابن خطاب اور ابن ثقفاع ابن مقر صحابیوں کا نام ہے (قاموس) یعنی یہ سب صحابی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ اور اس پر یہ زیادہ کیا جاتا ہے نافع اور ضار اللہ کریم کے اسماء حسنیٰ سے ہیں یعنی جو کہ نفع دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور سب اشیاء کا خالق ہے خواہ خیر ہوں یا شر ہوں یا نافع ہوں یا مضر ہوں (تاج) میں کہتا ہوں وہی ہے کہ مخلوق میں سے جس کو نفع پہونچانا چاہتا ہے اس کو نفع دیتا ہے اور نفع کو ترک سے ضرر دیتا ہے کیونکہ وہی سب اشیاء کا اندازہ کرنیوالا ہے یعنی ان کے نتائج کا خواہ وہ اچھے ہوں یا برے نافع ہوں یا مضر ہوں اور ضراء قحط کو کہتے ہیں اور ضرر ضرار ضر ضیر زمانہ مرض کو بولتے ہیں (تاج العروس) اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کہ مزمن بیماری والے نہیں ابن عرفہ نے کہا ہے یعنی جنہیں کوئی علت نہیں جو کہ اس کو ضرر دیتی ہو اور جہاد سے اسے روکتی ہو اور ضر سے ضرۃ ہے اور یہ عبارت ہے بدحالی سے وزن اس کا فعلۃ ہے اور یہ ابو الہیثم کا قول ہے اور اضطرار کہتے ہیں کسی شیئے کیطرف محتاج ہونیکو (قاموس) محتاج کر دیا اس کی طرف کسی امر نے یہ اضطرہ کے ضمہ کے ساتھ یہ افتعل ہے باب افتعال سے تاء کو طاء بنا دیا گیا ہے کیونکہ تاء ضاد کے ساتھ اچھا نہیں خیال کیا جاتا ہے

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ وَقُوْلُهُمْ
وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ فَمَعْنَاهُ وَاَخَذْنَا
هُمْ بِالنَّقْصَانِ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَيَجُوْزُ
جَمْعُهُمَا عَلٰى اَبْؤُسٍ وَاَضْرٍّ كَمَا يُجْمَعُ نُعْمَآءُ بِمَعْنَى
النِّعْمَةِ عَلٰى اَنْعُمٍ وَقَالَ اَبُو الدَّقِيْشِ كُلُّ مَا كَانَ
مِنْ سُوْءِ حَالٍ وَفَقْرٍ اَوْ شِدَّةٍ فِيْ بَدَنٍ فَهُوَ
ضُرٌّ اَيْ بِضَمِّ الضَّادِ وَمَا كَانَ ضِدًّا لِلنَّفْعِ فَهُوَ
ضَرٌّ اَيْ بِفَتْحِ الضَّادِ يُقَالُ ضَرَّهُ يَضُرُّهُ ضَرًّا بِالْفَتْحِ
وَيُقَالُ ضُرَّهُ بِهٖ بِالضَّمِّ وَاَضَرَّهُ اِضْرَارًا وَاَضَرَّ
بِهٖ وَضَارَّهُ مُضَارَّةً وَضِرَارًا بِالْكَسْرِ بِمَعْنًى
وَاحِدٍ وَالْاِسْمُ الضَّرَرُ فِعْلُ وَاحِدٍ وَالضِّرَارُ
فِعْلُ اِثْنَيْنِ وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ
اَيْ لَا يَضُرُّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَيَنْقُصُهُ شَيْئًا مِنْ
حَقِّهٖ وَلَا يُجَازِيْهِ عَلٰى اِضْرَارِهٖ بِاِدْخَالِ الضَّرَرِ
عَلَيْهِ وَالضَّرِيْرُ الذَّاهِبُ الْبَصَرِ (قاموس) وَمِنْهُ
الْحَدِيْثُ فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ لِيَسْئَلَهُ ضِرَارَتَهُ
الضَّرَارَةُ هُنَا هِيَ الْعَمٰى وَكَانَ الرَّجُلُ ضَرِيْرًا
وَهُوَ مِنَ الضُّرِّ الَّذِيْ هُوَ سُوْءُ الْحَالِ (المجمع) وَالضَّرِيْرُ
الْمُضَارَّةُ اَيْضًا قَالَ الْمُضَارُّ قَالَ تَعَالٰى
وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ وَقَالَ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا
شَهِيْدٌ وَقَالَ وَلَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا
وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ اَيْ لَا تُضَآرَّ بِنَزْعِ الْوَلَدِ
اَوْ لَكَ عَنْهَا وَلَا تُضَآرَّ اُمٌّ اَبَ

اور اگر (کفر) کے بعد اس کو نعمت چکھائے اور یہ قول اور کہا
ہم نے ان کو سختی اور دکھ کے ساتھ پس اس کے معنے ہیں
مالوں اور جانوں کے نقصان کے اور اس کی جمع ابؤس اور
اضر پر جائز ہے جیسا کہ نعماء بمعنے نعمت انعم پر جمع کیا جاتا
ہے اور ابو الدقیش نے کہا ہے جو بدحالی اور ضعیفی اور
تکلیف ہو وہ ضر ہے ضاد کے ضمہ کے ساتھ اور جو نفع کی
ضد ہو وہ ضر ہے ضاد کے فتح کے ساتھ کہا جاتا ہے ضرہ ینفعہ
ضرًا فتح کے ساتھ اور کہا جاتا ہے ضرہ یضرہ ضرًا بالفتح
اضرہ اضرارًا اور ضر بہ اور ضارہ مضارۃ اور ضرارًا کسرہ
کے ساتھ یہ سب ایک ہی معنے رکھتے ہیں اور اسم مذکر ہے اور
یہ ایک کا فعل ہے اور ضرار دو کا فعل ہے اور اسی سے یہ حدیث
ہے کہ نہ ضرر اور نہ ضرار یعنی نہ انسان اپنے بھائی کو نقصان
پہونچانے پر نقصان پہونچانے کے ساتھ اس کو بدلہ دے
اور ضریر اندھے کو کہتے ہیں (قاموس)
اور اسی سے یہ حدیث ہے پس آیا ابن ام مکتوم (عبداللہ) حالانکہ
کرتا تھا اپنی نابینائی کی اور وہ نابینا تھا اور یہ اس ضر
سے جو بمعنی بدحالی ہے (مجمع البحرین) اور نیز ضریر کہتے
ہیں ضرر دی ہوئی اور دیئے ہوئے کو فرماتا ہے اور
نہ ضرر دیا جائے ان عورتوں کو اور فرمایا نہ ضرر دیا جائے
نہ کاتب کو اور نہ شاہد کو اور فرمایا اور نہ ضرر دیا جائے
والدہ کو اس کے ولد کے باعث اور باپ کو بچہ کے سبب
یعنی ان کو اسطرح ضرر دیا جائے کہ جس سے
چھین لے اور ماں باپ کو ضرر دے کہ اس کو

بَصْرِ بَانِ الْغَائِطَ يَتَحَدَّثَانِ اھ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ
مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا إِذَا عَضَدُوا شَجَرَةً
وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا
وَفِي حِكَايَةِ عَلِيٍّ ضَرَبَ يَعْسُوبُ الدِّينِ بِذَنَبِهِ
أَيْ ذَهَبَ مَعَ جَمَاعَتِهِ وَأَمَّا مَعْنَى الْعَصَا فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى أَيَحْسَبُ الْقَوْمُ قَالَ فِي الْقَامُوسِ جَمَاعَةُ الْإِسْلَامِ
وَقَالَ أَيْضًا شَقُّ الْعَصَا مُخَالَفَةُ جَمَاعَةِ الْإِسْلَامِ
وَقَالَ فِي مَجْمَعِ بِحَارِ الْأَنْوَارِ شَقُّ الْعَصَا فَارَقَ
الْجَمَاعَةَ اھ وَقَالَ فِي التَّاجِ وَأَيْضًا الْعَرَبُ جَمَاعَةُ
وَفِي الصِّحَاحِ يُقَالُ فِي الْخَوَارِجِ قَدْ شَقُّوا عَصَا الْمُسْلِمِينَ
أَيِ اجْتِمَاعَهُمْ وَأُلْبَتَهُمْ اھ وَقَالَ فِي النِّهَايَةِ
شَقَّ الْعَصَا أَيْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ إِلَى أَنْ قَالَ وَمِنْهُ
الْحَدِيثُ إِنَّ الْخَوَارِجَ شَقُّوا عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَفَرَّقُوا
جَمَاعَتَهُمْ اھ وَفِي كِتَابِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عِيسَى
الْهَمَذَانِيِّ فِي بَابِ الْمُخَالَفَةِ عَصَى الرَّجُلُ وَخَلَعَ
فَخَالَفَ وَشَقَّ الْعَصَا وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ اھ وَقَالَ
فِي التَّاجِ وَإِيَّاكَ وَقَتِيلَ الْعَصَا أَيْ إِيَّاكَ أَنْ
تَكُونَ قَاتِلًا أَوْ مَقْتُولًا فِي شَقِّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَ
فِي الْأَسَاسِ عَبِيدُ الْعَصَا إِنَّمَا هُمْ بُوتَ
مَنْ أَدَاسُمْ وَمَا يُسْنِدُ لَكَ إِذَا شُقَّتِ الْعَصَا
وَقَعَ الْاِخْتِلَافُ وَأَنْشَدَ

إِذَا كَانَتِ الْهَيْجَاءُ وَانْشَقَّتِ الْعَصَا
فَحَسْبُكَ وَالضَّحَّاكَ سَيْفٌ مُهَنَّدُ

باتیں کرتے ہوں اور ایک حدیث میں ہے جادو میں
کے مشرقوں اور مغربوں کی طرف اور اس سے
کاٹ لیتے اور جلانے کے لیے جمع کرتے
پیدا اور حضرت علی کی حدیث میں ہے کہ سبب ابن
اپنی جماعت کو لیکن عصا کے
یہاں قاموس میں جماعت
کہتے ہیں جماعت اسلام کی مخالفت کو اور
میں کہا ہے شق العصا جماعت سے جدا ہونا اور
میں کہا ہے اور نیز قوم کی جماعت میں تفرقہ ڈالنا کو کہتے
ہیں اور صحاح میں ہے لوگ خوارج کی نسبت کہتے ہیں
کہ انہوں نے عصا المسلمین یعنی اتفاق
جماعت میں دراڑ ڈال دی اور نہایہ میں ہے شق عصا
جماعت سے جدا ہونا یہاں تک کہ اس نے کہا کہ اس سے یہ حدیث ہے
کہ خوارج نے مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالا اور عبدالرحمن
بن عیسیٰ ہمدانی کی کتاب میں ہے کہ مخالفت کے باب میں کہ
مرد نے نافرمانی کی اور فرماں برداری سے نکل گیا اور مخالفت
کی اور جماعت سے جدا ہوا اور تاج میں کہا اور بچ اس سے
کہ تو قتیل عصا ہو جائے یعنی اس سے بچ کہ تو مسلمانوں کی
جماعت کے تفرقہ میں قاتل یا مقتول بنے اور اساس میں ہے
کہ لوگ عصا کے غلام ہیں یعنی اس سے ڈرتے ہیں جو کہ کہ
ایذا پہنچائے اور اس سے زیادہ یہ کہا جاتا ہے کہ شقت
العصا یعنی اختلاف واقع ہوا اور یہ شعر پڑھا جبکہ جنگ ہو اور
اختلاف پڑ جائے پس تجھ کو اور ضحاک کو مہند تیز تلوار کافی ہے

قَالَ تَعَالٰی فَمَنِ اضْطُرَّ فِی مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ
لِّاِثْمٍ وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ وَ
قَالَ ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ
الْمَصِیْرُ وَقَالَ ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰی عَذَابٍ غَلِیْظٍ
وَقَالَ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
وَالْاِسْمُ الضَّرَّةُ وَقَالَ فِی الْقَامُوْسِ الضُّرُّ وَبِالضَّمِّ
الْحَاجَةُ اھ وَالْمَضَرَّةُ خِلَافُ الْمَنْفَعَةِ وَالضُّرُّ
اَصْلُ الْاَنْمُلَةِ وَاَصْلُ الضِّرْعِ وَالشَّحْمَةُ الْمُتَدَلِّیَةُ
لِّیَةِ مِنَ الْاَلْیَةِ وَاللَّحْمَةُ الَّتِیْ تَحْتَ الْاِبْهَامِ
اَوْ بَاطِنُ الْكَفِّ وَالْقِطْعَةُ مِنَ الْمَالِ وَالْاِرْبِ
وَالْغَنَمِ ضَرَابُ الْفَرْبِ اِیْقَاعُ شَیْءٍ عَلٰی
شَیْءٍ خَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ
وَقَوْلُهٗ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا وَقَوْلُهٗ فَمَرَاغَ
عَلَیْهِمْ ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ وَقَوْلُهٗ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ
وَاَدْبَارَهُمْ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی اضْرِبْ لَهُمْ
فِی الْحَجَرِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ تَفْصِیْلًا وَهُوَ اَهْدَفُ
قِیَ الطَّیْرُ تَضْرِبُ ذَهَبَتْ تَبْتَغِی الرِّزْقَ (قاموس)
لَاةِ وَفِی التَّاجِ الطَّیْرُ الصَّوَارِبُ اَیْ تَطْلُبُ الرِّزْقَ
وَفِی اللِّسَانِ فِی الْمُخْتَرَعَاتِ فِی الْاَرْضِ مِنَ الطَّالِبَاتِ
اَرْزَاقَهَا وَفِی الْاَسَاسِ ضَرَابَ فِی الْاَرْضِ
مَسْرَحَ وَفِی التَّاجِ ضَرَبَ ذَهَبَ یَضْرِبُ الْغَائِطَ
وَالْخَلَاءَ ..... اِذَا ذَهَبَ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ
وَمِنْهُ الْحَدِیْثُ لَا یَذْهَبُ الرَّجُلَانِ
فِی الْعَصَا وَالْحَجَرِ ص

فرمایا پس جو مجبور ہو جائے بھوک میں نہ چاہتا ہوا گناہ
کیطرف اور فرمایا پس جو مجبور ہو جائے نہ بغاوت کرتا
ہوا اور نہ حد سے گزرتا ہوا اور فرمایا پھر میں اسے مجبور کرونگا
آگ کے عذاب کیطرف اور برا مرجع ہے اور فرمایا
پھر ہم مجبور کریں گے اس کو سخت عذاب کیطرف اور
فرمایا کون قبول کرتا ہے مضطر کی جبکہ وہ پکارتا ہے
اور اسم ضرۃ ہے اور قاموس میں کہا ہے کہ ضرورت حاجت
کو بولتے ہیں اھ اور مضرۃ منفعت کی مخالف ہے اور ضر
پوروں کی جڑ ہوں کو کہتے ہیں اور ہاتھ کی جڑ کو اور دنبہ کی
چکلی کی وہ چربی جو لٹکی ہوتی ہے اور وہ گوشت جو کہ انگوٹھے
کے نیچے یا ہتھیلی کے اندر گوشت ہے اور مال کے ٹکڑا
اور اونٹوں اور بھیڑ بکریوں کے گلہ کو ضراب ضرب
کہتے ہیں ایک چیز کو دوسری پر مارنا جیسا کہ اللہ کریم کا یہ قول
پس گردنوں کے اوپر مارو اللہ یہ قول پس ہم نے کہا کہ مارو اس کو
(یا) اس کے بعض کے ساتھ اور یہ قول پس جھکا اپنے داہنے ہاتھ سے
مارتا ہوا اور یہ قول مارنا اس کا منہ کو اور پیٹھوں کو لیکن قول
کہ اضرب بعصاک الحجر پس اس کے معنے ہیں لیجا اپنی قوم کو پہاڑ
کیطرف اور عنقریب میں ذکر کرونگا اس آیت میں ضرب
اور عصا اور حجر کے معنے تفصیل کے ساتھ اور وہ یہ ہیں کہتے ہیں
ضربت الطیر ضرب یعنی رزق کی تلاش میں پرند گیا (قاموس) اور
میں ہے الطیر الصوارب کہتے ہیں رزق کے طالب پرندوں کو اور لسان العرب
میں ہے زمین میں اور رزق کو طلب کرنے کو اور اساس میں ہے ضرب فی الارض
کے معنے ہیں نکلا اور تاج میں ہے ضرب گیا یضرب الغائط والخلاء جبکہ قضاء حاجت

لَا أَجِدُ لَا وَكَذَا إِلَيْكَ وَلِضَرِيبِهِمْ مِثْلُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا
وَقَوْلُهُ تَعَالٰى أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا مَعْنَاهُ
نَضْرِبُ وَالِاضْطِرَابُ كَثْرَةُ الذَّهَابِ مِنَ الْجِهَاتِ
مِنَ الضَّرَبِ فِي الْأَرْضِ وَالضَّرِيبَةُ السَّجِيَّةُ
وَالطَّبِيعَةُ **ضَرْعٌ** الضَّرْعُ مَعْرُوفٌ لِلشَّاةِ
وَالْبَقَرِ وَفِي الْمُقَامُوسِ ضَرْعُهَا ثَامَّا لِلنَّاقَةِ
فَخِلْفٌ اھ أَيْ يُقَالُ لَهُ خِلْفٌ النَّاقَةِ بِكَسْرِ الْخَاءِ
وَجَمْعُ الضَّرْعِ ضُرُوعٌ وَفِي اللِّسَانِ ضَرْعُ الشَّاةِ
وَالنَّاقَةِ مَدَدُ لَبَنِهَا اھ وَفِي التَّوْشِيحِ الضَّرْعُ لِلْبَهَائِمِ
كَالثَّدْيِ لِلْمَرْأَةِ اھ وَالضَّرِيعُ كَأَمِيرٍ الشِّبْرِقُ
أَوْ يَبِيسُهُ أَوْ نَبَاتٌ رَطْبَةٌ لَيِّنَةٌ مُنْتِنَةٌ يَنْبُتُ بِالسَّ
ضَرَائِعُ لَا تَقْرَبُهُ دَوَابُّ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمَوْسِ وَقَالَ
أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ مَرْعًى شَجَرٍ وَلَا يَعْرِفُ لَهُ
شَجَرًا وَلَا كَلَأً فَإِنْ لَمْ تُفَارِقْهُ إِلَى غَيْرِهِ نَاقَتُهُ
قَالَ نَصِيبُ بْنُ الْعَنْبَرِ تَصِفُ الْإِبِلَ وَمَوْتَهَا
مَرْعَاهَا وَحُبِسَتْ فِي الضَّرِيعِ وَحُمِّلَهَا
دَامِيَةُ الْيَدَيْنِ حَرْدُ مِدْنَاحٌ قُلْتُ وَلِطُولِ الضَّرْعِ
عَلَى الْحَمَامِ أَهْلِ النَّارِ لِلْخَبَرِ قَالَ تَعَالٰى لَيْسَ لَهُمْ
طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ
وَضَرَعَ إِلَيْهِمَا مَالَ وَلَ ضَرَعَ إِيَّاهُ ذَلِيلٌ مِنْهُ
ضَرَعَ الرَّجُلُ ضَرَعَةً ضَعُفَ وَذَلَّ فَهُوَ ضَارِعٌ
وَضَرِيعٌ وَتَضَرَّعَ أَتَاهُ بِمَا يَصْرَعُ مِنَ الْمَضَرَّاتِ
فَتَضَرَّعَ إِلَى مَنْ يَمْلِكُ وَذَلَّ (قاموس)

مگر جھکڑے کے طور پر اور اسیطرح اور بیان کرانکے لئے
ورلی زندگی کی مثال اور یہ قول کہ کیا ہم پھیر دیں اس ذکر سے پہلو
پس اسکے معنے ہیں پھیرنے کے اور اضطراب کہتے ہیں زیادہ
ادھر ادھر جانیکو اور ضریبہ کہتے ہیں خصلت اور طبیعت کو

ضَرْعٌ ضرع مشہور ہے بکری گائی کیلئے اونٹنی اور
اور قاموس میں ہے اور انکی مثل اور چیز نہ کہے لیکن اونٹنی کیلئے
پس اسکو خلف کہتے ہیں یعنی اونٹنی کے پستان کو خلف
کسر کیساتھ کہتے ہیں اور ضرع کی جمع ضروع ہے، اور
لسان العرب میں ہے بکری اور اونٹنی کی ضرع انکے پستان کو
کہتے ہیں اور توشیح میں ہے کہ ضرع مویشی کیلئے عورت کی ثدی
یعنی تو کی مانند ہے اور ضریع امیر وزن پر شوہر یا خشک ہوئی
ضرائع کہ نہ چرے اسکو چوپایہ اور قاموس میں ہے ایک بوٹی ہے کہ سبز کو شبرق کہتے ہیں اور خشک کو ضریع کہتے ہیں
ابو حنیفہ ہو مرعی شجر ولا یعرف لہ
شجرا ولا کلا فان لم تفارقہ الی غیرہ ناقتہ
اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ وہ بری چراگاہ ہے اور جانور
اسکے نہ چرلی چرتی ہے اور نہ گوشت پس اگر اس سے جدا نہ ہو
تو اسکی حالت بہت بری ہوجاتی ہے، قیس بن عنبرہ نے کہا ہے
اونٹنی کی تعریف کرتا ہے اور اسکی چراگاہ کی برائی کا بیان
کرتا ہے اور بند کیگئے بری چراگاہ میں وہ سب کڑے اور
مجروح پاؤں والی کینہ دار ہیں (تاج) میں کہتا ہوں کہ ضریع
دوزخیوں کی خوراک کا نام ہے اسکی خبث کے باعث فرمایا ان کے
لئے بجز ضریع کے اور کچھ طعام نہیں ہوگا جو کہ نہ موٹا کریگا اور
سیر کی بچائیگا اور ضرع ایسا کہتے ہیں کہ اپنی مانگا نشیان پکڑا
اور کہا گیا ہے کہ ضرع الرجل ضرعۃ جسکے معنے ضعیف اور ذلیل ہوگیا

وَاَمَّا الْحَجَرُ فِیْ صِحَاحِ الْجَوْهَرِیِّ بِفَتْحَتَیْنِ اَلْعَقْلُ
اَلْحِجَارُ جَمْعُ الْقِلَّةِ حِجَارَةٌ جَمْعُ الْكَثْرَةِ
وَالْحَجَرُ بِالْفَتْحِ لُغَةُ الرَّمْلِ وَالْحَجَرُ مُحَجَّرُ الْعَيْنِ وَهُوَ
مَادَّةٌ بِهَا وَشَاهِدُهُ قَوْلُ الْاَخْطَلِ وَحَجَرٌ بِلَادُ
قَضَبَةٌ بِالْيَمَامَةِ وَمُدُنٌ مَعْرُوْفَةٌ وَقَدْ يُؤَنَّثُ
فَلَا يُصْرَفُ كَاَمْرَةٍ وَاِسْمُهَا سَهْلٌ وَقِيْلَ هِیَ سُوْفَةُ
فِی الْمَرَاصِدِ مَا بَيْنَهَا وَاُمِّ قِرْفَا دَاَ مِلُهَا
الْحَيْفَةُ وَلِكُلِّ قَوْمٍ فِيْهَا حَظٌّ كَالْبَصْرَةِ قَالَ
وَحَجَرٌ عَيْنٌ بِدِيَارِ بَنِیْ عُقَيْلٍ يُقَالُ لَهُ حَجَرُ الثَّرَاءِ
وَهُوَ قَرْنٌ ظَلِيْلٌ اَسْفَلُهُ كَالْعُوْدِ فَاَعْلَاهُ
مُنْتَشِرٌ وَحَجَرٌ وَادٍ بَيْنَ بِلَادِ هُذَيْلٍ وَغَطَفَانَ
وَحَجَرٌ جَبَلٌ اَيْضًا بِلَادِ غَطَفَانَ وَحَجَرٌ عَيْنٌ
بِالْيَمَنِ وَحَجَرٌ جَمْعُ حَجْرَةٍ لِلنَّاحِيَةِ كَحُجَرٍ وَحُجَيْرَةٍ
فَهٰذِهِ الْعِبَارَةُ مِنَ الْقَامُوْسِ وَشَرْحِهِ تَاجُ
الْعَرُوْسِ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
فَمَعْنَاهُ اَلْصَقَتْهُمُ الذِّلَّةُ اَلْتَحَاتُ الْمُحْكَمُ مِنْ
ضُرِبَتْ عَلَيْهِ وَعَلٰی هٰذَا قُضِيَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ
وَمِنْهُ اُسْتُعِيْرَ فَضَرَبْنَا عَلٰی اٰذَانِهِمْ فَضَرْبٌ
بَيْنَهُمْ يَسُوْرٌ لَهٗ بَابٌ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا فَمَعْنَاهُ بَيَّنَ وَوَصَفَ وَكَذٰلِكَ وَاضْرِبْ
لَهُمْ مَثَلًا اَیْ بَيِّنْ وَكَذٰلِكَ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا
لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَذٰلِكَ وَلَمَّا
ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا وَكَذٰلِكَ مَا ضَرَبُوْهُ

(حجر کی نسبت صحاح جوہری میں ہے) دو فتحوں کے ساتھ
پتھر کو کہتے ہیں جن قلت انکی اجحار اور جمع کثرت حجارہ
حجارہ ہے اور حجر فتح کے ساتھ صاف ریت کو کہتے ہیں
اور حجر آنکھ کے علقہ کو بھی کہتے ہیں اور شاہد اس کا اخطل کا قول
ہے اور حجر یمامہ کے سوا یمامہ کا ایک قصبہ ہے اور شہر
مذکر ہوتا ہے اور کبھی مؤنث ہوتا ہے پھر غیر منصرف ہوتا
ہے جیسے عورت کا نام سہل ہو اور کہا جاتا ہے کہ حجر کا نام
اور مراصد میں ہے کہ وہ یمامہ کا شہر اور وہ اس
اور اصل اس کا حیفہ ہے اور ہر ایک قوم کے لیے اس میں حصہ ہے جیسا کہ
بصرہ اور کوفہ میں اور حجر ایک چشمہ ہے بنو عقیل کے گھر میں
اسکو حجر الثراء کہتے ہیں اور وہ قرن ظلیل ہے اسکی جڑ
ستون کی طرح ہے اور اوپر کی طرف پھیلا ہوا ہے اور حجر وادی ہے
بلاد ہذیل اور غطفان کے مابین اور حجر غطفان کے بلاد میں
میں واقع ہے اور یمن میں ایک چشمہ ہے اس نام کا اور حجیرہ
کی جمع ہے جو بمعنی طرف کے ہے جیسا حجرہ یہ عبارت قاموس
اور اسکی شرح تاج العروس کی ہے لیکن خداوند کریم کا قول
ضربت علیہم الذلۃ پس اس کے معنی ہیں کہ ذلت نے ان کو لصیق ہے جیسا
کہ خیمہ اس پر محیط ہوتا ہے کہ جھیرہ لگا یا جاتا ہے اور اسی محورہ سے
ضربت علیہم المسکنۃ اور اسی سے استعارہ کیا گیا ہے ہم نے مارا ان
کانوں پس ماری جاتی ہے ان کے مابین ایک دیوار جس کا دروازہ ہوتا ہے
لیکن یہ قول ضرب اللہ مثلا پس اس کے معنی میں بیان کی
وہ اسطرح اللہ بیان کرتا ہے ان کے لیے مثال اور اسطرح یہ کہ
ضرب ہم نے لوگوں کے لیے قرآن مجید میں ہر ایک قسم کی مثل بیان کی ہے اور جب

وَقَدْ يُقَالُ الضَّعْفُ بِالْاِسْتِكَانَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا وَقَدْ يُقَالُ بِالشَّيْءِ الْقَلِيْلِ اَيْضًا كَالنُّطْفَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا فَمَعْنَاهُ مُحْتَاجًا وَالضُّعْفُ بِكَسْرِ الضَّادِ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ الْعَذَابِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لِكُلٍّ ضِعْفٌ اَيْ عَذَابٌ وَقَوْلُهٗ لَاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ يَعْنِيْ عَذَابَ الدُّنْيَا وَعَذَابَ الْاٰخِرَةِ مُتَضَاعِفَيْنِ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً فَمَعْنَاهُ اَمْثَالًا كَثِيْرَةً مُّتَزَايِدَةً وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ فَمَعْنَاهُ مِثْلَيْنِ وَكَذَا قَوْلُهٗ جَزَآءً ضِعْفًا فَمَعْنَاهُ اَلْمِثْلُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا فَمَعْنَاهُ يُبَيِّنُهَا عَشْرًا اَمْثَالِهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَقَوْلُهٗ سَيِّئَهَا اَوْ ضَعِيْفًا فَمَعْنَاهُ اَوْ اَبْلَهَ لَا عَقْلَ لَهٗ صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا وَلَفْظُ الضَّعِيْفِ يُطْلَقُ عَلَى الْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ وَمِنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ فِي الضَّعِيْفَيْنِ يَعْنِي الْيَتِيْمَ وَالْمَرْاَةَ

اور ضعف کو تکبر کا مقابل کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ کریم کا اس قول میں جو ضعیف کئے جاتے تھے متکبروں کیلئے اور تھوڑی شے کیلئے بھی آتا ہے جیسا نطفہ جیسا کہ اللہ کا قول اللہ وہ ہے کہ جس نے تم کو پیدا کیا ضعف سے پھر ضعف کے بعد قوت بنائی پھر قوت کے بعد ضعف بنایا اور بڑھاپا لیکن یہ قول کہ انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے یعنی محتاج کی میں اور ضعف ضاد کے کسرہ کیساتھ نام ہے عذاب کا اور اسی اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے اور ہر ایک کیلئے ضعف یعنی عذاب اور یہ قول ضرور چکھاتے تمہیں زندگی اور موت کا عذاب یعنی دنیا اور آخرت کا عذاب دوچند لیکن قول کہ اضعافاً مضاعفۃ پس اس کے معنے ہیں بہت سی زائد مثلیں اور اسیطرح یہ قول وہ دوچند کیا جائیگا ان کیلئے عذاب اور اسیطرح یہ قول دوچند جزا اور یہ قول اور اگر بھلائی ہو تو اس کو زیادہ کرتا ہے یعنی وہ جس اللہ تعالیٰ کے اس قول کیلئے جو بھلائی لائیگا پس اس کیلئے دس مثلیں ہونگی اور یہ قول یا تو ضعیف یعنی ابلہ بیعقل چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور ضعیف کا لفظ بولا جاتا ہے یتیم اور عورت پر اور اسی سے ہے اللہ سے دو ضعیفوں میں یعنی یتیم اور عورت کی نسبت

بَابُ الضَّادِ حَرْفُ الْغَيْنِ

ضاد کا باب حرف غین کے ساتھ

ضِغْثٌ الضِّغْثُ بِالْكَسْرِ وَالْفَتْحِ

ضِغْثٌ ضغث کہتے ہیں کسرہ اور فتحہ کے ساتھ

قَالَ تَعَالٰی اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اَنْ يُّظْهِرَ الضَّرَاعَةَ وَحَقِيْقَتُهُ الْخُشُوْعُ وَانْتِصَابُهُمَا عَلَى الْحَالِ اِنْ كَانَ مَصْدَرَيْنِ وَكَذٰلِكَ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَخَضَعُوْا وَلِذَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ اَىْ يَتَضَرَّعُوْنَ لٰكِنْ اُدْغِمَ وَقَالَ فِى التَّاجِ وَقَبْلَ التَّضَرُّعُ اَلْمُبَالَغَةُ فِى السُّؤْلِ وَالرَّغْبَةِ وَمِنْهُ حَدِيْثُ اَلْاِسْتِسْقَاءِ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَضَرِّعًا اِلٰى اٰخِرِهٖ وَالْمُضَارَعَةُ اَصْلُهَا اَلْمُشَارَكَةُ فِى الضَّرَاعَةِ ثُمَّ جُرِّدَ لِلْمُشَارَكَةِ وَمِنْهُ اُسْتُعِيْرَ اَفْعَلُ اَلْمُضَارِعِ الَّذِىْ هِىَ اِحْدَى الرَّوَادِفِ الْاَرْبَعِ نَحْوُ يَقُوْلُ اَنَا اَوْ نَاْبِىْ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الضَّادِ وَحُرُوْفَ الرَّاءِ وَالسِّيْنِ وَالشِّيْنِ وَالصَّادِ وَالْفَاءِ وَالطَّاءِ وَالظَّاءِ لِيَتَبَيَّنَ مَعْلُوْمًا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پکارو اپنے رب کو تضرع وزاری اور آہستہ یعنی اخفا کی خشوع کی حقیقت کو ظاہر کرتے ہوئے اور ان دونوں کی نصب حال ہونے کی وجہ سے اگرچہ یہ دونوں مصدر ہیں اور اسی طرح یہ حال جب ہماری طرف سے ان کے پاس آئی تو تضرع کرتے لگے اور سخت ہوئے ان کے دل اور خوش کر دیا ان کو شیطان نے جو کام کرتے تھے اور تاکید ہے اس پر قول اللہ تعالیٰ کا اور نہ تضرع کرتے ہیں کہ شاید وہ تضرع کریں یہ اصل میں یتضرعون تھا یکجا کر دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ تضرع کہتے ہیں زاری اور خواہش میں مبالغہ کرنے کو اور اسی سے استسقا کی حدیث ہے کہ نکلے وہ بچھے اور مضارعت اصل میں مشارکت میں ضراعت میں شرکت کرنے کو کہتے ہیں پھر خالی مشارکت کیلئے استعارہ کرنے لگے اور اسی سے مستعار ہے یہ لفظ مضارع کہ جس کے اول میں حروف انیت یا تا میں سے کوئی ہوتا ہے

ہم نے ضاد کا باب اور حروف راء اور سین شین صاد وطاء ظاء کو نہیں ذکر کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الضَّادِ حَرْفُ الْعَيْنِ

ضاد کا باب، حرف عین کے ساتھ

ضُعْفٌ اَلضُّعْفُ بِضَمِّ الضَّادِ خِلَافُ الْقُوَّةِ قَالَ تَعَالٰى ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ وَقَالَ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضُعْفًا وَقَالَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَقَالَ مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَقَالَ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِىْ وَقَالَ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ

ضُعف - ضعف قوت کے خلاف کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے طالب اور مطلوب دونوں ضعیف ہیں اور فرمایا اور وہ جانتا ہے کہ تم میں ضعف ہے اور فرمایا اور ضعیف مرد اور فرمایا جو ضعیف سمجھے جاتے تھے زمین میں اور فرمایا بیشک لوگوں نے مجھے ضعیف سمجھ لیا اور ضعیف کر دیا اور فرمایا اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان پر جو ضعیف کئے گئے اس زمین میں

لتبيين أيهما وقال ناضل عما جئتم وما تعوني
وأما قوله تعالى فضل أعمالهم فمعناه أبطلها
وإن ما قوله ليدعهم في تضليل في مائل
وإضلال لأنفسهم وأما قوله تعالى فعجدك
ضالا فهداى فمعناه سائلا والضلال بمعنى
الحب اخفى كقوله تعالى إن أبانا لفي
ضلال مبين يعني محبة إنك لفي ضلالك القديم
وإنك لقد كان حبها إنا لنراها في ضلال
مبين وقد يسمى بالنسيان فيه قوله تعالى
أن تضل احداهما فتذكر إحداهما الأخرى
أي تنسى وقوله وأنا من الضالين فمعناه
من الجاهلين لقومهم والضلال ضد الهدى
نحو قوله تعالى قل إن ضللت فإنما أضل
على نفسي وأما قوله تعالى إن المجرمين في
ضلال وسعر فمعناه في عذاب وقوله إذا
ضللنا في الأرض فمعناه عاد إذا متنا وقوله
ولا الضالين فالمراد النصارى حيث أنهم
جعلوا البشر إلها وذلك لجهلهم
وبعد محبتهم وتأويل الضلال بالكفر نحو
قوله تعالى ومن يكفر بالله وملائكته و
كتبه ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا
بعيدا وكذلك قوله إن الذين كفروا و
صدوا عن سبيل الله قد ضلوا ضلالا بعيدا

اور فرمایا اور میں گمراہ ہوا تمہارا ساتھی اور کہیں ہوا ہے
لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اضل اعمالہم پس اس کے معنے ہیں باطل
کر دیئے ان کے اعمال اور اسیطرح یہ قول اکی تدبیر باطل میں
ہے اور اپنے لئے گمراہ کرتا ہے اور یہ قول اور پایا تجھکو
ضال پس ہدایت دی پس اس کے معنے سائل کے ہیں اور
ضلال بمعنے حب مفرط کے آتا ہے جیسا قول بیشک
ہمارا باپ کھلی ضلال یعنی حد سے بڑھی ہوئی محبت میں ہے اور
یہ قول بیشک تو پرانی حب مفرط میں ہے اور اسیطرح قول
کہ اسکی محبت اسکے خلاف قلب پر چھپی ہوئی ہے بیشک ہم
اسکو کھلی کھلی حب مفرط میں دیکھتے ہیں اور اصل بمعنے سہو اور نسیان
کے بھی ہے اور اسی سے یہ قول ہے اور ایک بھولے تو دوسری یاد دلادے
اور یہ قول اور میں نیز خواہوں سے بولا اپنے قوموں کو اور ضلال
رشد کی ضد ہے جیسا یہ قول ہے کہ نے راہ میں بیشک جاؤں
تو اس کا ضرر مجھ ہی پر ہوگا لیکن یہ قول بیشک مجرم لوگ گمراہی
اور آگ میں ہیں پس اس کے معنے ہیں ہلاکت کے اور یہ قول
اذ ضللنا فی الارض پس اس کے معنے ہیں کہ جب ہم زمین
میں مرجائیں گے اور یہ قول اور نہ گمراہ ہونگے پس مراد اس سے
نصاریٰ ہیں کیونکہ انہوں نے ایک محتاج انسان کو معبود
اور خدا بنا لیا ہے اور یہ انکی جہالت اور حب مفرط کی باعث ہے
اور ضلال کفر پر بھی آتا ہے جیسا یہ قول اور جو انکار کرتا ہے
اللہ سے اور اسکے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور آخری دن سے
پس وہ دور کے کفر میں پڑ گیا اور اسیطرح یہ قول بیشک جو لوگ
کافر ہوئے اور راہ پر لگنے اللہ کی راہ سے روکا انہوں نے دور کے

قَبْضَةُ الْحَشِيْشِ الْمُخْتَلِطِ رَطْبُهُ وَيَابِسُهُ وَ
يُقَالُ مَاءٌ اَضْغَانٌ لِلْمَمْزُوْجِ مِنَ الْمَاءَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ
اَيِ الشَّمِّ ثُمَّ قَالَ تَعَالٰى خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا
وَقَوْلُهُ اَحْلَامٌ جَمْعُ ضِغْثٍ فِي الْحُلْمِ
اَحْلَامٍ مِثْلُ اَضْغَانِ الْحَشِيْشِ يُجْمَعُهَا الْاُنْثٰى
فَتَكُوْنُ ضَرْبًا وَبِالْجُمْلَةِ وَقِيْلَ اَضْغَاثُ الْاَحْلَامِ
الرُّؤْيَةُ الَّتِيْ لَا يَتَبَيَّنُ حَقَائِقُهَا **ضَغَنٌ**
اَلضَّغَنُ وَالضَّغِيْنَةُ اَلْحِقْدُ الشَّدِيْدُ وَهُوَ
مَا فِي الْقُلُوْبِ مُسْتَكِنٌّ مِنَ الْعَدَاوَةِ يُقَالُ
ضَغَنَ عَلَيْهِ ضَغْنًا وَتَضَاغَنَ الْقَوْمُ وَاضْطَغَنُوْا
اَيِ انْطَوَوْا عَلَى الْاِحْقَادِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى
وَيُخْرِجُ اَضْغَانَكُمْ

قبضہ حشیش مختلط رطب و یابس کا۔ ... کہتے ہیں پانی کو ... پانیوں سے ... اسی سے ہے ... خذ بیدک ضغثا ... اور اس کی جمع ضغث فی الحلم ... اضغان الحشیش ... اور کہا جاتا ہے ... اس کی حقیقت ... ضغن ... سخت کینہ کو کہتے ہیں ... کہا جاتا ہے ضغن علیہ ضغنا ... اضطغنوا یعنی دلوں میں کینہ ... سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ... کینے نکال ... گے

بَابُ الضَّادِ حَرْفُ الْفَاءِ

ضاد کا باب حرف فا کے ساتھ

ضِفْدَعٌ اَلضِّفْدَعُ كَجَعْفَرٍ حَيَوَانٌ مَعْرُوْفٌ
وَالْاُنْثٰى ضِفْدَعَةٌ وَجَمْعُهُ ضَفَادِعُ قَالَ تَعَالٰى
وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الضَّادِ
وَحَرْفَ الْكَافِ وَالْقَافِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

ضفدع۔ ضفدع جعفر کی طرح ... ہے (مینڈک) اور مؤنث اس کی ضفدعۃ ... ضفادع ہے ... ضفادع والدم ... باب الضاد ... کاف اور قاف کا ... کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الضَّادِ حَرْفُ اللَّامِ

ضاد کا باب حرف لام کے ساتھ

ضَلَّ اَلضَّلَالُ الْعُدُوْلُ عَنِ الطَّرِيْقِ الْمُسْتَقِيْمِ
وَيُضَادُّهُ الْهِدَايَةُ قَالَ تَعَالٰى مَنِ اهْتَدٰى
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

ضل۔ ضلال کہتے ہیں ... راستہ سے ... کرنے کو اور یہ ہدایت کی ضد ہے ... پس وہ بھی اپنے لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے وہ بھی اپنے

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ وَالْاِضْمَامُ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ اَوْ مِنَ الْكُتُبِ اَوْ مِنَ الرِّمَاحِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ ضُمَّرٌ الضَّوَامِرُ مِنَ الْفَرَسِ الْخَفِيفُ اللَّحْمِ مِنَ الْاِعْمَالِ لَا مِنَ الْهُزَالِ قَالَ تَعَالٰى وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ وَالْمُضْمَارُ الْمَوْضِعُ الَّذِي يُضْمَرُ فِيهِ وَالضَّمِيرُ مَا يَنْطَوِي عَلَيْهِ الْقَلْبُ وَجَمْعُهُ ضَمَائِرُ	ملا اپنے ہاتھ کو اپنے پہلو سے اور اضمامہ آدمیوں کی ایک جماعت ہو یا کتابوں یا گل ریحان وغیرہ سے ضمر فاعل گھوڑا وہ ہوتا ہے کہ کام کے ساتھ اس کا گوشت کم ہو اور دبلا پن سے فرمایا ہر ایک سفر گھوڑے پر اور مضمار وہ جگہ ہے کہ جس میں گھوڑوں کو مشق کرائی جاتی ہے اور ضمیر وہ چیز ہے کہ جس پر دل ہو جمع اس کی ضمائر ہے
بَابُ الضَّادِ حَرْفُ النُّونِ	**ضاد کا باب حرف نون کے ساتھ**
ضَنَنٌ قَالَ تَعَالٰى وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ اَيْ بِبَخِيلٍ ضَنْكٌ قَالَ تَعَالٰى مَعِيشَةً ضَنْكًا اَيْ عَيْشًا ضَيِّقًا ثُمَّ نَذْكُرُ بَابَ الضَّادِ وَحَرْفَ الْوَاوِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا	ضَنَنٌ۔ فرمایا اور وہ غیب پر بخیل نہیں۔ ضنک فرمایا تنگ عیش ہم نے ضاد کا باب اور حرف واؤ کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو
بَابُ الضَّادِ حَرْفُ الْهَاءِ	**ضاد کا باب حرف ھ کے ساتھ**
ضَهَا الْمُضَاهَاةُ مُعَارَضَةُ الْفِعْلِ بِمِثْلِهِ يُقَالُ ضَاهَيْتُهُ إِذَا فَعَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ تَعَالٰى يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَيْ يُشَابِهُونَ وَيُشَاكِلُونَ وَقِيلَ اَصْلُهُ الْهَمْزَةُ وَقَدْ قُرِئَ بِهِ وَالضَّهْيَا الْمَرْأَةُ الَّتِي لَا تَحِيضُ وَجَمْعُهُ ضُهًى	ضَهَا۔ مضاہات کہتے ہیں فعل کی مثل کے ساتھ مقابلہ کرنا کیا جاتا ہے ضاہیتہ جبکہ اس کی مثل تم کرو فرمایا مثل اتارتے ہیں کافروں کی بات کی اور کہا گیا ہے کہ اصل میں یہ ہمزہ کے ساتھ تھا اور اسی کے ساتھ پڑھا بھی گیا ہے اور ضہیا وہ عورت ہے کہ جس کو حیض نہ آتا ہے جمع اس کی ضہی
بَابُ الضَّادِ حَرْفُ الْيَاءِ	**ضاد کا باب حرف یا کے ساتھ**
ضَيْرٌ الضَّيْرُ الْمَضَرَّةُ قَالَ تَعَالٰى لَا ضَيْرَ اَيْ لَا مَضَرَّةَ ضَيْزٰى قَالَ تَعَالٰى إِذًا قِسْمَةٌ	ضَيْرٌ۔ ضیر مضرت کو کہتے ہیں فرمایا کوئی مضرت نہیں ہے ضَيْزٰى خدا تعالیٰ فرمایا اب تو یہ قسمت

وَعَلٰى ذَالِكَ اَيْضًا قَوْلُهٗ مَا اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ
قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا
عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ وَمَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَا يَضِلُّ
رَبِّىْ وَلَا يَنْسٰى فَمَعْنَاهُ لَا يَغْفُلُ عَنْ رَبِّىْ وَلَا
يَضِلُّ رَبِّىْ عَنْهُ اَىْ لَا يَغْفُلُهٗ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اَىْ
يَقْصِدُوْنَ اَنْ يَّفْعَلُوْا بِكَ مَا يَقْصِدُوْنَ بِهٖ اَنْ يُّضِلُّوْا
فَلَا يَحْصُلُ مِنْ فِعْلِهِمْ ذَالِكَ اِلَّا مَا فِيْهِ ضَلَالَةُ
اَنْفُسِهِمْ وَقَالَ عَنِ الشَّيْطَانِ وَلَاُضِلَّنَّهُمْ
وَقَالَ عَنِ الشَّيْطَانِ اَيْضًا وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ
جِبِلًّا كَثِيْرًا وَقَالَ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا
وَقَالَ فَيُضِلُّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ
فَمَعْنَاهُ لَمْ يُبْطِلْ اَعْمَالَهُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَتَعْسًا
لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ فَمَعْنَاهُ اَبْطَلَ اَعْمَالَهُمْ
وَقَوْلُهٗ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ كَذَالِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ
فَمَعْنَاهٗ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ تَقْلِيْبٌ لِّاَفْئِدَةِ وَمَنْ
عَلَيْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ فَمَعْنَاهُ ضَاعَ وَبَطَلَ

اور اسی پر یہ قول بھی ہے نہیں تم مگر بڑے کفر میں مبتلا
کافر ہوئے پہلے سے اور انہوں نے لوگوں کو کافر بنایا اور سیدھی راہ
سے بھٹک گئے یہ قول اللہ جل جلالہ کا ہے اور یہ
پس اس کے معنے یہ ہیں کہ میرا رب نہ غفلت میں ہوتا ہے اور نہ بھولتا ہے
رب اس سے غافل نہیں ہوتا اور یہ قول کہ تجھے گمراہ کریں
اور نہیں گمراہ کرتے مگر اپنی جانوں کو یعنی ایسے امور
کرتے ہیں کہ جن سے تجھے گمراہ کریں جو ان کے حق میں
ہوتا ہے کہ وہ انکی جانوں کی گمراہی کا باعث ہوتے ہیں اور فرمایا
شیطان سے حکایت کرتے ہوئے کہ میں ضرور ان کو
گمراہ بناؤں گا اور نیز یہ کہ ضرور اس نے تم سے بہت لوگوں
کو گمراہ کیا ہے اور یہ کہ ان کو کہ ضرور گمراہ کرے گا
پس سیدھی راہ سے تجھے پھیر دیگا اور یہ قول اللہ کا
شان سے نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کرنے کے بعد گمراہ کرے
پس اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کے اعمال باطل کرے اور یہ
قول پس اللہ نے ان کے عملوں کو باطل کر دیا اور یہ قول کہ نہیں
پھیرتا اس کے ساتھ فاسقوں کو اور اسی طرح یہ کہ اللہ
بھٹکا دیتا ہے کافروں کو اور اللہ بھٹکا دیتا ہے ظالموں کو
پس ان سب آیتوں میں دل پھیرنے کے معنے ہیں
اور ضل عنکم ما کنتم تزعمون یعنی جو تم خیال کرتے تھے وہ سب کچھ ضائع

باب الضاد حرف الميم

ضاد کا باب حرف میم کے ساتھ

ضَمِيْمٌ اَلضَّمُّ الْجَمْعُ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ فَصَاعِدًا
قَالَ تَعَالٰى وَاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ وَقَالَ

ضمیم ضم دو یا زیادہ اشیاء کے جمع کرنے کو کہتے ہیں فرمایا
اپنے ساتھ اپنے دونوں بازوؤں کو اور فرمایا

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَقَالَ تَعَالَى وَضَائِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ فَهُوَ مِنْ حَرَجَ اَيْضًا وَذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ ضَاقَ صَدْرُهٗ فَهُوَ ضَيِّقٌ وَضَيْقٌ بِالتَّخْفِيْفِ مِثْلُ مَيِّتٍ وَمَيْتٍ وَهَيِّنٍ وَهَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَلَيْنٍ وَجَائِزٌ اَنْ يَكُوْنَ مَصْدَرًا كَقَوْلِكَ ضَاقَ الشَّيْءُ يَضِيْقُ ضَيْقًا وَضَيَقًا وَالضَّيْقُ اَيْضًا بِالْفَتْحِ جَمْعُ الضَّيْقَةِ وَهِيَ الْفَقْرُ وَسُوْءُ الْحَالِ يُقَالُ ضِقْتَ بِمَا اَخْبَرْتُكَ بِهٖ اَيْ حَرِجْتَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَسَعْكَ مَا اَخْبَرْتُكَ بِهٖ وَتَقُوْلُ ضَاقَ عَنْكَ الشَّيْءُ اِذَا لَمْ يَجِدْ لَهٗ مَنْفَذًا وَضَاقَ ضَيْقٌ مِنْ بَابِ مَارَ وَالْاِسْمُ الضِّيْقُ بِالْكَسْرِ وَهُوَ خِلَافُ الْوُسْعِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ وَقَالَ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ وَيُقَالُ اَيْضًا ضَاقَ الرَّجُلُ بِمَعْنٰى بَخِلَ وَاَضَاقَ ذَهَبَ مَالُهٗ وَضَاقَ بِالْاَمْرِ ذَرْعًا بِمَعْنٰى عَجَزَ عَلَيْهِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَالْاَصْلُ فِيْهِ ضَاقَ ذَرْعُهٗ اَيْ طَاقَتُهٗ وَقُوَّتُهٗ فَاَسْنَدَ الْفِعْلَ اِلَى الشَّخْصِ وَنَصَبَ الذَّرْعَ عَلَى التَّمْيِيْزِ **ضَانٌّ** الضَّانُ مَعْرُوْفٌ قَالَ تَعَالٰى وَمِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ **ضُوْءٌ** اَصْلُهُ الْيَاءُ وَهُوَ مَا انْتَشَرَ مِنَ الْاَجْسَامِ النَّيِّرَةِ قَالَ تَعَالٰى فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ وَقَالَ فَلَمَّآ اَضَآءَ لَهُمْ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا

اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور فرمایا اور اس کے ساتھ تیرا دل تنگ ہونیوالا اور یہ اُن کے اس قول سے ہے ضاق صدرہ (اس کا سینہ تنگ ہوا) فاعل ضیق اور ضیق ہے تخفیف کے ساتھ جیسا میت اور میت اور ہین اور ہین اور لین اور لین اور جائز ہے کہ مصدر ہو جیسا ضاق یضیق ضیقا اور ضیقا اور ضیق فتح کے ساتھ ضیقہ کی جمع بھی ہے اور یہ فقیری اور بدحالی کو کہنے میں کہا جاتا ہے میں تنگ دل ہوا اس سے جو تجھ کو خبر دی ہے اور کہا جاتا ہے ضاق عنک الشیء جبکہ اس کیلئے کوئی راہ نہ ملے اور ضاق ضیق حسار کے باب سے ہے اور اسم اور ضیق کسرہ کے ساتھ وسع (فراخی) کے خلاف ہے اور اسی سے یہ قول ہے اور نہ ضرر دو ان کو تاکہ تنگی کرو اُن پر اور فرمایا اور ان پر زمین تنگ ہو گئی اور کہا جاتا ہے ضاق الرجل یعنے مرد نے بخل کیا اور اضاق یعنے اس کا مال چلا گیا اور ضاق بالامر ذرعا یعنی امر سے دشوار گزرا اور اسی سے ہے اللہ کریم کا یہ قول اور اس سے بہت گزرا اور اصل اس کا ضاق ذرعہ تھا یعنی اسکی طاقت اور قوت پس فعل کو شخص کیطرف منسوب کر دیا اور ذرع کو نصب بدی تمیز کے طور پر۔ **ضَانٌّ** ضان مشہور ہے فرمایا اور بھیڑ میں سے دو۔ **ضُوْءٌ** اصل میں یہ یاء کے ساتھ تھا یہ وہ روشنی ہے جو کہ روشن اجسام سے پھیلتی ہے فرمایا جب اس نے اس کا اردگرد روشن کر دیا اور فرمایا پس جب وہ اس کیلئے روشنی کرتی ہے اور فرمایا ملائکہ

ضان

ضوء

ضِيْعٌ اَیْ نَاقِصَةٌ ضَيْعٌ ضَاعَ الشَّیْءُ يَضِيْعُ ضَيَاعًا وَضَيْعُوْنَةً اِذَا فَقَدْتَهُ قَالَ تَعَالٰى لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ وَقَالَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ وَقَالَ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ضَيْفٌ اَلضَّيْفُ مَيْلٌ شَوْقٌ اِلٰى شَیْءٍ وَالضَّيْفُ مَنْ مَالَ اِلَيْكَ نَازِلٌ بِكَ وَصَارَتِ الضِّيَافَةُ مُتَعَارَفَةً فِى الْقِرٰى وَاَصْلُ الضَّيْفِ مَصْدَرٌ وَلِذٰلِكَ اسْتَوٰى فِيْهِ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ فِىْ عَامَّةِ كَلَامِهِمْ وَقَدْ يُجْمَعُ فَيُقَالُ اَضْيَافٌ وَضُيُوْفٌ وَضَيْفَانٌ قَالَ تَعَالٰى ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ وَقَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِىْ وَقَالَ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا اَیْ يُنْزِلُوْهُمَا مَنْزِلَةَ الْاَضْيَافِ يُقَالُ اَضَفْتُ الرَّجُلَ وَضَيَّفْتُهُ اِذَا اَنْزَلْتَهُ بِكَ ضَيْفًا وَفَرَسٌ مُضَيَّفٌ وَضِفْتُ الرَّجُلَ اِذَا نَزَلْتَ عَلَيْهِ ضَيْفًا وَكَذٰلِكَ تَضَيَّفْتُهُ وَاسْتَضَفْتُهُ وَاَضَفْتُهُ اَیْ اِسْتَجَارَنِىْ فَاَجَرْتُهُ وَاَضَفْتُهُ اِلَى الْكَذَا اَلْجَأْتُهُ وَاَضَافَهُ اِلَى الشَّیْءِ ضَمَّهُ اِلَيْهِ وَاَمَالَهُ وَمِنْهُ وَاَضَافَ اِلَى الْمُثَنّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْاِضَافَةُ فِىْ اِصْطِلَاحِ النَّحْوِيِّيْنَ فِىْ اِسْمٍ جُرَّ لِيُفْهَمَ اِلَيْهِ اِسْمٌ قَبْلَهُ كَقَوْلِكَ غُلَامُ زَيْدٍ وَنَحْوُهُ وَالْغَرَضُ بِالْاِضَافَةِ اَلتَّخْصِيْصُ وَالتَّعْرِيْفُ وَالْمُضَافُ مَصْدَرٌ بِمَعْنَى الْاِضَافَةِ وَالْكَرَامُ بِمَعْنَى الْاِكْرَامِ ضِيْقٌ اَلضِّيْقُ حَرَجُ الصَّدْرِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ

ناقص ہے ضِیَع ۔ ضاع الشئ یضیع ضیاعا
اور ضیعۃ جبکہ وہ کھوئی جائے فرمایا میں کسی کا
کا عمل ضائع نہیں کرتا ۔ فرمایا میں محسنوں کا اجر
ضائع نہیں کرتا اور فرمایا کہ اللہ تمہارے ایمان ضائع کرے
ضَیْف ۔ ضیف اسم ہے کا ۔ اسم کا مسمی کی طرف
ضیف وہ انسان جو کسی دوسرے کی طرف جھکے تمہاری طرف
اترتا ہوا اور مہمان میں ضیافت مشہور ہے اور ضیف
اصل میں مصدر ہے اسی لئے واحد اور جمع میں
عام کلام میں برابر ہے اور کبھی جمع بھی کر دیتے ہیں
پس کہتے ہیں اضیاف اور ضیوف اور ضیفان فرمایا
ابراہیم کے مہمان اور فرمایا یہ میرے مہمان ہیں اور فرمایا
پس انکی مہمانی سے انہوں نے انکار کیا ضاف الرجل
اور ضیفتہ جبکہ تم اس کو مہمان بناؤ اور ضیافت دو اور
ضفت الرجل جبکہ تم کسی کے پاس اترو اسی طرح تضیفتہ
اور استضافنی فاضفتہ کے معنے ہیں کہ اس نے مجھ سے پناہ
لی پس میں نے اس کو پناہ دی اور اضفتہ الی کذا یعنی
میں نے اسکو فلاں کی طرف مجبور کیا اور اضافہ الی الشئ
اسکے ساتھ ملا دیا اور اسکی طرف مائل کر دیا اور کہا
سے ہو کر مقیم کے ساتھ دو اور رکعتیں ملا دیں اور اضافت
نحویوں کی اصطلاح میں وہ اسم مجرور ہے کہ جس کے ساتھ
پہلا اسم ملایا جاتا ہے جیسا یہ قول کہ غلام زید وغیرہ
اضافت سے مقصد تخصیص اور تعریف ہوتی ہے اور
مصادر مصدر کے بمعنے اضافت جیسا کرام بمعنے اکرام ہے

كِتَابُ الطَّاءِ

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ الْبَاءِ

طَبْعٌ اَلطَّبْعُ بِسُكُوْنِ الْبَاءِ اَلْخَتْمُ قَالَ تَعَالٰى فَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَیْ خَتَمَ عَلَیْهَا فَلَمْ تُوْثَقْ لِلْخَیْرِ وَقَالَ وَیَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ وَقَالَ یَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ وَالطَّبْعُ بِالتَّحْرِیْكِ اَلدَّنَسُ وَالتَّرْبُ وَقِیْلَ التَّرِیْنُ الْیَسِیْرُ مِنَ الطَّبَعِ وَالطَّبَعُ الْیَسِیْرُ مِنَ الْاِقْفَالِ وَالْاِقْفَالُ اَشَدُّ ذٰلِكَ كُلِّهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ وَقَوْلُهٗ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَقَوْلُهٗ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا وَالطَّبِیْعَةُ هِیَ السَّجِیَّةُ فَاِنْ ذَاكَ هُوَ تَنَقُّشُ النَّقْشِ بِصُوْرَةٍ مَا اِمَّا مِنْ حَیْثُ الْخِلْقَةُ اَوْ مِنْ حَیْثُ الْعَادَةِ وَهُوَ فِیْمَا یَنْقُشُ بِهٖ مِنْ حَیْثُ الْخِلْقَةِ اَغْلَبُ وَلِهٰذَا قِیْلَ وَتَابَى الطِّبَاعُ عَلَى النَّاقِلِ وَفِی النِّهَایَةِ الطِّبَاعُ مَا رُكِّبَ فِی الْاِنْسَانِ مِنْ جَمِیْعِ الْاَخْلَاقِ الَّتِیْ لَا یَكَادُ یُبْرَاُ لَهَا مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ وَهُوَ اِسْمٌ مُؤَنَّثٌ عَلٰى فِعَالٍ نَحْوُ مِهَادٍ وَمِثَالٍ وَالطَّبْعُ الْمَصْدَرُ اَیْضًا وَطَبِیْعَةُ النَّارِ طَبِیْعَةُ الدَّوَاءِ مَا سَخَّرَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ مَزَاجِهٖ وَجَمْعُهَا طَبَائِعُ وَطَبْعُ السَّیْفِ صَدْءٌ

کتاب الطاء

طار کا باب حرف باء کے ساتھ

طَبْعٌ طبع سکون با کے ساتھ مہر اور چھاپہ لگانا کہتے ہیں اللہ کریم نے فرمایا پس اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی تو پھر انکو نیکی کی توفیق نہ مل سکی اور فرمایا اور مہر کر دیتا ہے اللہ بے علموں کے دلوں پر اور فرمایا مہر کر دیتا ہے تعدی کرنیوالوں کے دلوں پر اور طبع حرکات کے ساتھ میل کچیل کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے رین طبع سے آسان ہے اور طبع آسان سے قفل لگنا ہے اور قفل لگنا ان سب سے بہت سخت ہے جیسا کہ اللہ کریم کا یہ قول ہے بلکہ میل چڑھ گئی ان کے دلوں پر اس کا جو کہ وہ کماتے رہے اور اسی یہ قول اور اللہ مہر لگا دی ان کے دلوں پر اور یہ قول کیا ان کے دلوں پر قفل ہیں اور طبیعت خصلت کو کہتے ہیں کیونکہ یہ نقش ہونیکو کہتے ہیں کسی صورت کے ساتھ یا تو پیدائش کے ساتھ یا عادت کیساتھ اور جو پیدائشی طور پر نقش ہوا اسمیں بہت غالب ہے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ طابع طبعی امر ناقل کا انکار کرتا ہے اور نہایہ میں ہے کہ وہ اخلاق ہیں جو کہ انسان میں پیدائشی طور پر مرکب کیے جاتے ہیں اور کبھی بھی جدا نہیں ہوتے خواہ خیر ہوں یا شر ہوں اور یہ اسم مؤنث ہے فعال وزن پر جیسا مہاد اور مثال اور طبع مصدر ہے اور طبیعت النار اور دوا کی طبیعت وہ مزاج ہے کہ جسے اللہ کریم اسکو بنایا جمع اسکی طبائع

بِضِيَاءٍ وَقَالَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً
وَالْقَمَرَ نُوْرًا وَسَمَّی اللّٰهُ الصُّحُفَ الْمُهْتَدٰی بِهَا
ضِیَآءً اَیْضًا نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی
وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً وَّذِکْرًا وَلٰکِنَّ سَمَّی
کِتَابَنَا الْفُرْقَانَ الْکَرِیْمَ نُوْرًا بِقَوْلِهٖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَقَوْلِهٖ قَدْ جَآءَکُمْ
بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا
وَبَیْنَ الضِّیَآءِ وَالنُّوْرِ فُرُوْقٌ بَعِیْدٌ لَاَنَّ النُّوْرَ
مِنْهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِقَوْلِهٖ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَضِیَآئِیْ مِنْ شَرْحِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی
وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ فَفِیْهِ اِشَارَةٌ
اِلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْنَاهُ
یَکَادُ مُنْظِرُهٗ یَدُلُّ عَلٰی نُبُوَّتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَنْزِلْ
قُرْاٰنًا وَقَوْلُهُمْ اَوْحٰی اِلَیْهِ وَاَلْقٰی اِلَیْهِ
اَیْ مَالَ اِلَیْهِ وَمِثْلُهٗ صَغٰی اِلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ
وَفِیْ حَدِیْثٍ فَمَنْ جَآءَ اِلَیْکَ فَانْصُ اِلَیْکَ
اَیْ مَالَ اِلَیْکَ وَالْقَصُّ وَقَیْضُ
الشَّیْءِ اَصْلُهٗ وَمِنْهُ الْحَدِیْثُ یَخْرُجُ
مِنْ قَیْضِ هٰذَا قَوْمٌ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ
کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ وَالْقَوْضُ
اَصْوَاتُ النَّاسِ وَجَلَبَتُهُمْ

روشنی اور فرمایا واحد وہ ہے جس نے سورج کو
روشنی اور چاند کو نور بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہدایت
والی کتاب کا نام بھی ضیاء رکھا ہے جیسا یہ قول ہے اللہ
تعالیٰ کا اور دیا ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور ضیا
اور روشنی اور نصیحت پرہیزگاروں کو اور نام رکھا ہے
ہماری کتاب کا فرقان کریم نور کا اپنے قول سے پس ایمان لاؤ اللہ
پر اور اس کے رسول پر اور نور پر جو کہ ہم نے اتارا ہے اور
فرمایا ہے تحقیق آ چکی تمہارے پاس تمہارے رب سے دلیل اور اتارا ہے
تمہاری طرف کھلا نور اور ضیا اور نور میں واضح فرق ہے
کیونکہ نور اللہ کی صفت ہے چنانچہ اللہ کریم نے فرمایا
اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور اسکی شرح عنقریب
آنیوالی ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ قول خدا ہی کا ہے جس کا
پس اسمیں اشارہ ہے نبی کریم کی طرف یعنی قریب ہے کہ آپ کا
ظہور ہی آپکی نبوت پر دلالت کرے اگرچہ قرآن مجید نہ
پڑھا جائے اور یہ قول کہ اوحیٰ الیہ یا القیٰ الیہ
اسکی طرف جھکا اور اسی کی مثل ہے صغا المسلمون
اس کی طرف اہل اسلام جھکے اور حدیث میں ہے پس جو تمہارے
پاس آئے تو تم اسکی طرف جھکو اور قیض الشیء اسکے
اصل کو کہتے ہیں اور اسی سے یہ حدیث ہے کہ عنقریب
اسی اصل سے یعنی قوم نکلیگی جو دین سے نکل جائیگی جیسا کہ تیر
نشانہ سے اور قوض لوگوں کے شور و شر و جمعیت کو کہتے ہیں

L2652

وَالطَّاحِي الْمُمْتَدُّ قَالَ تَعَالٰى وَالْاَرْضَ مَا طَحٰهَا
اَیْ بَسَطَهَا وَبَثَّهَا وَقَالَ الرَّاغِبُ الطَّحْوُ
کَالدَّحْوِ وَهُوَ بَسْطُ الشَّیْءِ وَالذَّهَابُ بِهٖ
وَاَنْشَدَ طَحَا بِكَ قَلْبٌ فِی الْحِسَانِ طَرُوْبُ
اَیْ ذَهَبَ بِهٖ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الطَّاءِ وَحَرْفَ
الْخَاءِ وَالدَّالِ وَالذَّالِ لِاَنَّهٗ لَا یَكُوْنُ مَعْلُوْمًا

اور نیز ممتد کو فرمایا قسم ہے زمین کی اور اسکے
پھیلانے کی اور راغب نے کہا ہے کہ طحو دحو کہتے ہیں
شیئے کے پھیلانے اور لیجانے کو کہتے ہیں اور
یہ شعر پڑھا۔ دور ہو گیا تیرا ساتھ قلب نے حسان
میں ہم نے طاء کا باب حرف خاء اور دال
ذال کا کر نہیں کیا تا کہ معلوم ہو

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ الرَّاءِ

طاء کا باب حرف راء کے ساتھ

طَرَحَ الطَّرْحُ اِلْقَاءُ الشَّیْءِ وَاِبْعَادُهٗ وَالطَّرْحُ
الْمَكَانُ الْبَعِیْدُ یُقَالُ رَاَیْتُهٗ مِنْ طَرْحٍ اَیْ
مِنْ بُعْدٍ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ
اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا طَرَدَ الطَّرْدُ الْاِزْعَاجُ
وَالْاِبْعَادُ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِسْتِخْفَافِ (مفردات)
وَیُقَالُ طَرَدَهٗ اِذَا اَخْرَجَهٗ عَنْ بَلَدِهٖ وَطَرَدَتِ
الْمَرْاَةُ اِذَا اَبْعَدَتْهُ فَهُوَ مَطْرُوْدٌ وَطَرِیْدٌ
قَالَ تَعَالٰی وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
وَقَالَ وَمَا اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَالَ مَنْ
یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ وَقَالَ فَتَطْرُدَهُمْ
فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَمُطَارَدَةُ الْاَقْرَانِ مُدَافَعَةُ بَعْضِهِمْ
بَعْضًا طَرَفٌ طَرَفُ الشَّیْءِ جَانِبُهٗ وَ
یُسْتَعْمَلُ فِی الْاَجْسَامِ وَالْاَوْقَاتِ وَغَیْرِهَا
وَجَمْعُهٗ اَطْرَافٌ قَالَ تَعَالٰی وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
اَیْ اٰخِرَ سَاعَاتِهٖ وَقَوْلُهٗ طَرَفَیِ النَّهَارِ

طرح۔ طرح شیئے کے پھینکنے اور دور کرنیکو کہتے
ہیں اور طرح دور مکان کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے میں نے اسکو
طرح سے دیکھا یعنی دور شیئے اور اسی سے یہ قول ہے یوسف
کو قتل کرو یا کہیں دور زمین میں پھینکدو۔ طرد۔ طرد
اور حقارت کے ہے (پسر کرنیکو کہتے ہیں) (مفردات)
اور کہا جاتا ہے طردہ جبکہ اس کو شہر سے نکال اور
طردت المرأۃ جبکہ تو اسکو دور کردے پس وہ مطرود اور
طرید ہے فرمایا اور دور کردی تو اپنے رب کے پکارنیوالوں کو اور
فرمایا اور میں مومنوں کو انکار نے والا نہیں ہوں اور
فرمایا میری کون مدد کریگا اگر میں انکو انکار دوں اور فرمایا
پس تو انکو دور کردے اور مطاردۃ الاقران کہتے ہیں ہم مثلوں کی
ایک دوسرے کو دفع کرنیکو طرف۔ طرف کہتے ہیں چیز کے جانب
کو اور اجسام اور اوقات وغیرہا میں مستعمل ہوتا ہے جمع اسکی
اطراف ہے فرمایا اور دن کے اطراف النہار اخری ساعتوں
اور یہ قول دن کے دو طرف

وَدَنَسَهُ طَبَقٌ الطَّبَقُ الْحَالُ قَالَ تَعَالٰی لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ اَیْ حَالًا بَعْدَ حَالٍ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا فَمَعْنَاهُ عَامَّةٌ وَّاسِعَةٌ كَمَا جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ السَّمَاءُ تَطْبَقُ عَلَیْنَا اَیْ یَعُمُّ غَیْمُهَا جَمِیْعَ بِقَاعِ الْاَرْضِ وَفِیْ دُعَاءِ الْاِسْتِسْقَاءِ اِسْقِنَا غَیْثًا مُّطْبِقًا اَیْ عَامًّا وَّاسِعًا وَذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ غَیْمٌ عَامٌّ وَّاسِعٌ اَوْ مِنْ اَطْبَقَ الْغَیْمُ تَطْبِیْقًا اِذَا اَصَابَ بِمَطَرِهٖ جَمِیْعَ الْاَرْضِ وَمَطَرٌ طَبَقٌ اَیْ عَامٌّ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ اللُّغَةِ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَعْنَاهُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ وَالطَّبَقُ اَیْضًا غِطَاءُ كُلِّ شَیْءٍ وَطَبَقَاتُ النَّبَاتِ قَرَائِنُهُمْ وَطِبَاقُ الْاَرْضِ اَعْلَاهَا وَالْمُطَابَقَةُ وَالتَّطَابُقُ الْاِتِّفَاقُ وَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِ الْحُمّٰی اَیْ دَامَتْ وَطَابَقْتُ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ جَعَلْتُهُمَا عَلٰی حَدٍّ وَّاحِدٍ وَفِی الْاَمْثَالِ وَافَقَ شَنٌّ طَبَقَهٗ وَهُمَا قَبِیْلَتَانِ وَیُعَبَّرُ عَنِ الدَّاءِ بِبَیْتِ طَبَقٍ وَالتَّطْبِیْقُ جَعْلُ الْیَدَیْنِ بَیْنَ الْفَخِذَیْنِ فِی الرُّكُوْعِ لَمَّا ذَكَرْنَا بَابَ الطَّاءِ وَحَرْفَ التَّاءِ وَالثَّاءِ وَالْجِیْمِ لِیَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

کہتے ہیں طبق حال ہے فرمایا تم ضرور سوار ہو گے ایک حال کے بعد دوسرے حال پر یعنی یہ دنوں سات آسمان طباق ہیں یعنی کے معنے ہیں عام اور وسیع جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ آسمان ہم پر ہے میں ہیں زمین کے سب حصہ پر عام ہیں اور استسقاء میں آیا ہے عام یا وسیع اور یہ اس لئے کہ مینہ عام اور وسیع ہو اس کو کہتے ہیں کہ سب زمین پر برسے اور مطر طبق بھی عام بارش اور بعض اہل لغت نے کہا ہے کہ سبع سموات طباقا کے یہ معنے ہیں کہ ایک دوسرے کے اوپر ہیں طبق بھی کہتے ہیں کسی چیز کے پردہ کو بھی کہتے ہیں اور طبقات النبات سے مراتب اور طباق الارض اس زمین کی اوپر کی سطح اور مطابقت موافقت اور تطابق اور اتفاق کہتے ہیں اور طبقت علیہ الحمی یعنی بخار اس پر دائمی ہوا اور میں نے دو چیزوں میں مطابقت کی یعنی ایک حد پر ان کو کیا اور مثال میں ہے کہ شن طبق کے موافق ہوا اور یہ دو قبیلہ ہیں اور مصیبت کو بیت طبق کہتے ہیں اور تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں کے درمیان رکھنے کو ہم نے طاء کا باب اور حرف تاء اور ثاء اور جیم کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ الْحَاءِ

طاء کا باب حرف حاء کے ساتھ

طَحَا الطَّحَا مَقْصُوْرٌ وَهُوَ بَسْطٌ مِّنَ الْاَرْضِ

طحا۔ طحا مقصور کے ساتھ پھیلی ہوئی زمین کو کہتے ہیں

الجماعة كما في قوله تعالى يقطع طرفا اى يهلك جماعة وسكون الراء في قوله قبل ان يرتد اليك طرفك هو لاجل الخفة الا ان في قوله الحركات ثقل وفي القاموس والطرف محركة الناحية وطائفة من الشيء والرجل الكريم والاطراف الجمع ومن البدن اليدان والرجلان والرأس ومن الارض نأتي الارض ننقصها من اطرافها معناه موت علمائها وقيل موت اهلها ونقص ثمارها وقال ابن عرفة من اطرافها اى تفتح ماحول مكة على النبي صلى الله عليه وسلم اه وفي اللسان اطراف الارض نواحيها الواحد طرف وننقصها من اطرافها اى من نواحيها ناحية اه قلت وعلى هذا معنى هذه الاية ننقصها من اطرافها فتوح الارض حين على يد النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه رضي الله تعالى عنهم وقولهم هو كريم الطرفين اى الاب والام وطرف بصره اذا اطلق احد جفنيه على الاخر ومنه قوله في الدعاء لا تكلني الى نفسي طرفة عين طرق الطريق السبيل الذي يطرق بالارجل اى يضرب قال تعالى فاضرب لهم طريقا في البحر يبسا والطريق والطريقة المذهب قال تعالى قد يذهبا بطريقتكم المثلى والطريقة الفطرة

جماعت کو کہتے ہیں جیسا کہ خداوند کریم کے اس قول میں ہے کہ کاٹ دے (ہلاک کردے) ایک جماعت اور قبل ان یرتد الیک طرفک میں را کا سکون تخفیف کیلئے ہے کیونکہ حرکات کا بے درپے آنا ثقل ہے اور قاموس میں ہے کہ طرف حرکات کے ساتھ طرف کو کہتے ہیں اور چیز کا ایک حصہ کہ اور شریف آدمی کو اور جمع اسکی اطراف ہے اور بدن سے ہاتھ اور پاؤں اور سر کو اور زمین سے اشراف اور علماء کو اور تاج میں ہے کہ اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کیگئی ہے انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها یعنی علماء زمین کی موت اور کہا گیا ہے کہ اہل زمین کی موت اور پہلو کا نقصان اور ابن عرفہ نے کہا ہے یعنی آنحضرت پر مکہ کا اردگرد فتح کیا جانا۔ اور لسان العرب میں ہے اطراف الارض اس کے اطراف ہیں طرف اور ننقصها من اطرافها یعنی اس کے گرد و نواح کے بعد دیگرے الخ میں کہتا ہوں اسی طرح اس کے معنے ہیں کہ آنحضرت کے ہاتھ پر اطراف زمین فتح ہوتے جاتے ہیں اور آپکے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ پر بھی ہونگے اور اسکا یہ قول کہ وہ کریم الطرفین ہے اس باپ کیطرف سے شریف ہو اور طرف بصرہ جبکہ پلک دوسری پر سبقت کرے اور اسی سے آنحضرت کی دعا کا یہ فقرہ ہے مجھے سپرد کر میری جان کے آنکھ کے بند کرنے کے قدر بھی طرق طریق وہ راستہ ہے کہ جسکو پاؤں پامال کرتے ہوں فرمایا پس چلا ان کے لئے سمندر میں خشک راستہ اور طریق اور طریقہ مذہب کو بھی کہتے ہیں فرمایا اور بیشک تمہارے راستہ کو اور طریقہ فطرت سلیم کو کہتے ہیں

فَمَعْنَاهُ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَقَالَ الْمُفَسِّرُونَ
اَلْمُرَادُ بِطَرَفَيِ النَّهَارِ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَقِيلَ
اَلْمَغْرِبُ وَالْغَدَاةُ وَالطَّرَفُ الْعَيْنُ وَلَا
يُجْمَعُ لِأَنَّهُ فِي الْأَصْلِ مَصْدَرٌ (قاموس) قُلْتُ
هُوَ بِفَتْحِ الطَّاءِ وَسُكُونِ الرَّاءِ قَالَ تَعَالَى
لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَقَالَ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ
وَذٰلِكَ إِشَارَةٌ إِلَى الْعِفَّةِ وَمَعْنَاهُ يَغْضُضْنَ
مِنْ أَبْصَارِهِنَّ مُطْرِقَاتٍ رَاضِيَاتٍ بِأَبْصَارِ
هِنَّ إِلَى الْأَرْضِ وَالطَّرْفُ قِيلَ يُجْمَعُ عَلَى
الطُّرُفِ أَيْضًا لِمَا رُوِيَ النَّبِيُّ فِي حَدِيثِ
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
حَمَاةُ يَاتِ النِّسَاءِ غُضُّ الْأَطْرَافِ هُوَ جَمْعُ
لِطَرْفِ الْعَيْنِ إِذَا ذَاتُ غَضِّ الْبَصَرِ (تاج)
وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلطَّرْفُ مُنْتَهَى طَرْفِكَ الْجَفْنِ
وَعُبِّرَ بِهِ عَنِ النَّظَرِ إِذْ كَانَ مُنْتَهَاهُ الْجَفْنِ
بِلَا زِمَةُ النَّظَرِ قُلْتُ يُلَازِمُهُ النَّظَرُ إِذْ لَمْ
يَكُنْ أَعْمَى وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى يَنْظُرُونَ .....
مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَفِي الْعُبَابِ قَوْلُهُ تَعَالَى
قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ قَالَ الْفَرَّاءُ
مَعْنَاهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكَ الشَّيْءُ مِنْ مَدِّ بَصَرِكَ
قُلْتُ مَعْنَاهُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ جَوَابُ كَلَامِكَ
وَهُمُ الْعُيُونُ أَوْ مَعْنَاهُ قَبْلَ أَنْ تَجْمَعَ أَيْنَاكَ
جَمَاعَتَكَ لِأَنَّ الطَّرْفَ بِفَتْحِ الطَّاءِ وَالرَّاءِ

یعنی اول اور آخر اور مفسرین نے کہا ہے
کہ فجر اور عصر ہے اور کہا گیا ہے کہ مغرب اور
سورج کے ڈوبنے اور طرف آنکھ کو بھی کہتے ہیں
اور یہ جمع نہیں ہوتا کیونکہ یہ اصل میں مصدر ہے قاموس
میں کہتا ہوں یہ طاء کے فتح کے ساتھ اور راء کے
سکون کے ساتھ ہے پھر کبھی ان کے طرف انکی
طرف کہا اور فرمایا اور یہ عفت کی طرف اشارہ ہے
پاک دامنی کی طرف یعنی نظر نیچی کئے ہوئے اور
اور سر جھکا کر رکھنے والیاں اور زمین کی طرف دیکھنے
والیاں اور کہا گیا ہے کہ اس کی جمع بھی طرف آتی ہے
جیسا کہ روایت کیا ہے نبی نے ام سلمہ کی حدیث میں
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
یہ جمع ہے طرف کی جیسے انعم کی جمع نعم ہے یعنی غض بصر کرنے
والی اور راغب نے کہا ہے طرف کہتے ہیں پلکوں کے
ملانے اور یہ کنایہ ہوتا ہے نظر کرنے سے کیونکہ پلکوں
کا ملانا اسکو مستلزم ہے میں کہتا ہوں یہ اس وقت لازم
ہے کہ اندھا نہ ہو اور اسی سے یہ قول ہے دیکھتے ہیں
تیری طرف دبی نظر سے اور عیب میں ہے اللہ تعالیٰ کا
یہ قول اس سے پہلے کہ تیری طرف تیرے لوٹے تو
کہا اس کے معنے ہیں کہ اس سے پہلے کہ وہ چیز تیری
طرف لوٹے میں کہتا ہوں اس سے پہلے کہ تیرے پاس آئے
اور اہل عیون کہتے ہیں یا اس سے پہلے کہ تیری جماعت
تیرے پاس آئے کیونکہ طرف طاء کے فتح اور راء

فَرَبَّتُهَا وَطَرَّفْتُ الْحَدِيْدَةَ مَدَدْتُهَا وَالطِّرْ بِالْكَسْرِ مَا يُضْرَبُ بِهِ الْحَدِيْدُ وَاطْرَقَ الرَّجُلُ إِذَا سَكَتَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَاطْرَقَ نَاسَهُ أَيْ مَالَ وَسَكَنَهُ وَاطْرَقَا عَلَى لَفْظِ الْاِثْنَيْنِ إِسْمُ بَلَدٍ وَطَرُوْقَةُ الْفَحْلِ فَعُوْلَةٌ بِمَعْنَى مَفْعُوْلَةٌ أَيْ مَرْكُوْبَةُ الْفَحْلِ وَكُلُّ امْرَاَةٍ طَرُوْقَةُ زَوْجِهَا وَكَذَا كُلُّ نَاقَةٍ طَرُوْقَةُ فَحْلِهَا وَكَثْرَةُ الطَّرْقَةِ كِنَايَةٌ عَنْ كَثْرَةِ الْجِمَاعِ وَالطَّوَارِقُ الْحَوَادِثُ وَمِنْهُ الدُّعَاءُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ إِلَّا طَارِقٌ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ طَرِيٌّ قَالَ تَعَالَى لَحْمًا طَرِيًّا أَيْ غَضًّا جَدِيْدًا لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الطَّاءِ وَحَرْفَ الزَّاءِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا	کھٹ کھٹایا اور طرقت الحدیدۃ لوہے کو لنب کیا اور مطرقہ کسرہ کے ساتھ (ہتھوڑہ) اس کے ساتھ لوہے کو کوٹتے ہیں اور اطرق الرجل جبکہ چپ ہو جائے اور بات نہ کرے اور سر نیچے ڈالدے اور اطرقا تثنیہ کے لفظ ایک بستی کا نام اور طروقۃ الفحل بمعنی مفعولہ کا وزن بمعنے مفعول ہے یعنی مرکوبۃ الفحل اور ہر ایک عورت اپنے خاوند کی طروقہ ہے اسیطرح اونٹنی سانڈ کی طروقہ ہے اور کثرت طروقت کثرت جماع سے کنایت ہے اور طوارق حوادث کو کہتے ہیں اور اس سے دعا تیری پناہ چاہتا ہوں ان حوادث سے جو رات میں آتے ہیں مگر وہ طارق جو کہ خیر لیکر آئے جیسا کہ فرمایا تازہ گوشت ہم نے طاء کا باب اور حرف زاء ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

طَرِیٌّ

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ السِّيْنِ

طاء کا باب حرف سین کے ساتھ

طَسٌّ الطَّسُّ الطَّسْتُ وَالتَّاءُ فِيْهِ بَدَلٌ مِنَ السِّيْنِ وَجَمْعُهُ طُسُوْسٌ وَطِسَاسٌ وَحُكِيَ بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَاَمَّا طَسَ بِالْمَدِّ فَهُوَ اِسْمٌ لِلسُّوْرَةِ وَكَذَالِكَ حٰمٓ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الصَّادِ وَحَرْفَ الشِّيْنِ وَالصَّادِ وَالضَّادِ وَالطَّاءِ وَالظَّاءِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

طَسٌّ

طَسٌّ طس طست کو کہتے ہیں اور تاء اس میں سین سے بدل ہے اور جمع اسکی طسوس اور طساس ہے اور شین کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے لیکن طس مد کے ساتھ پس یہ ایک سورت کا نام اور اسیطرح طسم ہم نے طاء کا باب اور حرف شین اور صاد اور ضاد اور طاء اور ظاء کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ الْعَيْنِ

طاء کا باب حرف عین کے ساتھ

طَعْمٌ اَلطَّعَامُ اَلْبُرُّ وَمَا يُؤْكَلُ (قاموس)

طَعْمٌ طعام گیہوں اور جو چیز کھائی جائے (قاموس)

طَعْمٌ

اَلْبَلِيَّةُ الَّتِي نَظَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا قَالَ تَعَالٰى وَاِنْ
يَّسْتَقِيْمُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ اَيْ عَلَى النَّظْرَةِ وَجَمْعُ
الطَّرِيْقِ طُرُقٌ وَطُرَقَاتٌ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ بِنْسَ مَطِيَّةُ
وَالْجُلُوْسُ فِي الطُّرُقَاتِ وَهُمَا بِضَمِّ الطَّاءِ وَالرَّاءِ
وَجَمْعُ الطَّرِيْقَةِ طَرَائِقُ قَالَ تَعَالٰى كُنَّا طَرَائِقَ
قِدَدًا وَعَدَاهِيَا وَالطَّرَائِقُ اَيْضًا طَبَقَاتُ
السَّمَاءِ قَالَ تَعَالٰى خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ
وَالطَّارِقُ السَّالِكُ بِاللَّيْلِ لٰكِنْ خُصَّ فِي التَّعَارُفِ
بِالْاٰتِي لَيْلًا وَفِي الْقَامُوْسِ اَلطَّارِقُ كَوْكَبُ الصُّبْحِ
اھ قُلْتُ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ
اَيْ وَرَبِّ السَّمَاءِ وَرَبِّ الطَّارِقِ سُمِّيَ بِهٖ لِاَنَّهٗ
يَطْرُقُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الزَّاغِبُ وَعُمِّمَ عَنِ النَّجْمِ
بِالطَّارِقِ لِاِخْتِصَاصِهٖ بِاللَّيْلِ اھ
وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَسُمِّيَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ
ابْنِ رَبِيْعَةَ يَوْمَ اُحُدٍ بِقَوْلِ الرَّجَزِ قَالَ الْاَبْيَوَرْدِيُّ
قَالَتْ يَوْمَ اُحُدٍ نَحْنُ عَلَى الْحَرَابِ
نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقِ ۞ لَاَنْتَمِيْ لِاَوَامِقِ
نَمْشِيْ عَلَى النَّمَارِقِ ۞ اَلْمِسْكُ فِي الْمَفَارِقِ
وَالدُّرُّ فِي الْمَخَانِقِ ۞ اِنْ تُقْبِلُوْا نُعَانِقِ
اَوْ تُدْبِرُوْا نُفَارِقِ ۞ فِرَاقُ غَيْرِ وَامِقِ
اَبَاؤُنَا فِي الشَّرَفِ وَالْعُلْوِ كَالنَّجْمِ الطَّارِقِ
اھ وَقِيْلَ كُلُّ نَجْمٍ طَارِقٌ لِاَنَّ طُلُوْعَهٗ بِاللَّيْلِ
وَكُلُّ مَنْ اَتٰى لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ وَطَرَقْتُ الْبَابَ

کہ جس پر خدا نے پیدا کیا ہے اور فرمایا اگر وہ سیدھے پر قائم
رہتے یعنی نظر اور طریق کی تین طرق اور طرقات
ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سواروں پر بیٹھنے
سے بچو اور طاء کے ضمہ کے ساتھ
ہے اور طریقہ کی جمع طرائق ہے فرمایا ہم جدا جدا طریقے
تھے اور طرائق آسمان کے طبقات کو بھی کہتے ہیں فرمایا
اور بنا ہے ہم نے تمہارے اوپر سات طبقے اور طارق رات
پر چلنے والے کو کہتے ہیں لیکن خصوصیت کے
ساتھ رات کو آنے والے کو کہتے ہیں قاموس میں طارق صبح کے
ستارہ کو کہتے ہیں میں کہتا ہوں اسی سے قول ہے
اور قسم ہے آسمان اور طارق کی یعنی آسمان اور طارق کے
رب کی اس کا نام طارق اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ وہ رات کو
آتا ہے اور راغب کہتے ہیں اور طارق نے ساتھ اس
تارہ کے اس وجہ کی تعبیر کی ہے کہ رات کو ظاہر ہوتا ہے
اور صاغانی کہتا ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ نے
دن ذرقاء یا دیہ کا یہ قول پڑھا جنگ احد میں
کہ ہم طارق کی لڑکیاں ہیں اٹھتے ہوئے چلتی ہیں
اور کستوری ہمارے سروں میں اور موتی ہماری گردنوں
میں اگر تم جنگ پر متوجہ ہو تو ہم گلے ملتی ہیں اور اگر تم
جاؤ تو ہم جدا ہو جاتی ہیں جدا ہونا اس شخص کا ہے جو دل میں
نہ آئے یعنی ہمارا باپ شرف و علو میں طارق کی
مانند ہے اور کہا گیا ہے کہ ہر ایک ستارہ طارق ہے کیونکہ اس کا
رات کو ہونا ہے اور جو رات کو آئے وہ طارق ہے اور عرف

قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِهٖ فَمَعْنَاهُ اِلٰی عِلْمِهِ الَّذِیْ یَاْخُذُهٗ عَمَّنْ یَاْخُذُهٗ وَالطَّعْمُ بِالضَّمِّ اَلطَّعَامُ وَالطَّعْمُ اَیْضًا اَلْحَبُّ الَّذِیْ یُلْقٰی لِلطَّیْرِ وَالطُّعْمَةُ الرِّزْقُ وَجَمْعُهَا طُعَمٌ مِثْلُ غُرْفَةٍ وَغُرَفٍ وَاَطْعَمَتِ الشَّجَرَةُ اِذَا اَثْمَرَتْ وَاَطْعَمَتِ النَّخْلَةُ اِذَا اَدْرَكَتْ وَقَوْلُهٗ فِی الْحَدِیْثِ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَی الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ یُطْعِمُهُمْ وَیَسْقِیْهِمْ اَیْ یَحْفَظُ قُوَاهُمْ وَیُمِدُّهُمْ بِمَا یُفِیْدُ فَائِدَةَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِی الرَّوْحِ وَتَقْوِیْمِ الْبَدَنِ وَقَوْلُهُمْ فُلَانٌ مِطْعَامٌ مِطْعَنٌ مَعْنَاهُ كَثِیْرُ الْاَضْیَافِ وَالْقِرٰی طَعْنٌ اَلطَّعْنُ الضَّرْبُ بِالرُّمْحِ وَالطَّاعُوْنُ الْمَرَضُ الْعَامُّ وَالْوَبَاءُ فَالْمَوْتُ الْكَثِیْرُ وَهُوَ دَاءٌ ثَبِرٌ وَرَمٌ مُؤْلِمٌ جِدًّا قُلْتُ هُوَ دَابَّةُ الْاَرْضِ تَكُوْنُ بِذٰلِكَ الْوَرَمِ فِیْ لَهَبٍ فَیَسْوَدُّ مَا حَوْلَهٗ وَیَحْمَرُّ مِنْهَا خَفَقَانُ الْقَلْبِ وَالْفَزَعُ وَالْاِخْتِلَافُ وَاَكْثَرُ مَا یَخْرُجُ ذٰلِكَ الْوَرَمُ فِی الْمَرَافِقِ وَالْاِبَاطِ وَالطَّعْنُ الْقَدْحُ وَالْعَیْبُ وَالْوَقِیْعَةُ قَالَ تَعَالٰی وَطَعَنُوْا فِی الدِّیْنِ وَقَالَ وَطَعْنًا فِیْ دِیْنِكُمْ

یہ قول وہ کھلاتا ہے اور کھانا نہیں دیا جاتا لیکن یہ قول کہ انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کیطرف دیکھے کہ کس سے لیتا ہے اور طعم ضمہ کے ساتھ طعام ہے اور نیز وہ دانہ جو کہ پرندوں کے آگے ڈالے جاتے ہیں اور طعمہ رزق ہے اور جمع اسکی طعم جیسا غرفہ اور غرف اور اطعمت الشجرۃ جبکہ درخت پھل لائے اور اطعمت النخلۃ جبکہ پکنے لگے اور آنحضرت کا یہ قول کہ زمجبور کرو اپنے مریضوں کو طعام پر پس اللہ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے یعنی انکی قوی کی حفاظت کرتا ہے اور مدد دیتا ہے اسکی جو انکو فائدہ دے طعام اور پینے کیطرح روح اور بدن کی قائم رکھنے میں اور قول فلان مطعام ہے یعنی بہت مہمان نواز ہے طعن طعن نیزے کو کہتے ہیں اور طاعون وہ مرض ہے عام اور وبا اور بہت موت ہو وہ ایک دبن ہے کہ اور دردناک ورم والی دابۃ الارض ہے اسکی وجہ سے شعلہ ناک ورم ہوتا ہوں یہی اور اس کا اردگرد سیاہ ہو جاتا ہے اور اس سے خفقان قلب اور قی اور اضطراب ہوتا ہے اور اکثر ورم کہنیوں اور بغلوں میں ہوتا ہے اور طعن قدح اور عیب اور نکتہ چینی کرنیکو کہتے ہیں فرمایا اور دین میں طعنہ کرنے کیلئے اور فرمایا تمہارے دین میں

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ الْغَیْنِ

طا کا باب حرف غین کے ساتھ

طغی طغی اَلطُّغْیَانُ اَصْلُهٗ تَجَاوُزُ الْحَدِّ وَقَدْ

طغی۔ طغیان کی اصل حد سے تجاوز کرنا ہے اور

وَقَالَ الرَّاغِبُ الطَّعْمُ تَنَاوُلُ الْغِذَاءِ وَيُسَمَّى مَا يُتَنَاوَلُ مِنْهُ طَعْمٌ وَطَعَامٌ اھ قَالَ تَعَالٰى وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ وَقَالَ طَعَامُهٗ حِلٌّ لَّكُمْ وَقَالَ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَقَالَ وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ وَقَالَ طَعَامُ ذَاغُصَّةٍ وَقَالَ طَعَامُ الْاَثِيْمِ وَقَالَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ وَقَالَ وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا اَیْ اِذَا اَكَلْتُمْ وَقَالَ فَبِمَا طَعِمُوْا وَاِذَا طَعِمْتُمْ بِفَتْحِ الطَّاءِ يُطْلَقُ عَلٰى كُلِّ مَا يَسَاغُ حَتَّى الْمَاءُ وَذَوْقُ الشَّيْءِ مِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ اَیْ وَمَنْ لَّمْ يَذُقْهُ وَفِي اللِّسَانِ وَاِذَا جَعَلْتَهُ بِمَعْنَى الذَّوْقِ جَازَ فِيْمَا يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ وَقَالَ الزَّجَّاجُ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ اَیْ وَمَنْ لَّمْ يَتَطَعَّمْ بِهٖ اھ وَيُقَالُ مُسْتَطْعَمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ قَالَ تَعَالٰى اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا وَقَالَ وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ وَقَالَ اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ وَقَالَ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ فَمَعْنَاهُ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ يَّرْزُقُوْا اَحَدًا مِّنْ عِبَادِیْ وَلَا يُطْعِمُوْنَ كَمَا فِيْ اَنَا الرَّزَّاقُ اَنَا الْمُطْعِمُ وَيُقَالُ اِنَّكَ مُطْعَمٌ مُّوَدَّنِیْ اَیْ مَرْزُوْقًا مَوَدَّتِیْ قَالَ الْكُمَيْتُ بَلٰى اِنَّ الْغَوَانِيَ مُطْعِمَاتٌ مَوَدَّتِيْ وَاِنْ وَخَطَا الْقَفِيْرُ (تاج) وَكَذٰلِكَ

اور راغب نے کہا ہے طعم کھانے کو کہتے ہیں اور جو چیز کھائی جاتی ہے اس کو طعم اور طعام کہتے ہیں فرمایا کھلاتے ہیں کھانا محبت پر اور فرمایا اس کا کھانا حلال ہے تمہارے لئے اور فرمایا اہل کتاب کا طعام حلال ہے تمہارے لئے اور فرمایا طعام نہیں ہے مگر دھونے والا طعام اور فرمایا گناہ گار کا کھانا طعام اور فرمایا نہیں ہے وہ کرتا تھا مسکین کو کھانا دینے پر اور فرمایا جب کھانا کھا چکو تو پھیل جاؤ اور فرمایا پس جو انہوں نے کھایا اور طعم فتح طاء کے ساتھ ہر ایسی شے پر بولا جاتا ہے جو حلق سے اتر سکے یہاں تک کہ پانی بھی اور مزہ کو بھی کہتے ہیں اور اسی سے ہے قول اور جو نہ پیئے پس وہ مجھ سے ہے یعنی جو نہ چکھے اور العرب میں اور جب اسکو بمعنی ذوق لیا جائے تو ہر کھانے پینے کی چیز میں جائز ہے اور کہا جاتا ہے طعم کھانے کے ساتھ خاص ہے اور کہا جاتا ہے مستطعم طعام کھانا مانگنے والا پس اس نے دیا فرمایا کھانا مانگنے والوں سے اور فرمایا اور کھلاؤ اور فرمایا کیا کھلائیں ہم اس کو اگر اللہ چاہتا تو خود اس کو کھلا دیتا اور فرمایا کھانا دیا ان کو بھوک سے لیکن یہ قول کہ میں نہیں چاہتا کہ مجھے طعام دیں یعنی میرے بندوں میں سے کسی کو رزق دیں یا کہ میں ہی رزق دیتا ہوں اور کہا جاتا ہے بیشک تو میری محبت کھلایا جاتا ہے کمیت نے کہا ہاں خوبصورت عورتیں محبت کھلائی جاتی ہیں ہماری محبت اور اگرچہ قفیر قلیل ہو (تاج) اور ایسا ہی

ثُمَّ قُلِبُوا يَاءً أَلِفًا فَصَارَ طَاغُوتٌ وَوَزْنُهُ فَعَلُوتٌ وَقَدْ يُطْلَقُ عَلَى الْكَاهِنِ وَالشَّيْطَانِ وَالْأَصْنَامِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ عُبِدَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَعَلَى كُلِّ مَا يُفْتَتَنُ بِهِ مِنْ طَرَائِقِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَقَدْ يَجِيءُ جَمْعًا نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ

اور پھر یاء کو الف سے بدل دیا تو طاغوت ہو گیا اور اس کا وزن فعلوت ہے اور کبھی کاہن کو کہتے ہیں اور شیطان اور بتوں کو بھی اور ان سب اشیاء کو بھی کہ جن کی اللہ کے سوا پرستش کیجاتی ہے یا جو کہ حق سے پھیرنے والی ہوں اور کبھی جمع لاتے ہیں جیسا یہ قول اور جو کافر ہوئے ان کے حامی طاغوت ہیں جو نکالتے ہیں انکو نور سے اندھیریوں کیطرف

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ الْفَاءِ

تاء کا باب حرف فاء کے ساتھ

طَفَفٌ

طَفَفٌ قَالَ تَعَالَى وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَهُمُ الَّذِينَ لَا يُوَفُّونَ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ قِيلَ لَهُمْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ لَا يَسْتَوْفُونَ إِلَّا الشَّيْءَ الطَّفِيفَ أَيِ الْقَلِيلَ وَالتَّطْفِيفُ هُوَ نُقْصَانُ الْمِكْيَالِ وَأَنْ يُمْلَأَ وَالطَّفُّ سَاحِلُ الْبَحْرِ وَجَانِبُ النَّهْرِ وَمِنْهُ الطَّفُّ الَّذِي قُتِلَ بِهِ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لِأَنَّهُ جَانِبُ الْبَرِّ مِنْ مَائِلِ الْفُرَاتِ

طَفَفٌ - فرمایا ہلاکت ہے مطففین کے لئے اور وہ لوگ ہیں جو کہ ماپنے اور تولنے میں کمی بیشی کرتے ہیں انکو یہ کہا گیا ہے کہ وہ بجز شیئے طفف (قلیل) کے پورا نہیں کرتے اور طفف ساحل دریا اور طف پیمانے کا نقصان ہے، اور یہ کربلا کا وہ طف ہے کہ جس میں امام حسین رضی اللہ عنہ قتل کئے گئے تھے کیونکہ وہ خشکی کیطرف ساحل فرات سے ہے

طَفِقَ

طَفِقَ قَالَ تَعَالَى وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ أَيْ جَعَلَا يَلْصِقَانِ عَلَيْهِمَا وَقَالَ فَطَفِقَ مَسْحًا أَيْ أَخَذَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ مِنْ قَوْلِهِمْ طَفِقَ يَطْفَقُ طَفَقًا أَيْ أَخَذَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَيُسْتَعْمَلُ فِي الْإِيجَابِ دُونَ النَّفْيِ فَلَا يُقَالُ مَا طَفِقَ

اور فرمایا اور یہ چھپنے لگا اور یہ ان کے اس قول سے ہے طفق یطفق طفقاً یعنے کرنے لگا اور یہ اثبات ہی میں استعمال ہوتا ہے نفی میں پس ما طفق نہیں بولا جا سکتا

طِفْلٌ

طِفْلٌ قَالَ تَعَالَى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ الْآيَةَ وَالطِّفْلُ وَاحِدُ الْأَطْفَالِ وَهُوَ مَا بَيْنَ أَنْ يُولَدَ إِلَى أَنْ يَحْتَلِمَ وَقَدْ يَكُونُ جَمْعًا

طفل فرمایا جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں اور طفل اطفال کا واحد ہے اور یہ ولادت سے بلوغت تک بولا جاتا ہے اور کبھی جمع ہوتا ہے۔

خُوِّلَتْ بَيْنَ أَسْمَاعِهِمْ كَنَجَاوُزِ الْحَدِّ بِالْعَيْنِ
وَالتَّكَبُّرِ الْعُلُوُّ وَالزِّيَادَةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ
قَالَ تَعَالٰى إِنَّهُ طَغٰى أَيْ مَلَأَ وَتَكَبَّرَ وَكَفَرَ بِاللّٰهِ
وَتَجَاوَزَ الْحَدَّ فِي الْاِسْتِعْلَاءِ وَالْفَسَادِ وَالشَّرِّ
وَقَالَ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَيْ يَتَجَاوَزُ الْحَدَّ وَقَالَ
... وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ أَيْ لَا تَعْتَدُوا وَاحِدُهُ طَاغٍ
فِيهِ وَقَالَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا أَيْ تَحَيُّرًا وَكُفْرًا
وَقَالَ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ أَيْ فِي كُفْرِهِمْ وَضَلَالَتِهِمْ
يَتَحَيَّرُونَ وَيَتَرَدَّدُونَ وَقَالَ إِلَّا طُغْيَانًا
كَبِيرًا وَقَالَ إِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ وَقَالَ
مَا أَطْغَيْتُهُ وَقَالَ لِلطَّاغِينَ مَآبًا وَالطَّغْوٰى
الِاسْمُ وَهِيَ مِنَ الطُّغْيَانِ قَالَ تَعَالٰى كَذَّبَتْ
ثَمُودُ بِطَغْوٰهَا وَقَوْلُهُمْ ظَلَمَ وَطَغَى مَعْنَاهُ
أَشَدُّ طُغْيَانًا مِنْ غَيْرِهِمْ وَقَالَ لَمَّا طَغَى الْمَاءُ
أَيْ لَمَّا زَادَ وَعَلَا وَتَجَاوَزَ الْحَدَّ وَقَالَ مَا زَاغَ
الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى أَيْ مَا جَاوَزَ الْمَقْصِدَ فِي رُؤْيَتِهِ
وَقَالَ أَنْ لَا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ أَيْ لَا تَجَاوَزُوا
الْعَدْلَ وَالْقَصْدَ وَقَوْلُهُ وَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا
بِالطَّاغِيَةِ مَعْنَاهُ بِالطُّغْيَانِ وَقِيلَ بِالدَّوِيَّةِ
وَالطَّاغِيَةُ مَصْدَرٌ كَالْعَافِيَةِ وَالدَّاهِيَةِ
وَقَوْلُهُ وَيُرِيدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ
هُوَ مِنَ الطُّغْيَانِ وَهُوَ تَجَاوُزُ الْحَدِّ وَأَصْلُهُ
طَغْيُوتٌ فَقَدَّمُوا الْأَلِفَ عَلَى الْعَيْنِ عَلَى خِلَافِ الْقِيَاسِ

اضافت کیا گیا ہے اگلے معنوں میں بعض معنے سے تجاوز کرنا
سیان اور تکبر اور بڑائی اور زیادتی وغیرہ کے ساتھ آتا ہے
چنانچہ وہ بیان اور بڑھنا اور حد سے تجاوز کرنا اور
ہوگیا ہے بلندی اور اور
انسان حد سے تجاوز کرتا ہے اور
اس بھی حد سے تجاوز کرو اور فرمایا حد سے
اور کفر کرنے سے اور فرمایا اپنی سرکشی میں حیران شدہ
اور متردد اور فرمایا مگر بڑی سرکشی اور فرمایا تحقیق
سرکشوں کے لئے برا انجام ہے اور فرمایا میں نے اس کو
سرکش نہیں بنایا اور فرمایا سرکشوں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے
اور طغوی اسم ہے طغیان سے فرمایا ثمود نے اپنی
سرکشی کے ساتھ تکذیب کی اور یہ قول وہ بڑھ گئے ظلم اور سرکشی
میں تھے یعنی اوروں سے اور فرمایا جب پانی بڑھ گیا اور
اونچا ہوا اور حد سے زائد ہوگیا اور فرمایا نہ
پھری نظر اور نہ حد سے متجاوز ہوئی دیکھنے میں
اور فرمایا وزن میں حد سے تجاوز کرو اور
یہ قول لیکن تم پس طاغیہ کے ساتھ تک
کہنے کے یعنی طغیان کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ
کن لوں کے ساتھ اور طاغیہ مصدر ہے طاغیت اور
داعیت کی مانند اور یہ قول اور چاہتے ہیں کہ لے جائیں
لیجائیں طاغوت و شیطان کے پاس یہ بیان ہے
اور وہ حد سے تجاوز کرنا ہے اور اصل اس کا طغیوت ہے
تو اس کے لام کو مقدم کر دیا اس کے عین پر خلاف قیاس

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمَصَالِحِ وَزَادَهُ بَسْطَةً اَیْ سَعَةً وَامْتِدَادًا فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ طَلْحٌ
اَلطَّلْحُ شَجَرٌ عِظَامٌ (قاموس) وَقِیْلَ الْمَوْزُ
قَالَ تَعَالٰی وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَتَصْغِیْرُ الطَّلْحِ طُلَیْحَةٌ
مِثْلُ ثَمَرٍ وَثُمَیْرَةٍ وَالطَّالِحُ مِنَ الرِّجَالِ خِلَافُ
الصَّالِحِ وَطَلْحَةُ اِسْمُ رَجُلٍ وَطَلْحَةُ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُثْمَانَ صَحَابِیٌّ یُنْتَمِیْ کُنْیَتُهٗ اَبُوْ مُحَمَّدٍ مِنَ
الْعَشَرَةِ رض طَلَعَ یُقَالُ طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتْ
طُلُوْعًا وَمَطْلَعًا قَالَ تَعَالٰی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَالْمَطْلَعُ مَوْضِعُ الطُّلُوْعِ قَالَ تَعَالٰی
حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی
قَوْمٍ وَالْاِطِّلَاعُ الْوُقُوْفُ عَلَی الْحَالِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ
فَاطَّلِعْ اِلٰی اِلٰهِ مُوْسٰی اَیْ تَعَالَ اَقِفُ عَلٰی حَالِهٖ
وَکَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَهَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ وَکَذَا
قَوْلُهٗ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ وَقَالَ الرَّاغِبُ اِسْتَطْلَعْتُ
رَاْیَهٗ وَاَطْلَعْتُكَ عَلٰی کَذَا وَطَلَعْتُ عَنْهُ غِبْتُ
وَالطَّلَاعُ مَا طَلَعْتَ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَالْاِنْسَانُ اھ
وَقَالَ اَبُوْ زَیْدٍ فِی الْاَضْدَادِ طَلَعْتُ عَلَی الْقَوْمِ
طُلُوْعًا اِذَا غِبْتَ عَنْهُمْ حَتّٰی لَا یَرَوْكَ وَطَلَعْتُ
عَلَیْهِمْ اِذَا اَقْبَلْتَ عَلَیْهِمْ حَتّٰی یَرَوْكَ کَلَامُ
الْعَرَبِ قَالَ ابْنُ السِّکِّیْتِ طَلَعْتُ عَلَی الْقَوْمِ
طُلُوْعًا اِذَا غِبْتَ عَنْهُمْ صَحِیْحٌ جُعِلَ عَلٰی ضِدٍّ مَعْنًی
عَنْ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ مَعْنَاهُ

اور وہ مصالح کو خوب جانتا ہے اور اس کو علم
اور جسم میں وسعت دے دی تھی

طَلْحٌ

طَلْحٌ طلح ایک بڑا درخت ہے (قاموس) اور
کہا گیا ہے کہ کیلے کو کہتے ہیں فرمایا اور تہ بتہ کیلے طلح
کا واحد طلحۃ ہے جیسا تمر اور ثمرہ اور بدکار آدمی
جو غیر صالح ہو اور طلحۃ ایک مرد کا نام ہے اور
طلحۃ بن عبید اللہ بن عثمان صحابی اور قوم کا تیمی ہے
اسکی کنیت ابو محمد ہے اور یہ عشرہ مبشرہ سے ہے

طَلَعَ

طَلَعَ کہا جاتا ہے طلع الشمس اور طلعت طلوعًا اور مطلعًا فرمایا
پس تسبیح کہو اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع سے
پہلے اور مطلع جائے طلوع کو کہتے ہیں فرمایا یہاں تک کہ جب
سورج کے مطلع تک پہنچا تو پایا اسکو طلوع کرتا ہے
ایک قوم پر اور اطلاع حال پر واقف ہونیکو کہتے ہیں اور
اسی سے یہ قول ہے پس میں مطلع ہوں موسیٰ کے خدا پر
یعنی شاید میں اس کے حال پر واقف ہوں اور اسیطرح یہ قول
یہ قول پس کیا تم اطلاع پانیوالے ہو اور اسیطرح یہ قول
کیا غیب پر اطلاع پائی ہے اور راغب نے کہا ہے
میں نے اسکی رائے کو معلوم کرنا چاہا اور میں نے تجھکو فلاں
امر پر اطلاع دی اور میں اس سے غائب ہوا اور طلوع وہ ہے کہ جب
سورج یا انسان طلوع کرے اور ابو زید نے کہا ہے
میں طلعت علی القوم طلوعًا جبکہ تو ان سے غائب ہو یہاں تک کہ وہ
تجھکو دیکھ سکیں اور طلعت علیہم تو اکیسواں وجہ ہے یہاں تک کہ وہ
تجھکو دیکھ سکیں یہ کلام عرب ہے ابن سکیت نے کہا ہے

مِثْلَ الْجُنُبِ قَالَ تَعَالٰی اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَقَالَ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا وَقَوْلُهُمْ طُفَیْلِیٌّ لِلَّذِیْ یَدْخُلُ وَلَیْسَ مِنْهُمْ وَلَمْ یُدْعَ اِلَیْهَا طَفَا یُقَالُ طَفَا النَّارُ وَاَطْفَاهُ وَیُقَالُ طَفَاءَتْهَا تَطْفَؤُهَا بِالْهَمْزِ اَیْ خَمَدَتْ قَالَ تَعَالٰی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ اَیْ یُبْطِلُوْا دِیْنَ اللّٰهِ وَیُقَالُ اَرَادَ اَنْ یُّبْطِلَ نُبُوَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهٗ بِاَفْوَاهِهِمْ یُطْفِـُٔوْنَ اَوْ نُوْرَ اللّٰهِ فَسَّاهُ یَقُوْلُ اَرَادُوْا اَنْ یُّبْطِلُوْا نُبُوَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَفْوَاهِهِمْ یُرِیْدُوْنَ بِهٖ اِبْطَالَ النُّبُوَّةِ قَالَ اِسْلَامٌ وَالْعَمَدُ الطَّافِیْ هُوَ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِی الْمَآءِ ثُمَّ یَعْلُوْنَ وَجْهَ الْمَآءِ یُقَالُ طَفَا الشَّیْءُ فَوْقَ الْمَآءِ یَطْفُوْ طُفُوًّا اِذَا عَلَا وَلَمْ یَرْسُبْ

جنب کی مانند نہ ہو یا وہ بچے جو ابھی نہیں سمجھتے اور فرمایا کہ تم کو بچے اور عورتوں پر کچھ فضیلت نہیں یہ شخص کو کہتے ہیں جو کہ بن بلائے دعوت میں جا بیٹھے طَفَا کہا جاتا ہے طفاء النار واطفاءہ کہا جاتا ہے تطفؤھا ہمزہ کے ساتھ بھی آتا ہے بجھ گئی اور بجھا دیا اس کو یہ کہ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور یعنی آنحضرت کی نبوت اور اسلام کو باطل کریں اور اس کی دوسری قرأت یطفؤا ہے یعنی اسلام کو باطل کریں اور سنگ فی دجیل ہے جو پانی میں جا کر پھر اوپر آ جاتا ہے طفا الشیء فوق الماء یطفو طفوا جب وہ پانی کے اوپر آ جائے اور نیچے نہ بیٹھے

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ اللَّامِ

طاء کا باب حرف لام کے ساتھ

طَلَلٌ اَلطَّلُّ اَضْعَفُ الْمَطَرِ وَهُوَ مَالَهٗ اَثَرٌ قَلِیْلٌ قَالَ تَعَالٰی فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ

طَلَلٌ۔ طل کہتے ہیں خفیف بارش کو اور ثمنہ وہ جس کا قلیل اثر ہو یا یہ کہ اگر سلسلہ بارش نہ ہو تو شبنم ہی کیوں

طَلَبٌ اَلطَّلَبُ اَلْفَحْصُ عَلٰی وُجُوْدِ الشَّیْءِ عَلِیًّا كَانَ اَوْ سُفْلًا قَالَ تَعَالٰی ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ وَقَالَ فَلَنْ یَّسْتَطِیْعُوْا لَهٗ طَلَبًا

طَلَبٌ۔ طلب کہتے ہیں تفتیش کرنا کسی شے کے وجود کی نسبت خواہ وہ عین ہو یا سفلی ہو فرمایا طالب اور مطلوب دونوں ضعیف ہیں اور فرمایا پس اس کی تلاش نہ کر سکیں گے طَلَّتْ طالوت طال اور واؤ دال کی مانند ہے اور اس کی تعریف گزر چکی ہے

وَالْجُمْلَةُ قَالَ تَعَالٰی وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا اِنَّ النُّبُوَّةَ كَانَتْ فِیْ سِبْطِ لَاوِیَ ابْنِ یَعْقُوْبَ وَالْمُلْكُ كَانَ فِیْ سِبْطِ یَهُوْذَا وَلَمْ یَكُنْ طَالُوْتُ مِنْ اَحَدِ هٰذَیْنِ السِّبْطَیْنِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ اَیِ اخْتَارَهٗ

درسب میں یعنی تعریف اور مجموعہ فرمایا اور ان کے نبی نے ان کو کہا بیشک اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ بنایا ہے کیونکہ نبوت لاوی بن یعقوب کی اولاد میں تھی اور سلطنت یہودا کی نسل میں تھی اور طالوت انہیں سے کسی سے نہ تھا لیکن اللہ نے اسے چن لیا

تفضیلہ وقال وتخلی طلعها هضیم واما قولهم طلعها کانه رؤس الشیاطین فحذاه ما طلع منها ای ما خرج وظهر کما فی التهذیب طلع الزرع طلوعا اذا بدا یطلع وظهر نباته وطلاع الثنایا مجرب بلا مؤنث ومنه قول تمیم ابن مقبل

تبصیر ہوا ہو بنا اور فرمایا کہ بعض کہتے ہیں اور اس کے قول اس کا پھل شیطانوں کے سروں کی طرح ہے یعنی جو ظاہر ہوتا ہے اس جیسا کہ تہذیب میں ہے طلع الزرع طلوعا جبکہ ظاہر ہونے لگے یعنی اس کا سبزہ نکلے اور طلاع الثنایا بہادر بہت چڑھنے والا تجربہ کار کہتے ہیں اور اسی سے تمیم کا یہ قول ہے میں جلاء کا بیٹا اور تجربہ کار ہوں جب میں عمامہ رکھتا ہوں تو مجھے پہچان لیتے ہیں اور راغب نے کہا ہے قوس طلاع الکف یعنی کمان جو کف کو بھر دیتی ہے اور طالع نصیب کہتے اور یہ نام ہے پر کر دیتی ہے اور طالع نصیب کہتے اور یہ نام ہے ایسے تیر کا ان تیروں سے کہ جنکے ساتھ قرعہ ڈالا جاتا

یتیم انا ابن جلا وطلاع الثنایا ۔ متی اضع العمامة تعرفونی ۔ وقال الراغب وقوس طلاع الکف ای بلاء الکف والطالع النصیب وهو اسم من السهام ای القداح التی یقرع بها والطالع الفجر الکاذب ایضا کما فی حدیث السحور لا یهیدنکم الطالع والطالع طلوع النجوم ایضا طلق الطلاق بمعنی التطلیق کالسلام بمعنی التسلیم واصله التخلیة من الوثاق وقال الراغب ومنه استعیر طلقت المرأة ای خلیتها فهی طالق ای مخلاة عن حبال النکاح قال تعالی فطلقوهن لعدتهن وقال الطلاق مرتان وقال والمطلقات یتربصن بانفسهن فهو عام فی الرجعیة وغیرها وقوله تعالی وبعولتهن احق بردهن خاص فی الرجعیة ونحوه فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی من بعد البین وقال فان طلقها فلا جناح علیهما ان یتراجعا یعنی الزوج الثانی وفی الغباب طلاق المرأة قد یکون بمعنیین احدهما حل

طالع نصیب کہتے اور یہ نام ہے ایسے تیر کا ان تیروں سے کہ جنکے ساتھ قرعہ ڈالا جاتا اور طالع فجر کاذب کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ نہ دھوکا دے تمکو صبح کاذب اور طالع ستاروں کو بھی کہتے ہیں طلق۔ طلاق بمعنے تطلیق جیسا کہ سلام بمعنے تسلیم ہے اور بنظر کھولنے کے کہتے ہیں راغب نے کہا ہے اور اس سے استعارہ کیا گیا ہے طلقت المرأة یعنی میں نے عورت کو چھوڑ دیا پس وہ طالق ہے یعنی چھوڑی ہوئی نکاح کے رسے سے پس فرمایا پس چھوڑ دو انکو عدت کے واسطے طلاق دو مرتبہ ہے اور فرمایا اور طلاق شدہ روکے رکھیں اپنی جانوں کو تین حیض وغیرہ کو دوام ہے اور یہ قول اور ان کا خاوند انکو واپس کر لینے کا زیادہ مستحق ہے عدت کے ساتھ مختص ہے اور یہ قول پس اگر اسکو طلاق کر دے تو اس کے بعد اسکے لئے حلال نہیں یعنی اس جدائی کے بعد اور فرمایا پس اگر طلاق کر دے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے کہ رجوع کر لیں یعنی دوسرا خاوند

طلق

عدت میں رجوع کرنے کے بعد طلاق دینے کا

عَنِ النَّاسِ وَمِنَ النَّاسِ قَالَ وَكَذٰلِكَ قَالَ
أَهْلُ اللُّغَةِ أَجْمَعُونَ (تاج العروس) وَاطَّلَعَ
هٰذِهِ الْأَرْضَ بَلَغَهَا وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى۔ أَتَّقِنُ
تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ قَالَ الْفَرَّاءُ وَيُبْلَغُ أَنَّهَا
الْأَفْئِدَةُ قَالَ وَالْإِطِّلَاعُ وَالْبُلُوغُ قَدْ تَجِيءُ
بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَقَالَ غَيْرُهُ تَقُولُ عَلَيْهَا فَتَعْرِفُهَا
مِنْ اطَّلَعْتُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوْفَيْتَ قَالَ الْأَزْهَرِيُّ
وَقَوْلُ الْفَرَّاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِلَيْهِ ذَهَبَ الزَّجَّاجُ
وَالطُّلُوعُ وَالْإِطِّلَاعُ الصُّعُودُ عَلَى شَيْءٍ فَإِذَا
فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ وَمَطْلَعُ لِلْمَوْضِعِ
الَّذِي وَمَوْضِعُ الْإِطِّلَاعِ مِنْ إِشْرَافٍ إِلَى انْحِدَارٍ
(قاموس) وَفِي التَّاجِ طَلَعَ الْكَوْكَبُ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ طُلُوعًا وَمَطْلَعًا بِفَتْحِ اللَّامِ عَلَى الْقِيَاسِ
وَمَطْلِعًا بِكَسْرِهَا وَهُوَ الْأَشْهَرُ وَهُوَ أَحَدُ
مَا جَاءَ مِنْ مَصَادِرِ فَعَلَ يَفْعُلُ عَلَى مَفْعِلٍ
وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰى سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ
فَإِنَّ الْكِسَائِيَّ خَلَفًا قَرَءَا بِكَسْرِ اللَّامِ وَهِيَ
أَحَدُ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الطَّلْعُ مَا
يَطْلُعُ مِنَ النَّخْلِ ثُمَّ يَصِيرُ بُسْرًا وَتَمْرًا إِنْ كَانَتْ
أُنْثٰى وَإِنْ كَانَتْ فَحْلًا لَمْ يُصِرْ تَمْرًا بَلْ يُتْرَكُ
عَلَى النَّخْلَةِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً حَتّٰى يَصِيرَ فِيهِ
شَيْءٌ أَبْيَضُ مِثْلُ الدَّقِيقِ وَلَهُ رَائِحَةٌ زَكِيَّةٌ
فَيُلَقَّحُ بِهِ الْأُنْثٰى مِنَ النَّخْلِ قَالَ تَعَالٰى لَهَا طَلْعٌ

لوگوں سے کہ اور لوگوں سے [illegible]
واقف اور جمع ہونے والے ہیں کہتے ہیں کہ
زمین تک پہنچنا اور اس کی تہ تک پہنچنا اور
طلوع کرنا ہے کہتے ہیں کہ دلوں تک پہنچتا ہے
اور بلوغ بھی ہے اور اطلاع بھی ہوتے ہیں
لیکن ایک معنی جانی جاتی ہیں [illegible]
اور فراء کا قول مجھے زیادہ پسند ہے اور طلوع
چڑھنے کو کہتے ہیں اور اس پر [illegible]
جہنم کے درمیان [illegible] جاتے
اور ناج میں ہے طلع کوکب [illegible]
مطلعا [illegible] اور یہ بھی ہے [illegible]
مشہور ہے اور یہ بھی ہے [illegible]
فعل یفعل سے مفعل کے [illegible]
رہا یہ قول سبح کے طلوع تک [illegible]
کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے اور [illegible]
ایک روایت میں طلع وہ [illegible]
پہلے کچا ہوتا ہے پھر [illegible]
اور اگر مادہ ہو تو [illegible]
جاتا ہے جب معلوم [illegible]
ہو جاتا ہے کہ اس میں [illegible]
پھر اس کے ساتھ نر کا پھول ملایا جاتا ہے فرمایا اس جیسے

مَا تَرَاوَنَ اِنِّیْ فَاعِلٌ بِکُمْ قَالُوْا اَخِیْدُ اَخٍ کَرِیْمٍ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ قَالَ فَاذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ اَیِ الْعُتَقَاءُ

کہ میں تجھسے کیا کروں گا تم شریف بھائی اور شریف بھتیجے کی بھلائی پس فرمایا چلے جاؤ پس تم آزاد ہو

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ الْمِیْمِ

طاء کا باب حرف میم کے ساتھ

طَمَّ طَمَّ الْبَحْرُ الْمَطْمُوْمُ وَیُقَالُ طَمَّ الْاَمْرُ اَیْ عَلَا وَالطَّامَّةُ اَیِ الدَّاهِیَةُ الَّتِیْ تَطُمُّ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَیْ تَعْلُوْهُ وَسُمِّیَتِ الْقِیَامَةُ طَامَّةً قَالَ تَعَالٰی فَاِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ

طَمَّ طَمَّ۔ طم موج زن سمندر اور کہا جاتا ہے طم الامر جبکہ بلند ہو جائے اور طامہ وہ حادثہ اور مصیبت ہے کہ جو ہر ایک شیئے پر چڑھ جائے اور قیامت کو بھی طامہ کہتے ہیں فرمایا پس جب قیامت آئیگی

طَمْسٌ طَمْسٌ اَلطَّمْسُ اِزَالَةُ الْاَثَرِ بِالْمَحْوِ قَالَ تَعَالٰی فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ اَیْ اُزِیْلَتْ صُوَرُهَا فَلَمْ یُرَ لَهَا شَیْءٌ وَقَالَ لَطَمَسْنَا عَلٰی اَعْیُنِهِمْ اَیْ اَزَلْنَا ضَوْءَهَا وَصُوَرَهَا کَمَا یُطْمَسُ الْاَثَرُ وَقَالَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ اَیْ اَزِلْ صُوَرَهَا وَقَالَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا اَیْ نَسْتَاْصِلُهُمْ فَلَا یَبْقٰی لَهُمْ اَثَرٌ

طَمْسٌ۔ طمس محو کے ساتھ اثر کا دور کرنا ہے فرمایا جبکہ ستارے مٹائے جائیں گے یعنی انکی صورت زایل کیجائیگی پس وہ نظر نہ آئیں گے اور فرمایا ضرور ہم انکی آنکھیں مٹا دیتے یعنی انکی روشنی اور صورت زائل کر دیتے جیسا کہ اثر مٹایا جاتا ہے اور فرمایا اے ہمارے رب تو ان کے مالوں کو مٹا دے اور فرمایا اس سے پہلے کہ ہم ان کے منہ کو مٹا دینگے یعنی انکی بیخ کنی کریں گے حتی

طَمَعٌ طَمَعٌ اَلطَّمَعُ نُزُوْعُ النَّفْسِ اِلَی الشَّیْءِ شَهْوَةً لَهُ یُقَالُ طَمِعْتُ اَطْمَعُ طَمَعًا وَطَمَاعِیَةً فَهُوَ طَمِعٌ وَطَامِعٌ قَالَ تَعَالٰی خَوْفًا وَّطَمَعًا وَقَالَ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا وَقَالَ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ

طَمَعٌ۔ کسی شیئے کیلئے جی کا للچانا خواہش کے ساتھ کہا جاتا ہے طمعت اطمع طمعا اور طماعیۃ فاعل طمع اور طامع ہے فرمایا خوف اور طمع سے اور فرمایا ہم طمع رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمارے لئے مغفرت کریگا اور فرمایا کیا یہ دیکھکر بھی تم طمع کرتے ہو کہ تمہارے لئے ایمان لائیں گے

طُمَأْنِیْنَةٌ طُمَأْنِیْنَةٌ اَلطُّمَأْنِیْنَةُ وَالْاِطْمِئْنَانُ سُکُوْنٌ بَعْدَ انْزِعَاجٍ قَالَ تَعَالٰی وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُکُمْ وَقَالَ وَلٰکِنْ

طُمَأْنِیْنَةٌ۔ طمانیت کہتے ہیں تردد کے بعد ٹھہر جانے کو فرمایا اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دل

عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَالْاُخْرٰى بِمَعْنَى التَّرْكِ وَالْاِرْسَالِ وَفِي اللِّسَانِ فِي حَدِيْثِ عُثْمَانَ وَزَيْدٍ الطَّلَاقُ بِالرِّجَالِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ لِهٰذَا مُتَعَلِّقٌ بِهٰؤُلَاءِ وَهٰذِهٖ مُتَعَلِّقَةٌ بِهٰؤُلَاءِ فَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ وَالْمَرْاَةُ تَعْتَدُّ (تاج) وَلَفْظُ الْمُطْلَقِ خِلَافُ الْمُقَيَّدِ وَطَلِيْقُ الْوَجْهِ وَطَلِيْقُ الْوَجْهِ (تاج) يُقَالُ لِلْبَشُوْشِ وَطَلَقَ السَّلِيْمُ خَلَاَهُ الْوَجَعُ وَفِي الْقَامُوْسِ طَلَقَ الْيَدَيْنِ بِالْفَتْحِ وَيُضَمَّتَيْنِ سَمْحُهُمَا وَفِي التَّاجِ طَلِيْقُ الْوَجْهِ ذُوْ بِشْرٍ حَسَنٍ وَطَلِيْقٌ اِذَا كَانَ سَخِيًّا اھ وَالطَّلْقَةُ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ وَفِي الْقَامُوْسِ طَلِيْقُ الْاِلٰهِ الرِّيْحُ اھ وَطَلِّيْقٌ بِتَشْدِيْدِ اللَّامِ كَثِيْرُ التَّطْلِيْقِ لِلنِّسَاءِ وَقَدْ رُوِيَ فِي حَدِيْثِ الْحَسَنِ رض اِنَّكَ رَجُلٌ طَلِّيْقٌ وَاَطْلَقَ عَدُوَّهٗ اِذَا سَقَاهُ سَمًّا وَاَطْلَقَ الْاَسِيْرَ اِذَا خَلَّاهُ وَسَرَّحَهٗ وَاَطْلَقَ نَخْلَهٗ وَذٰلِكَ اِذَا كَانَ طَوِيْلًا فَالْقَحَهٗ فَهُوَ مُطْلَقٌ اَيْ مُلْقَحٌ وَاَطْلَقَ الدَّوَاءُ بَدَنَهٗ مَشَّاهُ وَاسْتَطْلَقَهٗ اَسْتَجْلَبَهٗ وَرَجُلٌ مُنْطَلِقُ اللِّسَانِ وَمُتَطَلِّقُهٗ فَصِيْحٌ وَطَالِقٌ اِسْمُ بَلَدٍ مِنْهَا اَبُو الْقَاسِمِ الْاِشْبِيْلِيُّ الطَّالِقِيُّ وَالطَّلَقَاءُ الْعُتَقَاءُ قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَتَحَ مَكَّةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ

عقد نکاح کا کھولدینا ہے اور دوم بمعنے ترک کرنے اور چھوڑ دینے کے ہے اور لسان عرب میں ہے، عثمان اور زید رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ طلاق مردوں کے ساتھ ہے اور عدت عورتوں کے ساتھ یعنی ایک مردوں سے متعلق ہے اور دوم عورتوں سے پس مرد طلاق دیتا ہے اور عورت عدت گزارتی ہے (تاج) اور مطلق کا لفظ مقید کے مقابل ہے اور طلیق الوجہ سے اور طلیق اسوجہ بشاش آدمی کو کہتے ہیں اور طلق السلیم الوجع اور قاموس میں ہے، طلق الیدین فتح اور دو ضموں کے ساتھ فراخ دست اور تاج میں ہے طلیق اسوجہ خوش منظر کو کہتے ہیں جبکہ سخی ہو الخ اور طلقہ ایک مرتبہ کو کہتے ہیں اور طلقہ ایک طلاق ہے اور قاموس میں ہے کہ طلیق الاله ہوا ہے الخ اور طلیق لام کی شد کے ساتھ اسکو کہتے ہیں جو کہ عورتوں کو بہت طلاق کرتا ہو اور امام حسن رض کی حدیث میں آیا ہے کہ بیشک تو طلیق (بہت طلاق کرنیوالا) ہے اور طلق عدوہ جبکہ دشمن کو زہر پلائے اور طلق الاسیر جبکہ گرفتار شدہ کو آزاد کرے اور اطلق نخلہ جبکہ کھجور کا درخت لمبا ہو اور تعبیر کیجائے اور اطلق الدواء بدنہ جبکہ دوا بدن کے اسہال آئیں اور استطلقہ استجلبہ اور رجل منطلق اللسان اور متطلقہ فصیح اللسان ہو اور طالق ایک شہر کا نام ہے ابو القاسم الاشبیلی الطالقی اور الطلقاء العتقاء اور ابو القاسم اشبیلی طالقی اس کا رہنے والا ہے اور طلقاء آزاد لوگ تو کہتے ہیں کہا گیا ہے کہ آنحضرت ص نے جب مکہ فتح کیا تو فرمایا اے قریشو تمہارا کیا خیال ہے

طَاعَ لَهٗ يَطُوْعُ وَاَطَاعَهٗ يُطِيْعُهٗ قَالَ تَعَالٰى وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَقَالَ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَقَالَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُطَاوَعُ الْمُطِيْعُ اَيِ الْمُنْقَادُ اِلٰى غَيْرِهٖ وَالْمُطَاعُ الْمُنْقَادُ لَهٗ غَيْرُهٗ قَالَ ثُمَّ اَمِيْنٌ مُّطَاعٌ وَقَوْلُهٗ وَلَا شَفِيْعٌ يُّطَاعُ فَمَعْنَاهُ يُجَابُ وَيُسْمَعُ لَهٗ وَقَوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ اَصْلُهُ الْمُتَطَوِّعِيْنَ فَاُدْغِمَ وَمَعْنَاهُ الْمُتَبَرِّعِيْنَ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا اَيْ تَبَرَّعَ بِالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَعْدَ اِتْيَانِهٖ بِالْوَاجِبِ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَمَعْنَاهُ اَسْمَحَتْ لَهٗ اَوِ انْقَادَتْ لَهٗ وَسَوَّلَتْ وَطَوَّعَتْ اَبْلَغُ مِنْ اَطَاعَتْ وَالْاِسْتِطَاعَةُ الْقُدْرَةُ عَلَى الشَّيْءِ قَالَ عُمَرُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ رض اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ اَمْرًا فَدَاعْهُ + وَجَاوِزْهُ اِلٰى مَا تَسْتَطِيْعُ قَالَ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَقَالَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا وَقَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَقَالَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ وَقَالَ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ وَقَالَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَقَالَ فَمَا اسْطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ

طاع لہٗ یطوع اور اطاعہ یطیعہ فرمایا اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور فرمایا اور جو اطاعت کرتا ہے پس اس نے اللہ کی اطاعت کی اور فرمایا اور کافروں کی اطاعت نہ کر اور مطاوع فرمانبردار کو کہتے ہیں اور مطاع وہ ہے کہ جسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیجائے فرمایا اطاعت کیا گیا وہ اور پھر امین اور یہ قول اور نہ سفارش کہ جسکی اطاعت کیجائے یعنی اسکی بات سنی جائے اور یہ قول اور جو کہ تبرع کرنیوالے نکتہ چینی کرتے ہیں اصل میں متطوعین تھا پس ادغام کیا گیا اور اسیطرح یہ قول اور جو بھلائی کرتا ہے یعنی واجب ادا کرنیکے بعد صفا اور مروہ میں سعی کرنیمیں تبرع کرتا ہے ساتھ لیکن یہ قول کہ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ یعنی اس کا نفس بھائی کے قتل کرنے پر اسکو آمادہ ہوا یا فرمانبردار ہوا اور دھوکہ دیا اور طوعت میں اطاعت سے زیادہ مبالغہ ہے اور استطاعت کہتے ہیں شیئے پر قدرت کو عمر بن معدی کرب نے کہا ہے جب تو کسی امر کی قدرت نہ رکھے تو اسکو چھوڑ دے اور اسکو اختیار کر کہ جسکی تجھے قدرت ہے فرمایا اور لوگوں پر اللہ کیلئے بیت کا حج ہے جسکو کہ اسکو راستہ کی قدرت ہو اور فرمایا اور جو تم میں نہ رکھتا ہو اور فرمایا تو میرے ساتھ صبر کو نہ رکھتا اور فرمایا کیا تیرا رب قدرت رکھتا ہے اور فرمایا اگر ہم قدرت رکھتے تو ضرور تمہارے ساتھ نکلتے اور فرمایا اپنی جانوں کی مدد بھی نہیں کر سکتے اور فرمایا پس کھڑے ہونے کی نہیں وہ طاقت رکھتے

وَقَالَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَقَالَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَقَالَ

لیطمئن قلبی وقال یا ایتها النفس المطمئنة وقال وتذبه مطمئن بالایمان وکذلک قوله تعالی فاذا الهما نتم ان الهمانن وتطمئن بتقاربان لفظا ومعنی

کہ میرا دل مطمئن ہو جائے اور فرمایا اے اطمینان والی نفس اور فرمایا اسحالت میں کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور اسیطرح یہ قول پس تم مطمئن ہو جاؤ کیونکہ اطمان اور تطمئن لفظ اور معنے کے لحاظ سے قریب قریب ہیں

باب الطاء حرف الواو

طاء کا باب حرف واؤ کے ساتھ

طور

قال تعالی کالطود العظیم ای کالجبل العظیم

طور بفتح الطاء المائدة المرة یقال فعلت ذالک طورا بعد طور ای مرة بعد مرة وتعدی طورا بعد طور ای جاوز حده وحاله التی تلیق به قال تعالی وقد خلقکم اطوارا ای ضروبا واحوالا ای نطفا ثم علقا ثم مضغا ثم عظاما ویقال اطوارا ای اصنافا فی الوانکم ولغاتکم وقوله ورفعنا فوقکم الطور بضم الطاء فهو اسم جبل مخصوص وقال الراغب اسم لکل جبل اه قال تعالی وطور سینین وقال من جانب الطور الایمن وقال وما کنت بجانب الطور وقال والطور وکتاب مسطور وقال من طور سیناء

فرمایا بڑے پہاڑ کی مانند طور بضم طاء کے ساتھ وہ ہموار زمین جس پر کھیتی نہ ہو اور کہا جاتا ہے کہ میں نے یہ طوراً بعد طور یعنی بار بار اور تدریجی طور پر کیا یعنی اسکی حد اور حالت سے تجاوز کر گیا جو کہ اس کے مناسب تھی فرمایا اور ضرور پیدا کیا تم کو قسم قسم اور مختلف حالات پر یعنی نطفہ اور پھر علقہ پھر مضغہ پھر ہڈیاں اور کہا جاتا ہے اطواراً یعنی قسم قسم رنگ میں زبان میں اور یہ قول کہ ہم نے بلند کیا تمہارے طور کو طار کے ضمہ کے ساتھ پس یہ ایک خاص پہاڑ کا نام ہے اور راغب نے کہا ہے کہ ہر ایک پہاڑ کو طور کہتے ہیں الخ اور فرمایا اور طور سینین اور فرمایا طور کی دہنی جانب اور فرمایا تو طور کی جانب نہ تھا اور فرمایا قسم ہے طور اور مکتوب کتاب کی اور فرمایا طور سیناء سے

طوع

طوع الطوع الانقیاد ویضاده الکره قال تعالی ائتیا طوعا او کرها قالتا اتینا طائعین والطاعة مثله ویقال فی خلاف المعصیة قال تعالی یقولون طاعة ویقال

طوع طبع خوشی سے فرمانبرداری کرنے کو کہتے ہیں اور اس کا مقابل کرہ (برا ماننا) ہے فرمایا آؤ رغبت یا مخالفت سے دونوں نے کہا ہم رغبت سے آئے اور طاعت اسی کی مانند ہے اور کہا جاتا ہے کہ

فَيَصِحُّ اَنْ يَكُوْنَ جَمْعًا وَيُكْنٰى بِهٖ عَنِ الْوَاحِدِ
وَيَصِحُّ اَنْ يُجْعَلَ كَرَاوِيَةٍ وَعَلَّامَةٍ وَنَحْوِ
ذٰلِكَ وَالطُّوْفَانُ كُلُّ حَادِثَةٍ تُحِيْطُ بِالْاِنْسَانِ
وَقِيْلَ الْجُدَرِيُّ وَقِيْلَ الْمَوْتُ الْكَثِيْرُ قَالَ ثُمَّ
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَقَالَ الرَّاغِبُ
وَصَارَ الطُّوْفَانُ مُتَعَارِفًا بِالْمَاءِ الْكَثِيْرِ
قُلْتُ وَالْمَطَرُ الْغَالِبُ قَالَ تَعَالٰى فَاَخَذَهُمُ
الطُّوْفَانُ وَالطَّائِفُ بِلَادٌ مَعْرُوْفَةٌ وَهِيَ
اَبْرَدُ مَكَانٍ فِي الْحِجَازِ وَالطَّائِفُ الْحَافِظُ
وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ مِنَ الطَّوَافِيْنَ
وَالطَّوَّافَاتُ وَاَطَافَ بِالشَّيْءِ اَلَمَّ بِهٖ وَقَارَبَهٗ
لِاَنَّهٗ يُقَالُ اَطَافُوْا بِهٖ اَيِ اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ
وَالْمَوَاطِئُ وَالْمُطَافُ مَوْضِعُ الطَّوَافِ وَالطَّوْفُ
يُكْنٰى بِهٖ عَنِ الْجِمَاعِ وَعَنِ الْغَائِطِ اَيْضًا وَطَيْفُ
الْخَيَالِ مَجِيْئُهٗ فِي النَّوْمِ طَوْقٌ الطَّوْقُ
حَلْيٌ لِلْعُنُقِ وَكُلُّ مَا اسْتَدَارَ بِشَيْءٍ وَجَمْعُهٗ
اَطْوَاقٌ (قاموس) وَيُتَوَسَّعُ فِيْهِ فَيُقَالُ
طَوَّقْتُهٗ كَذَا كَقَوْلِكَ قَلَّدْتُهٗ قَالَ تَعَالٰى
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ وَذٰلِكَ عَلَى التَّشْبِيْهِ
بِمَا رُوِيَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ اَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شُجَاعٌ اَقْرَعُ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ فَيَنْطَوِقُهٗ وَيَقُوْلُ
اَنَا الَّذِيْ كُنْتُ اَمْنَعُكَ وَقَوْلُهٗ زَبِيْبَتَانِ
قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ اَلنُّكْتَتَانِ السَّوْدَاوَانِ فَوْقَ

تو درست ہے کہ جمع ہو اور اس سے مراد واحد ہو اور
درست ہے کہ روایۃ اور علامۃ کیطرح بنایا جائے اور
طوفان ہر ایک حادثہ ہے جو کہ انسان کو احاطہ کرے اور
کہا گیا ہے کہ ہیجک ہے اور یہ بھی بہت موت ہو فرمایا پس
ہم نے انپر طوفان بھیجا اور راغب نے کہا ہے کہ طوفان
بہت پانی میں مشہور ہوگیا میں کہتا ہوں کہ سخت بارش
میں فرمایا پس ان کو طوفان سے پکڑا اور طائف
مشہور ملک ہے اور وہ حجاز میں بہت زیادہ سرد
ملک ہے اور طائف حافظ کو کہتے ہیں اسی پر آنحضرتؐ
کا یہ قول ہے کہ یہ طوافین یا فرمایا کہ طوافات سے ہے
اور اطاف بالشیئ اس سے ملا اور قریب ہوا کیونکہ
کہا جاتا ہے اطافوا یعنی اسپر مجتمع ہو اور مطاف
طواف کے مقام کو کہتے ہیں اور طوف جماع سے
کنایۃ ہے اور پائخانے سے بھی اور طیف خیال کو
کہتے ہیں جو کہ نیند میں آتا ہے طوق گردن کا
زیور ہے اور ہر ایک شیئے جو کسی کے ارد گرد مستدیر ہو
جمع اسکی اطواق ہے (قاموس) اور اسمیں توسع کرکے
کہا جاتا ہے طوقتہ کذا جیسا کہا جاتا ہے کہ قلدتہ کذا فرمایا
عنقریب طوق پہنایا جائیگا ان کو اس کا کہ جسکا بخل کرتے
رہے اور یہ تشبیہ کو طور پر ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے
کہ تم میں سے ایک کے پاس آئیگا قیامت کے دن سانپ خال
سر والا کہ اسکے لیے دو نکتیں ہونگی پس اسکا اوسکو طوق دالا
جائیگا پس کہیگا کہ میں ہوں جو تو نے روک دی تھی وہ جو حدیث

طوق

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ
أَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ
فَهُوَ بِمَعْنَى مَا أَطَاعُوا لِأَنَّ بَعْضَ الْعَرَبِ يَقُولُ
أَسْطَاعَ يَسْطِيعُ بِقَطْعِ الْهَمْزَةِ بِمَعْنَى أَطَاعَ
يُطِيعُ وَيَجْعَلُ السِّينَ عِوَضًا مِنْ ذَهَابِ
حَرَكَةِ عَيْنِ الْفِعْلِ طَوْفٌ قَالَ تَعَالَى
يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ أَيْ يَدُورُونَ وَقِيلَ
أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِذَا مَسَّهُمْ
طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَهُوَ الَّذِي يَدُورُ
حَوْلَ الْإِنْسَانِ يُرِيدُ افْتِتَانَهُ وَقُرِئَ
طَيْفٌ وَهُوَ بِمَعْنَاهُ وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى فَطَافَ
عَلَيْهِمْ طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ
فَمَعْنَاهُ هَلَاكٌ أَوْ بَلَاءٌ فِي حَالِ نَوْمِهِمْ
وَقَوْلُهُ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ أَيْ لِقَاصِدِيهِ
الَّذِينَ يَطُوفُونَ بِهِ وَقَوْلُهُ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَعَبَّارَةٌ عَنِ الْخَدَمِ وَ
قَوْلُهُ تَعَالَى وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَعْنَاهُ جَمَاعَةٌ وَالطَّائِفَةُ
مِنَ الشَّيْءِ الْقِطْعَةُ مِنْهُ وَيَجُوزُ أَنْ يُقَالَ
لِلْوَاحِدِ فَصَاعِدًا الطَّائِفَةُ وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ
وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ - إِذْ هَمَّتْ
طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ وَالطَّائِفَةُ إِذَا أُرِيدَ بِهَا
الْجَمْعُ فَجَمْعُ طَائِفٍ وَإِذَا أُرِيدَ بِهَا الْوَاحِدُ

میں تو اصلاح ہی چاہتا ہوں جہانتک میری طاقت
ہے لیکن یہ قول اسپر چڑھنے کی انکو استطاعت نہ
ہوئی پس یہ بمعنے ماعوا ہے کیونکہ بعض عرب لوگ اسطاع
یسطیع ہمزہ قطعی کے ساتھ بولتے ہیں بمعنے اطاع یطیع
اور سین کو فعل کے عین کلمہ کی حرکت کے عوض لاتے
ہیں جو کہ سین رہی طَوْفٌ ۔ فرمایا گھومنے کے اوپر
بچے اور فرمایا ان دو کا طواف کریں اور یہ قول
جب ان کو شیطان سے کوئی طائف مس کرتا ہے یعنی
جو کہ انسان کے اردگرد گھومتا ہے ، اور اس کو نقصان
کرنا چاہتا ہے اور طیف بھی پڑھا گیا ہے اور اس کے
معنے بھی یہی ہیں لیکن اس کا یہ قول پس پھر اسپر کوئی
پھرنیوالا تیرے رب کیطرف سے جبکہ وہ سوتے پڑے
تھے پس اس سے مراد ہلاکت یا بلا ہے جو نیند کیحالت میں
آگئی تھی اور یہ قول کہ میرے گھر کو پاک کر طواف
کرنیوالوں کیلئے یعنی اس کے حاجیوں کیلئے جو اس کے
اردگرد گھومتے ہیں اور یہ قول ایکدوسرے پر طواف
کرنیوالے یعنی خادم اور یہ قول اور ان کے عذاب کا مشاہدہ
کرے ایک جماعت مومنوں سے اور طائفہ شیئے
اس کے ایک حصہ کو کہتے ہیں اور جائز ہے کہ کہا جائے
ایک یا زیادہ کو طائفہ اور اسی پر ہے یہ قول اور اگر
مومنوں کے دو طائفے اور جبکہ قصد کیا تم سے دو طائفوں نے
اور طائفہ سے جب جمع مراد ہو تو طائف
اور جب واحد ہو

اَیْ طَاوَلَ وَمِثْلُهٗ قَوْلُ الشَّاعِرِ

تَطَاوَلَ لَیْلُكَ بِالْاَثْمُدِ

وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی ذِی الطَّوْلِ فَمَعْنَاهُ ذِی الْقُدْرَةِ وَقِیْلَ ذِی الْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَسُوْقُ الطَّاءِ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْكُمْ وَقَوْلُهٗ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا قَالَ الزَّجَّاجُ مَعْنَاهُ مَنْ لَّمْ یَقْدِرْ مِنْكُمْ عَلٰی مَهْرِ الْحُرَّةِ قَالَ وَالطَّوْلُ الْقُدْرَةُ عَلَی الْمَهْرِ وَقَالَ الرَّاغِبُ هُوَ كِنَایَةٌ عَمَّا یُصْرَفُ اِلَی الْمَهْرِ وَالنَّفَقَةِ اِهـ طَوٰی لَطَیٌّ بِفَتْحِ الطَّاءِ نَقِیْضُ النَّشْرِ قَالَ تَعَالٰی یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ وَقَوْلُهٗ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ فَمَعْنَاهُ مُمْلَكَاتٌ لِاَنَّهٗ یُعَبَّرُ بِالطَّیِّ عَنْ مَعْنَی الْعُمْرِ فَیُقَالُ طَوَی اللّٰهُ عُمْرَهٗ كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ

طَوَتْكَ خُطُوْبُ دَهْرِكَ بَعْدَ نَشْرٍ

وَطَوٰی اِسْمٌ مَوْضِعٌ بِالشَّامِ وَتُكْسَرُ وَتُضَمُّ وَیُصْرَفُ وَلَا یُصْرَفُ (صحاح) وَفِی الْمُحْكَمِ طُوًی بِالضَّمِّ وَالْكَسْرِ جَبَلٌ بِالشَّامِ اَوْ وَادٍ فِیْ اَصْلِ الطُّوْرِ قَالَ تَعَالٰی اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی وَقَالَ الرَّاغِبُ قِیْلَ هُوَ مَصْدَرُ طَوَیْتُ فَیُصْرَفُ وَیُفْتَحُ اَوَّلُهٗ وَیُكْسَرُ كَثُنًی وَمَعْنَاهُ نَادَیْتُهٗ مَرَّتَیْنِ

اور اسی کی مانند شاعر کا یہ قول ہے

اشد میں تیری رات بہت لمبی ہوئی لیکن خداوند کریم کا یہ قول کہ ذی الطول پس اس کے معنے ہیں قدرت والا اور کہا گیا ہے فضل و احسان والا اور یہ طا کے فتح کے ساتھ ہے اور اسیطرح یہ قول قدرت (یا فضل و احسان) والے تم سے اور یہ قول اور جو تم میں سے قدرت (یا فضل و احسان) کی طاقت رکھتا ہو زجاج نے کہا ہے اس کے معنے یہ ہیں جو تم سے نکاح عورت کے مہر کی قدرت نہ رکھتا ہو اور کہا کہ طول مہر کی قدرت ہے اور راغب نے کہا ہے کہ یہ کنایہ ہے اس سے جو کہ مہر و نفقہ صرف کیا جاتا ہے الخ طوی۔ طوی طا کے فتح کے ساتھ نشر (پھیلانے) کی ضد ہے فرمایا جس دن ہم خط کیطرح آسمان کو لپیٹ دیں گے اور یہ قول اور آسمان اس کے دہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہونگے اس کے معنے ہیں ہلاک شدہ کیونکہ لپیٹنے کے ساتھ انقضاء عمر سے تعبیر کیجاتی ہے پس کہا جاتا ہے طوی اللہ عمرہ (اللہ نے اسکی عمر ختم کر دی) جیسا کہ شاعر نے کہا ہے زمانہ کے حوادث نے پھیلانے کے بعد تجھے لپیٹ (ہلاک کر) دیا اور طوی ایک جگہ ہے شام میں اور کبھی کسرہ اور کبھی ضمہ دیا جاتا ہے اور منصرف اور غیر منصرف دونوں آیا ہے (صحاح) اور محکم میں ہے طوی ضمہ اور کسرہ کے ساتھ شام میں ایک پہاڑ ہے یا ایک وادی ہے طور کے نیچے فرمایا تو طوی میں ہے جو کہ پاک کیا گیا اور دو مرتبہ پکارا گیا اور راغب نے کہا ہے کہا گیا ہے کہ یہ طویت کا مصدر ہے پس یہ منصرف ہوگا اور اول فتح اور کسرہ دونوں دیئے جاتے ہیں صیانی اور ثنی یعنی میں نے اسکو دو مرتبہ پکارا

عَنْبِيَهِ وَهُوَ اَوْحَشُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْحَيَوَانِ
وَاَخْبَثُهُ (لسان) وَالطَّوْقُ الطَّاقَةُ يُقَالُ
اَطَقْتُ الشَّيْءَ اَطِيْقُهُ اَطَاقَةً اَيْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ
فَاَنَا مُطِيْقٌ وَالْاِسْمُ الطَّاقَةُ وَمِنْهُ اِنَّ
اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ اَيْ لَا تَفِيْ بِهِ وَعَلٰى
ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا
بِهٖ وَقَوْلُهٗ لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ
وَفِي النَّاجِ اَلطَّوْقُ اَلْوُسْعُ وَالطَّاقَةُ وَالشِّدَّةُ

كُلُّ امْرِئٍ مُجَاهِدٌ بِطَوْقِهٖ
وَالْمَرْءُ يَجْنِيْ اَنْفَهٗ بِرَاوْقِهٖ

يَقُوْلُ كُلُّ امْرِئٍ مُكَلَّفٌ مَا اَطَاقَ اَوْ قُلْنَ
وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ
وَرُوِيَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يَطُوْقُوْنَهٗ اَيْ يَحْمِلُوْنَ
اَنْ يَتَطَوَّقُوْا

طُوْلٌ طُوْلٌ اَلطُّوْلُ بِضَمِّ الطَّاءِ
خِلَافُ الْعَرْضِ كَمَا فِي الصِّحَاحِ وَفِي الْمُحْكَمِ
نَقِيْضُ الْقِصَرِ وَفِي الْقَامُوْسِ طَالَ طُوْلًا بِالضَّمِّ
امْتَدَّ وَفِي التَّاجِ وَكُلُّ مَا امْتَدَّ مِنْ زَمَنٍ
اَوْ لِزَمَانٍ مِنْ هَمٍّ وَنَحْوِهٖ كَقَوْلِكَ طَالَ الْهَمُّ
وَاللَّيْلُ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلطُّوْلُ وَالْقِصَرُ مِنَ
الْاَسْمَاءِ الْمُتَضَايِفَةِ وَيُسْتَعْمَلُ فِي الْاَعْيَانِ
وَالْاَعْرَاضِ كَالزَّمَانِ وَغَيْرِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ ثُمَّ
فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ وَقَالَ سُبْحَانَهٗ طَوِيْلًا
وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ

دونوں آنکھوں کے اوپر ہوا کرتے ہیں اور ایسا سانپ جانوروں
بڑا وحشت ناک اور بہت بڑا خبیث ہوتا ہے (لسان) اور
اور طوق طاقت کو کہتے ہیں جیسا کہ طقت الشیٔ طاقۃ
یعنی میں اس پر قادر ہوا اور اس فاعل یطیق ہے اور اسم
طاقہ اور اس کے یہ حدیث ہے کہ تیری امت اسکی طاقت نہ رکھیگی
اور یہ قول کہ ہمپر وہ نہ ڈال کہ جسکے اٹھانیکی ہم کو طاقت
نہیں اور یہ قول اور آج ہمیں جالوت اور اسکے لشکر
کے لئے ہمیں طاقت نہیں ہے اور تاج میں ہے کہ طوق
وسع اور طاقت کو کہتے ہیں اور لبید نے یہ شعر پڑھا ہے
ہر ایک آدمی اپنی طاقت کے موافق کوشش کرتا ہے اور
بیل اپنی ناک بچاتا ہے میں کہتا ہوں کہ اسی پر الہ کریم
کا یہ قول ہے اور انپر جو اسکی طاقت رکھتے ہیں اور یطوقون
بھی مروی ہے یعنی طاقت کی برداشت کرتے ہیں

طُوْلٌ طول طاء کے ضمہ کے ساتھ عرض کے خلاف
کو کہتے ہیں جیسا کہ صحاح میں ہے اور محکم میں ہے کہ قصر
کی نقیض ہے اور قاموس میں ہے طال طولاً ضمہ کے
ساتھ ممتد ہو خواہ زمانہ ہو یا غم وغیرہ جو کہ لازم ہو
جیسا کہ کہا جاتا ہے طال الہم واللیل غم اور رات
ہوئے اور راغب نے کہا ہے طول اور قصر اسماء متضا
سے ہیں اور ذاتوں اور صفتوں میں استعمال ہوتا ہے
جیسا زمانہ وغیرہ اور فرمایا اطعدت انپر لمبی
اور فرمایا لمبا شغل اور اسیطرح یہ قول پس
ان پر عمر لمبی ہو گئی

وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَقَالَ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَتْلُوْا
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فَمَعْنَاهُ اَنَّ الْقُرْاٰنَ مُطَهَّرٌ
مِنَ الْبَاطِلِ وَالْكَذِبِ وَالرِّيْبِ وَالْاِخْتِلَافِ
وَيَعْنِيْ بِالصُّحُفِ مَا تَضَمَّنَتْهُ الصُّحُفُ مِنَ
الْمَكْتُوْبِ فِيْهَا كَالتَّعْظِيْمِ لِلّٰهِ وَالشَّفَقَةِ عَلٰى
خَلْقِهٖ وَقَدْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
مَرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ وَهُوَ فِيْ صِفَةِ الْقُرْاٰنِ
اَيْضًا كَمَا قَالَ الرَّاغِبُ رح وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَثِيَابَكَ
فَطَهِّرْ فَمَعْنَاهُ وَعَمَلَكَ فَاَصْلِحْ اَوْ قَصِّرْ
اَوْ لَا تَلْبَسْهَا عَلَى الْفَخْرِ وَكِبْرٍ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ اُغْسِلْ
ثِيَابَكَ بِالْمَاءِ وَقِيْلَ كَنّٰى بِالثِّيَابِ عَنِ الْقَلْبِ
كَمَا حَمَلَ بَعْضُهُمْ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ
وَطَهِّرْ اَبْنِيَتِيْ مَعْنَاهُ تَطْهِيْرُ الْقَلْبِ لِدُخُوْلِ
السَّكِيْنَةِ فِيْهِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ قَوْلِهٖ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَقَوْلُهٗ
وَطَهِّرْ بَيْتِيَ وَقَوْلُهٗ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ فَحَثَّ
عَلٰى تَطْهِيْرِ الْكَعْبَةِ مِنْ نَجَاسَةِ الْاَوْثَانِ اھ
وَقَالَ فِي التَّاجِ رَوٰى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
فِيْ قَوْلِهٖ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسْ
ثِيَابَكَ عَلٰى مَعْصِيَةٍ وَلَا عَلٰى فُجُوْرٍ وَكُفْرٍ
وَاَنْشَدَ قَوْلَ غَيْلَانَ ؎ اِنِّيْ بِحَمْدِ اللّٰهِ
لَا ثَوْبَ غَادِرٍ ۔ لَبِسْتُ وَلَا مِنْ خِزْيَةٍ اَنْقَنَّعُ اھ

اور انہی معنوں پر یہ قول ہے پاک بی بیاں اور فرمایا وہ بہت پاک ہیں تمہارے لئے لیکن یہ قول پڑھتا ہے مطہرۃ پس اسکے یہ معنے ہیں کہ قرآن مجید جھوٹ اور باطل اور اختلاف سے مطہر ہے اور صحیفوں سے مراد اس کے وہ مضامین ہیں جو کہ پہلے صحیفوں میں تھے جیسی اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت اور قرآن مجید جامع ہے اور اسی طرح یہ قول بلند کئے ہوئے مطہر ہیں یہ بھی قرآن مجید کی صفت میں ہے جیسا کہ راغب نے کہا ہے لیکن یہ قول اور کہ اپنے ثیاب کو پاک کر پس اس کے یہ معنے ہیں کہ اپنے عمل کی اصلاح کر۔ یا دھو یا یہ کہ فخر اور تکبر پر نہ پہن اور دھو اور کہا گیا ہے کہ ثیاب اشارہ ہے دل کی طرف جیسا کہ بعضوں نے اس قول کو اس پر حمل کیا ہے کہ میرے گھر کو پاک کرو اور پاک کر میرے گھر کو یعنی دل کو تاکہ سکینہ اس میں داخل ہو جو کہ خداوند کریم کے اس قول میں مذکور ہے کہ اتار سکینہ مومنوں کے دلوں پر اور راغب نے کہا کہ یہ قول کہ میرے گھر کو پاک کر اور یہ کہ میرے گھر کو پاک کرا کر یہ آمادہ کرتا ہے کعبہ شریف کے پاک رکھنے پر بتوں کی ناپاکی سے الخ اور تاج میں کہا ہے کہ عکرمہ نے ابن عباسؓ سے خداوند کریم کے اس قول کی تفسیر میں کہ اپنے ثیاب کو پاک کر کہ معصیت کے طور پر کپڑے نہ پہن اور نہ فجور اور کفر کے طور پر اور غیلان کا یہ قول پڑھا۔ بیت اللہ کے فضل سے کبھی کسی بدعہد کا کپڑا نہیں پہنا اور نہ میں رسوائی پر صبر کیا

بَابُ الطَّاءِ حَرْفُ الْهَاءِ

طاء کا باب حرف ہاء کے ساتھ

طَهُرَ اَلطَّهَارَةُ قِسْمَانِ طَهَارَةُ جِسْمٍ وَطَهَارَةُ نَفْسٍ فَاَوَّلٌ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اَیِ اسْتَعْمِلُوا الْمَاءَ اَوْ مَا يَقُوْمُ مَقَامَهٗ وَقَوْلِهٖ فَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ وَقَوْلِهٖ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ وَقَالَ الرَّاغِبُ فَدَلَّ بِاللَّفْظَتَيْنِ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ وَطْئُهُنَّ اِلَّا بَعْدَ الطَّهَارَةِ وَالتَّطْهِيْرِ وَيَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قِرَاءَةُ مَنْ قَرَاَ حَتّٰى يَطَّهَّرْنَ اَیْ يَفْعَلْنَ الطَّهَارَةَ الَّتِيْ هِيَ الْغُسْلُ اھ وَالثَّانِيْ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ اَیِ التَّارِكِيْنَ لِلذُّنُوْبِ وَالْعَامِلِيْنَ لِلصَّلَاحِ وَقَوْلِهٖ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَقَوْلِهٖ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ وَقَوْلِهٖ وَيُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ وَقَوْلِهٖ وَمُطَهِّرُكِ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاَعَاذَهَا مُطَهِّرُهَا وَعَلٰى هٰذَا وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ اَذْكَى لَكُمْ وَاَطْهَرُ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقَوْلُهٗ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ فَمَعْنَاهُ لَا يَبْلُغُ حَقَائِقَ مَعْرِفَتِهٖ اِلَّا مَنْ طَهَّرَ نَفْسَهٗ وَنَقَّاهَا مِنْ دَرَنِ الْفَسَادِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ الْعَفِيْفَاتِ هُنَّ النَّقِيَّاتُ الْجُيُوْبِ الْمُبَرَّاةُ مِنَ الْعُيُوْبِ الطَّاهِرَاتُ الذُّيُوْلِ

طَهُرَ ۔ طہارت دو قسم ہے ایک طہارت جسم اور دوم طہارت نفس پس اول تو جیسا اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے اور اگر تم جنب دار ہو پس بہت پاکی اغسل) کرو یعنی پانی یا کو قائم مقام کو استعمال کرو اور یہ قول پس ان کے قریب مت جاؤ یہانتک کہ پاک ہو جائیں اور یہ قول پس جب پاک ہو جائیں اور راغب نے کہا ہے پس دونوں لفظوں کے ساتھ اس پر دلالت کی ہے کہ انکی وطی جائز نہیں مگر طہارت اور تطہیر کے بعد اور اسپر دلالت کرتی ہے یطہرن کی قرأت من قرأ حتی یطہرن اَیْ یفعلن غسل کے بعد اور دوم جیسا کہ یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے یعنی طہارت کا فعل کریں جو کہ غسل ہے الخ اور دوم جیسا کہ یہ قول اور پاکوں کو پسند کرتا ہے یعنی ذنوب کے ترک کرنیوالوں کو اور عمل خیر کرنیوالوں کو اور یہ قول اور اسمیں مرد ہیں جو کہ پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور یہ قول یہ پاک بننے والے لوگ اور یہ قول پاکوں کو پسند کرتا ہے اور یہ قول کہ تجھے پاک کرنیوالا ہوں کافروں سے اور انہی معنوں میں یہ ہے کہ اور تم کو پاک کرے اور تجھے پاک کیا اور ہرگز یہ کہ بہت پاکیزہ اور مطہر بہت پاک ہے تمہارے دلوں کیلئے اور یہ قول نہیں چھوئینگے مگر پاک لوگ یعنی اسکے معارف کے حقائق تک وہی لوگ پہنچیں گے جو کہ اپنے نفسوں کو پاک کریں گے اور فساد کی میل کو دور کرینگے اور پاک دامن عورتوں کو کہا جاتا ہے کہ یہ عفیف عیبوں والی عیبوں سے پاک اور پاک دامن ہیں

اَنفُسُهُنَّ قَالَ فِی التَّاجِ طَابَتْ نَفْسُهٗ بِالشَّیْءِ مِنْ غَیْرِ کَرَاهَةٍ وَلَا غُصَّةٍ وَالطَّیِّبُ اَلْاَفْضَلُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَالطَّیِّبَاتُ مِنَ الْکَلَامِ اَفْضَلُهٗ اھ قَالَ تَعَالٰی کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ وَقَالَ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَقَالَ وَهُدُوْا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ قَالَ فِی التَّاجِ قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ مَعَ ذٰلِکَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَمَعْنَاهُ طَاهِرًا زَکِیًّا وَکَذٰلِکَ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ اَیِ الْاَرْضُ الزَّکِیَّةُ وَقَالَ الرَّاغِبُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ فِیْهِ اِشَارَةٌ اِلَی الْجَنَّةِ اَوْ اِلٰی جَوَارِ رَبِّ الْعِزَّةِ وَالطَّیِّبُ الْحَلَالُ (قاموس) قُلْتُ وَجَمْعُهٗ طَیِّبَاتٌ قَالَ تَعَالٰی کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَقَالَ حَلٰلًا طَیِّبًا وَقَالَ طَیِّبٰتٍ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ وَقَالَ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ وَقَالَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَقَوْلُهٗ وَرَزَقْنٰکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ قَالَ الرَّاغِبُ اِشَارَةٌ اِلَی الْغَنِیْمَةِ وَقَالَ فِی التَّاجِ اَطْیَبُ الطَّیِّبَاتِ الْغَنَائِمُ اھ وَالطَّیِّبُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَنْ تَعَرّٰی مِنْ نَجَاسَةِ الْجَهْلِ وَالْفِسْقِ وَقَبَائِحِ الْاَعْمَالِ وَتَحَلّٰی بِالْعِلْمِ وَالْاِیْمَانِ وَمَحَاسِنِ الْاَعْمَالِ

جی خوشی سے تم کو دیا تاج میں کہا ہے طابت نفسہ بالشیء یعنی اس کے جی نے شیئے کو پسند کیا ناگوار ہوتے اور غصہ کھائے اور طیب ہر شیئے سے افضل کو کہتے ہیں اور طیبات کلام سے افضل کلام کو کہتے ہیں فرمایا کلمہ طیبہ کی مانند ہے اور فرمایا پاک باتیں اسی کیطرف چڑھتی ہیں اور فرمایا ہدایت کیے گئے طیب قول کی طرف تاج میں کہا ہے کہ لا الہ الا اللہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی ہے لیکن یہ قول اور پاکیزہ مکان اور اسی طرح پاک شہر یعنی پاکیزہ زمین اور راغب نے کہا اسمیں کہ یہ اشارہ ہے جنت کیطرف یا رب العزت کے جوار اور قاموس کیطرف اور طیب حلال (قاموس) میں کہتا ہوں اسکی جمع طیبات ہے فرمایا کھاؤ ان طیبات سے جو ہم نے تم کو نصیب کئی ہیں فرمایا طیب حلال اور فرمایا اس سے طیبات جو کہ اللہ نے حلال کیا ہے تمہارے لئے اور فرمایا کھاؤ طیبات سے اور کرو اچھے کام اور کہا اور پاکیزہ رزق سے اور فرمایا حلال کی گئیں تمہارے لئے طیبات کے موافق اور رزق دیا تم کو طیبات سے کہا راغب نے طیبات سے مال غنیمت کیطرف اشارہ ہے اور تاج میں ہے پاکیزہ سے پاکیزہ مال غنیمت ہے الخ اور پاکیزہ انسانوں میں سے وہ ہے جو محفوظ رہے جہالت کی ناپاکی اور فسق اور بدعملیوں سے اور آراستہ ہو ساتھ علم اور ایمان کے اور خوبیوں کے بھرے ہوئے اعمال سے

وَالطَّهُوْرُ بِالْفَتْحِ الْمَصْدَرُ فِيْمَا حُكِيَ عَنْ سِيْبَوَيْهِ مِنْ قَوْلِهِمْ تَطَهَّرْتُ طَهُوْرًا وَتَوَضَّأْتُ وَضُوْءًا وَمِثْلُهُ وَقَدْتُ وَقُوْدًا وَقَدْ يَكُوْنُ اِسْمًا كَالْفُطُوْرِ وَالسُّحُوْرِ قَدْ يَكُوْنُ صِفَةً كَالرَّسُوْلِ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا تَنْبِيْهًا اَنَّهٗ بِخِلَافِ مَا ذُكِرَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ وَالطَّهُوْرُ هُوَ الطَّاهِرُ بِنَفْسِهٖ الْمُطَهِّرُ لِغَيْرِهٖ اَيْضًا وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا قَالَ ابْنُ الْاَنْبَارِيِّ الطَّهُوْرُ بِالضَّمِّ اَلتَّطَهُّرُ وَبِالْفَتْحِ اَلْمَاءُ الَّذِيْ يُتَطَهَّرُ بِهٖ كَالْوَضُوْءِ وَالْوُضُوْءِ وَالسَّحُوْرِ وَالسُّحُوْرِ اھ وَفِي التَّهْذِيْبِ لِلْاَزْهَرِيِّ الطَّهُوْرُ بِالْفَتْحِ مَا يُتَطَهَّرُ بِهٖ وَبِالضَّمِّ اِسْمٌ لِلْفِعْلِ نَفْسِهٖ اَلْاَشْهَرُ فِي اللُّغَةِ الطُّهُوْرُ بِالْفَتْحِ فِيْهِمَا وَاقْتَصَرَ عَلَيْهَا جَمَاعَاتٌ مِنْ اَئِمَّةِ اللُّغَةِ وَحَكٰى صَاحِبُ مَطَالِعِ الْاَنْوَارِ الضَّمَّ فِيْهِمَا وَهُوَ غَرِيْبٌ اھ

اور طہور فتح کے ساتھ مصدر ہے جیسا کہ سیبویہ سے حکایت کیا گیا ہے عربوں کے اس قول میں کہ تطہرت طہورا اور توضأت وضوءا اور اسکی مثل ہے وقدت وقودا (میں نے آگ جلائی) اور کبھی اسم ہوتا ہے فطور اور سحور کی مانند اور کبھی صفت ہوتا ہے رسول کیطرح اور اسی پر یہ قول ہے اور پلایا انکو ان کے رب نے پاک کرنیوالی شراب (یہ) آگاہ کرنے کیلئے کہ خلاف ہو اس کا جو اس قول میں مذکور ہے کہ پلایا جائیگا اسکو پیپ کے پانی سے اور طہور وہ ہے جو خود پاک اور غیر کو بھی پاک کرنیوالا ہو اور اسی سے یہ قول ہے اور اتارا ہم نے بلندی سے (بادل سے) پاک کرنیوالا پانی ابن الانباری نے کہا ہے کہ طہور ضم کے ساتھ پاک ہونا ہے اور فتح کے ساتھ وہ پانی کہ جس کے ساتھ طہارت کیجاتی ہے جیسا وضوء اور وضوء اور سحور اور سحور اور تہذیب میں ہے ازہری کی تصنیف ہے کہ طہور فتح کے ساتھ وہ ہے کہ جس کے ساتھ طہارت کیجاتی ہے اور ضم کے ساتھ اسم ہے اور فعل بمعنے طہارت کیجاتی ہے اور فتح کے ساتھ مشہور ہے اور دونوں میں دونوں فتح کے ساتھ اور اسی پر اقتصار کیا ہے بہت سے ائمہ لغت نے اور مطالع الانوار کے مصنف نے ضم بیان کیا ہے اور یہ غریب اور شاذ ہے (منہ)

انتہی

بَابُ الطَّاءِ مَعَ حَرْفِ الْبَاءِ

طا کا باب حرف باء کے ساتھ

طَيِّبٌ يُقَالُ طَابَ الشَّيْءُ يَطِيْبُ طِيْبًا فَهُوَ طَيِّبٌ قَالَ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ وَقَوْلُهٗ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ فَمَعْنَاهُ سَمَحْتُ بِهٖ

طَیِّبٌ کہا جاتا ہے طاب الشیئ یطیب طیبا فھو طیب فرمایا پس نکاح کرو جو تمہارے لئے طیب ہوں اور یہ قول اگر پسند کریں تمہارے لئے یعنی عورتوں کے

طُوبٰی لِمَنْ یَسْتَبْدِلُ الطَّوْدَ بِالْفَیْدَاءِ وَرِسْلًا بِیَقْطِیْنِ الْعِرَاقِ وَفُوْمِهَا الرِّسْلُ اللَّبَنُ وَالطَّوْدُ الْجَبَلُ وَالْفُوْمُ الْحِنْطَةُ وَفِی الْحَدِیْثِ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَا غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ طُوْبٰی اِسْمُ الْجَنَّةِ وَقِیْلَ شَجَرَةٌ بِهَا وَفِیْ حَدِیْثٍ آخَرَ طُوْبٰی لِلشَّامِ لِاَنَّ الْمَلَائِكَةَ هُنَا فُعْلٰی مِنَ الطِّیْبِ لَا الْجَنَّةُ وَلَا الشَّجَرَةُ اِنْتَهٰی وَطِیْبَةُ عَلَمٌ عَلَی الْمَدِیْنَةِ النَّبَوِیَّةِ عَلٰی سَاكِنِهَا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَتَمُّ السَّلَامِ **طَیْرٌ** اَلطَّائِرُ كُلُّ ذِیْ جِنَاحٍ یَسْبَحُ فِی الْهَوَاءِ یُقَالُ طَارَ یَطِیْرُ طَیْرًا وَجَمْعُ الطَّائِرِ طَیْرٌ كَرَاكِبٍ وَرَكْبٍ قَالَ تَعَالٰی وَلَا طَائِرٌ یَطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ وَقَالَ وَالطَّیْرُ مَحْشُوْرَةً وَقَالَ وَالطَّیْرُ صَافَّاتٍ وَقَالَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ وَقَالَ وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ فَمَعْنَاهُ تَشَاءَمْنَا وَكَذٰلِكَ یَطَّیَّرُوْا اَیْ یَتَشَاءَمُوْا بِهٖ وَكَذَا اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَیْ شُؤْمُهُمْ مَا قَدْ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ بِسُوْٓءِ اَعْمَالِهِمْ وَعَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ قَالُوا الطَّیْرُ نَابِكَ وَمِنْ مَعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ قَالُوْا طٰٓئِرُكُمْ مَعَكُمْ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی طٰٓئِرُهٗ فِیْ عُنُقِهٖ فَمَعْنَاهُ عَمَلُهُ الَّذِیْ عَمِلَهُ مِنْ خَیْرٍ وَشَرٍّ لِقَوْلِ الْعَرَبِ جَرٰی لِفُلَانٍ الطَّائِرُ بِكَذَا مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ عَلٰی طَرِیْقَةِ

طوبے اس کیلئے جو کہ بدلتا ہے پہاڑ کو بسیندا سے اور دودھ کو عراق کے انجیر اور گیہوں یا روٹی سے رسل دودھ طور پہاڑ کو کہتے ہیں اور فوم روٹی اور گیہوں کو اور حدیث میں ہے کہ اسلام غریب شروع ہوا اور عنقریب غریب ہو جائیگا پس طوبے ہے غربا کے لئے طوبے جنت کا نام ہے اور کہا گیا ہے جنت کے ایک درخت کا نام ہے اور دوسری حدیث میں کہا گیا ہے طوبے شام کیلئے تو یہاں پر مراد فعلی ہے طیب سے نہ جنت اور نہ درخت انتہی اور طیبہ علم مدینہ منورہ کے ہے اس کے رہنے والوں پر افضل اور اتم صلوٰۃ وسلام ہو **طَیْرٌ** ۔ طائر ہر ایک پرواز والے جانور جو کہ ہوا میں تیرتے ہیں کہا جاتا ہے کار یطیر طیرًا اور طائر کی جمع طیر جیسا راکب اور رکب فرمایا اور نہ کوئی پرندہ اپنے دونوں پروں سے اڑتا ہے اور فرمایا، اور پرندے جمع کئے ہوئے اور فرمایا اور پرندے صفیں باندھے ہوئے اور فرمایا جن وانسان اور پرندوں سے اور فرمایا اور پرندوں کو اور قول کہ انا تطیرنا بکم پس اسکے معنے ہیں کہ ہم منحوس ہو گئے تمہارے ساتھ اور اسیطرح یطیر یعنی بدشگونی لی اس کے ساتھ اور اسیطرح یہ کہ خبردار انکی بدشگونی اور نحوست اللہ کے پاس ہے یعنی اللہ نے انکے لئے تیار کی ہے انکی بداعمالی کے باعث اور اسی پر یہ قول، انہوں نے کہا ہے ہمیں نحوست پہنچی ہے تیرے اور تیرے ساتھیوں کے ساتھ کیا تمہاری نحوست اللہ کے پاس ہے، کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے لیکن قول کہ طائرہ فی عنقہ پس اس کے معنے ہیں کہ

طَیْرٌ

وَرِيَّاهُمْ تَقُصُّ بِقَوْلِهِ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ وَقَالَ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا
وَذُرِّيَّةً طَيِّبَةً الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ فِيْ قَوْلِهٖ
وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ تُنَبِّهُكَ اَنَّ الْاَعْمَالَ
الطَّيِّبَةَ تَكُوْنُ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ
اَلطَّيِّبُ مِنْ عَمَلِهٖ وَالْكَافِرُ اَخْبَثُ مِنْ
عَمَلِهٖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ اَيِ
الْاَعْمَالَ السَّيِّئَةَ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ (راغب)
وَطُوْبٰى فُعْلٰى مِنَ الطِّيْبِ وَالْمَعْنٰى الْعَيْشُ
الدَّائِمُ لَهُمْ قَالَهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الزَّجَّاجُ
وَقَالَ فِي التَّاجِ اَصْلُهٗ طَيْبٰى فَقُلِبَتِ الْيَاءُ
وَاوًا لِلضَّمَّةِ قَبْلَهَا وَحَكٰى اَبُوْ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ
مُحَمَّدٍ السِّجِسْتَانِيِّ فِيْ كِتَابِهِ اَلْبَيِّنِ فِي الْقِرَاءَاتِ
قُرِءَ عَلٰى اِعْرَابِيٍّ بِالْحَرَمِ طِيْبٰى لَهُمْ فَاَعَادَ
فَقُلْتُ طُوْبٰى فَقَالَ طِيْبِيْ فَاَعَدْتُ فَقُلْتُ طُوْبٰى
فَقَالَ طِيْبِيْ فَلَمَّا طَالَ عَلَيَّ قُلْتُ طُوْ طُوْ فَقَالَ
طِيْ طِيْ وَفِي الْمُنْتَخَبِ الْعَزِيْزِيِّ طُوْبٰى لَهُمْ
وَحُسْنُ مَاٰبٍ اَيِ الْحُسْنٰى لَهُمْ قَالَ عِكْرِمَةُ
وَقِيْلَ الْخَيْرُ لَهُمْ وَقِيْلَ الْجَنَّةُ وَجَاءَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ طُوْبٰى شَجَرَةٌ
فِي الْجَنَّةِ انتهى (تاج) وَفِي اللِّسَانِ وَقَالَ
قَتَادَةُ وَطُوْبٰى لَهُمْ كَلِمَةٌ عَرَبِيَّةٌ تَقُوْلُ
الْعَرَبُ طُوْبٰى لَكَ اِنْ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَاَنْشَدَ

اور رانہیں لوگ کہ مراد رکھا ہے اپنے اس قول میں کہ وہ لوگ
کہ جنکی جانیں قبض کرینگے فرشتے اس حالیں کہ یہ طیب ہونگے
اور لکھا کہ تم طیب ہو اسواسطے تم داخل ہو جاؤ اور طیبہ اولاد
اور الگ کریگا خبیث کو طیب سے اور یہ اس کا کہنا طیبات
الطیبین نے آگاہ کرتا ہے اعمال پاک پر طیبین سے ہوتا ہے
جیسا کہ روایت کیا گیا کہ مومن طیب ہے اپنے عمل سے اور
کافر خبث ہے اپنے عمل سے اور نہ بدل کرو خبیث کو طیب کے
عوض یعنے برے اعمال کو اعمال صالحہ کے عوض (مفردات)
اور طوبیٰ فعلیٰ ہے طیب سے اور اس کے معنے ہیں عیش
دائم کے یہ قول ہے ابو اسحاق زجاج رح اور تاج میں کہا ہے
اور تاج میں ہے اس کا اصل طیبی ہے پس یا کو واؤ سے
بدل دیا ہے کیونکہ یا ماقبل ضمہ تھا اور ابو حاتم بن محمد سجستانی
اپنی کتاب میں حکایت کی ہے جو اہل قرأت میں ہے کہ ایک
اعرابی نے طیبی لہم حرم میں پڑھا تو میں نے کہا طوبے پھر اسنے
طیبے ہی کہا میں نے پھر طوبے کہا اس نے پھر طیبے کہا تو جب
بات لمبی ہوگئی تو میں نے کہا طوطو تو اس نے کہا طی طی (راغب)
قرآن مجید میں طوبے لہم وحسن مآب ہے یعنی جنت
ہے ان کیلئے یہ عکرمہ نے کہا ہے اور کہا گیا ہے کہ خیر ہے
ان کیلئے اور کہا گیا ہے کہ جنت ہے اور نبی کریم سے
مروی ہے کہ طوبے ایک درخت ہے جنت میں انتہیٰ
(تاج) اور لسان میں ہے اور قتادہ نے کہا ہے کہ
طوبیٰ لہم عربی کلمہ ہے عرب لوگ کہا کرتے ہیں طوبے ہے
تیرے لئے اگر تو نے فلاں کام کیا۔ اور یہ شعر پڑھا

وَالصَّادِ وَالضَّادِ وَالطَّاءِ وَالظَّاءِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا — اور صاد، ضاد، اور طاء ظاء کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الظَّاءِ حَرْفُ الْعَيْنِ

ظاء کا باب حرف عین کے ساتھ

ظَعْنٌ قَالَ تَعَالٰى يَوْمَ ظَعْنِكُمْ اَىْ يَوْمَ سَيْرِكُمْ وَارْتِحَالِكُمْ وَظَعَنَ مِنْ بَابِ نَفَعَ اَىْ سَارَ وَارْتَحَلَ وَقُرِئَ بِهِمَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَالْاِسْمُ ظَعْنٌ بِفَتْحَتَيْنِ وَيَتَعَدّٰى بِالْهَمْزَةِ وَالْحَرْفِ فَيُقَالُ اَظْعَنَهُ وَظَعَنَ بِهٖ وَالْفَاعِلُ ظَاعِنٌ وَالْمَفْعُوْلُ مَظْعُوْنٌ بِهٖ لٰكِنْ حُذِفَتِ الصِّلَةُ لِكَثْرَةِ الْاِسْتِعْمَالِ وَعُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ قُرَشِيٌّ قَدِيْمُ الْاِسْلَامِ زَاهِدٌ فِي الدُّنْيَا وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّمَ الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقِيْلَ هُوَ اَوَّلُ مَنْ دُفِنَ بِالْبَقِيْعِ وَاَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَوَّلُ مَنْ تَبِعَهٗ مِنْ اَهْلِ النَّبِيِّ صلعم اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ النَّبِيِّ صلعم الْقَعِيْنَةُ الْهَوْدَجُ فِيْهِ اِمْرَاَةٌ اَمْ لَا جَمْعُهٗ ظَعُنٌ وَظَعَائِنُ وَاَظْعَانٌ (قاموس) وَقَالَ الرَّاغِبُ وَالظَّعِيْنَةُ الْهَوْدَجُ اِذَا كَانَ فِيْهِ اِمْرَاَةٌ وَقَدْ يُكْنٰى بِهٖ عَنِ الْمَرْاَةِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ فِي الْهَوْدَجِ اھ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الظَّاءِ وَحَرْفَ الْعَيْنِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

ظَعْنٌ فرمایا یوم ظعنکم یعنی تمہارے سیر اور کوچ کے دن اور ظعن باب نفع سے ہے یعنی چلا اور کوچ کیا، دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ قول یوم ظعنکم اور ہم ظعن دونوں فتح کے ساتھ اور ہمزہ اور حرف جر کے ساتھ متعدی ہوتا ہے پس کہا جاتا ہے اظعنتہ اور ظعنت بہ یعنی میں اس کو لیگیا اور اسم فاعل ظاعن ہے اور اسم مفعول مظعون بہ ہے اور لیکن کثرت استعمال کیوجہ سے صلہ (یا جو یہ میں ہے) حذف کیا جاتا ہے، اور عثمان بن مظعون قریشی اور قدیم الاسلام زاہد صحابی تھے جو کہ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے اور آپ ان لوگوں سے تھے کہ جنہوں نے خود اپنے اوپر تھا شراب کو جاہلیت کے زمانہ میں اور کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے بقیع میں یہی مدفون ہوئے تھے اور سب مہاجرین سے پہلے مدینہ منورہ میں یہی فوت ہوئے تھے اور بجز ان کے بعد آنحضرت کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے تھے اور ظعینہ ہودج کو کہتے ہیں خواہ اسمیں عورت ہو یا نہ ہو جمع اسکی ظعن اور ظعائن اور اظعان ہے (قاموس) اور راغب نے کہا کہ ظعینہ ہودج کو کہتے ہیں جبکہ اسمیں عورت ہو اور کبھی یہ عورت سے کنایہ ہوتا اگرچہ ہودج میں نہ ہو الخ ہم نے ظاء کا باب اور حرف عین کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

النُّفَاءُ لِلطَّيْرَةِ وَيُقَالُ تَطَايَرُوا إِذَا اسْرَعُوا وَيُقَالُ إِذَا تَفَرَّقُوا قَالَ الشَّاعِرُ طَارُوا إِلَيْهِ زُرَافَاتٍ وَوِحْدَانًا ۔ وَفَجْرٌ مُسْتَطِيرٌ اَیْ فَاشٍ قَالَ تَعَالٰی كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيرًا وَغُبَارٌ مُسْتَطَارٌ خُولِفَ بَيْنَ بِنَائِهِمَا فَصُوِّرَ الْفَجْرُ بِصُوْرَةِ الْفَاعِلِ فَقِيْلَ مُسْتَطِيرٌ وَالْغُبَارُ بِصُوْرَةِ الْمَفْعُوْلِ فَقِيْلَ مُسْتَطَارٌ وَفَرَسٌ مُطَارٌ لِلسَّبْيِ وَلِلْحَدِيْدِ الْفُؤَادِ وَخُذْ مَا طَارَ مِنْ شَعْرِ رَأْسِهٖ اَیْ مَا انْتَشَرَ حَتّٰی كَأَنَّهٗ طَارَ طِيْنٌ اَلطِّيْنُ التُّرَابُ وَالْمَاءُ الْمُخْتَلِطُ وَيُسَمّٰى بِذٰلِكَ وَاِنْ زَالَ عَنْهُ قُوَّةُ الْمَاءِ قَالَ تَعَالٰی مِنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ وَقَالَ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ وَقَالَ يَا هَامَانُ ابْنِ لِیْ عَلَی الطِّيْنِ يُقَالُ طَانَ الرَّجُلُ الْبَيْتَ يَطِيْنُهٗ اَیْ طَلَاهُ بِالطِّيْنِ مِنْ بَابِ بَاعَ وَطَيَّنَهٗ بِالتَّشْدِيْدِ لُغَةٌ وَالطِّيْنَةُ الْخِلْقَةُ وَطَانَهُ اللّٰهُ عَلَی الْخَيْرِ اَیْ جَبَلَهٗ عَلَيْهِ

اور کہا جاتا ہے تطایروا جلدی کریں یا جبکہ متفرق ہو جائیں۔ شاعر نے کہا ہے اڑ گئے اس کے طرف جماعت جماعت اور اکیلے اکیلے اور فجر مستطیر یعنی کھلی ہوئی اسکی شر کھلی تھی اور غبار مستطار۔ ان دونوں کی بنا میں خلاف کیا گیا ہے پس فجر کو بصورت فاعل خیال کر کے مستطیر کہا گیا ہے اور غبار کو بصورت مفعول خیال کر کے مستطار کہا گیا اور تیز گھوڑے کو فرس مطار کہتے ہیں اور سخت دل کو بھی اور کہتے ہیں خذ ما طار من شعر راسہ یعنی لے لے جو کہ سر کے بال بکھیرے ہوئے ہیں طین گیلی مٹی کو کہتے ہیں جو کہ مٹی اور پانی ملا ہوا ہوتا ہے اور کبھی پر طین بول دیتے ہیں اگر اس سے پانی کی قوت زائل ہو جائے فرمایا یلیس دار کیچڑ سے اور فرمایا تو نے اس کو کیچڑ سے پیدا کیا ہے اور فرمایا اے ہامان میرے لئے مٹی پر کہا جاتا ہے طان الرجل البیت یطینہ یعنی آدمی نے گھر کی لپائی کی ہے یہ باع کے باب سے ہے اور طینہ تشدید کے ساتھ یہ بھی ایک لغت ہے اور طینۃ خلقت کو کہتے ہیں

كِتَابُ الظَّاءِ

ظاء کی کتاب

لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الظَّاءِ وَحَرْفَ الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَالثَّاءِ وَالْجِيْمِ وَالْحَاءِ وَالْخَاءِ وَالدَّالِ وَالذَّالِ وَالرَّاءِ وَالزَّاءِ وَالسِّيْنِ وَالشِّيْنِ

ہم نے ظاء کا باب اور تاء اور ثاء اور جیم اور حاء خاء اور دال اور ذال اور راء اور زا اور سین اور شین

أَظْفَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَعَلَيْهِ وَظَفَرَهُ بِهٖ تَظْفِيرًا
وَاظْفَرَ كَافْتَعَلَ فَأُدْغِمَ بِمَعْنٰى ظَفِرَ بِهِمْ وَرَجُلٌ
مُظَفَّرٌ كَمُعَظَّمٍ وَظَفِرٌ كَكَتِفٍ وَظَفِيرٌ كَأَمِيرٍ
وَظِفِّيرٌ كَسِكِّيتٍ أَيْ كَثِيرُ الظَّفَرِ عَنِ ابْنِ
دُرَيْدٍ وَلَيْسَ بِثَبْتٍ وَلٰكِنْ ضَبَطَهُ الصَّاغَانِيُّ
بِوَزْنِ أَمِيرٍ وَأَصْلَحَهُ بِخَطِّهٖ قَالَ ابْنُ دُرَيْدٍ
وَرَجُلٌ مِظْفَارٌ بِالْكَسْرِ كَثِيرُ الظَّفَرِ قَالَ
غَيْرُهٗ رَجُلٌ مُظَفَّرٌ وَظَفِيرٌ وَظَفَرٌ أَيْ لَا
يُجَاوِزُ أَمْرًا إِلَّا ظَفِرَ بِهٖ وَهُوَ مَجَازٌ قَالَ
الْعَجِيرُ السَّلُولِيُّ يَمْدَحُ رَجُلًا هُوَ الظَّفَرُ
الْمَيْمُونُ إِنْ رَاحَ أَوْ غَدَا + بِهِ الرَّكْبُ
وَالتَّلْعَابَةُ الْمُتَحَبِّبُ + وَرَجُلٌ مُظَفَّرٌ
صَاحِبُ دَوْلَةٍ فِي الْحَرْبِ وَفُلَانٌ مُظَفَّرٌ
لَا يَؤُوبُ إِلَّا بِالظَّفَرِ فَثَقُلَ لِغَلَبَتِهٖ لِلْكَثْرَةِ
وَالْمُبَالَغَةِ وَإِنْ قِيلَ ظَفَرَهُ اللّٰهُ فُلَانًا أَيْ
جَعَلَهُ مُظَفَّرًا جَازَ وَحَسُنَ أَيْضًا وَتَقُولُ
ظَفَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَيْ غَلَبَهُ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ
إِذَا سُئِلَ أَيُّهُمَا ظَفِرَ فَأَخْبَرَ عَنْ وَاحِدٍ
غَلَبَ الْآخَرَ وَقَدْ ظَفَرَهُ وَتَقُولُ الْعَرَبُ
ظَفِرْتُ عَلَيْهِ فِي مَعْنٰى ظَفِرْتُ وَظَفَرَهُ
تَظْفِيرًا دَعَا لَهُ أَيْ بِالظَّفَرِ وَظَفِرْتُ بِهٖ
فَأَنَا ظَافِرٌ وَهُوَ مَظْفُورٌ بِهٖ وَيُقَالُ ظَفَرَهُ
اللّٰهُ بِهٖ انْتَهٰى مِنْ شَرْحِ تَاجِ الْعَرُوسِ

اظفرہ اللہ بہ یا علیہ اور ظفرہ بہ تظفیرا اور اظفر
بروزن افتعل پس ادغام کیا گیا یعنے ظفر بہم کے
ہیں اور رجل مظفر معظم کیطرح اور ظفر کتف کیطرح اور
ظفیر امیر کیطرح اور ظفیر سکیت کیطرح یعنی کثیر الظفر ابن
درید سے مروی ہے اور یہ ثابت نہیں لیکن صاغانی اسکو
ضبط کیا ہے امیر کے وزن پر اور اپنے خط سے اسکی
اصلاح کی ہے ابن درید نے کہا ہے کہ رجل مظفار
کسرہ کے ساتھ کثیر الظفر اور اور لوگوں نے کہا رجل مظفر اور
ظفیر اور ظفر یعنی ہر ایک امر پر کامیاب ہو جانیوالا ہے
اور یہ مجاز ہے عجیر سلولی نے ایک شخص کی مدح کرتے
ہوئے کہا ہے کہ وہ کامیاب اور بابرکت ہے اگر
تیسرے پہر یا پہلے پہر پہنچ جائے اس کے ساتھ جماعت
اور محبوب ہیں اور رجل مظفر جو کہ جنگ میں غالب ہو اور فلان
مظفر یعنی ناکام نہیں لوٹتا پس اسکو شدید کی کثرت اور مبالغہ
کیلئے اور کہا جائے ظفر اللہ فلانا یعنی اس کو مظفر
بنایا تو یہ بھی جائز اور اچھا ہے اور تم کہو گے ظفرہ اللہ
علیہ یعنی اللہ نے اس کو اسپر غالب کر دیا اور اسیطرح جب
دریافت کیا جائے کہ ان دونوں میں سے کون غالب آیا
اور ایک کے دوسرے پر غالب آنیکی خبر دیجائے تو کہا جائیگا قد ظفر
اور عرب کہتے ہیں ظفرت علیہ بھی ظفرت کے معنوں
میں ہے اور ظفرہ تظفیرا یعنی اسکے لئے ظفر کی دعا مانگی اور
ظفرت بہ کا اسم فاعل ظافر اور اسم مفعول مظفور بہ ہے اور
کہا جاتا ہے اظفرنی اللہ بہ یعنی اللہ نے مجھکو اسپر کامیاب کیا

انتہی من شرح تاج العروس

بَابُ الظَّاءِ حَرْفُ الْفَاءِ

ظاء کا باب حرف فاء کے ساتھ

ظُفُرٌ اَلظُّفُرُ بِضَمِّ الظَّاءِ وَسُكُوْنِ الْفَاءِ وَبِضَمَّتَيْنِ وَهُوَ مَعْرُوْفٌ يَكُوْنُ لِلْاِنْسَانِ وَغَيْرِهٖ وَظُفُوْرًا لُغَةٌ فِيْهِ وَجَمْعُهٗ اَظَافِيْرُ وَجَمْعُ الظُّفُرِ اَظْفَارٌ وَقَالَ اللَّيْثُ اَلظُّفُرُ ظُفُرُ الْاِصْبَعِ وَظُفُرُ الطَّائِرِ وَالْجَمِيْعُ الْاَظْفَارُ وَجَمَاعَةُ الْاَظْفَارِ اَظَافِيْرُ وَهُوَ فِي الْاَشْعَارِ جَيِّدٌ جَائِزٌ اھ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ فَقَالَ فِي التَّاجِ نَقَلَ الْقُرَافِيُّ عَنْ تَفْسِيْرِ الْقُرْطُبِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ اِنَّ كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ هُوَ مَا لَيْسَ بِمُنْفَرِجٍ الْاَصَابِعِ مِنَ الْبَهَائِمِ وَالطَّيْرِ كَالْاِبِلِ وَالنَّعَامِ وَالْاَوَزِّ وَالْبَطِّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْاِبِلُ وَالنَّعَامُ لِاَنَّهَا ذَاتُ ظُفُرٍ كَالْاِبِلِ اَوْ كُلُّ ذِيْ مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَكُلُّ حَافِرٍ مِنَ الْبَهَائِمِ لِاَنَّهَا كَالْاَظْفَارِ لَهَا اھ (تاج) وَالظَّفَرُ بِالتَّحْرِيْكِ اَلْكَمْئَةُ مِنَ الْاَرْضِ وَالْغَوْرُ بِالْكَسْرِ وَقَالَ فِي التَّاجِ قَالَ اللَّيْثُ الظَّفَرُ اَلْغَوْرُ بِمَا طَابَتْ وَالْفَلْجُ عَلٰى مَا خَاصَمْتَ وَقَدْ ظَفِرَهٗ ظَفَرًا وَظَفِرَ بِهٖ مِثْلُ لَحِقَهٗ وَلَحِقَ بِهٖ وَظَفِرَ عَلَيْهِ كُلُّ ذٰلِكَ كَفَرِحَ فَهُوَ ظَفِرٌ وَتَقُوْلُ ظَفِرَ اللّٰهُ فُلَانًا عَلٰى فُلَانٍ وَكَذٰلِكَ

ظُفُرٌ ظفر اور ظفر کے ضمہ اور سکون اور دونوں ضمہ کے ساتھ اور یہ مشہور ہے (ناخن) ہوتے ہیں انسان اور غیر انسان کیلئے اور ظفور ایک لغت ہے اس میں اور جمع اس کی اظافیر اور جمع ظفر کی اظفار ہے اور لیث نے کہا ہے ظفر انگلی کا ناخن اور پرندے کا ناخن اور جمع اظفار اور اظافیر جمع اظافیر اور یہ اشعار میں عمدہ اور جائز ہے الخ اور یہ قول اور جو یہودی ہوئے ہم نے دو نوں پر حرام کر دیا ہر ناخن دار اور تاج میں ہے کہ نقل کیا ہے قرافی نے قرطبی کی تفسیر سے مجاہد اور قتادہ سے کہ ہر ایک ناخن دار وہ ہے جو کہ کھلی انگلیوں والا نہیں ہوتا بہائم اور پرندوں سے جیسا اونٹ شتر مرغ اور بطخ اور ابن عباسؓ سے ہے کہ اونٹ اور شتر مرغ کیونکہ وہ ناخن دار ہیں یا ہر ایک پنجہ دار پرندہ اور کھر دار چارپایہ کیونکہ یہ ناخنوں کی مثل ہے اور ظفر تحریک کے ساتھ پست و بین اور کامیاب ہونے کو کہتے ہیں تاج میں کہا ہے کہ لیث نے کہا ہے کہ ظفر کہتے ہیں مطلوب پر کامیاب ہونے اور دشمن پر غالب ہونے کو اور کہا جاتا ہے ظفرہ اور ظفر بہ ظفرًا جیسے لحقہ اور لحق بہ اور ظفر علیہ یہ سب فرح کی طرح ہیں اور فاعل ظفر ہے تو کہیگا ظفر اللہ فلانا علی فلان اسی طرح

عَلَيْهِ دَلِيلًا وَتَعْبِيرٌ بِالظِّلِّ عَنِ الْعِزَّةِ وَالْمَنَعَةِ وَعَنِ الرِّفَاهَةِ قَالَ تَعَالٰى اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلَالٍ اَیْ فِیْ عِزَّةٍ وَمَنَاعٍ وَقَالَ اُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا وَقَالَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلَالٍ اھ وَالظِّلُّ الْجَنَّةُ قِيْلَ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ حَكَاهُ ثَعْلَبٌ قَالَ وَالْحَرُوْرُ النَّارُ وَقَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ الظِّلُّ الظِّلُّ بِعَيْنِهٖ وَالْحَرُوْرُ الْحَرُّ بِعَيْنِهٖ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَقَدْ يُقَالُ ظِلٌّ لِكُلِّ سَاتِرٍ مَحْمُوْدًا كَانَ اَوْ مَذْمُوْمًا فِي الْمَحْمُوْدِ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمِنَ الْمَذْمُوْمِ قَوْلُهٗ وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذَا ظَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ فَمَعْنَاهُ بَطَلْنَا وَصِرْنَا تُرَابًا فَلَمْ يُوْجَدْ لَحْمٌ وَلَا عَظْمٌ وَلَا دَمٌ وَيُقْرَءُ بِالصَّادِ الْغَيْرِ الْمُعْجَمَةِ اَیْ اَنْتَنَّا وَتَغَيَّرْنَا مِنْ قَوْلِهِمْ صَلَى اللَّحْمُ وَاَصَلَّ اِذَا اَنْتَنَ وَتَغَيَّرَ وَيُقَالُ ظَلَّلَنِي الشَّجَرُ وَاَظَلَّنِيْ وَقَالَ صَاحِبُ مَجْمَعِ الْبَحَارِ وَاَظَلَّ يَوْمَنَا الْغَيْمُ وَالشَّمْسُ مُسْتَظِلَّةٌ مُحْتَجِبَةٌ بِالسَّحَابِ اھ قُلْتُ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَظَلَّنِيْ فُلَانٌ حَرَاسَنِيْ وَجَعَلَنِيْ فِيْ ظِلِّهٖ

اسپر دلیل بنایا ہے اور تعبیر کیجاتی ہے ظل کے ساتھ عزت اور خودداری اور رفاہیت سے فرمایا ہے بیشک متقی لوگ عزت اور حفاظت میں ہونگے اور فرمایا اس کے پھل ہمیشہ ہونگے اور اس کا سایہ اور فرمایا وہ اور ان کے جوڑے عزت اور حفاظت میں ہونگے اور ظل جنت کو بھی کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اسی سے ہے اللہ کریم کا یہ قول کہ برابر نہیں اندھا اور بینا اور نہ اندھیرے اور نور اور نہ ظل (جنت) اور نہ حرور (دوزخ) یہ ثعلب نے حکایت کئے ہیں اور کہا کہ حرور آگ ہے اور کہا کہ میں کہتا ہوں کہ ظل سے ظل (سایہ) ہی بعینہ مراد ہے اور حرور سے حر (گرمی) ہی بعینہ مراد ہے اور راغب نے کہا ہے اور کبھی کہا جاتا ہے ظل ہر ایک پردہ کرنیوالی شیئے خواہ اچھی ہو یا بری اور اچھی کی مثال اللہ کریم کا یہ قول ہے نہ ظل اور نہ حرور اور بری کی مثال یہ قول ہے اور سایہ یحموم (بڑی) سے اور یہ قول اور اذا ظللنا فی الارض کے معنے ہیں جبکہ ہم مٹی میں چلے گئے اور مٹی ہوگئے پس نہ گوشت رہا اور نہ ہڈی اور نہ خون اور صاد کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے یعنی بدبودار ہوگئے اور سڑ گئے یہ اس محاورہ سے کہ صلی اللحم اور اصل جبکہ گوشت بدبودار ہوجائے اور سڑ جائے اور کہا جاتا ہے ظللنی الشجر اور اظللنی (درخت نے مجھ پر سایہ کیا) اور مجمع البحار والے نے کہا ہے اظل یومنا الغیم یعنی آج دن بادل سے سایہ کر رکھا ہے اور الشمس مستظلۃ یعنی سورج چھپا ہوا ہے بادل کے ساتھ اور میں کہتا ہوں کہ اسی

وَمِنَ الْقَامُوسِ قَالَ تَعَالٰی مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْهِمْ وَالظَّفَرَةُ بِالتَّحْرِیْکِ جِلْدَةٌ تُغَشِّی الْعَیْنَ نَابِتَةٌ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِیْ یَلِی الْاَنْفَ عَلٰی بَیَاضِ الْعَیْنِ اِلٰی سَوَادِهَا قَالُوْا فِیْ حَدِیْثِ الْعَطِیَّةِ لَا تَمَسُّ الْحِدَّةُ اِلَّا نُبْذَةً مِنْ قِسْطٍ اَظْفَارٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِنْ قِسْطٍ وَاَظْفَارٍ فَهٰهُنَا الْاَظْفَارُ جِنْسٌ مِنَ الطِّیْبِ لَا وَاحِدَ لَهٗ مِنْ لَفْظِهٖ وَقِیْلَ وَاحِدُهٗ ظُفُرٌ وَقِیْلَ هُوَ شَیْءٌ مِنَ الْعِطْرِ وَالْقِطْعَةُ مِنْهُ شَبِیْهَةٌ بِالظُّفُرِ لَمْ تَذْکُرْ بَابَ الظَّاءِ وَحَرْفَ الْقَافِ وَالْکَافِ لِیَکُوْنَ مَعْلُوْمًا لِاَنَّ اللَّامَ مَعَ الظَّاءِ کَالنُّوْنِ مَعَ الْقَافِ وَالْکَافِ

اور من قاموس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعد اس کے کہ اللہ نے تم کو غالب کیا ان پر اور ظفرہ حرکات کے ساتھ ایک جھلی ہے جو آنکھ ڈھانپ لیتی ہے اور ناک کیطرف کے کنارے سے پیدا ہو کر سیاہی کیطرف جاتی ہے (یعنی ناخنہ جو مشہور مرض ہے) لیکن جو ام عطیہ کی حدیث میں آیا ہے کہ نہ چھوئے خاوند مری ہوئی سوگ کے دنوں میں مگر تھوڑی سی اظفار کا حصہ اور ایک روایت میں ہے کہ قسط اور اظفار سے یہاں پر اس سے مراد ایک قسم کی خوشبو ہے جس کا واحد نہیں ہے اسکی لفظ سے اور کہا گیا ہے واحد اس کا ظفر ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ ایک قسم کا عطر ہے کہ اسکا ٹکڑا مشابہ ہے ظفر کے ساتھ مگر نہیں ذکر کیا ہم نے باب ظاء اور حرف قاف اور کاف کا تاکہ ہو معلوم کیونکہ لام ظاء کا ساتھ ہے جیسے نون قاف اور کاف کے ساتھ ہوتا ہے

بَابُ الظَّاءِ مَعَ حَرْفِ اللَّامِ

ظاء کا باب حرف لام کے ساتھ

ظَلَلٌ اَلظِّلُّ بِالْکَسْرِ نَقِیْضُ الضُّحٰی اَوْ هُوَ الْفَیْءُ اَوْ هُوَ بِالْغَدَاةِ وَالْفَیْءُ بِالْعَشِیِّ جَمْعُهٗ ظِلَالٌ وَظُلُوْلٌ وَاَظْلَالٌ (قاموس)

وَقَالَ صَاحِبُ مُجْمِعِ الْبِحَارِ اَلظِّلُّ اَلْفَیْءُ الْحَاصِلُ مِنَ الْحَاجِزِ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الشَّمْسِ مُطْلَقًا اھ وَقَالَ الرَّاغِبُ لِکُلِّ مَوْضِعٍ لَمْ تَصِلْ اِلَیْهِ الشَّمْسُ ظِلٌّ وَلَا یُقَالُ الْفَیْءُ اِلَّا لِمَا زَالَ عَنْهُ الشَّمْسُ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ

ظَلَلٌ۔ ظل کسرہ کے ساتھ ضحی (چاشت) کا نقیض ہے یا سایہ ہے یا یہ سایہ ہے صبح کے وقت اور تیسرے پہر کے وقت جمع اسکی ظلال اور ظلول اور اظلال ہے (قاموس) اور مجمع البحار والے نے کہا ہے کہ ظل وہ سایہ ہے جو کہ حاصل ہوتا ہے اس شیئے سے جو روک ہو تیرے اور سورج کے درمیان مطلقا الخ اور راغب نے کہا ہے کہ ہر ایک جگہ کہ جسپر سورج نہ پڑے اس کو ظل کہتے ہیں لیکن فیٔ اسکو کہتے ہیں کہ جس سے سورج ڈھل جائے جیسا اللہ کریم کا یہ قول ہے کیا تو نے نہیں دیکھا اپنے رب کیطرف کہ اس نے

أَنْ يَكُنَّهُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْبَرْدِ وَالْمَطَرِ الْأُخْوِيَّةُ کوئی چیز ڈالے جو کہ اسکو سورج سے اور سردی اور
الْعَالِيَةِ فَقَالَ تَعَالَى لَا ظَلِيلٍ أَيْ لَيْسَ بِفَيْءٍ بارش سے اور اندھیوں سے بچائے پس خداوند کریم نے
وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ أَيِ الْحَرَارَةِ وَالشَّعْبَةُ فرمایا لا ظلیل یعنی نہ وہ سایہ دیتا ہو اور نہ حرارت سے بچاتا ہو اور تیسری
الثَّالِثَةُ فَسَّرَهُ بِقَوْلِهِ تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ شاخ کو اپنے اس قول کے ساتھ تفسیر کیا ہے کہ وہ قصر جیسے
وَقَوْلُهُ ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَمَعْنَاهُ فِي الشَّجَرِ چنگاریاں پھینکیگی اور یہ قول پھر لوٹ گیا ظل کی طرف یعنی درخت کے
لَا غَيْرُهُ وَيُقَالُ ظَلَلْتُ وَظِلْتُ بِحَذْفِ إِحْدَى سایہ کی طرف نہ اور کہا جاتا ہے ظلت اور ظلت ایک لام کے
اللَّامَيْنِ وَيُعَبَّرُ بِهِ عَمَّا يَفْعَلُ بِالنَّهَارِ وَيَجْرِي حذف کیساتھ اسکے ساتھ دن کے کام سے تعبیر کیجاتی ہے
مَجْرَى صِرْتُ قَالَ تَعَالَى فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ اور یہ صرت کے قائم مقام ہوتا ہے فرمایا پس ہو گئے تم
وَقَالَ لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ وَقَالَ ظِلْتَ میوہ لینے والے اور فرمایا البتہ ہو جائینگے اس کے بعد کافر
عَلَيْهِ عَاكِفًا ظَلْتَ الظُّلْمَةُ عَدَمُ النُّورِ وَ اور فرمایا تو جسپر بیٹھ گیا ظلمت عدم نور کو کہتے ہیں جمع
جَمْعُهَا ظُلُمَاتٌ قَالَ تَعَالَى أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ انکی ظلمات فرمایا یا اندھیریوں کی مانند موجوں والے سمندر
لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ وَقَالَ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ میں کہ ڈھانپتی ہے اسکو اور موج اور فرمایا اندھیرا ایک
وَقَالَ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَقَالَ دوسرے کے اوپر اور فرمایا کون تم کو راستہ بتاتا ہے خشکی اور
جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ وَيُعَبَّرُ بِالظُّلْمَةِ سمندر کے اندھیروں میں اور فرمایا بنائے ہیں اندھیرے اور نور اور تعبیر
عَنِ الْجَهْلِ وَالشِّرْكِ وَالْفِسْقِ كَمَا يُعَبَّرُ کیجاتی ہے ظلمت کیساتھ جہل اور شرک اور فسق سے جیسے کہ نور کے
بِالنُّورِ عَنْ أَضْدَادِهَا قَالَ تَعَالَى اللَّهُ وَلِيُّ ساتھ تعبیر کیجاتی ہے انکی ضدوں سے فرمایا اللہ دوست ہے انکا جو
الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ایمان لائے نکالتا ہے انکو اندھیروں سے نور کیطرف اور فرمایا کہ نکال
وَقَالَ أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اپنی قوم کو اندھیروں (جہل) سے نور (علم) کیطرف
وَقَالَ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اور فرمایا پس پکارا اندھیریوں میں سے کہ کوئی معبود سوائے
وَقِيلَ هُنَا الْمُرَادُ ظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ تیرے نہیں اور کہا گیا ہے کہ یہاں پر مراد رات اور سمندر
وَظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوتِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے ہیں اور قول اور جنہوں نے ہماری آیتوں کی
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ فَهُنَا تکذیب کی وہ گونگے اور بہرے ہیں اندھیریوں میں پس یہاں پر
مَوْضُوعُ مَوْضِعِ الْعَمَى وَقَوْلُهُ فِي ظُلُمَاتٍ اندھاپن کے مقام پر رکھا ہے اور یہ قول کہ تین اندھیریوں

وَعِزَّةٍ وَمَنَاعَتِهٖ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ اَیْ اِنْشَاءُهٗ یَدُلُّ عَلٰی وَحْدَانِیَّةِ اللّٰهِ وَیُنْبِیْءُ عَنْ حِکْمَتِهٖ وَقَوْلُهٗ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ اِلٰی قَوْلِهٖ وَظِلَالُهُمْ قَالَ الْحَسَنُ اَمَّا ظِلُّكَ فَیَسْجُدُ لِلّٰهِ وَاَمَّا اَنْتَ فَتَكْفُرُ بِهٖ وَظِلِّ ظَلِیْلٍ فَائِظٌ وَقَوْلُهٗ وَیُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا كِنَایَةٌ عَنْ غَضَارَةِ الْعَیْشِ (مفردات) وَالظُّلَّةُ سَحَابَةٌ تَضِلُّ وَاَكْثَرُ مَا یُقَالُ فِیْمَا یَسْتَوْخِمُ وَیُكْرَهُ قَالَ تَعَالٰی كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَقَالَ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ وَقَالَ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ اَیْ عَذَابُهٗ یَاْتِیْهِمْ وَالظِّلَالُ جَمْعُ ظُلَّةٍ كَقُرْفَةٍ وَعُرُفٍ وَقُرْبَةٍ وَقِرَابٍ قَالَ الرَّاغِبُ وَقُرِیَ فِیْ ظِلَالٍ وَذٰلِكَ اِمَّا جَمْعُ ظُلَّةٍ نَحْوُ عُلْبَةٍ وَعِلَابٍ وَجُفْرَةٍ وَجِفَارٍ وَاَمَّا جَمْعُ ظِلٍّ نَحْوُ یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ وَیُعَبَّرُ بِالظِّلِّ عَنِ الْعَذَابِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ فَالظُّلَلُ الَّتِیْ فَوْقَهُمْ لَهُمْ وَالَّتِیْ تَحْتَهُمْ لِغَیْرِهِمْ مِنْ تَحْتِهِمْ لِاَنَّ الظِّلَّ اِنَّمَا یَكُوْنُ مِنْ فَوْقُ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ فَعُنِیَ بِهٖ دُخَانٌ وَنَارٌ وَزَمْهَرِیْرٌ فَائِدَةٌ اِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا بَنٰی بَیْتًا لَابُدَّ

یعنی عزت اور حفاظت میں کر لیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول تَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ یعنی اس کا پیدا کرنا خدائی وحدانیت پر دال ہے اور اسکی حکمت پر آگاہ کرتا ہے اور یہ قول اور اللہ کیلئے سجدہ کرتے ہیں اس قول تک کہ ظلالہم پس حسن نے کہا ہے کہ تیرا سایہ اللہ کے آگے سجدہ کرتا ہے لیکن تو کفر کرتا ہے اور ظل ظلیل یعنی فائظ اور خداوند کریم کا یہ قول اور داخل کریگا ان کو ظل ظلیل میں یہ کنایہ ہے عیش کے عمدہ ہونے سے (مفردات) اور ظلہ وہ بادل ہے جو سایہ دے اور اکثر کر بولا جاتا ہے تو اسمیں جو کہ بصر اور برا ہوتا ہے فرمایا گویا وہ ظلہ (بادل) ہے اور فرمایا ظلہ کے دن کا عذاب اور فرمایا کہ آئے ان کے پاس اللہ بادلوں کے ٹکڑوں میں یعنی اس کا عذاب ان کے پاس آئے اور یہاں پر ظلل ظلہ کی جمع ہے جیسا غرفہ اور قربہ اور قرب راغب نے کہا ہے کہ یہاں پر فی ظلال بھی پڑھا گیا ہے اور یا یہ جمع ہے ظلہ کی جیسا علبہ اور علاب (ربیہ) اور جحفرہ اور جفار اور یا جمع ہے ظل کی جیسا آیا ہے یتفیؤ ظلالہ الخ اور تعبیر کیجاتی ہے ظلل کے ساتھ عذاب سے جیسا کہ اللہ کریم کا یہ قول ہے کہ ان اوپر سے بھی آگ کے عذاب ہیں اور ان کے نیچے پس ظلل جو ان کے اوپر ہیں وہ تو ان کے لئے ہیں اور جو نیچے ہیں وہ ان کے سوا ان کے نیچے کے لوگوں کیلئے کیونکہ ظل اوپر ہی ہوا کرتے ہیں لیکن خداوند کریم کا یہ قول تین شاخوں والا ظل پس اس سے مراد وہاں آگ اور زمہریر ہے۔ فائدہ۔ جب انسان کوئی مکان بناتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ اسمیں

لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَقَوْلُهُ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَقَوْلُهُ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا وَالثَّالِثُ ظُلْمٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَقَوْلُهُ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَقَوْلُهُ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَقَوْلُهُ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ أَيْ أَنْفُسِهِمْ وَقَوْلُهُ وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ وَقَوْلُهُ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَقَوْلُهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ فَهٰذَا بَيِّنٌ وَلَا أَنْوَاعَ الثَّلَاثَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا فَمَعْنَاهُ لَمْ تَنْقُصْ وَيُعَبَّرُ بِالظُّلْمِ عَنِ الْجَوْرِ وَمُجَاوَزَةِ الْحَدِّ أَيْضًا وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ وَقَوْلُهُ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى لَقَدْ ظَلَمَكَ فَهُوَ مِنَ الظُّلْمِ الَّذِي بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَالنَّاسِ بِأَنَّ لَفْظَ الظُّلْمِ فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ كَثِيرٌ يُفَسَّرُ عَلَى مَنِ اسْتَحَقَّهُ مِنْ أَهْلِ الْأَنْوَاعِ الثَّلَاثَةِ وَالظَّلِيمُ الذَّكَرُ مِنَ النَّعَامِ جَمْعُهُ ظُلْمَانٌ بِالْكَسْرِ وَالضَّمِّ (قاموس) قُلْتُ وَيُجْمَعُ عَلَى ظُلْمٍ أَيْضًا وَفِي التَّاجِ وَمِنَ الْمَجَازِ

ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور یہ قول بیشک انہی پر راہ ہے جو کہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور یہ قول اور جو مظلوم مارا جاوے ہے اس کے والی کیلئے غلبہ بنا دیا ہے اور سوم وہ جو کہ اپنی جان کی نسبت ہوتا ہے اور اسی سے یہ قول ہے تو بعض اپنی جان پر ظالم ہوتے ہیں اور یہ قول میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور یہ قول اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور یہ قول اور نہ نزدیک ہو اس شجرہ کے پس تم ظالموں سے ہو جاؤ گے یعنی اپنی جانوں پر اور یہ قول انہوں نے ہمارا گھاٹا نہیں کیا بلکہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور یہ قول اور جو یہ کریگا پس وہ اپنی جان پر ظلم کریگا اور یہ قول اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے تھے لیکن یہ قول اور اگر ظالموں کے لیے وہ سب کچھ ہوتا جو کہ زمین میں ہے اور اسکی مثل بھی اسکے ساتھ ہوتی تو اسکو فدیہ دیتے پس یہ تینوں قسموں کو شامل ہے اور یہ قول کہ وہ دونوں باغ اپنا پھل لاتے اور اس سے کچھ بھی کمی نہ کرتے اور ظلم کے معنے جور اور حد سے تجاوز کر جانے سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور اسی سے یہ قول ہے اور اللہ بندوں کیلئے ظلم نہیں چاہتا اور یہ میں بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں اور یہ قول اور بیشک اس نے تم پر ظلم کیا ہے پس اس ظلم سے ہے جو انسانوں میں ہوتا ہے اسلئے کہ ظلم کا لفظ قرآن مجید میں بہت آیا ہے پس یہ ایک مقام جو کسی کا مستحق ہوتا ان تینوں صنفوں سے تو دی جانے لیے جاتے ہیں اور ظلیم کہتے ہیں نر شتر مرغ کو جمع اسکی ظلمان ہے کسرہ کے ساتھ (قاموس) میں کہتا ہوں کہ اسکو جمع ظلمۃ پر بھی آتی ہے اور تاج میں ہے اور مجاز سے

ثَلَاثٍ اَیِ الْبَطْنُ وَالرَّحِمُ وَالْمَثِیْمَةُ وَاَظْلَمَ فُلَانٌ حَصَلَ فِیْ ظُلْمَةٍ قَالَ تَعَالٰی فَاِذَا هُمْ مُظْلِمُوْنَ وَالظُّلْمُ بِالضَّمِّ وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِهٖ (قاموس) یُقَالُ ظَلَمْتُ السُّقَاءَ اِذَا تَنَاوَلْتَهٗ فِیْ غَیْرِ وَقْتِهٖ وَفِی الصِّحَاحِ وَظَلَمَ الْوَادِیْ اِذَا جَاوَزَ الْمَاءُ حَدَّهٗ اھ وَلِذَا قِیْلَ لِاٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ تَعْدِیَتِهٖ ظَالِمٌ وَفِیْ اِبْلِیْسَ ظَالِمٌ وَاِنْ کَانَ بَیْنَ الظُّلْمَیْنِ بَوْنٌ بَعِیْدٌ وَالظُّلْمُ ثَلَاثَةُ اَقْسَامٍ الْاَوَّلُ ظُلْمٌ بَیْنَ الْاِنْسَانِ وَبَیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَعْظَمُهٗ الْکُفْرُ وَالشِّرْکُ وَالنِّفَاقُ فَمِثَالُ الْکُفْرِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا وَقَوْلُهٗ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ وَقَوْلُهٗ وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا وَقَوْلُهٗ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰهِ وَکَذَّبَ بِالصِّدْقِ لَمَّا جَآءَهٗ وَقَوْلُهٗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ قَالَ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ وَمِثَالُ الشِّرْکِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ وَمِثَالُ النِّفَاقِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ وَقَوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ وَالثَّانِیْ ظُلْمٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّاسِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ

یعنی پیٹ اور رحم اور مثیمہ میں اور اظلم فلان کے معنے ظلمت میں ہوگیا فلان فرمایا پس ناگاہ وہ اندھیرے میں ہوگئے اور ظلم ضمہ کے ساتھ شیئے کے غیر محل رکھنے کو کہتے ہیں (قاموس) کہا جاتا ہے ظلمت السقا جبکہ تو اسکو غیر وقت میں لے اور صحاح میں ہے ظلم الوادی اس وقت بولتے ہیں جبکہ وادی کا پانی اپنی حد سے تجاوز کرجائے اور اسی وجہ حضرت آدم کو بھی حد سے تجاوز کرنیکی باعث ظالم کہا ہے اور ابلیس کو بھی ظالم کہا ہے اگرچہ دونوں ظلموں میں بہت لمبا فرق ہے اور ظالم تین قسم ہوتا ہے اول وہ ظلم ہے جو کہ بندے اور اللہ کے درمیان ہوتا ہے اسی قسم سے بڑا ظلم کفر و شرک اور نفاق ہیں پس کفر کی مثال یہ قول ہے اور ظالموں کے اور یہ قول اور ظالموں نے کہا تم نہیں اتباع کرتے مگر سحر شدہ آدمی کی اور یہ قول خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے اور یہ قول اور ظالموں کے لئے عذاب ہے اور یہ قول پس اس سے زیادہ کوئی ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ بولتا ہے یا سچائی کی تکذیب کرتا ہے جبکہ اس کے پاس آتی ہے اور یہ قول اور کون زیادہ ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑتا ہے اور حق کی تکذیب کرتا ہے جبکہ اس کے پاس آتا ہے کیا جہنم میں کافروں کی جگہ نہیں ہے اور شرک کی مثال یہ قول ہے بیشک شرک بڑا ظلم ہے اور نفاق کی مثال یہ قول ہے اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کہاں لوٹتے ہیں اور یہ قول اور جو ایمان لائے اور اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہیں ملایا اور دوم وہ ظلم ہے جو کہ انسانوں کے درمیان ہے اور اسی سے یہ قول ہے بے شک اللہ

بَابُ الظَّاءِ حَرْفُ النُّوْنِ

ظاء کا باب حرف نون کے ساتھ

ظَنَنْتُ اَلظَّنُّ یَکُوْنُ عَلٰی مَعَانٍ اَرْبَعَةٍ مِنْهَا مَعْنَیَانِ مُتَضَادَّانِ اَحَدُهُمَا اَلشَّكُّ وَالْاٰخَرُ اَلْیَقِیْنُ اَلَّذِیْ لَا شَكَّ فِیْهِ فَاَمَّا مَعْنَی الشَّكِّ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا وَقَوْلِهٖ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا وَقَوْلُهٗ وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا وَلَفْظُ الظَّنِّ اَلَّذِیْ بِمَعْنَی الشَّكِّ كَثِیْرٌ وَاَمَّا مَعْنَی الْیَقِیْنِ فَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالَی اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَقَوْلُهٗ وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَقَوْلُهٗ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَیْهَا وَقَوْلُهٗ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ وَقَوْلُهٗ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَقَدْ قِیْلَ اَلْمَعْنٰی الْاَوَّلُ اَیْ مِنَ الظَّنِّ اَلَّذِیْ هُوَ بِمَعْنَی الشَّكِّ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ وَقَوْلُهٗ اَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تُعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَقَوْلُهٗ وَرَاَی الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا فَمَعْنَاهُ عَلَی الْعِلْمِ اَیِ الْیَقِیْنِ الَّذِیْ لَا شَكَّ فِیْهِ وَكَذَا قَوْلُ الشَّاعِرِ

رُبَّ اَمْرٍ فَرَّجْتُهٗ بِعَزِیْمٍ
وَعُیُوْبٍ كَشَفْتُهَا بِظُنُوْنِ

ظَنَنْتُ ۔ ظن چار معنوں میں آتا ہے انسے دو معنے متضاد ہیں ایک شک اور دوم وہ یقین کہ جسمیں شک نہ ہو شک کی مثال یہ قول ہے اور اکثر نہیں اتباع کرتے مگر ظن یعنی شک کی اور یہ قول شک یقین سے کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا اور یہ قول انہوں نے بھی شک کیا جیسا کہ تم شک کرتے تھے کہ اللہ کوئی کسی کو نہ اٹھائیگا اور ظن کا لفظ جو معنے شک ہے یہ بہت ہے اور جو معنے یقین ہے اسی سے یہ قول ہے کہ جو یقین کرتے ہیں کہ ہم اللہ کو ملیں گے اور یہ قول جو یقین کرتے ہیں کہ ہم اپنے رب کو ملنے والے ہیں اور یہ قول اور یقین کرتا ہے کہ اب جدائی ہے اور یہ قول اور اسکے مالکوں نے یقین کیا کہ ہم قادر ہیں اسپر اور یہ قول اور یقین کیا داؤد نے کہ ہم نے اس کو آزمایا ہے اور یہ قول ذا النون جب گیا غضبناک ہوکر اور اس نے یقین کیا ہم اسپر تنگی نہ کریں گے پس کہا گیا کہ یہ پہلے معنے یعنی شک سے ہے لیکن یہ قول اور ظن کیا کہ وہ ہمارے طرف رجوع کریں گے اور یہ قول ہم نے ظن کیا کہ اللہ کو زمین میں کوئی عاجز نہ کرسکیگا اور یہ قول اور مجرم دیکھیں گے آگ کو پس ظن کرینگے کہ ہم پڑنیوالے ہیں اسمیں پس یہاں پر بمعنے علم یعنی یقین کے ہے کہ جسمیں شک نہیں ہوتا اور اسیطرح شاعر کا یہ قول ہے امر میں کہ میں نے اپنے عزم کیساتھ اسکو فتح کرلیا ہے اور بہت عیب ہیں میں نے اپنے ظنوں کے ساتھ انکو کھولدیا ہے

اَلظَّلِیْمُ مُتَرَابُ الْاَرْضِ الْمَحْفُوْرَۃِ وَالظَّلِیْمَانِ نَجْمَانِ وَالظَّلْمَاءُ بِمَعْنَی الظُّلْمَۃِ اھ قُلْتُ اَظْلَمَ اللَّیْلُ اِشْتَدَّتْ ظُلْمَتُہٗ قَالَ تَعَالٰی وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَیْھِمْ قَامُوْا وَفِی التَّاجِ اَلْعَرَبُ تَقُوْلُ لِلْیَوْمِ الَّذِیْ تَلْقٰی فِیْہِ الشِّدَّۃَ یَوْمٌ مُظْلِمٌ حَتّٰی اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ یَوْمٌ ذُوْ ظُلَبٍ اَیْ اَشْتَدَّتْ ظُلْمَتُہٗ حَتّٰی صَادَ کَاللَّیْلِ اھ وَبَیْتٌ مُظْلِمٌ اَیْ مُزَدَّنٌ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَمِنْہُ الْحَدِیْثُ اَنَّہٗ دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ وَاِذَا الْبَیْتُ مُظْلِمٌ فَاَنْصَرَفَ وَلَمْ یَدْخُلْ وَالظَّلَامَۃُ وَالظُّلَامَۃُ بِفَتْحِ اللَّامِ وَالْکَسْرِ اِسْمٌ مَا تَطْلُبُہٗ عِنْدَ الْقَاضِیْ وَھُوَ اِسْمٌ اَیْ مَا اُخِذَ مِنْکَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَمِنْہُ الْحَدِیْثُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَذٰلِکَ کَانَ یُقْتَلُ دُوْنَ اَھْلِہٖ اَوْ دُوْنَ مَالِہٖ

کہ ظلیم کھودی ہوئی زمین کی مٹی کو کہتے ہیں اور ظلیمان دو ستارے ہیں اور ظلماء بمعنے ظلمت ہے الخ میں کہتا ہوں اظلم اللیل رات کی سیاہی بہت سخت ہوئی فرمایا اور جب اندھیرا سخت اندھیرا کرتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور تاج میں ہے کہ عرب لوگ جس دن میں تکلیف اٹھاتے ہیں اسکو یوم مظلم کہتے ہیں یہانتک کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ اسکو ستاروں والا دن کہتے ہیں یعنی اسکی ظلمت ایسی سخت ہو گئی کہ رات کی مانند ہو گیا الخ اور بیت مظلم کہتے ہیں مکان کو کہ جسپر سونے یا چاندی کا پانی لگایا ہوا ہو اور اسی سے یہ حدیث ہے کہ وہ کھانے کیلئے بلایا گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ مکان سنہری کیا ہوا ہے پس لوٹ آیا اور نہ داخل ہوا اور ظلامۃ اور ظلامۃ اور مظلمۃ تینوں فتح کیساتھ اور کسرہ زیادہ مشہور ہے جسکو تو ظالم سے مطالبہ کرے اور یہ اسم ہے اس چیز کا جو کہ تجھ سے ناحق لیا گیا ہے اور اسی سے یہ حدیث ہے کہ جو اپنے ناحق کھوئے ہوئے مال پر مارا جائے وہ شہید ہے اور یہ اسطرح کہ اپنے اہل یا مال پر مارا جائے

بَابُ الظَّاءِ حَرْفُ الْمِیْمِ

ظاء کا باب حرف میم کے ساتھ

ظَمَأٌ قَالَ تَعَالٰی یَحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَاءً ھُوَ بِالْفَتْحِ فَالسُّکُوْنُ الْعَطْشَانُ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی لَا یُصِیْبُھُمْ ظَمَأٌ اَلْاٰیَۃُ فَالظَّمَأُ بِالتَّحْرِیْکِ شِدَّۃُ الْعَطَشِ وَفِیْھَا دَلَالَۃٌ اَیْضًا عَلٰی اَنَّ کُلَّ نَصَبٍ وَجُوْعٍ وَاِعْیَاءٍ وَکَذَالِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی لَا تَظْمَؤُا فِیْھَا وَلَا تَضْحٰی

ظمأ۔ فرماتا ہے اس کو پیاسا پانی یہ فتح اور سکون کے ساتھ پیاس کو کہتے ہیں اور یہ قول ان کو پیاس نہ لگیگی الخ اور ظمأ حرکات کے ساتھ سخت پیاس ہے اور اسی میں دلالت بھی ہے اسپر کہ ہر ایک نکان اور بھوکا اور تھکنا اور اسیطرح یہ قول تو اسمیں پیاسا ہوگا اور نہ گرمی دیکھیگا۔

لم نذکر باب الظاء وحرفا واو ليكونا معلوما

ہم نے ظاء کا باب اور حرف واو کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الظَّاءِ حَرْفُ الْهَاءِ

ظاء کا باب حرف ہا کے ساتھ

ظَهْرٌ الظَّهْرُ بِالْفَتْحِ الْجَارِحَةُ وَاسْتُعِيرَ لِظَاهِرِ الْأَرْضِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَجَمْعُهُ ظُهُورٌ قَالَ تَعَالَى وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَيُعَبَّرُ بِهِ عَنِ الْمَرْكُوبِ نَحْوُ قَوْلِهِ لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ أَيْ عَلَى ظُهُورِ مَا تَرْكَبُونَهُ وَالظِّهْرِيُّ مَا تَجْعَلُهُ وَرَاءَ ظَهْرِكَ تَنْسَاهُ قَالَ تَعَالَى ظِهْرِيًّا وَقَوْلُهُ وَأَنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ مَعْنَاهُ أَنْ يَطَّلِعُوا عَلَيْكُمْ أَوْ يَغْلِبُوكُمْ وَالظَّهِيرُ الْعَوْنُ قَالَ تَعَالَى وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ قِيلَ وَكَذَا وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ وَكَذَلِكَ وَأَنْ يُظَاهِرُوا عَلَيْهِ وَكَذَا وَتَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ وَكَذَا تُظَاهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَكَذَا ظَاهَرُوهُمْ وَكَذَا وَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ وَكَذَا عَلَى رَبِّهِ ظَهِيرًا وَكَذَا وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ أَيْ مُظَاهِرِينَ أَيْ مُعَاوِنِينَ لَهُ وَفَعِيلٌ وَفَعُولٌ قَدْ يَسْتَوِي فِيهِمَا الْمُذَكَّرُ وَالْمُؤَنَّثُ وَالْجَمْعُ وَقَوْلُهُ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ مَعْنَاهُ يُحَرِّمُونَهُنَّ وَكَانَ الظِّهَارُ طَلَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالظَّاهِرُ الْبَارِزُ وَهُوَ

ظَهْرٌ۔ ظہر فتح کے ساتھ پیٹھ کو کہتے ہیں اور استعارہ کیا گیا ہے زمین کی سطح کیلئے جیسا اللہ کریم کا یہ قول نہ چھوڑتا روئے زمین پر کوئی شیئے چلنے والی جمع اسکی ظہور ہے فرمایا یہ نیکی نہیں کہ گھروں میں ان کے پیچھے سے آؤ اور اس کے ساتھ سواری سے بھی تعبیر کیجاتی ہے جیسا یہ قول ہے تاکہ تم چڑھو اسکی پیٹھ پر یعنی سواری پر اور ظہری وہ ہے کہ جس کو پس پشت کر کے بھول جاؤ فرمایا پس پشت ڈالکر پھولا ہوا اور یہ قول کہ ان یظہروا علیکم یعنی تم پر مطلع یا غالب ہوں اور ظہیر مددگار کو کہتے ہیں فرمایا ان سے اس کا کوئی مددگار نہیں کہا گیا اور اسیطرح اور اگر تم پر مدد دیں اور اسیطرح اور اگر تجھپر مدد دیں اور اسیطرح اور تمہارے نکالنے پر ایک دوسرے کے مددگار بنے اسیطرح ایکدوسرے کی مدد کرتے ہیں اور اسیطرح انکی مدد کی اور اسیطرح اور ہرگز نہو کافروں کا مددگار اور اسیطرح اپنے رب پر مددگار اور اسیطرح اور فرشتے اس کے بعد مددگار اور فعیل اور فعول میں کبھی مذکر اور مونث برابر ہوتے ہیں اور واحد اور جمع بھی اور یہ قول کہ یظاہرون من نسائہم پس اس کے معنے ہیں کہ ان کو اپنے اوپر حرام کرتے ہیں اور ظہار جاہلیت میں طلاق شمار ہوتی تھی اور ظاہر کھلے کو کہتے ہیں اور یہ

أَيْ تَنْفُسُهُمَا بِيَقِينٍ وَعِلْمٍ وَمَعْرِفَةٍ وَقَالَ الْمُبَرِّدُ فِي مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَيَظُنُّونَ بِاللّٰهِ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ أَيْ يَظُنُّونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي مَا أَخْبَرَهُمْ فِيهِ كَمَا ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةُ تَنْبِيهًا أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْمُنَافِقِينَ هُمْ فِي حَيِّزِ الْكُفَّارِ وَقَوْلُهُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللّٰهِ أَيْ اعْتَقَدُوا اعْتِقَادًا كَانَ مِنْهُ فِي حُكْمِ الْمُسْتَيْقَنِ وَعَلَى هٰذَا قَوْلُهُ تَعَالَى وَلٰكِنَّكُمْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ وَقَوْلُهُ الظَّانِّينَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ فَهُوَ مُفَسَّرٌ بِمَا بَعْدَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا الخ وَمِنْهَا مَعْنِيَانِ لَيْسَ بِمُتَضَادَّيْنِ أَحَدُهُمَا بِمَعْنَى الْكَذِبِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ أَيْ إِنْ هُمْ إِلَّا يَكْذِبُونَ وَلَوْ كَانَ بِمَعْنَى الشَّكِّ لَاسْتَوْفَى مَنْصُوبَيْهِ وَمَا يَقُومُ مُقَامَهُمَا وَمِنْهُ الْحَدِيثُ اجْتَنِبُوا الظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَالْآخَرُ بِمَعْنَى التُّهْمَةِ لِأَنَّ الظَّنَّ يُلْسِرُ الظَّاءَ التُّهْمَةَ وَهُوَ اسْمٌ مِنْ ظَنَنْتُهُ أَيْ اتَّهَمْتُهُ وَمِنْهُ حَدِيثُ ابْنِ سِيرِينَ لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يُظَنُّ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ أَيْ يُتَّهَمُ وَقَالَ الشَّاعِرُ - وَلَا كُلُّ مَنْ يَظْنِينِي أَنِّي أَنَا الْمُدْفَعُ - وَظَنَّ عَلَى الْغَيْبِ يَظِنُّ أَيْ بِمُتَّهَمٍ

یعنی علم و یقین اور معرفت کے ساتھ اور راغب نے کہا اس قول کے معنوں میں اور ظن کرتے ہیں اللہ پر جاہلیت کا ظن کہ وہ ظن کرتے تھے کہ نبی کریم نے اللہ کی نسبت جو انکو خبر دی ہے اسمیں آپنے سچ نہیں کہا جیسا کہ ظن کیا جاہلیت نے اسپر آگاہ کرنیکیلئے کہ یہ منافق کفار کے حکم میں ہیں اور یہ قول اور انہوں نے ظن کیا تھا کہ انکے قلعے ہمیں اللہ سے بچالیں گے یعنی ایسا اعتقاد کیا جو کہ اعتقاد حکم میں ہوتا ہے اور اسپر یہ قول ہے لیکن تم نے اعتقاد کیا کہ اللہ بہت سی وہ اعمال نہیں جانتا جو تم کرتے ہو اور یہ قول اللہ پر بدظنی کرنے والے اور یہ تفسیر کیا ہوا ما بعد کے ساتھ اور وہ یہ قول بلکہ تم نے ظن کیا کہ رسول اور مومن اپنے اہل و عیال میں ہرگز واپس نہ آئیں گے الخ اور ان چار سے دو معنے ایسے ہیں کہ وہ متضاد نہیں ہیں ایک ان دو سے کذب ہے اور اسی سے یہ قول ہیں وہ مگر ظن کرتے یعنی نہیں مگر وہ جھوٹ بولتے اور اگر یہ شک کے معنی ہوتا تو دو منصوب چاہتا یا جو کہ ان کے قائم مقام ہو اور اسی سے یہ حدیث ہے ظن سے اجتناب کرو کیونکہ ظن جھوٹ ہے الخ اور دوسرا بمعنے تہمت ہے کیونکہ ظن کسرہ کے ساتھ تہمت ہے اور یہ ظننتہ سے یعنی میں نے اسپر تہمت لگائی اور اسی سے یہ حدیث ابن سیرینؒ کی ہے کہ علی عثمان کے قتل میں ظن نہ کیا جاتا تھا یعنی متہم نہ تھا اور شاعر نے کہا اور نہ ہر ایک پر عتاب کرتا ہوں جو مجھپر ظن کیا گیا اور پر تا گیا ہے کہ وہ غیب پر ظنین ہیں یعنی متہم نہیں ہے

كِتَابُ الْعَيْنِ

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الْبَاءِ

عَبْدٌ اَلْعَبْدُ الْاِنْسَانُ حُرًّا كَانَ اَوْ رَقِيْقًا (قاموس) وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ اَلْعَبْدُ يُطْلَقُ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَفِي اللِّسَانِ اَلْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اھ قُلْتُ اَلْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ وَهُوَ خِلَافُ الْحُرِّ وَقَالَ سِيْبَوَيْهِ هُوَ فِي الْاَصْلِ صِفَةٌ وَاللّٰفْظَةُ اُسْتُعْمِلَتِ اسْتِعْمَالَ الْاَسْمَاءِ اھ قُلْتُ فَلِذٰلِكَ يُجْمَعُ عَلٰى عَبْدُوْنَ وَعَبِيْدٌ عَلَى الْاَشْهَرِ قَالَ الرَّاغِبُ اَلْعَبْدُ بِحُكْمِ الشَّرْعِ هُوَ الْاِنْسَانُ الَّذِيْ يَصِحُّ بَيْعُهٗ وَاَبْتِيَاعُهٗ اھ قُلْتُ وَعَلٰى هٰذِهِ الْاٰقْوَالِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَقَوْلُهٗ وَعَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَالْعِبَادَةُ بِالْكَسْرِ الطَّاعَةُ وَقَالَ ابْنُ الْاَثِيْرِ مَعْنَى الْعِبَادَةِ فِي اللُّغَةِ الطَّاعَةُ مَعَ الْخُضُوْعِ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْعُبُوْدِيَّةُ اِظْهَارُ التَّذَلُّلِ وَالْعِبَادَةُ اَبْلَغُ مِنْهَا لِاَنَّهَا غَايَةُ التَّذَلُّلِ وَلَا يَسْتَحِقُّهَا اِلَّا مَنْ لَهٗ غَايَةُ الْاِفْضَالِ وَهُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِهٰذَا قَالَ تَعَالٰى وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اھ وَقَالَ الْاَزْهَرِيُّ اِجْتَمَعَتِ الْعَامَّةُ عَلٰى فَرْقٍ مَا بَيْنَ عِبَادِ اللّٰهِ وَالْمَمَالِيْكِ فَقَالُوْا هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَهٰؤُلَآءِ عَبِيْدٌ

عین کی کتاب

عین کا باب حرف باء کے ساتھ

عَبْدٌ -- عبد انسان کو کہتے ہیں شریف ہو یا غلام (قاموس) اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عبد بولا جاتا ہے مرد اور عورت پر اور لسان میں ہے کہ عبد مملوک کو کہتے ہیں الخ میں کہتا ہوں کہ عبد مملوک ہے اور شریف اور آزاد کے خلاف ہے اور سیبویہ نے کہا ہے یہ اصل میں صفت ہے لیکن اسماء کی مانند استعمال ہوتا ہے میں کہتا ہوں میں اسلئے جمع کیا جاتا ہے عبدون اور عبید پر مشہور ترین لغت اور راغب نے کہا ہے کہ عبد وہ انسان ہے کہ حکم شرع کے ساتھ اسکی خرید و فروخت جائز اور صحیح ہوتی ہے الخ میں کہتا ہوں کہ ان اقوال پر ہے اللہ کریم کا یہ غلام غلام کے معنی اور یہ قول اور مملوک غلام جو کسی شیئے پر قادر نہیں اور عبادت کسر کے ساتھ طاعت ہے ابن اثیر نے کہا ہے کہ یہ عبادت کے معنے لغت میں طاعت کے ہیں ماجزی کے ساتھ اور راغب نے کہا ہے عبودیت کہتے ہیں اظہار تذلل کو اور عبادت اس میں بہت مبالغہ ہے اس لئے کہ وہ نہایت درجہ کا تذلل ہے اور اس کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جس کے اعلیٰ درجہ کے احسان ہوں اور وہ اللہ کریم ہے اور اسی لئے فرمایا اور حکم دیا ہے تیرے رب نے کہ نہ عبادت کرو اللہ کے سوا کسی کی اور ازہری نے کہا ہے کہ عامہ کا اس پر اجماع ہے کہ عباد اللہ اور مملوکین میں تفرقہ ہے پس کہتے ہیں یہ ایک عبد ہے اللہ کی عبادت سے اور یہ

خِلَافُ الْبَاطِنِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ وَقَوْلُهُ عَلَى الْاَرْضِ الْفَسَادُ وَقَوْلُهُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَقَوْلُهُ فَلَمْ يَظْهَرُوْا عَلَيْهِمْ اَحَدًا وَقَوْلُهُ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقَوْلُهُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ وَقَوْلُهُ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اَيْ كَثُرَ وَشَاعَ وَقَوْلُهُ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّقَوْلُهُ قُرًى ظَاهِرَةً وَقَوْلُهُ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ اَيْ يُطْلِعُ وَقَالَ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ قَالَ الرَّاغِبُ يَصِحُّ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْبُرُوْزِ اَوْ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُعَاوَنَةِ اَيِ الْغَلَبَةِ اَيْ لِيُغْلِبَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ اَوْ هُوَ ظَاهِرِيْنَ غَالِبِيْنَ اَنْ يُّظْهِرُوْهُ اَنْ يَّغْلِبُوْهُ **وَالظُّهْرُ** بِضَمِّ الظَّاءِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَهُوَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَالظَّهِيْرَةُ الْهَاجِرَةُ اَيْ شِدَّةُ الْحَرِّ وَذٰلِكَ نِصْفُ النَّهَارِ قَالَ تَعَالٰى وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَقَالَ وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الظَّاءِ وَحَرْفَ الْيَاءِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

باطن کے خلاف اور اسی سے یہ قول ہے اور زمین پر فساد ظاہر کریں اور یہ قول جان سے ظاہر ہے اور یہ قول پس انہیں نہ جھگڑ مگر ظاہری جھگڑنا اور یہ قول جانتے ہیں ظاہری دنیا کو اور یہ قول اور اس کے باہر اسکی جانب عذاب اور یہ قول اور فساد ظاہر ہوگیا خشکی اور سمندر میں یعنی بہت اور شائع ہوگیا اور یہ قول اور وافر اور کامل کیں تمہیں اپنی نعمتیں ظاہری اور یہ قول ظاہر بستیاں اور یہ قول اور نہیں ظاہر کرتے اپنے غیب پر کسیکو مگر جسکو پسند کرے اپنے رسول سے یعنی نہیں مطلع کرتا اور فرمایا تاکہ مطلع کرے اسکو سب دین پر راغب نے کہا ہے وہ سے کہ ہو ظاہر کرنے سے یا معاونت یعنی غلبہ سے یعنی غالب کرے اسکو سب دین پر اور ظاہرین یعنی غالب آن یظہروہ یعنی غالب ہوں اور ظہر نماز کے ضمہ کے ساتھ زوال کے بعد کے وقت کو کہتے ہیں اور وہ نماز کا وقت ہے اور ظہیرہ دوپہر کو کہتے ہیں اور یہ نصف النہار ہے فرمایا اور احد جو وقت اتارو کہتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو فرمایا اور جب ظہر کرتے ہو۔

ہم نے ظاء کا باب اور حرف یاء کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

کِتَابُ الْعَیْنِ

بَابُ الْعَیْنِ حَرْفُ الْبَاءِ

عَبْدٌ اَلْعَبْدُ الْاِنْسَانُ حُرًّا کَانَ اَوْ رَقِیْقًا (قاموس) وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ اَلْعَبْدُ یُطْلَقُ عَلَی الذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَفِی اللِّسَانِ اَلْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اھ قُلْتُ اَلْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ وَھُوَ خِلَافُ الْحُرِّ وَقَالَ سِیْبَوَیْہِ ھُوَ فِی الْاَصْلِ صِفَۃٌ وَلٰکِنَّہٗ اُسْتُعْمِلَ اسْتِعْمَالَ الْاَسْمَاءِ اھ قُلْتُ فَلِذٰلِکَ یُجْمَعُ عَلٰی عَبْدُوْنَ وَعَبِیْدٌ عَلَی الْاَشْھَرِ قَالَ الرَّاغِبُ اَلْعَبْدُ بِحُکْمِ الشَّرْعِ ھُوَ الْاِنْسَانُ الَّذِیْ یَصِحُّ بَیْعُہٗ وَابْتِیَاعُہٗ اھ قُلْتُ وَعَلٰی ھٰذَا الْاَقْوَالِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَلْعَبْدُ بِالْعَبِیْدِ وَقَوْلُہٗ وَعَبْدًا مَّمْلُوْکًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَالْعِبَادَۃُ بِالْکَسْرِ الطَّاعَۃُ مَعَ الْخُضُوْعِ وَقَالَ ابْنُ الْاَثِیْرِ مَعْنَی الْعِبَادَۃِ فِی اللُّغَۃِ الطَّاعَۃُ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْعُبُوْدِیَّۃُ اِظْھَارُ التَّذَلُّلِ وَالْعِبَادَۃُ اَبْلَغُ مِنْھَا لِاَنَّہَا غَایَۃُ التَّذَلُّلِ وَلَا یَسْتَحِقُّھَا اِلَّا مَنْ لَّہٗ غَایَۃُ الْاِفْضَالِ وَھُوَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلِھٰذَا قَالَ تَعَالٰی وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ اھ وَقَالَ الْاَزْھَرِیُّ اِجْتَمَعَتِ الْعَامَّۃُ عَلٰی فَرْقٍ مَا بَیْنَ عِبَادِ اللّٰہِ وَالْمَمَالِیْکِ فَقَالُوْا ھٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَھٰؤُلَآءِ عَبِیْدٌ

عین کی کتاب

عین کا باب حرف باء کے ساتھ

عَبْدٌ ۔ عبد انسان کو کہتے ہیں شریف ہو یا غلام ہو (قاموس) اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عبد بولا جاتا ہے مرد اور عورت پر اور لسان میں ہے، کہ عبد مملوک کو کہتے ہیں الخ میں کہتا ہوں کہ عبد مملوک ہے اور شریف اور آزاد کے خلاف ہے اور سیبویہ نے کہا ہے یہ اصل میں صفت ہے لیکن اسماء کی مانند استعمال ہوتا ہے میں کہتا ہوں پس اسلئے جمع کیا جاتا ہے عبدوں اور عبید پر مشہور ترین لغت پر اور راغب نے کہا ہے کہ عبد وہ انسان ہے، کہ حکم شرع کے ساتھ اسکی خرید و فروخت جائز اور صحیح ہوتی ہے الخ میں کہتا ہوں کہ ان اقوال پر ہے اللہ کریم کا یہ غلام غلام کے معنی اور یہ قول اور مملوکہ غلام جو کسی شیئے پر قادر نہیں اور عبادت کسر کے ساتھ طاعت ہے ابن اثیر نے کہا ہے کہ یہ عبادت کے معنے لغت میں طاعت کے ہیں عاجزی کے ساتھ اور راغب نے کہا ہے عبودیت کہتے ہیں اظہار تذلل کو اور عبادت تین بہت مبالغہ ہے اس سے کیونکہ وہ نہایت درجہ کا تذلل ہے اور اس کا مستحق وہی ہے جس کے اعلیٰ درجہ کے احسان ہوں اور وہ اللہ کریم ہے اور اسی لئے فرمایا اور حکم دیا ہے تیرے رب نے کہ نہ عبادت کرو اللہ کے سوا کسی کی اور ازہری نے کہا ہے کہ عامہ کا اس پر اجماع ہے کہ عباد اللہ اور مملوکین میں فرق ہے پس کہتے ہیں یہ ایک عبد ہے اللہ کی عبادت سے اور یہ

خِلَافُ الْبَاطِنِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰی اَوْ اَنْ
یُّظْهِرَ عَلَی الْاَرْضِ الْفَسَادَ وَقَوْلُهُ مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَقَوْلُهُ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا
وَقَوْلُهُ یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
وَقَوْلُهُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ وَقَوْلُهُ
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اَیْ کَثُرَ وَشَاعَ
وَقَوْلُهُ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّقَوْلُهُ
نُهُرًا ظَاهِرَةً وَّقَوْلُهُ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ
اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ اَیْ لَا یُطْلِعُ
وَقَالَ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ قَالَ الرَّاغِبُ
یَصِحُّ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الظُّهُوْرِ اَوْ اَنْ یَّکُوْنَ
مِنَ الْمُعَاوَنَةِ اَیِ الْغَلَبَةِ اَیْ یُغْلِبُهٗ عَلَی الدِّیْنِ
کُلِّهٖ اَوْ ظَاهِرِیْنَ غَالِبِیْنَ اَنْ یُّظْهِرُوْهُ
اَنْ یَّغْلِبُوْهُ **وَالظُّهْرُ** بِضَمِّ الظَّاءِ
بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَهُوَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ
وَالظَّهِیْرَةُ الْهَاجِرَةُ اَیْ شِدَّةُ الْحَرِّ
وَذٰلِکَ نِصْفُ النَّهَارِ قَالَ تَعَالٰی
وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ
الظَّهِیْرَةِ وَقَالَ وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ
لَمْ نَذْکُرْ بَابَ الظَّاءِ وَحَرْفَ الْیَاءِ
لِیَکُوْنَ مَعْلُوْمًا

باطن کے خلاف اور اسی سے یہ قول ہے اور
زمین پر فساد ظاہر کریں اور یہ قول جہاں سے
ظاہر ہے اور یہ قول پس انہیں نہ جھگڑ مگر ظاہری
جھگڑنا اور یہ قول جانتے ہیں ظاہری دنیا
کو اور یہ قول اور اس کے باہر اسکی جانب عذاب
اور یہ قول اور فساد ظاہر ہوگیا خشکی اور سمندر میں
یعنی بہت اور شائع ہوگیا اور یہ قول اور وافر اور کامل
کیں تمپر اپنی نعمتیں ظاہری اور یہ قول ظاہر بستیاں اور
یہ قول اور نہیں ظاہر کرتے اپنے غیب پر کسیکو مگر جسکو
پسند کرے اپنے رسول سے یعنی نہیں مطلع کرتا اور فرمایا تاکہ
مطلع کرے اسکو سب دین پر راغب نے کہا ہے وہ سے
کہ ہو ظاہر کرنیسے یا معاونت یعنی غلبہ سے یعنی غالب
کرے اسکو سب دین پر اور ظاہرین یعنی غالب آن
یظہروہ یعنی غالب ہوں اور ظہر ظاء کے ضمہ کے
ساتھ زوال کے بعد کے وقت کو کہتے ہیں
اور وہ نماز کا وقت ہے اور ظہیرہ دوپہر کو
کہتے ہیں اور یہ نصف النہار ہے فرمایا اور
اور جسوقت اُتارتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو
فرمایا اور جب ظہر کرتے ہو۔

ہم نے ظاء کا باب اور حرف یاء کو
ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

وَاشتقّ اھ وفی اللسان ولا یفعل لہ عینہ
ابی عبیدۃ اھ وقال اللیانی عبد عبودۃ
وعبودیۃ اھ وقال ابن القطاع فی کتاب
الافعال عبد العبد عبودۃ وعبودیۃ اھ
وقال فی التاج واما عبد اللہ فمصدرہ
عبادۃ وعبودۃ وعبودیۃ ای اطاعہ اھ
وفی اللسان وعبد اللہ یعبدہ عبادۃ وتعبد
وعبدۃ تالہ اھ قلت وجمع العبد الذی
ھو بمعنی العابد ای الطائع عباد وعباد اللہ
حزبہ اللہ قال تعالیٰ ان عبادی لیس لک
علیھم سلطان وقال الا عبادک منھم
المخلصین وقال جنات عدن التی وعد
الرحمن عبادہ بالغیب وقال وعباد
الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا
وقال ان اسر بعبادی وقال فوجدا عبدا
من عبادنا وقولہ تعالیٰ ان کل من فی السموات
والارض الا اتی الرحمن عبدا فعناہ عبد
بالایجاد واما قول النبی صلی اللہ علیہ
وسلم تعس عبد الدرھم تعس عبد الدینار
فمعناہ عبد الدنیا واغراضھا وقال الراغب
وھو المنکب علی خدمتھا ومراعاتھا ولما
قولہ وما انا بظلام للعبید فمعناہ للھما الیک
لان اللہ ھو المالک والخلق کلھم لہ وقولہ

بہت دشوار ہے اھ اور لسان میں ہے کہ ابو عبیدہ سے
نہ دیکھا اس سے کوئی فعل نہیں آیا اور لیانی نے کہا ہے عبد
عبودۃ اور عبودیۃ الخ اور ابن القطاع نے کہا ہے اپنی
کتاب کتاب الافعال میں عبد العبد عبودۃ اور عبودیۃ الخ
اور تاج میں کہا ہے لیکن عبد اللہ پس اسکی مصدر عبادت
اور عبودۃ اور عبودیۃ ہے یعنے اسکی اطاعت کی اھ
اور لسان میں ہے، عبد اللہ یعبدہ عبادہ اور تعبد اور تعبدا اور تعبد
اس کا فرمانبردار ہوا الخ میں کہتا ہوں کہ اس عبد کی جمع جو
بمعنے عابد یعنی تابعدار کے ہیں عباد ہے اور عباد اللہ
کے معنے ہیں اللہ کی جماعت فرمایا کہ میرے بندوں
(میری جماعت) پر تیرا غلبہ نہیں فرمایا پس تیرے مخلص
بندے انہیں سے اور فرمایا ہمیشہ رہنے کے باغ کہ جن کا
رحمن نے اپنے بندوں کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے اور فرمایا
اور اللہ کے بندے وہ جو چلتے ہیں زمین پر نرم اور فرمایا ان کے
وقت لیجا میرے بندوں کو اور فرمایا پس پایا اس نے ایک بندہ
ہمارے بندوں سے اور یہ قول جو کوئی آسمانوں اور زمین
میں ہے آئیگا رحمن کے پاس بندہ ہو کر یعنی بندہ ایجاد کرنے
کے ساتھ لیکن آنحضرتؐ کا یہ قول ہلاک ہو درہم و دینار
کا بندہ پس اس کے معنے ہیں دنیا اور اس کے اغراض
کا بندہ اور راغب نے کہا ہے کہ وہ جھکنے والا ہے
اسکی خدمت اور رعائت پر اور یہ قول کہ میں عبید پر ظلم
کرنیوالا نہیں ہوں یعنی مملوکوں پر کیونکہ اللہ ہی مالک ہے
اور مخلوق اسکی مملوک ہے اور یہ قول اگر رحمن کے لئے

مَمْلُوكٌ قَالَ وَلَا يُقَالُ عَبَدَ يَعْبُدُ عِبَادَةً
إِلَّا لِمَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَمَنْ عَبَدَ دُونَهُ إِلٰهًا فَهُوَ
مِنَ الْخَسِرِيْنَ وَأَمَّا عَبَدٌ خَدَمَ مَوْلَاهُ فَلَا
يُقَالُ عَبَدَهُ قَالَ اللَّيْثُ وَيُقَالُ لِلْمُشْرِكِيْنَ هُمْ
عَبَدَةُ الطَّاغُوْتِ وَيُقَالُ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِبَادُ اللّٰهِ
أَيْ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُعْبُدُوْا
رَبَّكُمْ أَيْ أَطِيْعُوْا رَبَّكُمْ وَقَوْلُهُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ
إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ أَيْ نُطِيْعُ الطَّاعَةَ الَّتِيْ نَخْضَعُ
مَعَهَا (تاج) وَفِي الْجَمْعِ الْعِبَادَةُ هِيَ غَايَةُ الْخُضُوْعِ
وَالتَّذَلُّلِ قُلْتُ وَلَا بُدَّ مِنَ الْإِخْلَاصِ لِلّٰهِ تَعَالٰى
وَالصَّوَابِ أَيْ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِاسْتِقَامَةٍ وَدَوَامٍ لِأَنَّهُ قَالَ وَمَا أُمِرُوْا
إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوْبَ وَقَالَ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا
شَكُوْرًا وَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ
عَلٰى عَبْدِهِ وَقَالَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ
مَا تَعْبُدُوْنَ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ قَالَ الزَّجَّاجُ
نَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِبَادَةً
الْهَتِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ فِي الْحَالِ وَفِيْمَا يُسْتَقْبَلُ اهـ
وَفِي التَّاجِ وَقَالَ بَعْضُ أَئِمَّةِ الْاِشْتِقَاقِ
أَصْلُ الْعُبُوْدِيَّةِ اَلذُّلُّ وَالْخُضُوْعُ وَقَالَ آخَرُوْنَ
اَلْعُبُوْدَةُ اَلرِّضَاءُ بِمَا يَفْعَلُ الرَّبُّ وَالْعِبَادَةُ
فِعْلُ مَا يَرْضٰى بِهِ الرَّبُّ وَالْأَوَّلُ أَقْوٰى

مملوک غلام ہیں اور کہا کہ نہیں کہا جاتا کہ عبد یعبد عبادت
مگر اسی کیلئے جو کہ اللہ کی عبادت کرتا ہے جو اللہ کے سوا
کسی اور کی عبادت کرتا ہے وہ خاسرین سے ہے لیکن جو غلام اپنے
آقا کی خدمت کرتا ہے اسکی نسبت نہیں کہا جا سکتا (اس لئے اسکی
عبادت کی) اور لیث نے کہا ہے مشرکوں کو عبدۃ الطاغوت
(شیطان کے پرستار) کہا جاتا ہے اور مسلمانوں کو عباد اللہ کہا جاتا ہے
(اللہ کے پرستار) اور اللہ کریم نے فرمایا ہے عبادت کرو اپنے
رب کی اور اسکی اطاعت کرو اور یہ قول تیری عبادت کرتے
ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں یعنی اطاعت کرتے ہیں
عاجزی کیساتھ اور مجمع میں ہے کہ عبادت نہایت درجہ
کی عاجزی اور انکسار کو کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اخلاص بھی
ضرور چاہیئے اللہ کریم کیلئے اور ثواب بھی ہو یعنی اطاعت
رسول کیوجہ سے ہو استقامت اور دوام کے ساتھ کیونکہ فرمایا اور
یہی حکم کیا گیا تھا انکو کہ عبادت کریں اللہ کی اسکیلئے دین کو خالص
کرتے ہوئے اور فرمایا اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو وہ شکرگزار
بندہ تھا اور فرمایا اور بہت بابرکت ہے وہ خدا کہ جس نے فرقان مجید
اپنے بندہ پر اتارا ہے اور فرمایا کہدے اے کافرو میں انکی
بندگی نہیں کرتا کہ جنکی تم کرتے ہو آخر سورت تک زجاج نے کہا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے معبودوں کی عبادت کی نفی فرمائی ہے اپنے
نفس سے حال اور استقبال میں اور تاج میں ہے اور بعض
ائمۃ الاشتقاق نے کہا ہے کہ عبودیت اصل میں رضا کو
کہتے ہیں اسپر جو رب کرے اور عبادت اس فعل کا کرنا ہے
کہ جسکے ساتھ رب راضی ہو اور اول بہت قوی اور

وَقُرِئَ وَعُبَدَ الطَّاغُوْتِ جَمْعُ عَابِدٍ قَالَ الزَّجَّاجُ هُوَ جَمْعُ عَبِيْدٍ كَرَغِيْفٍ وَرُغُفٍ وَهِيَ قِرَاءَةُ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ وَحَمْزَةَ وَرُوِيَ عَنِ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَرَءَ وَعُبُدَ الطَّاغُوْتِ بِاِسْكَانِ الْبَاءِ وَفَتْحِ الدَّالِ وَقُرِئَ وَعَبْدَ الطَّاغُوْتِ بِاِسْكَانِ الْبَاءِ وَفَتْحِ الدَّالِ وَقُرِئَ وَعَبْدَ الطَّاغُوْتَ بِفَتْحٍ وَسُكُوْنٍ وَفِيْهِ وَجْهَانِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَّكُوْنَ مُخَفَّفًا مِنْ عَبُدٍ لِمَا يُقَالُ فِيْ عَضُدٍ عَضُدٌ وَجَائِزٌ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدٌ اِسْمٌ لِوَاحِدٍ يَدُلُّ عَلَى الْجِنْسِ وَيَجُوْزُ فِيْ عَبْدٍ النَّصْبُ وَالرَّفْعُ وَذَكَرَ الْفَرَّاءُ اَنَّ اُبَيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ قَرَاَ وَعَبَدُوا الطَّاغُوْتِ وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ وَعِبَادَ الطَّاغُوْتَ قَالَ فِي التَّاجِ قُلْتُ وَنَسَبَهَا ابْنُ الْقَطَّاعِ اِلٰى اَبِيْ وَاقِدٍ قَالَ الْاَزْهَرِيُّ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعُبُدَ الطَّاغُوْتُ مَبْنِيًّا لِلْمَجْهُوْلِ وَرُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا وَعُبَّدَ الطَّاغُوْتُ بِضَمٍّ فَتَشْدِيْدٍ وَمَعْنَاهُ عُبَّادَ الطَّاغُوْتِ وَقَرَاَ اُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ وَعَبَدَةَ الطَّاغُوْتِ مُحَرَّكَةً فَهٰذِهِ الْجُمُوْعُ مِمَّا ذَكَرْنَاهَا مِنَ الْاَوْجُهِ فِي الْاٰيَةِ الشَّرِيْفَةِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ وَجْهًا جَمَعْنَاهَا مِنْ مَوَاضِعَ شَتّٰى وَاَوْصَلَهَا ابْنُ الْقَطَّاعِ فِيْ كِتَابِهٖ اِلٰى تِسْعَةَ عَشَرَ وَفِيْمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَمَّا قَوْلُهٗ ثُمَّ وَنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ۔

اور عبد الطاغوت بھی پڑھا گیا ہے اور یہ بھی عابد کی جمع ہے زجاج نے کہا ہے یہ عبید کی جمع ہے مانند رغیف اور رغف کی اور یہ یحییٰ بن وثاب حمزہ کی قرأت ہے اور نخعی سے روایت ہے کہ اس نے عبد الطاغوت عین کے ضمہ اور بار کے سکون اور دال کے فتح کے ساتھ اور عبد الطاغوت عین کے فتح اور بار کے سکون کے ساتھ اور اسمیں دو وجہ ہیں ایک یہ کہ عبد کا مخفف ہو جیسا عضد میں عضد ہے اور جائز ہے کہ عبد اسم واحد ہو جو کہ جنس پر دال ہے اور عبد میں نصب اور رفع دونوں جائز ہیں اور فراء نے ذکر کیا ہے کہ ابی اور عبد اللہ رض نے عبدوا الطاغوت پڑھا ہے اور بعضوں سے و عباد الطاغوت مروی ہے تاج میں کہا ہے کہ میں کہتا ہوں اور نسبت کیا ہے اس کو ابن قطاع نے ابی واقد کیطرف ازہری نے کہا ہے کہ ابن عباس رض سے مروی ہے وعبد الطاغوت صیغہ مجہول پر اور اسی سے مروی ہے وعبد الطاغوت ضمہ اور شد کے ساتھ یعنی اس کے عباد الطاغوت ہیں اور ابی بن کعب رض نے وعبدة الطاغوت حرکات کے ساتھ پڑھا ہے اور آیت مذکورہ میں وجوہات مذکورہ چودہ ہوگئیں ہم ان کو متفرق مقامات سے جمع کیا ہے اور ابن قطاع نے ان وجہات کو انیس تک پہونچایا ہے اور جسقدر ہم نے ذکر کی ہیں انمیں کفائت ہے واللہ اعلم لیکن خدا کریم یہ قول اور ہم اسکی عبادت کرنیوالے ہیں

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ
فَمَعْنَاهُ اِنْ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا فَاَنَا
اَوَّلُ الْجَاحِدِيْنَ لِمَا قُلْتُمْ وَالْاٰنِفِيْنَ مِنْ قَوْلِهِمْ
عَبَدَ اِذَا جَحَدَ وَاَنِفَ وَقَوْلُهٗ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ
قَرَاَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَشَيْبَةُ وَزَائِدَةُ وَعَاصِمٌ
فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَالْكِسَائِيِّ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ قَالَ الْفَرَّاءُ
وَهُوَ مَعْطُوْفٌ عَلٰى قَوْلِهٖ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَجَعَلَ مِنْهُمُ
الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ وَقَالَ
الزَّجَّاجُ هُوَ نَسَقٌ عَلٰى مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ اَلْمَعْنٰى مَنْ
لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَمَنْ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ اَىْ اَطَاعَهٗ يَعْنِى الشَّيْطَانَ فِيْمَا سَوَّلَ
لَهٗ وَاَغْوَاهُ وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَقَرَاَ بَعْضُهُمْ
وَعَبُدَ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَضَمِّ الْبَاءِ وَاَضَافَهٗ قَالَ
وَالْمَعْنٰى فِيْهِمَا يُقَالُ خَدَمَ الطَّاغُوْتَ وَقَالَ اللَّيْثُ
وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ مَعْنَاهُ صَارَ الطَّاغُوْتُ يُعْبَدُ
كَمَا يُقَالُ ظَرُفَ الرَّجُلُ وَفَقُهَ قَالَ فِي التَّاجِ وَقَدْ
غَلَّطَهُ الْاَزْهَرِيُّ وَقَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعُبَّدَ
الطَّاغُوْتَ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَتَشْدِيْدِ الْمُوَحَّدَةِ
جَمْعُ عَابِدٍ كَشَاهِدٍ وَشُهَّدٍ وَشَاهِدٍ وَعَبَدَ
الطَّاغُوْتَ كَفَرَحَةٍ وَخَفَّفَ الطَّاغُوْتَ وَهُوَ
اَيْضًا جَمْعُ عَابِدٍ وَاَصْلُهٗ عَبَدَةٌ كَكَافِرٍ وَكَفَرَةٍ
حُذِفَتْ مِنْهُ الْهَاءُ وَقُرِئَ وَعَابِدَ الطَّاغُوْتِ
مِثْلُ ضَارِبِ الرَّجُلِ وَهِيَ قِرَاءَةُ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ

ولد ہو تو میں سب سے اول عابد ہوں پس اس کے معنے
ہیں اگر تم خیال کرتے ہو رحمٰن کیلئے ولد تو میں سب سے
پہلے تمہارے خیال کا منکر ہوں یہ ان کے اس قول سے
ہے عبد جبکہ انکار کرے اور ناک چڑھائے اور یہ قول
عبد الطاغوت ابو جعفر نے اور شیبہ اور زائدہ اور عاصم
اور ابو عمر اور کسائی نے پڑھا ہے وعبد الطاغوت فراء نے
کہا ہے یہ معطوف ہے اس قول پر وجعل یعنی اسے بنائے
بندر اور خنزیر اور عبد الطاغوت اور زجاج نے کہا ہے
یہ عطف نسق ہے من لعنہ اللہ پر یعنی جسپر اللہ لعنت کرے
اور جو کہ اللہ کے سوا جو طاغوت کی عبادت کرے
یعنی شیطان کی اطاعت کرنے میں جو اسکو وسوسہ ڈالے
اور گمراہ کرے اور جوہری نے کہا کہ بعض نے عبد
عین کے فتح اور بار کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے اور اس کو
مضاف کیا ہے اور جیسا کہ کہا گیا ہے معنے یہ ہوئے کہ شیطان
کے خدام اور لیث نے کہا ہے کہ عبد الطاغوت کے معنے یہ ہیں
کہ طاغوت عبادت کیا جانے لگا جیسا کہا جاتا ہے ظرف الرجل
وفقہ آدمی ظریف اور فقیہ ہوا تاج میں کہا اور زہری نے اسکی تغلیط
کی ہے اور ابن عباس نے عبد الطاغوت عین کے ضمہ کے ساتھ بار
کی تشدید کیساتھ پڑھا ہے جو کہ عابد کی جمع جیسے شہد شاہد کی
جمع ہے اور عبد الطاغوت حرکات اور طاغوت کی جو کے ساتھ
بھی قراءۃ آئی ہے اور یہ بھی عابد کی جمع ہے اصل میں عبدۃ تھا
جیسا کافر اور کفرۃ لیکن تا حذف کیگئی اور عابد الطاغوت
مثل ضارب الرجل بھی قرات آئی ہے اور یہ ابن زائدہ کی قرات

عَبَرَ الرُّؤْيَا عَبْرًا وَعِبَارَةً وَعَبَّرَهَا فَتَعَبَّرَهَا وَاَخْبَرَ بِآخِرِ مَا يَؤُلُ اِلَيْهِ اَمْرُهَا وَاسْتَعْبَرَهُ اِيَّاهَا سَاَلَهُ عَبَّرَهَا اھ قَالَ تَعَالٰى اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ فَمَعْنَاهُ اِلَّا مُسَافِرِيْنَ مِنْ قَوْلِهِمْ رَجُلٌ عَابِرُ سَبِيْلٍ اَيْ مَارُّ الطَّرِيْقِ وَقِيْلَ اِلَّا مَارِّيْنَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ مُرِيْدِيْ الصَّلٰوةِ وَالْعِبْرَةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ مِنَ الْاِعْتِبَارِ اَعْنِي الْاِتِّعَاظَ قَالَ تَعَالٰى فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ وَقَالَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ وَالْعَبْرَةُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ هِيَ تَحَلُّبُ الدَّمْعِ وَتَرَدُّدُ الْبُكَاءِ فِي الصَّدْرِ

عبر الرویا عبراً اور عبارۃ اور عبرٰی یعنی خواب کی تفسیر کی اور اسکے مال کی خبر دی اور استعبرہ ایاہا یعنی اس کی تعبیر دریافت کی فرمایا اگر تم خوابوں کی تعبیر کرتے ہو اور یہ قول مگر راستہ پر گذرتے ہوئے یعنی مسافر یہ ان کے اس قول رجل عابر سبیل یعنی راستہ پر گزرنیوالا اور کہا گیا ہے مگر مسجد میں گزرنے والے سوا نماز کے قصد کے اور عبرۃ عین کے کسرہ کے ساتھ اعتبار سے ہے یعنی وعظ قبول کرنا فرمایا اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو فرمایا بے شک اس میں عبرت ہے آنکھوں والوں کے لئے اور عبرت عین کے فتح کے ساتھ وہ آنسوؤں کا آنا ہے اور دل میں رونے کا آنا

عَبَسَ الْعَبُوْسُ قَطُوْبُ الْوَجْهِ يُقَالُ عَبَسَ الرَّجُلُ وَجْهَهٗ يَعْبِسُ عَبْسًا وَعُبُوْسًا اَيْ لَوٰى بِشْرَتَهٗ وَقَبَضَ وَجْهَهٗ قَالَ تَعَالٰى عَبَسَ وَتَوَلّٰى وَقَالَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ فِيْهِ يَوْمٌ عَبُوْسٌ اَيْ تَعْبِسُ فِيْهِ الْوُجُوْهُ وَالْقَمْطَرِيْرُ الشَّدِيْدُ قَالَ يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا وَالْعَبَّاسُ عَلَمٌ لِعَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْرُوْفٌ عَبْقَرِيٌّ الْعَبْقَرِيُّ الْكَامِلُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَالسَّيِّدُ وَالَّذِيْ لَيْسَ فَوْقَهٗ شَيْءٌ وَالشَّدِيْدُ بَدًا وَضَرْبٌ مِّنَ الْبُسُطِ (قاموس) قَالَ تَعَالٰى وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ

عبس یعبس عبسا اور عبوسا یعنی مونہہ چڑھا یا فرمایا منہ چڑھایا اور پھر گیا اور فرمایا پھر منہ چڑھا اور ترش رو ہوا اور اسی سے ہے دن کے جس میں منہ چڑھے جائیں گے اور سخت اور عباس علم ہے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کا جو مشہور ہیں۔

عبقری۔ عبقری کہتے ہیں ہر ایک شئے سے کامل اور اس سردار کو کہ جس کے اوپر کوئی نہ ہو اور سخت کو اور ایک قسم کا فرش ہے (قاموس) فرمایا خوبصورت فرش

فَمَعْنَاهُ خَاضِعُوْنَ اَذِلَّاءُ مِنْ قَوْلِهِمْ طَرِيْقٌ مُعَبَّدٌ اَیْ مُذَلَّلٌ مَسْلُوْكٌ وَزَيْنُ الْعَابِدِيْنَ لَقَبُ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَيُقَالُ عَبَّدْتُ فُلَانًا اِذَا ذَلَّلْتَهُ وَاِذَا اتَّخَذْتَهُ عَبْدًا يَخْدِمُكَ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ اَنْ عَبَّدْتَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَیِ اتَّخَذْتَهُمْ اِذْلَّاءَ وَعَبِيْدًا وَخَدَمًا عَبِثَ اَلْعَبَثُ بِالتَّحْرِيْكِ اَللَّعِبُ يُقَالُ عَبِثَ يَعْبَثُ مِنْ بَابِ عَلِمَ عَبَثًا بِالتَّحْرِيْكِ اَیْ لَعِبَ وَعَمِلَ مَا لَا فَائِدَةَ فِيْهِ كَمَنْ يَنْزِفُ الْمَاءَ مِنَ الْبَحْرِ اِلَى الْبَحْرِ فَهُوَ عَابِثٌ قَالَ تَعَالٰى اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَكَذٰلِكَ رَجُلٌ يَعْبَثُ بِاَهْلِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَیْ يَلْعَبُ بِهَا وَمِثْلُهُ لَا يَعْبَثُ بِجَرَاحَتِهٖ وَمِنْهُ لَا تَدَعْ مَيِّتَكَ وَحْدَهٗ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَعْبَثُ فِيْ جَوْفِهٖ وَيُقَالُ عَبِثَ بِهِ الزَّمَانُ كِنَايَةٌ عَنْ تَقَلُّبِهٖ وَالْعَبِيْثَةُ بِالتَّسْكِيْنِ لُمْرَةُ الْوَاحِلِ وَالْعَبِيْثُ طَعَامٌ مَخْلُوْطٌ بِشَيْءٍ وَمِنْهُ قُبِّلَ اَلْعُوْبِيْثَانِيُّ لِتَمْرٍ وَسَمْنٍ وَدَقِيْقٍ مُخْتَلِطٍ وَعَبِثَ يَعْبِثُ عَبْثًا كَضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا اَیْ خَلَطَ بِعَمَلِهٖ لَعِبًا قَالَ تَعَالٰى اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ عَبَرَ اَلْعَبْرُ اَصْلُهٗ تَجَاوُزٌ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ وَفِي الْقَامُوْسِ

پس اس کے معنے ہیں کہ ہم اس کیلئے عاجزی اور انکساری کرنیوالے ہیں یہ ان کے اس قول سے ہے طریق معبد یعنی صاف راستہ کہ جس پر آمد رفت ہوتی ہے اور زین العابدین لقب ہے علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم کا اور کہا جاتا ہے عبدت فلانا جب تم اس کو ذلیل کرو اور اسکو غلام بنالو کہ تمہاری خدمت کرے اور اسی پر ہے یہ قول یہ کہ تو نے بنی اسرائیل کو ذلیل اور غلام بنالیا ہے۔ عبث۔ عبث تحریک کے ساتھ کھیل کو کہتے ہیں پس کہا جاتا ہے عبث یعبث علم کے باب سے عبثا حرکات کے ساتھ یعنی کھیلا اور بیفائدہ کام کیا جیسا کہ کوئی ایک سمندر سے پانی نکالکر دوسرے میں ڈالے تو اس کو عابث کہیں گے فرمایا پس تم نے گمان کیا ہے کہ ہمنے تمکو بیفائدہ اور کھیل پیدا کیا ہے اور اسیطرح یہ کہ ایک مرد عبث یعنی کھیلے رمضان میں اپنے اہل (بی بی) کے ساتھ اور اسیطرح کھیلنا اپنے جراحت سے اور اسی سے یہ ہے کہ تو چھوڑ دے اپنی میت کو اکیلا پس شیطان کھیلیگا اس کے اندر اور کہا جاتا ہے عبث بہ الزمان اور یہ کنایہ تقلبات زمانہ سے اور عبیثہ سکون کے ساتھ یہ عبث ایکدفعہ کے لئے ہے اور عبیث ایک کھانا ہے جو ملایا ہوا ہوتا ہے کسی شیئے سے اور اسے کہا گیا ہے عوبیثانی کھجور اور گھی اور آٹا ملائے ہوئے کو اور عبث یعبث عبثا ضرب یضرب ضربا کیطرح یعنی اپنے کام میں کھیل کو خلط کیا فرمایا کیا بناتے ہو تم ہر ایک کھیلتے ہو عبر

عبر

اصل عبر اصل میں کہتے ہیں ایک حال سے دوسرے کیطرف تجاوز کرنے کو

غَضِبَ وَلَعَتَبَ إِذَا تَجَنَّى وَعَاتَبَ إِذَا احْتَجَّ وَالْعِتَابُ عَلَى مَا نُقِلَ عَنِ الْخَلِيلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هُوَ مُخَاطَبَةُ الْإِدْلَالِ وَمُذَاكَرَةُ الْمَوْجِدَةِ قَالَ فَالْيَوْمَ لَا يَخْرُجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ

عَتَدَهُ الْعَتِيدُ الْحَاضِرُ الْمُهَيَّأُ (قاموس) وَمِنْهُ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ أَيْ حَاضِرٌ وَقِيلَ قَرِيبٌ وَقَالَ رَقِيبٌ عَتِيدٌ أَيْ حَاضِرٌ مُهَيَّأٌ وَقَوْلُهُ وَاعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً أَيْ أَعَدَّتْ وَهَيَّأَتْ مِنْ قَوْلِهِمْ اعْتَدَّهُ إِعْتَادًا أَيْ أَعَدَّهُ لِيَوْمٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى أُولٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا قِيلَ هُوَ افْتَعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ أَيِ الْمُدَّخَرِ وَقِيلَ أَصْلُهُ أَعْدَدْنَا أَيْ هَيَّأْنَا فَأُبْدِلَ مِنْ أَحَدِ الدَّالَيْنِ تَاءٌ وَالْعَتِيدَةُ الطَّبْلَةُ أَوِ الْحُقَّةُ يَكُونُ فِيهَا طِيبُ الرَّجُلِ وَالْعَرُوسِ (قاموس) وَالْعَتُودُ هُوَ الصَّغِيرُ مِنْ أَوْلَادِ الْمَعْزِ إِذَا قَوِيَ وَرَعَى وَأَتَى عَلَيْهِ حَوْلٌ وَجَمْعُهُ أَعْتِدَةٌ وَعُتُدٌ بِعَيْنٍ وَتَاءٍ مَضْمُومَتَيْنِ

أَبُو بُخْتَرِيٍّ بَطْنٌ مِنْ طَيِّئٍ مِنْهُمْ أَبُو عُبَادَةَ الْبُحْتُرِيُّ الشَّاعِرُ عَتَقَ الْعَتِيقُ الْمُتَقَدِّمُ فِي الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ وَالرُّتْبَةِ (مفردات) وَالْعَتِيقُ الْقَدِيمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُقَالُ مَنْظَرَةٌ عَتِيقَةٌ بِالْهَاءِ وَمَنْظَرٌ جَدِيدٌ بِغَيْرِهَاءٍ لِأَنَّ الْعَتِيقَةَ بِمَعْنَى الْفَاعِلَةِ وَالْجَدِيدُ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ

غضب کرے اور چہرا کے اور تعتب جب سرکش ہو اور عاتب جبکہ حجت میں غالب آئے اور عتاب جیسا کہ خلیل سے منقول ہے ناز (یا) گستاخی والے خطاب اور غصہ والے مذاکرہ کو کہتے ہیں فرمایا پس اسدن نکالے جائیں گے اس سے اور نہ عذر قبول کئے جائیں گے

عتید حاضر اور تیار کو کہتے ہیں (قاموس) اور اسی سے یہ قول ہے یہ میرے حاضر ہے اور کہا گیا ہے کہ قریب ہے اور فرمایا رقیب حاضر اور تیار اور یہ قول اور تیار کئے ان کیلئے یہ ان کے اس قول سے ہے اعتدہ اعتاداً یعنی کس دن کیلئے تیار کیا ہے اور یہ قول ان کیلئے عذاب الیم تیار کیا ہے کہا گیا ہے یہ افعلنا کے وزن پر ہے عتاد سے یعنی ذخیرہ کرنا اور کہا گیا ہے اصل اسکی اعددنا ہے یعنی تیار کیا ہم نے پس ایک ال کو تا کو تا سے بدل دیا اور عتیدہ طبلہ کو کہتے ہیں یا وہ ڈبہ جسمیں خوشبو ہو تو ہے مرد یا عورت کی (قاموس) عتود کہتے ہیں بکری کے چھوٹے بچوں کو جبکہ قوی ہو جائیں اور چرنے لگیں اور سال کے ہو جائیں اور جمع اسکی اعتدہ اور عتد عین اور تا کے ساتھ جو کہ دونوں ضم والے

ابو بختری طی میں سے ایک قبیلہ ہے انہیں میں ابو عبادہ البحتری شاعر ہے عتق۔ عتیق آگے بڑھی ہوئی چیز کو کہتے ہیں خواہ زمان میں ہو یا مکان میں یا مرتبہ میں (مفردات) اور عتیق ہر ایک شیئے سے قدیم کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے منظرۃ عتیقۃ ہا کے ساتھ اور منظرۃ جدید سوا ہا کے کیونکہ عتیقہ بمعنے فاعل ہے اور جدید بمعنے مفعول ہے۔

وَعَبْقَرٌ وَزَانُ جَعْفَرٍ اَرْضٌ بِالْبَادِيَةِ يُعْمَلُ فِيهَا الْوَشْيُ وَيُنْسَبُ اِلَيْهَا كُلُّ شَيْءٍ جَيِّدٍ دَقِيقِ الصَّنْعَةِ عَبَأً قَالَ تَعَالٰى قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ اَيْ مَا يُبَالِي بِكُمْ رَبِّي وَلَا يَعْتَدُّ بِكُمْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ اَيْ عِبَادَتُكُمْ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا عَبَأْتُ بِفُلَانٍ اَيْ مَا بَالَيْتُ وَقَبْلَ مَعْنَاهُ مَا يَصْنَعُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُهُ اِيَّاكُمْ لِلْاِسْلَامِ وَاِعْبَاءُ الرِّسَالَةِ اَثْقَالُهَا جَمْعُ عِبْءٍ وَهُوَ الْحِمْلُ الثَّقِيلُ وَمِنْهُ فِي خُطْبَةِ عَلِيٍّ رض وَالْعِبْءُ عَلٰى ظَهْرِهَا اَيِ النَّقْلُ وَعَبَأْتُ الْمَتَاعَ عَبْأً اِذَا هَيَّأْتَهُ وَعَبَّيْتُ الْقَوْمَ اِذَا رَتَّبْتَهُمْ فِي مَوَاضِعِهِمْ لِلْحَرْبِ

اور عبقر بروزن جعفر ایک زمین ہے بادیہ میں جہاں حاشیہ دار کپڑے وغیرہ بنتے ہیں اور ہر ایک عمدہ اور باریک صفت والی شے کو اسکی طرف نسبت کرتے ہیں عبأ۔ فرمایا کہدے میرا رب تمہاری پروا نہیں کرتا اگر تمہاری دعا نہ ہو یعنی تمہاری عبادت نہ ہو یہ اس قول سے ماعبأت بفلان یعنی میں نے اسکی پروا نہیں کی اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنے ہیں تمہارے ساتھ کیا کریگا اگر تم نکو اسلام کیطرف بلانا نہ ہوتا اور عباء الرسالۃ کہتے ہیں رسالت کے بھاری بوجھ کو جمع ہے عبء کی اور یہ بھاری بوجھ کو اور اسی سے حضرت علی کے خطبہ میں اور بھیج اسکی پیٹھ پر اور عبأت المتاع عبأ جب اسباب کو تیار کرے اور عبیت القوم جب انکو ترتیب دے جنگ کیلئے

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ التَّاءِ

عین کا باب حرف تا کے ساتھ

عَتَبٌ - قَالَ الرَّاغِبُ اَلْعَتَبُ كُلُّ مَكَانٍ كَانَ بِنَاؤُهُ لِلْمُرُورِ وَمِنْهُ قِيلَ لِلْمِرْقَاةِ عَتَبَةٌ وَلِلْبَابِ اَلْعَتَبَةُ اَلسُّفْلٰى وَفِي الْقَامُوسِ اَلْعَتَبَةُ مُحَرَّكَةً سُكَّفَةُ الْبَابِ اَلْعُلْيَا وَالسُّفْلٰى وَالْجَمْعُ عَتَبٌ قَالَ تَعَالٰى وَاِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ اَيْ وَاِنْ يَطْلُبُوا الْعُتْبَى فَلَا يُجَابُونَ لَهُمْ اَنْ يَعْتِبُوا وَقَالَ فِي الْقَامُوسِ اِنْ يَسْتَقِيلُوا رَبَّهُمْ لَمْ يُقِلْهُمْ اَيْ لَمْ يُرَدُّوا هُمْ اِلَى الدُّنْيَا اه وَالْعُتْبٰى اِسْمٌ مِنَ اَعْتَبَنِي فُلَانٌ اِذَا عَادَ اِلٰى مَسَرَّتِي رَاجِعًا عَنِ الْاِسَاءَةِ يُقَالُ اَعْتَبَ الرَّجُلُ اِذَا تَابَ وَعَتَبَ اِذَا

عتب راغب نے کہا ہے کہ عتب کہتے ہیں ہر اس مکان اور اسی سے ہے کہ کہا جاتا ہے سیڑھی اور دروازہ کے ایکطرف کو عتبہ الخ اور قاموس میں ہے عتبۃ حرکات کے ساتھ دہلیز کو کہتے ہیں اور جمع عتب ہے۔ فرمایا اور اگر وہ دہلیز کے قریب سمجھنا چاہیں تو وہ قریب نہ کئے جائینگے اور قاموس میں کہا ہے کہ اگر وہ لوٹنا چاہیں تو لوٹائے نہ جائیں گے دنیا کیطرف الخ اور عتبی اسم ہے اعتبنی فلان جبکہ لوٹ آئے میری خوشی کیطرف برائی دینے سے پھرنا ہو کہا جاتا ہے اعتب الرجل جبکہ توبہ کرے اور باز آجائے

اَیْ حَالَۃً لَا سَبِیْلَ اِلٰی اِصْلَاحِہٖ قَدَّمَ اللّٰہُ	یعنی ایسی حالت کو کہ جسکی اصلاح اور علاج کی کوئی سبیل نہیں ہے
بَابُ الْعَیْنِ حَرْفُ الثَّاءِ	**عین کا باب حرف ثاء کے ساتھ**
عُثِرَ یُقَالُ عُثِرَ الرَّجُلُ یَعْثُرُ عِثَارًا اَوْ عَثْرًا اِذَا سَقَطَ عَلٰی شَیْءٍ قَالَ الرَّاغِبُ وَرُبَّمَا یُقَالُ لِمَنْ یُطَّلَعُ عَلٰی اَمْرٍ مِنْ غَیْرِ طَلَبِہٖ قُلْتُ وَمِنْہُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاِنْ عُثِرَ عَلٰی اَنَّھُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا اَیْ اَطَّلَعَ وَقَوْلُہٗ وَکَذٰلِکَ اَعْثَرْنَا عَلَیْھِمْ قَالَ الرَّاغِبُ اَوْقَفْنَاھُمْ عَلَیْھِمْ مِنْ غَیْرِ اَنْ طَلَبُوْا اھ وَقَالَ غَیْرُہٗ اَطْلَعْنَاھُمْ عَلَیْھِمْ یُقَالُ عَثَرْتُ عَلَی الشَّیْءِ اَیْ اَطَّلَعْتُ عَلَیْہِ وَاَعْثَرْتُ غَیْرِیْ اَیْ اَطْلَعْتُہٗ عَلَیْہِ عَثَا قَالَ تَعَالٰی وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اَیْ لَا تُفْسِدُوْا لِاَنَّہٗ یُقَالُ عَثَا فِی الْاَرْضِ یَعْثُوْ عَثْوًا اَیْ فَسَدَ	**عُثِرَ** ۔ کہا جاتا ہے عثر الرجل یعثر عثارا یا عثورا جبکہ کسی شیئے پر گر جائے راغب نے کہا ہے اور یہ مجاز کہا جاتا ہے اس میں کہ کسی امر پر سوا تلاش کے مطلع ہو جاتا ہے میں کہتا ہوں کہ اسی سے یہ قول ہے پس اگر اطلاع ہو جائے اسپر کہ وہ دونوں مستحق گناہ ہوئے ہیں اور یہ قول اور اسیطرح ہم نے انپر ان کو اطلاع دی راغب نے کہا ہے یعنی ان کو انپر واقف کیا سوا طلب کے اور اوروں نے کہا ہے اطلاع دی ان کو انپر کہا جاتا ہے عثرت علی الشیئے یعنی اسپر مطلع ہوا اور اعثرت غیری یعنی دوسرے کو مطلع کیا اسپر ۔ عثا ۔ فرمایا اور نہ فساد کرو زمین میں مفسد بنکر کیونکہ عثا فی الارض یعثو عثوا کے معنے ہیں فساد کیا
بَابُ الْعَیْنِ حَرْفُ الْجِیْمِ	**عین کا باب حرف جیم کے ساتھ**
عَجَبٌ اَلتَّعَجُّبُ مَا خَفِیَ سَبَبُہٗ وَلَمْ یُعْلَمْ (لسان) وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْعُجْبُ وَالتَّعَجُّبُ حَالَۃٌ تَعْرِضُ لِلْاِنْسَانِ عِنْدَ الْجَھْلِ بِسَبَبِ الشَّیْءِ اھ وَقَالَ فِی الْقَامُوْسِ اَلْعُجْبُ بِالضَّمِّ الزَّھْوُ وَالتَّکَبُّرُ اھ وَقَالَ فِی التَّاجِ عَنِ ابْنِ الْاَعْرَابِیِّ اَلْعُجْبُ اَلتَّنَظُّرُ اِلٰی شَیْءٍ غَیْرِ مَأْلُوْفٍ	**عَجَبٌ** ۔ تعجب وہ ہے کہ اس کا سبب مخفی ہو اور معلوم نہ ہو (لسان) اور راغب نے کہا ہے عجب اور تعجب ایک حالت ہے جو انسان کو عارض ہوتی ہے شیئے کے سبب کی جہالت کے وقت اور قاموس میں کہا عجب ضمہ کے ساتھ خود پسندی ہے الخ اور تاج میں ہے ابن اعرابی سے کہ عجب کہتے ہیں غیر مالوف شیئے کیطرف نظر کرنیکو میں کہتا ہوں

لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ بَيْنَ مَالَهُ الْفِعْلُ وَمَا الْفِعْلُ وَاقِعٌ عَلَيْهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ الْمُشَرَّفَةَ وَسُمِّيَ عَتِيقًا لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْهُ وَقِيلَ لِأَنَّهُ أُعْتِقَ مِنَ الْغَرَقِ قُلْتُ أَوْ لِأَنَّهُ مَصُونٌ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ أَوْ لِأَنَّهُ أَقْدَمُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنَ الْبُيُوتِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ وَالْعَتَاقُ كَكِتَابٍ مِنَ الطَّيْرِ الْجَوَارِحُ وَمِنَ الْخَيْلِ النَّجَائِبُ وَالْعَوَاتِقُ مِنَ النِّسَاءِ جَمْعُ عَاتِقٍ وَهِيَ الشَّابَّةُ أَوَّلَ مَا تَدْرُكُ وَقِيلَ الَّتِي لَمْ تُتَزَوَّجْ وَقَدْ أَدْرَكَتْ وَشَبَّتْ وَالْعَنِيقُ فِي الشَّرْعِ خُلُوصُ الْأَدْمِيِّ الْمَمْلُوكِ أَوْ بَعْضِهِ مِنَ الرِّقِّ عَتَقَ الْعَتْقُ الْأَخْذُ بِجَمِيعِ الشَّيْءِ وَجَرُّهُ بِقَهْرٍ كَعَتْقِ الْبَعِيرِ قَالَ تَعَالَى فَاعْتُلُوهُ إِلَى سَوَاءِ الْجَحِيمِ وَقَوْلُهُ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ فَمَعْنَاهُ فَظٌّ غَلِيظٌ جَافٍ عَتَا فِي الْقَامُوسِ عَتَا عُتُوًّا وَعِتِيًّا وَعُتُوًّا اسْتَكْبَرَ وَجَاوَزَ الْحَدَّ فَهُوَ عَاتٍ وَقَوْمٌ عُتَاةٌ (ج) عُتِيٌّ بِالضَّمِّ اھ قُلْتُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا أَيِ اسْتَكْبَرُوا وَتَجَبَّرُوا وَقَوْلُهُ فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ أَيْ تَكَبُّرٍ وَتَجَاوُزٍ لِلْحُدُودِ وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا أَيِ اسْتِكْبَارًا وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا فَمَعْنَاهُ يُبْسًا فِي الْمَفَاصِلِ وَقَالَ الرَّاغِبُ

فعل واقع ہو اور یہ قول اور طواف کریں پرانے گھر کا یعنی کعبہ شریف کا اور اس کو عتیق اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ آزاد رہا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ غرق سے آزاد ہے میں کہتا ہوں اسوجہ سے کہ وہ محفوظ ہے فتنہ دجال یا اسوجہ سے کہ وہ سب سے پہلا گھر ہے جو کہ لوگوں کیلئے بنایا گیا ہے جیسا کہ خداوند کریم نے فرمایا ہے بیشک اول گھر جو کہ لوگوں کیلئے تیار رکھا گیا اور عتاق بروزن کتاب شکاری پرندوں اور گھوڑوں میں سے جو شریف ہوں اور عورتیں عواتق جو کہ جمع عاتق ہے وہ عورتیں ہیں جو کہ نوجوان ہوں اور کہا گیا ہے جو کہ اپنی والدہ سے ابھی جدا نہ ہوئی ہوں اور شادی نہ کی ہو اور جوان ہو چکی ہوں اور عتیق شرع میں مملوک آدمی کے آزاد ہونے یا اس کے کچھ حصہ کے آزاد ہونیکو کہتے ہیں عتل۔ عتل کہتے ہیں کسی کے اطراف کو پکڑ کر زور سے کھینچنے کو جیسا کہ اونٹ کا کھینچنا ہے فرمایا پس اسکو جہنم کے وسط کیطرف کھینچو اور یہ قول عتل یعنی بدزبان سخت دل ظالم اور اس کے بعد زنیم (یعنی کمینہ) قاموس میں ہے عتا عتیًا اور عتیًا اور عتوًا تکبر کیا اور حد سے تجاوز کیا اسم فاعل عات اور عتی ہے اور جمع عتی ہو ضمہ کے ساتھ الف میں کہتا ہوں کہ اسی سے اللہ کریم کا یہ قول ہے بہت بڑا تکبر کیا اور یہ قول تکبر اور نفرت میں اور اسیطرح یہ قول بہت سخت تکبر اور حد سے گزر جانے میں اسپر لیکن اللہ کریم کا یہ قول اور یہ قول اور میں پہنچ گیا ہوں کبر سن سے عتیا کو پس اس کے معنے ہیں کہ جوڑ کی خشکی کو اور عتیا

وَعُجَابٌ كَرُمَّانٍ وَهُوَ الْاَمْرُ الَّذِیْ یُتَعَجَّبُ مِنْهُ وَاَمْرٌ عَجِیْبٌ اَیْ مُعْجِبٌ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ قَالَ فِی التَّاجِ وَقَرَاَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیُّ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَّابٌ بِالتَّشْدِیْدِ قَالَ الْفَرَّاءُ هُوَ مِثْلُ قَوْلِهِمْ رَجُلٌ كَرِیْمٌ وَكُرَّامٌ وَكَرِیْمٌ وَكُبَارٌ وَكُبَّارٌ وَعُجَابٌ بِالتَّشْدِیْدِ اَكْثَرُ مِنْ عُجَابٍ عَلَی الْمُبَالَغَةِ كِلَاهُمَا یُوَكَّدُ بِهِمَا وَالْعُجَبُ كَالْعُجَیْبِ اَیْ یَكُوْنُ مِثْلَهُ وَاَمَّا الْعُجَابُ فَاِنَّهُ مَا جَاوَزَ ذَكَا فِیْ نُسْخَةِ الْعَیْنِ وَیُوْجَدُ فِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْكِتَابِ مَا تَجَاوَزَ اَحَدٌ الْعُجَیْبُ وَهٰذَا الْفَرْقُ نَصَّ كِتَابِ الْعَیْنِ اھ وَاَعْجُوْبَةٌ وَاحِدَةُ الْاَعَاجِیْبِ وَالْعَجَائِبُ لَا وَاحِدَ لَهَا مِنْ لَفْظِهٖ وَقَوْلُهٗ وَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَّبِّكُمْ اَلْهَمْزَةُ لِلْاِنْكَارِ وَالْوَاوُ لِلْعَطْفِ وَالْمَعْطُوْفُ عَلَیْهِ مَحْذُوْفٌ كَاَنَّهٗ قَالَ اَلَذَّنْبُتُمْ وَعَجِبْتُمْ وَفِی الْحَدِیْثِ فَیَا عَجَبًا عَجَبًا عَجَبًا نُصِبَ عَلَی الْمَصْدَرِ وَالْمُنَادٰی مَحْذُوْفٌ اَیْ یَا قَوْمِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ وَكَرَّرَ الْمَصْدَرَ لِلتَّخْصِیْصِ وَصْفُهٗ وَالْعُجْبُ مُهْلِكٌ لِلْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ لِاَنَّهٗ اَعْظَمُ الذُّنُوْبِ وَفِی الْحَدِیْثِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَخَشِیْتُ عَلَیْكُمْ مَا هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ اَلْعُجْبُ الْعُجْبُ وَعِلَاجُ الْعُجْبِ عَلٰی مَا نُقِلَ اِعْتِقَادُ

اور عجاب رمان کیطرح وہ امر ہے کہ جس سے تعجب کیا جاتا ہے اور امر عجیب یعنی معجب ہے فرمایا بیشک یہ عجیب امر ہے تاج میں ہے کہ ابو عبدالرحمن سلمی نے پڑھا ہے ان ہذا شیء عجاب عجاب شد کے ساتھ فراء نے کہا ہے یہ ان کے اس قول کی مثل ہے رجل کریم اور کرام اور کرام اور کبیر اور کبار اور کبار اور عجاب شد کے ساتھ زیادہ آیا ہے عجاب سے اور دونوں مذکر آتے ہیں اور عجب عجیب کیطرح یعنی اسکی مثل آتا ہے لیکن عجاب پس یہ نہیں گذرا اسطرح عین کے نسخہ میں اور پایا جاتا ہے کتاب کے بعض نسخوں میں کہ عجاب وہ ہے کہ جو تجاوز کرے حد عجب سے اور الفرق کی کتاب عین نے تصریح کی ہے الخ اور عجوبۃ اور اعجیب کا واحد ہے اور عجائب کے لفظ سے واحد نہیں ہے اور اللہ کریم کا یہ قول کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے نصیحت آگئی ہے ہمزہ یہاں انکار کیلئے ہے اور واؤ عطف کے معطوف علیہ محذوف ہے گویا فرمایا ہے کیا تم نے گناہ کئے ہیں اور تعجب کرتے ہو اور حدیث میں فیا عجبا عجبا عجبا منصوب ہے مفعول مطلق ہونے کیوجہ سے اور منادی محذوف ہے اے یا قوم اور نحو ذلک اور کررا المصدر تخصیص کو مکرر لایا ہے تحسین وصف پر اور عجب ہلاک ہے اعمال صالحہ کیلئے کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے اور حدیث میں ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو میں تم پر ڈرتا ہوں اس سے جو اس سے بہت بڑا ہے العجب العجب اور وہ خود پسندی ہے خود پسندی کا علاج جیسا کہ

وَلَا مُعْنَاهُ اھ قُلْتُ يُقَالُ قَدْ عَجِبَ مِنْهُ يَعْجَبُ عَجَبًا وَالِاسْمُ الْعَجِيبَةُ وَالْأُعْجُوبَةُ بِالضَّمِّ وَتَعَجَّبْتُ وَاسْتَعْجَبْتُ مِنْهُ كَعَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ فِي التَّاجِ اَیْ ثَلَاثِيًّا اھ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ اللُّغَةِ يُقَالُ عَجِبَ فُلَانٌ بِنَفْسِهِ وَبِرَاْيِهِ فَهُوَ مُعْجَبٌ بِهِمَا وَالِاسْمُ الْعُجْبُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَسُكُونِ الْجِيمِ اَیْ لَا يَكُونُ اِلَّا فِي الْمُسْتَحْسَنِ وَاسْتَعْجَبَ مِنْ كَذَا وَالِاسْمُ الْعُجْبُ اَیْ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَالْجِيمِ وَفَتْحِهِمَا وَيَكُونُ فِي الْمُسْتَحْسَنِ وَغَيْرِهِ وَقَالَ الرَّاغِبُ يُقَالُ عَجِبْتُ عَجَبًا وَيُقَالُ لِلشَّيْءِ الَّذِي يُتَعَجَّبُ عَجِيبٌ وَلِمَا لَمْ يُعْهَدْ مِثْلُهُ عَجَبٌ اھ قُلْتُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا اَیْ لَمْ يُعْهَدْ مِثْلُهُ لِحُسْنِ لَفْظِهِ وَصِحَّةِ مَعَانِيهِ وَقَوْلُهُ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ الرَّاغِبُ تَنْبِيهًا اَنَّهُمْ قَدْ عَهِدُوا مِثْلَ ذٰلِكَ قَبْلَهُ وَقَالَ بَلْ عَجِبُوا اَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ اھ وَقَوْلُهُ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا اَیْ لَيْسَ ذٰلِكَ فِي نِهَايَةِ الْعُجْبِ بَلْ مِنْ اُمُورِنَا مَا هُوَ اَعْظَمُ وَاَعْجَبُ مِنْهُ وَقَوْلُهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا اَیِ اتَّخَذَ مُوسٰى سَبِيلَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا وَالْعُجَابُ لُغَةٌ بِمَعْنَى الْعَجَبِ

کہا جاتا ہے عجب منہ یعجب عجبا اور اسم عجیبۃ اور اعجوبۃ ضمہ کے ساتھ اور تعجبت اور استعجبت منہ عجبت منہ کی مانند ہے تاج میں کہا ہے یعنی ثلاثی کی مانند ہے الخ اور بعض اہل لغت نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے عجب فلان بنفسہ وبرایہ فہو معجب بہما (اس نے اپنی جان و اپنی رائے پر خود پسندی کی پس وہ ان دونوں پر خود پسند ہے) اور اسم عجب ضمہ اور سکون جیم کے ساتھ اور یہ نہیں ہوتا لیکن اچھا خیال کرنیوالے میں اور استعجب من کذا اور اسم عجب ہے عین اور جیم کے ضمہ کے ساتھ اور دونوں کے فتح کے ساتھ خود پسند وغیرہ دونوں میں اور راغب نے کہا ہے کہا جاتا ہے عجبت عجبا اور کہا جاتا ہے اس شیئے کو کہ جس سے لوگ تعجب کرتے ہوں عجیب اور چونکہ ایسا عادۃً نہیں ہوتا عجب ہے الخ میں کہتا ہوں اسی سے اللہ کریم کا یہ قول ہے بیشک ہم نے سنا ہے عجیب قرآن یعنی جسکی مثل پائی نہیں گئی کیونکہ اس کے بھی اچھے ہیں اور معانی بھی صحیح ہیں اور یہ قول کیا لوگوں کے لئے یہ باعث تعجب ہے کہ ہم نے انہیں سے ایک شخص کی طرف وحی کی (راغب نے) کہا ہے اسپر آگاہ کر دیجئے کہ انہوں نے ایسی کتاب پہلے پائی ہے اور فرمایا بلکہ تعجب کرتے ہیں کہ آکر ان کے پاس انہیں سے ایک ڈرانیوالا اور اگر تو تعجب کرے پس انکی یہ بات اور عجیب ہے اور قول کیا تو خیال کرتا کہ کہف اور رقیم والے ہماری نشانیوں سے عجیب ہیں یعنی یہ کوئی نہایت درجہ کی عجیب نہیں بلکہ ہمارے نشانوں سے بعض وہ ہیں جو کہ اس سے بہت بڑی عجیب ہیں اور یہ قول اور اس نے اپنی راہ سمندر میں عجیب لیا یعنی موسیٰ نے مچھلی راہ

أَنْ يَقُولَ عَجِبْتُ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمَ مَا أَنْكَرَهُ قَبْلَ نُزُولِهِ وَلٰكِنَّ الْإِنْكَارَ وَالْعَجَبَ الَّذِي تَلْزَمُ بِهِ الْحُجَّةُ عِنْدَ وُقُوعِ الشَّيْءِ وَقَالَ ابْنُ الْأَنْبَارِيِّ أَخْبَرَ عَنْ نَفْسِهِ بِالْعُجْبِ وَهُوَ يُرِيدُ بَلْ جَازَيْتُهُمْ عَلَى عُجْبِهِمْ مِنَ الْحَقِّ فَسَمَّى فِعْلَهُ بِاسْمِ فِعْلِهِمْ وَقِيلَ عَجِبْتُ مَعْنَاهُ بَلْ عَظُمَ فِعْلُهُمْ عِنْدَكَ وَعَنِ ابْنِ الْأَعْرَابِيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ الْخِطَابُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ هٰذَا مَوْضِعُ عُجْبٍ حَيْثُ أَنْكَرُوا الْبَعْثَ وَقَدْ تَبَيَّنَ لَهُمْ مِنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مَا دَلَّهُمْ عَلَى الْبَعْثِ وَالْبَعْثُ أَسْهَلُ فِي الْقُدْرَةِ مِمَّا قَدْ تَبَيَّنُوهُ اهـ وَقَالَ الرَّاغِبُ أَوْ يَكُونُ عَجِبْتُ مُسْتَعَارًا بِمَعْنَى أَنْكَرْتُ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ اهـ وَالْعُجُبُ بِالضَّمِّ وَبِالْفَتْحِ وَبِالضَّمِّ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ مَا انْضَمَّ عَلَيْهِ الْوَرِكُ مِنْ أَصْلِ الذَّنَبِ الْمَعْرُوفِ فِي مُؤَخَّرِ الْعَجُزِ وَقِيلَ هُوَ أَصْلُ الذَّنَبِ كُلِّهِ وَقَالَ اللِّحْيَانِيُّ هُوَ أَصْلُ الذَّنَبِ وَعَظْمُهُ وَهُوَ الْعُصْعُصُ أَوْ هُوَ رَأْسُ الْعُصْعُصِ وَفِي حَدِيثِ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَبْلَى إِلَّا الْعُجْبَ وَفِي رِوَايَةٍ إِلَّا عُجْبَ الذَّنَبِ وَهُوَ الْعَظْمُ الَّذِي فِي أَسْفَلِ الصُّلْبِ عِنْدَ الْعَجُزِ وَهُوَ الْعَسِيبُ مِنَ الدَّابَّةِ وَيُقَالُ هُوَ كَعْبُ الْحَرْدَلِ (تاج) وَقِيلَ الْعُجْبُ مُؤَخَّرُ كُلِّ شَيْءٍ

کہ کہے عجبت اور اللہ تعالیٰ اس منکر فعل کو اس کے ہونے سے پہلے ہی جانتا ہے لیکن انکار اور عجب کہ جس کے ساتھ حجت لازم ہوتی ہے شیئے کے وقوع کیوقت اور ابن انباری نے کہا ہے اگر خدا وند کریم نے اپنی جان سے عجب کی خبر دی ہے پر مراد یہ ہے کہ ان کے عجب حق پر کرنے پر ہم نے انکو سزا دی پس اپنے فعل کا وہی نام رکھدیا جو کہ ان کے فعل کا نام تھا اور کہا گیا ہے کہ عجبت کے معنے ہیں کہ تو نے ان کے فعل کو بڑا خیال کیا اور ابن اعرابی سے مروی ہے اللہ کریم کے اس قول اور اگر تو تعجب کریں تو تو عجیب ہے کہ خطاب آنحضرت کو ہے یعنی یہ تعجب کا مقام ہے کیونکہ وہ بعثت سے انکار کرتے ہیں حالانکہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے اپنر دو دلائل روشن ہو چکے ہیں جو کہ بعثت پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ بعثت قدرۃ میں آسان تر ہے اس سے جو اپنر روشن ہو چکا ہے اور راغب نے کہا ہے یا عجبت بمعنے انکرت کیا گیا یعنی انکرت یعنی میں نے خلاف پایا ہے جیسا اللہ کریم کا یہ قول ہے کیا تو تعجب کرتی ہے یعنی انکار کرتی ہے اللہ کے امر اور عجب ضمہ اور فتح کے ساتھ ہر ایک چوپائے کی دم کی ہڈی کو کہتے ہیں جو کہ چوتڑ کی ہڈیوں کے درمیان سے اگی ہوئی ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ دم کی ساری جڑ کو کہتے ہیں اور لحیانی نے کہا ہے یہ دم کی جڑ اور اسکی ہڈی ہے اور راسی کو عصعص کہتے ہیں اور عصعص کو سرکیہ کہتے ہیں اور حدیث میں ہے انسان سارا بوسیدہ ہو جاتا ہے سوائے اس ہڈی کے جو کہ سورین کے اوپر ہوتی ہے اور ایک روایت میں عجب الذنب آیا ہے وہ ہڈی ہے جو کہ بیٹھ کو نیچے اور سرین کے اوپر ہوتی ہے اور اس کو عسیب کہتے ہیں چاپایوں اور کہا جاتا ہے کہ وہ رائی کے دانے کے برابر ہے (تاج) اور کہا گیا ہے

مَا فِي جَنْبِ الصَّانِعِ وَاسْتِضْعَافُهُ فَإِنَّهُ
بِالنِّسْبَةِ لَمْ يُوَازِنْ نِعْمَةً مِنْ نِعَمِهِ وَبِأَنَّهُ
لَوْلَا إِعَانَةُ اللّٰهِ مَا فَعَلَهُ وَلَا أَتَمَّهُ وَلَا اسْتَقَامَ
بَلْ لَمْ يَكُنْ صُدُورُهُ مِنَ الْعَبْدِ أَصْلًا وَ
بِذَا الِاعْتِبَارِ يَرْفَعُ الْعُجْبَ وَيُسْتَعَارُ الْعُجْبُ
لِلْمَسَرَّةِ فِي الْمَرْءِ مِنَ الْأَحْوَالِ وَغَيْرِهَا نَحْوُ
قَوْلِهِ تَعَالٰى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُسْتَعَارُ لِكَثْرَةِ الْأَمْوَالِ
النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا تُعْجِبْكَ
أَمْوَالُهُمْ وَقَوْلِهِ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ
كَثْرَتُكُمْ وَقَوْلِهِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ
وَقَوْلُهُ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ قَالَ الرَّاغِبُ
أَعَلٰى عَجِبْتَ مِنْ إِنْكَارِهِمُ الْبَعْثَ لِشِدَّةِ
تَحَقُّقِكَ بِمَعْرِفَتِهِ وَيَسْخَرُونَ بِجَهْلِهِمْ
وَقُبِلَ عَجِبْتَ مِنَ الْوَحْيِ اهـ وَقَرَأَ حَمْزَةُ
وَالْكِسَائِيُّ بِضَمِّ التَّاءِ وَكَذَا قِرَاءَةُ عَلِيِّ ابْنِ
أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي التَّاجِ وَالْعُجْبُ
إِذَا أُسْنِدَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ مَعْنَاهُ مِنَ اللّٰهِ
كَمَعْنَاهُ مِنَ الْعِبَادِ وَقَالَ الزَّجَّاجُ وَأَصْلُ
الْعُجْبِ فِي اللُّغَةِ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا رَأَى
مَا يُنْكِرُهُ وَيَقِلُّ مِثْلُهُ قَالَ قَدْ عَجِبْتُ مِنْ هٰذَا
وَعَلٰى هٰذَا قِرَاءَةُ مَنْ قَرَأَ بِضَمِّ التَّاءِ إِنَّ
الْآدَمِيَّ إِذَا فَعَلَ مَا يُنْكِرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى جَازَ

کہ صانع کے مقابل میں جو کیا جاتا ہے اسکو حقیر خیال کرنا اور اس
حق کر دو چند یقین کرتا ہے کیونکہ جو کچھ انسان کرتا ہے وہ اللہ کی
نعمتوں سے ایک نعمت کے برابر بھی نہیں ہے اور یہ کہ اللہ مدد
نہ کرتا تو کچھ بھی نہ کر سکتا اور نہ پورا کرتا اور نہ استقامت
ملتی بلکہ وہ بندہ سے ہرگز صادر بھی نہیں ہو سکتا اور اس کے
ساتھ خود پسندی جاتی رہتی ہے اور عجیب مال کے بارے
وغیرہ کیلئے بھی بطور استعارہ استعمال کیا جاتا ہے جیسا
یہ قول بعض وہ لوگ ہیں کہ عجب میں ڈالتی ہیں تجھے اسکی باتیں
نزدیک زندگی میں اور استعارہ کیا جاتا ہے کثرت اموال
وغیرہ کیلئے جو کہ زائل ہونیوالی ہیں جیسا یہ قول اور عجب
میں ڈالیں تجھ کو ان کے مال اور یہ قول اور حنین کے دن جبکہ
تمہاری کثرت نے تمکو عجب میں ڈالا اور یہ قول اس بارش کی
طرح کہ جس کا سبزہ کفار کو عجب میں ڈالتا ہے اور یہ قول بلکہ تو
تعجب کیا اور وہ تمسخر کرتے ہیں اور راغب نے کہا ہے یعنی تو
ان کے انکار بعثت سے تعجب کرتا ہے کیونکہ تجھے اسکی پوری تحقیق
معرفت ہے اور وہ اپنے جہل کے باعث تمسخر کرتے ہیں اور
کہا گیا ہے تو تعجب کرتا ہے وحی سے اور حمزہ اور کسائی نے تاء کے ضمہ کے ساتھ
پڑھا ہے اور اسی طرح ہے قرأت علی بن ابی طالب اور ابن عباس کی
تاج میں کہا ہے اور عجب جب اللہ کیطرف نسبت کیا جائے پس اس وقت
اس کے وہ معنے نہیں ہوتے جو کہ بندوں کی نسبت ہوتے ہیں زجاج نے کہا ہے
عجب کا اصل لغت میں یہ ہے کہ انسان جب وہ نا آشنا بات دیکھتا ہے
کہ جسکی مثل کم ہوتی ہے تو کہتا ہے عجبت من ہذا اور اسی پر یہ قرأت ہے
اسکی تاء کو ضمہ کیساتھ پڑھا ہے کیونکہ آدمی جبکہ وہ فعل کرتا ہے جسکو اللہ

لَا تَدْخُلُهُ الْهَاءُ اھ عَجِلَ الْعَجَلُ وَالْعَجَلَةُ مُحَرَّكَتَيْنِ السُّرْعَةُ (قاموس) وَقَالَ الرَّاغِبُ الْعَجَلَةُ طَلَبُ الشَّيْءِ وَتَحَرِّيْهِ قَبْلَ اَوَانِهٖ وَهِيَ مِنْ مُقْتَضَى الشَّهْوَةِ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ مَذْمُوْمَةً فِيْ عَامَّةِ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى قِيْلَ اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ تَعَالٰى وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوْسٰى قَالَ فِي التَّاجِ قَالَ يَعْنِي الرَّاغِبَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى فَاِنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ عَجَلَتَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مَذْمُوْمَةً فَالَّذِيْ دَعَا اِلَيْهَا اَمْرٌ مَحْمُوْدٌ فَهُوَ طَلَبُ رِضَى اللّٰهِ تَعَالٰى اھ وَهُوَ عَجِلٌ بِكَسْرِ الْجِيْمِ وَضَمِّهَا وَعَجْلَانُ وَعَاجِلٌ وَعَجِيْلٌ اَيْ مِنْ قَوْمٍ عَجَالٰى بِالْفَتْحِ وَعُجَالٰى بِالضَّمِّ وَعِجَالٍ بِالْكَسْرِ وَهٰذِهٖ كُلُّهٗ جَمْعُ عَجْلَانٍ وَقَدْ عَجِلَ كَفَرِحَ عَجَلًا وَعَجِلَ تَعْجِيْلًا وَتَعَجَّلَ وَاسْتَعْجَلَهٗ كُلُّ ذٰلِكَ بِمَعْنًى حَثَّهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُعَجِّلَ فِي الْاَمْرِ وَكَذٰلِكَ الْاِعْجَالُ قَالَ تَعَالٰى وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَالَ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَقَالَ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ وَقَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَالَ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ وَقَالَ سَاُورِيْكُمْ اٰيَاتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ وَقَوْلُهٗ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اھ مِنْ اِنْزَالِ الْعَذَابِ بِكُمْ

ہا نہیں آتا کرلی الخ عَجِلَ۔ عجل اور عجلہ دونوں حرکات کے ساتھ جلدی کو کہتے ہیں (قاموس) اور راغب نے کہا ہے کہ عجلت کہتے ہیں شیئے کو طلب کرنے اور چاہنے کو قبل از وقت اور یہ خواہش کا مقتضی ہے پس اسی وجہ سے یہ مذموم بھی ہے قرآن مجید کی اکثر آیات میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ عجلت شیطان سے ہے فرمایا اور نہ جلدی کر قرآن کے ساتھ اور اس نے جلدی کرائی تجھ سے اپنی قوم سے اے موسیٰ تاج میں کہا ہے کہا یعنی راغب نے اور یہ قول وعجلت الیک رب لترضی پس ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ کی جلدی اگرچہ مذموم تھی لیکن یہ جلدی جسکی وجہ سے کی ہے وہ محمود ہے اور وہ اللہ کی رضا کی طلب ہے اور اسم فاعل عجل کسرہ اور ضمہ کے ساتھ اور عجلان اور عاجل اور عجیل یعنی اس قوم جو عجالیٰ بالفتح اور عجالیٰ بالضم اور عجال بالکسر وہ سب عجلے فتح کے ساتھ اور عجالے ضمہ کے ساتھ اور عجال کسرہ کے ساتھ اور یہ سب جمع ہیں عجلان کی اور عجل فرح کی طرح ہے عجلاً اور عجل تعجیلاً اور تعجل اور استعجل ان سب کے معنے یہ ہیں کہ اس نے اکسایا اور حکم دیا کہ جلدی کیجائے کام میں اور اسیطرح اعجال فرمایا اور جلدی چاہتے ہیں تجھ سے برائی کو بھلائی سے پہلے اور فرمایا اور جلدی چاہتے تجھ سے عذاب کو اور فرمایا اللہ کا حکم آگیا پس جلدی کرو اور فرمایا اے میری قوم تم کیوں جلدی چاہتے ہو برائی کو بھلائی سے پہلے اور فرمایا اور اگر اللہ جلدی لاتا لوگوں کیلئے شر کو اسکی جلد بازی کیطرح بھلائی کیساتھ اور فرمایا میں تمہیں دکھاؤنگا پس جلدی نہ کرو اور یہ قول میرے پاس نہیں کہ جسکو تم جلدی چاہتے ہو یعنی عجیب

عجزا ۔ اعجاز یہ ہے کہ انسان کیلئے ایسی شے پیش لائے کہ جس سے اوس کا مقابل عاجز ہو جائے اور قاصر ہو جائے فرمایا اور تم عاجز کرنیوالے نہیں ہو زمین میں اور یہ قول کیا میں عاجز ہو گیا اس سے کہ اس کوے کی مانند ہوں اور نبی کا معجزہ یہ ہے کہ تحدی کیوقت دشمن اس سے عاجز ہو جائے اور تا اسمیں مبالغہ کیلئے ہو اور یہ قول اللہ کو عاجز کرنیوالے نہیں یعنی تم اس سے بھاگ نہیں سکتے اگرچہ وہ تم کو مہلت بھی دے اور یہ قول اور جو کوشش کرتے ہیں ہمارے نشانوں میں عاجز کرتے ہوئے اور قاموس میں ہے یعنی عاجز کرتے ہوئے انبیاء اور ان کے اولیاء کو یعنی ان سے جنگ کرتے ہیں اور ان کو روکتے ہیں تا کہ ان کو اللہ کے امر سے عاجز کر دیں اور یا عناد کرتے اور آگے بڑھتے یا یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہم ان کو عاجز کر لیں گے الخ اور یہ قول گویا کہ وہ کھجور کے بوسیدہ اعجاز ہیں یعنی ان کے تنے اور یہ قول کٹی ہوئی کھجور کے تنے ہیں اور بوڑھی عورت کو عجوز اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ بہت سے امور سے عاجز ہو جاتی ہے فرمایا مگر ایک بوڑھی جو پیچھے رہنے والوں سے تھی اور یہ قول اور میں بوڑھی بانجھ ہوں اور جمع اسکی عجائز ہے **عجب** فرمایا کھائیں گے ان کو سات لاغر عجاف کسرہ کے ساتھ ہے خلاف قیاس جوہری نے کہا ہے کہ فعل فعلا کی جمع فعال پر نہیں آتی لیکن انہوں نے سماع پر قیاس کر کے یہ جمع بنا دی ہے اور عرب کا دستور ہے کہ شیئے اسکی ضد پر قیاس کر لیا کرتے ہیں قاموس میں کہا ہے جیسا ان کا یہ قول ہے عجوز کو مذکر کیوجہ سے حالانکہ وہ مفعول بمعنے فاعل پر

عجزا حضا وجہ الا یعجزان یاتی الانسان بشیء یعجز خصمہ ویقصر دونہ قال تعالی وما انتم بمعجزین فی الارض وقولہ تعالی اعجزت ان اکون مثل ھذا الغراب ای قصرت ومعجزۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما عجز بہ الخصم عند التحدی والھاء للمبالغۃ وقولہ تعالی غیر معجزی اللہ ای معناہ لا تفوتونہ وان امھلکم وقولہ تعالی والذین سعوا فی آیاتنا معاجزین قال فی القاموس ای یعاجزون الانبیاء واولیاءھم ای یقاتلونھم ویمانعونھم لیصدوھم عن امر اللہ تعالی او معاندین مسابقین او ظانین انھم یعجزونا ھ وقولہ تعالی کانھم اعجاز نخل خاویۃ ای اصول نخل بالیۃ وقولہ اعجاز نخل منقعر ای اصول نخل منقطع والعجوز سمیت عجوزا لعجزھا عن کثیر من الامور قال تعالی الا عجوزا فی الغابرین وقال عاد لما انا عجوز عقیم وجمع العجوز عجائز **عجب** قال تعالی یاکلھن سبع عجاف العجاف بالکسر علی غیر القیاس قال الجوھری لان افعل وفعلاء لا یجمع علی فعال فانھم بنوہ علی سمان والعرب تبنی الشیء علی ضدہ قال فی القاموس کقولھم عداقۃ بالھاء لمکان صیدلقۃ وفعول بمعنی فاعل

أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ أَيْ أَفَسَقْتُمْ وَاسْتَقْتُمْ وَالْعَجَلُ مُحَرَّكَةً الطِّينُ أَوِ الْحَمَأَةُ (قاموس) وَقَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ أَيْ مِنْ طِينٍ وَأَنْشَدَ وَالنَّبْعُ فِي الصَّخْرَةِ الصَّمَّاءِ مَنْبِتُهُ وَالنَّخْلُ يَنْبُتُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالْعَجَلِ

کیا تم نے جلدی کی اپنے رب پر امر سے یعنی تم نے حکم عدولی کی اور عجل حرکات کے ساتھ کیچڑ یا سیاہ کیچڑ کو کہتے ہیں (قاموس) اور ابن اعرابی نے کہا ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں کہ انسان عجل سے پیدا کیا گیا ہے یعنی کیچڑ سے اور یہ شعر پڑھا اور چشمے کے اگنے کی جگہ سخت پتھر ہوتا ہے اور کھجور پانی اور کیچڑ میں سے اگتی ہے اور ابن عرفہ نے

وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ لَيْسَ عِنْدِي فِي هٰذِهِ الْحِكَايَةِ عَمَّنْ يُرْجَعُ إِلَيْهِ فِي عِلْمِ اللُّغَةِ وَمِثْلُهُ قَوْلُ الْأَزْهَرِيِّ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ هِيَ لُغَةٌ حِمْيَرِيَّةٌ وَأَنْشَدَ الْبَيْتَ الْمَذْكُورَ وَقَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِصِحَّتِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِهِ ابْنُ دُرَيْدٍ وَقَالَ الرَّاغِبُ قَوْلُهُ تَعَالَى مِنْ عَجَلٍ قَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ حَمَأٍ مَسْنُونٍ وَلَيْسَ لِشَيْءٍ بَلْ ذٰلِكَ تَنْبِيهٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يَتَعَدَّى وَأَنَّ ذٰلِكَ إِحْدَى الْقُوَى الَّتِي رُكِّبَ عَلَيْهَا وَعَلَى ذٰلِكَ قَالَ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا إِنْتَهَى وَفِي التَّهْذِيبِ قَالَ الْفَرَّاءُ خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ وَعَلَى عَجَلٍ كَأَنَّكَ قُلْتَ رُكِّبَ عَلَى الْعَجَلَةِ وَبُنِيَتْهُ الْعَجَلَةُ وَخُلِقَتْهُ الْعَجَلَةُ وَعَلَى الْعَجَلَةِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ خُوطِبَتِ الْعَرَبُ بِمَا تَعْقِلُ وَالْعَرَبُ تَقُولُ لِلَّذِي يُكْثِرُ الشَّيْءَ خُلِقْتَ مِنْهُ كَمَا تَقُولُ خُلِقْتَ مِنْ لَعِبٍ إِذَا بُولِغَ فِي وَصْفِهِ بِاللَّعِبِ خُلِقَ فُلَانٌ

کہا ہے میرے پاس کوئی روایت کسی قابل اعتماد آدمی سے نہیں کہ جس پر علم لغت میں کیا جاتا اور اسی کی مثل ازہری کا قول ہے اور ابو عبیدہ نے کہا ہے یہ حمیری لغت ہے اور یہ مذکور شعر اس نے بھی پیش کیا ہے اور زمخشری نے کہا ہے اللہ ہی اسکی صحت کو جانتا ہے اور اسی کی مثل کی طرف ابن درید نے اشارہ کیا ہے اور راغب نے کہا ہے اللہ کریم کا قول من عجل یہ قول کہ عجل سے پس بعض نے اس میں کہا ہے سیاہ مٹی سے کیچڑ سے اور یہ کچھ نہیں بلکہ یہ تنبیہ ہے اس پر کہ وہ تجاوز نہیں کرتا اور یہ کہ اس کے قویٰ میں سے ایک قوت ہے کہ جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے اور اسی پر یہ فرمایا ہے اور انسان جلد باز ہے الخ اور تہذیب میں ہے کہ فراء نے کہا ہے پیدا کیا گیا انسان عجل سے اور عجل پر گویا کیا ہے کہ مرکب کیا گیا ہے عجلت (جلدی) پر اور اسکی بناوٹ اور اسکی خلقت عجلت ہے اور عجلت پر ہے اور اسی کی مثل ابو اسحاق نے کہا ہے کہ خطاب کیا گیا عرب کو جو کہ سمجھ سکیں اور عرب لوگ کہا کرتے ہیں اس شخص کو جو کہ ایک چیز کو زیادہ کرے تو اس سے پیدا کیا گیا جیسا کہ تم کہو کہ تو کھیل سے پیدا کیا گیا ہے جبکہ اس امر میں مبالغہ منظور ہو کہ تم بہت کھیلتے ہو اور

اَنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ وَقَوْلُهٗ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ
عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ اَيْ مَنْ كَانَتْ
يَعْسُرُ الدُّنْيَا هِمَّتُهٗ وَلَمْ يُرِدْ غَيْرَهَا فَفَضَّلْنَا
عَلَيْهِ اَيْ نُعْطِيْهِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ عَجِّلْ لَنَا مَا قَطَّنَا
فَعَجِّلْ لَكُمْ هٰذِهٖ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ
فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ يَعْنِيْ مَاتَ وَمَنْ تَاَخَّرَ اَيْ
اَجَلُهٗ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى اَيِ الْكَبَائِرَ وَ
قِيْلَ لِمَنِ اتَّقَى الصَّيْدَ حَتّٰى يَنْفِرَ اَهْلُ مِنًى مِنَ
النَّفَرِ الْاَخِيْرِ وَقِيْلَ لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَقِيْلَ لِمَنِ
اتَّقَى الرَّفَثَ وَالْفُسُوْقَ وَالْجِدَالَ وَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ فِيْ اِحْرَامِهٖ وَقَوْلُهُمْ قَوْسٌ عَجْلٰى
لَيْسَ مَا سَرِيْعَةُ السَّهْمِ قَالَ فِي التَّاجِ حَكَاهُ
اَبُوْ حَنِيْفَةَ اھ وَالْعَاجِلُ خِلَافُ الْاٰجِلِ وَفِيْهِ
دُخُوْلُ الرَّجُلِ عَلَى الْمَرْاَةِ بِهٰذَا الْمَهْرِ الْعَاجِلِ
اَيِ الْمَهْرُ الْعَاجِلُ الَّذِيْ هُوَ خِلَافُ الْاٰجِلِ
وَالْعَجَلُ وَالْعَجَلَةُ خِلَافُ الْبُطْءِ وَقَالَ فِي التَّاجِ
وَالْعَاجِلُ وَالْعَاجِلَةُ نَقِيْضُ الْاٰجِلِ وَالْاٰجِلَةُ
عَامٌّ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَاَعْجَلَهٗ سَبَقَهٗ كَاسْتَعْجَلَهٗ
قَالَ تَعَالٰى وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ اَيْ كَيْفَ
سَبَقْتَهُمْ يُقَالُ اَعْجَلَنِيْ فَعَجِلْتُ لَهٗ وَاسْتَعْجَلْتُهٗ
تَقَدَّمْتُهٗ وَعَجَّلْتُهٗ عَلَى الْعَجَلَةِ وَعَجَّلَهٗ تَعْجِيْلًا
اَسْتَحَثَّهٗ وَاَعْجَلَتِ النَّاقَةُ اِعْجَالًا اَلْقَتْ
وَلَدَهَا لِغَيْرِ تَمَامٍ فَهِيَ مُعْجِلَةٌ اھ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى

حکم تو اللہ ہی کیلئے ہے اور یہ قول جو جلد آنیوالی چاہتا ہے
تو ہم اس کو جلدی دیتے ہیں دنیا میں جو چاہتے ہیں جس کے
لئے چاہتے ہیں یعنی جسکا مقصد دنیا کی نعمتیں ہوتی ہیں اور
آخرت کے سوا نہیں چاہتا تو ہم اس کو دیدیتے ہیں اور اسپر طرح
یہ کہ جلدی دے ہمکو ہمارا حصہ اور پس جلدی دے تم کو
اور یہ قول پس جو جلدی کرے دو دن میں پس اس پر
کوئی گناہ نہیں یعنی فوت ہوجائے اور جو متاخر ہو یعنی اسکی اجل
تو اسپر بھی کوئی گناہ نہیں اس کیلئے جو بچے یعنی کبائر سے اور کہا گیا ہے
جو کہ بچے شکار سے یہاں تک اہل منیٰ اترائیں یعنی اخیری اترنا
اور کہا گیا ہے جو کہ اللہ سے ڈرے اور کہا گیا ہے جو کہ حج
اور فسق کی باتوں اور جنگ جدل اور اللہ کے ان محرمات
سے بچے جو کہ اس نے احرام کی حالت میں محرم پر حرام کئے ہیں
ان کا یہ قول قوس عجلی کسری کی طرح یعنی تیز تیر والا تاج میں کہا
حکایت کیا ہے اسکو ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے الخ عاجل آجل کا خلاف
ہے اور انہی معنوں میں یہ ہے کہ مرد کا عورت کے پاس جانا عاجل
یعنی مہر عاجل کو گرا دیتا ہے یہ وہ عاجل ہے جو کہ آجل کے
خلاف ہوتا ہے اور عجل اور عجلت (بطور دیر) کے خلاف ہے
اور تاج میں ہے عاجل اور عاجلۃ آجل اور آجلہ کی نقیض ہیں
اور یہ عام ہیں ہر ایک شیئے میں اور اعجلہ یعنے سبقہ (اس سے عجلی
کی) کے ہے استعجلہ کی مانند فرمایا اور کس نے جلدی کرائی تجھ کو
اپنی قوم سے یعنی تو نے کیوں ان سے سبقت کی کہا جاتا ہے عجلنی
فعجلت له اور استعجلت اور عجلہ تعجیلا یعنی اس کو جلدی پر امادہ کیا
اور اعجلت الناقۃ اعجالا قبل از وقت بچہ دیا پس اس اونٹنی

عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ وَقَالَ اَبُوْ خَيْرَةَ هُوَ
عِجْلٌ حِيْنَ تَضَعُهُ اُمُّهُ اِلٰى شَهْرٍ ثُمَّ بَرْغَزٌ
نَحْوُ اِبْنِ شَهْرَيْنِ وَنِصْفٍ ثُمَّ هُوَ الْفَزَرُ قَدْ
وَجَمْعُ الْعِجْلِ عُجُوْلٌ وَالْاُنْثٰى عِجْلَةٌ وَبَقَرَةٌ
مُعْجِلٌ كَمُحْسِنٍ اَىْ ذَاتُ عِجْلٍ وَبَنُوْ عِجْلٍ حَيٌّ
مِنْ رَبِيْعَةَ وَهُوَ عِجْلُ بْنُ لُجَيْمِ بْنِ مُصْعَبِ ابْنِ
عَلِىِّ بْنِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ وَكَانَ يُحَمَّقُ قِيْلَ لَهٗ مَا
سَمَّيْتَ فَرَسَكَ هٰذَا فَقَاءَ اِحْدٰى عَيْنَيْهِ
وَقَالَ سَمَّيْتُهُ الْاَعْوَرَ وَاُمُّهُ حَدَامِ الَّتِىْ
يُضْرَبُ بِهَا الْمَثَلُ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَبَّانَ
بْنِ ثَعْلَبَةَ الْعِجْلِىُّ لَهٗ صُحْبَةٌ وَاَبُو الْمُعْتَمِرِ حَوْشَبُ
بْنُ الْمُشَمْرَجِ الْعِجْلِىُّ تَابِعِىٌّ وَاَبُو الْاَشْعَثِ
اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِىُّ بَصْرِىٌّ مِنْ شُيُوْخِ
مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِىِّ وَاَبُوْ دُلَفٍ الْقَاسِمُ بْنُ عِيْسٰى
الْعِجْلِىُّ جَوَادٌ مَشْهُوْرٌ قَالَ الْجَوْهَرِىُّ وَاَمَّا
قَوْلُهُ عَلِمْنَا اَخَوَالَنَا بَنُوْ عِجْلٍ اِنَّمَا حَرَّكَ الْجِيْمَ
ضَرُوْرَةً لِاَنَّهٗ يَجُوْزُ تَحْرِيْكُ السَّاكِنِ فِى الْقَافِيَةِ
بِحَرَكَةِ مَا قَبْلِهٖ وَالْعُجْلَةُ بِالْكَسْرِ السُّقَاءُ
وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِىِّ الدَّلْوُ لَا يُجْمَعُ عَجَلٌ
كَعِنَبٍ وَكَقِرَبٍ وَقِرْبَةٍ قَالَ الْاَعْشٰى
وَالسَّاحِبَاتُ ذُيُوْلَ الرَّيْطِ اَرْدِيَةً
وَالرَّافِلَاتُ عَلٰى اَعْجَازِهَا الْعُجَلُ
قَالَ ثَعْلَبُ شَبَّهَ اَعْجَازَهُنَّ بِالْاَسْقِيَةِ الْمَلْوُثَةِ

گوسالہ جو محض جسم ہتا اور اس کیلئے آواز تھی اور ابو خیرہ نے
کہا ہے اس کو عجل کہتے ہیں جبکہ پیدا ہوتا ہے ایک ماہ تک پھر تفزر یا
اڑھائی ماہ تک برغز کہتے ہیں پھر اسکو فزر کہتے ہیں۔ عجل
کی جمع عجول اور مونث عجلۃ اور بقرۃ معجل محسن کے وزن پر
بچھڑے والی گائے کو کہتے ہیں اور بنو عجل ایک قبیلہ ہے
قوم ربیعہ سے اور وہ عجل بن لجیم بن صعب بن علی بن
بکر بن وایل ہے اور وہ ناسمجھ خیال کیا جاتا ہے کہا گیا ہے
کہ اس کو کہا گیا کہ تم نے اپنے گھوڑے کا نام کیا رکھا ہے
تو اسکی ایک آنکھ پھوڑ دی اور کہا میں نے اس کا نام اعور رکھا ہے
اور اسکی والدہ حدام ہے جو کہ ضرب المثل کے طور پر ذکر کیجاتی ہے
اور منجملہ ان کے فرات بن حبان ثعلبہ عجلی ہے اور وہ آنحضرت
کی صحبت سے مشرف ہے اور ابو المعتمر حوشب بن المشمرج عجلی تابعی
اور ابو الاشعث احمد بن المقدام عجلی بصری مسلم اور ترمذی کے شیخوں
میں سے ہیں اور ابو دلف القاسم بن عیسے عجلی مشہور سخی ہے جو کہ
نے کہا ہے لیکن اس کا یہ قول ہم نے جان لیا ہے
اپنے ماموں بنو عجل کو اور یہاں پر جیم کو حرکت دی ہے ضرورت
کیوجہ سے کیونکہ قافیہ میں ساکن کو حرکت دینی جائز ہے بوجہ
ماقبل کی حرکت کے اور عجلہ کسرہ کے ساتھ مشک
کو کہتے ہیں اور ابن اعرابی نے کہا ہے دلاب کو کہتے ہیں
اور جمع اسکی عجل ہے عنب کی مانند اور جیسا کہ قربۃ اور قرب
آیا ہے اعشی نے کہا ہے اور کھینچنے والیں اپنی چادروں کے دامنوں کو
گھسٹتے چلتے ہوئے اور مشک کرچلنے والیں انکو سوندھے مشکیں ہیں
ثعلب نے کہا ہے تشبیہ دی ہے ان کے اعجاز کو مشکوں کے ساتھ جو کہ پیسوتی ہیں

مِنَ الْكَيْسِ إِذَا وَصَفْتَهُ بِالْكَيْسِ وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ فِي مَعْنَى الْآيَةِ أَيْ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا يَسْتَعْجِلُوْنَ فَالْجَوَابُ مُضْمَرٌ قِيْلَ إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا بَلَغَ مِنْهُ الرُّوْحُ الرُّكْبَتَيْنِ هَمَّ بِالنُّهُوْضِ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ وَقَالَ ثَعْلَبٌ مَعْنَاهُ خُلِقَتِ الْعَجَلَةُ مِنَ الْإِنْسَانِ قَالَ ابْنُ جِنِّيٍّ الْأَحْسَنُ أَنْ يَكُوْنَ تَقْدِيْرُهُ خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ لِكَثْرَةِ فِعْلِهِ إِيَّاهُ وَاعْتِيَادِهِ لَهُ وَهٰذَا أَقْوٰى مَعْنًى مِنْ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ خُلِقَ الْعَجَلُ مِنَ الْإِنْسَانِ لِأَنَّهُ أَمْرٌ قَلِيْلُ الْاِطِّرَادِ وَاتِّسَعَ وَحَمْلُهُ عَلَى الْقَلْبِ يَبْعُدُ فِي الصَّنْعَةِ وَيَصْغُرُ الْمَعْنٰى قَالَ وَكَانَ هٰذَا الْمَوْضِعُ لَمَّا خَفِيَ عَلٰى بَعْضِهِمْ قَالَ إِنَّ الْعَجَلَ هُنَا الطِّيْنُ قَالَ وَلَعَمْرِيْ أَنَّهُ فِي اللُّغَةِ لَكَمَا ذَكَرَ غَيْرَ أَنَّهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ لَا يُرَادُ بِهِ إِلَّا نَفْسُ الْعَجَلَةِ وَالسُّرْعَةِ أَلَا تَرَاهُ عَزَّ اسْمُهُ كَيْفَ قَالَ عَقِيْبَهُ سَأُرِيْكُمْ آيَاتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ فَنَظِيْرُهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفًا لِأَنَّ الْعَجَلَ ضَرْبٌ مِنَ الضُّعْفِ لِمَا يُؤْذِنُ بِهِ مِنَ الضَّرُوْرَةِ وَالْحَاجَةِ فَهٰذَا وَجْهُ الْقَوْلِ فِيْهِ وَالْعَجَلُ بِالْكَسْرِ وَلَدُ الْبَقَرَةِ قَالَ الرَّاغِبُ تُقَوِّيْ فِيْهِ الْعَجَلَةُ إِذَا سَارَ أَوْلًا قَالَ تَعَالٰى

اسکی عقلمندی میں مبالغہ کرنا ہو اور ابو حاتم نے اس آیت کریمہ کے معنی نہیں کہا ہے یعنی اگر جانتے تو جلدی نہ کرتے اور جواب مقدر ہے اور کہا گیا کہ حضرت آدم میں جب روح کہنیوں تک پہونچی تو اٹھنا چاہا اس سے پہلے کہ روح قدموں تک پہونچے تو خداوند کریم نے اسوقت یہ فرمایا ثعلب نے کہا اس کے معنے یہ ہیں کہ جلد بازی انسان سے پیدا کیگئی ہے اور ابن جنی نے کہا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اسکی تقدیر یہ ہو کہ خلق الانسان من عجل اس کے زیادہ جلد بازی کرنیسے یہ کہا گیا ہے اور یہ معنے زیادہ قوی ہیں اس سے کہ یہ مراد ہو کہ جلدی انسان سے پیدا کیگئی ہے کیونکہ یہ امر قرین قیاس اور وسیع ہے اور قلب پر حمل کرنا فصاحت بلاغت سے بعید ہے اور معنے بھی حقیر ہو جاتے ہیں اور کہا کہ جب یہ معنے بعضوں پر مخفی رہے تو کہدیا عجل سے مراد یہاں پر کیچڑ ہے اور ضرور یہ لغت میں ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے لیکن اس موقع پر اس سے مراد نفس عجلت اور سرعت ہی کیا تو نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم اس کے بعد کسطرح فرمایا ہے میں تمہیں اپنے نشان بتا دونگا پس جلدی مت کرو پس اسکی نظیر الکریم کا یہ قول ہے اور انسان بہت جلد باز ہے اور کہ انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے کیونکہ جلد بازی بھی ایک قسم کا ضعف ہے کیونکہ یہ ضرورت حاجت پر آگاہ کرتی ہے پس یہ وجہ ہے اسمیں کہنے کی اور عجل کسرہ کے ساتھ گوسالہ کو کہتے ہیں اور راغب نے کہا ہے اسمیں جلدی خیال کیجاتی ہے جبکہ نر ہو جائے فرمایا

هٰذَانِ اِثْنَانِ كَثِيْرًا يُقَالُ رَجُلٌ اَعْجَمُ وَقَوْمٌ اَعْجَمُ قَالَ سَلُوْمٌ

لَوْ اَصْبَحَتْ وَسْطَ الْاَعْجَمِ
فِي الرُّوْمِ اَوْ فَارِسٍ اَوْ فِي الدَّيْلَمِ
اِذًا لَزُرْنَاكِ وَلَوْ بِسُلَّمِ

وَقَوْلُ اَبُو النَّجْمِ

وَطَالَمَا وَطَالَمَا وَطَالَمَا
غَلَبْتُ عَادًا وَغَلَبْتُ الْاَعْجَمَا

اِنَّمَا اَرَادَ الْعَجَمَ فَاَفْرَدَهُ لِمُقَابَلَتِهٖ اِيَّاهُ بِعَادٍ وَعَادٌ لَفْظٌ مُفْرَدٌ وَاِنْ كَانَ مَعْنَاهُ الْجَمْعُ وَقَدْ يُرَادُ الْاَعْجَمِيُّوْنَ وَاِنَّمَا اَرَادَ اَبُو النَّجْمِ بِهٰذَا الْجَمْعِ اَيْ غَلَبْتُ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَاِنْ كَانَ الْاَعْجَمُ لَيْسُوْا مِمَّنْ عَارَضَ اَبُو النَّجْمِ لِاَنَّ اَبَا النَّجْمِ عَرَبِيٌّ وَالْعَجَمُ غَيْرُ عَرَبٍ وَقَدْ يَكُوْنُ الْعُجْمُ بِالضَّمِّ جَمْعُ الْعَجَمِ تَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْعُجْمُ وَالْعُرْبُ قَالَ ذُو الرُّمَّةِ

وَلَا بِرَاىٍ مِثْلِهَا عُجْمٌ وَلَا عُرْبُ

وَذَكَرَ ابْنُ جِنِّيْ فِيْ مُقَدِّمَةِ كِتَابِ سِرِّ الصِّنَاعَةِ اَنَّ مَادَّةَ ع ج م وَقَعَتْ فِيْ لُغَةِ الْعَرَبِ لِلْاِبْهَامِ وَالْاِخْفَاءِ وَضِدِّ الْبَيَانِ اِهٖ وَفِي الْقَامُوْسِ وَالْاَعْجَمُ مَنْ لَا يُفْصِحُ وَفِي التَّاجِ وَلَا يُبِيْنُ كَلَامَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ وَامْرَاَةٌ عَجْمَاءُ وَمِنْهُ زَيْدٌ الْاَعْجَمُ

بہت لاتے ہیں کہا جاتا ہے اعجم مرد اور اعجم قوم

اگر تو ہوتی اعجموں میں
روم یا فارس یا دیلم میں
تو اس وقت ہم تیری زیارت کرتے اگرچہ سیڑھی کے ساتھ

اور بہت بہت دفعہ
میں عاد اور عجم پر غالب آیا ہوں

سو اس کے نہیں کہ مراد عجم ہے پس اسکو مفرد لایا ہے عاد کے مقابلہ کیوجہ سے اور عاد مفرد لفظ ہے اگرچہ معنے اس کے جمع کے ہیں اور کبھی مراد اعجمین ہوتے ہیں لیکن ابو النجم نے اس سے مراد جمع لیا ہے یعنی میں سب لوگوں پر غالب آیا اگرچہ اعجم ان سے نہیں کہ ابو النجم کیونکہ ابو النجم عربی اور عجم عرب نہیں ہیں اور کبھی عجم ضمہ کے ساتھ عجم کی جمع آتی ہے تم کہو گے ہؤلاء العجم والعرب ذو الرمہ نے کہا ہے اسکی مثل نہ عرب دیکھیں گے اور نہ عجم لوگ اور ابن جنی نے ذکر کیا ہے اپنی کتاب سر الصناعہ کے مقدمہ میں کہ ع ج م کا مادہ لغت عرب میں ابہام و اخفا اور ضد بیان کیلئے واقع ہوا ہے اور قاموس میں ہے اعجم وہ جو بیان نہ کر سکے اور تاج میں ہے کہ اپنی کلام کو بیان نہ کر سکے اگرچہ عربوں سے ہو اور عورت کیلئے عجماء آتا ہے اور اسی سے زید اعجم

وَيُجْمَعُ أَيْضًا عَلَى عِجَازٍ مِثْلَ حِبَارٍ لِكَنَهْبَةٍ وَ
ذِهَابٍ وَالْعِجْلَةُ نَبَاتٌ يَبْتَطِيلُ مَعَ الْأَرْضِ
وَهُوَ الْوَشِيجُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ أَطْيَبُ كَلَإٍ
وَلَيْسَ بِبَقْلٍ وَقِيلَ هِيَ شَجَرَةٌ ذَاتُ دَرَقٍ
وَكُعُوبٍ وَقَضْبٍ لَيِّنَةٍ مُسْتَطِيلَةٍ لَهَا ثَمَرٌ
مِثْلُ رِجْلِ الدَّجَاجَةِ مُسْتَقِيمَةٌ فَإِذَا يَبِسَتْ
تَفَتَّحَتْ وَلَيْسَ لَهَا زَهْرَةٌ عُجْمٌ الْعُجْمَةُ
خِلَافُ الْإِبَانَةِ وَالْأَعْجَامُ الْإِبْهَامُ
وَاسْتَعْجَمَتِ الدَّارُ إِذَا بَانَ أَهْلُهَا وَلَمْ
يُبَيِّنْ فِيهَا عَرِيبٌ أَيْ مَنْ يُبَيِّنُ جَوَابًا
وَلِذَلِكَ قَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ خَرَجْتُ عَنْ بَلَدٍ
يَنْطِقُ كِنَايَةٌ عَنْ عِمَارَتِهَا وَكَوْنُ السُّكَّانِ
فِيهَا وَالْعُجْمُ خِلَافُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِيُّ مَنْسُوبٌ
إِلَيْهِمْ وَالْأَعْجَمُ مَنْ فِي لِسَانِهِ عُجْمَةٌ عَرَبِيًّا
كَانَ أَوْ غَيْرَ عَرَبِيٍّ اِعْتِبَارًا بِقِلَّةِ فَهْمِهِمْ
عَنِ الْمُعْجَمِ وَمِنْهُ قِيلَ لِلْبَهِيمَةِ عَجْمَاءُ
وَالْأَعْجَمِيُّ مَنْسُوبٌ إِلَيْهِ قَالَ تَعَالَى وَلَوْ
نَزَّلْنَاهُ عَلَى بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ عَلَى حَذْفِ
الْيَاءَاتِ وَقَالَ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا أَعْجَمِيًّا
لَقَالُوا وَقَالَ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ
وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ (مفردات) وَفِي
الْقَامُوسِ الْعُجْمُ بِالضَّمِّ وَالتَّحْرِيكِ خِلَافُ
الْعَرَبِ وَقَالَ فِي التَّاجِ وَالْعَرَبُ يَعْتَقِبُ

اور جمع کیا جاتا ہے عجاز پر بھی جیسا کہ جبا جیسا ذہب اور
ذہاب اور عجلہ ایک بوٹی ہے جو کہ زمین کے ساتھ لپٹی
ہوتی ہے اور اسی کو وشیج کہتے ہیں ابو حنیفہ نے کہا ہے وہ
عمدہ گھاس ہے اور وہ ترکاری نہیں اور کہا گیا ہے وہ
ایک درخت ہے پتوں والا اور گہرہ اور نرم کانوں والا
اور اس کا پھل بھی ہوتا ہے مرغی کے پنجہ کے مانند بند
ہوتا ہے اور جب خشک ہو جاتا ہے تو کھل جاتا ہے اور اس کا
شگوفہ نہیں ہوتا عُجْم عجمہ بانت (ظاہر کرنے) کی خلاف اور
اعجام ابہام کو کہتے ہیں اور استعجمت الدار جبکہ اس کے رہنے والے جدا
اور دور ہو جائیں اور کوئی جواب دینے والا نہ ہو
اور اسی وجہ سے بعض عربوں نے کہا ہے کہ میں اس
ملک سے نکلا جو کہ کنایہ بولتے ہیں اپنی آبادی سے اور ساکنوں
کے ان میں ہونے سے اور عجم کہتے ہیں عرب کے خلاف کو
اور عجمی منسوب ہے انکی طرف اور عجم وہ ہے کہ جسکی زبان میں
لکنت ہو عرب ہو یا عجمی ہو کیونکہ عجم سے سمجھ کم آسکتی ہے اور اسی
سے کہ چارپاؤں کو عجماء کہتے ہیں اور اعجمی منسوب ہے ان کی
طرف فرمایا اور اگر ہم اتارتے اس کو بعض اعجمیوں پر پھر پڑھتا
یائیں حذف ہیں اور فرمایا اور اگر بناتے ہم اس کو قرآن
اعجمی تو ضرور کہتے اور لسان میں کہا ہے اور جو وہ
اعجمی ہے اور یہ لسان عربی بیان کرنیوالی
ہے (مفردات) اور قاموس میں ہے کہ عجم ضمہ
اور حرکات کے ساتھ عرب کے خلاف کو
کہتے ہیں اور تاج میں کہا ہے اور عرب ان دو ضمہ والو کو بہت

أَزَالَ عُجْمَتَهُ بِالنُّقَطِ وَأَنْشَدَ الْجَوْهَرِيُّ لِرُؤْبَةَ وَيُقَالُ لِخُطَيْئَةَ

وَالشِّعْرُ لَا يَسْتَطِيعُهُ مَنْ يَظْلِمُهُ
إِذَا يُرِيدُ أَنْ يُعْرِبَهُ فَيُعْجِمُهُ

أَيْ يَأْتِي بِهِ أَعْجَمِيًّا يَعْنِي يُلْحِنُ فِيهِ هٰذَا قَوْلُ الْجَوْهَرِيِّ وَقِيلَ يُرِيدُ أَنْ يُبَيِّنَهُ فَيَجْعَلُهُ مُشْكِلًا لَا بَيَانَ لَهُ فَاسْتَعْجَمَ الرَّجُلُ سَكَتَ وَكُلُّ مَنْ لَمْ يُقْدِرْ عَلَى الْكَلَامِ فَهُوَ أَعْجَمُ وَمُسْتَعْجِمٌ وَاسْتَعْجَمَ الْقِرَاءَةَ إِذَا لَمْ يُقْدِرْ عَلَيْهَا لِغَلَبَةِ النُّعَاسِ وَالْعُجْمُ بِالْفَتْحِ وَسُكُونِ الْجِيمِ أَصْلُ اللِّثَةِ وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ مِثْلُ الْعُجْبِ وَهُوَ الْعُصْعُصُ وَيُضَمُّ وَزَعَمَ اللِّحْيَانِيُّ أَنَّ مِيمَهَا بَدَلٌ مِنْ بَاءِ عُجُبٍ وَعَجَبٍ لِلذَّكَرِ وَالْأُنْثَى ج أَعْجُومٌ بِالضَّمِّ وَالْعَجَمُ بِالتَّحْرِيكِ قَالَ فِي التَّاجِ وَعَلَيْهِ اقْتَصَرَ الْجَوْهَرِيُّ وَأَوْرَدَهُ الْمُبَرِّدُ فِي الْكَامِلِ فِي الْمُحَرَّكِ أَيْضًا نَوَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ تَمْرٍ وَنَبْقٍ وَغَيْرِهِمَا الْوَاحِدَةُ عُجْمَةٌ مِثْلُ قَصَبٍ وَقَصَبَةٍ وَعَجَمَهُ يَعْجَمُهُ عَجْمًا وَعُجُومًا عَضَّهُ شَدِيدًا بِالْأَضْرَاسِ دُونَ الثَّنَايَا وَعَجَمَهُ إِذَا أَكَلَهُ لِلْأَكْلِ وَالْخُبْزِ وَبَابُ مُعْجَمٍ مُكْرَمٍ مُبْهَمٌ وَمُقْفَلٌ وَالْعَجْمَاءُ الْبَهِيمَةُ وَفِي الْحَدِيثِ جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ عَجْمَاءَ لِأَنَّهَا لَا تَتَكَلَّمُ وَالْعَجْمَاءُ الَّتِي لَا شَجَرَ فِيهَا وَالْعَوَاجِمُ الْأَسْنَانُ

اسکی لکنت کو دور کر دیا ہے نقطوں کے ساتھ اور جوہری نے شعر پڑھا ہے رؤبہ کے لئے اور کہا گیا ہے کہ خطیہ کے لئے اور وہ شخص شعر کی طاقت نہیں رکھتا جو کہ اسپر ظلم کرتا ہے چاہتا ہے کہ اس کو اعراب دے پس معجم کر دیتا ہے یعنی اس کو اعجمی لاتا ہے یعنی غلطی کر دیتا ہے اسمیں یہ جوہری کا قول ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کو بیان کرنا چاہتا ہے تو اس کو مشکل کر دیتا ہے جس کا بیان نہیں ہوتا اور استعجم الرجل کے معنے ہیں کہ آدمی چپ ہوا اسیطرح جو کہ بات پر قادر نہ ہو پس وہ اعجم اور مستعجم ہے اور استعجم القرأت جبکہ اونگ کی وجہ سے قرأت پر قادر نہ ہو اور عجم فتح اور سکون جیم کے ساتھ دم کی جڑ کو کہتے ہیں اور جوہری نے کہا ہے یہ عجب کی مانند ہے اور عصص کہتے ہیں اور ضمہ بھی دیا جاتا ہے اور لحیانی نے کہا ہے کہ اس کا میم عجب کی باء کے عوض ہے اور عجب نذکر اور مؤنث دونوں کیلئے ہے ج) عجوم ضمہ کے ساتھ اور عجم حرکات کے ساتھ تاج میں کہا ہے کہ جوہری نے اسی پر اقتصار کیا ہے اور ذکر کیا ہے اس کو مبرد نے کامل میں اور غراب کیطرح بھی آیا ہے ہر ایک تنیئے کی گٹھلی کھجور اور بیر وغیرہ سے واحد اس کا عجمۃ جیسا قصب اور قصبۃ اور عجمہ بعجمہ اور عجوما اس کو سخت کاٹا ہے ہڑوں سے نہ اگلے دونوں دانتوں سے اور عجمہ جبکہ کھائے اور خبزۃ اور باب معجم مکرم کی مانند مبہم اور مقفل اور عجماء چارپایوں کو کہتے ہیں اور حدیث میں ہے چارپایوں کا زخم تاوان نہیں ہے اور چارپایوں کو اسلئے عجماء کہتے ہیں کہ وہ باتیں نہیں کرتے اور عجماء وہ اراضی ہے کہ جسمیں درخت نہ ہوں اور عواجم دانتوں کو کہتے ہیں

وَالْاَعْجَمُ اَیْضًا مَنْ فِیْ لِسَانِهٖ عُجْمَةٌ وَاِنْ اَفْصَحَ بِالْعَرَبِیَّةِ وَرَجُلَانِ اَعْجَمَانِ وَقَوْمٌ اَعْجَمُوْنَ وَاَعَاجِمُ وَفِی التَّنْزِیْلِ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ کَمَا فِی الصِّحَاحِ قَالَ الشَّاعِرُ

مَنْهَلٌ لِلْعِبَادِ لَا بُدَّ مِنْهُ
مُنْتَهَی کُلِّ اَعْجَمٍ وَفَصِیْحٍ اھ

اور اعجم وہ بھی ہے کہ جسکی زبان میں لکنت ہو اگرچہ عربی فصیح بولتا ہو تثنیہ اعجمان اور جمع اعجمون اور اعاجم ہے اور قرآن مجید میں اور اگر ہم اس کو اتارتے بعض عجمون پر عجمین جیسا کہ صحاح میں ہے شاعر نے کہا ہے ایک گھاٹ ہے بندوں کے لئے جس سے چارہ نہیں ہے وہ منتہی ہے ہر ایک عجمی اور فصیح کا الخ میں کہتا ہوں کہ

قُلْتُ قَالَ بَعْضُهُمُ الْاَعْجَمُ الَّذِیْ فِیْ لِسَانِهٖ عُجْمَةٌ بِضَمِّ الْعَیْنِ وَهِیَ لُکْنَةٌ وَعَدَمُ فَصَاحَةٍ یُقَالُ عُجِمَ بِالضَّمِّ عُجْمَةً فَهُوَ اَعْجَمُ وَالْمَرْاَةُ عَجْمَاءُ وَجَمْعُ الْاَعْجَمِ اَعْجَمُوْنَ وَجَمْعُ الْاَعْجَمِیِّ اَعْجَمِیُّوْنَ عَلٰی لَفْظِهٖ فَلَوْ قَالَ الْعَرَبِیُّ یَا اَعْجَمِیُّ بِالْاَلِفِ لَمْ یَکُنْ قَذْفًا لِاَنَّهٗ نِسْبَةٌ اِلَی الْعُجْمَةِ وَهِیَ مَوْجُوْدَةٌ فِیْ بَعْضِ الْعَرَبِ فَکَاَنَّهٗ قَالَ یَا غَیْرَ فَصِیْحٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اَاَعْجَمِیٌّ وَعَرَبِیٌّ اَیْ اَقُرْاٰنٌ اَعْجَمِیٌّ وَنَبِیٌّ عَرَبِیٌّ وَالْاَعْجَمُ کُلُّ لُغَةٍ خَالِصَةِ الْعَرَبِیَّةِ وَالْعَجَمِیُّ مَنْسُوْبٌ اِلَی الْعَجَمِ بِفَتْحَتَیْنِ وَهُمُ الْفُرْسُ وَاِنْ اَفْصَحَ بِالْعَجَمِیَّةِ وَالْاَعْجَمِیُّ مَنْ لَا یُفْصِحُ وَاِنْ کَانَ عَرَبِیًّا وَالْاَعْجَمُ الْاَخْرَسُ وَلَقَبُ زِیَادٍ الشَّاعِرِ الْاَعْجَمُ الْمَوْجُ الَّذِیْ لَا یَتَنَفَّسُ وَلَا یَنْفَضُّ مَاؤُهٗ وَلَا یُسْمَعُ لَهٗ صَوْتٌ وَاَعْجَمُ الْکِتَابِ خِلَافُ اَعْرَابِهٖ کَمَا فِی الصِّحَاحِ اَیْ نَقْطِهٖ وَفِی النِّهَایَةِ

بعض نے کہا ہے کہ اعجم کہ جسکی زبان میں عجمت بضمہ عین یعنی لکنت اور فصاحت نہ ہو کہا جاتا ہے عجم ضمہ کے ساتھ عجمۃ اسم فاعل اعجم اور مونث اسکی عجماء ہے اور اعجم کی جمع اعجمون اور عجمی کی جمع اعجمیون ہے اس کے لفظ سے پس اگر عربی کو یا اعجمی الف کے ساتھ کوئی کہے تو یہ گالی نہ ہوگی کیونکہ یہ نسبت ہے عجمت کیطرف (لکنت کیطرف) اور یہ بعض عرب میں موجود ہے پس گویا کہا ہے کہ اے غیر فصیح اور اللہ کریم کا یہ قول کیا اعجمی اور عربی یعنی کیا قرآن عجمی اور نبی عربی ہو اور اعجم ہر ایک لغت جو کہ خالص عربیت والی ہو اور عجمی منسوب ہے عجم کیطرف دونوں فتحوں کے ساتھ اور وہ اہل فارس ہیں اگرچہ وہ فصیح عجمی بولتے ہوں اور اعجمی وہ ہے جو کہ فصیح نہ ہو اگرچہ عرب ہی ہو اور اعجم گنگ کو بھی کہتے ہیں اور لقب ہے زیاد شاعر کا اور اعجم وہ موج ہے جو کہ ہوا نہ دیتی ہو اور نہ پانی ڈالتی ہو اور نہ اس کی آواز سنی جاتی ہو اور اعجم الکتاب اعراب الکتاب کے خلاف ہے جیسا کہ صحاح میں ہے یعنی اسپر نقطے دیئے ہوں اور نہایہ میں

بِعَدَدِ مَا فَاتَهُ مِنْ زَمَانٍ آخَرَ غَيْرِ زَمَانِ
شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَالَ عِدَّةُ الشُّهُورِ أَيْ عَدَدُهَا
وَعِدَّةُ الْمَرْأَةِ فِي الْأَيَّامِ الَّتِي يَقْضِيهَا بِحِلٍّ
لَهَا التَّزَوُّجُ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ
تَعْتَدُّونَهَا وَقَالَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا
الْعِدَّةَ وَالْأَعْدَادُ مِنَ الْعَدِّ كَالْإِسْقَاءِ مِنَ
السَّقْيِ فَإِذَا قِيلَ أَعْدَدْتُ لَكَ هَذَا أَفَ
جَعَلْتُهُ بِحَيْثُ تَعُدُّهُ وَتَتَنَاوَلُهُ بِحَسَبِ حَاجَتِكَ
إِلَيْهِ قَالَ تَعَالَى وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ وَقَوْلُهُ وَأَعَدَّ
لَهُمْ جَنَّاتٍ وَقَوْلُهُ أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا
أَلِيمًا وَقَوْلُهُ أَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ وَقَوْلُهُ وَاعْتَدَتْ
لَهُنَّ مُتَّكَأً قِيلَ هُوَ مِنْهُ وَقَوْلُهُ وَلِتُكْمِلُوا
الْعِدَّةَ أَيْ عِدَّةَ الشَّهْرِ وَقَوْلُهُ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ
فَإِشَارَةٌ إِلَى شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَوْلُهُ فِي أَيَّامٍ
مَعْدُودَاتٍ فَهِيَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ النَّحْرِ
وَالْمَعْلُومَاتُ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَعِنْدَ بَعْضِ
الْفُقَهَاءِ الْمَعْدُودَاتُ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ
بَعْدَهُ فَعَلَى هَذَا يَوْمُ النَّحْرِ يَكُونُ مِنَ الْمَعْدُودَاتِ
وَالْمَعْلُومَاتِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ
أَيْ أَحْصَاهُ قَالَ الزَّجَّاجُ أَعْدَدْتُ الشَّيْءَ
وَعَدَدْتُهُ إِذَا مَسَكْتَهُ وَقِيلَ جَمَعَ مَالًا
مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَمَنَعَهُ حَقَّهُ وَأَعَدَّهُ ذُخْرًا

فوت ہوئے ہیں اور زمانہ سے سوا ماہ رمضان کے
اور فرمایا یعنی اسپر مہینوں کی تعداد اور عورت کی عدت
وہ دن ہیں کہ جن کے گذرنے پر اس کے لئے نکاح جائز
ہوتا ہے پس نہیں تمہارے لئے انپر کوئی عدت جو کہ وہ
گذاریں اور فرمایا پس طلاق دو سر پیدا اور حساب
عدت اور اعداد عدد سے ہو جیسا اسقاء سقی پس جب
اعددت لک ہذا کہا جائے تو اس کے معنی ہوتے
ہیں کہ میں نے بنایا ہو اس کو ایسے طور پر کہ تو اپنی حاجت
کو مطابق اس کے لے سکتا ہو فرمایا اور تیاری کرو ان کے
لئے اپنی طاقت کے موافق اور یہ قول اور تیار کی گئی ہے کافروں
کیلئے اور یہ قول اور تیار کئے ہیں ان کیلئے جنت اور یہ قول
ہم نے ان کیلئے دردناک عذاب تیار کیا ہے اور یہ قول ہم نے
مکذبین کیلئے تیار کیا ہے اور یہ قول اور تیار کیا اس نے ان کیلئے
کہا گیا کہ یہ بھی اس سے ہے اور یہ قول اور تو نے گنتی
پوری کرو یعنی ماہ رمضان کی اور یہ قول اور شمار کئی ہوئے
دن پس یہ اشارہ ماہ رمضان کیطرف اور یہ قول اور
شمار کئی ہوئے دن پس تین دن ہیں نحر (قربانی) کے دن کے
بعد اور معلومات ذی الحجہ کے دس دن ہیں اور بعض فقہاء
کے نزدیک معدودات نحر کا دن اور دو دن اس کے بعد ہیں
پس اسپر نحر کا دن بھی معدودات اور معلومات سے ہے اور
یہ قول مال جمع کرتا اور اس کو شمار کرتا ہے زجاج نے کہا ہے عددت
الشئ اور عددتہ جب تو اس کو روک رکھے اور کہا گیا ہے
کہ مال جمع کرتا ہے جو کہ حلال نہیں اور مالی حقوق کو ادا نہیں کرتا

وحروف المعجم کما تقول مسجد الجامع وصلاة
الاولی ای مسجد الیوم الجامع وصلاة الساعة
الاولی وصلوة النهار عجماء لانه لا یجهر فیها
بالقراءة وهی صلوة الظهر والعصر والجمعة
وضبطه فی اللسان بالتحریک النخلة التی نبتت
من النوات والعجمة الفحرة الصلیبة تنبت
بالوادی (ج) عجمات محرکة والعجومة
الناقة القویة علی السیر قلان صلب العجم
ای شدید عند المختبر لم نذکر باب العین
وحرف الحاء والخاء لیکون معلوما

اور حروف معجم وہ حروف مقطعہ ہیں جنمیں سے اکثر اسلاف کے
ساتھ مخصوص ہیں سب امتوں کے حروف سے اور اس کے یہ
معنے ہیں کہ خط معجم کے حروف جیسا کہ کہا جاتا ہے
مسجد الجامع اور صلاۃ الاولی یعنی جمع کرنیوالا دن کی مسجد
اور پہلی گھڑی کی نماز اور ظہر کی نماز عجماء ہے کیونکہ اسمیں قرأت جہر
نہیں پڑھی جاتی اور یہ ظہر عصر کی نماز ہے اور عجمۃ اور لسان میں
حرکات کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے وہ کھجور کا درخت جو کہ گٹھلی سے
اگا ہو اور عجوۃ سخت پتھر جو کہ وادی میں اگتا ہے (ج) عجمات محرکات کے
ساتھ اور عجوۃ سبیر بہ ضبوط اونٹنی کو کہتے ہیں اور فلان صلب العجم
یعنی سخت ہے کو وقت ہم نے عین کا باب در حرف حاء اور خاء کو ذکر

باب العین حرف الدال

عین کا باب حرف دال کے ساتھ

عَدَدٌ العَدَدُ آحادٌ مرکبۃ وقیل الآحادُ
والعَدَدُ واحدٌ قال تعالیٰ عَدَدَ سِنِیْنَ وقال سِنِیْنَ
عَدَدًا فنکرہ للعدد تنبیہ علی کثرتها والعدُّ
ضمُّ الاعدادِ بعضها الی بعضٍ قال تعالیٰ وعَدَّهُمْ
عَدًّا وقال فَسْئَلِ العَادِّیْنَ ای اصحاب
الحساب فی الارض وقال مِمَّا تَعُدُّوْنَ وقولہ
اَیَّامًا مَعْدُوْدَةً ای قلیلة لانهم قالوا نعذب
اِلَّا اَیَّامًا الَّتِیْ فِیْهَا عَبَدْنَا الْعِجْلَ وقولہ تعالیٰ
لَمْ اَعْدُ اٰلَهَ عِدَّةً ای سلاحا وما لا وغیرہ
هما وقولہ وما جعلنا عِدَّتَهُمْ معناہ عددهم
وقولہ فَعِدَّةٌ مِنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ای علیه اَیَّامٌ

عَدَدٌ - عدد اعداد جو کہ مرکب ہوتی ہیں اور کہا گیا
ہے احاد کو کہتے ہیں اور یہ دونوں ایک ہی ہیں فرمایا عَدَدَ سِنِیْنَ
اور سِنِیْنَ عَدَدًا پس ذکر کیا اس کو عدد کیلئے انکی کثرت پر
آگاہ کرنے کیلئے اور عد کہتے ہیں بعض کو بعض کے ساتھ
ملانے کے لئے فرمایا اور ان کو شمار کیا ہے اور فرمایا
پس دریافت کر عادین یعنی جو کہ زمین میں حساب جان ہیں
فرمایا جس سے تم شمار کرتے ہو اور یہ قول تمہارا کہ ہوئے دن یعنی
تھوڑے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں اتنی ہی دنوں میں عذاب
ہوگا کہ جنمیں ہم نے گوسالہ کی پرستش کی اور یہ قول اور اللہ تعالیٰ
لئے تیار کرتے عدہ یعنی ہتھیار اور مال وغیرہ اور یہ قول اور ہم نے
بنائی ہم نے انکی تعداد اور یہ قول پس شمار ہے اور دنوں سے

كَلَّفَ الْأَدِيَّةَ عَمَّنْ كَفَّ أَذَاهُ عَنْكَ وَعَدْلُهُ يُعْرَفُ كَوْنُهُ عَدْلًا بِالشَّرْعِ وَيُمْكِنُ نَسْخُهُ فِي بَعْضِ الْأَزْمِنَةِ كَالْقِصَاصِ وَالْحُدُودِ الْجِنَايَاتِ وَأَخْذِ مَالِ الْمُرْتَدِّ وَلِذَلِكَ قَالَ تَعَالَى فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَقَالَ تَعَالَى وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَسَمَّى ذَلِكَ اعْتِدَاءً وَسَيِّئَةً وَهَذَا النَّحْوُ هُوَ الْمَعْنَى بِقَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ فَإِنَّ الْعَدْلَ هُوَ الْمُكَافَاتُ إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ وَالْإِحْسَانُ أَنْ يُقَابِلَ الْخَيْرَ بِأَكْثَرَ مِنْهُ وَالشَّرَّ بِأَقَلَّ مِنْهُ اهـ وَفِي الْقَامُوسِ الْعَدْلُ ضِدُّ الْجَوْرِ وَمَا قَامَ فِي النُّفُوسِ أَنَّهُ مُسْتَقِيمٌ كَالْعَدَالَةِ وَالْعُدُولَةِ قَالَ فِي التَّاجِ بِالضَّمِّ فَالْمَعْدَلَةُ بِكَسْرِ الدَّالِ وَفَتْحِهَا اهـ قَالَ الرَّاغِبُ الْعَدَالَةُ وَالْمَعْدَلَةُ لَفْظٌ يَقْتَضِي الْمُسَاوَاةَ وَيُسْتَعْمَلُ بِاعْتِبَارِ الْمُضَايَفَةِ اهـ يُقَالُ عَدَلَ الْحَاكِمُ فِي الْحُكْمِ يَعْدِلُ مِنْ بَابِ ضَرَبَ عَدْلًا فَهُوَ عَادِلٌ وَيُقَالُ هُوَ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَيَعْدِلُ وَهُوَ حَكَمٌ عَادِلٌ ذُو مَعْدَلَةٍ فِي حُكْمِهِ فَهُوَ مِنْ قَوْمٍ عُدُولٍ وَعَدْلٍ أَيْضًا بِلَفْظِ الْوَاحِدِ وَهَذَا أَيْ الْأَخِيرُ اسْمٌ لِلْجَمْعِ كَتَجْرٍ وَتَنْزِبٍ فِي الْحُكْمِ وَأَنْشَدَ ابْنُ بَرِّيٍّ لِلْكُمَيْتِ

دینے سے باز رہے اس کو دکھ نہ دیتا ہے اور دوم وہ عدل ہے کہ جس کا عدل ہونا شریعت سے ثابت ہوتا ہے اور اسکا منسوخ ہونا بھی کسی زمانہ میں ممکن ہوتا ہے جیسا قصاص اور جنایات کے تاوان اور مرتد کے مال کا لینا اسی وجہ سے خداوند کریم نے فرمایا ہے پس جو تم پر تعدی کرے تو پھر تم بھی اسکی تعدی کی مانند اس کے ساتھ کرو اور فرمایا اور برائی کی سزا اسکی مثل برائی ہے پس اسکا نام اعتداء اور سیئہ رکھا ہے اور یہی مقصود ہے خداوند کریم کے اس قول سے کہ اللہ حکم کرتا ہے عدو احسان کا پس عدل مساوات ہے بدلہ میں اگر بہتر ہو تو بہتر اور اگر برائی ہو تو برائی اور احسان یہ ہے کہ بھلائی کے عوض اعلیٰ درجہ کی بھلائی اور شر کے عوض ادنیٰ شر اور قاموس میں ہے کہ عدل جور کی ضد ہے اور جو کہ نفوس میں قایم ہے کہ سیدھا ہے عدالت اور عدولت کی مانند اور تاج میں ہے ضمہ کے ساتھ اور معدلت کی مانند دال کی کسر اور فتح کے ساتھ راغب نے کہا ہے عدالت اور معدلت لفظ ہیں جو کہ مساوات کو چاہتے ہیں اور استعمال کئے جاتے ہیں تضائف کے طور پر کہا جاتا ہے عدل الحاکم فی الحکم یعدل ضرب یضرب کے باب سے عدل اسم فاعل عادل اور کہا جاتا ہے کہ عادل وہ ہے جو کہ حق کے ساتھ حکم کرے اور برابری کرے اور وہ حکم عادل بھی عدل والا اپنے احکام میں اور قوم عدول اور عدل واحد کو لفظ کے ساتھ آتا ہے اور یہ اخیر نام ہے جمع کیلئے جیسا کہ اور ضرب جیسا کہ حکم میں ہے اور ابن بری نے کمیت کے شعر پڑھے ہیں

لِهٰذَا نَسَبَ اللّٰهُ قَوْلَهٗ تَعَالٰى اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا اَیْ نُحْصِیْ مَا یَعْمَلُوْنَهٗ اِحْصَاءً وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا قَبْلَ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ بِمَعْنٰى مَعْدُوْدًا فَیَكُوْنُ حَالًا وَقَوْلُهٗ عَدَدَ سِنِیْنَ اَیْ سِنِیْنَ مَعْدُوْدَةً وَهُوَ نَعْتٌ لِلسِّنِیْنَ وَمِنَ النَّحْوِیِّیْنَ اَلْعَدَدُ هُنَا بِمَعْنَى الْمَصْدَرِ وَقَوْلُهُمْ فُلَانٌ یَجْتُوْ مَالًا وَلَا یَعُدُّهٗ اَیْ یُقَسِّمُهٗ مِنْ غَیْرِ عَدٍّ وَمَعَدًّا بِالْفَتْحِ وَالتَّشْدِیْدِ اَبُوْ الْعَرَبِ وَهُوَ مَعَدُّ ابْنُ عَدْنَانَ وَالْمِیْمُ مِنْ نَفْسِ الْكَلِمَةِ نَقْلًا عَنْ سِیْبَوَیْهِ وَقَوْلُهُمْ فِی الْمَثَلِ الْمَشْهُوْرِ تَسْمَحُ بِالْمُعَیْدِیِّ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَرَاهُ هُوَ تَصْغِیْرُ مَعْدِیٍّ مَنْسُوْبٌ اِلٰى مَعَدٍّ وَلٰكِنْ خُفِّفَتْ قَالَهُ الْجَوْهَرِیُّ

عدس

عَدَسٌ حَبٌّ مَعْرُوْفٌ قَالَ تَعَالٰى وَقِثَّآئِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا وَالْعَدَسَةُ بُثْرَةٌ عَلٰى هَیْئَتِهٖ تَخْرُجُ بِالْاِنْسَانِ رُبَّمَا قَتَلَتْ وَعَدَسٌ زَجْرٌ لِلْبَغْلِ وَنَحْوِهٖ وَعُدَاسٌ بِضَمِّ الْاَوَّلِ وَفَتْحِ الثَّانِیْ اِسْمُ رَجُلٍ

عدل

عَدْلٌ اَلْعَدْلُ هُوَ الْاَمْرُ الْمُتَوَسِّطُ بَیْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِیْطِ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْعَدْلُ ضَرْبَانِ مُطْلَقٌ یَقْتَضِیْ الْعَقْلُ حُسْنَهٗ وَلَا یَكُوْنُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَزْمِنَةِ مَنْسُوْخًا وَلَا یُوْصَفُ بِالْاِعْتِدَاءِ بِوَجْهٍ نَحْوُ الْاِحْسَانِ اِلٰى مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْكَ

ذخیرہ کو طور پر زمانہ کے حوادث کیلئے اور یہ قول ہم پورے طور پر ان کے لئے شمار کرتے ہیں یعنی جو کہ وہ کرتے ہیں اور یہ قول احصی کل شئے عدد اکہا گیا ہے کہ یہ معدود کے ہم پس یہ حال ہے اور یہ قول عدد سنین یعنی معدود سال اور یہ سنین کی صفت ہے اور یہ سے مروی ہے کہ عدد یہاں پر مصدر ہے اور ان کا قول فلان ہاتھ بھر بھر کر مال دیتا ہے اور اس کو شمار نہیں کرتا یعنی شمار کے سوا تقسیم کرتا ہے اور معد فتح اور شد کے ساتھ عربوں کا جد ہے اور وہ معد بن عدنان ہے اور سیبویہ سے منقول ہے کہ میم نفس کلمہ سے ہے اور ان کا یہ قول جو مثل مشہور میں ہے تیرا سعیدی کو سننا اس کے دیکھنے سے بہتر ہے پس معدی کی تصغیر ہے جو کہ منسوب ہے معد کی طرف لیکن مخفف کیا گیا ہے یہ جوہری کا قول ہے

عدس

عدس۔ عدس مشہور ہے (مسور) فرمایا اور اس کے ساتھ اور پیاز اور عدسہ دانے ہیں مسور کے مشابہ جو کہ انسان کے بدن پر ظاہر ہوتے ہیں اور بہت دفعہ قتل کر دیتے ہیں اور عدس خچر وغیرہ کیلئے زجر کا کلمہ ہے اور عدس اول کے ضمہ اور دوم کے فتح کے ساتھ ایک شخص کا نام ہے

عدل

عدل۔ عدل اس امر کو کہتے ہیں جو کہ افراط اور تفریط کے مابین ہو اور راغب نے کہا ہے کہ عدل دو قسم ہوتا ہے ایک مطلق ہے کہ عقل اسکے حسن کو چاہتی ہے اور وہ کسی زمانہ میں منسوخ نہیں ہوتا اور نہ اس کو تعدی سے متصف کیا جاتا ہے کسی طور پر جیسا محسن سے احسان کرنا اور جو کہ

أَتَدْرِي كَيْفَ يَكُونُ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا
قُلْتُ لَا قَالَ يَقُومُ الصَّبْدُ قِيمَةً تُقْضَى تِلْكَ
الْقِيمَةُ عَلَى الْبُرِّ ثُمَّ يُكَالُ ذَلِكَ أَصْوَاعًا فَيُصَامُ
لِكُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْمًا وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَأُمِرْتُ
لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمْ مَعْنَاهُ لِأَحْكُمَ بَيْنَكُمْ بِالْإِنْصَافِ
بِلَا جَوْرٍ وَمَيْلٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ
تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ قَالَ الرَّاغِبُ فَإِشَارَةٌ
إِلَى مَا عَلَيْهِ جِبِلَّةُ النَّاسِ مِنَ الْمَيْلِ فَالْإِنْسَانُ
لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَهُنَّ فِي الْمَحَبَّةِ
وَقَوْلُهُ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً فَإِشَارَةٌ
إِلَى الْعَدْلِ الَّذِي هُوَ الْقِسْمُ وَالنَّفَقَةُ اھ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى
أَنْ لَا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ مِنَ الْمُسَاوَاةِ
فِي الْحُكْمِ بِلَا مَيْلٍ وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَدْلِ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ
قِيلَ هُوَ كِنَايَةٌ عَنِ الْفَرْضِ يُقَالُ إِنَّ الصَّرْفَ
النَّافِلَةُ وَهُوَ الزِّيَادَةُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُونَ مَعْنَاهُ يُشْرِكُونَ كَمَا قَالَ فِي التَّاجِ
عَدَلَ بِاللَّهِ يَعْدِلُ أَشْرَكَ وَالْعَادِلُ
الْمُشْرِكُ الَّذِي يَعْدِلُ بِرَبِّهِ وَمِنْهُ قَوْلُ
الْمَرْءَةِ لِلْحَجَّاجِ إِنَّكَ لَقَاسِطٌ عَادِلٌ اھ
وَقَالَ الرَّاغِبُ أَيْ يَعْدِلُونَ لَهُ عَدِيلًا

کیا تو جانتا ہے کہ اس کے برابر روزے کسطرح ہوتے
ہیں میں نے کہا نہیں تو کہا کہ شکار کی قیمت کیجائے اور وہ
قیمت گیہوں سے ادا کیجائے اور پھر اس کو صاع پایا جائے
اور ہر ایک نصف صاع کے عوض ایک دن روزہ رکھا
جائے اور یہ قول اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عدل کروں تمہارے
درمیان یعنی میں تم میں انصاف کے ساتھ حکم کروں اور ظلم نہ
کروں اور یہ قول اور تم طاقت رکھنے کہ عدل کرو عورتوں میں
راغب نے کہا ہے کہ یہ اشارہ ہے اس جبلت کیطرف کہ
جسپر انسان ہیں یعنی میلان کرنا پس انسان انمیں مساوات
نہیں کرسکتا محبت میں اور یہ قول پس اگر تم ڈرو
کہ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک عورت یہ اشارہ ہے اس عدل
کیطرف جو کہ باری اور نفقہ کے متعلق ہے الخ اور یہ
قول اور اور نہ آمادہ کرے تمکو کسی قوم کی عداوت اسپر
کہ تم عدل نہ کرو عدل کرو پس یہ حکم مساوات کرنیکے معنوں میں
ہے مساوات تجاوز کے اور اسی پر آنحضرت کا یہ قول ہے کہ
عدل پر آسمان اور زمین قائم ہے اور اللہ کریم کا یہ قول کہ
اس نے نہ صرف قبول ہوگا اور نہ عدل کیا گیا ہے کہ یہ کنایہ ہے
فرایض سے کیونکہ صرف کہتے ہیں نفل کو اور وہ عبارت ہے
زیادت سے اور یہ قول اپنے رب کے برابر کرتے ہیں یعنی اس کے
ساتھ شریک بناتے ہیں جیسا کہ تاج میں کہا ہے کہ عدل
باللہ یعدل یعنی اس کے ساتھ شریک کیا اور عادل وہ
مشرک ہے جو کہ اللہ کے ساتھ شریک بناتا ہے اور اسی سے ایک عورت
کا قول ہے حجاج کیلئے بیشک تو قاسط عادل ہے اور راغب نے کہا ہے

وَبَايَعْتُ لَيْلَى فِي الْخَلَاءِ وَلَمْ يَكُنْ
شُهُودٌ عَلَى لَيْلَى عُدُولٌ مَقَانِعُ

اور میں نے لیلی سے بیع کی خلوت میں اور لیلی پر عادل اور تسلی بخش گواہ نہ تھے اور لوگوں میں سے

وَالْعَدْلُ مِنَ النَّاسِ الْمَرْضِيُّ قَوْلُهُ وَحُكْمُهُ وَقَالَ
اَبُوْ اِسْحٰقَ رَجُلٌ عَدْلٌ وَعَادِلٌ جَائِزُ الشَّهَادَةِ
اھ وَرَجُلٌ عَدْلٌ اَيْضًا وَمُقْنِعٌ فِي الشَّهَادَةِ وَ
مَعْنَاهُ ذُوْ عَدْلٍ قَالَ تَعَالٰى ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَقَالَ
وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ لِاَنَّهُ يُقَالُ رَجُلٌ
عَدْلٌ وَرَجُلَانِ عَدْلٌ وَرِجَالٌ عَدْلٌ وَاِمْرَاَةٌ عَدْلٌ
عَدْلٌ وَنِسْوَةٌ عَدْلٌ فَكُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى رَجُلٌ
ذُوْ عَدْلٍ وَرِجَالٌ ذَوُوْ عَدْلٍ وَنِسْوَةٌ ذَوَاتُ
عَدْلٍ فَعَدْلٌ لَا يُثَنّٰى وَلَا يُجْمَعُ وَلَا يُؤَنَّثُ فَاِنْ
رَاَيْتَهُ مَجْمُوْعًا اَوْ مُثَنًّى اَوْ مُؤَنَّثًا فَعَلٰى اَنَّهُ
قَدْ اُجْرِيَ مَجْرَى الْوَصْفِ الَّذِيْ لَيْسَ بِمَصْدَرٍ
وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَا يُؤْخَذْ
مِنْهَا مَعْنَاهُ تَفْدِ كُلَّ فِدَاءٍ وَالْعَدْلُ هُنَا
اَلْفِدْيَةُ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ
اَيْ فِدَاءٌ وَالْعَدْلُ اَيْضًا الْمِثْلُ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى
اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا اَيْ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ
اَبِيْ عَمْرٍو وَالْعَدْلُ بِالْفَتْحِ اَلْقِيْمَةُ وَالْفِدْيَةُ
وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ وَبِالْكَسْرِ الْمِثْلُ وَالْفَرْقُ بَيْنَ
الْعَدْلِ وَالْعِدْلِ اَيْضًا اَنَّ عَدْلَ الشَّيْءِ مَا عَادَلَ
لَهٗ مِنْ غَيْرِ جِنْسِهٖ كَالصَّوْمِ وَالْاِطْعَامِ وَعِدْلُهٗ
مَا عَادَلَتْ بِهٖ فِي الْمِقْدَارِ اھ قُلْتُ وَمِنْهُ حَدِيْثُ

اور رجل عدل اور رجلان عدل اور رجال عدل اور امرأۃ عدل اور نسوۃ عدل پس ان سب کے معنے عدل والا ہے مرد عدل والے مرد اور عدل والی عورتیں پس عدل نہ تثنیہ نہ جمع ہوتا ہے اور نہ مؤنث کیا جاتا ہے پس اگر اس کو جمع یا تثنیہ یا مؤنث دیکھو پس وہ اس بنا پر ہے کہ اس کو صفت کے قائم مقام کیا گیا ہے جو کہ مصدر نہیں اور اللہ کریم کا یہ قول اور اگر وہ عدل لائے ہر عدل تو وہ اس کو قبول نہ کیا جائے گا یعنی اگر وہ نفس کوئی فدیہ دے اور عدل یہاں پر بمعنے فدیہ کے ہے اور اسی طرح یہ قول اور نہ لیا جائیگا اس سے فدیہ اور عدل مثل کو بھی کہتے ہیں جیسا یہ قول یا اس کی مثل روزے اور ابی عمرو سے ہے کہ عدل فتح کے ساتھ قیمت اور فدیہ اور صالح آدمی کو کہتے ہیں اور کسرہ کے ساتھ مثل کو کہتے ہیں اور عدل اور عدل میں یہ فرق ہے کہ شیئے کا عدل وہ ہے جو کہ اسکی جنس سے اسکی مثل ہو جیسے روزے اور کھانا کھلانا اور شیئے کا عدل جو کہ مقدار میں مثل ہو الخ میں کہتا ہوں کہ اسی سے یہ حدیث ہے

اذا ابو معدة قاله الجوهري عدا العدو ضد الصديق وفي الصحاح ضد الولي اهـ ولفظ العدو يكون للواحد والجمع والذكر والانثى وقد يثنى ويجمع وتؤنث قال ابن السكيت تقول اذا كان في تأويل فاعل كان مؤنثه بغير هاء نحو رجل صبور وامرأة صبور إلا أن تجعل واحدا جاءت بالهاء قالوا هذه عدوة الله قال الفراء انما ادخلوا فيها الهاء تشبيها بصديقة لأن الشيء قد يبنى على ضده اهـ وقال الراغب يقال رجل عدو وقوم عدو قال تعالى بعضكم لبعض عدو وقد يجمع على عدى واعداء قال تعالى ويوم يحشر اعداء الله والعدو ضربان احدهما بقصد من المعادي نحو وان كان من قوم عدو لكم وجعلنا لكل نبي عدوا من المجرمين وفي اخرى عدا شياطين الانس والجن والثاني لا بقصده بل تفرض له حالة يتأذى بها كما يتأذى مما يكون من العدى نحو قوله فانهم عدو لي إلا رب العالمين اهـ وقوله تعالى إن من ازواجكم واولادكم عدوا لكم معناه سبب إلى معاصي الله تعالى وقوله تعالى إنما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر

ابو معدہ کا باپ ہے یہ جوہری کا قول ہے عدا۔ عدو صدیق کی ضد ہے اور صحاح میں ہے کہ ولی کی ضد ہے اھ اور عدو کا لفظ واحد اور جمع اور مذکر اور مونث سب کے لئے ہوتا ہے اور کبھی تثنیہ اور جمع اور مونث بنایا جاتا ہے ابن سکیت نے کہا ہے کہ فعول جبکہ بمعنے فاعل ہو تو اسکی مونث بے ہاء ہوتی ہے جیسا رجل صبور اور امرأة صبور سوا ایک کلمہ کے جو کہ نادر آیا ہے کہتے ہیں کہ ہذہ عدوة الله فراء نے کہا ہے کہ اسمیں ہاء اس وجہ سے داخل کی ہے تاکہ یہ صدیقہ کے ساتھ مشابہ ہو جائے کیونکہ شی کبھی اپنی ضد پر بنا کیجاتی ہے اھ اور راغب نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے رجل عدو اور قوم عدو فرمایا تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور کبھی عدی اور اعداء جمع آتی ہے فرمایا اور جسدن اللہ کے اعداء جمع کئے جائینگے اور عدو دو قسم ہوتا ہے ایک تو قصداً ہوتا ہے جیسا یہ قول ہے اور اگر تمہاری دشمن قوم سے ہو اور یہ کہ بنایا ہے ہم نے ہر ایک نبی کیلئے دشمن مجرموں سے اور دوسری میں ہے دشمن شیطانوں سے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ہوں اور دوم سوا قصد کے بلکہ ایک حالت پیش آجاتی ہے کہ جس کے ساتھ ایسی ہی ایذا پونچتی ہے جیسی کہ دشمن سے پہنچا کرتی ہے جیسا یہ قول ہے پس بیشک وہ دشمن ہیں میرے لئے سوا رب العالمین کے اھ اور یہ قول بیشک تمہاری بیبیوں اور اولاد تمہارے دشمن ہیں یعنی اللہ کی نافرمانیوں کے سبب سے اور اللہ کریم کا یہ قول کہ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈالدے شراب اور جوئے میں

لِقَوْلِهٖ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ وَقِيْلَ يَعْدِلُوْنَ بِاَفْعَالِهٖ عَنْهُ وَيَنْسُبُوْنَهَا اِلٰى غَيْرِهٖ وَقِيْلَ يَعْدِلُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ عَنْهُ تَعَالٰى وَقَوْلُهٗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُوْنَ يَصِحُّ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى هٰذَا كَاَنَّهٗ قَالَ يَعْدِلُوْنَ بِهٖ وَيَصِحُّ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ قَوْلِهِمْ عَدَلَ عَنِ الْحَقِّ اِذَا جَارَ عُدُوْلًا وَاٰيَاتٌ مُعْتَدِلَاتٌ لَهِيَّاتٍ لِاعْتِدَالِهَا فَعَادَلَ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِذَا نَظَرَ اَيُّهُمَا اَرْجَحُ وَعَادَلَ الْاَمْرَ اِذَا تَبَثَّتَ فِيْهِ لَا يَمِيْلُ بِرَاْيِهٖ اِلٰى اَحَدِ طَرَفَيْهِ وَقَوْلُهُمْ وُضِعَ عَلٰى يَدَيْ عَدْلٍ فَمِثْلٌ مَشْهُوْرٌ اه عَدْنٌ قَالَ تَعَالٰى جَنّٰتُ عَدْنٍ اِذَا اسْتَقَرُّوْا وَثَبَتُوْا وَعَدَنَ بِمَكَانِ كَذَا اِسْتَقَرَّ وَمِنْهُ سُمِّيَ الْمَعْدِنُ لِلْمَجْلِسِ لِاَنَّ النَّاسَ يُقِيْمُوْنَ فِيْهِ الصَّيْفَ وَالشِّتَاءَ وَمَعْدِنُ كُلِّ شَيْءٍ مَعْدِنُهٗ وَلِلْمَعْدِنِ مُسْتَقَرُّ الْجَوَاهِرِ وَفِي الْحَدِيْثِ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِيْ اٰخَرَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْمَعْنٰى اَنَّ النَّاسَ يَتَفَاوَتُوْنَ فِيْ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَمَحَاسِنِ الصِّفَاتِ وَفِيْمَا بُدِّئُوْا عَنْهُمْ مِنَ الْمَاْثَرَةِ عَلٰى حَسَبِ الْاِسْتِعْدَادِ وَمِقْدَارِ الشَّرَفِ وَتَفَاوَتَتِ الْمَعَادِنُ فِيْهَا الرَّدِيُّ وَالْجَيِّدُ وَعَدَنٌ بِفَتْحَتَيْنِ بَلَدٌ بِالْيَمَنِ وَعَدْنَانُ اِبْنُ

جیسا اللہ کریم کا یہ قول وہ اس کے ساتھ شریک بناتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اللہ کریم کے افعال کو اللہ سے پھیر کر غیر کی طرف نسبت کرتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس کی عبادت کو پھیر کر دوسروں کے لئے کرتے ہیں اور یہ قول کہ بل ہم قوم یعدلون گویا کہ اسی سے ہوگویا کہا گیا ہے کہ اس سے پھیرتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان کے اس قول سے ہو کہ عدل عن الحق جبکہ اس سے تجاوز کرے عدولا اور معتدلات ان عمدہ ہواؤں کو کہتے ہیں کیونکہ انہیں اعتدال ہوتا ہے اور عادل بین الامرین جبکہ ان میں نظر کرے کہ کون زیادہ راجح ہے اور عادل الامر یعنی ٹھہر گیا ہے اس پر اور اس کے کسی طرف نہیں جھکتا اور لوگوں کا یہ قول وضع علی یدی عدل دیکھا گیا ہو عدل کے دو ہاتھ نہیں یہ مشہور مثل ہے عدن۔ فرمایا عدن کے باغ یعنی استقرار اور ٹھہرنے کے باغ اور عدن بمکان یعنی کس مکان میں ٹھہرا اور اسی سے معدن بروزن مجلس ہے کیونکہ لوگ اس میں گرمی اور سردی رہتے ہیں اور ہر ایک چیز کے مرکز کو اسکی معدن کہتے ہیں اور معدن جواہرات کی کان کو کہتے ہیں حدیث میں ہے اور دوسری میں ہے لوگ سونے چاندی کی کانوں کیطرح کانیں نہیں یعنی لوگ مکارم متفاوت ہوتے ہیں عمدہ اخلاق اور اچھے صفات اور خوبیوں میں جو کہ انکی نسبت بیان کیجاتی ہیں اپنی اپنی استعداد اور شرافت کی مقدار کے موافق جسطرح کانوں میں تفاوت اور تفاوت ہوتا ہے انمیں ردی اور عمدہ جواہرات ہوتے ہیں اور عدنان دونوں فتحوں کے ساتھ یمن میں ایک شہر ہے اور اولاد اسمٰعیل

وَقَالَ وَالَّذِيْنَ اعْتَدُوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ
فَذٰلِكَ بِاَخْذِهِمُ الْحِيْتَانَ عَلٰى جِهَةِ
الْاِسْتِحْلَالِ وَقَالَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا
تَعْتَدُوْهَا وَقَالَ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
وَقَوْلُهٗ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ مَعْنَاهُ اَيْضًا
يَتَجَاوَزُوْنَ مَا اُمِرُوْا بِهٖ وَقَوْلُهٗ فَيَسُبُّوا
اللّٰهَ عَدْوًا اِعْتِدَاءً وَظُلْمًا وَقَوْلُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ اَيْ هُمُ الْكَامِلُوْنَ
الْمُسْتَهْوُوْنَ فِي الظُّلْمِ وَقَوْلُهٗ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
عَادُوْنَ اَيْ مُعْتَدُوْنَ اَوْ مُعَادُوْنَ اَوْ
مُتَجَاوِزُوْنَ الطَّوْرَ مِنْ قَوْلِهِمْ عَدَا طَوْرَهٗ
وَقَوْلُهٗ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ قَالَ الرَّاغِبُ فَهٰذَا عَلٰى سَبِيْلِ
الْاِبْتِدَاءِ لَا عَلٰى سَبِيْلِ الْمُجَازَاةِ لِاَنَّهٗ
قَالَ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ
مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ اَيْ قَابِلُوْهُ بِحَسَبِ اعْتِدَائِهٖ
وَتَجَاوَزُوْا اِلَيْهِ بِحَسَبِ تَجَاوُزِهٖ وَمِنَ الْعُدْوَانِ
الْمَحْظُوْرِ اِبْتِدَاءً قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتَعَاوَنُوْا عَلَى
الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَمِنَ الْعُدْوَانِ الَّذِيْ عَلٰى
سَبِيْلِ الْمُجَازَاةِ وَيَصِحُّ اَنْ يَتَعَاطٰى مَعَ
مَنِ ابْتَدَاَ قَوْلُهٗ فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى
الظّٰلِمِيْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا اھ

اور فرمایا اور جنہوں نے تم میں سے تجاوز کیا سبت میں
پس یہ مچھلیوں کے پکڑنے کے ساتھ تھا حیلہ کے طور پر
اور فرمایا یہ اللہ کی حدیں ہیں پس ان سے تجاوز نہ
کرو اور فرمایا پس جو تجاوز کریگا اس سے اور یہ قول تجاوز
کرتے تھے سبت میں یعدون کے معنے بھی تجاوز کرتے ہیں
اور یہ قول پس بکواس دیں گے اللہ کو عدو سے یعنی اعتداء
اور ظلم سے اور یہ قول پس وہی عادون ہیں وہی
کامل اور نہایت کو پہونچے ہوئے ہیں ظلم میں اور یہ قول
بلکہ تم اعتداء کرنیوالی قوم یا تجاوز کرنیوالی قوم ہو اپنے
اندازے سے یہ ان کے اس قول سے عدا طورہ (اندازہ
سے تجاوز کر گیا) اور یہ قول اور نہ تجاوز کرو اللہ تجاوز
کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا راغب نے کہا پس یہ ابتداء
کے طور پر نہ جزا کے طور پر کیونکہ فرمایا ہے پس جو تم پر
تعدی کرے پس تم اسپر تعدی کرو اس کی مثل کہ اس نے
تم پر تعدی کی ہے یعنی اس کا مقابلہ کرو اس کے اعتداء
کے برابر اور تجاوز کرو اسکیطرف اس کے تجاوز کے
برابر یہ عدوان سے ہے جو کہ ابتدا میں ممنوع ہے
اور یہ قول اور مدد کرو نیکی اور تقوی پر اور نہ مدد
کرو گناہ اور تقوے پر اور نہ مدد کرو گناہ اور تعدی
پر اور عدوان سے وہ بھی ہے جو کہ مجازات کے طور
پر ہوتا ہے اور درست ہے کہ لیا جائے ابتداء پر قول
پس نہیں عدوان مگر ظالموں پر اور جو کریگا یہ تعدی
اور ظلم سے الخ

فَهٰهُنَا الْعَدَاوَةُ تَبَاعُدُ الْقُلُوْبِ وَالنِّيَاتِ
وَقَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ الْعَدَاوَةَ
بَيْنَكُمْ بِالْاِغْوَاءِ فَاِنَّكُمْ اِذَا سَكِرْتُمْ زَالَتْ عُقُوْلُكُمْ
وَاَقْدَمْتُمْ عَلَى الْفَضَائِحِ وَاِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِيْ
مَالِهٖ وَاَهْلِهٖ فَيَفْتَحُ حَرِيْمًا سَلِيْبًا فَيَسْلُبُهٗ
ذٰلِكَ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ
هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ قِيْلَ فِيْ سَبَبِ عَدَاوَةِ اِبْلِيْسَ
لِاٰدَمَ اَلْحَسَدُ بِمَا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ مِنَ اِسْجَادِ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَتَعْلِيْمِهٖ مَالَمْ يَعْلَمُوْا وَسُكْنَاهُ الْجَنَّةَ
وَقِيْلَ السَّبَبُ تَبَايُنُ اَصْلَيْهِمَا وَلِذٰلِكَ اَثَرٌ
قَوِيٌّ فِي الْعَدَاوَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا
لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ قِيْلَ اِنَّهَا
نَزَلَتْ فِي الْيَهُوْدِ حَيْثُ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اَصْدِقَاءُ
وَاَعْدَاءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَدِيْقُكُمْ وَمَنْ عَدُوُّكُمْ فَقَالُوْا
جِبْرَئِيْلُ عَدُوُّنَا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ بِالْعَذَابِ
وَلَوْ كَانَ الَّذِيْ يَنْزِلُ عَلَيْكَ مِيْكَائِيْلَ لَاٰمَنَّا
بِكَ فَاِنَّ مِيْكَائِيْلَ صَدِيْقُنَا وَجِبْرَئِيْلُ مَلَكُ
الْغِلْظَةِ وَالْعَذَابِ وَمِيْكَائِيْلُ مَلَكُ الرَّحْمَةِ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا الْاٰيَةَ وَالْاِعْتِدَاءُ
مُجَاوَزَةُ الْحَقِّ قَالَ تَعَالٰى وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَقَالَ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ

پس یہاں پر مراد دلوں اور نیتوں کا دور ہونا ہے
مفسروں نے کہا ہے کہ شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے
درمیان عداوت ڈالدے اغواء کے ساتھ پس جب تم
تم نشہ کرو گے تو عقلیں چلی جائینگی اور تم بری باتوں
پیش قدمی کرو گے اور جب مرد کھڑا ہوا اپنے اہل اور
اور تمہارا بازی کرے تو تم کیا اور کھویا ہوا رہیگا پس یہ
اور بغض کو پیدا کردیگا اور اللہ کریم کا یہ قول بیشک
لئے دشمن ہے ابلیس کی دشمنی میں (جو کہ آدم ہی اس کی
یہ کہا گیا ہے کہ وہ حسد تھا جو اسوجہ سے پیدا ہوا کہ اللہ کریم
آدم کو عزت دیدی تھی فرشتوں کے سجدہ کرانے اور
امور سکھانے سے جو وہ نہ جانتے تھے اور جنت میں آباد
کرنیسے اور کہا گیا ہے کہ سبب ان دونوں کی اصلوں کا تباین
اور اسلئے بڑا اثر ہے عداوت میں اور اللہ کریم کا یہ قول کہدو کہ
دشمن ہو جبرئیل کا پس اس نے اتارا ہے اسکو تیرے دل پر کہا گیا
کہ یہ نازل ہوئی یہود کے بارہ میں جبکہ انہوں نے کہا آپ
کو ہمارے لئے فرشتوں سے دوست اور دشمن ہیں تو آپ
فرمایا دوست کون ہے اور دشمن کون ہے تو انہوں نے کہا
ہمارا دشمن ہے کیونکہ وہ عذاب لاتا ہے اور اگر آپ پر میکائیل
ہوتا ہے تو ہم ایمان لاتے کیونکہ ہمارا وہ دوست ہے اور
سختی اور عذاب کا فرشتہ ہے اور میکائیل رحمت کا فرشتہ
تو اللہ کریم نے آیت نازل فرمائی اور اعتداء حق سے تجاوز
کرنیکو کہتے ہیں فرمایا اور نہ روکو ان کو ضرر کے ارادہ
سے تاکہ حق سے تجاوز کرو اور فرمایا اور تجاوز کرے اسکی حدود

لا ملوحة فيه قال تعالى هذا عذب فرات وأعذب القوم صار لهم ماء عذب وعذبته تعذيبا أعقبته والاسم العذاب وأصله في كلام العرب الضرب ثم استعمل في كل معاقبة مؤلمة قال تعالى وما كنا معذبين وقال ولهم عذاب أليم وقال وما نحن بمعذبين وقال لأعذبنه عذابا شديدا وقال وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم وقال وما كان معذبهم وهم يستغفرون وقوله تعالى بعذاب واقع أي عن عذاب واقع ومثله قوله تعالى يوم تشقق السماء بالغمام وقوله تعالى فتحنا عليهم بابا ذا عذاب شديد قيل هو السيف والقتل وقوله فيومئذ لا يعذب عذابه أحد ولا يوثق وثاقه أحد ثم حذف فيهما بجر الذال والثاء وفتحهما والعذبة كقصبة بالتحريك طرف كل شيء ومنه الحديث وأرخى عذبة العمامة بين كتفيه أي أرسل طرفها وعذبة اللسان طرفه والجمع عذبات كقصبة وقصبات عذر العذر بالضم وهو الحجة التي يعتذر بها وفي البصائر العذر التحري الإنسان ما يمحو به ذنوبه وذلك ثلاثة

کھارا پن نہ ہو فرمایا یہ میٹھا ہے اور اعذب القوم یعنی قوم کے لئے پانی عذب ہوگیا اور عذبتہ تعذیبا میں نے اس کو سزا دی اور اسم عذاب ہے اور اصل اس کا کلام عرب میں ضرب ہے پھر استعمال کیا گیا ہے ہر ایک دردینے والی سزا میں فرمایا اور ہمارے شان سے ہیں کہ ہم عذاب دیں اور فرمایا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور فرمایا اور ہم عذاب دینے والے ہیں اور فرمایا میں ضرور اسکو سخت سزا دونگا اور فرمایا اللہ کے شان سے نہیں کہ ان کو عذاب دے اس حالت میں کہ تو انمیں ہے اور فرمایا اور نہ یہ کہ ان کو عذاب دینے والا ہو استغفار مانگتے ہوئے اور یہ قول ہے عذاب کی یعنی واقع ہونیوالے عذاب کی نسبت اور اسی کی مثل یہ قول جسدن آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹیگا اور یہ قول ہم کھولیں گے انپر عذاب والا دروازہ کہا گیا ہے کہ یہ تلوار اور قتل ہے اور یہ قول ہے اور نہ اس جیسا عذاب کوئی دیگا اور نہ اس جیسا کوئی باندھیگا دونوں ذال اور ثاء کی زیر اور زبر کے ساتھ قرأت آئی ہے اور عذبۃ قصبۃ کی مانند حرکات کے ساتھ ہر ایک شی کیطرف کو کہتے ہیں اور اسی سے یہ حدیث ہے اور لٹکایا اپنے عمامہ کا طرف اپنے شانوں کے درمیان اور عذبۃ اللسان زبان کیطرف کو کہتے ہیں اور جمع عذبات جیسا قصبۃ اور قصبات عذر۔ عذرہ کے ساتھ وہ حجت ہے کہ جس کے ساتھ عذر کیا جاتا ہے اور بصائر میں ہے عذر کہ انسان کا تلاش کرنا ہے اس چیز کو کہ جس سے مٹا دے اپنے

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ اَیْ مُتَجَاوِزٍ
سَدَّ الْجُوْعَةِ وَقِيْلَ غَيْرَ بَاغٍ عَلَى الْاِمَامِ وَلَا
عَادٍ فِي الْمَعْصِيَةِ وَقَوْلُهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ
اَیْ لَا تَجَاوِزْهُمْ وَقَوْلُهُ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا
قِيْلَ هِيَ الْخَيْلُ وَالضَّبْحُ صَوْتُ اَنْفَاسِ
الْخَيْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفَرَسَ اِذَا عَدَا يَقُوْلُ اُحْ
اُحْ وَقِيْلَ هِيَ الْاِبِلُ وَقَدْ عَدَا طَوْرَهُ تَجَاوَزَ
وَتَعَدَّى اِلٰى غَيْرِهٖ وَمِنْهُ التَّعَدِّيْ فِي الْفِعْلِ
وَتَعْدِيَةُ الْفِعْلِ فِي النَّحْوِ مِنْهُ هُوَ تَجَاوُزُ مَعْنَى
الْفِعْلِ مِنَ الْفَاعِلِ اِلَى الْمَفْعُوْلِ وَمَا عَدَا الَّذِيْ
فِي الْاِسْتِثْنَاءِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا
هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى تَانِيْثُ الْاَدْنٰى وَالْاَقْصٰى
فَالدُّنْيَا الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ وَالْقُصْوٰى تَلِي مَكَّةَ
اَقُوْلُ فِي الْحَدِيْثِ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ اَیْ
لَا يَتَعَدَّى الْاَمْرَاضُ مِنْ شَخْصٍ اِلٰى آخَرَ وَلَا
طِيَرَةَ اَیْ لَا يَسْتَشْئِمُ بِالشَّيْءِ اِذَا لَمْ يُوَافِقِ
الْحَالَ فَالْعَدْوٰى اِسْمٌ مِنَ الْاِعْدَاءِ كَالدَّعْوٰى
وَالتَّقْوٰى مِنَ الْاِدِّعَاءِ وَالْاِتِّقَاءِ يُقَالُ اَعْدَاهُ
الدَّاءُ يُعْدِيْهِ اِعْدَاءً وَهُوَ اَنْ يُصِيْبَهُ مَا
بِصَاحِبِ الدَّاءِ

اور یہ قول اور نہ بغاوت کرنیوالے اور نہ تجاوز
بھوک کی بندش سے اور کہا گیا ہے امام پر بغاوت
کرنیوالا اور نہ معصیت میں تجاوز کرنیوالا اور یہ
تجاوز کریں تیری آنکھیں ان سے اور یہ قول قسم
دوڑنیوالے گھوڑوں کی ہنہناتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے
گھوڑے ہیں اور ضبح وہ آواز ہے جو گھوڑوں کے سانس
سے نکلتی ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ گھوڑے جب دوڑتے
ہیں تو اح اح کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ وہ اونٹ ہیں اپنے
طور یعنی اپنے انداز سے تجاوز کیا اور اسکو غیر کیطرف
اور اسی سے ہے فعل میں تعدی کرنا اور نحویوں جو تعدیہ
فعل کا فاعل سے مفعول کیطرف اور ما عدا کذا استعمال کیا
جاتا ہے استثنا میں اور اللہ کریم کا یہ قول جبکہ تم قریب عدوہ
میں تھے اور وہ دور عدوہ میں تھے رفقے کہا ہے کہ بالجانب
متجاوز تھا قریب سے اور اور دل نے کہا ہے عدوۃ الدنیا میں کسرہ
ضمہ کے ساتھ اور دونوں کیساتھ پڑھا گیا ہے سات قراتوں میں قاف کے
کسرہ کو کہتے ہیں اور دنیا اور قصوی ادنی اور اقصی کی مونث ہیں
دنیا وہ ملحوظ ہے جو کہ مدینہ کو قریب تھا اور قصوی جو کہ مکہ کیطرف
ہیں کہتا ہوں کہ حدیث میں آیا ہے لا عدوی والطیرۃ یعنی امراض ایک
شخص سے دوسرے کیطرف تجاوز نہیں کرتے اور نہ کسی شے سے بدشگونی

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الذَّالِ

عین کا باب حرف ذال کے ساتھ

عَذْبٌ اَلْمَاءُ الطَّيِّبُ الْبَارِدُ الَّذِيْ عَذَابٌ ۔ عذب کہتے ہیں عمدہ اور سرد پانی کو کہ جسمیں

وقوله تعالى الدنيا والقصوى ص

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُعَذِّرِيْنَ (مفردات) وَقَوْلُهُ تَعَالٰى مَعْذِرَةً إِلٰى رَبِّكُمْ فَهُوَ مَصْدَرُ عَذَرْتُ كَأَنَّهُ قِيْلَ أَطْلُبُ مِنْهُ أَنْ يَعْذِرَنِيْ وَأَعْذَرَ أَتَى بِمَا صَارَ بِهِ مَعْذُوْرًا وَقِيْلَ أَعْذَرَ مَنْ أَنْذَرَ أَتَى بِمَا صَارَ بِهِ مَعْذُوْرًا (مفردات) وَقَوْلُهُ تَعَالٰى عُذْرًا وَنُذْرًا أَيْ حُجَّةً أَوْ تَخْوِيْفًا وَفِي الْحَدِيْثِ تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْعُذْرَةِ عُذْرَةُ الْجَارِيَةِ بِكَارَتُهَا وَالْجَمْعُ عُذُرٌ كَغُرْفَةٍ وَغُرَفٍ وَامْرَأَةٌ عَذْرَاءُ مِثْلُ حَمْرَاءَ الْبِكْرُ لِأَنَّ عُذْرَتَهَا وَهِيَ جِلْدَةُ الْبِكَارَةِ بَاقِيَةٌ وَدَمُ الْعُذْرَةِ دَمُ الْبِكَارَةِ وَجَمْعُ الْعَذْرَاءِ عَذَارَى بِفَتْحِ الرَّاءِ وَكَسْرِهَا وَقَالَ الرَّاغِبُ وَقِيْلَ الْعَارِضُ فِي حَلْقِ الصَّبِيِّ عُذْرَةٌ فَقِيْلَ عَذَرَ الصَّبِيُّ إِذَا أَصَابَهُ ذٰلِكَ قَالَ الشَّاعِرُ - نَغَرَ الطَّبِيْبُ نَغَانِغَ الْمَعْذُوْرِ وَيُقَالُ اِعْتَذَرَتِ الْمِيَاهُ إِنْقَطَعَتْ اهـ قُلْتُ وَالْعِذَارُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْخِتَانُ وَاعْذَارُ لِلْقَوْمِ إِذَا عَمِلَ لَهُمْ طَعَامَ الْخِتَانِ وَعِذَارُ اللِّحْيَةِ جَانِبَاهَا يَتَّصِلُ أَعْلَاهَا بِالصُّدْغِ وَأَسْفَلُهُ بِالْعَارِضِ اُسْتُعِيْرَ مِنْ عِذَارِ الدَّابَّةِ وَهُوَ مَا عَلٰى خَدَّيْهَا مِنَ اللُّجَامِ وَالْعِذَارُ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ غَائِطُ الْإِنْسَانِ وَالْعَذِرَةُ فِنَاءُ الدَّارِ وَالْجَمْعُ الْعَذِرَاتُ وَمِنْهُ حَدِيْثُ

کہ اللہ نے رحم کیا یا کرے معذرین پر (مفردات) اور اللہ کریم کا یہ قول اپنے رب کو اگر معذرت کریں گے لئے پس مصدر ہے عذرت کا گویا کہا گیا ہے کہ میں چاہتا ہوں اس سے کہ مجھ معذور رکھے اور اعذر معنے ہیں کہ وہ امر لایا کہ جس کے ساتھ معذور ہو گیا اور کہا گیا ہے معذور ہے وہ جس سے انذار کر دیا (مفردات) اور اللہ کریم کا یہ قول عذراً او نذراً یعنی حجت یا تخویف سے اور حدیث میں عورت کی شہادت جائز ہوتی ہے عذرت میں یعنی لڑکی کی کوارہ پن میں جمع اسکی عذر ہے جیسا غرفۃ اور غرف اور امرأۃ عذراء اکبکر باکرہ عورت کیونکہ عذرت بکارت کے چمڑے کو کہتے ہیں اور عذرت کا خون بکارت کے خون کو کہتے ہیں اور عذراء کی جمع عذاری راء کے فتح اور کسرہ کے ساتھ اور راغب نے کہا ہے اور کہا گیا ہے اس کو جو عارض ہوتا ہے بچہ کے حلق میں پس کہا گیا ہے عذر الصبی جبکہ یہ اسکو پہنچے شاعر نے کہا ہے نغر الطبیب نغانغ المعذور اور کہا جاتا ہے اعتذرت المیاہ یعنی پانی بند ہو گئی میں کہتا ہوں کہ عذار عین کے کسرہ کیساتھ ختنہ کو کہتے ہیں اور اعذار القوم جبکہ ختنہ کی روٹی قوم کو دے اور داڑھی کے عذار اس کے دونوں طرف کہ جس کا اعلیٰ طرف پڑ پڑی اور نچلا طرف رخسارہ سے ملتا ہے یہ استعارہ کیا گیا ہے چارپائے کی عذار سے وہ لگام کا وہ حصہ ہے جو کہ اس کے رخسارہ پر ہوتا ہے اور عذرت ذال کو کسرہ کے ساتھ انسان کے براز کو کہتے ہیں اور عذرۃ حویلی کو انگلش کو کہتے ہیں اور جمع عذرات ہے اور اسی سے

أَصْرَّ بِأَنْ يَقُولَ لَمْ أَفْعَلْ أَوْ يَقُولَ فَعَلْتُ
لِأَجْلِ كَذَا فَعَذَّرَهُ مَا يَحْمِلُهُ عَنْ تَوْبِيخِهِ
مُذْنِبًا أَوْ يَقُولُ فَعَلْتُ وَلَا أَعُودُ وَنَحْوُ ذَلِكَ
وَهَذَا الثَّالِثُ هُوَ التَّوْبَةُ فَكُلُّ تَوْبَةٍ عُذْرٌ
وَلَيْسَ كُلُّ عُذْرٍ تَوْبَةً اهـ وَقَالَ الرَّاغِبُ
وَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ أَتَيْتُ بِعُذْرٍ وَعَذَّرْتُهُ
قَبِلْتُ عُذْرَهُ اهـ قَالَ تَعَالَى يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ
قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا وَالْمُعْذِرُ مَنْ يَرَى أَنَّ لَهُ
عُذْرًا وَلَا عُذْرَ لَهُ قَالَ تَعَالَى وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ
مِنَ الْأَعْرَابِ أَيِ الْمُقَصِّرُونَ أَيِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ لَهُمْ
عُذْرًا وَلَا عُذْرَ لَهُمْ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
يُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ وَالتَّشْدِيدِ فَأَمَّا الْمُعَذِّرُ بِالتَّشْدِيدِ فَمَنْ
يُحِقُّ وَقَدْ يَكُونُ غَيْرَ مُحِقٍّ وَأَمَّا الْمُحِقُّ فَهُوَ فِي الْمَعْنَى الْمُعْتَذِرُ
لِأَنَّ لَهُ عُذْرًا وَلَكِنَّ التَّاءَ قُلِبَتْ ذَالًا وَأُدْغِمَتْ فِيهَا وَحُوِّلَتْ
حَرَكَتُهَا عَلَى الْعَيْنِ وَأَمَّا الْمُعِذِّرُ عَلَى جِهَةِ الْمَفْعُولِ لَهُ فَالْمُقَصِّرُ
وَالْمُقَصِّرُ يَعْتَذِرُ بِغَيْرِ عُذْرٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقْرَأُ وَجَاءَ الْمُعْذِرُونَ مُخَفَّفَةً مِنْ أَعْذَرَ
وَيَقُولُ وَاللَّهِ لَهَذَا أُنْزِلَتْ وَكَانَ
يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُعَذِّرِينَ كَانَ الْأَمْرُ
عِنْدَهُ إِنَّ الْمُعَذِّرَ بِالتَّشْدِيدِ هُوَ الْمُظْهِرُ
لِلْعُذْرِ وَإِنْ لَا مِنْ غَيْرِ حَقِيقَةٍ لَهُ فِي
الْعُذْرِ وَهَذَا لَا عُذْرَ لَهُ وَالْمُعَذِّرُ الَّذِي
لَهُ عُذْرٌ قُلْتُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض

ایک یہ کہے کہ میں نے نہیں کیا اور دوم یہ کہ میں نے کیا
پس فلاں غرض یا وجہ سے اور پھر اسکو ذکر کرے جو
اسکو مجرم ہونے سے نکالدے اور سوم یہ کہ کہے میں نے کیا ہے
لیکن آیندہ میں کبھی نہ کرونگا یا اسکی مانند اور اس تیسرے
کو توبہ کہتے ہیں پس ہر ایک توبہ عذر ہے اور ہر ایک توبہ نہیں
نہیں الخ اور راغب نے کہا ہے اعتذرت الیہ یعنی میں نے اس کے
آگے عذر پیش کیا اور عذر تو میں نے اس کا عذر قبول کیا الخ
فرمایا وہ تیرے آگے عذر پیش کرتے ہیں یا کریں گے کہہ دو عذر
پیش کرو معذور وہ ہے جو کہ اپنے لئے عذر خیال کرتا ہو اور
فی الحقیقت اسکے لئے کوئی عذر نہ ہو فرمایا اور آئے معذرت
والے بادیہ نشینوں یعنی وہ تقصیر دار جو کہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے
لئے عذر ہے اور فی الحقیقت انکے لئے کوئی عذر نہیں ہے جوہری
نے کہا ہے المعذرون من الاعراب تخفیف اور تشدید کیساتھ پڑھا گیا ہے
لیکن عذر تک کیساتھ پس کبھی حق پر ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا
اور محقق معتذر کے معنوں میں ہوتا ہے کیونکہ اس کیلئے عذر ہوتا ہے لیکن ذال
ذال سے بدلکر ادغام کیا گیا ہے اور اسکی حرکت عین کو دیگئی ہے اور معذر
مفعول کے وزن پر مفرض کیطرح وہ تقصیر دار ہے جو کہ بلا عذر
عذر بناتا اور پیش کرتا ہے اور ابن عباس رض پڑھا کرتے تھے وجاء
المعذرون تخفیف کیساتھ اعذر سے اور وہ کہتے تھے واللہ یہ اسی طرح
نازل ہوا ہے اور کہا کرتے تھے کہ اللہ نے لعنت کی ہے بنا کرنے
عذر دوں پر انکے نزدیک یہ بات تھی کہ عذر تک کے ساتھ وہ ہے جو
اظہار عذر کرے حجت بازی اور بہانہ جوئی ہو اور حقیقت میں عذر
نہ ہو اور معذور وہ ہے کہ جس کیلئے عذر ہو میں کہتا ہوں ابن عباس رض نے کہا

فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ هِيَ بِفَتْحِ مِيمٍ وَمُهْمَلَةٍ وَاُخْرَى مُشَدَّدَةٍ الْاَمْرُ الْقَبِيحُ الْمَكْرُوهُ وَالْاَذَى مَفْعَلَةٌ مِنْ عَرَّهُ يَعُرُّهُ اِذَا دَهَاهُ بِمَا يَكْرَهُهُ وَلَبَّقَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَالْمَعَرَّةُ الْاِثْمُ وَقِيلَ مَعْنَاهُ تَلْزَمُكُمُ الدِّيَاتُ وَعَرَارُ اِسْمُ رَجُلٍ وَعَرَارُ نَبْتٌ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ عَرَبٌ اَلْعَرَبُ بِالتَّحْرِيكِ جِيلٌ مِنَ النَّاسِ مَعْرُوفٌ خِلَافُ الْعَجَمِ وَالْاَعْرَابُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ سُكَّانُ الْبَادِيَةِ خَاصَّةً وَالنِّسْبَةُ اِلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ لِاَنَّهُ لَا وَاحِدَ لَهُ كَمَا فِي الصِّحَاحِ قَالَ فِي التَّاجِ وَهُوَ نَصُّ كَلَامِ سِيبَوَيْهِ وَالْاَعْرَابِيُّ الْبَدَوِيُّ وَهُمُ الْاَعْرَابُ وَيُجْمَعُ عَلَى اَعَارِيبَ وَقَدْ جَاءَ فِي الشِّعْرِ الْفَصِيحِ وَقِيلَ لَيْسَ الْاَعْرَابُ جَمْعَ الْعَرَبِ كَمَا كَانَ الْاَنْبَاطُ جَمْعًا لِنَبَطٍ وَاِنَّمَا الْعَرَبُ اِسْمُ جِنْسٍ وَالْعَرَبُ الْعَارِبَةُ هُمُ الْخُلَّصُ مِنْهُمْ وَاُخِذَ مِنْ لَفْظِهِ فَاُكِّدَ بِهِ كَقَوْلِكَ لَيْلٌ لَائِلٌ تَقُولُ عَرَبٌ عَارِبَةٌ وَعُرَبَاءُ وَعَرِبَةٌ اَلْاَخِيرَةُ كَفَرِحَةٍ اَيْ صَرَحَاءُ جَمْعُ صَرِيحٍ وَهُوَ الْخَالِصُ وَعَرَبٌ مُتَعَرِّبَةٌ وَمُسْتَعْرِبَةٌ دُخَلَاءُ لَيْسُوا بِخُلَّصٍ اِهـ وَعَلَى الْاَزْهَرِيِّ رَجُلٌ عَرَبِيٌّ اِذَا كَانَ نَسَبُهُ فِي الْعَرَبِ ثَابِتًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَصِيحًا وَجَمْعُهُ الْعَرَبُ اَيْ بِحَذْفِ الْيَاءِ وَرَجُلٌ مُعْرَبٌ اِذَا كَانَ فَصِيحًا اِنْ كَانَ عَجَمِيَّ النَّسَبِ وَرَجُلٌ

پس پہونچیگی تم کو انکی طرف سے معرہ یہ فتح میم اور عین کے ساتھ اور راء کی شد کے ساتھ قبیح اور مکروہ امر کو کہتے ہیں اور ضرر عرہ یعرہ مفعلۃ کے وزن پر ہے جبکہ اسپر کوئی مکروہ امر ناگاہ وارد ہو جسکو وہ مکروہ اور مشکل جانتا ہو اور معرہ گناہ کو بھی کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس کے ہیں تم پر خون بہا لازم ہونگا اور عرار ایک شخص کا نام ہے اور عرار ایک بوٹی خوشبودار ہے عرب۔ عرب حرکات کے ساتھ جیل کی مانند انسانوں کے ایک مشہور قوم ہے جو کہ عجم کے خلاف ہے اور اعراب ہمزہ کی فتح کے ساتھ بادیہ باشندوں کو کہتے ہیں خصوصًا اسکیطرف نسبت اعرابی ہے کیونکہ اس کا واحد نہیں ہے جیسا کہ صحاح میں ہے تاج میں کہا ہے کہ سیبویہ کے کلام میں اسکی تصریح ہے اور اعرابی بدوی ہے اور وہی اعراب ہیں اور اسکی جمع اعاریب آتی ہے اور فصیح شعر میں آیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اعراب عرب کی جمع ہے جسطرح انباط نبط کی جمع ہے اور عرب اسم جنس ہے اور العرب جو کہ انہیں سے خالص ہیں اور اس کے لفظ سے لیکر اسکی تاکید کیگئی ہے جیسے لیل لائل (سیاہ رات) پس تو کہیگا عرب عاربہ اور عربا عربہ اور عربہ اخیرہ فرشتہ کی مانند ہے یعنی خالص

اور عرب متعربہ اور عرب مستعربہ جو کہ خالص عرب نہیں بلکہ بناوٹی ہیں اور زہری نے حکایت کی ہے رجل عربی جبکہ وہ عربی النسب ہونا اس کا ثابت ہو اگرچہ فصیح نہ ہو جمع اسکی عرب یعنی یاء کے حذف کے ساتھ اور رجل معرب جبکہ فصیح ہو اگرچہ عجمی النسب ہو اور رجل

عَلِيٌّ رض اَنَّهٗ عَاتَبَ قَوْمًا فَقَالَ مَالَكُمْ لَا تَنْظِفُوْنَ عَنْ رَائِكُمْ اَیْ اَفْنِيَتِكُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّ اللّٰهَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ فَنَظِّفُوْا عَذَارَاتِكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَفِي حَدِيْثٍ رَقِيْقَةٌ هٰذِهٖ عَبْدُكَ بِعَذَارَاتِ حَرَمِكَ قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ عَذَارَاتُ النَّاسِ بِهٰذَا لِاَنَّهَا كَانَتْ تُلْقٰى بِالْاَفْنِيَةِ فَكُنِّيَ بِاسْمِ الْفِنَاءِ كَمَا كُنِّيَ بِالْغَائِطِ الَّذِيْ هُوَ الْاَرْضُ الْمُطْمَئِنَّةُ عَنْهَا وَفِي الْحَدِيْثِ اَلْيَهُوْدُ اَنْتَنُ خَلْقِ اللّٰهِ عَذِرَةً يَجُوْزُ اَنْ يَعْنِيَ بِهِ الْفِنَاءَ وَاَنْ يَعْنِيَ بِهٖ ذَا بُطُوْنِهِمْ قَالَ فِي التَّاجِ وَهُوَ مَجَازٌ مِنْ قَوْلِهِمْ اَنَّهٗ لَبَرِيْءُ الْعَذِرَةِ كَقَوْلِهِمْ بَرِيْءُ السَّاحَةِ اھ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ قِيْلَ الْمَعَاذِيْرُ هُنَا السُّتُوْرُ بِلُغَةِ الْيَمَنِ الْوَاحِدُ مِعْذَارٌ وَهُوَ السِّتْرُ اَوْرَدَهُ الصَّاغَانِيُّ وَصَاحِبُ اللِّسَانِ وَقِيْلَ الْحُجَجُ اَيْ لَوْ جَادَلَ عَنْهَا بِكُلِّ حُجَّةٍ يَعْتَذِرُ بِهَا وَعَذِيْرَكَ اِيَّايَ اَيْ هَلُمَّ مَعْذِرَتَكَ اِيَّايَ

کیا پس کہا تم کو کیا ہوا کہ اپنے صحنوں کو صاف نہیں کرتے اور حدیث میں ہے اللہ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے پس اپنے صحنوں کو صاف کرو اور یہود کی مشابہ نہ بنو اور حدیث رقیقہ میں آیا ہے یہ تیری بندی تیرے حرم کے صحن میں ہے ابوعبیدہ نے کہا ہے یا غانوں کو اس وجہ سے عذرات کہتے ہیں کہ وہ صحنوں میں ڈالے جاتے ہیں پس اسکا نام دی گیا جو کہ صحن کا تھا جیسا کہ پاخانہ کو غائط کہتے ہیں حالانکہ وہ بہت جگہ کو کہتے ہیں اور حدیث میں ہے یہود کے بعض سب مخلوق سے زیادہ بدبودار ہوتے ہیں یا یہ کہ ان کے پیٹ تاج میں کہا ہے کہ یہ مجاز ہے ان کے اس قول سے کہ وہ پاک بطن والا ہے جیسا بری الساحہ یعنی پاک دل ہے الخ اور یہ قول ملکہ انسان اپنے نفس پر بصیرہ ہے اگرچہ معاذیر پیش کرتا ہے کہا گیا ہے کہ معاذیر سے مراد یہاں پردے ہیں لغت یمن میں واحد اس کا معذار ہے اور یہ پردہ کو کہتے ہیں یہ صاغانی نے نقل کیا ہے اور صاحب اللسان نے اور کہا گیا ہے کہ حجتیں مراد ہیں یعنی اگر نفس کیطرف سے ہر ایک حجت کیساتھ جھگڑے جو کہ عذر بن سکتی ہو اور عذیرک ایای کے معنے ہیں اپنا معذرت میرے لئے

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الرَّاءِ

عین کا باب حرف راء کے ساتھ

عَمَرَكَ قَالَ تَعَالٰى وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ وَهُوَ الْمُعْتَرِضُ لِلسُّؤَالِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى

عمرک۔ فرمایا کہلاؤ قناعت کرنیوالے اور معترکو اور یہ وہ ہے سوال کرتا ہو اور یہ قول

وَسَكَنُوا الْمُدُنَ سَوَاءٌ مِنْهُمُ النَّاشِئُ بِالْبَدْوِ
ثُمَّ اسْتَوْطَنَ الْقُرٰى وَالنَّاشِئُ بِمَكَّةَ ثُمَّ هَاجَرَ
إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَإِنْ لَحِقَتْ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ بِأَهْلِ
الْبَدْوِ بَعْدَ هِجْرَتِهِمْ وَافْتَتَنُوْا بِمَا قَدَعَوْا
مَسَافَةَ الْغَيْثِ بَعْدَ مَا كَانُوْا حَاضِرَةً أَوْ
مُهَاجِرَةً قِيْلَ قَدْ تَعَرَّبُوْا أَيْ صَارُوْا أَعْرَابًا
بَعْدَ مَا كَانُوْا عَرَبًا وَفِي الْحَدِيْثِ تَمَثَّلَ فِي
خُطْبَتِهِ مُهَاجِرًا لَيْسَ بِأَعْرَابِيٍّ جَعَلَ الْمُهَاجِرَ
ضِدًّا لِلْأَعْرَابِيِّ قَالَ وَالْأَعْرَابُ سَاكِنُوا الْبَادِيَةِ
مِنَ الْعَرَبِ الَّذِيْنَ لَا يُقِيْمُوْنَ فِي الْأَمْصَارِ
وَلَا يَدْخُلُوْنَهَا إِلَّا لِحَاجَةٍ وَقَالَ أَيْضًا الْمُسْتَعْرِبُ
عِنْدِيْ قَوْمٌ مِنَ الْعَجَمِ دَخَلُوْا فِي الْعَرَبِ
فَتَكَلَّمُوْا بِلِسَانِهِمْ وَحَكَوْا هَيْأَتَهُمْ وَلَيْسُوْا
بِصُرَحَاءَ فِيْهِمْ وَتَعَرَّبُوْا مِثْلُ اسْتَعْرَبُوْا
(تاج) وَقَالَ فِي التَّاجِ أَيْضًا وَعَرَبَةُ قَرْيَةٌ
فِي أَوَّلِ وَادِيْ نَخْلَةَ مِنْ جِهَةِ مَكَّةَ وَأُخْرٰى
فِي بِلَادِ فِلَسْطِيْنَ كَذَا فِي الْمَرَاصِدِ وَالْعَرَبِيَّةُ
هِيَ هٰذِهِ اللُّغَةُ الشَّرِيْفَةُ رَفَعَ اللّٰهُ شَأْنَهَا
قَالَ قَتَادَةُ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَخْتَنِيْ أَيْ تَخْتَارُ
أَفْضَلَ لُغَاتِ الْعَرَبِ حَتّٰى صَارَ أَفْضَلَ
لُغَاتِهَا لُغَتُهَا فَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِهَا وَاخْتُلِفَ
فِي تَسْمِيَةِ الْعَرَبِ فَقِيْلَ لِلْإِعْرَابِ لِسَانِهِمْ
أَيْ إِيْضَاحُهُ وَبَيَانُهُ لِأَنَّهُ أَشْرَفُ الْأَلْسُنِ

اور پھر گاؤں اور شہروں میں رہنا اختیار
کیا ہو یا یہ کہ کہ میں پیدا ہوا ہو اور پھر ہجرت کرکے
مدینہ میں چلا آیا ہو اور اگر ان سے کوئی جماعت
بادیہ باشوں سے ملجائے ہجرت کو بعد اور پھر یکبیں
رکھنے لگے اور بارش کے مقاموں پر جانے لگے بعد اس کے
کہ مہاجر یا شہری تھے کہا جاتا ہے قد تعربوا یعنی اعراب
ہوگئے بعد اس کے کہ عرب تھے اور حدیث میں ہے ایک مہاجر نے
خطبہ میں کہا جو کہ اعرابی نہ تھا یہاں پر مہاجر کو اعرابی کی ضد
بنایا ہے کہا کہ اعراب عرب کے بادیہ باشوں کو کہتے ہیں
جو کہ شہروں میں نہ رہتے ہیں اور نہ سوا کسی حاجت کے نہیں
داخل ہوتے ہیں اور نیز کہا کہ مستعرب میرے نزدیک
عجم لوگ ہیں جو کہ عربوں میں داخل ہوگئے ہیں پس عربی بولتے
ہیں اور انکی ہیأت کے مشابہ ہیں اور خالص نہیں
اور تعربوا اور استعربوا کی مانند ہے (تاج) اور
نیز تاج میں کہا اور عربۃ ایک بستی ہے وادی نخلہ
کے ابتداء میں مکہ کیطرف اور دوسرے فلسطین میں ایسا
ہی مراصد میں اور عربیۃ یہ شریف لغت ہو اللہ کریم اسکی
شان بلند کرے قتادہ نے کہا ہو کہ قریش لغات عرب
میں سے افضل کو اختیار کرتے تھے یہانتک کہ انکی زبان
افضل لغات عرب ہوگئی پس قرآن مجید بھی اس
زبان میں اترا اور اختلاف کیا گیا ہے کہ عربوں کو
عرب کیوں کہتے ہیں پس کہا گیا ہے اسوجہ سے کہ انکی
زبان فصیح ہوتی ہے اور خوب بیان کرتی ہے اور وہ

إِعْرَابِيٌّ بِالْأَلِفِ إِذَا كَانَ بَدَوِيًّا صَلِيبَ
جُعْلَةٍ وَانْتِبَاذٍ الْكَلَا وَتَتَبُّعِ مَسَاقِطِ
الْغَيْثِ وَسَوَاءٌ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ أَوْ مِنْ
مَوَالِيهِمْ وَيُجْمَعُ الْإِعْرَابِيُّ عَلَى الْأَعْرَابِ
وَالْأَعَارِيبِ وَالْإِعْرَابِيُّ إِذَا قِيلَ لَهُ يَا عَرَبِيُّ
فَرِحَ بِذَلِكَ وَهَشَّ وَالْعَرَبِيُّ إِذَا قِيلَ لَهُ
يَا إِعْرَابِيُّ غَضِبَ فَمَنْ نَزَلَ الْبَادِيَةَ فَحَاوَرَ
الْبَادِينَ فَظَعَنَ بِظَعْنِهِمْ وَانْتَوَى بِانْتِوَائِهِمْ
فَهُمْ أَعْرَابٌ وَمَنْ نَزَلَ بِلَادَ الرِّيفِ وَلَسْتُوطِنِ
الْمُدُنَ وَالْقُرَى الْعَرَبِيَّةَ فَغَيْرُهَا مِمَّا يُنْتَمِي
إِلَى الْعَرَبِ فَهُمْ عَرَبٌ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فُصَحَاءَ
وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا
هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مِنْ بَوَادِي الْعَرَبِ قَدِمُوا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ طَمَعًا
فِي الصَّدَقَاتِ لَا رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فَسَمَّاهُمُ اللهُ الْأَعْرَابَ فَقَالَ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا
وَنِفَاقًا الْآيَةَ قَالَ الْأَزْهَرِيُّ وَالَّذِي لَا
يُفَرِّقُ بَيْنَ الْعَرَبِ وَالْأَعْرَابِ وَالْعَرَبِيِّ
وَالْإِعْرَابِيِّ رُبَّمَا تَحَامَلَ عَلَى الْعَرَبِ بِمَا
يَتَأَوَّلُهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَهُوَ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ
الْعَرَبِ وَالْأَعْرَابِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ
لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ أَعْرَابٌ إِنَّهُمْ
عَرَبٌ لِأَنَّهُمُ اسْتَوْطَنُوا الْقُرَى الْعَرَبِيَّةَ

اعرابی الف کے ساتھ جبکہ بدوی
کھاس تلاش کرنیوالا اور بارش کے مقاموں کا پیچھا
کرنیوالا ہو خواہ عربوں سے ہو یا ان کے علاوہ دوسروں
سے اور اعرابی کی جمع اعراب اور اعاریب ہے اور
کو جب یا عربی کہا جائے تو اس کے ساتھ خوش ہوجاتا ہے
اور خوش ہوتا ہے اور عربی کو جب اعرابی کہا جائے تو
غضب ناک ہوتا ہے پس جو بادیہ میں اتر پڑے اور ان
باشندوں کا پڑوس ہوجائے اور ان کے کوچ کے ساتھ کوچ کرے
پس وہ اعراب ہے اور جو بادیہ اور شہروں میں اترے اور
وطن بنائے یا عربی گاؤں وغیرہ میں رہے جو کہ عرب کیلئے
منسوب ہیں پس وہ عرب ہے اگرچہ فصیح نہ ہو اور اللہ کریم کا
یہ قول اعراب نے کہا ہم ایمان لائے یہ ایک عرب کی
بادیہ باش قوم ہے جو کہ آنحضرتؐ کے پاس آئی تھی مدینہ منورہ
میں صدقات کی طمع سے نہ اسلام کی خواہش سے پس
اللہ کریم نے انکو اعراب کہا پس فرمایا اعراب سخت کفر
اور نفاق والے ہیں ازہری نے کہا ہے جو کہ عرب اور
اعراب میں اور عربی اور اعرابی میں فرق نہیں کرتا
وہ حمل کر دیتا ہے عربوں پر اس آیت میں اور
وہ فرق نہیں کرتا عرب اور اعراب میں
اور یہ جائز نہیں کہ مہاجرین اور انصار کو
اعراب کہا جائے کیونکہ وہ عرب
کے گاؤں اور شہروں میں رہتے
تھے خواہ وہ پیدا بادیہ میں ہوا ہو

قَالَ تَعَالٰی قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا وَقَالَ الْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَقَالَ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَقَدْ يُجْمَعُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اَعَارِيْبَ وَالْاَعْرَابِيُّ فِي التَّعَارُفِ صَارَ اِسْمًا لِّلْمَنْسُوْبِ اِلٰى سُكَّانِ الْبَادِيَةِ وَالْعَرَبِيُّ الْمُفْصِحُ وَالْاِعْرَابُ الْبَيَانُ يُقَالُ اَعْرَبَ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِعْرَابُ الْكَلَامِ اِيْضَاحُ فَصَاحَتِهٖ وَخُصَّ الْاِعْرَابُ فِي تَعَارُفِ النَّحْوِيِّيْنَ بِالْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ الْمُتَعَاقِبَةِ عَلٰى اٰخِرِ الْكَلِمِ وَالْعَرَبِيُّ الْفَصِيْحُ الْبَيِّنُ اَسْهَلُ مِنَ الْكَلَامِ قَالَ تَعَالٰى قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّقَالَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ وَقَالَ فُصِّلَتْ اٰيَاتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى حُكْمًا عَرَبِيًّا قِيْلَ مَعْنَاهُ فَصِيْحًا نَحْوُ قَوْلِهٖ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ شَرِيْفًا كَرِيْمًا مِّنْ قَوْلِهِمْ عُرَابُ التُّرَابِ وَوَصَفَهٗ بِذٰلِكَ كَمَا وَصَفَهٗ بِكَرِيْمٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى عُرُبًا اَتْرَابًا جَمْعُ عَرُوْبٍ وَالْعَرُوْبُ مِنَ النِّسَاءِ الْمُحَبَّبَةُ اِلٰى زَوْجِهَا وَقِيْلَ الْعَاشِقَةُ لِزَوْجِهَا وَقِيْلَ الْحَسَنَةُ التَّبَعُّلِ عَرَجَ الْعُرُوْجُ ذِهَابٌ فِي صُعُوْدٍ قَالَ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ وَقَالَ ظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ وَالْمَعَارِجُ الْمَصَاعِدُ قَالَ تَعَالٰى مِنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ وَقَالَ قَتَادَةُ

فرمایا اعراب نے کہا اور فرمایا اعراب بہت سخت کفر اور نفاق والے ہیں اور فرمایا اور اعراب سے وہ بھی ہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور آخرت کے دن پر اور کبھی اعراب کی جمع اعاریب آتی ہے اور اعرابی عرف میں نام ہوگیا ہے بادیہ باشوں کیطرف منسوب کا اور عربی بیان کرنیوالا ہے اور اعراب بیان ہے کہا جاتا ہے اعرب عن نفسہ اور اعراب الکلام اسکی فصاحت کی ایضاح کو کہتے ہیں فرمایا قرآن عربی اور فرمایا عربی بیان کرنیوالی زبان کے ساتھ اور فرمایا تفصیل کیگئی اسکی آیتیں قرآن عربی اور یہ قول عربی حکم اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنے فصیح کے ہیں جیسا یہ قول تاکہ ثابت کرے حق کو اور باطل کو باطل کرے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ شریف وکریم۔ شریف ہم عمر۔ اور اس کے ساتھ اس کی صفت کی بھی گئی اللہ کریم کے اس قول میں کہ کتاب کریم اور یہ قول عربا اترابا یہ عروب کی جمع ہے اور عروب عورتوں میں وہ عورت ہے جو کہ خاوند کو پیاری ہو اور کہا گیا ہے کہ جو اپنے خاوند پر عاشق ہو اور کہا گیا ہے کہ خاوند کی اچھا تعلق رکھنے والی۔ عرج۔ عروج اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں فرمایا چڑھتے ہیں فرشتے اور روح اور فرمایا پس اسمیں چڑھنے لگیں اور معارج کہتے ہیں سیڑھی وغیرہ کو فرمایا اللہ کیطرف سے جو معارج والا ہے اور قتادہ نے کہا

وَاَوْضَحُهَا وَاَعْرَبُهَا عَنِ الْمُرَادِ بِوُجُوْهٍ
مِنَ الْاِخْتِصَارِ وَالْاِيْجَازِ وَالْاِطْنَابِ
وَالْمُسَاوَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ مَالَ اِلَيْهِ جَمَاعَةٌ
وَرَجَّحُوْهُ مِنْ وُجُوْهٍ وَقِيْلَ لِاَنَّ اَوْلَادَ اِسْمٰعِيْلَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَشَّؤُا بِالْعَرَبِيَّةِ وَهُوَ
مِنْ تِهَامَةَ فَنُسِبُوْا اِلٰى بَلَدِهِمْ وَرُوِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
خَمْسَةُ اَنْبِيَاءَ مِنَ الْعَرَبِ هُمْ مُحَمَّدٌ وَاِسْمٰعِيْلُ
وَشُعَيْبٌ وَصَالِحٌ وَهُوْدٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ
وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لِسَانَ الْعَرَبِ قَدِيْمٌ
وَهٰؤُلَاءِ الْاَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ كَانُوْا يَسْكُنُوْنَ
بِلَادَ عَرَبِيَّةٍ فَكَانَ شُعَيْبٌ وَقَوْمُهٗ بِاَرْضِ
مَدْيَنَ وَكَانَ صَالِحٌ وَقَوْمُهٗ بِاَرْضِ ثَمُوْدَ
يَنْزِلُوْنَ بِنَاحِيَةِ الْحِجْرِ وَكَانَ هُوْدٌ وَقَوْمُهٗ
عَادٌ يَنْزِلُوْنَ الْاَحْقَافَ مِنْ رِمَالِ الْيَمَنِ
وَكَانَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُكَّانِ الْحَرَامِ اھ
قُلْتُ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ بْنِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قُرَيْشٌ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ فِي
الْعَرَبِ دَارًا وَاَحْسَنُهُمْ جِوَارًا وَاَعْرَبُهُمْ
اَلْسِنَةً قُلْتُ نَقْلًا عَنِ الرَّاغِبِ وَغَيْرِهٖ
اَلْعَرَبُ وَلَدُ اِسْمٰعِيْلَ عَ وَالْاَعْرَابُ جَمْعُهٗ
فِي الْاَصْلِ وَصَارَ ذٰلِكَ اِسْمًا لِسُكَّانِ الْبَادِيَةِ

اور بہت واضح اور بیان کرنیوالی ہے مراد کو کمی
وجوہات کے ساتھ اختصار اور ایجاز اور اطناب
مساوات وغیرہ سے اور اسی کیطرف ایک جماعت
مائل ہوئی ہے اور بہت وجوہات کی ساتھ اسکو ترجیح
دی ہے اور کہا گیا ہے کہ اسوجہ سے کہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد
نے پرورش عرب میں پائی تھی اور تہامہ پس اپنے ملک کیطرف
نسبت کردیگئے اور آنحضرت سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
کہ عربوں سے پانچ نبی ہیں محمد اسمٰعیل شعیب صالح ہود
علیہم الصلوٰۃ والسلام اور یہ اسپر دال ہے کہ عربی
زبان قدیم ہے اور یہ سب انبیاء اہل عرب میں آباد
تھے پس حضرت شعیب اور آپ کی قوم مدین
میں تھے اور حضرت صالح اور آپ کی قوم ثمود
میں تھے اور حجر میں اترا کرتے تھے اور حضرت ہود
اور آپکی قوم عاد احقاف میں اترا کرتی تھی اور
وہ یمن کا ریگستان ہے اور حضرت اسمٰعیل بن
ابراہیم اور آنحضرت حرم کے رہنے والے
تھے میں کہتا ہوں کہ روایت ہے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قریش عرب میں
منسوب میں عربوں سے عرب میں وطن کے لحاظ سے
اور اچھے پڑوس والے ہیں اور بہت فصیح اللسان
ہیں میں کہتا ہوں کہ راغب وغیرہ سے نقل کے طور پر
کہ عرب حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں اور اعراب انکی
اصل میں اور یہ نام ہوگیا ہے بادیہ باشوں کا

وَقَالَ الرَّاغِبُ وَسُمِّيَ مَجْلِسُ السُّلْطَانِ عَرْشًا
لِعُتُوِّ بَارِ بُعُلُوِّهٖ اھ قُلْتُ وَصَدْرُ كُلِّ مَجْلِسٍ
يُسَمّٰى عَرْشًا قَالَ تَعَالٰى وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا اَيْ بِسَرِيْرِ
مُمْلَكَتِهَا لِاَنَّهٗ يُقَالُ اِسْتَوٰى عَلٰى عَرْشِهَا اِذَا
مَلَكَ وَقَالَ تَعَالٰى نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا وَقَالَ
اَهٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ فِيْ اَهٰكَذَا اَرْبَعُ
كَلِمَاتٍ حَرْفُ الْاِسْتِفْهَامِ وَحَرْفُ التَّنْبِيْهِ
وَكَافُ التَّشْبِيْهِ وَاِسْمُ الْاِشَارَةِ اَيْ اَمِثْلُ
هٰذَا عَرْشُكِ فَلَمْ يَقُلْ اَهٰذَا عَرْشُكِ
لِئَلَّا يَكُوْنَ تَلْقِيْنًا قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ فَلَمْ تَقُلْ
هُوَ هُوَ وَلَا لَيْسَ بِهٖ وَذٰلِكَ مِنْ زَجَاجَةِ عَقْلِهَا
اِذْ لَمْ تَقْطَعْ فِيْ مَوْضِعِ الْاِحْتِمَالِ وَقَالَ الرَّاغِبُ
وَكُنِّيَ بِهٖ اَيْ بِالْعَرْشِ عَنِ الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ
وَالْمَمْلَكَةِ قُلْتُ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلرَّحْمٰنُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ
اَلْعَرْشُ اَلْمُلْكُ اَيْ بِضَمِّ الْمِيْمِ قُلْتُ وَعَلٰى
ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ
وَثُلَّ عَرْشُهٗ اَيْ عَدِمَ مَا هُوَ عَلَيْهِ مِنْ قِوَامِ
اَمْرِهٖ اِلَّا اَنَّ الْعَرْشَ اَيْضًا يُقَالُ قِوَامُ الْاَمْرِ
وَمِنْهُ حَدِيْثُ عُمَرَ رَاَتْهُ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ
فَقِيْلَ لَهٗ مَا فَعَلَ بِكَ رَبُّكَ قَالَ لَوْلَا اَنْ
تَدَارَكَنِيْ ثُلَّ عَرْشِيْ وَالْعَرْشُ اَيْضًا

راغب نے کہا ہے اور بادشاہ کی بیٹھنے کی جگہ کو عرش
اسوجہ سے کہتے ہیں کہ وہ اونچی ہوتی ہے میں کہتا ہوں
اور ہر ایک مجلس کے صدر کو عرش کہتے ہیں اور فرمایا اور
بلند کیا اپنے والدین کو تخت پر اور یہ قول اور کون لائیگا
میرے پاس اسکا تخت سلطنت کیونکہ کہا جاتا ہے کہ وہ
عرش پر بیٹھا جبکہ اس کا مالک ہو جائے اور فرمایا اور
بدل دو اسکے لئے اس کے عرش کو (تخت کو) اور فرمایا کیا تمہارا
عرش (تخت) ایسا ہی ہے مفسروں نے کہا ہے اہکذا چار کلمات
سے مرکب ہے ایک (۱) حرف استفہام اور دوم (ھا) حرف تنبیہ سوم
(ک) حرف تشبیہ چہارم (ذا) اسم اشارہ یعنی کیا اسکی مثل ہے
تیرا تخت اور یہ یوں نہ کہا ہذا عرشک کہ یہ تلقین (سکھانا) نہ
ہو اس نے کہا گویا یہ وہی ہے اور یہ نہ کہا کہ یہ وہی ہے اور نہ
یہ کہ یہ وہ نہیں اور یہ اسکی عقلمندی سے ہے کہ احتمال کے محل پر
یقین کا اظہار نہیں کیا اور راغب نے کہا کہ یہ کنایہ ہے عزت اور
غلبہ اور سلطنت سے میں کہتا ہوں کہ اسی سے اللہ کریم کا یہ قول ہے
رحمٰن عرش پر بیٹھا اور ابن اعرابی نے کہا ہے کہ عرش
ملک (میم کے ضمہ کے ساتھ) کو کہتے ہیں میں کہتا ہوں
کہ اسی سے اللہ کریم کا یہ قول ہے بلند درجات والا
عرش (ملک) والا اور عرشہ یعنی اس کا انتظام بگڑ گیا کیونکہ
عرش انتظام امر کو بھی کہتے ہیں اور اسی سے حضرت
عمر رضہ کی یہ حدیث ہے کہ ان کو خواب میں دیکھا
گیا تو دریافت کیا گیا تیرے رب نے تجھ سے کیا کیا کہا اگر
میرا رب میری دستگیری نہ کرتا تو میرے امر کا انتظام بگڑ جاتا اور عرش

ذِی الْمَعَارِجِ ذِی الْفَوَاضِلِ وَالنِّعَمِ وَقَالَ الْفَرَّاءُ کہ ذی معارج کے معنے ہیں فضلوں اور نعمتوں والا
ذِی الْمَعَارِجِ مِنْ نَعْتِ اللّٰہِ لِاَنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تَعْرُجُ اور فراء نے کہا ہے یہ اللہ کریم کے صفات سے ہے کیونکہ
اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَصَفَ نَفْسَہٗ بِذٰلِکَ اھ عَلِیْلَۃُ فرشتے اللہ کریم کیطرف عروج کرتے ہیں پس اس کے ساتھ
الْمِعْرَاجِ قَالَ الرَّاغِبُ سُمِّیَتْ لِصُعُوْدِ الدُّعَاءِ اپنی ذات کو متصف کیا ہے اھ اور لیلۃ المعراج راغب
وَفِیْھَا اِشَارَۃٌ اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ نے کہا ہے اسکا نام یہ اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ دعا اسمیں
اھ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَمَعَارِجَ عَلَیْھَا یَظْھَرُوْنَ چڑھتی ہے اور اسمیں اشارہ ہے اللہ کریم کے اس
اَیْ دَرَجَاتٍ عَلَیْھَا یَعْلُوْنَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی قول کیطرف کہ اس کیطرف پاک کلمے چڑھتے ہیں اھ اور
یَعْرُجُ اِلَیْہِ اَیْ یَصْعَدُ اِلَیْہِ وَعُرِجَ زَیْدٌ یَعْرُجُ یہ قول اور سیڑھیں کہ جنپر چڑھتے یا اطلاع پاتے ہیں یعنی ذی
بِالضَّمِّ اَیْ اَصَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ رِجْلِہٖ وَعَرِجَ وغیرہ کہ جنپر اطلاع پاتے ہیں اور یہ قول اور چڑھتے ہیں اسکی
بِالْکَسْرِ صَارَ اَعْرَجَ وَاَعْرَجَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی طرف اور عرج زید یعرج ضمہ کے ساتھ یعنی اسکو پاؤں کا لنگڑا
جَعَلَہٗ اَعْرَجَ وَمَا اَشَدَّ عَرَجَہٗ وَلَا تَقُلْ مَا پہنچا ہے اور عرج کسرہ کے ساتھ لنگڑا ہو گیا اور اعرجہ اللہ
اَعْرَجَہٗ لِاَنَّ مَا کَانَ وَنًا اَوْ خِلْقَۃً فِی الْجَسَدِ اسکو اللہ لنگڑا بنا دے اور تعجب کیلئے کہا جاتا ہے اشد عرجہ
لَا یُقَالُ مِنْہُ مَا فُعْلَہٗ اِلَّا مَعَ اَشَدَّ قَالَ تَعَالٰی اور ما اعرجہ نہیں کہا جاتا کیونکہ جو رنگ یا بناوٹ ہو جسم میں
وَلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَالْعُرُجُ قِطْعٌ ضِخَامٌ اس سے ما فعلہ نہیں آتا مگر اشد کیساتھ فرمایا اور نہ لنگڑے پر کچھ
مِنَ الْاِبِلِ عُرْجُوْنٌ اَلْعُرْجُوْنُ بِضَمِّ الْعَیْنِ حرج ہے اور عرج بڑا ٹکڑا ہے اونٹوں سے عرجون
وَسُکُوْنِ الرَّاءِ عُوْدٌ اَصْفَرُ فِیْہِ شَمَاریْخُ الْعِذْقِ عرجون عین کے ضمہ اور راء کے سکون کے ساتھ زرد لکڑی
فَاِذَا قَدُمَ وَاسْتَقْوَسَ شُبِّہَ بِہِ الْھِلَالُ اور جب پرانی ہو کر ٹیڑھی ہو جائے
قَالَ تَعَالٰی کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ عَرْشٌ اَلْعَرْشُ تو ہلال کے ساتھ اسکی تشبیہ دیجاتی ہے فرمایا کھجور کی خوشہ
فِی الصِّحَاحِ سَرِیْرُ الْمَلِکِ قُلْتُ وَبِہٖ فُسِّرَ کی لکڑی کی مانند عرش۔ عرش صحاح میں ہے کہ بادشاہ کا تخت
قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ وَفِیْ حَدِیْثِ کو کہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اسکی ساتھ تفسیر کیا گیا ہے اللہ کریم
بَدْءِ الْوَحْیِ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا ھُوَ قَاعِدٌ کا یہ قول اور اس کیلئے بڑا تخت تھا اور بدء وحی کی حدیث میں
عَلٰی عَرْشٍ فِی الْھَوَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَیْنَ السَّمَاءِ پس میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بیٹھا ہوا تخت پر ہوا
وَالْاَرْضِ یَعْنِیْ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی سَرِیْرٍ میں اور ایک روایت میں ہے آسمان اور زمین درمیان یعنی جبریل

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُلَانٌ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ
يَعْنِي مُعَاوِيَةَ وَأَرَادَ بِالْعُرُشِ بُيُوتَ مَكَّةَ
يَعْنِي وَهُوَ مُقِيمٌ بِمَكَّةَ أَيْ بُيُوتُهَا فِي حَالِ
كُفْرِهِ قَبْلَ إِسْلَامِهِ وَقِيلَ أَرَادَ بِهِ أَنَّهُ
كَانَ مُخْتَفِيًا فِي بُيُوتِ مَكَّةَ (تاج) فَمَنْ قَالَ عُرُشٌ
فَوَاحِدُهَا عَرِيشٌ مِثْلُ قَلِيبٍ وَقُلُبٍ وَقَدْ
تَقَدَّمَ وَمَنْ قَالَ عُرُوشٌ فَوَاحِدُهَا عَرْشٌ
مِثْلُ فَلْسٍ وَفُلُوسٍ عُرُضٌ الْعُرْضُ بِالضَّمِّ
خِلَافُ الطُّولِ وَأَصْلُهُ أَنْ يُقَالَ فِي الْأَجْسَامِ
وَيُسْتَعْمَلُ فِي غَيْرِهَا نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى ذُو دُعَاءٍ
عَرِيضٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً
لِأَيْمَانِكُمْ الْعُرْضَةُ فُعْلَةٌ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ
مِمَّا يُعْرَضُ دُونَ الشَّيْءِ وَعَلَى الْعُرْضِ
لِلْأَمْرِ فَمَعْنَى الْآيَةِ عَلَى الْأَوَّلِ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ
حَاجِزًا إِلَى مَا حَلَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَنْوَاعِ الْخَيْرِ بَلْ
كَفِّرُوا مُخَالِفَةً لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِابْنِ سَمُرَةَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ
خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ
يَمِينِكَ وَعَلَى الثَّانِي لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ مُعْرَضًا
لِأَيْمَانِكُمْ فَتَبْذِلُوهُ بِكَثْرَةِ الْحَلِفِ بِهِ وَ
قَوْلُهُ تَعَالَى فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ
فَالتَّعْرِيضُ خِلَافُ التَّصْرِيحِ وَهُوَ الْإِيمَاءُ
وَالتَّلْوِيحُ وَهُوَ كَثِيرٌ فِي الْكَلَامِ كَقَوْلِكَ

اور فلان کافر تھا عروش میں یعنی معاویہ کفر کی
حالت میں مکہ کے گھروں میں رہتا تھا اسلام لانے
سے پہلے اور کہا گیا ہے کہ وہ پوشیدہ تھا
مکہ کے گھروں میں (تاج) پس جو عرش کہتا ہے
پس اس کا واحد عریش ہے جیسا قلب اور قلیب
اور یہ گذر چکا ہے اور جو عروش کہتا ہے پس اس کا
واحد عرش ہے جیسا فلس اور فلوس۔ عُرُضٌ۔
عرض ضمہ کے ساتھ طول کے خلاف ہے اور اصل یہ ہے
کہ اجسام میں استعمال ہو لیکن یہ غیر اجسام میں بھی
استعمال ہوتا ہے جیسا اللہ کریم کا یہ قول چوڑی دعا
والا اور یہ قول اور نہ بناؤ اللہ کو اپنی قسموں کا عرضہ
عرضہ فعلۃ کے وزن پر ہے اور بمعنے مفعول ہے یہ بولا
جاتا ہے جو کہ چیز کے آگے عارض کیا جائے اور کام
سے اعراض کرنیوالے پر تو آیت کریمہ کے معنے پہلے معنوں پر
یہ ہوئے کہ نہ بناؤ اللہ کو آڑ نیکی کے ان اقسام سے جنکی کہ
تم نے قسمیں کی ہیں بلکہ تمہیں اس کا خلاف کرنا چاہیئے
کیونکہ آنحضرت نے سمرۃ کو فرمایا تھا جب تم کسی امر پر قسم
کرو اور پھر اس کے کرنے میں بہتری دیکھو تو اس کو کر لیا کرو
اور قسم کا کفارہ دیدو اور دوسرے معنوں پر یہ کہ نہ بناؤ
اللہ کو اپنی قسموں کا معرض یعنی نشانہ کہ جس کو بار بار
قسموں کیلئے پیش کرتے
اور تعریض تصریح کے خلاف ہے اور وہ اشارہ اور
کنایہ ہے اور یہ کلام میں بہت ہے جیسا میرا یہ قول

رُكْنُ الشَّيْءِ وَالْعَرْشُ مِنَ الْقَوْمِ رَئِيسُهُمْ
الْمُدَبِّرُ لِأُمُورِهِمْ وَالْعَرْشُ الْعِلْمُ وَالْعَرْشُ
سَمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ أَيْضًا وَعَلَى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى
وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ الرَّاغِبُ تَنْبِيهٌ
أَنَّ الْعَرْشَ لَمْ يَزَلْ مُنْذُ أُوجِدَ مُسْتَعْلِيًا
عَلَى الْمَاءِ اھ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى ذُو الْعَرْشِ أَيِ
ذُو الْقُدْرَةِ الْكَامِلَةِ وَقَوْلُهُ يَعْرِشُونَ
أَيْ يَبْنُونَ وَقَوْلُهُ مَعْرُوشَاتٍ أَيْ مَرْفُوعَاتٍ
عَلَى مَا تَحْمِلُهُ يُقَالُ عَرَشْتُ الْكَرْمَ إِذَا جَعَلْتَ
لَهُ قُضْبَانًا وَأَشْبَاهَهُ لِيَمْتَدَّ عَلَيْهِ وَغَيْرُ
مَعْرُوشَاتٍ مِنَ الشَّجَرِ الَّذِي لَا يُعَرَّشُ
وَأَصْلُ الْعَرْشِ الشَّيْءُ الْمُسَقَّفُ وَجَمْعُهُ
عُرُوشٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ وَهِيَ خَاوِيَةٌ
عَلٰى عُرُوشِهَا وَالْعَرِيشُ مَا يُسْتَظَلُّ بِهِ
يُبْنٰى مِنْ سَعَفِ النَّخْلِ مِثْلُ الْكُوخِ فَيُقِيمُونَ
فِيهِ مُدَّةً إِلٰى أَنْ يُصْرَمَ النَّخْلُ وَمِنْهُ
عَرِيشُ كَعَرِيشِ مُوسٰى فِي حَدِيثِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ظُلِّلَ وَالْعَرِيشُ بَيْتٌ مِنْ
خَشَبٍ وَغَيْرِهِ أَيْضًا وَالْجَمْعُ عُرُشٌ كَقَلِيبٍ
وَقُلُبٍ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَمِنْهُ قِيلَ لِبُيُوتِ
مَكَّةَ الْعُرُشُ لِأَنَّهَا عِيدَانٌ تُنْصَبُ وَتُظَلُّ
بِثَوْبٍ وَفِي حَدِيثِ سَعْدٍ حِينَ بَلَغَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
يَنْهٰى عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ الرَّسُولِ

شئے کے رکن کو بھی کہتے ہیں اور عرش قوم کے رئیس اور
مدبر کو بھی کہتے ہیں اور عرش علم کو کہتے ہیں اور ہر ایک
شئے کی بلندی کو بھی اور اسی پر اللہ کریم کا یہ قول اور
اسکی بلندی پانی پر تھی راغب نے کہا کہ تنبیہ ہے کہ عرش
جب سے پیدا ہوا ہے تب سے پانی پر بلند رہا ہے اور
یہ قول عرش والا یعنی قدرت کاملہ والا۔ اور یہ قول اور
چھت ڈالتے ہیں یعنی مکان بناتے ہیں اور یہ قول
معروشات یعنی بلند کئے ہوئے اسپر جو ان کو اٹھاتے
ہیں کہا جاتا ہے عرشت الکرم جبکہ اس کے نیچے
کانے وغیرہ رکھیں تاکہ انپر پھیلے اور غیر معروشات
درختوں سے وہ ہیں جو کسی پر چڑھے نہیں (بیلدار
نہ ہو) اور عرش کی اصل مسقف شئے ہے اور جمع
اسکی عروش ہے اور اسی پر اللہ کریم کا یہ قول اور
وہ گرتے ہوئے تھے اپنی چھتوں پر اور عریش وہ ہے جس سے
سایہ لیا جائے اور بنایا جائے کھجور کی چھڑیوں سے ماڑی
کی مانند اور اسمیں رہیں ایک مدت تک یہانتک کہ کھجور
کاٹی جائیں اور اسی سے ہے عریش مثل موسٰے کی عریش
آنحضرت کی نسبت جبکہ آپ پر چھپر بنایا گیا تھا اور
عریش لکڑیوں وغیرہ سے بنائے اور جمع اسکی عروش جیسا
قلب اور قلیب جوہری نے کہا ہے اسی وجہ سے مکہ کے
مکانوں کو عروش کہتے ہیں کیونکہ وہ لکڑیاں ہیں جو کھڑی کر کے
اسپر سایہ کیا جاتا ہے یعنی چھت ڈالی جاتی ہے اور حضرت سعد کی حدیث میں
ہے جبکہ انکو خبر پہنچی کہ امیر معاویہ تمتع فی الحج سے منع کرتا ہے تو کہا ہم نے

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضًا اَیْ اَظْهَرْنَاهَا حَتّٰی رَاٰهَا الْكُفَّارُ یُقَالُ عَرَضْتُ الشَّیْءَ فَاعْتَرَضَ اَیْ اَظْهَرْتُهٗ فَظَهَرَ وَاعْرِضْ لِیْ كَذَا اَیْ بَدَاعُرْضُهٗ فَاَعْرَضَ تَنَاوُلُهٗ قَالَ تَعَالٰی ثُمَّ عُرِضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا وَقَالَ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ وَقَالَ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا اَیْ سَحَابٌ یُمْطِرُنَا اَوْ مُمْطِرٌ لَنَا وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ لِعَارِضٍ صِفَةُ النَّكِرَةِ وَسُمِّیَ عَارِضًا لِاَنَّهٗ یَعْرِضُ فِی الْاُفُقِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰی اَیِ الْمَتَاعَ الْقَرِیْبَ الْحَاضِرَ وَقَوْلُهٗ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا اَیْ صَبَاحًا وَّمَسَاءً اَیْ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ وَفِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَالِهِمْ فَاِذَا قَامَتِ الْقِیٰمَةُ قِیْلَ لَهُمْ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ وَقَوْلُهٗ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اَیْ تَطْلُبُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اَیْ طَمَعَ الدُّنْیَا وَفِی الْحَدِیْثِ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَ كَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَّاَنَّهٗ عَارَضَنِی الْاٰنَ مَرَّتَیْنِ اَیْ یُدَارِسُنِیْ وَالْاِعْرَاضُ عَنِ الشَّیْءِ اَلصَّدُّ عَنْهُ لِاَنَّهٗ یُقَالُ اَعْرَضَ عَنِّیْ اَیْ وَلّٰی مُدْبِرًا

اور یہ قول اور پیش کریں گے ہم اس دن جہنم کافروں کے لئے جو پیش کرنا یعنی ایسا ظاہر کریں گے کہ وہ دیکھ لیں گے کہا جاتا ہے میں نے ظاہر کیا شیئے کو پس وہ ظاہر ہوئی اور اعرض لی کذا فرمایا پھر پیش کیا ان کو فرشتوں پر اور فرمایا اور پیش کئے جائیں گے اپنے رب پر صف باندھے ہوئے اور فرمایا ہم نے پیش کیا امانت کو اور فرمایا اور جس دن وہ پیش کئے جائیں گے اور یہ قول یہ بادل ہے ہم پر برسنے والا ہے یا برسنے والا ہے ہمارے فائدہ کیلئے یہ جائز نہیں کہ عارض نکرہ کی صفت ہو اور اس کو عارض اسوجہ سے کہتے ہیں کیونکہ وہ افق میں پھیلا ہوا ہوتا ہے اور یہ قول لیتے ہیں اس بہت قریب کا یا قریب اسباب اور یہ قول پیش کیجائیں گے اس پر صبح و شام یعنے عذاب دیئے جائیں گے ان دو وقتوں میں اور ان کے درمیان اللہ ہی ان کے حال کو جانتا ہے پس جب قیامت قایم ہوئی تو کہا جائیگا داخل کرو فرعون کے لوگوں کو سخت عذاب میں اور یہ قول تم چاہتے ہو دنیا کے اسباب کو

اور حدیث میں ہے جبرائیل دور کراتا تھا میرے ساتھ قرآن مجید ہر سال میں ایک دفعہ اور اس نے دس سال دو دفعہ دور اور اعراض شیئے اس سے پھیرنے اور روکنے کو کہتے ہیں کیونکہ کہا جاتا ہے اعرض عنی یعنی وہ پھر گیا مجھ سے

عَرَضْتُ لِفُلَانٍ وَبِفُلَانٍ اِذَا قُلْتَ قَوْلًا وَاَنْتَ تَعْنِيْهِ وَمِنْهُ الْمَعَارِيْضُ فِي الْكَلَامِ وَهِيَ التَّوْرِيَةُ عَنِ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ كَمَا اِذَا سَاَلْتَ رَجُلًا هَلْ رَاَيْتَ فُلَانًا وَقَدْ رَاٰهُ وَيَكْرَهُ اَنْ يَّكْذِبَ فَيَقُوْلُ اِنَّ فُلَانًا يُرٰى فَيَجْعَلُ كَلَامَهُ مُعْرِضًا فِيْرَى اَنَّهُ مِنَ الْكَذِبِ وَمِنْهُ الْمَثَلُ اِنَّ فِي الْمَعَارِيْضِ لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الْكَذِبِ اَيْ سَعَةً وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اَيْ قِيْمَتُهَا وَعِوَضُهَا وَقَالَ الزَّجَّاجُ فَقَدْ هُوَ الْعَرْضُ الَّذِيْ خِلَافُ الطُّوْلِ وَتُصَوِّرُ ذٰلِكَ عَلٰى اَحَدِ وُجُوْهٍ اِمَّا اَنْ يُّرِيْدَ بِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ عَرْضُهَا فِي النَّشْاَةِ الْاٰخِرَةِ كَعَرْضِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فِي النَّشْاَةِ الْاُوْلٰى وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَلَا يَمْتَنِعُ اَنْ تَكُوْنَ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ فِي النَّشْاَةِ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرَ مِمَّا هِيَ الْاٰنَ وَرُوِيَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا سَاَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَالَ فَاَيْنَ النَّارُ فَقَالَ عُمَرُ اِذَا جَاءَ اللَّيْلُ فَاَيْنَ النَّهَارُ وَقِيْلَ بِمَعْنٰى بِعَرْضِهَا لَا مِنْ حَيْثُ الْمَسَاحَةِ وَلٰكِنْ مِّنْ حَيْثُ الْمَسَرَّةُ كَمَا يُقَالُ فِيْ ضِدِّهٖ اَلدُّنْيَا عَلٰى فُلَانٍ حَلْقَةٌ خَاتَمٌ وَكُنَّةُ حَابِلٍ وَسِعَةُ هٰذِهِ الدَّارِ كَسِعَةِ الْاَرْضِ

کہ میں نے اشارہ کیا فلان کے لئے فلان بات کے ساتھ جبکہ تو ایک بات کہے اور مراد اس سے اور اور اسی سے ہیں کلام کے معاریض اور یہ توریہ ہے فلان شئے کی نسبت فلان شئے کے ساتھ جیسا کہ تم فلاں کرو کہ کیا تم نے فلان کو دیکھا ہے اور اس نے اسکی دیکھی تو ہے لیکن جھوٹ کو وہ مکروہ جانتا ہے تو کہیگا فلاں دیکھا جاتا ہے پس بنائیگا اپنی کلام کو معارض پھیلانے والا جھوٹ اور اسی سے یہ مثال ہے کہ توریہ میں گنجایش ہے کذب کی اور یہ قول باغ جسکا عرض آسمانوں اور زمین یعنی اسکی قیمت یا چوڑان اور راغب نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ کہ اس کا چوڑان جو کہ طول کے خلاف ہوتا ہے اور اسکی توجیہ بہت طور پر ہے اول یہ کہ اس کا چوڑان آخرت میں آسمان زمین کے برابر ہے جو کہ دنیا میں ہیں اور یہ اسوجہ ہے فرمایا ہے جسدن یہ زمین اور زمین سے اور آسمان بدل دیئے جائینگے اور ممکن ہے کہ زمین و آسمان اس میں اس اعتبار سے بڑے ہوں جیسے کہ اب ہیں اور روایت ہے کہ کسی یہودی نے حضرت عمر سے دریافت کیا تھا اس آیت کی نسبت پس کہا آگ کہاں ہوگی تو حضرت عمر نے فرمایا جب رات آتی ہے تو دن کہاں ہوتا ہے اور کہا گیا ہے کہ عرض جنت سے مراد اس سے نہیں لیکن مسرت کے طور پر جیسا کہا جاتا ہے اسکی میں کہ فلان پر دنیا مہر کا حلقہ ہے اور جال ہے اسکا اور زمزم ہے اس دار کی فراخی دنیا کی فراخی کی مانند ہے الخ

قَالَ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَرَادَ فَيَا رَاكِبَاهُ لِلنُّدْبَةِ فَحَذَفَ الْهَاءَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَا اَسَفَا عَلٰى يُوْسُفَ وَلَا يَجُوْزُ يَا رَاكِبًا بِالتَّنْوِيْنِ لِاَنَّهٗ قَصَدَ بِالنِّدَاءِ رَاكِبًا بِعَيْنِهٖ اھ وَعَرِيْضٌ كَزَبِيْرٍ وَادٍ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْهِ اَمْوَالٌ لِاَهْلِهَا وَالْعَرْضُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَسُكُوْنِ الرَّاءِ الْمَتَاعُ وَكُلُّ شَيْءٍ عَرْضٌ سِوَى الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ فَاِنَّهُمَا عَيْنٌ وَالْجَمْعُ عُرُوْضٌ كَفَلْسٍ وَفُلُوْسٍ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَلْعُرُوْضُ الْاَمْتِعَةُ الَّتِيْ لَا يَدْخُلُهَا كَيْلٌ وَلَا وَزْنٌ وَلَا يَكُوْنُ حَيَوَانًا وَلَا عِقَارًا اھ وَالْعَرَضُ بِالتَّحْرِيْكِ مَا يَحِلُّ فِي الْجِسْمِ وَلَا وُجُوْدَ لَهٗ وَلَا شَخْصَ لَهٗ وَفِيْ اِصْطِلَاحِ الْمُتَكَلِّمِيْنَ مَا لَا يَقُوْمُ بِنَفْسِهٖ وَلَا ثُبَاتَ لَهٗ اِلَّا بِالْجَوْهَرِ وَلِذٰلِكَ قِيْلَ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ قَالَ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْعُرُوْضُ لِلرَّسُوْلِ مِيْزَانُ الشِّعْرِ لِاَنَّهٗ يُعَارَضُ بِهَا وَهِيَ مُؤَنَّثَةٌ وَلَا يُجْمَعُ لِاَنَّهَا اِسْمُ جِنْسٍ وَالْعَارِضُ مِنَ اللِّحْيَةِ مَا يَنْبُتُ عَلٰى عَرْضِ اللَّحْيِ فَوْقَ الذَّقْنِ وَقَوْلُهُمْ فُلَانٌ عُرْضَةٌ لِلنَّاسِ مَعْنَاهُ لَا يَزَالُوْنَ يَقَعُوْنَ فِيْهِ وَعَرْضُ الْحَائِطِ هُوَ جَانِبٌ مِنْهُ وَالْمَعَارِضُ كَمَفَاتِحَ وَهُوَ السَّهْمُ الَّذِيْ لَا رِيْشَ لَهٗ عَرَفَ عَرْفَهٗ يَعْرِفُهٗ مَعْرِفَةً وَعِرْفَانًا وَعِرْفَةً بِالْكَسْرِ فِيْهِمَا وَعِرْفَانًا بِكَسْرَتَيْنِ

جوہری نے کہا ہے کہ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ اس نے ارادہ فیا راکباہ کیا ہے ندبہ (بین) کے طور پر لیکن ہا کو حذف کر دیا جیسا خداوند کریم کا یہ قول ہے یا اسفا علی یوسف (ہائے افسوس یوسف پر) اور یا راکبا تنوین کے ساتھ جائز نہیں ہے کیونکہ اسکی مراد ندا میں راکب معین ہے الخ اور عریض زبیر کی مانند مدینہ منورہ میں ایک وادی ہے کہ اس کے لوگان کو موسیٰ اسمیں ہوتے ہیں اور عرض فتح عین اور سکون راء کے ساتھ اسباب ومتاع اور درہم و دینار کے سوا اور سب چیزیں عرض ہیں کیونکہ ان دونوں کو عین کہتے ہیں اور جمع عروض ہے مثل فلس اور فلوس کی اور ابی عبیدہ سے منقول ہے کہ عروض وہ اشیا ہیں جو کہ ماپنے اور تولنے میں نہیں آتیں اور نہ جانور اور اراضی ہوتی ہیں اور عرض حرکات کیساتھ جو کہ جسم میں اترے اور وجود اور شخص نہ ہو اور شخص ہونا متکلمین کی اصلاح میں جو کہ بنفسہ قائم نہ ہو اسکے اور اس کا قیام نہیں ہوتا مگر جوہر کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ دنیا حاضر عرض (اسباب) ہے فرمایا ہے چاہتے ہیں تم دنیا کی زندگی کا اسباب اور عروض رسول کی مانند شعر کے میزان کو کہتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے اور یہ مونث ہے اور جمع اسکی نہیں کیونکہ یہ اسم جنس ہے اور داڑھی سے عارض اسکو کہتے ہیں جو کہ ٹھوڑی کے اوپر جبڑوں کے جوڑ ان پر اگتی ہے اور ان کا یہ قول فلان لوگوں کیلئے عرضہ ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیشہ اس کی عیب جوئی کرتے ہیں اور دیوار کا عرض اسکی کنارہ کو کہتے ہیں اور معارض بروزن مفتاح یہ وہ تیر ہے کہ جسکا پر نہیں ہوتا عَرَفَ۔ عرفہ یعرفہ عرفا اور عرفانا اور عرفۃ دونوں کسرہ عین کے

عُرْضَهُ قَالَ تَعَالٰی ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقَالَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَقَالَ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ وَقَالَ وَهُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ وَقَالَ فَاَعْرِضُوْا عَنْهَا وَرُبَّمَا حُذِفَتْ عَنْهُ اِسْتِغْنَاءً عَنْهُ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَقَوْلِهٖ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا اَیْ مَطْلَبًا سَهْلًا وَالْاَعْرَاضُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ جَمْعُ عِرْضٍ بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَسُكُوْنِ الرَّاءِ قِيْلَ هُوَ مَوْضِعُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ مِنَ الْاِنْسَانِ سَوَاءٌ كَانَ فِیْ نَفْسِهٖ اَوْ سَلَفِهٖ اَوْ مَنْ يَلْزَمُهُ اَمْرُهٗ وَقِيْلَ هُوَ جَانِبُهُ الَّذِیْ يَصُوْنُهُ مِنْ نَفْسِهٖ وَحَسَبِهٖ وَيُحَامِیْ عَنْهُ اَنْ يَّنْقُصَ اَوْ يُعَابَ وَعَنِ ابْنِ قُتَيْبَةَ عِرْضُ الرَّجُلِ نَفْسُهٗ وَبَنَاتُهٗ لَاهَبِيْرَاهْ قُلْتُ وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ مَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَءَ لِدِيْنِهٖ اَیِ احْتَاطَ لِنَفْسِهٖ وَعِرْضِهٖ اِذَا اَتَى الْعَرُوْضَ وَهِیَ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَمَا حَوْلَهَا وَيُقَالُ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَالْيَمَنُ قَوْلُ الشَّاعِرِ

فَيَا رَاكِبًا اِمَّا عَرَضْتَ فَبَلِّغَنْ
نَدَامَایَ مِنْ نَجْرَانَ اَنْ لَّا تَلَاقِيَا

اعراض ظاہر کرتا ہو فرمایا پھر اس سے اعراض کیا اور فرمایا
ان سے اعراض کر اور وعظ کر اور فرمایا اور جاہلوں سے اعراض
کر اور فرمایا اور جو میری نصیحت سے اعراض کریگا اور فرمایا
اور وہ اعراض ہی کرنیوالے ہیں اور فرمایا یہ لوگ اس سے
اعراض کیا اور بہت دفعہ عن اس سے حذف
کیا جاتا ہے کیونکہ اسکی ضرورت نہیں ہوتی جیسا اللہ کریم کا
یہ قول ایک گروہ اسے اعراض کرنیوالے ہوتے ہیں اور
قول پھر ایک فریق لوٹ جاتا ہے ان سے اور وہ اعراض کرنے
ہیں اور اگر قریب اسباب ہوتا ہے یعنی آسان مطلب
اور اعراض ہمزہ کے فتح کے ساتھ عرض کی جمع ہے عین کے
کسرہ اور راء کے سکون کے ساتھ کہا گیا ہے وہ مدح اور
ذم کے مواضع ہیں انسان سے خواہ اسکی جان میں ہوں
یا بزرگوں میں ہوں یا انکے متعلقین میں ہوں اور کہا گیا
ہے یہ وہ جانب ہے کہ انسان اپنی جان اور عزت کی بچانا
چاہتا ہے کہ اسمیں نہ کوئی نقص آئے اور نہ عیب لگایا جائے
اور ابن قتیبہ سے منقول ہے عرض الرجل اسکا نفس اور اہل
ہے نہ اور اخیر میں کہتا ہوں اور اسی سے یہ حدیث ہے جو
سو بچتا ہے وہ بچانا چاہتا ہے اپنے دین کو یعنی احتیاط
کرتا ہے اپنی جان کیلئے اور عرض الرجل جبکہ عروض میں آئے
اور مکہ مدینہ اور ان کے گرد و نواح ہے کہا جاتا ہے کہ
مکہ مدینہ اور یمن ہے اور اس سے شاعر کا یہ قول ہے
پس اے رکب اگر مکہ اور مدینہ جاتے ہو پس ابلاغ کر
میرا حبیب نجران میں آیا ملاقات ہوگی

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ أَيْ جَازَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِبَعْضِ مَا فَعَلَتْ قَالَ الْفَرَّاءُ مَنْ قَرَأَ عَرَّفَ بِالتَّشْدِيدِ فَمَعْنَاهُ أَنَّهُ عَرَّفَ حَفْصَةَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ بَعْضًا وَمَنْ قَرَأَ بِالتَّخْفِيفِ أَرَادَ غَضِبَ مِنْ ذَلِكَ وَجَازَى عَلَيْهِ قَالَ وَلَعَمْرِي لَجَازَ حَفْصَةَ بِطَلَاقِهَا قَالَ وَهُوَ وَجْهٌ حَسَنٌ اهـ قَالَ فِي التَّاجِ قُرِئَ ذَلِكَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ اهـ وَتَعَارَفَ الْقَوْمُ أَيْ عَرَّفَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ تَعَالَى لِتَعَارَفُوا وَقَالَ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ وَالْعُرْفُ رَائِحَةٌ كُلُّ شَيْءٍ طَيِّبٍ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ أَيْ طَيَّبَهَا وَزَيَّنَهَا لَهُمْ وَقِيلَ عَرَّفَهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا فَاشْتَاقُوا إِلَيْهَا وَعَمِلُوا لَهَا وَبَيَّنَهَا لَهُمْ فَيَعْرِفُ كُلُّ وَاحِدٍ مَنْزِلَهُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ كَأَنَّهُ سَاكِنُهُ مُنْذُ خُلِقَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ أَيْ وَعَلَى أَعْرَافِ الْحِجَابِ وَهُوَ السُّورُ الْمُضْرَبُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهِيَ أَعَالِيهِ جَمْعُ عُرْفٍ مُسْتَعَارٌ مِنْ عُرْفِ الْفَرَسِ وَالدِّيكِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ قِيلَ هُمْ مَلَكٌ دَرَجَتُهُمْ

واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبئت بہ واظہرہ اللہ علیہ عرف بعضہ واعرض عن بعض یعنی جزادی حفصہؓ کو بعض فعل پر جو اس نے کیا فراء نے کہا ہے کہ جس نے عرف شد کے ساتھ پڑھا ہے پس اس کے معنے یہ ہوئے کہ حفصہؓ کو کچھ بتایا اور کچھ نہ بتایا اور جس نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے اس نے ارادہ کیا ہے کہ آپ اس سے رنج ہوئے اور اس کو سزادی کہا اور ضرور حفصہؓ کو جزادی طلاق کے ساتھ اور کہا یہ اچھی وجہ ہے التاج میں کہا ہے کہ ابو عبدالرحمٰن سلمی پر پڑھا ہے وتعارف القوم یعنی لوگوں نے ایک دوسرے کو بتایا فرمایا تاکہ تم میں تعارف ہو اور فرمایا اسمیں ایک دوسرے کو بتائیں گے اور عرف ہر ایک شئی کی بو کو کہتے ہیں جو اچھی ہو اور اسی پر یہ قول ہے انکو جنت میں داخل کریگا جسکو اس نے ان کیلئے خوشبودار اور مزین کیا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ جو اسکو دنیا ہی میں بتادیا ہوا ہے پس وہ اس کو مشتاق ہیں اور اس کیلئے عمل کرتے ہیں یا یہ کہ اس نے وہ ان کیلئے بیان کردیا ہوتا پس ہر ایک اپنے مقام کو جانتا ہے اور اسکو اسکی ہدایت کیگئی ہوگویا کہ وہ اسمیں رہتا ہے جب سے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے اور قول کہ اعراف پر مرد ہونگے کہ ہر ایک کو علامتوں سے پہچانتے ہونگے یعنی جنت کی دیوار پر جو کہ جنت اور آگ کے درمیان ہوگی اور اعراف اسکی اونچی جگہ کا طرف ہے جمع ہے عرف کی اور یہ استعارہ کیا ہوا ہے عرف فرس اور دیک سے اور رجال یعرفون کلا بسیماھم قیل ھم ملک درجتھم (یا ال) اور جو لوگ اعراف ہونگے کہا گیا ہے کہ یہ

مُشَدَّدَةُ الْفَاءِ عَلِمَهُ فَهُوَ عَارِفٌ وَعَرِيفٌ وَعَرُوفَةٌ اَیْ یَعْرِفُ الْاُمُوْرَ وَلَا یُنْكِرُ اَحَدًا رَاٰهُ مَرَّةً وَالْهَاءُ فِیْ عَرُوفَةٍ لِلْمُبَالَغَةِ وَقَالَ الرَّاغِبُ الْمَعْرِفَةُ وَالْعِرْفَانُ اِدْرَاكُ الشَّیْءِ بِتَفَكُّرٍ وَتَدَبُّرٍ لِاَثَرِهٖ فَهِیَ اَخَصُّ مِنَ الْعِلْمِ وَیُضَادُّهُ الْاِنْكَارُ وَیُقَالُ فُلَانٌ یَعْرِفُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا یُقَالُ یَعْلَمُ اللّٰهَ مُتَعَدِّیًا اِلٰی مَفْعُوْلٍ وَاحِدٍ لِمَا كَانَ مَعْرِفَةُ الْبَشَرِ لِلّٰهِ تَعَالٰی هُوَ تَدَبُّرُ اٰثَارِهٖ دُوْنَ اِدْرَاكِ ذَاتِهٖ وَیُقَالُ اللّٰهُ یَعْلَمُ كَذَا وَلَا یُقَالُ یَعْرِفُ كَذَا لِمَا كَانَتِ الْمَعْرِفَةُ تُسْتَعْمَلُ فِی الْعِلْمِ الْقَاصِرِ الْمُتَوَصِّلِ اِلَیْهِ بِتَفَكُّرٍ وَاَصْلُهٗ مِنْ عَرَفْتُ اَیْ اَصَبْتُ عَرْفَهٗ اَیْ رَائِحَتَهٗ اَوْ مِنْ اَصَبْتُ مِعْرَفَهٗ اَیْ حَدَّهٗ اھ قَالَ تَعَالٰی فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا وَقَالَ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ وَقَالَ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمَاهُمْ وَقَالَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَیُضَادُّ الْمَعْرِفَةَ الْاِنْكَارُ وَالْعِلْمَ الْجَهْلُ قَالَ تَعَالٰی یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ یُنْكِرُوْنَهَا وَعَرَّفَ لَهٗ اِذَا اَقَرَّ بِهٖ قَالَ اِعْرَابِیٌّ مَا اَعْرِفُ لِاَحَدٍ یَسُبُّنِیْ اَیْ لَا اُقِرُّ بِهٖ قُلْتُ وَعَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی عَرَّفَ بَعْضَهٗ اَیْ اَقَرَّ بِبَعْضِهٖ وَعَرَفَ فُلَانًا بِفَتْحِ الرَّآءِ فَقَطْ اَیْ جَازَاهُ وَقَرَءَ الْكِسَائِیُّ قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ

اور فاء کی شد کے ساتھ یعنی جانا اس کو اسم فاعل عارف اور عریف اور عروفہ یعنی امور کا جاننے والا اور جسکو ایک دفعہ دیکھ لے پھر اس کو نہ بھولنے والا اور ہاء عروفہ میں مبالغہ کیلئے ہے اور راغب نے کہا ہے معرفت اور عرفان آثار میں فکر اور تدبر کے ساتھ شئے کو جاننے کو کہتے ہیں پس یہ علم سے اخص ہے اور اسکی ضد انکار ہے فلان اللہ اور رسول کی معرفت رکھتا ہے اور یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ علم کہتا ہے جو علم کہ ایک مفعول کیطرف متعدی ہوتا ہے کیونکہ انسان خدا کو اس کے آثار کے تدبر سے جانتا ہے نہ یہ کہ اسکی ذات کا ادراک کر سکے اور کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کو فلان امر کا علم ہے اور نہیں کہا جاتا اسکو اسکی معرفت ہے کیونکہ معرفت کا استعمال علم ناقص میں ہوا کرتا ہے جو کہ فکر و تدبر کیساتھ حاصل ہوتا اور اس کا اصل وہ عرفت ہے جس کے معنے ہیں کہ میں اسکی عرف کو پہچانا یعنی اسکی بو کو یا اسکی حد کو الخ فرمایا پس جب ان کے پاس وہ آیا جو انہوں نے پہچانا اور فرمایا پس اس نے انکو پہچانا اور وہ اسکو نہ پہچان سکے اور فرمایا پس ضرور تو ان کو انکی علامت سے پہچان لیگا اور فرمایا جانتے ہیں اسکو جیسا کہ اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں اور معرفت کی ضد انکار ہے اور علم کی جہالت ہے فرمایا جانتے ہیں اللہ کی نعمت کو پھر انکا انکار کرتے ہیں اور عرفہ کہا جاتا ہے جبکہ اس کا اقرار کرے کسی اعرابی نے کہا ہے میں کسی کا اقرار نہیں کرتا جو مجھے گرا دے میں کہتا ہوں کہ اسی پر یہ قول بعض کا اقرار کیا اور عرف فلانا فتح راء کے ساتھ اور بس یعنی اس سے تجاوز کیا اور کسائی نے اللہ کریم کے اس قول کو یوں پڑھا ہے

فَتَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَرَفَةَ غَيْرُ مُنَوَّنٍ وَلَا تَدْخُلُهُ الْاَلِفُ وَاللَّامُ كَمَا فِي الصِّحَاحِ وَعَرَفَاتٌ مَوْقِفُ الْحَاجِّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ عَلٰى اِثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا مِنْ مَكَّةَ عَلٰى مَا حَقَّقَهُ الْمُتَكَلِّمُوْنَ عَلٰى اَسْمَاءِ الْمَوَاضِعِ قَالَ فِي الْقَامُوْسِ سَاقَطَ الْجَوْهَرِيُّ فَقَالَ مَوْضِعٌ بِمِنًى اِهـ قَالَ فِي التَّاجِ وَلَعَلَّ قَوْلَ غَيْرِهٖ مَوْضِعٌ بِمَكَّةَ وَاِنْ اُرِيْدَ بِذٰلِكَ قُرْبُ مِنًى وَمَكَّةَ فَلَا غَلَطَ اِهـ قَالَ ابْنُ فَارِسٍ اَمَّا عَرَفَاتٌ فَقَالَ قَوْمٌ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّ آدَمَ وَحَوَّاءَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ تَعَارَفَا بِهَا بَعْدَ نُزُوْلِهِمَا مِنَ الْجَنَّةِ اَوْ يَقُوْلُ جِبْرَائِيْلُ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَمَّا عَلَّمَهُ الْمَنَاسِكَ وَاَرَاهُ الْمَشَاهِدَ اَعَرَفْتَ فَقَالَ عَرَفْتُ اَيْ طُيِّبْتَ وَقِيْلَ لِاَنَّ النَّاسَ يَتَعَارَفُوْنَ بِهَا اِذَا الرَّاغِبُ وَقِيْلَ لِتَعَرُّفِ الْعِبَادِ فِيْهَا اِلَى اللّٰهِ بِالْعِبَادَاتِ وَالْاَدْعِيَةِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَهُوَ اِسْمٌ فِي لَفْظِ الْجَمْعِ فَلَا يُجْمَعُ كَاَنَّهُمْ جَعَلُوْا كُلَّ جُزْءٍ مِنْهَا عَرَفَةً وَنَقَلَ الْجَوْهَرِيُّ عَنِ الْفَرَّاءِ اَنَّهٗ لَا وَاحِدَ لَهٗ بِعَيْنِهٖ وَهِيَ مَعْرِفَةٌ وَاِنْ كَانَ جَمْعًا لِاَنَّ الْاَمَاكِنَ لَا تَزُوْلُ فَصَارَتْ كَالشَّيْءِ الْوَاحِدِ وَخَالَفَ الزَّبِيْدِيْنَ تَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ عَرَفَاتٌ حَسَنَةٌ

تم کہو گے ہذا یوم عرفۃ سوا تنوین کے اور اسپر ال بھی داخل نہیں ہوتا جیسا کہ صحاح میں ہے اور عرفات حاجیوں کے کھڑا ہونیکا مقام ہے اسدن یہ باراں میل کے فاصلہ پر ہے مکہ سے جیسا تحقیق کیا ہے مقاموں کے ناموں پر بحث کرنیوالوں نے قاموس میں کہا ہے کہ جوہری نے غلطی کی ہے کہ اس نے کہا ہے منیٰ میں ایک جگہ ہے اور اسیطرح اور دوسرا قول کہ وہ مکہ میں ایک موضع ہے اور اگر اس سے مراد ہو کہ منیٰ کو اور مکہ کو قریب تو پھر کوئی غلطی نہیں ہے اھ ابن فارسی نے کہا ہے لیکن عرفات پس بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسکا نام عرفات اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا نے یہاں پر ایکدوسرے کی شناخت کیا تھا بعد اس کے کہ وہ جنت سے نکالے گئے تھے یا حضرت جبرائیل کے قول کی وجہ سے کہ جب حضرت ابراہیم کو کہا تھا جبکہ انکو احکام حج سکھاتے تھے اور زیارت کے مقام بتاتے تھے کہ کیا تو نے خوب پہچان لیا تو آپنے کہا تھا کہ میں نے پہچان لیا پہچان لیا یا اسوجہ سے کہ یہ مقدس اور معظم گویا یہ خوشبودار ہے اور کہا گیا ہے کہ اسوجہ سے لوگ وہاں پر ایکدوسرے سے تعارف پیدا کرتے ہیں راغب نے کہا ہے کہ کہا گیا ہے کہ اسوجہ سے کہ تاکہ بندے بندگی اور دعاؤں کے ذریعہ سے خدا سے تعارف پیدا کریں جوہری نے کہا یہ اسم ہے جمع کے لفظ میں پس یہ جمع کیا جاویگا گویا کہ عربوں نے اس کے ہر ایک جزو کو عرفہ بنایا ہے اور جوہری نے فراء سے نقل کیا ہے اور اسکی جمع صحیح نہیں ہے اور یہ مفرد ہے اگرچہ جمع ہے کیونکہ مکان جدا نہیں ہوتے لہذا شیئے واحد کی مانند ہو گئے فراء سے نقل کیا ہے اور یہ مخالف ہے زبیدیین کے تم کہو گے ہؤلاء عرفات حسنۃ

كَالْاَنْبِيَاءِ وَالشُّهَدَاءِ وَخِيَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمَعْرُوْفُ اِسْمٌ لِكُلِّ فِعْلٍ يُعْرَفُ بِالْعَقْلِ
اَوِ الشَّرْعِ حُسْنُهٗ وَالْمُنْكَرُ مَا يُنْكِرُهُ قُبْحُهٗ بِالْبَصَرِ
اَوِ الْبَصِيْرَةِ قَالَ تَعَالٰى وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَقَالَ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَلِهٰذَا قِيْلَ لِلْاِقْتِصَادِ
فِي الْجُوْدِ مَعْرُوْفٌ لِمَا كَانَ ذٰلِكَ مُسْتَحْسَنًا
فِي الْعُقُوْلِ وَبِالشَّرْعِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ
كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ اَيْ بِالْاِقْتِصَادِ
وَالْاِحْسَانِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَيْ بِحُسْنِ عِشْرَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ فِي اِنْفَاقٍ مُنَاسِبٍ
اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ بِاَنْ تَتْرُكُوْهُنَّ
حَتّٰى يَخْرُجْنَ مِنَ الْعِدَّةِ تَتَبَيَّنُ مِنْكُمْ لَا بِغَيْرِ
مَعْرُوْفٍ بِاَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْوِيْلًا
لِلْعِدَّةِ وَقَصْدًا لِلْمُضَارَّةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ
يَتْبَعُهَا اَذًى اَيْ رَدٌّ بِالْجَمِيْلِ وَدُعَاءٌ خَيْرٌ
مِّنْ صَدَقَةٍ ذَاتِ اَذًى وَالْعُرْفُ الْمَعْرُوْفُ
مِنَ الْاِحْسَانِ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَيُقَالُ طَارَ الْقَطَا عُرْفًا عُرْفًا بِالضَّمِّ
اَيْ مُتَتَابِعَةً يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَيُقَالُ
جَاءَ الْقَوْمُ عُرْفًا عُرْفًا اَيْ مُتَتَابِعَةً وَعَلٰى ذٰلِكَ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا اَيْ مُتَتَابِعَةً
قَالَ يَوْمُ عَرَفَةَ اَلتَّاسِعُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

جیسے انبیاء اور شہداء اور اعلیٰ درجہ کے مومن اور معروف
کہتے ہیں ہر ایک ایسے فعل کا نام ہے کہ جس کا حسن عقل یا شرع سے
معلوم کیا جائے اور منکر اس فعل کا نام ہے کہ جس کا قبح برا
دیکھا جائے آنکھ یا بصیرت سے فرمایا حکم کر معروف کے
ساتھ اور فرمایا اور پہلی بات اور اسی وجہ سے سخاوت
میں نیاتردی کو معروف کہتے ہیں کیونکہ یہ عقلاً اور شرعاً
مستحسن ہے جیسا اللہ کریم کے اس قول میں ہے اور جو محتاج
ہو پس معروف کے ساتھ کھائے یعنی درمیانہ طور پر اور
یہ قول اور روکو انکو معروف کے ساتھ اسطور پر کہ ان کو
چھوڑ دو یہاں تک کہ انکی عدت گذر جائے اور دو
تم سے جدا ہو جائیں اور بغیر معروف کے ساتھ ہو اسطور پر
رجوع کرے اور پھر طلاق دے تاکہ عدت لمبی ہو جائے
اور انکو ضرر پہنچے اور یہ قول اچھی بات اور بخشش
اس صدقہ سے اچھی ہے جس کے بعد اذی ہو
یعنی اچھی طرح واپس کرنا اور دعا کرنا یہ بہتر ہے
اس صدقہ سے اور عرف معروف احسان کو
کہتے ہیں اور اسی پر ہے اللہ کریم کا یہ قول
اور حکم معروف کے ساتھ اور کہا جاتا ہے
سنگ خوار عرفاً عرفاً یعنی ایک دوسرے کے متصل پیچھے
اور کہا جاتا ہے آئی قوم عرف عرف یعنے
پے در پے اور اسی پر اللہ کریم کا یہ قول ہے
پے در پے بھیجی ہوئی کی اور عرفہ کا دن
نویں تاریخ ہے ذوالحجہ سے

عَرَمٌ قَالَ تَعَالٰی سَیْلَ الْعَرِمِ قِیْلَ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاۃُ وَقِیْلَ الْعَرِمُ الْجُرَذُ الَّذِیْ نُسِبَ اِلَیْہِ السَّیْلُ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ نَقَبَ الْمُسَنَّاۃَ قُلْتُ فِی الْاٰیَۃِ الْکَرِیْمَۃِ اِشَارَۃٌ اِلَی الْکَثْرَۃِ عَرٰی یُقَالُ عَرٰی مِنْ ثَوْبِہٖ یَعْرٰی فَھُوَ عَارٍ وَعُرْیَانٌ قَالَ تَعَالٰی اِلَّا تَجُوْعَ فِیْھَا وَلَا تَعْرٰی وَالْعَرَاءُ بِالْمَدِّ مَکَانٌ لَا سُتْرَۃَ بِہٖ وَالْعَرَاءُ فَضَاءٌ لَا یَتَوَارٰی فِیْہِ شَجَرٌ وَغَیْرُہٗ وَیُقَالُ الْعَرَاءُ وَجْہُ الْاَرْضِ قَالَ تَعَالٰی فَنَبَذْنَاہُ بِالْعَرَاءِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِھَتِنَا بِسُوْٓءٍ اَیْ قَصَدَكَ بِجُنُوْنٍ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْھَہٗٓ اِلَی اللّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی اَیْ بِالْعَقْدِ الْوَثِیْقِ وَالْوُثْقٰی تَاْنِیْثُ الْاَوْثَقِ قَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ وَھٰذَا تَمْثِیْلٌ لِلْمَعْلُوْمِ بِالْمَحْسُوْسِ وَالْاِسْتِدْلَالِ بِالْمُشَاھَدِ الْمَحْسُوْسِ حَتّٰی یَتَصَوَّرَہُ السَّامِعُ کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْہِ بِعَیْنِہٖ فَیَحْکُمُ اِعْتِقَادُہٗ وَالتَّیَقُّنُ بِہٖ وَفِی الْحَدِیْثِ اَلْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی اَلْاِیْمَانُ

عَرَم فرمایا سیل العرم کہا گیا ہے کہ عرم مسنات کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ عرم چوہا اور نسبت کیا ہے اسکی طرف سیل اس وجہ سے کہ اس نے نقب کر دیا تھا میں کہتا ہوں آیت کریمہ میں اشارہ ہے کثرت کیطرف عُمرٰی کہا جاتا ہے عری من ثوبہ یعری فہو عار وعریان (برہنہ ہونا) فرمایا تاکہ تو اس میں بھوکا ہو اور نہ ننگا ہو اور عراء مد کے ساتھ مکان کہ جسمیں آڑ نہ ہو اور عراء اس فضاء کو بھی کہتے ہیں کہ جسمیں درخت وغیرہ دکھائی دے اور کہا جاتا ہے عراء زمین کے منہ کو فرمایا پس پھینکدیا ہم نے اس کو میدان میں اور یہ قول کہ بجز اس کے کہ ہمارے بعض معبودوں نے تیرے لئے جنون چاہا ہے اور یہ قول کہ جو سپرد کر دیتا ہے اپنی توجہ اللہ کیلئے اسحالیکہ وہ مخلص ہو تو اس نے مضبوط گرہ کو پکڑ لیا ہے اور وثقی اوثق کی مونث ہے زمخشری نے کہا ہے یہ تمثیل ہے اس کے ساتھ جو محسوس بالنظر ہے اور استدلال ہے محسوس مشاہدہ کے ساتھ تاکہ سامع یہ تصور کرے کہ گویا وہ آنکھ سے اس کو دیکھ رہا ہے تو پھر اس کا اعتقاد اور یقین اسپر قوی ہو جائے اور حدیث میں ہے کہ عروہ وثقی ایمان

بَابُ الْعَیْنِ حَرْفُ الزَّاءِ

عین کا باب حرف زاء کے ساتھ

عَزَّ الْعَزَّۃُ حَالَۃٌ مَانِعَۃٌ لِلْاِنْسَانِ مِنْ اَنْ یُّغْلَبَ مِنْ قَوْلِھِمْ اَرْضٌ عَزَازٌ

عَزَّ۔ عزۃ ایک حالت ہے کہ انسان کو مغلوب ہونے سے بچاتی ہے یہ ان کے اس قول سے ہے ارض عزاز

تَنْصِبُ النَّعْتَ قُلْتُ اَلَا تَرٰى تَنْصِبُ الْحَالَ
لِاَنَّهٗ نَكِرَةٌ وَهِيَ مَصْرُوْفَةٌ قَالَ سِيْبَوَيْهِ
وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُ الْعَرَبِ هٰذِهٖ عَرَفَاتٌ
مُبَارَكًا وَهٰذِهٖ عَرَفَاتٌ بِمَنْزِلَةِ اٰبَائِيْنَ
بِمَنْزِلَةِ جَمْعٍ وَلَوْ كَانَتْ عَرَفَاتٌ نَكِرَةً اِذًا
عَرَفَاتٍ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ وَقَالَ الْاَخْفَشُ
وَاِنَّمَا صُرِفَتْ لِاَنَّ التَّاءَ بِمَنْزِلَةِ الْيَاءِ وَالْوَاوِ
فِيْ مُسْلِمِيْنَ وَمُسْلِمُوْنَ لِاَنَّهٗ تُذَاكِرُهٗ وَ
صَارَ التَّنْوِيْنُ بِمَنْزِلَةِ النُّوْنِ فَلَمَّا سُمِّيَ بِهٖ
تُرِكَ عَلٰى حَالِهٖ كَمَا تُتْرَكُ مُسْلِمُوْنَ اِذَا سُمِّيَ
بِهٖ عَلٰى حَالِهٖ وَكَذٰلِكَ فِيْ اِذْرَعَاتٍ وَعَرَبَاتٍ
كَمَا فِي الصِّحَاحِ وَالنِّسْبَةُ عُرَفِيٌّ مُحَرَّكَةً (تاج)
قَالَ تَعَالٰى فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ وَالْاِعْتِرَافُ
الْاِقْرَارُ وَاَصْلُهٗ اِظْهَارُ مَعْرِفَةِ الذَّنْبِ
وَذٰلِكَ ضِدُّ الْجُحُوْدِ قَالَ تَعَالٰى فَاعْتَرَفُوْا
بِذَنْبِهِمْ وَقَالَ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا وَالتَّعْرِيْفُ
ضِدُّ التَّنْكِيْرِ وَالْعَرَّافُ كَشَدَّادٍ الْكَاهِنُ
اَوِ الطَّبِيْبُ كَمَا هُوَ نَصُّ الصِّحَاحِ فَمِنَ الْاَوَّلِ
الْحَدِيْثُ مَنْ جَاءَ عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ
مِنْهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَمِنَ الثَّانِيْ قَوْلُ
عُرْوَةَ بْنِ حِزَامٍ

وَقُلْتُ لِعَرَّافِ الْيَمَامَةِ دَاوِنِيْ
فَاِنَّكَ اِنْ اَبْرَاْتَنِيْ لَطَبِيْبُ

صفت کی نصب کے ساتھ میں کہتا ہوں بہتر یہ ہے
کی نصب کے ساتھ کہا جاتا کیونکہ یہ نکرہ اور وہ معرفہ
سیبویہ نے کہا ہے دلیل اسپر عربوں کا یہ قول ہے ہذا
مبارکا اور ہذا عرفات حسنۃ اور کہا کہ اس کے معرفہ
ہونے پر یہ امر دال ہے کہ تم اسپر ال نہیں لا سکتے اور عرفات
ابابین کی مانند بمنزلہ جمع ہے اور اگر یہ نکرہ ہوتا تو بہت
مقاموں پر بولا جاتا اور اخفش نے کہا ہے کہ منصرف اسکے
کہ تا بمنزلہ یا واؤ کے ہے جو مسلمون مسلمین میں ہو
ہیں کیونکہ یہ اسکی تذکیر ہے اور تنوین بمنزلہ نون ہے
تو جب یہ نام ہو گیا تو اپنی طاقت پر چھوڑا گیا جسطرح کہ
مسلمون جب نام ہو تو اپنی اصلی حالت پر رہتا ہے اور
اسیطرح اذرعات اور عرتبات جیسا صحاح میں ہے اور
نسبت عرفی ہے حرکات کے ساتھ (تاج) فرمایا پس جب تم افا
عرفات سے اور اقرار کو کہتے ہیں اور یہ اصل میں گناہ کی معرفت
کے اظہار کو کہتے ہیں اور یہ جحود کی ضد ہے فرمایا پس اقرار
کریں گے اپنے گناہوں کا اور فرمایا پس ہم نے اقرار
کیا اپنے گناہوں کا اور تعریف تنکیر کی ضد ہے اور عراف شداد
کیطرح کاہن اور طبیب کو کہتے ہیں جیسی کہ صحاح کی
تصریح ہے پس اول کی یہ حدیث ہے جو کاہن کے پاس آئے
اور اس سے کسی شیئے کی نسبت دریافت کرے تو چالیس راتوں تک
اسکی نماز قبول نہیں ہوتی اور دوم سے ہے عروہ بن حزام کا قول
میں نے یمامہ کے طبیب کو کہا کہ میرا علاج کر پس اگر تو نے
مجھے اچھا کر دیا تو تو ٹھیک طبیب ہے۔

حَمَلَتْهُ الْعِزَّةُ الَّتِي فِيهَا مِنَ الْغَيْرَةِ وَحَمِيَّةِ
الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى الْإِثْمِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ وَالْمَزَمَّتُهُ
الِارْتِكَابُهُ يُقَالُ أَخَذْتُهُ بِكَذَا حَمَلْتُهُ عَلَيْهِ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يُرِيدُ اللهُ تَعَالَى أَضَافَ الرَّبَّ إِلَى الْعِزَّةِ
لِاخْتِصَاصِهِ بِهَا وَقَوْلُهُ تَعَالَى أَعِزَّةً عَلَى
الْكَافِرِينَ أَيْ يُعَاذُونَ الْكَافِرِينَ أَيْ
يُغَالِبُونَهُمْ وَيُمَانِعُونَهُمْ مِنْ عَزَّهُ إِذَا غَلَبَهُ
وَالْعُزَّى تَأْنِيثُ الْأَعَزِّ بِمَعْنَى الْعَزِيزَةِ إِسْمُ
صَنَمٍ مِنْ حِجَارَةٍ لِقُرَيْشٍ وَبَنِي كِنَانَةَ وَيُقَالُ
الْعُزَّى سُمُرَةٌ أَيْ شَجَرَةٌ كَانَتْ لِغَطَفَانَ يَعْبُدُونَهَا
وَكَانُوا بَنَوْا عَلَيْهَا بَيْتًا وَأَقَامُوا عَلَيْهَا سَدَنَةً
أَيْ خَدَمَةً فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيدِ فَهَدَمَ الْبَيْتَ
وَأَحْرَقَ السُّمُرَةَ قَالَ تَعَالَى أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ
وَالْعُزَّى عَمَّ يَعَذِّبُ الْمُتَبَاعِدُ فِي
طَلَبِ الْكَلَإِ عَنْ أَهْلِهِ (مفردات) قَالَ تَعَالَى
لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَيْ لَا يَغِيبُ عَنْ
عِلْمِهِ وَلَا يَخْفَى أَوْ لَا يَبْعُدُ عَنْ عِلْمِهِ يُقَالُ عَزَبَ
الشَّيْءُ عَنِّي مِنْ بَابِ قَعَدَ أَيْ بَعُدَ عَنِّي وَغَابَ
وَعَزَبَ مِنْ بَابَيْ قَتَلَ وَضَرَبَ غَابَ وَخَفِيَ
وَأَعْزَبَ يُعْزِبُ أَبْعَدَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي
ذَرٍّ كُنْتُ أَعْزَبَ عَنِ الْمَاءِ أَيْ أَبْعَدَ وَفِي حَدِيثِ

عزت نے آمادہ کیا اسکو جو اسمیں تھی اور جاہلیت کی
ہٹ نے گناہ پر جس سے منع کیا گیا تھا اور اس کا ارتکاب
اس سے کرا ہی دیا کہا جاتا ہے اخذتہ بکذا یعنی میں نے اسکو
اسپر آمادہ کیا اور یہ قول تیرا رب پاک ہے جو عزت والا
ہے عزت کیطرف رب کی اضافت اس ارادہ سے
کی ہے تاکہ اختصاص ثابت ہو اور یہ قول غالب ہوتے
ہیں کافروں پر یعنی کافروں سے جہاد کرتے اور انپر غلبہ
چاہتے ہیں اور انسے بچتے اور انکو ہٹاتے ہیں یہ عزہ ہے جبکہ
اسپر غالب ہوا اور عزی اعز کی مؤنث ہے بمعنے عزیزہ کے
ایک بت کا نام ہے جو پتھر سے تھا اور وہ قریش اور بنی کنانہ
کا تھا اور کہا جاتا ہے عزی ایک درخت تھا غطفان کیلئے
کہ جسکی پوجا کرتے تھے اور اسپر انہوں نے ایک مکان
بنایا ہوا تھا اور اسپر خادم مقرر کئے ہوئے تھے تو آنحضرت
نے انکیطرف خالد بن ولید کو بھیجا پس اس نے اس گھر کو
گرا دیا اور درخت کو جلا دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا تم
بتاؤ تو سہی لات اور عزی کو عذاب عازب وہ ہے
جو گھاس کی تلاش میں اپنے اہل سے دور ہو (مفردات)
فرمایا نہیں دور ہوتی کوئی شئے اس سے ذرہ کے برابر
بھی یعنی پوشیدہ نہیں ہوتی اور نہ اس کے علم سے دور
ہوتی ہے کہا جاتا ہے عزب الشئی عنی (قعد کے باب سے) یعنی
مجھ سے دور ہوئی اور عزب (قتل اور ضرب سے) پوشیدہ ہوا اور
اعزب بعزب کے معنے ہیں بعد کے اور ابو ذر کی حدیث
میں ہے کہ میں پانی سے دور تھا اور عائشہ کی حدیث میں ہے

اَیْ صَلِیْبَۃً قَالَ تَعَالٰی اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ
الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَالْعِزَّۃُ الَّتِیْ
لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ ھِیَ الدَّائِمَۃُ الْبَاقِیَۃُ
قَالَ تَعَالٰی وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ
وَیُقَابِلُ الْاَعَزَّ بِالْاَذَلِّ قَالَ تَعَالٰی لِیُخْرِجَنَّ
الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ وَالتَّعَزُّزُ ھُوَ فِی الْحَقِیْقَۃِ
ذُلٌّ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کُلُّ عِزٍّ
لَیْسَ بِاللّٰہِ فَھُوَ ذُلٌّ وَعَلٰی ھٰذَا قَوْلُہٗ تَعَالٰی
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اٰلِھَۃً لِیَکُوْنُوْا لَھُمْ
عِزًّا وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَقَالَ نِسْوَۃٌ فِی الْمَدِیْنَۃِ
اِمْرَاَۃُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰھَا عَنْ نَّفْسِہٖ
اَیْ اِمْرَاَۃُ الْمَلِکِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی عَزَّنِیْ عَلَیْہِ
مَا عَنِتُّمْ اَیْ شَدِیْدٌ عَلَیَّ صَبْرُہٗ وَالْعَزِیْزُ
الَّذِیْ یَقْھَرُ وَلَا یُقْھَرُ قَالَ وَمِنْہُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی
اِنَّہٗ ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ
عَزِیْزٌ اَیْ یَصْعُبُ مَنَالُہٗ وَوُجُوْدُ مِثْلِہٖ
وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ اَیْ قَوَّیْنَا
وَشَدَدْنَا ظُھُوْرَھُمَا بِرَسُوْلٍ ثَالِثٍ وَالْاِسْمُ
الْعِزَّۃُ وَھِیَ الْقُوَّۃُ وَالْغَلَبَۃُ کَمَا سَبَقَ وَ
مِنْہُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ اَیْ غَلَبَنِیْ
وَیُقَالُ عَزَّنِیْ صَارَ اَعَزَّ مِنِّیْ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فِیْ
عِزَّۃٍ وَشِقَاقٍ اَلْعِزَّۃُ الْمُغَالَبَۃُ وَالْمُمَانَعَۃُ
وَقَوْلُہٗ وَاَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ اَیْ

یعنی سخت نامیں فرمایا کیا تم عزت چاہتے ہو ان کے
سے پس عزت تو اللہ ہی کے پاس ہے سبکی سب اور
للہ اور رسول اللہ اور مومنوں کیلئے ہے اور
قال تعالیٰ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین دائمی ہے فرمایا اور اللہ اور اس کے رسول اور مو
کیلئے عزت ہے اور اعز کے مقابلہ پر اذل آتا ہے فرما
نکال دینگے بہت عزت والے بہت ذلیلوں کو اور تعز
حقیقت میں ذلت ہے جیسا کہ آنحضرت کا ارشاد ہے ہر
عزت کہ اللہ کیطرف سے نہ ہو وہ ذلت ہے اور اسی پر اللہ
کا یہ قول اور اللہ کے سوا اور معبود بنائے ہیں تاکہ ان
لئے عزت ہو اور شہر کی عورتوں نے کہا کہ عزیز کی عورت
اپنے غلام پر عاشق ہے یعنی بادشاہ کی عورت
اللہ کریم کا یہ قول سخت ہے صبر اس کا اس پر جو تم کو
دکھ دے اور عزیز وہ ہے جو غالب ہو مغلوب
نہ ہو کہا اور اس سے ہے اللہ کریم کا یہ قول کہ وہی
عزیز و حکیم ہے اور یہ قول یہ غالب کتاب یعنی جو
پانا اور اسکی مثال لانا مشکل ہے اور یہ قول پس ہم نے
ان کو قوی کیا اور انکی پیٹھ بھری تیسرے رسول سے
ساتھ اور اسم عزت ہو اور یہ قوت اور غلبہ ہے
جیسا گزر چکا ہے اور اسی سے اللہ کریم کا یہ قول ہے
اور باتوں میں مجھ پر غالب ہوا اور کہا جاتا ہے
عزنی یعنی مجھ سے غالب ہوا اور یہ قول عزت اور غلبہ
اور عزت ایک دوسرے پر غلبہ پانا اور بچنا ہے اور
یہ قول اور پکڑا اس کو عزت نے گناہ کے ساتھ

المعتزلون ومعناه المتوقون والمعتزلة
اصحاب واصل ابن عطاء عزائم العزم
والعزيمة عقد القلب على امضاء الامر
قال تعالى فاذا عزمت فتوكل على الله وقال
ولا تعزموا عقدة النكاح وقال وان عزموا
الطلاق وقال لمن عزم الامور وقوله تعالى
ولم نجد له عزما اى محافظة على ما امر به
عزا قال تعالى عن اليمين وعن الشمال عزين
اى جماعات متفرقة فرقة جمع عزة
واصلها عزوة كان كل فرقة تعزى
الى غير من تعزى اليه الاخرى وكانوا
يجلسون بالنبى صلى الله عليه وسلم يستمعون
كلامه ثم انهم بعد ذلك يستهزءون به والعزاء
بالمد هو الصبر ومنه الحديث فتعزوا
بعزاء الله يقال عزى يعزى من باب تعب
صبر على ما نابه واراد بالتعزى بعزاء
الله التصبر والتسلى عند المصيبة وشعاره
ان يقول انا لله وانا اليه راجعون كما امر
تعالى ومعنى بعزاء الله بتعزية الله اياه
فاقام الاسم مقام المصدر ومنه من لم
يتعز بعزاء الله تقطعت نفسه على الدنيا
حسرات وفيه من عزى مصابا فله اى
حمله على العزاء وهو الصبر بقوله عظم الله

روکے ہوئے ہیں اور معتزلہ کہتے ہیں واصل بن عطاء
کے ساتھیوں کو عزائم۔ عزم اور عزیمت کہتے ہیں
کسی امر کے کرنے پر پورا قصد اگر نیکو فرمایا اور جب تم
عزم کرلو تو پھر اللہ ہی پر توکل کرو اور فرمایا اور نہ عزم
کرو عقد نکاح کا اور فرمایا اور اگر طلاق کا پورا قصد کرو
اور فرمایا بے شک یہ بڑے امور سے ہے اور یہ قول
اور ہم نے اس کیلئے عزم نہ پایا جو کہ محافظت کرانیوالی ہو
مامور بہ پر فرمایا دائیں بائیں سے عزین یعنی متفرق
جماعتیں یہ عزہ کی جمع ہے اور اصل اس کا یہ ہے
عزوہ ہے گویا ہر ایک فرقہ جدا جدا کسی کیطرف منسوب ہوتا
ہے اور یہ لوگ آنحضرت کے ارد گرد جمع ہو جاتے تھے
تاکہ آپ کا کلام سنیں لیکن اس کے بعد استہزا کرتے
تھے اور اعزاء مد کے ساتھ صبر کو کہتے ہیں اور
اسی سے یہ حدیث ہے پس صبر کیا انہوں نے اللہ کے
صبر کے ساتھ کہا جاتا ہے عزی یعزی تعب کے باب
بمعنے اسپر صبر کرنیکے جو اسکو پہنچا ہے اور اللہ کے صبر کے
ساتھ صبر کرنیسے مراد یہ ہے کہ زور سے صبر کرنا اور مصیبت
کے وقت دلکو تسلی دینا اور اسکی علامت یہ ہے کہ انسان
کہے انا للہ وانا الیہ راجعون جیسا کہ اللہ کریم نے حکم دیا ہے اسکی
معنے یہ ہیں کہ اللہ کو صبر دینے کیوجہ سے انہوں نے صبر کیا تو
اسم کو مصدر کے مقام پر کھدیا اور اسی سے کہ جو شخص اللہ کے صبر کے
ساتھ صبر نہیں کرتا تو اس کا نفس دنیا پر حسرتیں ہی کاٹتا رہتا ہے اور اسی سے
ہے کہ جو مصیبت زدہ کو صبر بتلاتا ہے تو اسکے لئے یہ ہوگا یعنی صبر کرنا اور کرے

عَائِلَةٌ - فَهُنَّ عَوَازٌ وَالْحُلُوْمُ عَوَازِبُ -
جَمْعُ عَازِبٍ اَیْ اَنَّهَا خَالِیَةٌ بَعِیْدُ الْعُقُوْلِ
كَذَا فِیْ لِسَانِ الْعَرَبِ وَالْعَازِبُ الْبَعِیْدُ وَ
عَزَبَتِ الْاِبِلُ اِذَا بَعُدَتْ فِی الْمَرْعٰی وَعَزَبَ اِبِلَهٗ
وَاَعْزَبَهَا بَیْتَهَا فِی الْمَرْعٰی وَلَحَبِیْرِهَا وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهٗ
لَهٗ غَنَمٌ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَیْرَةَ اَنْ یَعْزُبَ بِهَا اَیْ یَبْعُدَ
بِهَا وَیُرَادُ بِالتَّعْزِیْبِ بِهَا بِالتَّشْدِیْدِ اَیْ بَدِّدْ
بِهَا اِلٰی عَازِبٍ مِنَ الْكَلَاءِ وَتَعَزَّبَ هُوَ بَاتَ
مَعَهَا وَقَوْمٌ مُعَزَّبُوْنَ عَزَبَتْ اِبِلُهُمْ وَرُوِیَ
مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فَقَدْ
عَزَبَ اَیْ بَعُدَ عَهْدُهٗ بِالْخَتْمَةِ عَزَّرَ
التَّعْزِیْرُ النُّصْرَةُ قَالَ تَعَالٰی وَتُعَزِّرُوْهُ اَیْ
تَنْصُرُوْهُ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ ثُمَّ
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَالتَّعْزِیْرُ ضَرْبُ الْحَدِّ وَذٰلِكَ
یَرْجِعُ اِلَی الْاَوَّلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ تَاْدِیْبٌ وَالتَّاْدِیْبُ
نُصْرَةٌ مَا لَكِنَّ الْاَوَّلَ نُصْرَةٌ بِقَمْعِ مَا یَضُرُّ عَنْهُ
وَالثَّانِیْ نُصْرَةٌ بِقَمْعِهٖ عَمَّا یَضُرُّهٗ فَمَنْ قَمَعْتَهٗ
عَمَّا یَضُرُّهٗ فَقَدْ نَصَرْتَهٗ وَعُزَیْرٌ اِسْمُ نَبِیٍّ
مِنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ تَعَالٰی وَقَالَتِ
الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰهِ عَزَلَ الْاِعْتِزَالُ
عَنِ الشَّیْءِ الْاِجْتِنَابُ مِنْهُ قَالَ تَعَالٰی وَاِذِ
اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَقَالَ فَاعْتَزِلُوْهُنَّ وَقَالَ وَاعْتَزَلَكُمْ
وَقَالَ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

پس وہ بے ہیں اور عقلوں سے اور ہیں یعنی خالی ہیں
اسیطرح لسان العرب میں ہے
اور عازب دور کو کہتے ہیں عزبت الابل یعنی
اونٹ چراگاہ میں دور چلے گئے واپس نہیں آتے اور
غرب ابلہ اور اعزبہا یعنی اونٹوں کو رات کیوقت چراگاہ رکھا
اور واپس لایا اور حضرت ابوبکرؓ کی حدیث میں ہے کہ انکی
بھیڑ بکریں تھیں تو آپنے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ انکو دور
لیجائے اور ایک اور روایت میں یعزب بہا آیا ہے تشدید کے
ساتھ یعنی دور کھاس کیطرف کیجائے اور تعزب کے معنے
ہیں کہ ان کے ساتھ رات کاٹی اور قوم معزبون کے معنی ہیں
کہ انکی اونٹ دور گئے ہوئے ہیں اور روایت ہے کہ جس نے
چالیس دن میں قرآن مجید ختم کیا پس اسکی ختم کا زمانہ بعید ہوا
عزر - تعزیر کہتے ہیں نصرت کو اور فرمایا اور تم اسکی بار بار
مدد کروگے اور اسیطرح یہ قول اور تم نے انکی مدد کی اور تعزیر
حد لگانیکو بھی کہتے ہیں اور یہ معنے پہلے معنو نکیطرف لوٹتے ہیں
کیونکہ یہ تادیب ہے اور تادیب بھی نصرت ہو لیکن پہلی میں تو
مضر کو اس سے دور کیا جاتا ہے اور دوم میں مضر سے
اس کو دور کیا جاتا ہے پس جسکو تم مضر سے بچاؤ تو تم نے
اسکی نصرت کی اور عزیر ایک نبی کا نام ہے فرمایا اور یہود
نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ عزل - اعتزال شیئے
اس سے اجتناب کرنا ہے فرمایا اور جب تم ان سے
علاحدہ ہوئے اور جب تم ان سے اجتناب کیا اور فرمایا پس
اجتناب کرو عورتوں سے اور فرمایا اور تم سے علاحدہ ہوا اور فرمایا بیشک وہ

فَهِيَ هِيَ تَقُوْلُ كَسَبْتُ دِرْهَمًا فَأَنْفَقْتُ
الدِّرْهَمَ فَالثَّانِيْ عَيْنُ الْأَوَّلِ وَنَحْوُ هٰذَا
مَا قَالَهُ الزَّجَّاجُ إِنَّهُ ذَكَرَ الْعُسْرَ مَعَ الْأَلِفِ
وَاللَّامِ ثُمَّ ثَنَّى ذِكْرَهُ فَصَارَ الْمَعْنٰى أَنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرَيْنِ إِنْتَهٰى وَلِبَعْضِهِمْ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى فَلَا
تَيْأَسْ إِذَا عَسِرَتْ يَوْمًا فَقَدْ أَسِرَتْ
فِيْ دَهْرِ لَوْ بِلٍ وَلَا تَظُنَّنْ بِرَبِّكَ ظَنَّ سَوْءٍ
فَإِنَّ اللّٰهَ أَوْلٰى بِالْجَمِيْلِ وَإِنَّ الْعُسْرَ يَتْبَعُهُ
يُسْرٌ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَ
كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى أَيْ مَنْ بَخِلَ
بِمَا آتَاهُ اللّٰهُ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى أَيْ
بِأَنَّ اللّٰهَ يُعْطِيْ بِالْوَاحِدِ عَشْرًا إِلٰى مِائَةٍ
فَمَا زَادَ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى وَمَعْنَاهُ لَا يُرِيْدُ
شَيْئًا مِنَ الشَّرِّ إِلَّا يَسَّرَ لَهُ وَالْعُسْرَةُ تَعْسُرُ
وُجُوْدُ الْمَالِ قَالَ تَعَالٰى فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ وَ
فِيْهَا إِشَارَةٌ إِلَى الْغَزْوَةِ تَبُوْكَ قِيْلَ فِيْهَا
كَانَ يَعْقُبُ الْعَشِيْرَةَ بَعِيْرًا وَاحِدًا وَكَانَ
زَادُهُمُ الشَّعِيْرُ الْمَسُوْسُ وَالتَّمْرُ الْمَدُوْدُ
وَبَلَغَتِ الشِّدَّةُ بِهِمْ إِلٰى أَنْ اقْتَسَمَ التَّمْرَةَ
اثْنَانِ وَرُبَّمَا مَسَّوْهَا الْجَمَاعَةُ لِيَسْتَرْوِحُوْا
عَلَيْهَا الْمَاءَ وَإِنَّمَا صَارَبَ الْمَثَلُ بِعَيْشِ الْعُسْرَةِ
لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَغْزُ
قَبْلَهُ فِيْ عَدَدٍ مِثْلِهِ لِأَنَّ أَصْحَابَهُ يَوْمَئِذٍ

پس اس سے مراد پھلائی ہوتا ہے تو کہیگا میں نے درہم
کمایا اور خرچ کیا وہ درہم تو اسوقت دوسرا عین اول
ہے اور اسکی مثل زجاج نے بھی کہا ہے کہ عسر ال کے
ساتھ ذکر ہوا ہے پس ایک عسر کے ساتھ دو یسر ہیں
انتہیٰ اور بعضوں نے اس بارہ میں یہ کہا ہے فلا
ہو جب کسی دن تجھپر عسر آئے کیونکہ طویل زمانہ تک
یسر پائیگا اور اپنے رب پر بدظنی نہ کر کیونکہ اللہ اچھی
چیزوں کے زیادہ لائق ہے اور ہر عسر کے بعد یسر
آتا ہے اور اللہ کریم کا یہ قول اور جو بخل کرتا اور استغنا
دکھاتا ہے اور حسنیٰ کی تکذیب کرتا ہے تو ہم اسکو آسان
کریں گے تنگی کیلئے یعنی اللہ کے دیئے ہوئے میں بخل
کرتا ہے اور بے نیاز بنتا ہے اور حسنی کی تکذیب کرتا ہے
کہ اللہ ایک بھلائی کے عوض دس سے سوا اور اس سے بھی
زیادہ تک دیتا ہے تو تنگی کو ہم اسکے لئے آسان کر دیتے ہیں
یعنی جو شرارت چاہتا ہے ہم وہ اس کیلئے آسان ہی کر دیتے ہیں
اور عسرت کہتے ہیں مال کا مشکل حاصل ہونا فرمایا تنگی کی
گھڑیں اور اسمیں اشارہ ہے غزوہ تبوک کیطرف کہا گیا ہے
کہ اسمیں ایک قبیلہ کیلئے ایک اونٹ اور ان کا زاد یہ کہ کھجور
جو تھے اور ردی کھجوریں تھیں اور یہانتک تکلیف ہوئی کہ ایک
کھجور دو میں تقسیم ہوئی اور بعض اوقات ایک جماعت نے ایک
کھجور کو چوسا تاکہ اسپر پانی پئیں اور عیش عسرت کو مثال کے
طور پر اسلئے پیش کیا ہے کہ آنحضرت نے اس سے پہلے اسقدر
لشکر کی لوگوں نہیں جہاد نہ کیا تھا کیونکہ بدر میں آپکے ساتھ تین سو تیرہ

اَجْرَاكَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ وَالتَّعْزِيَةُ تَفْعِلَةٌ مِنَ الْعَزَاءِ وَعَزَّيْتُهُ تَعْزِيَةً قُلْتُ اَحْسَنَ اللّٰهُ عَزَاكَ اَیْ رَزَقَكَ اللّٰهُ الصَّبْرَ الْحَسَنَ وَعَزَا اِلَيْهِ اَسْنَدَهُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ عِزِيْنَ مِنْ عَزَا عَزْوًا وَتَعَزّٰى اَیْ تَصَبَّرَ وَتَاَسّٰى فَكَاَنَّهَا اِسْمٌ لِلْجَمَاعَةِ الَّتِيْ تَاَسّٰى بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ (مفردات)	اجر بڑھائے اور اسکی مثل اور تعزیہ تفعلہ ہے عزا سے اور عزیتہ تعزیۃ یعنی میں نے اس کو کہا کہ اللہ تجھے اچھا صبر نصیب کرے اور عزا اللہ اسکیطرف نسبت کیا اور کہا گیا ہے کہ عزین عزا اور تعزی سے ہے یعنی جبراً صبر کیا اور تسلی دی پس گویا یہ رسم ہے جماعت کے لئے جو کہ ایکدوسرکو تسلی اور صبر دیتے ہیں (مفردات)
بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ السِّيْنِ	**عین کا باب حرف سین کے ساتھ**
عَسْعَسَ قَالَ تَعَالٰى وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ اَیْ اَقْبَلَ ظَلَامُهٗ وَاَدْبَرَ وَهُوَ مِنَ الْاَضْدَادِ وَقَالَ الْفَرَّآءُ اِجْتَمَعَ الْمُفَسِّرُوْنَ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى عَسْعَسَ اَدْبَرَ اللهِ وَقِيْلَ دَنَا اَوَّلُهٗ وَاَظْلَمَ وَالْعُسُّ بِالضَّمِّ وَالتَّشْدِيْدِ الْقَدَحُ الْكَبِيْرُ وَالْجَمْعُ عِسَاسٌ مِثْلُ سَهْمٍ وَقِيْلَ اَعْسَاسٌ مِثْلُ اَقْفَالٍ عُسْرٌ اَلْعُسْرُ نَقِيْضُ الْيُسْرِ وَقِيْلَ ضِدُّ الْيُسْرِ قَالَ تَعَالٰى فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا رُوِيَ لَمَّا نَزَلَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ وَيَقُوْلُ لَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ قَالَ الْفَرَّآءُ وَذٰلِكَ اِنَّ الْعَرَبَ اِذَا ذَكَرَتْ نَكِرَةً ثُمَّ اَعَادَتْهَا نَكِرَةً مِثْلَهَا صَارَتَا اثْنَتَيْنِ كَقَوْلِكَ اِذَا كَسَبْتَ دِرْهَمًا فَاَنْفِقْ دِرْهَمًا فَالثَّانِيْ غَيْرُ الْاَوَّلِ وَاِذَا اَعَدْتَهَا مَعْرِفَةً	**عَسْعَسَ**۔ فرمایا قسم ہے رات کی جبکہ اسکا اندھیرا آتا ہے یا جاتا ہے اور یہ اضداد سے ہے اور فراء نے کہا ہے مفسروں نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ یہانپر عسعس کے معنے ہیں رات کے اندھیرے کا جانا اور کہا گیا ہے کہ قریب ہونا اسکی ابتدا کا اور سیاہ ہوا اور عس ضمہ اور شد کے ساتھ بڑے پیالہ کو کہتے ہیں اور جمع اسکی عساس ہے جیسا سہام اور کہا گیا ہے کہ اعساس اقفال **عُسْرٌ**۔ یسر کی نقیض ہے اور کہا گیا ہے کہ یسر کی ضد ہے فرمایا بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ہنستے ہوئے نکلے اور فرمایا کہ ایک تنگی دو فراخیوں پر غالب ہوگی فراء نے کہا ہے کہ یہ اسوجہ سے ہے کہ عرب لوگ جب نکرہ کو ذکر کرتے ہیں اور پھر اسکو نکرہ ہی اعادہ کرتے ہیں تو اس سے مراد دو دو ہوتے ہیں جیسا یہ قول کہ جب تو ایک درہم کمائے تو ایک درہم خرچ کر پس دوسری پہلی کے غیر ہے اور جب معرفہ اعادہ

عَسْبَلَتَكَ وَالْعَسَلَانُ إِهْتِزَازُ الرُّمْحِ وَاهْتِزَازُ الْأَعْضَاءِ فِي الْعَدْوِ وَأَكْثَرُ مَا يُسْتَعْمَلُ فِي الذِّئْبِ يُقَالُ مَرَّ يَعْسِلُ وَيَنْعَسِلُ عَسَلًا قَالَ الْجَوْهَرِيُّ مِنْ أَفْعَالِ الْمُقَارَبَةِ وَفِيهِ طَمَعٌ وَإِشْفَاقٌ وَلَا يَتَصَرَّفُ لِأَنَّهُ وُقِعَ بِلَفْظِ الْمَاضِي لِمَا جَاءَ فِي الْحَالِ تَقُولُ عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ فَزَيْدٌ فَاعِلُ عَسَى وَإِنْ يَخْرُجَ مَفْعُولُهَا وَهُوَ بِمَعْنَى الْخُرُوجِ إِلَّا أَنَّ خَبَرَ لَا يَكُونُ إِسْمًا لَا يُقَالُ عَسَى زَيْدٌ مُنْطَلِقًا اهـ وَقَالَ الرَّاغِبُ عَسَى طَمَعٌ وَتَرَجٍّ وَكَثِيرٌ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ فَسَّرُوا لَعَلَّ وَعَسَى فِي الْقُرْآنِ بِاللَّازِمِ وَقَالَ إِنَّ الطَّمَعَ وَالرَّجَاءَ لَا يَصِحُّ مِنَ اللَّهِ وَفِي هٰذَا مِنْهُمْ قُصُورُ نَظَرٍ وَذٰلِكَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا ذَكَرَ ذٰلِكَ بَيَانًا لِمَا هُوَ لِيَكُونَ الْإِنْسَانُ مِنْهُ رَاجِيًا لَا أَنْ يَكُونَ هُوَ تَعَالَى يَرْجُو فَقَوْلُهُ عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ أَيْ كُونُوا رَاجِينَ فِي ذٰلِكَ وَفِي الْقَامُوسِ عَسَى فِعْلٌ مُطْلَقًا وَحَرْفٌ مُطْلَقًا لِلتَّرَجِّي فِي الْمَحْبُوبِ وَالْإِشْفَاقِ فِي الْمَكْرُوهِ وَاجْتَمَعَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا الْآيَةَ اهـ وَقَالَ آخَرُ فِي عَسَى ثَلَاثُ مَذَاهِبَ أَحَدُهَا إِنَّهَا أَخْبَارٌ بَتَّةٌ فَعَلَى لَعَلَّ فِي نَصْبِ الِاسْمِ وَرَفْعِ الْخَبَرِ قَالَهُ سِيبَوَيْهِ وَالثَّانِي أَنَّهَا بَاقِيَةٌ

(جماع کرو) اور عسلان کہتے ہیں نیزوں کے ہلنے کو اور اعضاء کا ہلنا دوڑنے میں اور اکثر بھیڑیئے میں استعمال ہوتا ہے کہا جاتا ہے گذرا ملتا ہوا اور نکلنا ہوا عسی جوہری نے کہا ہے کہ یہ افعال مقاربہ سے ہے اور اسمیں طمع اور قرب ہے اور یہ متصرف نہیں ہے کیونکہ یہ ماضی کے لفظ میں آتا ہے جبکہ حال کیلئے آتا ہے تم کہو گے عسی زید ان یخرج پس زید فاعل ہے عسی کا اور ان یخرج اس کا مفعول ہے اور یہ بمعنے خروج ہے مگر اسکی خبر اسم نہیں ہوتا عسے زید منطلقا نہیں کہا جاتا ہے راغب نے کہا ہے کہ عسی طمع اور ترجی ہے اور بہت سے مفسرین نے لعل اور عسی کی تفسیر قرآن مجید میں لازم کے ساتھ کی ہے اور کہا ہے کہ طمع اور رجا اللہ سے درست نہیں ہیں اور یہ ان کا قصور نظر ہے اور یہ اسوجہ سے کہ اللہ کریم نے جب یہ ذکر فرمایا تو یہ اسلئے کیا تاکہ انسان اس سے امیدوار ہو جائے یہ کہ اللہ کریم خود امیدوار ہو پس اس کا یہ فرمانا کہ عسے ربکم ان یہلک عدوکم (امید ہے کہ اللہ تمہارے دشمن کو ہلاک کرے) یہ معنے رکھتا ہے کہ تم امیدوار ہو اس کے اور قاموس میں ہے فعل ہے مطلقا یا حرف ہے مطلقا ترجی کے لئے محبوب امر میں اور قرب کیلئے مکروہ امر میں اور دونوں جمع ہیں اللہ کریم کے اس قول میں امید ہے کہ تم مکروہ خیال کرو کسی چیز کو الخ اور اور نے کہا ہے کہ عسی میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ لعل کے قائم مقام ہے اسم کی نصب اور خبر کے رفع دینے میں یہ سیبویہ کا قول ہے اور دوم یہ کہ یہ باقی ہے

كَانُوا ثَلَاثَ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَيَوْمَ
أُحُدٍ سَبْعَمِائَةٍ وَيَوْمَ تَبُوكَ ثَلَاثِينَ أَلْفًا
وَهِيَ آخِرُ غَزَوَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقِيلَ سُمِّيَ جَيْشُ الْعُسْرَةِ لِأَنَّ النَّاسَ عَسُرَ
عَلَيْهِمُ الْخُرُوجُ فِي حَرَارَةِ الْقَيْظِ وَإِبَانِ
إِيْنَاعِ الثَّمَرَةِ وَيُقَابَلُ بِالْعُسْرَةِ الْمَيْسَرَةُ
نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ
إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَعْسَرَ فُلَانٌ نَحْوُ ضَافَ وَ
تَعَاسَرَ الْقَوْمُ طَلَبُوا التَّعْسِيرَ الْأَمْرِ
قَالَ تَعَالَى وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمٌ
عَسِيرٌ أَيْ شَدِيدٌ يَتَعَصَّبُ فِيهِ الْأَمْرُ
وَكَذَا قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ
عَسِيرًا وَعَسِرَتِ الْغَرِيمَ أَعْسِرُهُ مِنْ بَابِ
قَتَلَ فِي لُغَةٍ مِنْ ضَرَبَ طَلَبْتُ مِنْهُ الدَّيْنَ
وَأَعْسَرْتُهُ بِالْأَلِفِ كَذَلِكَ وَعَسِرَتِ
الْمَرْأَةُ إِذَا عَسِرَ وِلَادُهَا وَالْمُعَاسَرَةُ
ضِدُّ الْمُيَاسَرَةِ وَالتَّعَاسُرُ ضِدُّ التَّيَاسُرِ
وَالْمَعْسُورُ ضِدُّ الْمَيْسُورِ وَهُمَا مَصْدَرَانِ
وَعِنْدَ سِيبَوَيْهِ صِفَتَانِ وَلَا يَجِيءُ الْمَصْدَرُ
عِنْدَهُ وَزَانَ مَفْعُولٍ عَسَلٌ الْعَسَلُ
لُعَابُ النَّحْلِ قَالَ تَعَالَى مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَكُنِّيَ
عَنِ الْجِمَاعِ بِالْعُسَيْلَةِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى تَذُوقَ فِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ

اور احد کے دن سات سو اور حنین کے دن بارہ
اور فتح مکہ کے دن دس ہزار اور خیبر کے دن بارہ
اور تبوک کے دن تیس ہزار تھے اور یہ آنحضرت کا
جہاد تھا اور کہا گیا ہے کہ اس کو جیش عسرت اسوجہ سے کہتے
ہے کہ لوگوں پر جانا مشکل تھا موسم گرما کی گرمی تھی اور کھجور
پکنے کا آغاز تھا اور عسرت کے مقابل میسرۃ آتا ہے
جیسا اللہ کریم کا یہ قول ہے اور اگر تنگی والا ہو تو مہلت
دینا چاہیے فراخی تک اور اعسر فلان یعنی تنگ ہوا
تعاسر القوم یعنی امر کا مشکل ہونا چاہا فرمایا اور اگر تم تنگی
کرو اور یہ قول اور سخت دن جسمیں امر مشکل ہو جائیگا اور
اسیطرح یہ قول اور وہ دن کافروں پر دشوار تھا اور
عسرت الغریم اعسرہ قتل کے باب سے اور
ایک لغت میں ضرب سے یعنی قرضدار سے
میں نے مطالبہ کیا اور اعسرتہ بھی اسیطرح ہے اور
عسرت المرأت جبکہ عورت کی ولادت مشکل ہو
اور معاسرت میاسرۃ کی ضد ہے اور تعاسر تیاسر
کی ضد ہے اور معسور میسور کی ضد ہے اور یہ دونوں
مصدر ہیں اور سیبویہ کے نزدیک اسم مفعول ہیں
اور اس کے نزدیک کوئی مصدر مفعول کے وزن
پر نہیں آتا۔ عسل۔ عسل شہد کو کہتے ہیں جو کہ شہد
کی مکھیوں کا لعاب ہے فرمایا خالص شہد سے اور
کنایت کیا گیا ہے عسیلہ کے ساتھ جماع سے آنحضرت نے
فرمایا ہے یہانتک کہ تو اس کا عسیلہ چکھے اور تیرا اسکے

اَتَى عَلَيْهَا فِي الْحَمْلِ عَشَرَةُ اَشْهُرٍ وَلَا يَزَالُ
ذٰلِكَ اِسْمُهَا حَتّٰى تَضَعَ ثُمَّ اتْسَعَ فِيْهِ فَقِيْلَ
لِكُلِّ حَامِلٍ وَعُطِّلَتْ شُرِكَتْ قُلْتُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
اِشَارَةٌ اِلٰى زَمَانِنَا هٰذَا وَهُوَ زَمَانُ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
وَالْمَهْدِيِّ الْمَسْعُوْدِ كَمَا فِي الْحَدِيْثِ لَيُتْرَكَنَّ
الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَالْعِشَرَةُ اَهْلُ الرَّجُلِ
الَّذِيْنَ يَتَكَثَّرُ بِهِمْ اَوْ يُصَيِّرُوْنَ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ
الْعَبِيْدِ بِالْكَامِلِ وَكَذٰلِكَ اِنَّ الْعَشَرَةَ هُوَ الْعَدَدُ
الْكَامِلُ فَصَارَ الْعَشِيْرَةُ اِسْمًا لِكُلِّ جَمَاعَةٍ مِنْ
اَقَارِبِ الرَّجُلِ الَّذِيْنَ يَتَكَثَّرُ بِهِمْ قَالَ تَعَالٰى
وَعَشِيْرَتُكُمْ وَقَوْلُهٗ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ اَمْرَ اللّٰهُ فِي الْاِنْذَارِ بِالْاَقْرَبِ
فَالْاَقْرَبِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ اَيْ
يَا جَمَاعَةَ الْجِنِّ وَالْمَعَاشِرُ جَمَاعَاتُ النَّاسِ
وَالْوَاحِدُ مَعْشَرٌ كَمَقْعَدٍ وَمَسْكَنٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ الخ وَالْعُشَرُ
اَلْوَاحِدُ مِنَ الْعَشَرَةِ وَالْعَشِيْرُ الزَّوْجُ اَيْضًا
وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ عَشَا
الْعَشِيُّ مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ اِلَى الصَّبَاحِ وَالْعَشِيُّ
مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ اِلٰى غُرُوْبِهَا وَالْعَشِيُّ
بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ مِنْ بَعْدِ زَوَالِ الشَّمْسِ
اِلٰى غُرُوْبِهَا قَالَ تَعَالٰى اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا
وَقَالَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ قَالَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

کہ جس کے حاملہ ہوئے دس ماہ گزر گئے ہوں اور جننے
تک پھر اس کا یہی نام رہتا ہے پھر اس میں توسیع ہو کر ہر ایک
حاملہ اونٹنی کو کہا جاتا ہے اور عطلت یعنی ترک کیا جائیگی میں
کہتا ہوں کہ اس آیت کریمہ میں ہمارے زمانہ کیطرف اشارہ ہے
اور وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ السلام کا زمانہ ہے جیسا
کہ حدیث میں آیا ہے کہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائینگی پس ان پر کام
نہ لیا جاسکا اور عشیرہ مرد کے اہل وعیال کو کہتے ہیں کہ
جن کے ساتھ وہ بہت ہو جاتا ہے جو کہ اس کے لئے بمنزلہ
عبد کامل کے ہوتے ہیں کیونکہ عشرہ عدد کامل ہے پس عشرہ نام
ہو گیا ہر ایک جماعت کا انسان کے قریبوں سے کہ جن کے ساتھ
اسکی کثرت ہوتی ہے فرمایا اور اپنے رشتہ دار اور قریبی
اور ڈرا اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کریم نے انذار
میں حکم دیا کہ پہلے اقرب پھر قریب تر درجہ بدرجہ کریں اور
یہ قول اے جنوں کی جماعت اور معاشر انسانوں کی جماعتیں
واحد اس کا معشر ہے جیسا مقعد اور مسکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک انبیاء کی جماعتیں اور عشر کہتے ہیں
دس میں ایک کو اور عشیر کہتے ہیں خاوند کو اور اسی سے
یہ حدیث ہے اور تم خاوند کی ناشکری کرتے ہو عشا
عشی کہتے ہیں زوال سے صبح تک کے وقت کو اور عشی کہتے ہیں
زوال و غروب شمس تک درمیانی وقت کو اور عشی بعین کے فتح
اور یا کی شد کے ساتھ زوال کے بعد غروب تک کے وقت کو کہتے ہیں
فرمایا مگر عشی (زوال سے مغرب تک) یا اسکی چاشت اور فرمایا
کہ بعد غروب تک اور سویرے اور صبح اور دن کے آخری حصے میں

عَلَى تَعَمُّلِهَا عَمَلَ كَانَ وَلَكِنِ اسْتُعِيرَ ضَمِيرُ النَّصْبِ مَكَانَ ضَمِيرِ الرَّفْعِ قَالَهُ الْأَخْفَشُ الثَّالِثُ إِنَّهَا بَاقِيَةٌ عَلَى إِعْمَالِهَا عَمَلَ كَانَ وَلَكِنْ قُلِبَ الْكَلَامُ فَجُعِلَ الْخَبَرُ عَنْهُ خَبَرًا وَبِالْعَكْسِ قَالَهُ الْمُبَرِّدُ اھ قَالَ تَعَالَى عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ وَقَالَ عَسَى رَبُّهُ أَنْ طَلَّقَكُنَّ وَقَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ وَقَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ أَنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَالْعَيْسَانُ مِنَ الْإِبِلِ مَا انْقَطَعَ لَبَنُهُ فَيُرْجَى أَنْ يَعُودَ لَبَنُهَا فَيُقَالُ لَهَا عَسَى وَعَسَى الشَّيْءُ يَعْسُو إِذَا صَلُبَ وَعَسَى اللَّيْلُ يَعْسِي أَيْ أَظْلَمَ (مفردات)

اپنے عمل یعنی کان کے عمل پر لیکن مستعیر لگتی ہے نصب کی ضمیر ضمیر رفع کے مقام پر یہ اخفش کا قول اور سوم یکہ یہ اپنے کان والے عمل پر باقی ہے لیکن کلام کو الٹ کر مخبر عنہ کو خبر اور خبر کو مخبر عنہ کر دیا گیا ہے یہ مبرد کا قول ہے اھ فرمایا امید ہے کہ عنقریب فتح لائے اور فرمایا امید ہے کہ اگر اس نے تم کو طلاق دی تو اس کا رب اور فرمایا کیا امید ہے کہ اگر تم پر لڑائی کی اور فرمایا کیا قریب ہے کہ اگر تم پر جنگ فرض کیا گیا معیان اونٹنیوں سے وہ ہیں کہ جنکا دودھ کم ہو گیا اور امید اسکی واپسی کی تو اسکو کہا جاتا ہے عسی اور عسی الشیء یعسو جبکہ سخت ہو جائے اور عسی اللیل یعسی جبکہ رات اندھیری ہو جائے

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الشِّينِ

عین کا باب حرف شین کے ساتھ

عشر

عَشَرٌ الْعَشَرَةُ وَالْعَشْرُ وَالْعِشْرُونَ وَالْعَشِيرُ وَالْعُشَرُ مُعَرَّبَةٌ قَالَ تَعَالَى عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ وَقَالَ عِشْرُونَ صَابِرُونَ وَقَالَ تِسْعَةَ عَشَرَ وَقَالَ لِيَالٍ عَشْرٍ وَقَوْلُهُ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ أَيْ صَاحِبُوهُنَّ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَبِئْسَ الْعَشِيرُ أَيْ بِئْسَ الصَّاحِبُ كَقَوْلِهِ تَعَالَى بِئْسَ الْقَرِينُ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ أَرَادَ بِالْعِشَارِ بِكْرَةَ الْحَوَامِلِ مِنَ الْإِبِلِ وَاحِدَتُهَا بِفَتْحِ الشِّينِ وَالْمَدِّ فَافْهَمْ

عشر، عشرت اور عشرون اور عشیر یہ سب مشہور ہیں فرمایا دس کامل اور فرمایا بیس صابر اور فرمایا انیس اور فرمایا دس راتیں اور یہ قول اور معاشرت کرو اس کے ساتھ دستور کے موافق یعنی مصاحبت کرو اس کے ساتھ اور یہ قول اور برا ہے ساتھی جیسا اللہ کریم کا یہ قول برا ہے ساتھی اور یہ قول اور جب حاملہ اونٹنیاں معطل کیجائینگی عشار یکسر عین سے مراد حاملہ اونٹنیاں ہیں اور اس کا عشراء ہے ضمہ اور فتح شین کے ساتھ اور مد کے ساتھ اور یہ وہ حاملہ اونٹنی ہے

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الصَّادِ

عین کا باب حرف صاد کے ساتھ

عَصَبٌ اَلْعَصَبُ اَطْنَابُ الْمَفَاصِلِ وَالْعُصْبَةُ جَمَاعَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ مُتَعَاضِدَةٌ قَالَ تَعَالٰى لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ وَقَالَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اَیْ مُجْتَمِعَةُ الْكَلَامِ مُتَعَاضِدَةٌ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى یَوْمٌ عَصِیْبٌ اَیْ صَعْبٌ شَدِیْدٌ وَعَصَبَةُ الرَّجُلِ بِالتَّحْرِیْكِ جَمْعُ عَاصِبٍ كَكَافِرٍ وَهُمْ بَنُوْهُ وَقَرَابَتُهٗ لِاَبِیْهِ وَالْعَصَابَةُ الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ وَالْخَیْلِ وَالطَّیْرِ قَالَهُ الْجَوْهَرِیُّ وَالْعَصَابَةُ مَا یُعْصَبُ بِهِ الرَّاْسُ وَالْعِمَامَةُ عَصْرٌ اَلْعَصْرُ مَصْدَرُ عَصَرْتُ وَالْمَعْصُوْرُ اَلشَّیْءُ الْعَصِیْرُ وَالْعَصَارَةُ نَقَایَةُ مَا یُعْصَرُ قَالَ تَعَالٰى اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ قَالَ الرَّاغِبُ یَسْتَنْبِطُوْنَ الْخَیْرَ وَقِیْلَ یَعْصِرُوْنَ اَیْ یُمْطَرُوْنَ اھ وَقِیْلَ یَعْصِرُوْنَ یَنْجُوْنَ مِنَ الْبَلَاءِ وَیَعْتَصِمُوْنَ بِالْخِصْبِ وَقِیْلَ یَعْصِرُوْنَ الْعِنَبَ وَالزَّیْتُوْنَ وَقِیْلَ یَحْلِبُوْنَ الضُّرُوْعَ وَیُقَالُ اِنَّ الْخَیْرَ بِهٰذِهِ الْبَلَدِ عَصْرٌ عَصْرًا اَیْ یَقِلُّ وَیَقْطَعُ وَمِنْ اَمْثَالِ الْعَرَبِ اِنْ كُنْتَ یَعَّافَقَدْ لَاقَیْتَ اِعْصَارَ یُضْرَبُ لِلرَّجُلِ یَلْقٰى قِرْنَهٗ فِی النَّجْدَةِ وَالْبَسَالَةِ وَالْاِعْصَارُ الرِّیْحُ تُثِیْرُ السَّحَابَ وَالْاِعْصَارُ رِیْحٌ

عَصَبٌ عصب جس کے ساتھ جوڑ بند ہوئے ہوتے ہیں اور عصبہ اس جماعت کو کہتے ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرے جیسے خدا تعالیٰ کے کلام میں ہے کہ وہ تھکا دیتی ایک جماعت کو اور فرمایا کہ ہم عصبہ ہیں یعنی ہماری بات ہی ایک ہے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور فرمایا یا مشکلات اور شدائد کا دن اور آدمی کا عصبہ جمع ہے جیسے کافر کی کفرت جمع آتی ہے وہ اس کے بیٹے ہیں اور اس کے باپ کے رشتہ دار ہیں اور العصابۃ آدمیوں کی جماعت اور گوڑ کی جماعت اور پرندوں کا ڈار یہ جوہری کہتا ہے اور عصابۃ اس پٹی کو کہتے ہیں جو سر پر باندھی جاتی ہے اور پگڑی پر باندھی جاتی ہے

عصر

عَصْرٌ عصرہ کی مصدر ہے اور معصور اس چیز کو کہتے ہیں جو نچوڑا جاتی ہے اور عصارہ اس پانی کو کہتے ہیں جو کہ نچوڑنے سے نکلتا ہے فرمایا اور میں اپنے آپ کو انگور نچوڑتا ہوا دیکھتا ہوں اور فرمایا سوائی نکالیں گے اور یوں بھی کہا گیا ہے نجات پائیں گے بلا سے اور بچیں گے مارینگے تو تازگی کیساتھ اور کہا گیا ہے کہ انگور اور زیتون نچوڑینگے اور کہا گیا ہے کہ دودھ دوہینگے اور کہا جاتا ہے پیلائی اس شہر میں عصر مصر ہے یعنی کیا تم چاہتے ہے اور کاٹا جاتا ہے اور عرب کی یہ مثل اگر تو ہوا ہے تو تجھے آگے سے بگولے پیش آئے ہیں یہ آدمی کو اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ اپنے مقابل کے پہلوان کو بلندی اور شجاعت میں پاوے اور اعصار اس ہوا کو بھی کہتے ہیں جو بادل چلاتی ہے اور اعصار اس ہوا کو کہتے ہیں

وقوله تعالى ومن يعش عن ذكر الرحمان
اى يظلم بصره عنه كان عليه غشاوة
وقيل معنى يعش عن ذكر الرحمان يعرض
ومن قرأ يعش بفتح الشين فمعناه يعمى عنه
والعشاء طعام العشاء والعشاء بالكسر صلوة
العشاء قال تعالى وجاؤا ابا هم عشاء
يبكون والعشاء صلوة المغرب الى العتمة
والعشاءان المغرب والعتمة والعشوة
بتثليث العين الامر الملتبس وان يركب
الشخص امرا بجهالة لا يعرف وجهه
من عشوة الليل اى ظلمته واجمع عشوا
بالتحريك ومنه الحديث خباط عشوات
اى يخبط في الظلام والامر الملتبس فيتحير
ومنه حديث العالم كمثل عشوات اى
امور مظلمة لا يهتدى اليها والعشواء الناقة
التي في بصرها ضعف تخبط بيديها اذا مشت
لا تتوقى شيئا ومنه قولهم يخبط خبط
عشواء وركب فلان العشواء اذا خبط
في امره على غير بصيرة والعشاء مقصورة
مصدر الاعشى وهو الذي لا يبصر بالليل
ويبصر بالنهار والاعشى شاعر بليغ وقولهم
به عشية بربادوت عشية فابدلوا
الياء شينا

اور یہ قول اور غرض جو آتا ہے رحمٰن کے ذکر سے یعنی اسکی
آنکھ سیاہ ہوتی ہے اس سے گویا پردہ ہے اور کہا گیا
ہے کہ اعراض کرتا ہے اور جس نے یعش فتح شین کے ساتھ
پڑھا ہے پس اس کے معنے ہوئے اندھا
اور عشاء کے وقت کے کھانیکو کہتے ہیں اور عشاء کسر
کے ساتھ عشاء کی صلوٰۃ کو کہتے ہیں فرمایا ہے اور آئے اپنے
باپ کے پاس عشاء کے وقت روتے ہوئے اور عشاء مغرب کی
نماز کو کہتے ہیں عشاء کی صلوٰۃ تک اور عشاءان مغرب
اور عشاء کی صلوٰۃ کو کہتے ہیں اور عشوہ عین کے تینوں
حرکات کو ساتھ ملتبس اور مشتبہ امر کو کہتے ہیں اور یہ کہ آدمی
جہالت کے ساتھ کسی امر کا ارتکاب کرے اور اس کا کوئی
طریق نہ جانتا ہو یہ رات کے عشوہ سے ہے یعنی رات کا اندھیرا اور
جمع عشوات حرکات کے ساتھ اور اسی سے ہے کہ چلے گا آدمی
اور ملتبس امر کو بھی کہتے ہیں جس سے انسان کو حیرت ہوتی ہے
اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جہاں ایسے امور کا ظاہر ہو کہ جو
اس اونٹنی کو کہتے ہیں جسکی آنکھوں میں ضعف ہو یونہی پھینکتی جاتی ہے
اپنے پاؤں کو کسی چیز سے بچتی نہیں اور اسی سے ہے ان کا یہ قول کہ
عشواء کیطرح ہے آپ کو پھینکتا ہے اور سوار ہوا فلان عشواء
جبکہ کسی کام کو اندھا دھند کرے عشاء اعشاء کی مصدر ہے
وہ جسکو تشکوری ہوتی ہے اور اعشاء ایک بڑے شاعر کا
نام ہے اور انکی یہ بات کہ ترے عشیشہ اس سے مراد شیشہ
ہوتی ہے یا رکو شین کے ساتھ بدلتے ہیں

وَيُقَالُ اَلْعَصْرَانِ اَلْغَدَاوَةُ وَالْعَشِيُّ قُلْتُ فِي حَدِيْثِ عَلِيٍّ رض ذَكَّرَهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاَجْلَسَ لَهُمُ الْعَصْرَيْنِ اَيْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا وَفِي الْحَدِيْثِ حَافِظُوْا عَلَى الْعَصْرَيْنِ يُرِيْدُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَصَلٰوةَ الْعَصْرِ سُمِّيَتَا الْعَصْرَيْنِ لِاَنَّهُمَا يَقَعَانِ فِي طَرَفَيِ الْعَصْرَيْنِ وَهُمَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاِنْ لَمْ يَشْبَهْ اَنَّهُ غَلَبَ اِحْدَى الْيَمِيْنَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى كَالْقَمَرَيْنِ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَلِلْعُصَيْرَةِ الْمَرْاَةُ الَّتِيْ حَاضَتْ وَدَخَلَتْ فِي عَصْرِ شَبَابِهَا اِنِّيْ فِيْ زَمَانِ شَبَابِهَا عَصَفٌ اَلْعَصْفُ وَرَقُ الزَّرْعِ ثُمَّ يَصِيْرُ اِذَا يَبِسَ وَدَبِيْسَ تِبْنًا وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْعَصْفُ وَالْعَصِيْفَةُ اَلَّذِيْ يُعْصَفُ مِنَ الزَّرْعِ وَيُقَالُ لِحُطَامِ الْيَبْسِ الْمُتَكَسِّرِ عَصْفٌ اھ قُلْتُ وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ الرَّيْحَانُ اَلرِّزْقُ الَّذِيْ هُوَ مَطْعَمُ النَّاسِ وَقِيْلَ الرَّيْحَانُ الَّذِيْ يُشَمُّ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ اَيْ كَزَرْعٍ مَّاْكُوْلٍ وَالْمَاْكُوْلُ الَّذِيْ اُخِذَ مَا فِيْهِ مِنَ الْحَبِّ فَاُكِلَ وَبَقِيَ هُوَ لَا حَبَّ فِيْهِ يَعْنِيْ جَعَلَهُمْ كَزَرْعٍ قَدْ اُكِلَ حَبُّهُ وَبَقِيَ تِبْنُهُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا هِيَ الرِّيَاحُ الشِّدَادُ مِنْ قَوْلِهِمْ عَصَفَتِ الرِّيْحُ عَصْفًا مِنْ بَابِ ضَرَبَ اِنْتَهَتْ فَهِيَ عَاصِفٌ وَعَصُوْفٌ

کہ عمران کے بیٹے صبح وشام کے ہیں میں حضرت علی کی حدیث میں کہتا ہوں یاد دلایا انہوں نے اللہ کے دن کو اور ان کے لئے صبح وشام بیٹھے اور حدیث میں ہے کہ اعصرین کی حفاظت کرو یعنی صبح اور عصر کی نماز اسکو عصرین اسلئے کہتے ہیں کہ وہ عصر کیطرف منسوب ہوتے ہیں وہ رات اور دن ہے اور اگرچہ یہ مشابہ نہیں ہے ایک اسم کو دوسرے پر غلبہ دیا گیا ہے جیسے قمرین سورج اور چاند کو کہتے ہیں اور معصرہ عورت جسکو حیض آئے اور جوانی میں داخل ہوئی

عَصْفٌ۔ عصف کھیتی کے پتے جب کھیتی خشک ہو اور دانہ جائے تو اس کو تبن کہتے ہیں کہنے ہیں جو کھیتی سے خشک ہو کر گرتا ہے اور خشک بوٹی ٹوٹی ہوئی کو بھی کہتے ہیں انتہا اور میں کہتا ہوں کہ خدا کا یہ قول بھی اسی سے ہے اور دانے کھیوا اور رزق ریحان اس رزق کو کہتے ہیں جو لوگ کھاتے ہیں اور خوشبودار چیز کو بھی کہتے ہیں اور قولہ تعالیٰ عصف ماکول کیطرح ماکول اسکو کہتے ہیں جو چیز کہ دانہ دار ہو پھر اس کے دانہ کھائے جائیں اور اسکو چھوڑ جائے یعنی انہیں بھی کھیتی کیطرح بنایا جسکے دانے کھا لئے گئے اور وہ باقی رہا اور خدا تعالیٰ کا قول عاصفات عصف یعنی سخت چلائیں ہیں ایک قول سے کہا گیا ہے کہ ہوا ضرب کے باب سے پھر اس ہوا کو عاصف وعصوف

تُثِيرُ سَحَابًا ذَاتَ رَعْدٍ وَبَرْقٍ وَالْإِعْصَارُ
الرِّيَاحُ الَّتِي تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ وَتُثِيرُ الْغُبَارَ
وَتَرْتَفِعُ كَالْعَمُودِ إِلَى نَحْوِ السَّمَاءِ وَهِيَ الَّتِي
يُسَمِّيهَا النَّاسُ الزَّوْبَعَةَ وَهِيَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ
وَلَا يُقَالُ لَهَا إِعْصَارٌ حَتَّى تَهُبَّ كَذَلِكَ بِشِدَّةٍ
قَالَهُ الزَّجَّاجُ اھ وَقَالَ أَبُو زَيْدٍ الْإِعْصَارُ
الرِّيحُ الَّتِي تَسْطَعُ فِي السَّمَاءِ اھ قُلْتُ كَأَنَّ
فِيهِ نَارًا قَالَ تَعَالَى فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ
نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَأَنْزَلْنَا مِنَ
الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا أَيِ السَّحَائِبُ الَّتِي
حَانَ لَهَا أَنْ تُمْطِرَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
الرِّيَاحُ فَيَكُونُ مِنْ بِمَعْنَى الْبَاءِ أَيْ أَنْزَلْنَا
بِالْمُعْصِرَاتِ وَقِيلَ الْمُعْصِرَاتُ الْغُيُومُ نَفْسُهَا
وَالْعَصْرُ الدَّهْرُ وَهُوَ كُلُّ مُدَّةٍ مُمْتَدَّةٍ يَنْتَهِي
عَلَى أَمْرٍ مُنْقَرِضٍ بِانْقِرَاضِهِمْ وَأَصْلُ الْعَصْرِ
عَصْرُ الثَّوْبِ وَنَحْوِهِ وَهُوَ مَثَلٌ لِاخْرَاجِ
مَا فِيهِ قُلْتُ وَالْعَصْرِ الزَّمَانِ قَالَ تَعَالَى وَالْعَصْرِ
إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ وَفِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى
زَمَانِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلِذَلِكَ أَقْسَمَ اللّٰهُ بِهِ ..... وَالْعَصْرُ
الْعَشِيُّ وَالْعَصْرَانِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالْعَصْرُ
الْعَشِيُّ إِلَى احْمِرَارِ الشَّمْسِ وَالْعَصْرُ الْغَدَاةُ
وَيُسْتَعْمَلُ غَالِبًا فِيمَا جَاءَ مُثَنًّى قَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ

جو کہ گرجنے چمکنے بادل کو چلائے اور اعصار اس ہوا کو کہتے
ہیں جو زمین سے اٹھتی ہے گرد اڑاتی ہوئی ستون
کیطرح آسمان کو جاتی ہے یہ وہ ہے جسکو لوگ بگولا کہتے ہیں
یہ سخت ہوا ہوتی ہے اور اعصار اس کو تب ہی کہتے ہیں جب
یہ ایسی شدت کے ساتھ اٹھے زجاج کہتا ہے اھ
ابوزید کہتا ہے کہ اعصار اس ہوا کو کہتے جو کہ آسمان میں ایسی
چمکتی ہے جسکو میں آگ سے تشبیہ دیتا ہوں خدا کے قول
میں ہے کہ پہونچا اس کو اعصار جسمیں کہ آگ تھی وہ جلگئی
اور خدا تعالی کا یہ قول کہ ہم اتارتے ہیں معصرات سے موسلا دھار
پانی یعنی وہ بادل جس کے برسنے کا وقت آیا ہے اور ابن عباس
سے ہے کہ معصرات ہوائیں ہیں کیونکہ من کا لفظ ذریعہ معنے
دیتا ہے یعنی اتارا ہے ہم نے ہواؤں کے ذریعہ سے بعض
کہتے ہیں کہ معصرات بادلوں کو ہی کہتے ہیں اور عصر زمانہ کو
کہتے ہیں وہ بڑی لمبی مدت ہے جو کہ بہت سے گروہوں کے
ساتھ ختم ہوتی ہے اور عصر کا اصل کپڑے کے نچوڑنے کو کہتے
ہیں اس کے پانی نکالنے کیلئے میں کہتا ہوں کہ عصر کے معنی
زمانہ کے ہیں اللہ تعالی کا قول زمانہ کی قسم کہ انسان گھاٹے
میں ہے اسمیں نبی کریم کے زمانہ کیطرف اشارہ ہے اسلئے
اسکی قسم کھائی ہے اور عصر پچھلے پہر کو بھی کہتے ہیں
عصران روز و شب کو کہتے ہیں اور عصر سورج
کے زرد ہونے تک کو کہتے ہیں
اور عصر کے معنے پچھلے پہر کو بھی کہتے ہیں اکثر تثنیہ میں
استعمال ہوتا ہے اور کہا ابن سکیت نے

ضَرَبَ حَفِظَهُ وَوَقَاهُ وَقَالَ فِي التَّاجِ وَ
عِصْمَةُ اللّٰهِ عَبْدَهُ اَنْ يَّعْصِمَهُ مِمَّا يُوْبِقُهُ
فَعْصَمَهُ يَعْصِمُهُ عَصْمًا مَنَعَهُ وَوَقَاهُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى
يَعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ اَيْ يَمْنَعُنِيْ مِنْ تَغْرِيْقِ الْمَآءِ
وَلَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اَيْ لَا مَانِعَ
وَقِيْلَ هُوَ عَلَى النَّسْبَةِ اَيْ ذَا عِصْمَةٍ وَقِيْلَ
مَعْنَاهُ لَا مَعْصُوْمَ اِلَّا الْمَرْحُوْمَ اِهْ قُلْتُ قَالَ
بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ فِي الْاٰيَةِ اَرْبَعَةُ اَوْجُهٍ
اَلْاَوَّلُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَاصِمُ بِمَعْنَى الْفَاعِلِ وَ
يَكُوْنُ ضَمِيْرُ رَحِمَ عَائِدًا اِلَى اللّٰهِ اَيْ اِلَّا مَنْ
رَحِمَهُ اللّٰهُ بِمَعْنَى الْمَرْحُوْمِ فَيَكُوْنُ الْاِسْتِثْنَاءُ
مُنْقَطِعًا اِنَّ الْمَرْحُوْمَ مَعْصُوْمٌ لَا عَاصِمَ الثَّانِيْ
اَنْ يَّكُوْنَ الْعَاصِمُ بِمَعْنَى الْمَعْصُوْمِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى
فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اَيْ مَرْضِيَّةٍ وَيَكُوْنُ ضَمِيْرُ
رَحِمَ عَائِدًا اِلَى مَنْ اَيْ لَا مَعْصُوْمَ اِلَّا مَنْ رَحِمَ
الْخَلْقَ بِمَعْنَى الرَّاحِمِ فَيَكُوْنُ الْاِسْتِثْنَاءُ اَيْضًا
مُنْقَطِعًا الثَّالِثُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَاصِمُ بِمَعْنَى الْفَاعِلِ
وَيَكُوْنُ فِيْ رَحِمَ ضَمِيْرٌ رَاجِعٌ اِلَى الْعَاصِمِ
الرَّابِعُ اَنْ يَّكُوْنَ بِمَعْنَى الْمَفْعُوْلِ وَيَكُوْنُ
فِيْهِ ضَمِيْرُ اللّٰهِ وَالْاِسْتِثْنَاءُ فِيْ هٰذَيْنِ مُتَّصِلٌ
اَلْعَاصِمُ الْمَانِعُ الْحَامِيْ قَالَ تَعَالٰى مَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ اَيْ مِنْ مَانِعٍ وَحَامٍ وَفِيْ شِعْرِ
اَبِيْ طَالِبٍ يَمْدَحُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اللہ تعالیٰ کا قول کہ اللہ تیری عصمت کریگا لوگوں سے یعنی
محفوظ کریگا تجھے پھر وہ تجھ پر غلبہ نہ پاسکیں گے اللہ تعالیٰ کی وہ عصمت
جو کہ مکروہ باتوں سے ہوتی ہے اسکا فعل ضرب کے وزن پر آتا ہے
یعنی حفاظت کرنا اور بچالینا اور تاج میں ہے، اللہ تعالیٰ کی عصمت
بندے پر یوں ہے کہ بچالے اسے ان چیزوں سے جو انکو ہلاک کریں
عصم یعصم کے معنے ہیں اسکی حفاظت کرنی بچالینا اور نوح کا قول
عصمت ہوگی میری پانی سے یعنی بچالیگی مجھے پانی سے غرق ہونے سے
اور نہیں عصمت دینے والا اللہ کے امر سے یعنی حفاظت کرنیوالا
کہا گیا ہے کہ یہ نسبت کے معنے رکھتا ہے یعنی کوئی عصمت والا نہیں
اور کہا گیا ہے کہ اسکے معنے معصوم کے ہیں یعنی نہیں معصوم مگر جو
رحم کیا گیا ہے میں کہتا ہوں کہ مفسرین نے اس آیت میں چار وجہ لکھی ہیں
پہلا یہ کہ عاصم بمعنے فاعل ہو اور رحم کا فاعل اللہ سمجھا جائے یعنی وہ
بچیگا جسپر اللہ کا رحم ہوا پس ہوگا بمعنے مرحوم کے اور استثنا منقطع
ہوگا کیونکہ مرحوم جو ہوتا ہے وہ معصوم ہی ہوتا ہے اور دوسرا یہ
عاصم کے معنے معصوم کے ہوں جیسے اللہ قول وہاں گذارہ راضیہ
پسندکیا ہوا اور رحم کا فاعل من ہوگا یعنی نہیں
بچا یا جائیگا مگر وہ جو مخلوق پر رحم کرتا ہے یعنی راحم بنتا ہے
پھر استثنا منقطع ہی ہے اور تیسرا یوں ہے کہ عاصم بمعنے فاعل ہو اور
رحم کا فاعل بھی یہی ہو چوتھی یوں ہے کہ ہو بمعنے مفعول اور
اللہ کی ضمیر ہو اور استثنا ان دونوں میں متصل ہو اور عاصم
کے معنے حفاظت کرنیوالا اور حمایت کرنیوالا اللہ کا قول
ہے ان کیلئے کوئی عاصم یعنی بچانیوالا اور حمایت
کرنیوالا اور ابی طالب کے قول میں جسمیں نبی کریم کی تعریف کرتا ہے

وَعَاصِفَةٌ وَمُعْصِفَةٌ تَكْسِيرُ الشَّيْءِ وَجَمْعُ الْأُولَى
عَوَاصِفُ وَالثَّانِيَةُ عَاصِفَاتٌ وَيُقَالُ أَيْضًا
عَصَفَتِ الرِّيحُ فَهِيَ مُعْصِفَةٌ وَلَا يُقَالُ رِيحٌ
عَاصِفٌ حَتَّى تَشْتَدَّ وَقَدْ يُسْنَدُ الْفِعْلُ إِلَى
الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِوُقُوعِهِ فِيهِ مِنْ قَوْلِهِمْ يَوْمٌ
عَاصِفٌ وَهُوَ فَاعِلٌ بِمَعْنَى مَفْعُولٍ فِيهِ مِثْلُ
قَوْلِهِمْ لَيْلٌ نَائِمٌ وَهَمٌّ نَاصِبٌ كَمَا يُقَالُ يَوْمٌ
بَارِدٌ قَوْلُهُ تَعَالَى فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ وَمَعْنَاهُ هُبُوبُ
أَوْ شِدَّةُ الْأَهْوِيَةِ قَالَ تَعَالَى وَلِسُلَيْمَانَ
الرِّيحَ عَاصِفَةً أَيْ شَدِيدَةً وَعَصَفَ الرَّجُلُ
هَلَكَ وَعَصَفَتْهُ الرِّيَاحُ أَهْلَكَتْهُ عَصَمَ
الْعِصْمَةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمَنْعُ وَهَذَا أَصْلُ مَعْنَاهَا
وَيُقَالُ أَصْلُ الْعِصْمَةِ الرَّابِطُ ثُمَّ صَارَتْ بِمَعْنَى
الْمَنْعِ وَقَالَ الزَّجَّاجُ أَصْلُ الْعِصْمَةِ السَّبَبُ وَ
الْحَبْلُ وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ الْعِصْمَةُ مَلَكَةُ اجْتِنَابِ
الْمَعَاصِي مَعَ التَّمَكُّنِ مِنْهَا وَقَالَ الرَّاغِبُ عِصْمَةُ اللَّهِ
الْأَنْبِيَاءَ حِفْظُهُ إِيَّاهُمْ وَلَا يَمَسُّهُمْ بِهِ مِنْ
صَفَاءِ الْجَوَاهِرِ ثُمَّ بِمَا أَوْلَاهُمْ مِنَ الْفَضَائِلِ
الْجِسْمِيَّةِ وَالنَّفْسِيَّةِ ثُمَّ بِالنُّصْرَةِ وَتَثْبِيتِ
أَقْدَامِهِمْ ثُمَّ بِإِنْزَالِ السَّكِينَةِ عَلَيْهِمْ وَ
بِالتَّوْفِيقِ اهـ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ أَيْ يَمْنَعُكَ مِنْهُمْ فَلَا يَقْدِرُونَ
عَلَيْكَ وَعِصْمَةُ اللَّهِ مِنَ الْمَكْرُوهِ مِنْ بَابِ

وعاصفۃ اور معصفۃ بھی کیونکہ وہ اشیاء کو توڑتی ہے
پہلی جمع عواصف اور دوسری بھی عاصفات اور کہا جاتا
ہے عصفت الریح پس اسکی توڑتی ہے لیکن عاصف اسوقت کہتے ہیں
جب تیز ہو اور کبھی دن کو اور رات کو بھی کہتے ہیں
کیونکہ ہوا کسی شدت اندہی میں ہوتی ہے ان کے
قول سے کہ اندہی والا دن اور وہ ہے فاعل فی الاصل
مفعول فیہ ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں سونیوالی رات
اور تھکا دینے والا غم جیسا کہ سردن خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ
اندہی والا دن عاصف کے معنے تنگ کرنے کے ہے یا سخت
ہوا دن کے ہیں اور خدا کے قول میں فرمانبرداری کی
سلیمان کیلئے سخت ہوا اور عصف الرجل کے معنے ہلاک ہوگیا
آدمی اور ہلاک کیا اسکو ہوا نے عصم عصمت عین کی
ساتھ روکنا بچانا یہی اسکے اصل معنے ہیں اور یوں بھی کہا
ہے کہ اصل معنے باندھنے کے ہیں اور پھر حفاظت کے معنے میں آگیا اور
زجاج کہتا ہے عصمت کے معنے اسی کے ہیں اور جو چیز روکے
اسکو لغت میں عصمہ اور کہا جاتا ہے اور کہا محمد بن نشوان
ضیاء العلوم میں کہتا ہے اصل عصمت کو معنے سبب اور رسی کے
سنا وہی کہتا ہے عصمت وہ طاقت ہے جسکے ذریعہ گناہوں سے بچا
ہے جبکہ کہ انسان گناہ کرسکتا ہے اور راغب کہتا ہے کہ اللہ
کی عصمت جو انبیاء پر ہوتی ہے اسکے معنے حفاظت کے ہوتے ہیں ایک
کہ خدا تعالیٰ نے انکو فضائل سے مخصوص کیا ہے یعنی جو ہر کہ
میں داخل ہوکر ہیں بہت فضائل ہیں دوسرا اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے
ساتھ حسی اور نفسی فضائل رکھے ہیں پھر انکی مدد کرنا

صَاحِبِ الْجَمَلِ وَكُلُّ مَا أَمْسَكَ شَيْئًا فَقَدْ عَصَمَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ نَشْوَانَ الْحِمْيَرِيُّ فِي ضِيَاءِ الْعُلُومِ أَمَّا

لِلْعُوْدِ مَوْضِعُ السِّوَارِ مِنَ السَّاعِدِ وَالْجَمْعُ
مَعَاصِمُ وَالْحِصَامُ رِبَاطُ الْقِرْبَةِ وَسَيْرُهَا
الَّذِيْ يُحْمَلُ بِهٖ وَالْجَمْعُ عُصُمٌ كَكِتَابٍ وَكُتُبٍ
عَصَا الْعَصَا الْعُوْدُ وَاَصْلُ عَصَا عَصُوٌ
قُلِبَتْ وَحُذِفَتْ لِاِلْتِقَاءِ السَّاكِنَيْنِ بَيْنَ
الْاَلِفِ وَالتَّنْوِيْنِ لِاَنَّ الْعَيْنَ الْمُنْقَلِبَةَ عَنِ
الْوَاوِ تُقْلَبُ اَلِفًا فَرْقًا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْمُنْقَلِبَةِ
عَنِ الْيَاءِ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْعَصَا اَصْلُهٗ مِنَ
الْوَاوِ لِقَوْلِهِمْ فِيْ تَثْنِيَتِهٖ عَصَوَانِ اھ قِيْلَ
سُمِّيَتْ بِهَا لِاَنَّ الْاَصَابِعَ تَجْتَمِعُ عَلَيْهَا
مِنْ قَوْلِهِمْ عَصَوْتُ الْقَوْمَ اَعْصُوْهُمْ اِذَا
جَمَعْتَهُمْ قَالَ تَعَالٰى وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ وَقَالَ فَاَلْقٰى
عَصَاهُ وَقَالَ هِيَ عَصَايَ وَيُقَالُ فِيْ جَمْعِهَا عِصِيٌّ
بِكَسْرِ الْعَيْنِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَهُوَ فَعُوْلٌ وَاَمَّا
كُسِرَتِ الْعَيْنُ اِتْبَاعًا لِمَا بَعْدَهَا مِنَ الْكَسْرَةِ
اھ قَالَ تَعَالٰى فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ
وَالْعِصْيَانُ خِلَافُ الطَّاعَةِ قَالَ تَعَالٰى وَمَنْ
يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَقَالَ اٰلْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ
قَبْلُ وَاسْتَعْصٰى عَلٰى اَمْرِهٖ اِمْتَنَعَ عَلَيْهِ وَلَمْ
يُطِعْهُ وَفُلَانٌ يَعْصِي الرِّيْحَ اِذَا اسْتَقْبَلَ
مَهَبَّهَا وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لَهَا وَالْعَاصِي اِسْمُ الْفَصِيْلِ
اِذَا عَاصَى اُمَّهٗ فَلَمْ يَتْبَعْهَا وَاعْتَصَتِ النَّوَاةُ
اِشْتَدَّتْ نَقْلَهُ الْجَوْهَرِيُّ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى

صاد کی زبر کے ساتھ کلائی کو کہتے ہیں اور اسکی جمع
معاصم ہے اور عصام اس بدری کو کہتے ہیں جس کے
مشک کا منہ باندھا جاتا ہے اور سیر اس بدر کو کہتے ہیں جسکے
ساتھ مشک کو اٹھایا جاتا ہے اور اسکی جمع عصم اور عصام ہے
جیسا کتاب اور کتب ہو عصا عصا کے معنے لکڑی کے ہیں اور
عصا کا اصل عصو ہے واؤ الف سے بدل الف اور تنوین
ساکن ہوئے اجتماع ساکنین سے الف گر گیا کیونکہ جو عین
واؤ سے بدلا ہوا ہو وہ الف سے بدل جاتا ہے تاکہ فرق
ہو جائے درمیان اس کے اور اس کے جو یاء سے بدلا ہے
راغب کہتا ہے کہ عصا کا اصل واؤ ہے کیونکہ وہ تثنیہ میں عصوان
کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس کا عصا نام اسلئے رکھا گیا ہے کہ
اسپر انگلیاں جمع ہوتی ہیں۔ یہ عصا عصو سے بنا ہے جس کے
معنے جمع کرنے کے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ رکھدے اپنا عصا
اور کہا کہ اس نے رکھا اپنے عصا کو اور کہا کہ یہ میرا عصا ہے
اور اسکی جمع عصاین کے زیر کے ساتھ آتی ہے جو ہری کہتا ہے
اصل میں فعول ہے اور کسرہ زیر کی اتباع کیوجہ سے آیا ہے الخ
خدا کے قول میں کہ رکھا انہوں نے اپنی لاٹھیوں اور رسیوں کو اور عصیان
نافرمانی ہے خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور
اس کے رسول کی اور کہا کہ اب حالانکہ بے فرمان ہوا تو پہلے سے
استعصا کے معنے ہیں اسپر انکار کرنا اور طاعت نہ کرنی اور فلاں
ہوا کا عصیان کرتا ہے یعنی جب اسکی لہر آتی اس کے سامنے نہیں
ہوتا عاصی اونٹنی کے نام ہے جب وہ علیحدہ ہوتا ہو اپنی ماں سے اور اس کے
پیچھے نہیں جاتا اور عصت گٹھلیاں سخت ہو گئیں نقل کیا اسکو جوہری نے اور

تَمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ + اَیْ یَمْنَعُهُمْ مِنَ الضَّیَاعِ وَالْحَاجَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ جَمْعُ عِصْمَةٍ قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ اَیْ بِعَقْدِ نِكَاحِهِنَّ یُقَالُ بِیَدِهٖ عِصْمَةُ النِّكَاحِ اَیْ عَقْدَتُهٗ قَالَ عَرَفَةُ ابْنُ الْوَرْدِ

اِذَا الْمَلَكُ الْعِصْمَةَ اُمَّ وَهْبٍ
عَلٰی مَا كَانَ مِنْ حَسَنِ الصَّدُوْرِ

فَاعْتَصَمَ بِاللّٰهِ اَیِ امْتَنَعَ بِلُطْفِهٖ مِنَ الْمَعْصِیَةِ وَقَالَ الرَّاغِبُ الْاِعْتِصَامُ الْاِمْسَاكُ بِالشَّیْءِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیْ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اَیْ مَنْ یَّتَمَسَّكْ بِحَبْلِهٖ وَعَهْدِهٖ (تاج)

قُلْتُ حَبْلُ اللّٰهِ وَعَهْدُهُ الْقُرْاٰنُ الْكَرِیْمُ وَاسْتَعْصَمَ اِمْتَسَكَ كَاَنَّهٗ طَلَبَ مَا یَعْتَصِمُ بِهٖ مِنَ الْكُرُوْبِ الْفَاحِشَةِ قَالَ تَعَالٰی فَاسْتَعْصَمَ اَیْ تَحَرّٰی مَا یَعْصِمُهٗ وَالْمَعْصُوْمُ الْمُمْتَنِعُ مِنْ جَمِیْعِ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَالْمَعْصُوْمُ الْمُعْتَصِمُ بِحَبْلِ اللّٰهِ وَحَبْلُ اللّٰهِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَالْكِتَابُ اَلْاَعْصَمُ الَّذِیْ فِیْ جَنَاحِهٖ رِیْشَةٌ بَیْضَاءُ وَالْاَعْصَمُ مِنَ الظِّبَاءِ وَالْوُعُوْلِ الَّذِیْ فِیْ اَحَدِ یَدَیْهِ اَوْ رِجْلَیْهِ اَوْ اِحْدٰی یَدَیْهِ بَیَاضٌ وَالْعِصْمُ

کہ وہ یتیموں کا ماوا ہے اور رانڈوں کی وہ عصمت ہے یعنی بچاتا ہے انہیں حاجتوں اور ضائع ہونے سے اور خدا کا قول اور نہ روکو عصم الکوافر کو عصم عصمۃ کی جمع ہے ابن عرفہ کہتا ہے کہ نکاح کی گرہ میں کہا جاتا ہے کہ فلان کے ہاتھ میں نکاح کی عصمت ہے یعنی اسکی گرہ ابن وردی کہتا ہے تب میں مالک ہو جاتا اُم وہب کے نکاح کی گرہ کا باوجود اسکے کہ سینہ میں رنجش ہے اللہ کے ساتھ اعتصام کے معنے ہیں اللہ کی مہربانیوں میں اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ کرنا راغب کہتا ہے کہ اعتصام کے معنے ہیں کسی چیز کے ساتھ چمٹ مارنا اور اسی سے قول اللہ کا اعتصموا بحبل اللہ جمیعا یعنی اللہ کے عہد کو سب مضبوط پکڑو اور من یعتصم باللہ فقد ہدے الی صراط مستقیم یعنی جو پکڑ رکھیگا اللہ کے عہد کو اللہ مضبوط رہے گا اللہ کے ساتھ اسکو ہدایت دیجائیگی سیدھی راہ کیطرف (تاج) میں کہتا ہوں کہ حبل اللہ اور اسکا عہد قرآن کریم ہے اور استعصم کے معنے روک رکھنے کے گویا کہ اسنے طلب کیا وہ جس کے ساتھ وہ روکے جائے اللہ سے اور اللہ کا قول فاستعصم یعنی تلاش کیا وہ جو اسے بچائے معتصم جو محفوظ ہو اللہ کی تمام حرام کردہ چیزوں سے معصوم وہ جس نے چمٹ مارا قرآن کے ساتھ اور اللہ کو اسکو کہتے ہیں جسکے پروں میں سفید پر ہوں اور اعصم ہرنوں اور بز سے کوہی سے وہ ہے جس کے آگے کے پاؤں سے ایک سفید ہو اور معصم

أَنْ يَفْعَلُوهُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَالْعُضُوضُ مِنْ بِنْيَةِ
الْمُبَالَغَةِ وَفِيهِ ثُمَّ يَكُونُ مُلْكٌ عُضُوضٌ أَيْ
أَنْ يُصِيبَ الرَّعِيَّةَ عَسْفٌ وَظُلْمٌ كَأَنَّهُمْ
يَعَضُّونَ فِيهِ عَضًّا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ يَكُونُ
مُلُوكٌ عُضُوضٌ وَهُوَ جَمْعُ عِضٍّ بِالْكَسْرِ
وَهُوَ الْخَبِيثُ الشَّرِسُ وَزَمَنٌ عُضُوضٌ فِيهِ
جَدْبٌ وَالتَّعْضُوضُ ضَرْبٌ مِنَ التَّمْرِ
يَصْعُبُ مَضْغُهُ عَضَدٌ الْعَضَدُ مَا بَيْنَ
الْمِرْفَقِ إِلَى الْكَتِفِ يُقَالُ عَضَدْتُهُ أَخَذْتُ
عَضُدَهُ وَقَوَّيْتُهُ وَيُقَالُ عَضَدْتُهُ أَعْضُدُهُ
أَعَنْتُهُ وَاعْتَضَدْتُ بِفُلَانٍ اِسْتَعَنْتُ بِهِ
قَالَ تَعَالَى وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا
أَيْ أَعْوَانًا وَقَوْلُهُ تَعَالَى سَنَشُدُّ عَضُدَكَ
بِأَخِيكَ أَيْ سَنُقَوِّيكَ بِهِ وَنُؤَيِّدُكَ بِأَنْ
نَقْرُنَهُ إِلَيْكَ بِالنُّبُوَّةِ لِأَنَّ الْعُضُدَ قِوَامُ
الْيَدِ وَفِيهِ خَمْسُ لُغَاتٍ وَزْنُ رَجُلٍ وَبِضَمَّتَيْنِ
فِي لُغَةِ الْحِجَازِ وَبِهِمَا قُرِئَ الْحَسَنُ وَمِثَالُ كَبِدٍ
وَمِثَالُ قُفْلٍ وَالْجَمْعُ أَعْضَادٌ كَقُفْلٍ وَأَعْضُدٍ
كَكَلْبٍ وَفِي الْحَدِيثِ مَكَّةُ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا
أَيْ لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مِنَ الْعَضْدِ بِإِسْكَانِ
الضَّادِ أَيِ الْقَطْعُ وَمِنْهُ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ
يُقَالُ عَضَدْتُ الشَّجَرَةَ عَضْدًا مِنْ بَابِ
ضَرَبَ قَطَعْتُهَا وَالْعَضْدُ بِالتَّحْرِيكِ الْمَعْضُودُ

کہ افسوس کے وقت کرتے ہیں اور عضوض مبالغہ کا صیغہ
ہے اور عضوض بادشاہ کو کہتے ہیں جو اپنی رعیت پر
ظلم اور مصیبت ڈالے گویا کہ وہ اسمیں کاٹے جاتے ہیں
اور ایک حدیث میں ہے کہ ہونگے بادشاہ عضوض
اور وہ جمع ہے عض کی عین کے کسرہ کے ساتھ
وہ خبیث بخیل ہے اور زمانہ عضوض وہ ہے جسمیں
قحط ہو اور تعضوض ایک قسم کھجور کا ہے جس کا چبانا
مشکل ہو۔ عضد۔ عضد جو کاندے اور کہنی کے
درمیان ہے کہا جاتا ہے عضدتہ پکڑا میں نے اسکو
دہلے کو اور مدد کرنیکے بھی ہیں اور فلانے سے
میں نے اعتضاد کیا یعنی مدد مانگی اللہ کا قول
کہ نہیں ہوں میں بنانے والا گمراہ کرنے والوں کو
عضد یعنی مددگار خدا کا قول کہ مضبوط کریں گے تیرے
بازوؤں کو تیرے بھائی کیساتھ یعنی مضبوط کریں گے
تجھے اور تائید دیں گے اس کے ساتھ اور نبوت میں
تیرا شریک کریں گے کیونکہ بازو ہی ہے جو کہ ہاتھ کو سہارے
ہوئے ہے اور اسمیں پانچ لغتیں ہیں ضاد پر پیش اور عین
اور ضاد دونوں پر پیش حجاز کی لغت میں اور اسکے ساتھ حسن نے
پڑھا ہے اور ضاد کی کسرہ کے ساتھ بھی اور ضاد کی سکون کے
ساتھ بھی اور اسکی جمع اعضاد ہے اقفال کیطرح اور اعضد بھی
اور ایک حدیث میں ہے کہ مکہ کا درخت نہ کاٹا جاوے یعضد سے
ضاد کی سکون کیساتھ اور اس کے معنے قطع اور اسی سے
کیا جاوے کاٹنے کو اور کہا جاتا ہے عضدت الشجرت باب ضرب

وَعَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى فَفِيْهِ تَفْصِيْلٌ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاٰدَمَ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَىْ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ لِاَنْفُسِهِمْ اَلَا تَرٰى اِلَى النَّهْىِ هَاهُنَا فِى الدُّنْيَا كَيْفَ يَشْقَوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْاَعْمَالِ الشَّاقَّةِ لِاَجْلِ اَنْ يَتَقَرَّبُوْا اِلَى اللّٰهِ بِهَا وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ اَىْ بِالْاَعْمَالِ الشَّاقَّةِ الْمُقَرِّبَةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَاٰدَمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ظَلَمَ نَفْسَهٗ بِاَكْلِهٖ مِنَ الشَّجَرَةِ فَحُرِمَ مِنَ الثَّوَابِ الَّذِىْ كَانَ يَسْتَحِقُّهٗ عَلٰى فِعْلِ الْمَاْمُوْرِ بِهٖ لِاَنَّهٗ لَوْ فَعَلَ كَمَا اُمِرَ بِهٖ لَاَحْصَلَتِ الدَّرَجَةُ الْاُوْلٰى الَّتِىْ حَازَهَا بِالظُّلْمِ لِنَفْسِهٖ وَيُقَالُ فِىْ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فُلَانٌ شَقَّ الْعَصَا۔

کہ عصیان کیا آدم اپنے رب کا اس میں تفصیل ہے کہ خدا نے کہا کہ اے آدم نہ قریب ہو اس درخت کے ورنہ ہو جائیگا اپنی جان پر ظلم کرنیوالوں سے کہا نہیں دیکھتا ان لوگوں کیطرف کسطرح تکلیف برداشت کرتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کریں اور اسی پر ہے اللہ کا قول پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا اپنے ان بندوں کو جنکو ہم نے پسند کیا انمیں سے بعض ظلم کرتے تھے اپنی جانپر بسبب کھانے اس شجرہ کے پس محروم کیا گیا اس سے جس کا کہ وہ مستحق ہو سکتا تھا اس علم کے بجالانے کے ساتھ کیونکہ اگر وہ حکم کو بجالاتا اس کو وہ درجہ حاصل نہ ہوتا جس بلند درجہ کو اس نے اپنی جان پر ظلم کرنیسے حاصل کیا ہے اور کہا جاتا ہے اس کو جو علیحدہ ہوتا ہے جماعت سے کہ اس نے عصا کو توڑ ڈالا ہے

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الضَّادِ

عین کا باب حرف ضاد کے ساتھ

عَضَضَ اَلْعَضُّ اَللَّزْمُ وَالْقَطْعُ بِالْاَسْنَانِ يُقَالُ عَضَّ عَلَيْهِ يَعَضُّ عَضِيْضًا اِذَا لَزِمَهٗ وَعَضَّ عَلَيْهِ يَعُضُّهٗ عَضًّا اِذَا قَطَعَهٗ بِاَسْنَانِهٖ قَالَ تَعَالٰى عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ وَقَالَ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظّٰلِمُ عَلٰى يَدَيْهِ وَذٰلِكَ عَادَةٌ مِّنَ النَّادِمِ لِمَا جَرٰى بِهٖ عَادَةُ النَّاسِ

عَضَضَ بعض توڑنے اور دانتوں کے ساتھ کاٹنے کو کہتے ہیں عض علیہ یعض کہا جاتا ہے جب اس کے ساتھ چمٹ جائے اور عض علیہ یعض دانت کو ساتھ کاٹنا خدا کا قول کاٹتے ہیں تمپر وہ اپنے پورے غضب سے اور کہا کہ جسدن ظالم اپنے ہاتھ کاٹیگا اور یہ بیان ہے شرمندگی کا جیسا کہ لوگوں کی عادت ہے

والاستعمال قال تعالیٰ وبئر معطلۃ ای متروکۃ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ کوئیں ہیں معطلہ یعنی استعمال سے چھوڑ دیئے گئے ہیں بسبب ہلاک ہونے ان کے مالکوں کے

الاستعمال یقتضی انھا عطا العطو التناول والعاطاۃ المناولۃ والاعطاء الاناۃ قال تعالیٰ حتی یعطوا الجزیۃ واختص العطیۃ والعطاء بالصلۃ قال تعالیٰ ھذا عطاؤنا وقال ما من یشاء وقال عطاء غیر مجذوذ وقال فان اعطوا منھا رضوا وان لم یعطوا منھا اذا ھم یسخطون

عطا عطو کے معنے لینا اور معاطات کے معنے ایک دوسرکو دینا اور اعطاء کے معنی دینا اللہ نے کہا کہ یہانتک کہ دیویں جزیہ اور خصوصیت رکھتا ہے عطا اور عطیہ ساتھ ظاہری سامان کے خدا نے فرمایا یہ ہماری بخشش ہے اور فرمایا دیدیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور کہا یہ ایسی عطا ہے جو منقطع نہ ہوگی اور کہا اگر دیا جائے انہیں مال تو خوش ہوتے ہیں اس اگر نہ دیجائیں تو ناراض ہوتے ہیں

باب العین حرف الظاء

عین کا باب حرف ظاء کے ساتھ

عظم العظم معروف وجمعہ عظام قال تعالیٰ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما وقال ایحسب الانسان ان لن نجمع عظامہ وقولہ تعالیٰ عذاب یوم عظیم ای کبیر والعظیم الذی قد جاوز قدرہ وحد عن حدود العقول حتی لا یتصورہ الاحاطۃ بکنھہ وحقیقتہ والفرق بین العظیم والجلیل کالفرق بین الکبیر اطلاق العظیم علی کمال الذات والصفات ان الجلیل یطلق علی کمال الصفات والکبیر یطلق علی کمال الذات قال تعالیٰ رب العرش العظیم وقال قل ھو نبؤا عظیم وقال عم یتساءلون عن النبا العظیم وقال من القریتین عظیم وقال فوزا عظیما واستعظم تکلب وتغطرس

عظم۔ عظم استخوان کو کہتے ہیں اسکی جمع عظام ہے اللہ نے فرمایا پیدا کیا ہم نے مضغہ کو ہڈیاں اور چڑھایا ہم نے ہڈیوں پر گوشت اور فرمایا کیا گمان کرتا ہے انسان کہ ہم نہ جمع کرینگے اسکی ہڈیوں کو اور اسکا قول عذاب بڑے دن کا اور عظیم وہ ہے جسکی قدر بڑھ گئی ہو اور بڑھ گیا ہو عقول کی حد سے یہانتک کہ خیال میں نہیں آسکتا احاطہ کرنا اسکی کنہ کے ساتھ اور حقیقت کے ساتھ اور فرق درمیان عظیم جلیل کبیر کے یہ ہے استعمال عظیم کا ذات وصفات کے کمال پر ہے کیونکہ جلیل بولا جاتا ہے صفات کے کمال پر اور کبیر ذات کے کمال پر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے بڑے عرش کا رب اور فرمایا وہ بڑی خبر ہے فرمایا کس سے سوال کرتے ہیں ایک بڑی پیشگوئی سے سوال کرتے اور فرمایا دو بستیوں سے بڑا اور فرمایا میں کامیابی حاصل کرتا بڑی استعظم کے معنی میں کبر کرنا

وَالْعَضُدُ بِكَسْرِ الْمِيمِ الدِّمْلُجُ وَعَضَادَتَا الْبَابِ خَشَبَتَاهُ مِنْ جَانِبَيْهِ وَاعْضَادُ الْحَوْضِ جَوَانِبُهُ قَالَ الْاَخْبَارُ قَدْ يَعْضُدُهَا كَذَا اَیْ يُقَوِّيهَا مِنْ عَضَدْتُهُ اِذَا قَوَّيْتَهُ

عَضْلٌ قَالَ تَعَالٰى وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ اَیْ لَا تَمْنَعُوهُنَّ مِنَ التَّزْوِيجِ وَاَصْلُهَا مِنْ عَضَلَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا نَشِبَ وَلَدُهَا فِي بَطْنِهَا وَتَعَسَّرَ خُرُوجُهُ وَدَاءٌ عُضَالٌ بِضَمِّ الْعَيْنِ صَعْبُ الْبُرْءِ وَالْعَضَلَةُ فِي الْبَدَنِ كُلُّ لَحْمَةٍ مُلْتَزِّةٍ وَمِنْهُ عَضَلَةُ اللِّسَانِ وَالْعُضْلَةُ الدَّاهِيَةُ الْمُنْكَرَةُ وَالْمُعْضِلَةُ الْمَسْاَلَةُ الصَّعْبَةُ **عَضَهٌ** الْعِضَةُ قِطْعَةٌ مِنَ الشَّجَرِ وَجُزْاٌ مِنْهُ قَالَ تَعَالٰى جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِينَ اَیْ قِطَعًا مُفَرَّقًا فَقَالُوا لَهَانَةٌ وَقَالُوا اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا وَصَفُوهُ بِهِ وَقِيلَ مَعْنٰى عِضِينَ مَا قَالَ تَعَالٰى اَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

عضل

عضہ

بازو بند کو کہتے ہیں اور دروازے کا عضادہ جو اس کے دونوں جانب کی دونوں لکڑیاں ہوتی ہیں اور اعضاد الحوض حوض کے اردگرد کو کہتے ہیں اور کبھی خبر دینے کو بھی عضد کیا جاتا ہے یعنی مظبوط کیا جاتا ہے **عَضْلٌ**۔ اللہ نے کہا کہ نہ منع کرو انہیں نکاح سے اور اصل اس کا عضلت المراۃ جب اس کا بیٹا رحم میں ایسی صورت اختیار کرے کہ اس کا نکلنا مشکل ہوا اور بیماری عضال مشکل اچھا ہونیوالی اور عضلہ بدن مچھلی کے گوشت کو کہتے ہیں اور اسی سے زبان کی مچھلی ہے اور عضلہ بڑی سخت مصیبت ہے اور معضلۃ مشکل سوال ہے۔

عَضَهٌ۔ عضہ کسی چیز کا ٹکڑا اور اسکی جزو ہے اللہ نے کہا ہے کہ بنا دیا ہے انہوں نے قرآن کو عضین ٹکڑے متفرقہ کہا انہوں نے کہ یہ کاہن کی کلام اور کہانیاں ہیں اور اس کے سوا جو اس کے متعلق بیان کیا اور کہا گیا ہے کہ عضین کے بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا۔

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الطَّاءِ

عین کا باب حرف طاء کے ساتھ

عطف

عَطْفٌ اَلْعَطْفُ الْجَانِبُ قَالَ تَعَالٰى ثَانِيَ عِطْفِهِ اَیْ مُعَادِلًا جَانِبَهُ يَعْنِي مُعْرِضًا مُتَكَبِّرًا **عَطْلٌ** اَلْعَطْلُ فَقْدُ اَنْ يَكُونَ الْمَرْاَةُ

عَطْفٌ۔ عطف کے معنے پہلو کے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثانی عطفہ پھیرنیوالا اپنے پہلو کو یعنے منہ پھیرنیوالا متکبر **عَطْلٌ**۔ عطل کے معنے مفلسی اور ناداستگی کو کم کرنا

عطل

لِاَنَّهٗ اِسَاءَةُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ وَفِی الْحَدِیْثِ اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ الْعَفَافُ بِفَتْحِ الْعَیْنِ وَالتَّعَفُّفُ کَفُّ النَّفْسِ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَعَنْ سُؤَالِ النَّاسِ قَالَ تَعَالٰی یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ فِی الْبَاقِرِ لِلتَّعَفُّفِ النَّثْرُ اَلْاِسْتِعْفَافُ طَلَبُ الْعَفَافِ وَاَعْفَّهُ اللّٰهُ اَیْ مَنَحَ الْعِفَّةَ وَتَکَلَّفَهَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِیَّاهَا وَاِنَّهُمْ اِعِفَّةٌ جَمْعُ عَفِیْفٍ وَالْعِفَّةُ بَقِیَّةُ اللَّبَنِ فِی الضَّرْعِ بَعْدَ اَنْ یُّحْلَبَ اَکْثَرُ مَا فِیْهِ اھ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَالْعِفَّةُ اِمِّی الْبَقِیَّةُ مِنَ الشَّیْءِ اھ وَفِی الْقَامُوْسِ عَفَّ عَفًّا وَعَفَافًا وَعَفَافَةً بِفَتْحَتَیْنِ وَعِفَّةً بِالْکَسْرِ فَهُوَ عَفٌّ وَعَفِیْفٌ کَفَّ عَمَّا لَا یَحِلُّ وَلَا یَجْمُلُ کَاسْتَعَفَّ اھ وَفِی التَّاجِ وَمِنْهُ الْحَدِیْثُ وَاسْتَعْفِفْ مِنَ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتَ فِی التَّنْزِیْلِ وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَکَذَالِکَ تَعَفَّفَ وَقِیْلَ اَلْاِسْتِعْفَافُ طَلَبُ الْعَفَافِ وَهُوَ اَلْکَفُّ عَنِ الْحَرَامِ وَالسُّؤَالِ مِنَ النَّاسِ وَالصَّبْرُ وَالنَّزَاهَةُ مِنَ الشَّیْءِ (ج) اِعْفَاءٌ هُوَ جَمْعُ عَفِیْفٍ وَلَمْ تُکَسَّرُ وَالْعَفُّ اھ وَهِیَ عَفَّةٌ وَعَفِیْفَةٌ (ج) عَفَائِفُ وَعَفِیْفَاتٌ وَیُقَالُ اَلْعَفِیْفَةُ مِنَ النِّسَاءِ

نکاح کو ترک کر دیا جائے کیونکہ خدا کے ساتھ بدظنی ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ بزرگ عبادت اعفاف ہے اور عفاف بفتح عین اور تعفف نفس کو محرمات سے روکنے کو کہتے ہیں اور ایسا ہی لوگوں سے سوال کرنے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاہل انکو تعفف کی وجہ سے غنی سمجھتے ہیں اور کتاب درالنثیر میں لکھا ہے کہ استعفاف عفت طلب کرنا ہے کیونکہ کہتے ہیں اور تعفف کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے عفت طلب کرنے سے عفت دیدی اور بولتے ہیں کہ انہم اعفۃ یعنی وہ لوگ عفت والے ہیں اور اعفہ عفیف کی جمع ہے اور عفت اس دودھ کو بھی کہتے ہیں جو بستانوں میں اکثر حصہ دوہنے کے بعد باقی رہتا ہے الخ اور راغب نے کہا ہے کہ عفت سے مراد بقیہ ہے کسی چیز سے الخ اور قاموس میں ہے کہ صیغہ عف جو ماضی ہے اسکا ماخذ اور مصدر عفا اور عفافا اور عفافۃ دو فتح کے ساتھ بھی آیا ہے اور عفت کسرہ سے بھی اور اسم اس کا عف اور عفیف ہے یعنی عف فعل ماضی کو مثل استعف کے ہیں یعنی اس چیز سے جو حلال نہیں اور نہ خوبی رکھتی ہو اس سے ہٹ جانا اور تاج میں ہے اور اسی سے یہ حدیث مذکور ہے کہ جہانتک ہو سکے سوال سے بچے اور ایسا ہی قرآن میں ہے کہ غنی کو چاہئے کہ عفاف اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اسیطرح لفظ تعفف ہے اور کہا گیا ہے کہ استعفاف سے مراد طلب عفاف ہے اور عفاف حرام اور لوگوں سے سوال کرنے سے بچنے کو کہتے ہیں اور تعفف صبر اور کسی چیز کی نزاہت اور پاکیزگی کو بھی کہتے ہیں اور اعفاء جمع عفیف کی ہے اور عف جمع بکسر نہیں ہوتا اور مونث کیلئے عفت اور عفیفہ بولتے ہیں اور اسکی عفائف اور عفیفات جمع آتی ہے

عَدَّهُ عَظِيمًا وَعَظَّمْتُهُ بِالْأَلِفِ وَعَظَّمْتُهُ تَعْظِيمًا أَيْ وَقَّرْتُهُ وَبَجَّلْتُهُ وَالتَّعْظِيمُ التَّبْجِيلُ وَالْعَظَمَةُ الْكِبْرِيَاءُ وَمَالٌ عَظِيمٌ أَيْ كَثِيرٌ وَالْعَظِيمَةُ النَّازِلَةُ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْعَيْنِ مَعَ حَرْفِ الْعَيْنِ وَالْغَيْنِ لِيَتَكَوَّنَ سُدَاسِيًّا

اور دوسرے کو عظیم شمار کیا۔ عظمتہ و عظمت تعظیماً یعنی اس کی عزت کی اور اسے بڑا سمجھا، اور تعظیم تبجیل ہے یعنی بڑائی اور عظمت کبریائی ہے اور کہتے ہیں مال عظیم یعنی کثیر اور عظیمہ یعنی مصیبت۔ اور ہم نے باب عین اور حرف غین کو سداسی ہونے کی وجہ سے ذکر نہیں کیا

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الْفَاءِ

عین کا باب حرف فا کے ساتھ

عفف

عَفَّ الْعِفَّةُ حُصُولُ حَالَةٍ لِلنَّفْسِ يُمْنَعُ بِهَا عَنْ غَلَبَةِ الشَّهْوَةِ قَالَ تَعَالَى وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا أَيْ إِنْ كَانَ الْفَقْرُ يَخَافُ زِيَادَةَ الْفَقْرِ بِالنِّكَاحِ فَلْيَجْتَهِدْ فِي قَمْعِ الشَّهْوَةِ وَطَلَبِ الْعِفَّةِ بِالرِّيَاضَةِ لِيَسْكُنَ شَهْوَتُهُ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ وِجَاءٌ وَقِيلَ الْاِسْتِعْفَافُ هُوَ النِّكَاحُ فَعَنَا قَوْلِهِ تَعَالَى وَلْيَسْتَعْفِفْ أَيْ يَتَزَوَّجْ وَقَوْلُهُ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا أَيْ لَا يَجِدُونَ مَا يَكُونُ مُسَبِّبًا عَنِ النِّكَاحِ وَهُوَ الْمَهْرُ وَالنَّفَقَةُ فَإِذَا نَكَحَ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ الرِّزْقِ فَيُغْنِيهِ مِنْ فَضْلِهِ مَا يُؤَدِّي بِهِ حُقُوقَ النِّكَاحِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَتْرُكَ النِّكَاحَ لِخَوْفِ لُزُومِ الْحَقِّ

عفف

عَفَّ۔ عفف نفس کے لئے ایک حالت ہے جس سے نفس غلبہ شہوت سے روکا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولیستعفف الذین الخ یعنی جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے وہ عفت اختیار کریں مراد اس سے یہ ہے کہ اگر کوئی محتاج نکاح کرنے سے تنگی اور افلاس کی زیادتی سے ڈرے تو اسے چاہیے کہ شہوت کے قلع قمع کرنے کی کوشش کرے اور شہوت کے روکنے کیلئے ریاضت یا اور عفت سے کام لے جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اے جوانوں کے گروہ جو تم میں باہ کی استطاعت پائی چاہیے کہ عورت کرے اور جو استطاعت نہیں رکھتا چاہیے کہ روزے رکھکر شہوت کی آگ کو سرد کرے کیونکہ روزے رکھنا بھی ایک خصی ہونیکا طریق ہے اور کہا گیا کہ استعفاف سے مراد نکاح کرنا ہے پس اسکو قول کا یہ مطلب ہوا کہ چاہیے کہ نکاح کریں وہ لوگ جو نکاح نہیں پاتے یعنی وہ چیز جو نکاح کیلئے سبب ہو اور وہ مہر اور نفقہ ہے پس جب وہ نکاح کریگا تو اللہ تعالیٰ اسپر رزق کا دروازہ کھولدیگا اور اپنے فضل سے غنی کردیگا جس سے وہ نکاح کے حقوق بخوبی ادا کرسکے اور جائز نہیں کہ حق تعالیٰ کے

وَالْعِفْرِيَّةُ الدَّاهِيَةُ وَقَالَ الْفَرَّاءُ مِنْ قَالَ عِفْرِيَةٌ فَجَمْعُهُ عَفَارٍ كَقَوْلِهِمْ فِي جَمْعِ الطَّاغُوتِ طَوَاغِيتُ وَطَوَاغٍ وَمَنْ قَالَ عِفْرِيتٌ فَجَمْعُهُ عَفَارِيتُ وَقَالَ غَيْرُهُ يُقَالُ فُلَانٌ عِفْرِيتٌ نِفْرِيتٌ وَعِفْرِيَةٌ نِفْرِيَةٌ وَفِي الْحَدِيثِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْعِفْرِيَةَ النِّفْرِيَةَ الَّذِي لَا يُرْزَأُ فِي أَهْلٍ وَلَا مَالٍ قِيلَ هُوَ الدَّاهِي الْخَبِيثُ الشَّرِيرُ وَمِنْهُ الْعِفْرِيتُ وَقِيلَ هُوَ الْجُمُوعُ الْمَنُوعُ وَقِيلَ الظَّلُومُ وَقَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ الْعَفْرُ وَالْعِفْرِيَةُ وَالْعِفْرِيتُ وَالْعِفَارِيَةُ الْقَوِيُّ الْمُنْشَيْطِنُ الَّذِي يَعْفُرُ قَرْنَهُ وَالْيَاءُ فِي عِفْرِيَةٍ وَعَفَارِيَةٍ لِلْإِلْحَاقِ بِسِرْدَاحَةٍ وَعَدَنَّرِيَةٍ وَالْهَاءُ فِيهِمَا لِلْمُبَالَغَةِ وَالْيَاءُ فِي عِفْرِيتٍ لِلْإِلْحَاقِ بِقِنْدِيلٍ وَمِمَّا وَضَعَ يَدِهِ ابْنُ سِيدَهْ مِنِ ابْنِ عُبَيْدِ الْقَاسِمِ بْنِ سَلَّامٍ قَوْلُهُ فِي الْمُصَنَّفِ الْعِفْرِيَةُ مِثَالُ فِعْلَلِيَةٍ فَجَعَلَ الْيَاءَ أَصْلًا وَالْيَاءُ لَا تَكُونُ فِي بِنَاءِ الْأَرْبَعَةِ قُلْتُ الْعِفْرِيتُ صِفَةٌ يُطْلَقُ لَفْظُهَا عَلَى الشَّخْصِ الْمُقَلَّبِ لِلْأُمُورِ بِدُهَاءٍ وَالْقَوِيِّ عَلَى إِمْضَائِهَا سَوَاءٌ كَانَ مِنَ الْإِنْسِ أَوْ مِنَ الْجِنِّ قَالَ تَعَالَى قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ

اور عفریت بعیبت کو بھی کہتے ہیں اور فراء نے کہا کہ عفریت واحد ہے جسکی جمع مفار ہے۔ جیسا کہ ان کا قول طاغوت کی جمع کی نسبت طواغیت اور طواغی ہے اور جو شخص عفریت کہیگا تو اسکی جمع عفاریت آئیگی اور اسکے سوا اوروں کہا ہے کہ فلاں عفریت نفریت یعنی فلانا دیو ہے اور ایسا ہی عفریۃ نفریۃ اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دشمن پکڑنا ہے عفریۃ نفریۃ کو جو اہل اور مال میں مصیبت نہیں پاتا اور کہا گیا کہ وہ چالاک خبیث اور شریر ہے اور رازیں نفیل عفریت بھی ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ جامع مانع ہے اور کہا گیا ہے کہ ظالم ہے اور زمخشری نے کہا کہ عفر عفریت اور عفاریہ طاقت ور آدمی کو کہتے ہیں جسمیں علاوہ قوی ہونے کے شیطنیت بھی ہو اور اپنے ساتھی کو دبا لیتا ہو۔ اور عفریۃ اور عفاریہ میں یا الحاق کیلئے ساتھ شرزمہ اور عدافرہ کے اور ان دونوں میں ہا مبالغہ کے لئے ہے اور یا عفریت میں الحاق کیلئے ہے ساتھ قندیل کے اور ابن سیدہ نے کتاب مصنف سے کہا ہے کہ عفریۃ فعللیۃ کے وزن پر ہے اور یا اصل ہے نہ زائدہ اور یا بنات اربعہ میں چار حرفی مصدر میں اصل نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ عفریت صفت ہے جسکا اطلاق ایسے شخص پر ہوتا ہے جو امور کو انقلاب میں ڈالدے ساتھ تیزی اور چالاکی کے حالانکہ وہ قوت رکھتا ہے اس کے بجالانے کی درستی سے اور وہ برابر ہے خواہ جن ہو خواہ انس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دیو بولا جو از قسم جن تھا کہ وہ تخت میں لاتا ہوں میں اسکو تیرے پاس تیرے مقام

اَلشَّدِيدَةُ الْخَبِيثَةُ وَامْرَأَةٌ عِفْرِيَةٌ عِفْرِيَةٌ
الْفَارِهُ (تاج) وَعِفْرَةُ اللَّهِ وَتَعَفَّفَ تَكَلَّفَهُ
(قاموس) وَقَالَ فِي الصِّحَاحِ نَقَلَهُ الْجَوْهَرِيُّ
وَمِنْهُ قَوْلُ خَبِيبٍ وَقَائِلَةٍ لِلْفَرْقَدِ فِي
كَلَا بُرَاهُ مَعَ التَّعَفُّفِ يَشْتَغِي وَلَا يَتَعَفَّفُ
عَفْرَاءُ الْعَفْرُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَتَعْفِيرُ
الْإِنَاءِ بِالتُّرَابِ قَبْلَ الْغَسْلِ وَتَعْفِيرُ
الْمَنِيِّ الْقَوِيُّ مِنْ خُبْثِهِ وَدُهَائِهِ وَقَالَ
الزَّجَّاجُ وَقَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ الْعِفْرِيَةُ الْخَبِيثُ
الْخَلْقِ وَأَصْلُهُ مِنَ الْعَفْرِ وَهُوَ التُّرَابُ اهـ
وَقَالَ الزَّجَّاجُ الْعِفْرِيَةُ مِنَ الرِّجَالِ اهـ
وَفِي الْقَامُوسِ الْعِفْرِيَةُ وَالْعِفْرِيَّةُ وَ
تُشَدَّدُ ذَلِكَ مَعَ كَسْرِ الْفَاءِ وَالنُّونِ فِي الْأَخِيرِ
الْمُبَالِغُ فِيهِ مَعَ دَهَاءٍ اهـ وَفِي الصِّحَاحِ الْعِفْرِيُّ
مِنَ الْجِنِّ الْعَارِمُ الْخَبِيثُ وَيُسْتَعْمَلُ فِي
الْإِنْسَانِ اسْتِعَارَةً لِشَيْطَانِيَّتِهِ يُقَالُ
عِفْرِيَةٌ نِفْرِيَةٌ اهـ وَقَالَ فِي التَّاجِ قَالَ
الْخَلِيلُ شَيْطَانٌ عِفْرِيَةٌ وَعِفْرِيَّةٌ وَ
هُمُ الْعَفَارِيَةُ وَالْعَفَارِيُّ إِذَا سَكَنْتَ الْيَاءَ
صَيَّرْتَ الْهَاءَ تَاءً وَإِذَا حَرَّكْتَهَا فَالتَّاءُ
هَاءٌ فِي الْوَقْفِ قَالَ ذُو الرُّمَّةِ

كَمَا تَهَيَّا كَوْكَبٌ فِي أَثَرِ عِفْرِيَةٍ
مُسَتَّدٍ فِي سَقَاوِي اللَّيْلِ مُنْقَضِبِ

بکر اور صرد وار خبیث دہی کو کہتے ہیں اور عفیرۃ اس
عورت کو کہتے ہیں جو بڑی تیز اور ماہر ہو اور تعفف کے معنے ہیں کسی سے تکلف کرنا اسی سے
اور وہ شعر جو صحاح میں ہے تو اس نے کہا کہ قال کیا ہے جو
اور اسی سے ہے بیت قائلۃ الخ یعنی کسی عورت نے
فرقد کو کہا کہ تو تعفف کے ساتھ جو اسکو غالب ہے
اور یہ ضعیف ہے عفراء سے عفر سے ماخوذ ہے کہ کہتے ہیں
اور تعفیر اناء برتن کو مٹی سے مانجنے کو کہتے ہیں برتن کے دھونے
سے پہلے اور عفریت اور عفرین اور زفر قد کو کہتے ہیں جسمیں شیطنت اور
دغا بازیاں ہوں اور راغب نے کہا ہے کہ ابن قتیبہ نے کہا ہے
کہ عفریت مضبوط خلق کو کہتے ہیں اور عفریت کی اصل عفریت ہے
یعنی مٹی سے اور زجاج نے کہا کہ عفریت مرد قوی ہوتا ہے
قاموس میں ہے کہ عفریت اور عفرین تشدید راے کیساتھ
کہتے ہیں جو کسی امر میں پختہ کار ہو ساتھ دانائی کے عفریت
جن باغی اور خبیث کو کہتے ہیں اور استعارہ کے طور پر انسان کیلئے
بھی استعمال ہوتا ہے اسکو شیطان کے لئے چنانچہ کہا جاتا ہے عفریت
نفریت الخ اور تاج میں ہے کہ خلیل نے کہا ہے کہ شیطان
عفریتہ و عفریت بھی آیا ہے اور اسطرح بھی وہ کہتے
عفاریتہ ہیں اور عفاریت جب یاے کو سکون دیگا
تو تاء کر تاء سے بدل دیا اور جب یاء کو حرکت دیگا تو
وقف کے لئے ہاء سے بدل دیگا چنانچہ ذو الرمہ نے کہا
گویا وہ ستارہ ہے جو دیو کے زیر اثر پڑا ہے یعنی
رات کی سیاہی میں نشانزد اور مصیبت زدہ

وَلَا تَسْتَقْضِي عَلَيْهِمْ فَيَسْتَقْضُوا عَلَيْكَ فَيَتَوَلَّدَ مِنْهُ الْبَغْضَاءُ وَالْعَدَاوَةُ وَقَالَ الزَّاغِبُ أَيْ مَا يَسْهُلُ قَصْدُهُ وَتَنَاوُلُهُ وَقِيلَ مَعْنَاهُ تَعَالَى الْعَفْوَ عَنِ النَّاسِ وَقَوْلُهُ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ أَيْ مَا يَسْهُلُ إِنْفَاقُهُ اهـ وَقِيلَ مَعْنَاهُ الْكَثْرَةُ وَالْفَضْلُ أُمِرُوا أَنْ يُنْفِقُوا الْفَضْلَ إِلَى أَنْ فُرِضَتِ الزَّكَاةُ وَالْعَفْوُ مِنَ الْبِلَادِ مَا لَا أَثَرَ لِأَحَدٍ فِيهَا يَمْلِكُ فِي الصِّحَاحِ هِيَ الْأَرْضُ الْقَفْرُ أَيْ لَمْ تُوطَأْ وَلَيْسَتْ بِهَا أَنَاسٌ وَقَالَ الْأَخْطَلُ وَقَبِيلَةٍ كَيْمَا تُرَاكِ النَّعْرَةُ إِيجَةٌ آنُ يَهْبِطُوا الْعَفْوَ وَلَمْ يُوجِنْ لَهُمْ أَثَرٌ وَالْعَفْوُ دَلِيلُ الْحِمَارِ وَيُثَلَّثُ نَقَلَهُ الْجَوْهَرِيُّ كَالْعَفَاءِ بِالْقَصْرِ فِيهِمَا فِي الْخَشْنِ وَفِي الْبِلَادِ وَرَجُلٌ عَفُوٌّ عَنِ الذَّنْبِ كَعَدُوٍّ أَيْ عَافٍ وَفِي الصِّحَاحِ الْعَفُوُّ عَلَى فَعُولٍ الْكَثِيرُ الْعَفْوِ قُلْتُ وَهُوَ مِنْ صِفَاتِ اللهِ جَلَّ شَأْنُهُ قَالَ تَعَالَى إِنَّ اللهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا وَعَفَتِ الْأَرْضُ غَطَّاهَا النَّبَاتُ وَقَانِيَتُ لَدًا أَيْ أَثَرَ لَنَّهُ وَمِنْهُ قَبْلُ اعْفُوا اللَّحَى وَالْعَفَاءُ مَا لَا تُرْمَى الْحَبَارَى وَالرِّيشِ وَعَافَاهُ مِنَ الْأَمْرِ أَيْ بَرَّاهُ وَعَفَتِ الْإِبِلُ

اور فرمایا تم ان پر حاکم نہ بنو کہ پھر وہ تم پر حاکم بنا دیں اور ویسا ہی تم سے سلوک کریں کہ تم ان سے عداوت کرو کیونکہ اس سے عداوت اور بغض پیدا ہوتی ہے اور راغب نے کہا ہے عفو سے مراد وہ چیز ہے جس کا حاصل ہونا سہل ہو اور کہا گیا کہ اس کے معنے ہیں لوگوں سے عفو کرنا اور اس بارہ میں خدا تعالیٰ کا قول ہے ویسئلونک ماذا ینفقون الخ یعنی تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کیونکہ عفو یعنی وہ چیز جس کا خرچ کرنا آسان ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنے کثرت اور زیادتی کے ہیں اور امر کئے گئے ہیں کہ فضل یعنی زیادتی کو خرچ کریں یہانتک کہ زکوٰۃ فرض کی گئی اور عفو معروف ہے یعنی وہ جگہ جو روح ہو اور عفو من البلاد کہ معنے ہیں وہ جگہ جس پینے سے باقی بچے اور بلاد عفو نہ ہو جس میں کسی کے لیے اثر نہ ہو اور صحاح میں ہے کہ الارض العفو جس سے مراد وہ زمین ہے جو ابھی تک پیر رکھے نہیں آئی اور نہ اس میں نشان ہوں جیسا کہ اخطل نے کہا ایک قبیلہ ہے جو پاؤں کی بدھری یعنی دوال کی طرح دور دور ایسا پھیل رہا ہے کہ بے نشان زمین پر قبضہ اور اس کا کوئی نشان اثر نہ پایا جائے اور عفو گدھے کے بچہ کو بھی کہتے ہیں اور دیگر تین معنوں سے جوہری نے اسکو نقل کیا ہے العفا کبطرح اور ان دونوں کا مصدر کھیا بیان کیا ہے تیسرا اور الجلاد کے مذکر میں رجل عفو العفا اور عفو مثل عدو کی یعنی معاف کرنیوالا اور صحاح میں ہے کہ عفو فعول کے وزن پر کثیر العفو کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے میں کہتا ہوں کہ عفو اللہ کے صفات سے ایک صفت بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ عفو غفور ہے اور عفت الارض کے معنے ہیں کہ بوٹیوں نے اسے ڈھانپ لیا اور کہتے ہیں عفت کذا یعنی میں نے ترک کر دیا اور اسی سے ہے اعفونی یعنی مجھ کو چھوڑ دو اور عفا اونٹ کے اون کے بہت زیادہ ہونے سے ہے اور ایسا ہی ہے پر اور نوک اور عفا کا مضارع یعفو ہے

۲ المسطر

۴۴ والعفو المعروف والعفو من الماء ما فضل عن الشاربة واخذ بلا كلفة وكأمنا احمة

وَالِي عَلَيْهِ وَلِقَوِيٍّ مِنْ عَفَا يَعْفُو الصَّفْحُ
عَنِ الْجَانِي وَتَرْكُ الْعُقُوبَةِ الْمُسْتَحَقِّ يُقَالُ
قَدْ عَفَا عَنْهُ وَعَفَا لَهُ ذَنْبَهُ وَعَنْ ذَنْبِهِ
أَيْ تَرَكَهُ وَتَجَافَى عَنْهُ قَالَ تَعَالَى فَمَنْ عَفَا
وَأَصْلَحَ وَقَالَ إِنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى
وَقَالَ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ وَقَالَ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
وَعَفَا عَنْكُمْ وَقَالَ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ
وَقَالَ وَاعْفُ عَنْهُمْ وَالْعَفْوُ الْمَحْوُ قِيلَ وَ
مِنْهُ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ أَيْ مَحَى مِنْ عَفَتِ الرِّيَاحُ
الْأَثَرَ أَيْ دَرَسَتْهُ وَمَحَتْهُ وَمِنْهُ الْحَيَاءُ
سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَالْعَافِيَةُ
مَحْوُ الذَّنْبِ وَالْعَفْوُ أَيْضًا الْإِمْتِحَاءُ يُقَالُ
عَفَا الْأَثَرُ أَيِ امَّحَى يَتَعَدَّى وَلَا يَتَعَدَّى
وَالْعَفْوُ أَحَلُّ الْمَالِ وَأَطْيَبُهُ وَفِي الْحُكْمِ
أَحَلُّ الْمَالِ وَأَطْيَبُهُ وَفِي الصِّحَاحِ عَفْوُ الْمَالِ
مَا يَفْضُلُ مِنَ النَّفَقَةِ يُقَالُ أَعْطَيْتُهُ عَفْوَ
الْمَالِ يَعْنِي بِغَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَأَنْشَدَ
خُذِي الْعَفْوَ مِنِّي تَسْتَدِيمِي مَوَدَّتِي
وَلَا تَنْطِقِي فِي ثَوْرَتِي حِينَ أَغْضَبُ
وَالْعَفْوُ خِيَارُ الشَّيْءِ وَأَجْوَدُهُ وَمَا لَا تَعَبَ
فِيهِ وَالْعَفْوُ الْفَضْلُ وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
خُذِ الْعَفْوَ وَقِيلَ سَأَلَ بِلَا مَسْأَلَةٍ وَلَا كُلْفَةٍ
وَالْعَفْوُ مَا قَبُلَ الْمَيْسُورَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ

نہیں، اور میں اس کو یہ قوی اور امین ہوں عفا کہا
اور عفو ہے اور اس کے معنے ہیں گناہ سے درگذر کرنا اور
مستحق عقوبت کی سزا کو ترک کر دینا اور کہا جاتا ہے عفا عنہ
و عفا لہ و عفا ذنبہ و عفا عن ذنبہ یعنی چھوڑ دیا اسکو اور اسکو کچھ
دینے سے بیپرواہ ہو گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ پس
جو شخص معاف کر دے اور صلح پیدا کرے۔ اور فرماتا ہے اگر
اگر تم معاف کر دو گے تو یہ تقوی کیلئے اقرب ترین ہے اور ایک
جگہ فرماتا ہے کہ پھر ہم نے معاف کر دیا تم سے اور پھر فرمایا کہ جو ہم
کیا تم پر اور معاف کیا تم سے اور ایسا ہی کہا کہ اگر معاف کرے
ایک گروہ سے اور ایک جگہ فرمایا اور درگذر کرانسے اور عفو کو بھی کہتے
ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے عفا اللہ عنک یعنی نابود کر دیا گناہ تجھ سے
اور معنے عفو کے ہیں محو ہونا اثر سے یعنی ہواؤں نے کھو دیا
مٹا دیا اور اسی سے حدیث ہے کہ اللہ تعالے سے عفو اور
عافیت اور معافات پس عفو کے معنے گناہ کو نابود کرنا ہے اور عفو
کے معنے کبھی مٹ جانے کو بھی ہیں جیسے کہتے ہیں عفا الاثر یعنی نشان مٹ
گیا اور عفا متعدی بھی ہے اور لازمی بھی، اور عفو نہایت پاکیزہ
حلال مال کو بھی کہتے ہیں، بحکم یہ ہے کہ پاکیزہ اور خوبصورت مال
کہتے ہیں اور صحاح میں ہے کہ عفو وہ مال ہے جو خرچ کو زائد مال ہو
جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ میں نے اسکو عفو المال یا یعنی بغیر مانگنے کے اور ایک
شخص کہا یا مجھے زائد مال لیلیا کر تجھ میں میری محبت ہمیشہ رہے
اور جب میں غصہ سے جوش میں آ جاؤں تو سخت بول۔ اور عفو عمدہ
ہر چیز کو بھی کہتے ہیں اور اس کلام کو بھی جس میں تکلف نہ ہو اور عفو
زیادتی کو بھی کہتے ہیں اور اسی پر اللہ تعالے کا قول ہے خذ العفو یعنی زائد مال
اور کہا گیا کہ کوئی مانگے دیدے، اور بلا کسی مشقت تکلیف کے یعنی اخلاق سے دو

قال تعالیٰ فحق عقاب وقال شدید العقاب وقال وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به وقال ومن عاقب بمثل ما عوقب به والتعقیب ان یاتی بشیء بعد اخر والعقبا الحفظة قال له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امر الله ای بامر الله وقوله تعالیٰ لا معقب لحکمه ای لا احد یتعقبه فیبحث عن فعله لقوله لا یسئل عما یفعل وهم یسئلون وقوله تعالیٰ فاعقبهم نفاقا ای اورثهم والضمیر راجع الی البخل او الی الله والعقبة طریق فی الجبل والجمع عقب واما قوله تعالیٰ فلا اقتحم العقبة وما ادرٰک ما العقبة ففسرها الله تعالیٰ بقوله فک رقبة او اطعام فی یوم ذی مسغبة یتیما ذا مقربة او مسکینا ذا متربة وقوله تعالیٰ ولا یخاف عقباها ای ولا یخاف الله من احد تبعة فی اهلاکهم عن ابن عباس والحسن وقتادة ومجاهد والسدی وقیل معناه لا یخاف صالح عاقبة ملجوتهم من العقوبات لانه کان علی ثقة من نجاته وقولهم فلان لم یعقب ای لم یترک ولدا واعقاب الرجل اولاده قال هل للغة

فرمایا پس عذاب فرمایا اور فرمایا سخت عذاب والا اور فرمایا پس اگر تم سزا دو تو اسیقدر کہ انہوں نے تم کو دکھ دیا ہے اور فرمایا اور جو اسیقدر دکھ دے جو کہ اسکو دیا گیا تھا اور تعقیب یہ ہے کہ ایک شئی کو دوسری کے بعد لایا جائے اور معقبات محافظوں کو کہتے ہیں فرمایا اس کے لئے محافظ ہیں آگے اور پیچھے جو کہ اسکو اللہ کے امر سے بچاتے ہیں یعنی اللہ کے امر کے ساتھ اور یہ قول اور اس کے حکم کے لئے کوئی معقب نہیں ہے یعنی اسپر کوئی اعتراض اور بحث کرنیوالا نہیں ہے کیونکہ اللہ کریم نے فرمادیا ہے وہ اپنے فعل کی نسبت سوال نہیں کیا جاتا ہے اور انسے سوال کیا جائیگا اور یہ قول پس اس نے انہیں نفاق پیدا کردیا اور ضمیر مجرور کیطرف راجع ہے یا اللہ کیطرف اور عقبہ پہاڑی سخت راستہ کو کہتے ہیں اور جمع عقب ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ قول فلا اقتحم العقبة وما ادرٰک ما العقبة (پس نہیں داخل ہوا عقبہ میں اور تجھکو وہ عقبہ کس نے بتائی ہے) پس اللہ کریم نے اسکی تفسیر اپنے اس قول کے ساتھ فرمائی ہے ایک غلام کا آزاد کرنا ہے یا سخت دنیں کھانا کھلانا ہے اور یہ قول اور نہیں ڈرتا اسکی پیچھے سے یعنی اللہ کسی کے ہلاک کرنیمیں اسکے بانجام سے نہیں ڈرتا ابن عباس اور حسن اور قتادہ اور مجاہد اور سدی سے روایت ہوا اور کہا گیا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ صالح آدمی ان عذابوں کی جانکے انجام سے نہیں ڈرتا کہ جنسے وہ ڈرایا گیا تھا کیونکہ اسکو اپنی نجات میں وثوق ہوتا ہے اور اسکا یہ قول فلان لم یعقب یعنی اس نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور اعقاب الرجل مرد کی اولاد کو کہتے ہیں لغت

تَعْفُوهُ عَفْوًا تَنَا وَلْتُهُ قَرِيبًا وَعَفَا أَثَرُهُ هَلَكَ وَالْعَافِي الضَّيْفُ وَالْعَفَاءُ لِسَمَاوِ التُّرَابُ وَالْعَفَاءُ الْبَيَاضُ عَلَى الْحَدَقَةِ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْعِقَاءُ الدَّرُوسُ وَالْمَلَائِكُ وَاعْفَى لِلْحَيَّةِ وَفَرَّهَا

تعفوہ عفوًا یعنی دنشوں کے چار یکو نزدیک سے لیا اور تھا اثرہ اسکا اثر مٹ گیا یعنی ہلاک ہوگیا اور عافی مہمان کو کہتے ہیں اور عفاء سیاہی کی مانند مٹی کو کہتے ہیں اور عفاء وہ سپیدی ہے جو کنکھڑ پر ہوتی ہے اور ابو عبیدہ کہتا ہے کہ عفاء یعنی ہلاک ہونیکو کہتے ہیں اور اعفی للحیۃ یعنی داڑھی کو بڑھایا

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الْقَافِ

عین کا باب حرف قاف کے ساتھ

عَقِبٌ الْعَقِبُ مُؤَخَّرُ الرِّجْلِ وَلِذَا لِكَ يُقَالُ عَقِبَهُ إِذَا تَلَاهُ وَقَوْلُهُمْ رَجَعَ عَلَى عَقِبِهِ مَعْنَاهُ إِنْثَنَى رَاجِعًا إِلَى وَرَائِهِ وَلِذَا لِكَ اسْتُعِيرَ لِلَّذِي يَعْرِضُ عَنِ الْحَقِّ وَيَرْجِعُ إِلَى وَرَائِهِ قَالَ تَعَالَى أَنْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ وَتَكُصُّ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ عَلَى أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَنُرَدُّ عَلَى أَعْقَابِنَا مِنْ قَوْلِهِمْ رَجَعَ عَوْدُهُ عَلَى بَدْئِهِ وَالْعَقْبُ وَالْعُقْبَى يَخْتَصَّانِ بِالثَّوَابِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَبِالْإِضَافَةِ قَدْ يُسْتَعْمَلُ فِي الْعُقُوبَةِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا وَقَوْلِهِ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ وَقَوْلِهِ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَتَهُمَا وَقَوْلِهِ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ فَلَفْظُ عَاقِبَتِهِ فِي آيَاتٍ كَثِيرَةٍ فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ وَالْعُقُوبَةُ وَالْعِقَابُ يَخْتَصَّانِ بِالْعَذَابِ

عقب عقب پاؤں کے پیچھے کی طرف کو کہتے ہیں اسی وجہ سے عقب کہتے ہیں جبکہ کوئی کسی کے پیچھے چلے اور ان کا یہ قول کہ رجع علی عقب پس اس کے یہ معنے ہیں کہ پیچھے کو لوٹا اور اسی وجہ سے حق سے اعراض کرنے والے کیلئے یہ استعارہ کیا جاتا ہے کہ وہ بھی پیچھے لوٹتا ہے فرمایا تم پیچھے لوٹ جاؤ گے اور جو پیچھے لوٹیگا اور فرمایا اور لوٹا پیچھے اور فرمایا تم پیچھے لوٹتے ہو اور یہ قول اور ہم پیچھے لوٹ جائیں یہ ان کے اس قول سے ہے کہ لوٹ گیا اس کو لوٹنا ابتدا پر اور عقب اور عقبی ثواب کے ساتھ مختص ہیں جیسا اللہ کریم کا یہ قول اور انجام متقیوں کیلئے ہے اور اضافت کے ساتھ کبھی عذاب میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا اللہ کریم کا یہ قول پھر برا کرنیوالوں کا انجام یہ ہوا کہ آگ میں اور یہ قول پھر ان دونوں کا انجام اور یہ قول اور ظالموں کا انجام پس عاقبت کا لفظ بہت سی آیتوں میں ہے اور عقوبۃ اور عقاب عذاب کے ساتھ مختص ہیں

لَا يَدْخُلُ فِيهِ أَوْلَادُ الْبَنَاتِ لِأَنَّهُمْ لَمْ
يَعْقُبُوهُ يَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ وَرَاءَكَ نَهْدٌ دَيْسَقَةٌ
فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ فِيهَا وَأَمَّا الْعَقِبُ وَالْعُقُوبُ
ذَكَرُ الْحَجَلِ وَالْقَطَا وَيَعْقُوبُ اِسْمٌ بِهِ سُمِّيَ الْأَعْجَمِيُّ
مَعْرُوفٌ قَالَ تَعَالَى وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ
وَسُمِّيَ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِأَنَّهُ وُلِدَ مَعَ عِيصَوَ فِي
بَطْنٍ وَاحِدٍ وُلِدَ عِيصَوَ قَبْلُ وَكَانَ يَعْقُوبُ
مُتَعَلِّقًا بِعَقِبِهِ خَرَجَا مَعًا فَعِيصَوَ هُوَ الرُّوْمُ
وَفِي لِسَانِ الْعَرَبِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ
فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ
إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ زَعَمَ أَبُو زَيْدٍ وَالْأَخْفَشُ
أَنَّهُ مَنْصُوبٌ وَهُوَ فِي مَوْضِعِ الْخَفْضِ عَطْفًا
عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ
إِسْحَاقَ بِيَعْقُوبَ قَالَ الْأَزْهَرِيُّ وَهٰذَا
غَيْرُ جَائِزٍ عِنْدَ حُذَّاقِ النَّحْوِيِّينَ مِنَ الْبَصْرِيِّينَ
وَالْكُوفِيِّينَ وَأَمَّا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى
فَإِنَّهُ قَالَ نُصِبَ يَعْقُوبُ بِإِضْمَارِ فِعْلٍ آخَرَ
كَأَنَّهُ قَالَ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَوَهَبْنَا لَهَا
مِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ وَيَعْقُوبُ عِنْدَهُ
فِي مَوْضِعِ النَّصْبِ لَا فِي مَوْضِعِ الْخَفْضِ بِالْفِعْلِ
الْمُضْمَرِ وَمِثْلُهُ قَوْلُ الزَّجَّاجِ وَابْنِ الْأَنْبَارِيِّ
قَالَ وَقَوْلُ الْأَخْفَشِ وَأَبِي زَيْدٍ عِنْدَهُمْ خَطَأٌ

کہ اسمیں لڑکی کی اولاد داخل نہیں کیونکہ وہ نسب
باپ سے ہے بیٹی سے نہیں اور اگر اسکی اولاد
ہو تو وہ اسمیں داخل ہوگی اور عرب عقاب کو عقبہ
عورت، وہ پرند کہ کبابیہ سے بڑا ہوتا ہے اور چھوٹا ہوتا ہے
اور یعقوب کہتے ہیں اور سنک ذوالقرنین کے مذکور اور یہ ایک عجمی
کا نام ہے جو کہ مشہور ہے فرمایا اور اسحٰق کے بعد یعقوب ہم
انکا یہ نام اسوجہ سے رکھا گیا کہ وہ عیصو کے ساتھ ایک ہی
بطن سے پیدا ہوئے تھے اور عیصو پہلے اور وہ بعد پیدا
ہوا تھا اسطور پر کہ وہ اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور دونوں
ہی پیدا ہوئے تھے پس عیصو روم کے باپ ہیں اور لسان العرب
میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حضرت ابراہیم کے قصہ میں کہ انکی بی بی
کھڑی تھی پس وہ ہنسی تو ہم نے اسکو خوشخبری دی اسحٰق کی اور
اس کے بعد یعقوب کی اور زید اور اخفش نے خیال کیا ہے کہ یعقوب
ہے اور جر کے مقام میں ہے کیونکہ بشرناہا باسحٰق پر معطوف ہے
اور ازہری نے کہا ہے کہ یہ ناجائز ہے حاذق نحویوں کے
نزدیک بصریوں اور کوفیوں سے لیکن ابو العباس
احمد بن یحیٰی پس اس نے کہا ہے کہ یعقوب کی
نصب ایک اور مضمر فعل کے ساتھ ہے گویا فرمایا ہے
فبشرناہا باسحٰق ووہبنا لہا من وراء اور اسحٰق یعقوب اور
یہ نصب کے موقع میں ہے اس نے نزدیک نہ جر
کے مقام پر فعل مضمر کے ساتھ اور اسکی مثل زجاج اور
ابن انباری کا قول ہے اور کہا کہ اخفش اور ابی زید
کا قول خطا ہے نحویوں کے نزدیک (تاج)

وَفِي النِّهَايَةِ فِي حَدِيثِ الدُّعَاءِ لَكَ مِنْ قُلُوبِنَا عُقْدَةُ النَّدَمِ وَبِيَانِيُّ عَقْدُ الْعَزْمِ عَلَى النَّدَامَةِ وَهُوَ تَحْقِيقُ التَّوْبَةِ اهـ وَقَوْلُهُمْ هُوَ مِنِّي مَعْقِدُ الْإِزَارِ يُرَادُ بِهِ قُرْبُ الْمَنْزِلَةِ وَأَهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ مَنْ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى آرَائِهِمْ وَيَعْتَقِدُونَ بِهِمْ مِنَ الْأَكَابِرِ وَالْعُلَمَاءِ عَقَرَهُ قَالَ تَعَالَى وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ أَيْ لَمْ تَحْمِلْ وَلَمْ تَلِدْ مِنْ قَوْلِهِمْ عَقَرَتِ الْمَرْأَةُ عَقْرًا مِنْ بَابِ ضَرَبَ وَفِي لُغَةٍ مِنْ بَابِ تَعِبَ وَقَرُبَ إِنْقَطَعَ حَمْلُهَا فَهِيَ عَاقِرٌ وَمِنْهُ رَجُلٌ عَاقِرٌ لَمْ يُولَدْ لَهُ وَالْجَمْعُ عُقُرٌ مِثْلُ رَاكِعٍ وَرُكَّعٍ وَالْعَقَارُ كَسَلَامٍ وَهُوَ كُلُّ مِلْكٍ ثَابِتٍ لَهُ أَصْلٌ كَالدَّارِ وَالْأَرْضِ وَالنَّخْلِ وَالضِّيَاعِ وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ مَالَهُ دَارٌ وَلَا عَقَارٌ وَجَمْعُ الْعَقَارِ عَقَارَاتٌ وَالْعَقَارِيُّ مُخْلَاطُ الْأَدِلَّةِ الْوَاحِدُ عَقَارٌ أَيْضًا عَقَلٌ أَصْلُهُ الْإِمْسَاكُ وَالِاسْتِمْسَاكُ كَعَقْلِ الْبَعِيرِ بِالْعِقَالِ يُقَالُ عَقَلَ الْبَعِيرَ يَعْقِلُهُ عَقْلًا وَيُسْتَعَارُ لَفْظُهُ صِفَةً لِلَّذِي نَسَبَانِ الْعَاقِلِ الَّذِي يَحْبِسُ نَفْسَهُ وَيَمْنَعُهَا عَنْ هَوَاهَا أَلَا تَرَى قَوْلَ الْعَرَبِ اِعْتَقَلَ لِسَانُ فُلَانٍ إِذَا حُبِسَ وَمُنِعَ مِنَ الْكَلَامِ وَقَالَ الرَّاغِبُ

اور نہایہ میں ہے دعا کی حدیث میں کہ تیرے لئے ہمارے دلوں سے ندامت کا عقدہ ہے یعنی ندامت پر عقد عزم اور یہ توبہ کی حقیقت ہے الخ اور عرب کا کہنا کہ وہ مجھ تہ بند باندھنے کے مقام پر ہے تو مراد اس سے قرب منزلت ہے اور اہل الحل والعقد وہ لوگ ہیں کہ جنکی باتوں کیطرف لوگ رجوع کریں اور انکو بڑے آدمیوں اور عالموں سے اعتقاد کرتے ہیں عقر فرمایا اور میری بی بی بانجھ ہے یعنی حاملہ نہیں ہوتی اور نہیں جنتی یہ ان کے اس قول سے ہے عقرت المرأۃ عقرا ضرب کے باب سے اور ایک لغت میں تعب اور قرب کے باب یعنی اسکا حمل منقطع ہوگیا پس وہ عورت عاقر ہے اور اسی سے عاقر مرد کہ جسکی اولاد نہیں ہوتی اور جمع عقر ہے جیسا راکع اور رکع اور عقار سلام کیطرح ملک ثابت کو کہتے ہیں جسکا اصل ہو گھر اور زمین اور باغ اور کھیت کی مانند اور اسی سے انکا یہ قول ہے کہ اسکا نہ گھر ہے نہ عقار ہے اور اسکی جمع عقارات ہے اور عقاقیر ملائی ہوئی دواؤں کو کہتے ہیں اسکا واحد بھی عقار ہے عقل اصل میں کہتے ہیں روکنے روکنا جیسا اونٹ کا بندھنا ڈھنگے سے کہا جاتا ہے عقل البعیر یعقلہ عقلا اور یہ لفظ استعارہ کیا جاتا ہے عقلمند انسان کی صفت کیلئے جو اپنے نفس کو روکتا ہے خواہشات سے کیا تو نے عرب کے اس قول کو نہیں دیکھا کہ وہ کہتے ہیں اعتقل لسان فلان جبکہ اسکی زبان بند ہوا در کلام سے رکی اور راغب نے کہا ہے

وَهُوَ اَوْكَدُ الْعُهُوْدِ وَالْعُقْدَةُ اِسْمٌ لِمَا
يُعْقَدُ مِنْ نِكَاحٍ اَوْ يَمِيْنٍ اَوْ غَيْرِهِمَا قَالَ ثُمَّ
وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ قِيْلَ
الزَّوْجُ اَلْمَالِكُ لِعَقْدِهٖ وَقِيْلَ هُوَ
وَلِيُّ الَّذِيْ يَلِيْ اَمْرَ الصَّبِيَّةِ وَفِي الْحَدِيْثِ
الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ هُوَ الْاَبُ
وَالْاَخُ وَالرَّجُلُ يُوْصِيْ اِلَيْهِ وَالَّذِيْ
يَجُوْزُ اَمْرُهٗ فِيْ مَالِ الْمَرْاَةِ يَبْتَاعُ لَهَا
وَيَخْتَبِرُ فَاِذَا عَفَا فَقَدْ بَانَتْ وَفِي حَدِيْثِ الْخَرَاجِ
يَاْخُذُ بَعْضًا وَيَدَعُ بَعْضًا وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ
يَدَعَهٗ كُلَّهٗ (مجمع) وَعَقَدَتْ لِسَانُهٗ
اِحْتَبَسَتْ وَفِيْ لِسَانِهٖ عُقْدَةٌ اَيْ فِيْ
كَلَامِهٖ حُبْسَةٌ قَالَ وَاَحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ
لِسَانِيْ اَيْ حُبْسَةً وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمِنْ
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ هُوَ بِضَمِّ عَيْنٍ
وَفَتْحِ قَافٍ جَمْعُ عُقْدَةٍ وَهٰذِهِ الْعُقْدَةُ
حَقِيْقَةٌ مِنْ بَابِ عَقْدِ الثِّيَابِ اَسْوَاحِرُ
يَاْنِ يَاْخُذْنَ خَيْطًا فَيَعْقِدْنَ عَلَيْهِ عُقْدَةً
وَيَتَكَلَّمْنَ عَلَيْهِ بِالسِّحْرِ وَفِي حَدِيْثِ سُنَّةِ
الْعُقْدَةِ مَرْزُوْقٌ وَبَائِعُهَا مَحْرُوْمٌ
اَلْعُقْدَةُ بِالضَّمِّ الضَّيْعَةُ وَالْعَقَارُ الَّذِيْ
اِعْتَقَدَهٗ صَاحِبُهٗ مُلْكًا وَالْجَمْعُ عُقَدٌ كَصُرَدٍ

اور یہ سب عہد سے پختہ تر ہوتا ہے اور عقدہ نام ہے
جو منعقد کیا جاتا ہے نکاح کی قسم اور غیر سے فرمایا اور
نہ قصد کرو عقدۂ نکاح کی اور یہ قول یا معاف کردے
وہ شخص کہ جس کے ہاتھ میں عقدۂ نکاح ہے کہا گیا ہے
کہ اس سے مراد خاوند ہے کہ جس کے ہاتھ میں حل عقد
ہے اور کہا گیا ہے کہ ولی جو کہ چھوٹی لڑکی کا متولی ہوتا ہے
اور حدیث میں ہے کہ اس سے مراد باپ اور بھائی اور وہ
کہ اور جس کا تصرف عورت کے مال میں جائز ہو وہ اس کے
لیے بیع اور تجارت کرتا ہو پس جب وہ معاف کردے
تو جائز ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ بعض لے
اور بعض چھوڑ دے اور سب چھوڑنے کی اس کو
اجازت نہیں ہے (مجمع) اور عقدت لسانہ یعنی اس کی
زبان بند ہوگئی اور اسکی زبان میں عقدہ ہے یعنی
بات میں رکتا ہے فرمایا کھول دے میری زبان
کی بندش اور یہ قول اور گرہوں میں پھونکنے والیوں
شر سے یہ بین کے ضمہ اور قاف کے فتح کے ساتھ
عقدہ کی جمع ہے اور یہ حقیقی گرہ ہے کہ جیسے جادو
پھونکتی ہوتی ہیں اسطور پر کہ دھاگا لیکر اس کو گرہ
دیتے ہیں اور کچھ اسپر پڑھتے ہیں اور حدیث
میں ہے کہ عقدہ کا خریدنے والا رزق دیا
ہوا ہے اور اس کا فروخت کرنیوالا محروم ہوتا ہے
پس عقدہ ضمہ کے ساتھ وہ ہیت اور زمین ہے کہ جسکا
وہ اپنا ملک اعتقاد کرتا ہے اور جمع عقد کی صرد کی مانند

آلَتِي لَا تَقْبَلُ مَاءَ الْفَحْلِ يُقَالُ عَقَمَتِ الْمَرْأَةُ
وَالرَّحِمُ مَالَ تَعَالَى فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ
عَجُوزٌ عَقِيمٌ وَيَوْمٌ عَقِيمٌ لَا فَرَحَ فِيهِ
(مفردات) وَرِيحٌ عَقِيمٌ غَيْرُ لَاقِحٍ (قاموس)
وَفِي التَّاجِ أَيْ لَا يَأْتِي بِمَطَرٍ إِنَّمَا هِيَ رِيحُ
الْإِهْلَاكِ وَقِيلَ لَا تُلَقِّحُ الشَّجَرَ وَلَا تُنْشِئُ
سَحَابًا وَلَا تَحْمِلُ مَطَرًا عَادٌ لَوْ أَيْهَا فِيمَا
وَهُوَ قَوْلُهُمْ رِيحٌ لَاقِحٌ أَيْ تُلَقِّحُ الشَّجَرَ
وَتُنْشِئُ السَّحَابَ وَعَادٌ أَيْهَا عَلَى حَذْفِ
اللَّامِ لِأَنَّهُ لَهَا وَلَهُ نَظَائِرُ كَثِيرَةٌ اهـ وَقَوْلُهُمْ
عِذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ قِيلَ هِيَ عَذَابُ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ وَسُمِّيَ عَقِيمًا لِأَنَّهُ لَا لَيْلَةَ لَهُ
أَوْ لِأَنَّهُ لَا يَوْمَ بَعْدَهُ وَقِيلَ هِيَ يَوْمُ بَدْرٍ
وُصِفَ بِذَلِكَ لِأَنَّ أَوْلَادَ النِّسَاءِ يُقْتَلُونَ
فِيهِ فَيَبْقَيْنَ كَأَنَّهُنَّ عُقُمٌ لَمْ يَلِدْنَ
وَالرِّيحُ الْعَقِيمُ رِيحُ عَذَابٍ لَا تُلَقِّحُ شَيْئًا
مِنَ الْأَرْحَامِ وَلَا شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ وَفِي
التَّاجِ الدُّنْيَا عَقِيمٌ لَا تَرُدُّ عَلَى صَاحِبِهَا
خَيْرًا وَيَوْمُ الْقِيَامَةِ يَوْمٌ عَقِيمٌ لِأَنَّهُ لَا
يَوْمَ بَعْدَهُ وَعَقْلٌ عَقِيمٌ وَعَبْدٌ عَقِيرٌ خَائِبٌ
وَالرِّيحُ الْعَقِيمُ هِيَ الدَّبُورُ الَّتِي أُهْلِكَتْ
بِهَا عَادٌ وَالْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ تَقْطَعُ الرَّحِمَ أَيْ
تَقْطَعُ الصِّلَةَ وَالْمَعْرُوفَ بَيْنَ النَّاسِ اهـ

عورت نے عقیم اسکو کہتے ہیں جو کہ رحم کا پانی قبول نہ کرے کہا جاتا
ہے عورت یا رحم عقیم ہوا فرمایا پس اس نے اپنے منہ کو پیٹا اور
کہا بوڑھی بانجھ اور یوم عقیم وہ دن کہ جسمیں خوشی نہ ہو
(مفردات) اور ریح عقیم وہ ہوا جسمیں بارش نہ ہو (قاموس)
اور تاج میں ہے جو بارش نہ لائے وہ ہلاک کرنیکی ہوا ہے
اور کہا گیا ہے جو درختوں کو پھلدار نہ کرے اور نہ بادل پیدا
کرے اور نہ بارش اٹھائے اور اس کے مقابل اسکی ضد کو
رکھا ہے اور وہ یہ قول ہے لاقح ہوا یعنی درختوں کو پھلدار
کرتی اور بادل جمع کرتی اور بارش برساتی ہے اور اسمیں سے
زوائد حذف کرکے لائے ہیں اور اس کے بہت سے نظائر ہیں اھ
اور اللہ کریم کا یہ قول کہ عقیم دن کا عذاب کہا گیا ہے کہ یہ قیامت
کے دن کا عذاب ہے اور اسکو عقیم اسوجہ سے کہا ہے کہ اسکے لئے رات
نہیں یا یہ کہ اس کے بعد کوئی دن نہیں اور کہا گیا ہے یہ بدر کا
دن ہے اور اسکی یہ صفت اسلئے کی ہے کہ عورتوں کے بچے اسمیں
قتل ہونگے پس ہو جائینگی وہ بانجھ عورتوں کی مانند جو کہ جنتی ہی
نہیں اور عقیم ہوا عذاب کی ہوا ہے جو کہ نر جرثوموں کو پھلدار
بناتی ہے اور نہ کسی اور شیئے کو نباتات میں سے اور تاج میں
ہے کہ دنیا عقیم ہے کہ دنیا دار پر کوئی خیر نہیں لاتی اور
قیامت کا دن بھی عقیم ہے کیونکہ اس کے بعد اور کوئی دن
نہیں اور عقل عقیم جو کہ ہمیشہ خیر نہ ہو اور ریح عقیم وہ دبور ہوا
ہے (جو کہ پیچھے سے چلتی ہے) جسکے ساتھ قوم عاد ہلاک کیگئی تھی
اور جھوٹی قسم رحم کو قطع یعنی قطع کرتی ہے یعنی صلہ رحم اور
لوگوں کو درمیانی تعلقات کو کاٹ دیتی ہے الخ

اَلْعَقْلُ يُقَالُ لِلْقُوَّةِ الْمُتَهَيِّئَةِ لِقَبُوْلِ الْعِلْمِ
وَيُقَالُ لِلْعِلْمِ الَّذِيْ يَسْتَفِيْدُهُ الْاِنْسَانُ
بِتِلْكَ الْقُوَّةِ عَقْلٌ اھ ثُمَّ الْعَقْلُ صِفَةٌ
لِلْاِنْسَانِ يَمْتَنِعُ بِهَا عَنْ هَوَاهُ وَالنَّفْسِ كَمَا
تَقَدَّمَ وَهٰذَا الْقَوْلُ اَيْضًا قَوْلُ شَيْخِيْ شَيْخِ
نُوْرِ الدِّيْنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الَّذِيْنَ لَا يَتَدَبَّرُوْنَ
ذَمَّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِعَدَمِ عَقْلِهِمْ حَيْثُ
اِتَّخَذُوْا اِلٰهَهُمْ هَوَاهُ بِقَوْلِهٖ بَعْدَ هٰذِهِ
الْاٰيَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَعْقِلُوْنَ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَقَوْلِهٖ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا
يَعْقِلُوْنَ وَالْاٰيَاتُ فِي الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ فِيْ
ذَمِّ الْكُفَّارِ لِعَدَمِ صِفَةِ الْعَقْلِ بِهِمْ كَثِيْرَةٌ
وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ
فَمَعْنَاهُ مَا يَتَدَبَّرُهَا فَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَكَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اَيْ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
اَحْكَامَهٗ لَعَلَّكُمْ تَتَّسِمُوْنَ بِالْعَقْلِ وَعَقَلَ
لِسَانَهٗ لُغَةٌ وَسُنَّةٌ قِيْلَ لِلْحِصْنِ مَعْقِلٌ وَجَمْعُهٗ
مَعَاقِلُ وَالْمَعْقِلُ حَبْلٌ اَيْضًا وَالْعِقَالُ مَا يُعْقَلُ
فِيْ قَوَائِمِ الْبَعِيْرِ وَالْعَقْلُ اِصْطِكَاكٌ فِيْهَا
عَقَمٌ اَصْلُ الْعَقَمِ الْيُبْسُ الْمَانِعُ مِنَ
التَّحَوُّلِ الْاٰخَرِ يُقَالُ عَقِمَتْ مَقَاسِلُهٗ وَدَوَابُّهٗ
عِقَامٌ كَمَا يُقَالُ الْبَرْدُ وَالْعَقِيْمُ مِنَ النِّسَآءِ

کہ عقل اس قوت کو کہتے ہیں جو کہ علم کے قبول کرنے کی
تیار کرنے والی ہے اور علم کہ جس قوت کے ساتھ انسان
حاصل کرتا ہے اسکو بھی عقل کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں
عقل انسان کی صفت ہے کہ جس کے ساتھ وہ خواہش سے
بچتا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اور یہ قول بھی میرے شیخ
نور الدین صاحب کا ہے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے
کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی مذمت کی ہے
اسکی بے عقلی کیوجہ سے کہ انہوں نے اپنی خواہش کو اپنا معبود
بنا لیا ہے اس آیت کے بعد جو کہ اس آیت
کے بعد ہے ہم آیتوں کی تفصیل کرتے ہیں عقلمندوں
کے لئے بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہشوں کی اتباع کرتے ہیں بغیر علم
اور یہ قول پہلے گذشتہ قول سے بہتر ہے سمجھیں
میں ایسی آیتیں بہت ہیں کہ جنمیں بے عقلی کیوجہ سے کفار کی مذمت
کیگئی ہے لیکن اللہ کریم کا یہ قول کہ بجز عالموں کے اس کی اور کوئی
نہیں سمجھتے پس اس کے معنے یہ ہیں کہ اسکو نہیں تدبر کرتا اور یہ قول
کہ اسیطرح اللہ بیان کرتا ہے اپنی آیتوں کو تاکہ تم عقل
ہو یعنی اللہ اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کے ساتھ
متصف ہو جاؤ اور عقل لسانہ یعنی اپنی زبان کو اس نے
روکا اور اسوجہ سے قلعہ کو معقل کہا گیا ہے جسکی جمع معاقل ہے اور
عقال ایک بیماری بھی ہے اور عقال ایک بیماری ہے جو کہ گھوڑے
کی پنڈلی کو عارض ہوتی ہے اور عقل کی رسی کو بھی عقال کہتے ہیں عقم
اصل میں کہتے ہیں کسی چیز کا قبول اثر سے مانع ہونا جیسا کہا جاتا ہے
چوڑی خشک ہو گئی اور عقام بیمار کو کہتے ہیں جو تندرستی کو قبول نہ کرے

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. قَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ فَاِنْ قُلْتَ لِمَ قَالَ مِنْ عَلَقٍ وَاِنَّمَا خُلِقَ مِنْ عَلَقَةٍ قُلْتُ لِاَنَّ الْاِنْسَانَ فِيْ مَعْنَى الْجَمْعِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِهـ وَالْعَلَقُ الشَّيْءُ النَّفِيْسُ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِهٖ صَاحِبُهٗ فَلَا يُمْزَجُ عَنْهُ وَالْعَلِيْقُ مَا عُلِّقَ عَلَى الدَّابَّةِ وَالْعَلِيْقَةُ مَرْكُوْبٌ يَبْعَثُهَا الْاِنْسَانُ مَعَ غَيْرِهٖ فَيُعَلِّقُ اَمْرَهٗ قَالَ الشَّاعِرُ

اَرْسَلْتُهَا عَلِيْقَةً وَمَا عَلِمْ
اَنَّ الْعَلِيْقَاتِ يُلَاقِيْنَ الرَّقَمْ

وَالْعُلُوْقُ النَّاقَةُ الَّتِيْ تُرَاْمُ وَلَدَهَا فَتُعَلِّقُ بِهٖ وَقِيْلَ لِلْمَنِيَّةِ عُلُوْقٌ وَالْعَلَقُ شَجَرَةٌ يُتَعَلَّقُ بِهٖ وَعَلِقَتِ الْمَرْاَةُ حَبِلَتْ وَرَجُلٌ مِعْلَاقٌ يُتَعَلَّقُ بِخَصْمِهٖ عَلِيْمٌ اَلْعَلِيْمُ وَالْعَالِمُ وَالْعَلَّامُ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ تَعَالٰى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ وَقَالَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لِاَنَّهٗ لَا تَخْلُوْ اَشْيَاؤُهٗ عَالِمٌ بِكُلِّ مَعْلُوْمٍ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ مِنْ كَوْنِهٖ وَاجِبًا وَمُمْكِنًا وَمُمْتَنِعًا وَكُلِّيًّا وَجُزْئِيًّا لِنِسْبَةِ ذَاتِهٖ اِلٰى جَمِيْعِ الْمُمْكِنَاتِ

کیچڑ کے خلاصہ سے پھر بنایا ہم نے اس کو نطفہ محفوظ جگہ میں پھر بنایا ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون اور یہ قول پیدا کیا اس نے انسان کو علق سے زمخشری نے کہا ہے کہ اگر تو یہ کہے کہ علق سے کیوں فرمایا حالانکہ وہ علقہ سے پیدا کیا گیا ہے تو میں کہتا ہوں انسان بمعنے جمع ہے جیسا کہ اللہ کریم کے اس قول میں ہے کہ بیشک انسان خسران میں ہیں الخ اور علق نفیس شیئے کو کہتے ہیں کہ جس کے ساتھ اس کے مالک کا دل لگ جائے پس وہ اس سے جدا نہ ہو اور علیق وہ ہے جو چارپائے پر اور علیقہ سواری ہے جسکو انسان غیر کے ساتھ بھیجدیتا ہے پس وہ اس کے امر سے معلق ہوتا ہے شاعر نے کہا ہے بھیجدیا اس نے سواریکو دوسرے کی ساتھ لگا کر اور اس نے یہ نہ سمجھا کہ جو سواریاں دوسرے کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں اور علوق وہ اونٹنی ہے کہ جسکا بچہ قصد کیا جاتا ہے پس وہ اسکے ساتھ ہوتی ہے اور موت کو بھی علوق کہا گیا ہے اور علقے ایک درخت ہے اور علقت المرأۃ یعنی عورت حاملہ ہوئی اور معلاق مرد اسکو کہتے ہیں جو دشمن سے چمٹتا ہے علیم۔ علیم عالم علام اللہ کریم کی صفات سے ہیں فرمایا اور وہی خالق اور علیم ہے اور فرمایا غیب اور ظاہر کا جاننے والا کیونکہ وہ ہر ایک معلوم کو واقعی طور پر جانتا ہے کہ وہ واجب ہے یا ممکن ہے یا ممتنع ہے یا کلی ہے یا جزئی ہے اور اسکی ذات کی نسبت تمام ممکنات کی طرف برابر ہے

علیم

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الْكَافِ

عَكَفَ۔ اَلْعُكُوْفُ بِالْاِقْبَالِ عَلَى الشَّيْءِ وَمُلَازَمَتِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ التَّعْظِيْمِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَعْكُفُوْنَ عَلٰى اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَوْلُهٗ فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ وَالْاِعْتِكَافُ فِي الشَّرْعِ هُوَ الْاِحْتِبَاسُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى سَبِيْلِ الْقُرْبَةِ قَالَ تَعَالٰى وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ وَقَالَ عٰكِفِيْنَ فِي الْمَسٰجِدِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَيْ مَحْبُوْسًا مَمْنُوْعًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى سَوَاءً نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ۔ اَلْعَاكِفُ اَلْمُقِيْمُ وَالْبَادِيْ الطَّارِئُ اَيْ مُسْتَوِيَانِ لَا يَتَفَاضَلُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ

عین کا باب حرف کاف کے ساتھ

عَكَفَ۔ عکوف کہتے ہیں چیز پر جھکنے اور ملازم ہونے کو تعظیم کے طور پر اور اسی سے اللہ کریم کا یہ قول ہے پس گذرے ایک قوم کے پاس سے جو کہ جھکتی تھی اپنے بتوں پر اور یہ قول پس ہم ہمیشہ ان پر جھکتے رہیں گے اور اعتکاف شرع میں کہتے ہیں مسجد میں بند ہونے کو عبادت کی نیت سے اور فرمایا مسجد میں اعتکاف کرنے والے اور یہ قول کہ یہ ہے معکوف یعنی بند کیے روکے ہوئے اور یہ قول کہ برابر ہیں اس میں عاکف یعنی مقیم اور بادی یعنے عارضی طور پر آنے والا یعنے یہ دونوں برابر ہیں ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ اللَّامِ

عَلَقَ۔ اَلْعَلَقُ التَّشَبُّثُ بِالشَّيْءِ وَمِنْهُ الْعَلَقَةُ لِمَا يَتَمَسَّكُ بِهٖ وَعَلَقَ دَمٌ فُلَانٍ بِزَيْدٍ اِذَا كَانَ زَيْدٌ قَاتِلَهٗ وَالْعَلُوْقُ دُوْدٌ يَتَعَلَّقُ بِالْحَلْقِ وَالْعَلَقُ الدَّمُ الْغَلِيْظُ وَمِنْهُ الْعَلَقَةُ اَيِ الْقِطْعَةُ الْجَامِدَةُ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ بَعْدَ اِنْ كَانَتْ مَنِيًّا وَبَعْدَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُصَيِّرُ مُضْغَةً فَيَكُوْنُ مِنْهَا اَوْ وَلَدٌ قَالَ تَعَالٰى وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

عین کا باب حرف لام کے ساتھ

عَلَقَ۔ علق کہتے ہیں کسی شیئے کے چمٹنے کو اور اسی سے علقہ ہے کیونکہ وہ بندھتا ہے اور کہا جاتا ہے علق دم فلان بزید فلاں کا خون زید سے چمٹ گیا اگر زید اسکا قاتل ہو اور علق جونک کو کہتے ہیں جو کہ حلق سے چمٹی رہتی ہے اور علق غلیظ خون کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے یعنی جمے ہوئے خون کا ٹکڑہ بشرطیکہ وہ مردہ ہو اور چالیس دن کے بعد پھر مضغہ ہو جاتا ہے پس اس سے بچہ بنتا ہے فرمایا ضرور پیدا کیا ہے ہم نے انسان کو

قَالَ حَسْبِيْ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض
اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ الْعِلْمُ بِكَثْرَةِ الْحَدِيْثِ
وَلٰكِنَّ الْعِلْمَ بِالْخَشْيَةِ اھ وَيُقَالُ
لِلْعَالِمِ عَلَّامٌ وَعَلَّامَةٌ اِذَا بُوْلِغَ فِيْ
وَصْفِهٖ بِالْعِلْمِ اَيْ عَالِمٌ جِدًّا وَالْهَاءُ
فِيْ عَلَّامَةٍ لِلْمُبَالَغَةِ وَالْعَلَّامُ وَالْعَلَّامَةُ
الشَّابَّةُ اَيْضًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ
الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ
وَقَالَ الرَّاغِبُ وَالتَّعَلُّمُ تَنَبُّهُ النَّفْسِ
لِتَصَوُّرِ ذٰلِكَ رُبَّمَا اُسْتُعْمِلَ فِيْ مَعْنَى
الْاِعْلَامِ اِذَا كَانَ فِيْهِ تَكْرِيْرٌ نَحْوُ
تُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ اھ وَعَلَّمَهُ الْعِلْمَ
وَاَعْلَمَهٗ اِيَّاهُ فَتَعَلَّمَهٗ قَالَ اَمْ عَلَّمْتُمْ بِالْقَلَمِ وَقَالَ
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْا وَقَالَ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ
الطَّيْرِ وَقَالَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَقَالَ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا وَقَالَ اِنْ
تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا وَنَحْوُ ذٰلِكَ وَ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا فَتَعْلِيْمُهٗ
الْاَسْمَآءَ هُوَ اَنْ يَّجْعَلَ لَهٗ قُوَّةً يَفْهَمُ بِهَا النُّطْقَ
وَوَضْعَ اَسْمَآءِ الْاَشْيَآءِ وَذٰلِكَ بِالْقُوَّةِ
الَّتِيْ هِيَ وَدِيْعَةٌ وَكَتَعْلِيْمِ الْحَيَوَانَاتِ كُلَّ وَاحِدٍ
مِنْهَا فِعْلًا يَتَعَاطَاهُ وَصَوْتًا يَنْحَاهُ
وَعَلِمَ بِالشَّيْءِ شَعَرَ يُقَالُ مَا عَلِمْتُ بِخَبَرِ

کافی ہے اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے
کہا کہ علم زیادہ باتوں سے نہیں ہوتا بلکہ علم خشیت اللہ
کے ساتھ ہوتا ہے الخ اور عالم کو علام اور علامہ کہا جاتا
ہے جبکہ اسکی تعریف میں مبالغہ کیا جائے یعنی بہت عالم
ہے اور تا علامہ میں مبالغہ کے لئے ہے اور علام اور
علامہ نسابہ کو بھی کہتے ہیں اور یہ قول معلوم دن
کے وقت تک کہ جسکو اللہ کے سوا کوئی نہیں
جانتا اور کہا جاتا ہے علم العلم اور راغب نے کہا ہے
کہ تعلم نفس کا متنبہ کرنا ہے اس کے تصور کیلئے
اور بہت دفعہ استعمال کیا جاتا ہے اعلام کے
معنوں میں جبکہ اسمیں تکرار ہو کیا تم بتاتے ہو اللہ کو
اپنا دین الخ اور اعلم العلم اس نے اسکو علم سکھایا
فتعلمہ (پس اس نے وہ سیکھ لیا) فرمایا اور تم کو سکھایا
گیا جو کہ تم نہیں جانتے تھے اور فرمایا ہم کو منطق الطیر
سکھایا گیا اور فرمایا اور سکھائی انکو کتاب اور
حکمت اور فرمایا اور ہم نے سکھایا اسکو اپنے پاس
سے علم اور فرمایا یہ کہ تو مجھے سکھائے اس سے جو رشد
تجھے سکھایا گیا اور اسکی مثل اور یہ قول اور سکھائے آدم کو
سب نام پس اللہ کریم اسکو نام سکھاتا تھا کہ اس کے لئے قوت تمیز کے
ساتھ انکو بولا اور چیزوں کے نام وضع کئے اور یہ اللہ کریم
کی اسماء سے تھا اسکے دلمیں اور جیسا کہ اس نے سکھایا ہر ایک
جاندار کو اس کا فعل جو وہ کرتا ہے اور آواز جو بولتا ہے
اور علم بالشی کے معنے اسکو محسوس کیا جاتا ہے مجھ اسکی

بِالسَّوِيَّةِ وَمَا زَعَمَهُ الْفَلَاسِفَةُ مِنْ
عَدَمِ عِلْمِهِ بِالْجُزْئِيَّاتِ الْمُتَغَايِرَةِ
بَاطِلٌ وَشُبَهُهُمْ سَفْسَطَةٌ لَا تَسْتَحِقُّ الذِّكْرَ
وَقَالَ تَعَالَى عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَعَلِيمٌ فَعِيلٌ
مِنْ أَبْنِيَةِ الْمُبَالَغَةِ وَيَجُوزُ أَنْ يُقَالَ
لِلْإِنْسَانِ الَّذِي عَلَّمَهُ اللَّهُ عِلْمًا مِنَ الْعُلُومِ
عَلِيمٌ نَحْوَ قَوْلِهِ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ
إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَلَّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ
الْأَحَادِيثِ بِقَوْلِهِ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ
وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَقَوْلُهُ
وَالْعَالِمُ بِلَامِ اللَّامِ أَيْضًا مَنْ عَلَّمَهُ اللَّهُ
وَقْفَةً لِلْعِلْمِ وَهُوَ الْخَشْيَةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى
وَالْخَشْيَةُ دَرَجَاتٌ نَحْوَ قَوْلِهِ تَعَالَى
وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٌ وَجَمْعُهُ
عُلَمَاءُ قَالَ تَعَالَى إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ فَأَخْبَرَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ
مِنْ عِبَادِهِ مَنْ يَخْشَاهُ وَأَنَّهُمُ الْعُلَمَاءُ
وَفِي لِسَانِ الْعَرَبِ قَالَ وَرَوَى الْأَزْهَرِيُّ
عَنْ سَعْدِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْمُقْرِئِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ
لِمَا عَلَّمْنَاهُ ..... قَالَ
لَذُو عَمَلٍ بِمَا عَلَّمْنَاهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

اور جو خلاسفہ کا زعم ہے کہ اللہ کریم جزئیات
زائیہ کو نہیں جانتا پس وہ باطل ہے اور انکا
ضعیف ہے ذکر کے قابل نہیں اور فرمایا ہے غیر
خوب جاننے والا ہے ۔ علیم فعیل کے وزن پر ہے
یہ اونان مبالغہ سے ہے ۔ درست ہے کہ کہا جائے
انسان کو کہ جسکو اللہ کوئی علم سکھائے جیسا کہ
حضرت یوسف سے حکایت کیطور پر فرمایا
نگہبان علم والا ہوں کیونکہ اللہ نے انکو علم تعبیر سکھا
تھا جیسا کہ آیت سے ہے میرے رب تو نے مجھے
دیا ہے اور خواب کی تعبیر کا علم سکھایا ہے اور
لام کے ساتھ بھی اس انسان کو کہتے ہیں کہ جسکو
نے علم سکھایا ہو اور اسکی توفیق دی ہو اور وہ خشیت
اور خشیت کے بھی درجات ہیں جیسا اسکا یہ قول اور
علم دیا گیا ہے وہ مختلف درجات پر ہیں اور عالم کی
علماء ہے دلیل سوا اس کے نہیں کہ اللہ کے بندوں
علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں پس اللہ کریم نے خبر دی
میرے بندوں میں بعض وہ ہیں جو مجھ سے ڈرتے
اور وہ علماء ہیں اور لسان العرب میں ہے کہ ازہری
روایت کی ہے سعد بن زید سے اس نے ابو عبد الر
مقرئ سے اللہ کریم کے اس قول میں وانہ لذو علم لم
علمناہ کہا اس نے لذو علم بما علمناہ ۔ میں نے ا
کہا اے ابا عبد الرحمن کس سے تم نے سنا ہے
اس نے کہا کہ ابن عیینہ سے اس نے کہا کہ وہ

قَوْلُهُ تَعَالٰی فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ فِیْهِنَّ خَیْرًا وَاَمَّا
قَوْلُهُ تَعَالٰی وَمَا یُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَا
اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَکْفُرْ قَالَ الْاَزْهَرِیُّ
تَکَلَّمَ اَهْلُ التَّفْسِیْرِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ قَدِیْمًا
وَحَدِیْثًا قَالَ وَاَبْیَنُ الْوُجُوْهِ الَّتِیْ تَاَوَّلُوْا
اَنَّ الْمَلَکَیْنِ کَانَا یُعَلِّمَانِ النَّاسَ وَغَیْرُهُمْ
مَا یَسْئَلَانِ عَنْهُ وَیَاْمُرَانِ بِاجْتِنَابِ
مَا حُرِّمَ عَلَیْهِمْ وَطَاعَةِ اللّٰهِ فِیْمَا اُمِرُوْا
بِهٖ وَنُهُوْا عَنْهُ وَفِیْ ذٰلِکَ حِکْمَةٌ لِاَنَّ
سَائِلًا لَوْ سَئَلَ مَا الزِّنَا وَاللِّوَاطُ لَوَجَبَ
اَنْ یُّوْقَفَ عَلَیْهِ وَیُعْلَمَ اَنَّهٗ حَرَامٌ فَکَذٰلِکَ
مُحَالٌ اِعْلَامُ الْمَلَکَیْنِ النَّاسَ السِّحْرَ وَاَمْرُهُمَا
السَّائِلَ بِاجْتِنَابِهٖ بَعْدَ الْاِعْلَامِ وَذَکَرَ
اَنَّ ابْنَ الْاَعْرَابِیِّ اَنَّهٗ قَالَ تَعَلَّمَ بِمَعْنٰی
اِعْلَمْ قَالَ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَمَا یُعَلِّمَانِ
مِنْ اَحَدٍ قَالَ وَمَعْنَاهُ اِنَّ السَّاحِرَیْنِ یَاْتِیَ
الْمَلَکَیْنِ فَیَقُوْلُ اِخْبَرَانِ عَمَّا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ
حَتّٰی اَنْ یَّنْتَهِیَ فَیَقُوْلَانِ نَهَی اللّٰهُ عَنِ الزِّنَا
فَیَسْتَوْصِفُهُمَا الزِّنَا فَیَصِفَانِهٖ فَیَقُوْلُ وَ
عَمَّاذَا فَیَقُوْلَانِ وَعَنِ اللِّوَاطِ ثُمَّ یَقُوْلُ
وَعَمَّاذَا فَیَقُوْلَانِ وَعَنِ السِّحْرِ فَیَقُوْلُ وَمَا
السِّحْرُ فَیَقُوْلَانِ هُوَ کَذَا فَیَحْفَظُهٗ وَیَنْصَرِفُ
فَیُخَالِفُ فَیَکْفُرُ فَهٰذَا مَعْنٰی یُعَلِّمَانِ اِنَّمَا هُوَ

یہ قول ہے اگر تم انمیں خیر اعتقاد کرو لیکن یہ قول اور
نہ وہ نہ سکھاتے تھے کسیکو یہانتک کہ وہ کہتے
تھے کہ سوا اسکی نہیں کہ ہم فتنہ ہیں پس کافر نہ ہونا۔ ازہری
نے کہا ہے کہ مفسروں نے پہلے اور پچھلے اسپر بحث کی
ہے اور میں وہ وجہات بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے
بیان کی ہیں کہ دو فرشتے لوگونکو سکھاتے تھے جو کہ وہ ان سے
دریافت کرتے تھے اور حکم کرتے تھے اور محرمات سے
اجتناب کا حکم کرتے تھے اور امر کی اتباع کا اور نواہی
سے بچنے کا حکم دیتے تھے اور اسمیں حکمت تھی کیونکہ سائل
جب سوال کریگا کہ زنا اور لواطت کیا ہیں تو ضرور ہے
کہ اسپر مطلع کیا جائے اور بتایا جائے کہ یہ حرام ہیں
یہی طریق ہے انکا لوگونکو سحر بتانے اور سائل کو اس سے
کنارہ کشی کا امر کرنیکا بتانے کے بعد اور ابن اعرابی نے
بیان کیا ہے کہ تعلم بمعنے اعلم ہے اور کہا کہ اس سے ہے
وما یعلمان من احد اور کہا کہ اس کے یہ معنے ہیں
کہ ساحران دو فرشتوں کے پاس آتا اور کہتا کہ
مجھے اللہ کی نہی کی خبر دو تاکہ میں باز رہوں تو وہ
کہتے کہ اللہ نے زنا کو حرام کیا پھر وہ زنا کی تعریف
دریافت کرتا تو اس کا حال بیان کرتے پھر وہ کہتا اور
کس سے تو وہ کہتے کہ لواطت سے پھر کہتا کہ اور کس سے
تو وہ کہتے کہ سحر سے پھر کہتا کہ سحر کیا ہے تو وہ کہتے
کہ وہ فلاں ہے تو وہ اس کو یاد رکھ لیتا اور لوٹ
جاتا اور اسکا خلاف کرتا اور کافر ہو جاتا تھا پس یہ معنے

قد وقع ما شعرت وبقي ما استيقنا
خبر فدنا وغاب عني علمه واستعلمني
خبره فعلمته وعلم الامر وتعلمه
نشته وقال يعقوب اذ قيل له علم
لذا قلت قد علمت واذ قيل له تعلم
لم يقل قد تعلمت وانشد
تعلم انه لا طير الا
على متطير وهو الثبور
وعلمت يتعدى لمفعولين وليست
جائزا علمتني كما قالوا فطنني وذكرتني
وخبرتني تقول علمت عبد الله عاقلا
ويجوز ان تقول علمت شيئا بمعنى عرفته
وخبرته وعلم الله يجل خبره واحب
ان يعلمه اي يخبره وفي التنزيل واخرين
من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم
اي لا تعرفونهم الله يعرفهم وكذلك
قوله تعالى قال الذي عنده علم من
الكتاب اي معرفة والعلم اليقين الذي
لا يدخله الاحتمال هذا هو الاصل
فيه لغة وشرعا وعرفا وكثيرا ما يطلق
على الاعتقاد الراجح المستفاد من سبب
سواء كان يقينا او ظنا ومنه قوله تعالى
فان علمتموهن مؤمنات الاية وكذلك

علم کی خبر نہیں ہے اور کہا جاتا ہے اس نے
میرے لئے فلاں کی خبر معلوم کی اور پھر مجھے
بتائی اور اس نے مجھ سے خبر دریافت کی پھر میں
اسکو بتائی اور علم الامر بتعدیہ یعنی اسکو معلوم کیا
یعقوب جب تجھے کہا جائے اعلم کذا (فلاں بات کو
جان) تو تو کہیگا قد علمت (میں جان لیا) اور جب
جائے تعلم تو پھر قد تعلمت نہیں کہا جائیگا اور یہ شعر پڑھا
کہ نہیں پہچانتا تو مگر یہ کہ فالی سمجھنے والے پر اور
ہلاکت ہے۔ اور علمت دو مفعولوں کی طرف متعدی
ہے اور یہ جیسے جائز رکھا ہے علمتنی ویسے
کہہ جانا جیسا کہ کہا جاتا ہے فطنتنی وذکرتنی اور خبرتنی
علمت عبد اللہ عاقلا معنی عرفتہ اور جائز ہے
زعم کہ علمت شیئا بمعنے عرفتہ اور خبرتہ کے ہو یعنی
پہچانا اور مراد اسکی خبر جانی ہے اور التنزیل میں
یعنی اسکو خبر دی اور قرآن مجید میں ہے کہ اور انکے سوا
انکو نہیں جانتے اللہ ہی انکو جانتا ہے اور اسیطرح
اللہ کریم کا یہ قول ہے اور کہا اس نے کہ جس کے پاس
علم تھا یعنی معرفت اور علم یقین کہتے ہیں کہ جسمیں
کسی گنجائش نہیں ہوتی یہی اسکا اصل ہے لغۃ
اور عرفا اور شرعا اور کثیر ما یطلق
جو کہ سبب سے حاصل ہوتا ہے خواہ وہ
یا ظن ہو اور اسی سے اللہ کریم کا یہ قول
تم انکو مومن اعتقاد کرو الخ اور اسیطرح

مِنْ غَيْرِهِ الْخَيْرَ كَمَا فِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِنَّكَ عُلَيِّمٌ مُعَلَّمٌ أَيْ مُلْهَمٌ الصَّوَابَ وَالْخَيْرَ وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ أَيْ مِنْ يُعَلِّمُهُ وَالْعَالَمُ بِفَتْحِ اللَّامِ اسْمٌ لِلْفَلَكِ وَمَا يَحْوِيهِ مِنَ الْجَوَاهِرِ قَالَ فِي اللِّسَانِ وَلَا وَاحِدَ لِلْعَالَمِ مِنْ لَفْظِهِ لِأَنَّ عَالَمًا جَمْعُ أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ فَإِنْ جَعَلَ عَالَمٌ اسْمًا لِوَاحِدٍ مِنْهَا صَارَ جَمْعًا لِأَشْيَاءَ مُتَّفِقَةٍ وَالْجَمْعُ عَالَمُونَ وَلَا يُجْمَعُ شَيْءٌ عَلَى فَاعِلٍ بِالْوَاوِ وَالنُّونِ إِلَّا هَذَا وَقِيلَ جَمْعُ الْعَالَمِ الْخَلْقِ الْعَوَالِمُ وَفِي التَّنْزِيلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (لسان) وَفِي الْبَصَائِرِ وَأَمَّا جَمْعُهُ فَلِأَنَّ كُلَّ نَوْعٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَوْجُودَاتِ قَدْ يُسَمَّى عَالَمًا فَيُقَالُ عَالَمُ الْإِنْسَانِ وَعَالَمُ النَّارِ وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى بِضْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَالَمٍ وَأَمَّا جَمْعُهُ جَمْعُ السَّلَامَةِ فَلِكَوْنِ النَّاسِ فِي جُمْلَتِهِمْ وَقِيلَ إِنَّمَا جُمِعَ بِهِ هٰذَا الْجَمْعَ لِأَنَّهُ عُنِيَ بِهِ أَصْنَافُ الْمَلَائِكَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وُدُونَ غَيْرِهَا رَوَى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ جَعْفَرُ الصَّادِقُ عُنِيَ بِهِ النَّاسُ وَجُعِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَالَمًا۔ قُلْتُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي تَفْسِيرِ

غیر سکھایا گیا ہو جیسا کہ ابن مسعود کی حدیث میں ہے بیشک تو علیم و معلم یعنی صواب و خیر کا الہام کرنیوالا ہے اور اسی پر اللہ کریم کا یہ قول ہے سکھایا ہوا پاگل ہے یعنی اسکو کوئی سکھانیوالا ہے اور عالم لام کے فتح ساتھ نام ہے آسمان اور جسپر کہ وہ محیط ہے جواہر اور اعراض سے لسان میں کہا ہے کہ عالم کا واحد اس کے لفظ سے نہیں ہے کیونکہ عالم اشیاء مختلفہ کا نام ہے پس اگر عالم انمیں سے ایک کا نام بنایا گیا تو جمع بنجاتا ہے اشیاء متفقہ کیلئے اور جمع عالمون ہے اور کوئی شے عامل کے وزن پر کی واو اور نون کے ساتھ بجز اسکے جمع نہیں ہوتی اور کہا گیا ہے کہ عالم بمعنے خلق کی جمع عوالم ہے اور قرآن مجید میں الحمد للہ رب العالمین (لسان) البصائر میں ہے لیکن اسکی جمع پس اسوجہ سے کہ ہر ایک نوع ان موجودات میں سے کبھی اسکو عالم کہدیتے ہیں پس کہا جاتا ہے عالم الانسان عالم النار اور روایت ہے کہ اللہ کیلئے کسی اوپر دس ہزار عالم (جہان) لیکن اسکی جمع سلامت پس اسوجہ سے ہے کہ انسان انمیں سے ہے اور کہا گیا ہے کہ اسوجہ سے کہ اس سے مراد مخلوق کے اصناف ہیں یعنی فرشتے اور جن اور انسان سوا ان کے غیر کے یہ ابن عباسؓ سے مروی ہے اور امام جعفر صادق نے کہا ہے کہ اس سے مراد انسان ہیں اور ہر ایک کو عالم کہا گیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن عباس سے مروی ہے

مُعَلِّمٌ وَلَا يَكُونُ تَعْلِيمُ الصَّبِيِّ إِذَا كَانَ
إِعْلَامًا كُفْرًا وَلَا تَعَلُّمُهُ إِذَا كَانَ عَلَى مَعْنَى
الْوُقُوفِ عَلَيْهِ لِيَجْتَنِبَهُ كُفْرٌ كَمَا يَتَعَلَّمُ
عَرَفَ الزِّنَا لَمْ يَأْثَمْ بِأَنَّهُ عَرَفَهُ إِنَّمَا
يَأْثَمُ بِالْعَمَلِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ
قِيلَ فِي تَفْسِيرِهِ أَنَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ يَسَّرَهُ
لِأَنْ يُذْكَرَ وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى عَمَّهُ الْبَيَانَ
فَمَعْنَاهُ أَنَّهُ عَلَّمَهُ الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ
بَيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَيَكُونُ مَعْنَى قَوْلِهِ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ
جَعَلَهُ مُمَيِّزًا أَيْ يَعْنِي الْإِنْسَانَ حَتَّى أَنَّهُ
انْفَصَلَ مِنْ جَمِيعِ الْحَيَوَانِ (لِسَانُ الْعَرَبِ)
وَالْعَلَمُ الْأَثَرُ الَّذِي يُعْلَمُ بِهِ الشَّيْءُ
كَعَلَمِ الطَّرِيقِ وَعَلَمِ الْجَيْشِ وَمَبْنَى الْجَبَلِ
كَذَلِكَ وَجَمْعُهُ أَعْلَامٌ وَقُرِئَ وَإِنَّهُ
لَعَلَمٌ لِلسَّاعَةِ وَقَالَ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ
فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ وَفِي أُخْرَى وَلَهُ الْجَوَارِ
وَالْمُنْشَآتُ فِي الشَّفَةِ الْعُلْيَا عَلَمٌ وَعَلَمُ التَّوْبَةِ
وَيُقَالُ فُلَانٌ عَلَمٌ أَيْ مَشْهُورٌ وَيُشَبَّهُ
بِعَلَمِ الْجَيْشِ وَأَعْلَمْتُ كَذَا جَعَلْتُ لَهُ
عَلَمًا وَمَعَالِمُ الطَّرِيقِ وَالدِّينِ الْوَاحِدُ
مَعْلَمٌ وَفُلَانٌ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ (مفردات)
قُلْتُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ أَيْ بِكَسْرِ اللَّامِ وَمَعْنَاهُ
مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَيَفْتَحُهَا مَعْنَاهُ مُتَعَلَّمُ

یہ بمعنے بیعلمان ہے (جب) علام ہو تو یہ تعلیم
کفر نہیں اور نہ اسکا سیکھنا کفر ہے بلکہ لیکن
بتانا ہو تو اس سے اجتناب ایسے جیسا کہ جو شخص
کو جانے تو اس جاننے کا گناہ نہیں ہوتا بلکہ گناہ
تو عمل سے ہوتا ہے اور یہ قول رحمٰن نے قرآن سکھایا
اسکی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ اللہ کریم نے اسکو آسان کر
ہے تفسیر کیا ہے یہ قول کہ اسکو بیان سکھایا یعنی
یعنے ہیں کہ اللہ کریم نے اسکو وہ قرآن مجید سکھایا کہ
جسمیں ہر ایک شئے کا بیان ہے اور علمہ البیان کے معنے
یہ ہوئے کہ انسان کو تمیز کرنیوالا بنایا ہے یہانتک کہ
سب حیوانوں سے جدا ہوا (لسان العرب)
اور علم وہ اثر ہے کہ جسکے ساتھ شیئے معلوم کیجاتی
ہے جیسا راستہ کا علم اور لشکر کا علم اور پہاڑ کا بھی یہ نام
کیا گیا ہے اور جمع اسکی اعلام ہے اور پڑھا گیا ہے کہ
وہ اس گھڑی کا علم ہے اور فرمایا اسکے نشانہ میں سے
کشتیوں میں سمندر میں پہاڑوں کی طرح اور دوسری جگہ
اسکے لئے کشتیوں میں اور اوپر کے ہونٹ میں جو شق ہوا اسکو
بھی علم کہتے ہیں اور توبہ کی گھاٹی کو بھی علم کہتے ہیں اور کہا
جاتا ہے فلان علم ہے یعنی مشہور ہے اور تشبیہ دیجاتا ہے جھنڈے
علم کے ساتھ اور اعلمت کذا میں نے فلاں کیلئے نشان بنا
اور راستہ کے معالم (نشان) واحد اسکا معلم اور فلاں
خیر کا معلم (مفردات) کہتا ہوں معلم الخیر کہ کسر لام کے ساتھ
ہے کہ وہ سرکچیہ سکھانیوالا اور فتح لام کے ساتھ دوسرے

عَالٍ وَعَلِيٌّ يَعْلِي عُلَاءً فَهُوَ عَلِيٌّ فَعَلَاءَ بِالْفَتْحِ فِي الْأَمْكِنَةِ وَالْأَجْسَامِ أَكْثَرُ قَالَ تَعَالَى عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ وَقَبْلَ إِنَّ عَلِيَّ لَا يُقَالُ إِلَّا فِي الْمَحْمُودِ وَعَلَا يُقَالُ فِي الْمَحْمُودِ وَالْمَذْمُومِ كَمَا تُكَبِّرُ بِغَيْرِ حَقٍّ قَالَ تَعَالَى إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَقَالَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ وَقَوْلُهُ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ أَيْ إِرْتِفَاعًا وَكَذَا قَوْلُهُ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ أَيْ إِرْتَفَعَا وَكَذَا لِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى إِسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ظُلْمًا وَعُلُوًّا وَالْعَلِيُّ هُوَ الرَّفِيعُ الْقَدْرِ مِنْ عَلِيَ وَإِذَا وُصِفَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ فِي قَوْلِهِ أَنَّهُ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ عَلِيًّا كَبِيرًا فَمَعْنَاهُ يَعْلُو أَنْ يَحِيطَ بِهِ وَصْفُ الْوَاصِفِينَ بَلْ عِلْمُ الْعَارِفِينَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَصِفُونَ تَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ فَمَعْنَاهُ تَنَزَّهَ عَمَّا لَا يَلِيقُ بِشَأْنِهِ وَتَعَالَى النَّهَارُ إِرْتَفَعَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِذَا هُوَ يَتَعَالَى عَنِّي أَيْ يَتَرَفَّعُ عَلَيَّ وَعَلَى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ أَيْ مُرْتَفِعَةُ الْقُصُورِ وَالدَّرَجَاتِ وَقِيلَ عُلُوُّ الْجَنَّةِ عَلَى وَجْهَيْنِ عُلُوُّ الشَّرَفِ

اسم فاعل عالی ہے اور علی یعلی علاءً اسم فاعل علی پس علی فتح کے ساتھ مکانوں اور جسموں میں اکثر ہے فرمایا ان کے اوپر سبز دریائی کے کپڑے ہونگے اور کہا گیا ہے کہ علی نہیں بولا جاتا مگر اچھی چیز میں اور علا اچھی بری دونوں میں بولا جاتا ہے جیسا کہ تکبر ناحق ہے فرمایا بیشک فرعون عالی ہوگیا ہے زمین میں اور فرمایا اور وہ عالی لوگ تھے اور یہ قول بیشک چاہتے بلندی زمین میں اور اسیطرح یہ قول اور یہ بلندی حاصل کرتے ایک دوسرے پر اور اسیطرح یہ قول تو نے تکبر کیا ہے یا کہ تو بلند لوگوں سے ہے اور ضرور بڑی بلندی ہونگے اور فرمایا ظلم اور بلندی کے طور پر اور علی رفیع القدر کو کہتے ہیں یہ علی سے ہے اور جب اللہ کی اس کے ساتھ صفت کیجائے جیسا کہ اس قول میں ہے بیشک وہی بزرگ رفیع القدر ہے رفیع القدر بزرگ پس اس کے معنے ہیں کہ وہ بلند ہے اس سے کہ وصف کرنیوالوں کی توصیف کے احاطہ میں آسکے بلکہ انکے علم سے بھی بلند ہے اور یہ قول بلند ہے اسسے جو انکو ساتھ شریک بناتے ہیں بلند ہے اس سے کہ صفت کرتے ہیں اسکی بلند ہے اس سے کہ وہ کہتے ہیں پس اس کے معنی ہیں کہ وہ منزہ ہے ان امور سے جو اسکی شان کو لائق نہیں ہیں اور تعالی النہار دن چڑھا اور حدیث میں ہے پس کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ پر ترفع اور بلندی حاصل کرتا ہے اور اسی پر یہ قول ہے بلند جنت میں یعنی بلند محلوں اور درجات میں اور دوسرا قول ہے علو درجہ کا شرف میں اور بلندی میں

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَیْ رَبِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّ الثَّقَلَيْنِ كُلِّهِمْ قَالَ الْاَزْهَرِيُّ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْاِنْسِ وَلَا الْجِنِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذِيْرًا لِّلْبَهَائِمِ وَلَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ وَهُمْ كُلُّهُمْ خَلْقُ اللّٰهِ وَاِنَّمَا بُعِثَ نَذِيْرًا لِّلْجِنِّ وَالْاِنْسِ (تاج) وَالْاَيَّامُ الْمَعْلُوْمَاتُ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ اٰخِرُهَا يَوْمُ النَّحْرِ وَقَدْ تَقَدَّمَ تَغْلِيْلُهَا فِي الْاَيَّامِ الْمَعْدُوْدَاتِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ قِيْلَ اَرَادَ عَالَمِيْ زَمَانِهِمْ وَقِيْلَ فَضَّلَهُمْ عَلٰى عَالَمِيْ زَمَانِهِمْ اَلَّذِيْنَ يَجِيْءُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِهِمْ فِيْ كُلِّ عَالَمٍ لِاَنَّ اللّٰهَ اَعْطَاهُمْ وَمَكَّنَهُمْ مِنْهُ وَتَسْمِيَتُهُمْ بِذٰلِكَ كَتَسْمِيَةِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاُمَّةٍ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً وَقَوْلُهٗ اَوَلَمْ تَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ وَمَعْرِفَةُ عَلَنَ الْعَلَانِيَةُ ضِدُّ السِّرِّ قَالَ كَثِيْرًا مَا يُقَالُ ذٰلِكَ فِي الْعَيَانِ دُوْنَ الْاَعْيَانِ يُقَالُ عَلَنَ لَنَا وَاَعْلَنَّاهُ اَنَا قَالَ تَعَالٰى اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا اِنِّيْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً عَلَا الْعُلُوُّ بِكَسْرِ الْعَيْنِ ضِدُّ السُّفْلِ وَالْعُلْوِيُّ مَنْسُوْبٌ اِلَيْهِ وَالْعُلُوُّ اَسْمٌ لِلْاِرْتِفَاعِ وَقَدْ عَلَا يَعْلُوْ عُلُوًّا وَهُوَ

رب العلمین کی تفسیر میں یعنی جنوں اور انسانوں کا رب اور قتادہ نے کہا ہے کہ سب مخلوق کا رب ازہری نے کہا ہے اور دلیل اس پر کہ ابن عباسؓ کا قول صحیح ہے اللہ کریم کا یہ قول ہے تاکہ ہوں عالمین (جن وانس) کیلئے نذیر اور نبی کریم نہ چارپایوں کیلئے نذیر ہیں اور نہ فرشتوں کے اور یہ سب اللہ کی مخلوق ہیں سوائے اسکے نہیں کہ آپ جن وانس کے لئے نذیر ہیں (تاج) اور ایام معلومات ذوالحجہ کے دس دن کہ آخری دن نحر یعنی قربانی کا دن ہے اور گذر چکی ہے اسکی دلیل ایام معدودات کے بیان میں اور اللہ کریم کا یہ قول فضیلت دی اس لئے کہ جہانوں پر کہا گیا ہے ارادہ کیا ہے ان کے زمانہ کے لوگ اور کہا گیا ہے ان کے زمانہ کی فضیلت کر ہر ایک ان کے ایک عالم ہے کیونکہ اللہ نے ان کو دیا اور متمکن کیا ہے اور ان کا یہ نام ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم کا نام امت رکھا ہے اس قول میں کہ ابراہیم اکیلا تھا اور یہ قول اور کہا میں نے تجھ کو نہ منع نہیں کیا (مفردات) عَلَنَ۔ علانیہ سر غیب کی ضد ہے اور اکثر یہ معانی پر بولا جاتا ہے سوا اعیان کے کہا جاتا ہے میں نے اسکا اعلان کیا فرمایا ہے میں نے اسکو ظاہر کیا اور پوشیدہ کیا۔

عَلَا۔ علو میں کسرہ کے ساتھ اسفل کی ضد ہے اور علوی اسفل ہے اور علوی اسکیطرف منسوب ہے اور علو سمو کی مانند ارتفاع کو اور کہا جاتا ہے علا یعلو علوا وہو

فتعالين أمتعكن ويقولون تعالَهْ
يا رجل وللاثنين تعالا ولا يبالون
أن يلون المدعو أعلى أو أسفل قال
الجوهري ولا يجوز أن يقال منه
تعاليت وإلى أي شيء تعالى وفي المصباح
وأصله أن الرجل العالي كان ينادي
السافل فيقول تعالَ ثم كثر في كلامهم حتى
استعمل بمعنى هلم مطلقا وسواء كان
موضع المدعو أعلى أو أسفل أو مساويا
فهو في الأصل لمعنى خاص ثم استعمل
في معنى عام وتتصل به الضمائر باقيا
على فتحه وربما ضمت اللام مع جمع المذكر
السالم وكسرت مع المؤنثة وبه قرأ الحسن
البصري قل يا أهل الكتب تعالوا المجالسة
الواو وعلى من حروف الجر تكون
للاستعلاء وهو أما على الحقيقة وهو
أو على ما يقرب منه فمن الأول قوله تعالى
وعلى الفلك تحملون ومن الثاني قوله
آخذ على النار هدى وللمصاحبة
مع نحو قوله تعالى وآتى المال على حبه
وإن ربك لذو مغفرة للناس على
ظلمهم وللتعليل نحو قوله ولتكبروا الله
على ما هداكم ويحتمل أن تكون ههنا

پس آؤ کہ میں تمکو منعہ دوں اور کہتے ہیں تعالہ یا رجل
اور تثنیہ کے لئے تعالی اور اسکی پرواہ نہیں کرتے
بلایا ہوا اعلیٰ ہو یا ادنے جوہری نے کہا ہے کہ
اس سے جائز نہیں کہ کہا جائے تعالیت
(بلند) اور یہ کہ الی ای شیئے تعالی (کس کیطرف
میں آؤں) اور مصباح میں ہے کہ اسکی اصل یہ ہے
کہ اونچا آدمی پیچھے کی آدمی کو پکارتا تھا پس کہتا تعال
پھر اسکی کثرت استعمال ہوئی یہانتک کہ ہم کیطرف عام
استعمال ہونے لگا خواہ پکارے ہوئے کی جگہ اوپر ہو
یا نیچے ہو یا برابر ہو پس اصل میں یہ خاص معنوں کیلئے
ہے پھر عام معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس کے ساتھ
ضمائر متصل ہوتے ہیں اور بھی یہ فتح پر باقی رہتا ہے
اور بہت دفعہ لام کو ضمہ دیا جاتا ہے جمع مذکر سالم کے
ساتھ اور مونث کے ساتھ کسرہ دیا جاتا ہے اور اسکی
حسن بصری نے پڑھا ہے اے اہل کتاب آؤ پس وہ
مناسب ہوگیا اور علی حروف جر سے ہے بلندی کیلئے ہوتا ہے
اور وہ بلندی یا مجرور پر ہوتی ہے اور یہی غالب ہے یا جو
اسکے قریب ہو پس اول سے یہ قول ہے اور کشتی پر تم سوار
کیے جاتے ہو اور دوسرے سے یہ قول یا پاؤنگا آگے پر ہدایت
اور کبھی مع کیطرح مصاحبت کیلئے ہوتا ہے جیسا یہ قول اور محبت
کیساتھ مال دیتا ہے اور بیشک تیرا رب بخشش والا ہے لوگوں
کیلئے باوجود انکے ظلم کے اور تعلیل کیلئے جیسا یہ قول اور تاکہ
اللہ کی تکبیر کہو اسلئے کہ اس نے تمکو ہدایت کی ہے اور یہ بھی احتمال ہے

وَالْجَلَالَةِ وَعُلُوُّ الْمَكَانِ وَالْمَنْزِلَةِ بِمَعْنًى
إِنَّهَا مُشْتَرَكَةٌ عَلَى مَعْنًى وَاحِدٍ وَالْأَعْلَى يَطْلُبُ
الْأَكْبَرَ وَمَعْنَاهُ تَعَالَى بِسُلْطَانِهِ وَقُدْرَتِهِ
وَمَا دُوْنَهُ فَهُوَ فِي سُلْطَانِهِ قَالَ تَعَالَى
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالْأَعْلَى الْأَشْرَفُ
أَيْضًا قَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى وَقِيلَ مَعْنَاهُ
لَا رَبَّ فَوْقِي وَقِيلَ مَعْنَاهُ أَنَا الَّذِي
أَنَالُ بِالضَّرَرِ غَيْرِي وَلَا يَنَالُنِي غَيْرِي
بِضَرَرٍ وَالِاسْتِعْلَاءُ قَدْ يَكُوْنُ طَلَبًا
لِلْعُلُوِّ الْمَذْمُوْمِ وَقَدْ يَكُوْنُ طَلَبًا لِلْعُلَا
أَيِ الرِّفْعَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى قَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ
مَنِ اسْتَعْلَى يَحْتَمِلُ الْأَمْرَيْنِ جَمِيعًا وَقَوْلُهُ
وَالسَّمٰوٰتُ الْعُلٰى جَمْعُ تَأْنِيثِ الْأَعْلَى وَالْمَعْنَى
عَلَى الْأَشْرَفِ وَالْأَفْضَلِ بِالْإِضَافَةِ
إِلَى هٰذَا الْعَالَمِ كَمَا قَالَ أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا
أَمِ السَّمَاءُ بَنٰهَا وَقَوْلُهُ تَعَالَى هٰذَا صِرَاطٌ
عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ أَيْ طَرِيقُ الْخَالِقِ عَلَيَّ أَيْ
لَا يَفُوْتُنِي مِنْهُمْ أَحَدٌ وَالتَّعَالِي الِارْتِفَاعُ
إِذَا أَمَرْتَ مِنْهُ قُلْتَ تَعَالَ بِفَتْحِ اللَّامِ أَيْ
اِعْلُ وَلَا يُسْتَعْمَلُ فِي غَيْرِ الْأَمْرِ فَيُقَالُ لِلْمُؤَنَّثَةِ
تَعَالَيْ وَلِلذُّكُوْرِ تَعَالَوْا قَالَ تَعَالَى تَعَالَوْا إِلَى
كَلِمَةٍ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا تَعَالَوْا إِلَى مَا
أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلِلْإِنَاثِ تَعَالَيْنَ قَالَ تَعَالَى

اور ایک مکان علو منزلت ہے یعنی وہ اور
بلندی اور علی اکبر کی نظیر ہے اور اس کے
میں غلبہ اور حکومت اور طاقت کے ساتھ بلندی اور
اس کے سوا اور اس کے قبضہ میں ہیں فرمایا تیرے
اپنے علی رب کے نام کی اور اعلیٰ اشرف کو بھی کہتے
ہیں فرمایا میں تمہارا اعلیٰ رب ہوں کہا گیا ہے
یعنی میرے اوپر کوئی رب نہیں اور کہا گیا
کہ میں ہی وہ ہوں جو دوسرے کو ضرر پہنچا سکتا ہے
اور وہ مجھے نہیں ضرر پہنچا سکتا اور استعلاء کبھی طلب
علو ہوتا ہے جو کہ برا ہے اور کبھی طلب ارتفاع
ہے اور اللہ کریم کا یہ قول اور ضرور کامیاب ہوا
جو بلند ہوا یہ دونوں احتمال رکھتا ہے اور
قول قسم ہے بلند سات آسمانوں کی یہ اعلیٰ کی جمع
اور یہ یعنی اشرف اور افضل کے ہونے کی نسبت اس
کے جیسا کہ فرمایا ہے کیا تم زیادہ مضبوط پیدائش
لے ہو یا آسمان جسکو اللہ نے بنا کیا ہے اور یہ قول
سیدھی راہ ہے مجھ پر یعنی طریق حق مجھ پر یعنی ان میں
کوئی ایک بھی مجھ سے نہیں بھاگ سکتا اور تعالیٰ
ارتفاع کو کہتے ہیں جب تم اس سے امر کرو گے تو کہو
تعال لام کے فتح کیساتھ یعنی بلند ہو اور غیر امر میں
نہیں ہوتا پس مؤنث کہا جاتا ہے تعالی اور جمع مذکر
تعالوا فرمایا ہے آؤ ایک بات کی طرف آؤ بلائیں
اپنے بیٹوں کو اسکیطرف جو کہ اللہ نے اتارا ہے اور جمع مؤنث کیلئے

عَلٰی کُلِّ اَفْنَانِ الْغُصْنِ تَرْدُقُ قَالَهُ ابْنُ
مَالِكٍ وَفِیْهِ کَمَا قِیْلَ اِذَا رَاقَهُ الشَّیْءُ یَعْنِیْ
اَعْجَبَهٗ وَلَا مَعْنٰی لَهٗ هُنَا وَاِنَّمَا الْمُرَادُ یُعْلُوْ
وَیَرْتَفِعُ وَاِذَا دَخَلَتْ عَلٰی عَلٰی الضَّمِیْرِ قُلِبَتِ
الْاَلِفُ یَاءً وَوَجْهُهٗ اَنَّهَا لَوْ لَمْ تُقْلَبْ یَاءً
لَکَانَتْ وَاوًا وَالْتَبَسَ بِالْفِعْلِ وَمِنْهُ عَلَیْكَ
زَیْدًا اَیْ خُذْهُ وَفِی الْحَدِیْثِ عَلَیْهِ اَنْ
یَفْعَلَ کَذَا وَعَلَیْكُمْ بِکَذَا اَیْ اِفْعَلُوْا وَعَنْ
بَعْضِ اللُّغَوِیِّیْنَ عَلَیْكَ اِسْمُ فِعْلٍ اِذَا
تَعَدّٰی بِنَفْسِهٖ کَانَ بِمَعْنٰی اِلْزَمْ وَاِذَا تَعَدّٰی
بِالْبَاءِ کَانَ بِمَعْنٰی اِسْتَمْسِكْ .....
..... وَقِیْلَ اِنَّ الْبَاءَ زَائِدَةٌ وَفِی الْحَدِیْثِ
لَا عَلَیْكَ وَالْمُرَادُ لَا بَاْسَ عَلَیْكَ لَا بُدَّ
لَا النَّافِیَةُ لِلْجِنْسِ کَثِیْرًا مَا یُحْذَفُ اِسْمُهَا
وَیُسْتَغْنٰی بِخَبَرِهَا وَفِی الْحَدِیْثِ مَنْ تَرَكَ
الْحَجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا
قِیْلَ التَّقْدِیْرُ فَلَا یَبْلُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةٌ وَقِیْلَ
الْمَعْنٰی اَنْ لَا یَصْعُبَنَّ عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ مَوْتًا
مُشَابِهًا لِمَوْتِ اَحَدِ الْفِئَتَیْنِ فِیْ کُفْرَانِ نِعَمِ اللّٰهِ
تَعَالٰی وَتَرْكِ مَا اُمِرَ بِهٖ وَیَکُوْنُ هٰذَا مِنْ
بَابِ التَّغْلِیْظِ وَالْمُبَالَغَةِ فِی الْوَعِیْدِ وَفِیْهِ
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ اَیْ
عَلٰی حَسَبِ اَعْمَالِهٖ وَلَا عَلَیْكَ اَنْ لَا تَعْجَلَ

شاخ درخت پر ترزق یعنے بلند
ہے ابن مالک نے کہا ہے اسمیں ہے جیسا کہ کہا گیا ہے
جب شیئے راقت ہو اس کے معنے پسند کیا اسکو اور اس کے معنے
یہاں نہیں اور اس سے مراد ہے بلند ہوا اور رفعت اور جب علیٰ
ضمیر پر داخل ہوتا ہے تو اس کا الف یا سے بدل جاتا ہے
اور اسکی یہ وجہ ہے کہ اگر وہ نہ بدلا جاوے تو واو ہوتا
اور فعل سے مشتبہ ہو جاتا اور اسی سے ہے علیک زیدا یعنی
زید کو پکڑ اور حدیث میں اسپر ہے کہ ایسا کرے اور تم پر لازم ہے
یعنی کرو اور بعض اہل لغت سے مروی ہے کہ علیک اسم فعل ہوتا ہے
جبکہ وہ خود متعدی ہو تو بمعنے الزم (لازم پکڑ) ہوتا ہے
اور جب با کے ساتھ متعدی ہو تو بمعنے استمسک (مضبوط
پکڑ) اور کہا گیا ہے کہ با زائد ہے اور حدیث میں ہے
لا علیک یعنی تجھ پر کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ لا نافیہ جو
جنس کے لئے ہوتا ہے تو اکثر اس کا اسم محذوف ہوتا ہے
اور خبر کے ساتھ اس سے استغنا ہو جاتا ہے اور حدیث
میں ہے جو حج کو ترک کرتا ہے تو اسپر نہیں کہ یہودی یا نصرانی
مرے کہا گیا ہے کہ اسکی تقدیر یہ ہے کہ اسپر حسرت نہیں کہ ایسا
مرے اور کہا گیا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ اسپر مشکل نہیں کہ ایسی
موت مرے جو کہ ان دو گروہوں کی موت کیساتھ مشابہ ہو
اللہ کی نعمتوں کی ناشکری میں اور احکام کے ترک میں اور تغلیظ
اور وعید میں مبالغہ کی قسم سے ہے اور حدیث ہی ہے کہ داخل کریگا
اسکو اللہ جنت میں جس عمل پر کہ ہوا اعمال کے مطابق اور یہ کہ
تجھ پر کچھ حرج نہیں کہ تو جلدی نہ کرے لا زائد ہے

لِلسَّبَبِيَّةِ وَلِلظَّرْفِيَّةِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَبِمَعْنٰى مِنْ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ وَكَذَا لِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُوْنَ هُنَا لِلتَّعْلِيْلِ وَبِمَعْنٰى أَبْنَاءِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى حَقِيْقٌ عَلٰى أَنْ لَّا أَقُوْلَ وَبِمَعْنِي الْحَالِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ وَبِمَعْنٰى فَوْقَ مِثْلُ عَدَوْتُ مِنْ عَلَيْهِ وَلِلْجَرِّ وَذَاتِ نَحْوُ قَوْلِهِ إِذَا رَمَيْتُ عَلَيَّ بُنُوْ مُقَيْرَةٍ لِلْإِسْتِعْلَاءِ وَلِلْإِضْرَابِ كَمَا فِيْ قَوْلِهِمْ فُلَانٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لِسُوْءِ فِعْلِهِ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَئِسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَيَكُوْنُ مَجْرُوْرُهَا وَفَاعِلُ مُتَعَلَّقِهَا ضَمِيْرَيْنِ لِمُسَمًّى وَاحِدٍ كَقَوْلِهِ إِمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَقَدْ يَكُوْنُ زَائِدَةً لِلتَّعْوِيْضِ أَوْ لِغَيْرِهِ وَعَدَّ مِنْهَا لَوْ قَوْلُهُ أَنَا الْكَرِيْمُ وَأَبِيْ يَعْتَمِلُ أَنْ لَّمْ يَجِدْ يَوْمًا عَلٰى مَنْ يَتَّكِلُ أَيْ مَنْ يَتَّكِلُ عَلَيْهِ فَحُذِفَ عَلَيْهِ وَزَادَ عَلٰى قَبْلَ الْمَوْصُوْلِ تَعْوِيْضًا وَقِيْلَ أَلْمُرَادُ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا ثُمَّ ابْتَدَأَ مُسْتَفْهِمًا وَقَالَ عَلٰى مَنْ يَتَّكِلُ وَمِنَ النَّاسِ قَوْلُهُ أَبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنَّ سَرْحَةَ مَالِكٍ

کر نسبیت کے لئے ہو اور ظرفیت کے لئے جیسا
غفلت کے وقت میں سلیمان کے ملک میں اور
من جیسا یہ قول جب لوگوں سے لیتے ہیں اور
آنحضرت کا یہ قول کہ جو حفظ کرتا ہے میری
سے، اور احتمال ہے کہ یہاں پر تعلیل کے لئے ہو
اور بمعنے با جیسا یہ قول ہے میں لائق اس
کے ساتھ کہ نہ کہوں، اور بمعنے حال جیسا یہ قول
ہے، اور اگر تم مریض ہو یا سفر کی حالت میں ہو
اور بمعنے فوق جیسا میں گیا اس کے اوپر
اور جر و ذات کے لئے جیسا کسی کا یہ قول ہے
جب میں راضی ہو جاتا ہوں بنی قشیر سے اور
کیلئے اضراب جیسا ان کے اس قول میں ہے
جنت میں داخل نہ ہوگا اپنی بدکلی کی باعث لیکن وہ
رحمت ہونا اس سے نہیں ہوتا، اور اسکا مجرور اور اس کے
فاعل دونوں ضمیر ہوتے ہیں ایک شے کیلئے جیسا
قول روک لے اپنے پر اپنی بی بی کو اور کبھی ہوتا ہے
بھی ہوتا ہے عوض کیلئے یا سبب عوض اور اول سے
کیا ہے کسی کے اس قول کو بیشک کریم اور میرا باپ
کرتے ہیں جبکہ نہیں پاتے کسی دن وہ کہ جس پر اعتماد
کریں یہ علی من یتکل اصل میں یتکل علیہ تھا پس علیہ حذف
اور موصول سے پہلے علی زیادہ کیا گیا عوض کے طور پر اور
کہا گیا مراد یہ ہے کہ لم یجد شیئا پھر استفہام کرتا ہوا شروع کیا
اعتماد کیا جائے اور دوسرے پر یہ قول ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالٰی فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ بِضَمَّتَیْنِ وَفِیْ قِرَاءَةِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ بِضَمٍّ وَّفَتْحٍ وَقِرَاءَةُ حَفْصٍ وَقِرَاءَةُ الْبَاقُوْنَ بِفَتْحَتَیْنِ وَكِلَاهُمَا جَمْعُ عَمُوْدٍ فِی الْكَثْرَةِ وَاَمَّا فِی الْقِلَّةِ فَاَعْمِدَةٌ وَالْعَمُوْدُ الْمَصْبُوْرُ مَعْرُوْفٌ وَهُوَ الْخَشَبَةُ الْقَائِمَةُ فِیْ وَسْطِ الْخِبَاءِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا قَالَ الْفَرَّاءُ فِیْهِ قَوْلَانِ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ خَلَقَهَا مَرْفُوْعَةً بِلَا عَمَدٍ وَلَا تَحْتَاجُوْنَ مَعَ الرُّؤْیَةِ اِلٰی خَبَرِ الْقَوْلِ الثَّانِیْ اَنَّهُ خَلَقَهَا بِعَمَدٍ لَا تَرَوْنَ تِلْكَ الْعَمَدَ وَقِیْلَ اَلْعَمَدُ الَّتِیْ لَا تُرٰی قُدْرَتُهُ وَاحْتَجَّ اللَّیْثُ بِاَنَّ عَمَدَهَا جَبَلُ قَافٍ اَلْمُحِیْطُ بِالدُّنْیَا وَالسَّمَاءُ مِثْلُ الْقُبَّةِ اَطْرَافُهَا عَلٰی قَافٍ مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ وَیُقَالُ اِنَّ خُضْرَةَ السَّمَاءِ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ (تاج) وَالْعَمْدُ وَالتَّعَمُّدُ فِی التَّعَارُفِ خِلَافُ السَّهْوِ فَهُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالنِّیَّةِ قَالَ تَعَالٰی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا وَقَالَ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ وَالْعُمْدَةُ كُلُّ مَا یُتَعَمَّدُ مِنْ مَالٍ وَغَیْرِهٖ وَالْعَمِیْدُ اَلسَّیِّدُ الْمُعْتَمَدُ عَلَیْهِ فِی الْاُمُوْرِ وَالْمَعْمُوْدُ اِلَیْهِ كَالْعَمِیْدِ وَمِنْهُ قَوْلُ الْاَعْشٰی

حَتّٰی یَصِیْرَ عَمِیْدُ الْقَوْمِ مُتَّكِئًا
بِالرَّاحِ یَدْفَعُ عَنْهُ نَسْوَةً عُجُلًا

اور قول میں ستونوں کھنچے ہوئے کو کہتے ہیں یا ہر دو ضموں کے ساتھ اور یہ اہل کوفہ کی قرأت ہے سوائے حفص کے اور باقیوں نے دو فتحوں کے ساتھ پڑھا ہے اور یہ دونوں عمود کی جمع ہیں جمع کثرت میں لیکن جمع قلت میں پس اَعمدۃ ہے اور عمود صبور کی مانند مشہور ہے اور یہ وہ لکڑی ہے جو کہ خیمہ کے درمیان نصب ہوتی ہے اور یہ قول پیدا کئے آسمان سوا ستونوں کے جنکو تم دیکھتے ہو اور کہا ہے کہ اس میں دو قول ایک یہ کہ انکو بلند پیدا کیا ستونوں کے اور دیکھتے کیونکہ سے خبر کے کہ تم محتاج نہیں ہو اور دوم یہ کہ اس نے پیدا کیا انکو ستونوں کے ساتھ کہ جنکو تم نہیں دیکھتے کہا گیا ہے کہ جو ستون کہ نظر نہیں آتے وہ اس کی قدرت ہے لیث نے دلیل پیش کی ہے کہ اس کا ستون کوہ قاف ہے جو کہ ساری دنیا پر محیط ہے اور آسمان گنبد کی مانند اس کے اطراف کوہ قاف پر ہیں جو سبز زبرجد سے ہے اور کہا جاتا ہے کہ آسمان کی رنگت اسی پہاڑ کی وجہ سے ہے (تاج) اور عمد اور تعمد عرف میں سہو کے خلاف کو کہتے ہیں پس یہ وہ ہے جو کہ نیت میں مقصود ہو فرمایا اور جو عمداً مومن کو قتل کرے اور فرمایا جو تمہارے دل عمداً کرتے ہیں اور عمد اس ہر کسی شے کو کہتے ہیں کہ جسپر اعتماد کیا جائے مال وغیرہ سے اور عمید معتبر سردار کو کہتے ہیں کہ جسپر امور میں اعتماد کیا جاتا ہو اور عمود الیہ عمید کیطرح ہے اور اسی سے ہے اعشی کا قول

حتی یصیر عمید القوم متکئا
بالراح یدفع عنہ نسوۃ عجلا

تا ہو جائے گا سید قوم متکئے
راح کیساتھ تدافع کرتی ہے اس سے نسوۃ عجل

أَيْ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ وَلَا
رَيْبَ لَا يَلِيقُ بِمِثْلِكَ مَجْلِسٌ غَلِيظٌ وَعَلِيٌّ
الْعَيْنِ يُقَالُ لِلصَّلْبِ شَدِيدُ الْعُوقِ وَبِهِ
سُمِّيَ الرَّجُلُ عَلِيًّا وَهُوَ مِنَ الْبَسَالَةِ وَالْعُوقِ
وَيَكُونُ مِنَ الرِّفْعَةِ وَالشَّرَفِ وَفَضَّلَهُ
سُمِّيَ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

یعنی جلدی تجھ پر نہیں ہے اور علی عین کے ساتھ
لوہا جاتا سخت اور مضبوط پر اور اسی وجہ سے
مرد کا نام علی رکھا جاتا ہے پس یہ شدت اور قوت
سے بھی ہوتا ہے اور
رفعت و شرف سے بھی ہوتا ہے اور
ان سب سے افضل جو اس نام سے موسوم ہیں
حضرت علی امیر المومنین علی بن ابی طالب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الْمِيمِ

عین کا باب حرف میم کے ساتھ

نعم

عَمٌّ اَلْعَمُّ أَخُو الْأَبِ وَجَمْعُهُ عُمُومَةٌ
وَأَعْمَامٌ وَالْعَمَّةُ أُخْتُهُ وَجَمْعُهَا عَمَّاتٌ قَالَ تَعَالٰى
وَبُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ وَقَوْلُهُ
تَعَالٰى أَمْ يَقُولُونَ أَيْ عَنْ مَا وَلَيْسَ مِنْ

نعمد

هٰذَا الْبَابِ عَمَدٌ اَلْعَمَدُ قَصْدُ الشَّيْءِ
وَالْإِسْنَادُ إِلَيْهِ وَالْعِمَادُ مَا يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ
قَالَ تَعَالٰى إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ أَيِ الَّذِينَ كَانَ
يُعْتَمَدُ دِينُهُمْ وَذَاتُ الْبِنَاءِ الرَّفِيعِ قِيلَ أَنَّهُمْ
كَانُوا يَسْتَخْرِجُونَ الْعَمَدَ مِنَ الْجِبَالِ فَيَجْعَلُونَ
طُولَ الْعَمَدِ مِثْلَ طُولِ الْجَبَلِ الَّذِي يَسْتَخْرِجُونَ
مِنْ أَسْفَلِهِ إِلَى أَعْلَاهُ ثُمَّ يَنْقُلُونَ إِلَى الْمَكَانِ
الْعَمَدَ فَيَبْنُونَهَا ثُمَّ يَبْنُونَ عَلَيْهَا الْقُصُورَ
وَقِيلَ إِنَّمَا سُمِّيَتْ ذَاتُ الْعِمَادِ وَقَبْلَ أَهْلُ
إِرَمَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا بَادِيَةً مِنْ أَهْلِ خِيَامٍ

نعم عم چچے کو کہتے ہیں اور اسکی جمع عمومۃ
اور اعمام ہے اور عمہ پھپھی کو کہتے ہیں جمع اسکی عمات
فرمایا تبا۔ چچوں کے گھر یا پھپھیوں کے گھر اور یہ قول کسی سے
سوال کرتے ہیں اور یہ اس باب سے نہیں ہے یعنی من
عمد۔ عمد کہتے ہیں قصد کو اور اسپر اعتماد کرنے کو
اور عماد وہ شے ہے کہ جسپر اعتماد کیا فرمایا ارم جو کہ
عماد والا تھا یعنی جو لوگ اس کا عمد یعنی قصد کرتے تھے یا
یہ کہ اونچے بنا والا نقل ہے کہ وہ پہاڑ سے ستون بناتے تھے
پس اسکی لمبائی پہاڑ کی لمبائی کے برابر کہتے تھے کہ جس
چوٹی تک وہ ستون تھے پھر اس ستون کو لیجاتے اور کھڑا
کرتے پھر اسپر محل بناتے پس اس کا نام ذات العماد
رکھا گیا اور کہا گیا ہے کہ اہل عمد (ستونوں والے)
کیونکہ وہ بادیہ باشش تھے خیموں والے

والتعمیر اعطاء العمر بالفعل او بالقول
علی سبیل الدعاء قال تعالیٰ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ
وقال ما یتذکر فیه ومن یعمر من معمر ولا
ینقص من عمره وقال وما هو بمزحزحه ان یعمر
العذاب ان یعمر وقال من عمرک سنین
والعمر والعمر واحد لکن خص القسم
بالعمر دون العمر نحو قوله تعالیٰ لَعَمْرُكَ
انهم لفی سکرتهم وعمرک الله ای
سئلت الله عمرک وخص ههنا لفظ عمر
لما قصد به قصد القسم والاعتماد والعمرة
الزیارة التی فیها عمارة الود وجعل فی
الشریعة للقصد المخصوص قال تعالیٰ
فمن حج البیت او اعتمر وقال واتموا الحج
والعمرة لله وقوله تعالیٰ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ
من آمن بالله والیوم الاخر الایة قال
الراغب اما من العمارة التی هو حفظ البناء
او من العمرة التی هی الزیارة او من قولهم
عمرت بمکان کذا ای اقمت به لانه یقال
عمرت المکان وعمرت بالمکان اه وعمران
ابو موسیٰ وهارون علیهما السلام قال تعالیٰ
وآل ابراهیم وآل عمران علی العالمین وقوله تعالیٰ
ومن نعمره ننکسه فی الخلق افلا یعقلون
قیل هو رد علی الزنادقة الذین یبطلون التوحید

اور تعمیر کہتے ہیں بالفعل عمر دینے کو یا قول کے ساتھ دعا کے
طور پر فرمایا کیا ہم نے تم کو عمر نہیں دی اور فرمایا تاکہ نصیحت
پکڑے اس میں اور نہیں عمر دیا جاتا ہے کوئی عمر والا اسکی
عمر سے کم کیا جاتا ہے اور فرمایا اور نہیں اسکو عذاب سے دور
بچا سکتا کہ اس کو عمر دیا جائے اور فرمایا بہت عمر دیئے
اور عمر اور عمر ایک ہی ہیں لیکن قسم مخصوص عمر کے ساتھ ہے
سوا عمر کے جیسا اللہ کریم کا یہ قول ہے قسم ہے کہ وہ اپنے
نشہ میں ہیں اور عمرک یعنی میں نے اللہ سے تیری عمر مانگی ہے
اور یہاں پر عمر کا لفظ خاص کیا گیا ہے کیونکہ اس کے ساتھ
قسم کا قصد کیا گیا ہے اور اعتماد اور عمرہ وہ زیارت
ہے کہ جس میں محبت کی آبادی ہے اور شریعت میں
قصد مخصوص کا نام ہے فرمایا پس جو بیت کا حج کرے
یا عمرہ کرے اور فرمایا اور حج اور عمرہ کو اللہ کے
لئے پورا کرو اور یہ قول سوا اس کے نہیں اللہ کی مسجدیں
وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو کہ اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے
ہیں الراغب نے کہا ہے کہ یا یہ اس عمارت سے ہے جو حفظ بنا ہے
اور یہ اس عمرہ سے ہے جو زیارت ہے یا ان کے اس قول سے ہے
کہ عمرت بمکان کذا یعنی میں اس مکان میں رہا کیونکہ کہا جاتا
ہے عمرت المکان اور عمرت بالمکان الخ اور عمران
حضرت موسیٰ اور ہارون کے باپ کا نام ہے فرمایا آل
ابراہیم اور آل عمران کو جہانوں پر اور یہ قول اور جسکو ہم عمر دیتے
ہیں تو پیدائش میں اسکو پھیر واپس کرتے ہیں کیا تم سمجھتے نہیں کہا گیا ہے
یہ رد ہے زندیقوں پر جو کہ توحید کو باطل کرتے ہیں

وَالْجَمْعُ عُمَدٌ وَعُمُدٌ وَذٰلِكَ الْعُمَدُ وَالْوَاحِدُ
وَالْاِثْنَانِ وَالْجَمْعُ وَالْمُذَكَّرُ وَالْمُؤَنَّثُ فِيهِ
سَوَاءٌ وَيُقَالُ لِلْقَوْمِ اَنْتُمْ عُمْدَتُنَا الَّذِينَ
يُعْتَمَدُ عَلَيْهِمْ وَهُوَ عَمِيدُ قَوْمِهِ وَثَمُودُ
حَيَّهُ اَيْ لَبِيرُهُمْ وَعَمَدَ الْبَعِيرُ فَوَجَعَ
مِنْ عَقَرِ ظَهْرِهِ وَمِنْهُ حَدِيثُ عَلِيٍّ بِلَاءُ فُلَانٍ فَلَفَدَ قَوْمَ اَلَا وَقَدْ قَوِيَ
الْعَمَدُ فِي حَدِيثِ اُمِّ زَرْعٍ زَوْجِي رَفِيعُ
الْعِمَادِ اَرَادَتْ عِمَادَ بَيْتٍ شَرَفَهُ وَالْعَرَبُ
تَضَعُ الْبَيْتَ مَوْضِعَ الشَّرَفِ فِي النَّسَبِ
وَالْحَسَبِ عَمَرَ الْعِمَارَةُ يُقَابِلُ الْخَرَابَ
يُقَالُ عَمَرَ اَرْضَهُ يَعْمُرُهَا عِمَارَةً قَالَ تَعَالٰى
وَعِمَارَةُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَيُقَالُ عَمَرَ اللّٰهُ
فَعَمَرَ فَهُوَ مَعْمُورٌ قَالَ تَعَالٰى وَعَمَرُوهَا
اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَقَالَ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ
وَاَعْمَرَتِ الْاَرْضُ وَاسْتَعْمَرَتْ اِذَا فَوَّضْتَ
اِلَيْهَا الْعِمَارَةَ قَالَ تَعَالٰى وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا
وَالْعُمْرُ وَالْعُمُرُ اِسْمٌ لِمُدَّةِ عِمَارَةِ الْبَدَنِ
بِالْحَيَوٰةِ فَهُوَ دُونَ الْبَقَاءِ فَاِذَا قِيلَ طَالَ
عُمُرُهُ فَمَعْنَاهُ عِمَارَةُ بَدَنِهِ بِرُوحِهِ
دُونَ بَقَائِهِمَا مَعًا لَيْسَ تَقْتَضِي ذٰلِكَ فَاِنَّ الْبَقَاءَ
ضِدُّ الْفَنَاءِ وَلِفَضْلِ الْبَقَاءِ عَلَى الْعُمُرِ
وُصِفَ اللّٰهُ بِهِ دُونَ مَا وُصِفَ بِالْعُمُرِ

اور جمع عمد اور عمد اسیطرح عمدہ اور عمدہ واحد تثنیہ
مذکر اور مونث سب برابر میں کہا جاتا ہے قوم کو
کہ تم ہمارا عمدہ ہو کہ جسپر اعتماد کیا جاتا ہے اور وہ
قوم کا عمید ہے اپنے قبیلہ کا عمید ہے ان کا
اور عمد البعیر یعنی اونٹ درد مند ہوا پیٹھ گھسنے
اور اسی سے حدیث علی منسوب بلا فلان کہ پس شتا
کیا وہ اس نے کہ کیا تم اور ام زرع کی حدیث
میں ہے کہ میرا خاوند بلند العماد ہے یعنی اس کا
شرافت کا گھر اونچے ستونوں والا ہے اور عرب
گھر کو شرافت کے مقام پر رکھتے ہیں نسب اور حسب
میں عمر عمارت خراب کی نقیض ہے کہا جاتا ہے
عمر اللہ بیتہ عمارۃ فرمایا اور مسجد حرام کی آبادی
کہا جاتا ہے عمرت فلانا میں نے اسکو آباد کیا پس وہ
پس وہ معمور ہے فرمایا اور انہوں نے آباد کیا
انکو آباد کرنے سے اور فرمایا معمور گھر اور عمرت الارض
اور استعمرت جبکہ عمارت اس کے سپرد کر دو فرمایا
اور تم کو آبادی کا اختیار دیا اس میں اور عمر اور عمر
زندگی کے ساتھ بدن کی عمارت کی مدت کا پس وہ
بقا سے کم ہے پس جب کہا جائے طال عمرہ
تو اسکو معنی ہونگے کہ روح کے ساتھ اس کے بدن کی
عمارت اور جب کہا جائے بقایہ پس یہ تقاضا نہیں کرتا
کیونکہ بقا فنا کی ضد ہے اور چونکہ عمر پر بقا فضیلت رکھتی ہے
اس کے ساتھ اللہ کریم موصوف ہوتا ہے اور کم ہی عمر کے ساتھ

عمرا

يُنْسَبُ إِلَى الْحَيَوَانَاتِ الَّتِي يَقَعُ مِنْهَا فِعْلٌ بِغَيْرِ قَصْدٍ وَقَدْ يُنْسَبُ إِلَى الْجَمَادَاتِ وَالْعَمَلُ أَعَمُّ مِمَّا يُنْسَبُ إِلَى ذٰلِكَ وَلَا يُسْتَعْمَلُ الْعَمَلُ فِي الْحَيَوَانَاتِ إِلَّا فِي قَوْلِهِمُ الْبَقَرُ الْعَوَامِلُ وَالْعَمَلُ يُسْتَعْمَلُ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالسَّيِّئَةِ قَالَ تَعَالَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَالَ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَقَالَ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ أَنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا أَيِ الْمُتَوَلُّونَ عَلَى الصَّدَقَةِ عَمَهٌ الْعَمَهُ التَّرَدُّدُ فِي الْأَمْرِ مِنَ التَّحَيُّرِ يُقَالُ عَمِهَ فَهُوَ عَمِهٌ وَعَامِهٌ وَجَمْعُهُ عُمُهٌ قَالَ تَعَالَى فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ وَقَالَ فَهُمْ يَعْمَهُونَ عَمِيَ الْأَعْمَى يُقَالُ فِي افْتِقَادِ الْبَصَرِ وَالْبَصِيرَةِ وَيُقَالُ فِي الْأَوَّلِ أَعْمَى وَفِي الثَّانِي أَعْمَى وَعَمٍ وَعَلَى الْأَوَّلِ قَوْلُهُ تَعَالَى إِنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى وَعَلَى الثَّانِي مَا وَرَدَ مِنْ ذَمِّ الْعَمَى فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ وَقَوْلُهُ فَعَمُوا وَصَمُّوا أَيْ بَعْدَ أَنْ بَانَ لَهُمُ الْحَقُّ وَضُوحًا وَلَمْ يُعَدَّ افْتِقَادُ الْبَصَرِ عَمًى حَتَّى يُقَالَ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ وَعَلَى هٰذَا قَوْلُهُ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي

جانداروں کے طرف بھی نسبت کیا جاتا ہے کہ جن سے بے قصد فعل سرزد ہوتا ہے اور کبھی جمادات کیطرف منسوب ہوتا ہے اور عمل کم ہے کہ انکیطرف منسوب ہوتا ہے اور عمل حیوانوں میں کم ہی استعمال ہوا ہے سوا ان کے اس قول کے کہ عوامل گائیں ہیں اور عمل اعمال صالحہ اور سیئہ دونوں میں استعمال ہوتا ہے فرمایا جو ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں اور فرمایا اور جو صالح عمل کریگا اور فرمایا اور برا عمل کریگا اسکی سزا دیجائیگی اور فرمایا اور بچا مجھے فرعون اور اسکے عمل سے اور اسکی مثل ہے بیشک وہ غیر صالح عمل ہے اور بہ قول اور اسپر کام کرنیوالوں یعنی زکوٰۃ کے متولیوں

عمہ

عمہ عمہ کہتے ہیں کسی امر میں تردد کرنیکو حیرانی سے کہا جاتا ہے عمہا فہو عمہ وعامہ اور اسکی جمع عمہ ہے اور فرمایا اپنی سرکشی میں حیران متردد ہیں فرمایا پس وہ متردد ہیں

عمی

عمی کہا جاتا ہے آنکھوں اور بصیرت کھوئی جانیپر اور کہا جاتا ہے اول میں اعمی اور دوم میں اعمی اور عم اور اول پر یہ قول ہے کہ اندھا اس کے پاس آیا اور دوسرے پر وہ ہے جو قرآن مجید میں اندھے کی مذمت آئی ہے جیسا کہ یہ قول ہے بہرے گونگے اندھے ہیں اور یہ قول پس اندھے ہوئے اور بہرے یعنی بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکا حق ان کے لئے پورے طور پر اور آنکھوں کا نہ ہونا عمی نہیں شمار کیا جاتا یہانتک کہ کہا جاتا ہے پس آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں لیکن دل اندھے ہوتے ہیں جو سینہ میں ہیں اور اسی پر یہ قول ہے جنکی آنکھیں پردہ میں ہیں میری نصیحت سے

وَتَقُوْلُوْنَ اَنَّ الرَّاجُلَ اِذَا نَكَحَ الْمَرْاَةَ وَصَارَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ تَنْقُصُهُ الْاَشْكَالُ مِنَ الْغِذَاءِ وَدَارَتْ عَلَيْهِ الْفَلَكُ وَمَرَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَيَتَوَلَّدُ الْاِنْسَانُ بِالطَّبْعِ مِنَ الْغِذَاءِ وَمُرُوْرِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَنَقَصَ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُمْ فِيْ حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقَالَ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ لَوْ كَانَ هٰذَا كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَكَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَبْقَى الْاِنْسَانُ اَبَدًا مَا دَامَتِ الْاَشْكَالُ قَائِمَةً وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَائِمَيْنِ وَالْفَلَكُ يَدُوْرُ فَلَيْسَ صَائِرٌ يَرْجِعُ اِلٰى نُقْصَانٍ كُلَّمَا ازْدَادَ فِي الْكِبَرِ اِلٰى حَدِّ الطُّفُوْلِيَّةِ وَنُقْصَانِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْقُوَّةِ وَالْعِلْمِ وَالْمَنْطِقِ حَتّٰى يَنْقُصَ وَيَنْتَكِسَ الْخَلْقُ (ح) وَلٰكِنَّ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (مجمع)

اور کہتے ہیں کہ بیشک مرد جب جماع کرتا ہے عورت سے اور نطفہ رحم میں جاتا ہے تو غذا کی وجہ سے اسکی شکلیں بدلتی رہتی ہیں اور آسمان اسپر گردش کرتا ہے اور رات دن اسپر گذرتے ہیں پس انسان پیدا ہوتا ہے بالطبع غذاؤں اور رات دن کے گذرنے سے تو اللہ کریم نے انکے قول کو اپنے قول میں ایک حرف میں پس فرمایا پس جسکو ہم عمر دیتے ہیں تو واپس کرتے ہیں اسکو پیدائش میں پس کیا ایسا کہتے ہیں۔ پس عقل کو کام میں نہیں لاتے فرمایا اگر ایسا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو پھر مناسب بلکہ واجب تھا کہ انسان ہمیشہ بڑھتا رہتا جبتک اشکال قائم رہتے اور رات دن قائم رہتے اور آسمان گھومتا رہتا پس کیوں وہ نقص کیطرف رجوع کرتا ہے جسقدر کہ بڑھتا ہے یہانتک کہ نقصان شنوائی اور بینائی اور قوت اور علم اور گفتگو تک نوبت پہنچتی ہے یہانتک ناقص ہو جاتا ہے اور پیدائش رجوع کرتا ہے) لیکن یہ غالب اور علیم خدا کی تقدیر ہے

عُمْقٌ وَالْعِمَارَةُ اَخَصُّ مِنَ الْقَبِيْلَةِ وَهِيَ اِسْمٌ لِجَمَاعَةٍ يَهِيْمُ عِمَارَةُ الْمَكَانِ قَالَ الشَّاعِرُ

يَكُلُّ اُنَاسٍ مِنْ مَعَدٍّ عِمَارَةٌ

وَاُمُّ عَامِرٍ يُقَالُ لِلضَّبِّ لِلذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى اَبُوْ عَمْرٍو

عُمْقٌ قَالَ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَيْ بَعِيْدٍ وَاَصْلُ الْعُمْقِ الْبُعْدُ سَفَلًا **عَمَلٌ** اَلْعَمَلُ كُلُّ فِعْلٍ يَكُوْنُ مِنَ الْحَيَوَانِ بِقَصْدٍ فَهُوَ اَخَصُّ مِنَ الْفِعْلِ لِاَنَّ الْفِعْلَ قَدْ

(مجمع) اور عمارۃ قبیلے سے بہت خاص ہے اور یہ اس جماعت کا کہ جس کے ساتھ مکان کی آبادی ہوتی ہے شاعر نے کہا ہے کہ معد سب لوگوں کیلئے عمارۃ و خاندان ہے اور ام عامر گذر گوہ کو کہتے ہیں اور اعلاس کو ابو عمرو کہتے ہیں۔

عُمْقٌ فرمایا ہر ایک عمیق راستہ سے یعنی دور سے عمق اصل میں بعید اسفل کو کہتے ہیں (گہرا) **عَمَلٌ** ہر ایک فعل کو کہتے ہیں کہ جانداروں سے قصداً ہوتا ہے پس یہ فعل سے خاص ہے کیونکہ فعل کبھی ان

الا اعفال من الارض التی لا اثر بها	وہ بنجر زمینیں ہیں کہ جنمیں کوئی اثر نہیں ہوتا
باب العین حرف النون	**عین کا باب حرف نون کے ساتھ**
عن عن یقتضی مجاوزۃ ما اضیف الیہ تقول حدثتک عن فلان واطعمتہ عن جوع قال تعالی والذین یتھم عن اللغو معرضون قال ابو محمد البصری عن یستعمل اعم من علی لانہ یستعمل فی الجھات الست ولذلک وقع موقع علی فی قول الشاعر اذا رضیت علی بنو قشیر۔ قال ولو قلت اطعمتہ علی جوع وکسوتہ علی عری لصح	عن۔ عن چاہتا ہے مجاوزت کو اگر تم کہو (اضافہ الیہ سے) کہو گے میں نے تجھکو بات سنائی ہے فلان سے اور کھلایا ہے بھوک سے اور جو کہ لغو سے اعراض کرتے ہیں ابو محمد بصری نے کہا ہے کہ عن کا استعمال علی سے عام ہے کیونکہ یہ چھ جہات میں استعمال ہوتا ہے اور اسیطرح علی کے مقام پر بھی شاعر کے قول میں واقع ہوا ہے جب میں بنو قشیر سے راضی ہوتا ہوں کہا کہ اگر تم کہو کہ میں نے اس کو بھوک پر کھلایا اور برہنہ پن پر پہنایا ہے تو یہ درست ہے
عنب العنب یقال لثمرۃ الکرم ولکرم نفسہ والواحدۃ عنبۃ وجمعہ اعناب وعنب قال تعالی ومن ثمرات النخیل والاعناب وقال من نخیل وعنب وقال وجنت من اعناب وقال حدایق ذات اعناب وقال وعنبا وزیتونا وقال جنتین من اعناب والعنبۃ بثر علی ھیئتہ وربما قتلت الانسان اذا خرجت بہ	عنب۔ عنب کہا جاتا ہے انگور کے پھل کو اور نفس انگور کے درخت کو بھی واحد عنبۃ اور جمع اعناب ہے اور عنب فرمایا اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے اور فرمایا کھجور اور انگور سے اور فرمایا اور انگور سے باغ اور فرمایا باغ اور انگور اور زیتون اور فرمایا دو باغ انگور کے عنبۃ ایک پھوڑا ہے انگور کی شکل پر جب نکلتا ہے تو انسان کو کبھی قتل کرتا ہے۔
عنت العنت محرکۃ الفساد والاثم والھلاک والغلط والخطا والجور والاذی ودخول المشقۃ علی الانسان وقال ابو اسحاق الزجاج العنت فی اللغۃ المشقۃ الشدیدۃ والعنت الوقوع	عنت۔ عنت حرکات کے ساتھ فساد اور گناہ اور ہلاکت اور غلطی اور خطا اور ظلم اور ایذا اور مشقت کے پڑنے کو کہتے ہیں اور ابو اسحاق زجاج نے کہا ہے کہ عنت لغت میں سخت مشقت کو کہتے ہیں اور عنت سخت امر میں پڑنا ہے اور مشقت میں

وَقَدْ يُشْتَرَكُ فِي الْأَعْمَى حَرَجٌ وَخَلَلٌ فِي
الْعَيْنِ وَعَمًى الْقَلْبِ وَالْبَصِيرَةِ وَالْعَمَهِ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهِ أَعْمَى فَهُوَ
فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلًا وَقَوْلُهُ
تَعَالَى إِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى
الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
وَأَمَّا ثَمُودُ فَعَمُوا وَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى
الْهُدَى وَالْعَمَى وَالْعَمَهُ وَاحِدٌ وَهُوَ
التَّحَيُّرُ وَالتَّرَدُّدُ وَالْعَمَى وَالْعَمَهُ
وَالْعَمَهُ وَاحِدٌ وَهُوَ التَّحَيُّرُ وَالتَّرَدُّدُ
وَالْعَمَى وَالْعَمَهُ وَاحِدٌ وَهُوَ التَّحَيُّرُ
وَالتَّرَدُّدُ وَالْعَمَى وَالْعَمَهُ وَاحِدٌ وَهُوَ
التَّحَيُّرُ وَالتَّرَدُّدُ

اور یہ کہ اس پر کوئی حرج نہیں ہے اور اعمی کی جمع
عمی اور عمیان ہے اور یہ نہیں کہتے اسپر سیر سے اور اندھے
اور یہ قول جو اعمیٰ ہوتا ہے وہ آخرت میں کیونکہ
ہوتا ہے جس جو اس دنیا میں ہے دل والا ہوتا ہے اس سے
یہ وہ ہوتا ہے آخرت میں پس وہ راہ نجات سے
یہ قول بیشک وہ ہے لوگ ہیں یعنی اندھے والا
ہوتا ہے یہ بیت نہیں لکھ کر ہے کا یہ قول کہ ہم اکو فیاد کے
اور یہ قول اللہ تعالیٰ وَحَشَرْنَاهُمْ عَلَيْهِمْ
کے ہیں اس میں احتمال ہے کہ اکا
اندھے ہونے سے یا بصیرت کے اور یہ قول تو نے کہا
مجھے اندھا کیوں یا ہے یعنی بات سے اور یہ قول میرا
کہ کس نے تجھ پر کہا جانب بیت علینا الامور
امور ہم پر مشتبہ ہو گئے اور اشتباہ سے یہ قول
ہے پس ہم پر مشتبہ ہو گئیں اور تشدید کے ساتھ
پڑھا گیا ہے اور اس کے معنے بھی ہیں اور کہا
علی ان مشتبہ ہو گئیں بیشک ہدایت اور حجت کی راہ نہ پا
اور پوشیدہ ہو گیا سے طریقہ اسبیل اور عمایہ اور
کہرے اور تہ بادل کو کہتے ہیں اور کبھی غلظہ کو عمایہ کہا
جاتا ہے اور بعض اسکا انکار کرتے ہیں اور وہ عمی کو اسم بنا
بناتا ہے اور عامی وہ شخص ہے جو کہ اپنا طریقہ نہ جانتا ہو اور
زمین اور مکان اعمی وہ ہے کہ جس میں راستہ
نہ ہو اور اعمی کیطرف نسبت اعموی ہے اور عم کیطرف اعموی ہے اور
کہتے ہیں رات لیلۃ اعمیٰ اندھیرے کو اور عماء اللہ یعنی الہام
اندھے کرنے یہ جوہری نے نقل کیا ہے اور عمیۃ جہل ہے اور عما

هٰذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ طَوْلًا
أَيْ فَضْلَ مَالٍ يَنْكِحُ بِهِ حُرَّةً فَلْيَنْكِحْ أَمَةً ثُمَّ
قَالَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَهٰذَا يُوجِبُ
أَنَّ مَنْ لَمْ يَخْشَ الْعَنَتَ وَلَمْ يَجِدْ طَوْلًا لِحُرَّةٍ
إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أَمَةً قَالَ وَاخْتَلَفَ
النَّاسُ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
مَعْنَاهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ أَنْ يَحْمِلَهُ شِدَّةُ
الشَّبَقِ وَالْغُلْمَةِ عَلَى الزِّنَا فَيَلْقَى الْعَذَابَ
الْعَظِيمَ فِي الْآخِرَةِ وَالْحَدَّ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ
بَعْضُهُمْ مَعْنَاهُ أَنْ يَعْشَقَ أَمَةً وَلَيْسَ فِي
الْآيَةِ ذِكْرُ عِشْقٍ وَلٰكِنَّ ذَا الْعِشْقِ يَبْقَى عَنَتًا
وَقَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الثُّمَالِيُّ
الْعَنَتُ هٰهُنَا الْهَلَاكُ وَقَبِلَ الْهَلَاكُ
فِي الزِّنَا وَأَنْشَدَ ؎ أَجَاوِلُ أَعْنَانِي بِمَا
قَالَ آدَرَجَا ؎ أَرَادَ إِهْلَاكِي وَنَقَلَ الْأَزْهَرِيُّ
قَوْلَ أَبِي إِسْحَاقَ الزَّجَّاجِ السَّابِقَ ثُمَّ قَالَ
وَهٰذَا الَّذِي قَالَهُ صَحِيحٌ فَإِذَا شَقَّ عَلَى الرَّجُلِ
الْعَزَبَةُ وَغَلَبَتْهُ الْغُلْمَةُ وَلَمْ يَجِدْ مَا يَتَزَوَّجُ
بِهِ حُرَّةً فَلَهُ أَنْ يَنْكِحَ أَمَةً لِأَنَّ غَلَبَةَ الشَّهْوَةِ
وَاجْتِمَاعَ الْمَاءِ فِي الصُّلْبِ رُبَّمَا أَدَّى إِلَى
الْعِلَّةِ الصَّعْبَةِ وَفِي الصِّحَاحِ الْعَنَتُ الْإِثْمُ
وَقَدْ عَنِتَ قَالَ الْأَزْهَرِيُّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ أَيْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ عَنَتُكُمْ

کہ یہ آیت اس شخص کے بارہ میں نازل ہوئی ہے جو کہ نکاح
کی طاقت نہیں رکھتا یعنی زیادہ مال نہیں رکھتا کہ جس کے
ساتھ نکاح کرے پس اسکو جائز ہے کہ لونڈی نکاح کرے
پھر فرمایا اس کے لئے جو عنت سے ڈرتا ہو تم میں سے اور
یہ لازم کرتا ہے کہ جو زنا سے نہ ڈرتا ہو اور شریف عورت
کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لئے حلال نہیں کہ لونڈی سے
نکاح کرے کہا کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس آیت کریمہ کی
تفسیر میں پس بعض نے تو کہا ہے کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ
اسکے لئے ہے جو کہ اس سے ڈرتا ہو کہ غلبہ شہوت اسکو نہ
برانگیختہ کریگا تو آخرت میں عذاب عظیم پائیگا اور دنیا میں حد
گناہ کا مستوجب ہوگا اور بعض نے کہا ہے کہ اس کے یہ معنے
ہیں کہ اپنی لونڈی کو عشق کرے اور آیت کریمہ میں عشق کا
ذکر ندارد ہے لیکن یہ عشق کرنا تکلیف ڈالتا ہے اور ابو العباس
محمد بن یزید ثمالی نے کہا ہے کہ عنت یہاں پر بمعنے ہلاکت ہے
اور کہا گیا ہے کہ ہلاکت زنا میں ہے اور یہ شعر پڑھا میں اپنی ہلاکت
چاہتا اس کے ساتھ جو کہا اور ہلا اور ازہری نے نقل کیا ہے
ابی اسحٰق زجاج کا مذکورہ قول اور پھر کہا کہ یہ قول صحیح ہے
پس جب مرد پر غلبہ کی یعنی مجرد و شوار ہو اور شہوت غالب
ہو اور نکاح کے لئے کوئی صورت نہ پائے تو اس کیلئے
جائز ہے کہ لونڈی سے نکاح کرے کیونکہ غلبہ شہوت
اور پیٹھ میں پانی کا جمع ہونا سخت بیماری تک پہنچاتا ہے
اور صحاح میں ہے کہ عنت گناہ کو کہتے ہیں اور قد عنت
یعنی اس نے گناہ کیا ازہری نے کہا ہے اللہ کریم کا اس قول میں شوار

فِي أَمْرٍ شَاقٍّ وَقَدْ عَنِتَ وَأَعْنَتَهُ غَيْرُهُ وَالْعَنَتُ لِقَاءُ الشِّدَّةِ أَيْضًا يُقَالُ أَعْنَتَ فُلَانٌ فُلَانًا إِعْنَاتًا وَفِي الْحَدِيثِ الْبَاغُونَ الْبَرَاءَ الْعَنَتَ قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ الْعَنَتُ الْمَشَقَّةُ وَالْفَسَادُ وَالْهَلَاكُ وَالْإِثْمُ وَالْغَلَطُ وَالْخَطَأُ وَالزِّنَا كُلُّ ذَلِكَ قَدْ جَاءَ وَأُطْلِقَ الْعَنَتُ عَلَيْهِ وَالْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ كُلَّهَا وَالْبَرَاءُ جَمْعُ بَرِيءٍ وَهُوَ وَالْعَنَتُ مَنْصُوبَانِ مَفْعُولَانِ لِلْبَاغُونَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ أَيْ لَوْ أَطَاعَ لَكُمْ فِي الْخَبَرِ الَّذِي أَخْبَرَكُمْ بِهِ الْأَصْلَ لَهُ وَكَانَ قَدْ سَعَى بِقَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ ارْتَدُّوا لَوْ فَعَلْتُمْ فِي عَنَتٍ أَيْ فِي فَسَادٍ وَهَلَاكٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ مَعْنَاهُ لَوْ شَاءَ لَشَدَّدَ عَلَيْكُمْ وَتَعَبَّدَكُمْ بِمَا يَصْعُبُ عَلَيْكُمْ أَدَاؤُهُ كَمَا فَعَلَ بِمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَقَدْ وُضِعَ الْعَنَتُ مَوْضِعَ الْهَلَاكِ فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ أَيْ لَأَهْلَكَكُمْ بِحُكْمٍ يَكُونُ فِيهِ غَيْرُ ظَالِمٍ وَقَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ الْإِعْنَاتُ تَكْلِيفُ غَيْرِ الطَّاقَةِ قَوْلُهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ يَعْنِي الْفُجُورَ وَالزِّنَا وَقَالَ الْأَزْهَرِيُّ

اور مینے دوسرے کو مشقت میں ڈالا اور عنت سختی اور
بھی کہتے ہیں اعنت فلان فلانا اعناتا فلان نے
فلان کو مشقت میں ڈالا اور حدیث میں الباغون البرا
العنت ابن کثیر نے کہا ہے عنت مشقت اور فسا
اور ہلاک اور گناہ اور غلط اور خطا اور زنا کو کہتے
ہیں اور ان سب میں آیا ہے اور عنت اخیر بولا گیا ہے
اور حدیث میں سب کا احتمال ہے اور برا بری کی جمع
ہے اور وہ اور عنت دونوں منصوب ہیں کیونکہ باغون کے
مفعول ہیں اور اللہ کریم کا یہ قول اور جان لو کہ بیشک تم
اللہ کا رسول ہے اگر وہ تمہاری اطاعت بہت سی امر
میں کرے تو تم مشقت میں پڑ جاتے یعنی اگر وہ اطاعت
کرتے اس خبر جیسے کی جو کہ بے اصل خبر دیتا ہے اور
اس مخبر نے عرب کی ایک قوم کی چغلی کھائی تھی کہ وہ
آگے کہ وہ مرتد ہو گئے ہیں تو ضرور تم فساد اور ہلاکت
پڑ جاتے اور یہ قول اور اگر اللہ چاہتا تو تم پر تشدد کر
اور تم پر وہ کام لازم کرتا جو تم پر اس کا ادا کر
دشوار کر دیتا جیسا کہ اس نے ان لوگوں کے ساتھ
جو تم سے پہلے تھے اور کبھی عنت ہلاکت کے محل پر رکھا
ہو پس جائز ہے اس کے یہ معنے ہوں کہ اگر اللہ چاہتا
تم کو ہلاک کر دیتا اسی حکم کے ساتھ وہ ظالم نہ ہوتا اور
ابن اعرابی نے کہا ہے اعنات تکلیف دینا ہے طاقت سے
اور اللہ کریم کا یہ قول یہ اس کے لئے ہے جو تم میں سے عنت
فجور اور زنا سے ڈرتا ہو اور ازہری نے کہا ہے

بمعنی الفضل نحو قوله فان اتممت عشرا فمن عندك ای فمن فضلك واما قوله تعالی وعنده علم الساعة ومن عنده علم الکتاب فمعناه فی حکمه وکذلك قوله تعالی فاولئك عند الله هم الکذبون۔ فهو عند الله عظیم فمعناه ایضا فی حکمه والعنید هو الجائر عن القصد الباغی الذی یرد الحق مع العلم به یقال عند یعند بالکسر عنودا ای خالف ورد الحق وهو یعرفه فهو عنید وعاند والجمع عند مثل راکع ورکع وجمع العنید عند مثل رغیف ورغف قال تعالی وخاب کل جبار عنید وقال کان لآیاتنا عنیدا عنق العنق الجارحة قال تعالی الزمنه طائره فی عنقه وجمعه اعناق قال تعالی فی اعناقهم اغلالا وقال بالسوق والاعناق وقوله تعالی فاضربوا فوق الاعناق ای رؤسهم وقوله تعالی فظلت اعناقهم لها خاضعین ای رؤساؤهم واشرافهم ویقال اعناقهم جماعاتهم کما یقال یاتی عنق من الناس ای جماعة من الناس عنا قال تعالی وعنت الوجوه للحی القیوم ای خضعت وذلت ——

اور کبھی بمعنے فضل ہوتا ہے جیسا یہ قول پس اگر تو دس پورے کرے پس یہ تیرے پاس یعنی فضل سے ہے لیکن اللہ کریم کا یہ قول اور اسی کے پاس اس گھڑی کا علم ہے اور جس کے پاس اس کتاب کا علم ہے پس اسکے معنے ہیں اس کے حکم میں اور اسیطرح یہ قول پس وہی لوگ اللہ کے نزدیک پورے کاذب ہیں پس وہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے پس اسکے معنے بھی یہی ہیں اسکو حکم میں اور عنید میانہ روی بڑھنے والا وہ باغی جو حق کو رد کرتا ہے باوجود علم کے کہا جاتا ہے عند یعند بکسرہ عنودا یعنی خلاف کیا اور حق کو رد کیا حالانکہ وہ اس کو جانتا ہے پس وہ عنید ہے اور عاند ہے اور جمع اسکی عند ہے جیسا راکع کو رکع اور جمع عنید کی عند ہے جیسا رغیف اور رغف فرمایا اور ناکام ہوتا ہے ہر ایک جبار سرکش اور فرمایا ہماری آیتوں کا عنید تھا عنق عنق کہتے ہیں گردن کو فرمایا ہر ایک انسان کی گردن میں ہم نے اعمالنامہ لازم کر دیا ہے اور جمع اسکی اعناق ہے فرمایا اگر دنوں طوق ہیں اور فرمایا پنڈلیوں اور گردنوں اور یہ قول پس مارو گردنوں کے اوپر یعنی ان کے سروں کو اور یہ قول پس ہو گئیں انکی گردنیں اس کیلئے عاجزی کرنے والیں یعنی انکے رئیس لوگ اور اشراف لوگ اور کہا جاتا ہے جماعتوں کو اعناق جیسا کہا جاتا ہے آئیگی ایک عنق لوگوں سے یعنی ایک جماعت عنا فرمایا وعنت الوجوہ للحی القیوم یعنی حی وقیوم خدا کے لئے منہ عاجز اور ذلیل ہونگے۔

وَهُوَ لِقَاءُ الشِّدَّةِ وَالْمَشَقَّةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
مَعْنَاهُ عَزِيزٌ أَيْ شَدِيدٌ مَا أَعْنَتَكُمْ أَيْ
مَا أَوْرَدَكُمْ الْعَنَتَ أَيْضًا إِكْتِسَابُ الْمَأْثَمِ
وَقَدْ عَسِبَتْ مَنَّا إِذَا اكْتَسَبَ ذَلِكَ وَقَالَ
ابْنُ الْأَنْبَارِيِّ أَصْلُ الْعَنَتِ التَّشْدِيدُ فَإِذَا
قَالَتِ الْعَرَبُ فُلَانٌ يَتَعَنَّتُ فُلَانًا وَيَعْنِتُهُ
وَقَدْ عَنَتَهُ يَعْنِتُهُ فَالْمُرَادُ شَدَّدَ عَلَيْهِ وَ
أَلْزَمَهُ مَا يَصْعُبُ عَلَيْهِ أَدَاؤُهُ قَالَ ثُمَّ
نُقِلَتْ إِلَى مَعْنَى الْهَلَاكِ وَالْأَصْلُ مَا وَصَفْنَا
إِنْتَهَى عِنْدَ ظَرْفٌ فِي الْمَكَانِ وَالزَّمَانِ
تَقُولُ عِنْدَ الْبَيْتِ وَعِنْدَ الْجَائِطِ إِلَّا أَنَّهُ
ظَرْفٌ غَيْرُ مُتَمَكِّنٍ وَقَدْ أَدْخَلُوا عَلَيْهِ مِنْ
حُرُوفِ الْجَرِّ مِنْ وَحْدَهَا كَمَا أَدْخَلُوهَا
عَلَى لَدُنْ قَالَ تَعَالَى حُجَّةً مِنْ عِنْدِي كَمَا قَالَ
مِنْ لَدُنَّا وَفِي الْعَيْنِ مِنْ عِنْدَ ثَلَاثُ لُغَاتٍ
أَفْصَحُهَا الَّتِي بِهَا تَكَلَّمَ الْفُصَحَاءُ وَقَالَ
الرَّاغِبُ عِنْدَ لَفْظٌ مَوْضُوعٌ لِلْقُرْبِ
فَتَارَةً يُسْتَعْمَلُ فِي الْمَكَانِ وَتَارَةً فِي الِاعْتِقَادِ
نَحْوُ أَنْ يُقَالَ عِنْدِي كَذَا وَتَارَةً فِي الزُّلْفَى
أَوِ الْمَنْزِلَةِ اهـ قُلْتُ وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ وَقَوْلُهُ
إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ وَقَوْلُهُ ابْنِ لِي عِنْدَكَ
وَقَوْلُهُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى وَتَارَةً

شدت اور مشقت کا پانا ہے اور بعض کا قول ہے کہ اس
یہ معنے ہیں کہ سخت ہے آپ پر جو کہ محنت اور مشقت میں ڈالنے
اور کہا جاتا ہے کہ عنت سستی اور انکسار کو کہتے ہیں اور
نے کہا ہے کہ عنت سر کو کہتے ہیں قد عنت یدہ اور رجلہ اس کا
ہاتھ ٹوٹ گیا یا پاؤں اور اسیطرح ہر ایک ٹوٹنے اور
عنت گناہ کو از نکاب کو کہتے ہیں قد عنت عنثا اس نے گناہ کا
از نکاب کیا اور ابن انباری نے کہا ہے عنت اصل میں شدید اور
کہ کہتے ہیں عرب لوگ کہا کرتے ہیں فلان یعنت فلانا اور یعنتہ
اور عنتہ تعنیتا یعنی اسپر تشدد کیا یا کرتا ہے اور اسپر دشوار کر
ہو پس اسکا ادا کرنا دشوار ہے کیا ہے پھر ہلاکت کیطرف نقل کیا گیا
اصل یہی ہے جو کہ ہم نے بیان کیا ہے انتہی۔ عِنْدَ عند ظرف
مکان اور زمان دونوں ہے تم کہو گے رات کے نزدیک اور
نزدیک لیکن یہ ظرف غیر متمکن یعنی مبنی ہے اور حروف جر
اسپر فقط ایک من ہی داخل کیا ہے جیسا کہ لدن پر داخل کیا
ہے فرمایا رحمت ان کے پاس ہے جیسا کہ فرمایا اپنے
پاس سے اور من عند کو عین میں تین لغتیں ہیں سب سے زیادہ فصیح
کسرہ ہے جو کہ فصحاء نے پڑھا ہے اور راغب نے کہا ہے کہ عند کا لفظ
قرب کیلئے موضوع ہے پس کبھی تو مکان میں استعمال ہوتا ہے
اور کبھی اعتقاد میں جیسا کہ کہا جاتا ہے میرے نزدیک ایسا
اور کبھی قرب منزلت میں الخ میں کہتا ہوں کہ اسی پر خدا وند کا
یہ قول بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں اور
یہ قول بیشک جو کہ اپنے رب کے پاس ہیں اور یہ قول بنا ہے میرے لئے
اور یہ قول اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور بہت باقی ہے

كَانَتْ بِلَادُهُمْ فِي الْبَادِيَةِ وَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ
وَنَخِيلٌ كَثِيرٌ وَلَهُمْ أَعْمَارٌ طَوِيلَةٌ وَأَجْسَادٌ
طَوِيلَةٌ فَعَبَدُوا الْأَصْنَامَ فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ
هُودًا يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَخَلْعِ الْأَنْدَادِ
فَأَبَوْا وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا
عَنْهُ هُوَ مِنْ قَوْلِهِمْ عَادَ إِلَى كَذَا وَعَادَ لَهُ أَيْضًا
يَعُودُ عَوْدَةً وَعَوْدًا أَيْ صَارَ إِلَيْهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
يَبْدَؤُا وَيُعِيدُ أَيْ يُعِيدُ الْخَلْقَ بَعْدَ الْمَمَاتِ
إِلَى الْمَمَاتِ فِي الدُّنْيَا وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِلَى الْحَيَاةِ
فِي الْآخِرَةِ وَالْعِيدُ مَا يَعُودُ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى
وَخُصَّ فِي الشَّرِيعَةِ بِيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ
لِمَا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ مَجْعُولًا لِلسُّرُورِ فِي الشَّرِيعَةِ
لِمَا نَبَّهَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ
بِقَوْلِهِ إِيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَيُقَالُ صَارَ لِيَسْتَعْمِلَ
لِلْعَبْدِ فِي كُلِّ يَوْمٍ فِيهِ مَسَرَّةٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ
قَوْلُهُ تَعَالَى أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ
تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
لَرَادُّكَ إِلٰى مَعَادٍ قِيلَ أَرَادَ بِهِ مَكَّةَ وَقِيلَ
أَرَادَ الْجَنَّةَ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا بِالْقُوَّةِ فِي ظَهْرِ
آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَظْهَرَ مِنْهُ حَيْثُ قَالَ
وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بادیہ میں تھا اور اسمیں کھیت اور باغ بہت تھے
اور وہ لمبی عمروں اور لمبے جسموں والے تھے تو انہوں نے
بت پرستی کی پس اللہ کریم نے حضرت ہودؑ کو انکی طرف
بھیجا تاکہ وہ انکو اسلام کیطرف اور بتوں کی شرک کیطرف
بلائیں پس انہوں نے انکار کیا اور یہ قول اور اگر لوٹائے
جائیں تو ضرور رجوع کریں گے منع کئے ہوئے امور کیطرف
یہ انکے اس قول سے ہے لوٹ گیا فلان امر کیطرف اور عاد لہ ایضا
بعود ہیں عودۃ اور عودا یعنی پھر کیا اسکی طرف اور یہ
قول شروع کرتا اور لوٹاتا ہے یعنی لوٹاتا ہے مخلوق کو زندگی کے
بعد موت کیطرف دنیا میں اور موت کو بعد زندگی کیطرف آخرت میں
اور عیدہ چیز ہے جو بار بار لوٹائی جائے اور شریعت میں فطر
اور نحر کے دن کیلئے مخصوص ہے اور چونکہ شریعت میں
یہ دن خوشی کے لئے بنایا ہوا تھا جیسا کہ آنحضرتؐ نے اسپر
آگاہ فرمایا ہے اپنے اس قول سے کہ یہ کھانے پینے کے دن
ہیں اور کہا جاتا ہے کہ پھر یہ استعمال ہونے لگا ہر ایک دن میں
کہ جسمیں خوشی ہو اور اسی پر یہ قول ہے اتار ہم پر مائدہ آسمان سے
جو کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید اور تجھ سے
ایک نشان ہو اور یہ قول بیشک جس نے تجھ پر قرآن کو
فرض کیا ضرور لوٹائیگا تجھکو لوٹنے کی جگہ کیطرف اور اسی سے
مراد کعبہ ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ جنت کہ جسمیں بالقوۃ
آدمؑ کی پیٹھ میں آپ پیدا ہوئے تھے اور اس سے ظاہر
کیا تھا جہاں فرمایا اور جب لیا تیرے رب نے بنی آدم سے
انکی پیٹھوں سے انکی ذریت کو اور یہ ابن عباسؓ کا قول ہے

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الْوَاوِ

عین کا باب حرف واو کے

عِوَجٌ قَالَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اَیْ يَطْلُبُوْنَهَا
الْاِعْوِجَاجُ بِالشُّبْهَةِ الَّتِيْ يَتَوَهَّمُوْنَهَا
قَادِحَةً فِيْهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا
قِيْلَ اللَّامُ بِمَعْنٰى فِيْ اَیْ لَمْ يَجْعَلْ فِيْهِ مُلْتَبِسًا
وَقِيْلَ لَمْ يَجْعَلْ فِيْهِ اِخْتِلَافًا وَهُوَ مِثْلُ قَوْلِهٖ
لَسْتُ بِيَقِيْنٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ
لَا عِوَجَ لَهٗ اَیْ لَا تَعْوِيْجَ لِدُعَائِهٖ وَلَا يَقْدِرُوْنَ
اَنْ يُّعَوِّجُوْنَ دُعَاءَهٗ اَیْ يَمِيْلُوْنَ مِنْ عَاجَ
رَأْسَهٗ اِلَى الْمَرْاَةِ اَیْ اَمَالَهٗ اِلَيْهَا وَالْتَفَتَ
نَحْوَهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْ وَصْفِ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ اَیْ لَا تَعْوِيْجَ فِيْهِ

عَوْدٌ اَلْعَوْدُ الرُّجُوْعُ اِلَى الشَّيْءِ بَعْدَ الْاِنْصِرَافِ
عَنْهُ اِمَّا اِنْصِرَافًا بِالذَّاتِ اَوْ بِالْقَوْلِ وَالْعَزِيْمَةِ
قَالَ تَعَالٰى فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ وَقَالَ وَمَنْ
عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَقَالَ وَهُوَ الَّذِيْ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَقَالَ وَاِنْ عُدْتُّمْ
عُدْنَا وَقَالَ وَاَنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ وَقَالَ اَوْ
لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا وَقَالَ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا
قَالُوْا قَالَ الْاَخْفَشُ قَوْلُهٗ لِمَا قَالُوْا مُتَعَلِّقٌ
بِقَوْلِهٖ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِلٰى عَادٍ
اَخَاهُمْ هُوْدًا فَهُمْ قَوْمُ هُوْدٍ قِيْلَ اِنَّ عَادًا

عِوَجٌ - فرمایا چاہتے ہیں اسکے لئے ٹیڑھاپن یعنی ڈھونڈتے ہیں
ان شبہوں کے ساتھ کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ
نقص ڈالنے والے ہیں اور یہ قول نہیں بنایا ہم نے
لئے ٹیڑھاپن کہا گیا ہے کہ لام اسمیں بمعنے فی یعنی نہیں
ہم نے اس میں ٹیڑھاپن یعنی اشتباہ کا مقام اور کہا گیا
کہ نہیں بنایا ہم نے اسمیں اختلاف اور یہ ان کے اس
کی مثل ہے لست بیقین اور یہ قول اتباع کریں گے
کی کہ جسکی دعوت کے لئے تعویج نہیں ہے اور نہ طاقت
رکھیں گے کہ میلان کریں اسکی پکار سے یہ عاج رأسہ
الی المرأۃ اسی سے ہے یعنی اپنا سر عورت کیطرف جھکایا اور اسکیطرف
دیکھا اور یہ قول قرآن مجید کی وصف میں عربی قرآن کہ
ٹیڑھاپن نہیں ہے

عُوْدٌ - عود رجوع کو کہتے ہیں
شیئے کیطرف بعد اس سے لوٹ جانیسے یا وہاں
ہو یا بالقول اور قول بالعزم ہو فرمایا پس اگر ہم رجوع کریں
ہم ظالم ہیں اور فرمایا اور جو لوٹیگا پس انتقام لیگا اللہ اس سے
اور فرمایا اللہ وہ ہے کہ جس خلق کو پہلے پیدا کیا اور پھر
لوٹائیگا اور فرمایا اور اگر تم لوٹو گے تو ہم بھی لوٹینگے
بلا ضرورت لوٹ آؤ گے ہمارے مذہب میں اور فرمایا یہ
قول کیطرف لوٹتے ہیں اخفش نے کہا ہے کہ لما قالوا متعلق
رقبہ اور یہ قول اور عاد کیطرف انکی بہائی ہود کو پس یہ
ہود کی قوم ہیں اور کہا گیا ہے کہ قوم عاد کا

كَانَتْ بِلَادُهُمْ فِي الْبَادِيَةِ وَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ
وَنَخِيلٌ كَثِيرٌ وَلَهُمْ أَعْمَارٌ طَوِيلَةٌ وَأَجْسَادٌ
طَوِيلَةٌ فَعَبَدُوا الْأَصْنَامَ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ
هُودًا يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَخَلْعِ الْأَنْدَادِ
فَأَبَوْا وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا
عَنْهُ هُوَ مِنْ قَوْلِهِمْ عَادَ إِلَى كَذَا وَعَادَ لَهُ أَيْضًا
يَعُودُ عَوْدَةً وَعَوْدًا أَيْ صَارَ إِلَيْهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
يَبْدَؤُا وَيُعِيدُ أَيْ يُعِيدُ الْخَلْقَ بَعْدَ الْحَيَاتِ
إِلَى الْمَمَاتِ فِي الدُّنْيَا وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِلَى الْحَيَاتِ
فِي الْآخِرَةِ وَالْعِيدُ مَا يَعُودُ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى
وَخُصَّ فِي الشَّرِيعَةِ بِيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ
لِمَا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ مَجْعُولًا لِلسُّرُورِ فِي الشَّرِيعَةِ
كَمَا نَبَّهَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى ذَلِكَ
بِقَوْلِهِ إِيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَيُقَالُ صَارَ لِيُسْتَعْمَلَ
لِلْعَبْدِ فِي كُلِّ يَوْمٍ فِيهِ مَسَرَّةٌ وَعَلَى ذَلِكَ
قَوْلُهُ تَعَالَى أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ
تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ قِيلَ أَرَادَ بِهِ مَكَّةَ وَقِيلَ
أَرَادَ الْجَنَّةَ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا بِالْقُوَّةِ فِي ظَهْرِ
آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَظْهَرَ مِنْهُ حَيْثُ قَالَ
وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بادیہ میں تھا اور اسمیں کھیت اور باغ بہت تھے
اور وہ لمبی عمروں اور لمبے جسموں والے تھے تو انہوں نے
بت پرستی کی پس اللہ کریم نے حضرت ہودؑ کو انکی طرف
بھیجا تاکہ وہ انکو اسلام کیطرف اور بتوں کی ترک کیطرف
بلائیں پس انہوں نے انکار کیا اور یہ قول اور اگر لوٹائے
جائیں تو ضرور رجوع کریں گے منع کئے ہوئے امور کیطرف
یہ انکی اس قول سے ہے لوٹ گیا فلان امر کیطرف اور عادلہ دوبارہ
بعود میں عودۃ اور عودا یعنی پھر کیا اسکی طرف اور یہ
قول شروع کرتا اور لوٹاتا ہے یعنی لوٹاتا ہے مخلوق کو زندگی کے
بعد موت کیطرف دنیا میں اور موت کے بعد زندگی کیطرف آخرت میں
اور عیدہ چیز ہے جو بار بار لوٹائی جائے اور شریعت میں فطر
اور نحر کے دن کیلئے مخصوص ہے اور چونکہ شریعت میں
یہ دن خوشی کے لئے بنایا ہوا تھا جیسا کہ آنحضرتؐ نے اسپر
یہ قول فرمایا ہے اپنے اس قول سے کہ یہ کھانے پینے کے دن
اور کہا جاتا ہے کہ پھر یہ استعمال ہونے لگا ہر ایک دن میں
کہ جسمیں خوشی ہو اور اسی پر یہ قول ہے اتار ہم پر مائدہ آسمان سے
جو کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید اور تجھ سے
ایک نشان ہو اور یہ قول بیشک جس نے تجھپر قرآن کو
فرض کیا ضرور لوٹائیگا تجھکو لوٹنے کی جگہ کیطرف اور اسی سے
مراد کعبہ ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ جنت کہ جسمیں بالقوۃ
آدمؑ کی پیٹھ میں آپ پیدا ہوئے تھے اور اس سے ظاہر
کیا تھا جہاں فرمایا اور جب لیا تیرے رب نے بنی آدم سے
انکی پیٹھوں سے انکی ذریت کو اور یہ ابن عباسؓ کا قول ہے

بَابُ الْعَيْنِ مَعَ حَرْفُ الْوَاوِ

عین کا باب حرف واو کے ساتھ

عِوَجٌ قَالَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اَیْ يَطْلُبُوْنَهَا الْاِعْوِجَاجُ بِالشُّبْهَةِ الَّتِيْ يَتَوَهَّمُوْنَ اَنَّهَا قَادِحَةٌ فِيْهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قِيْلَ اللَّامُ بِمَعْنٰى فِيْ اَیْ لَمْ يَجْعَلْ فِيْهِ مُلْتَبِسًا وَقِيْلَ لَمْ يَجْعَلْ فِيْهِ اِخْتِلَافًا وَهُوَ مِثْلُ قَوْلِهِمْ لَسْتُ بِيَقِيْنٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ اَیْ لَا تَعْوِيْجَ لِدُعَائِهٖ وَلَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّعَوِّجُوْنَ دُعَاءَهٗ اَیْ يَمِيْلُوْنَ مِنْ عَاجَ رَاْسَهٗ اِلَى الْمَرْاَةِ اَیْ اَمَالَهٗ اِلَيْهَا وَالْتَفَتَ نَحْوَهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْ وَصْفِ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ اَیْ لَا تَعْوِيْجَ فِيْهِ

عِوَجٌ - فرمایا چاہتے ہیں اسکے لئے ٹیڑھاپن یعنی ٹیڑھا کرنا ان شبہوں کے ساتھ کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اسمیں نقص ڈالنے والے ہیں اور یہ قول نہیں بنایا ہم نے اس کے لئے ٹیڑھاپن کہا گیا ہے کہ لام اسمیں بمعنے فی یعنی نہیں بنایا ہم نے اس میں ٹیڑھاپن یعنی اشتباہ کا مقام اور کہا گیا ہے کہ نہیں بنایا ہم نے اسمیں اختلاف اور یہ ان کے اس قول کی مثل ہے لست بیقین اور یہ قول اتباع کریں گے پکارنے والے کی کہ جسکی دعوت کے لئے تعویج نہیں ہے اور نہ طاقت رکھیں گے کہ میلان کریں اسکی پکار سے یہ عاج رأسہ الی المرأۃ اسی سے ہے یعنی اپنا سر عورت کیطرف جھکایا اور اسکیطرف دیکھا اور یہ قول قرآن مجید کی وصف میں عربی قرآن کہ جسمیں ٹیڑھاپن نہیں ہے

عَوْدٌ اَلْعَوْدُ اَلرُّجُوْعُ اِلَى الشَّيْءِ بَعْدَ الْاِنْصِرَافِ عَنْهُ اِمَّا انْصِرَافًا بِالذَّاتِ اَوْ بِالْقَوْلِ وَالْعَزِيْمَةِ قَالَ تَعَالٰى فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ وَقَالَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَقَالَ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَقَالَ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا وَقَالَ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا وَقَالَ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا قَالَ الْاَخْفَشُ قَوْلُهٗ لِمَا قَالُوْا مُتَعَلِّقٌ بِقَوْلِهٖ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا فَهُمْ قَوْمُ هُوْدٍ قِيْلَ اِنَّ عَادًا

عَوْدٌ - عود رجوع کو کہتے ہیں کسی شیئے کیطرف بعد اس سے لوٹ جانیسے یا وہ لوٹنا بالذات ہو یا بالقول اور قول العزم ہو فرمایا پس اگر ہم رجوع کریں تو ہم ظالم ہیں اور فرمایا اور جو لوٹیگا پس اللہ اس سے انتقام لیگا اور فرمایا اللہ وہ ہے کہ جس خلق کو پہلے پیدا کیا اور پھر اسکو لوٹائیگا اور فرمایا اور اگر تم لوٹو گے تو ہم بھی لوٹینگے اور فرمایا بالجزم ورنہ لوٹ آؤگے ہمارے مذہب میں اور فرمایا پھر پھرتے ہیں اسی قول کیطرف لوٹتے ہیں اخفش نے کہا ہے کہ لما قالوا متعلق ہے قولہ فتحریر رقبہ اور یہ قول اور عاد کیطرف انکے بھائی ہود کو پس یہ حضرت ہود کی قوم ہیں اور کہا گیا ہے کہ قوم عاد ملک

وقرئ ثلاث عورات بالنصب على البدل
وبالرفع على معنى هذه ثلث عورات
بالاستيذان ويسمى كل وقت من هذه
الاوقات عورة لان الناس يختل تحفظهم
وتستترهم فيها من قولهم عورة الغار
اذا بدا فيه موضع خلل للطعن والضرب
وقرء بعضهم ثلث عورات بالتحريك
وفي الحديث من تتبع عورة اخيه المسلم
فلذا اى من تجسس من ستره الله
من الافعال والاقوال على اخيه فلذا
وقال الراغب ثلث عورات لكم اى بضعف
النهار واخر النهار وبعد العشاء الاخرة
وقوله الذين لم يظهروا على عورات النساء
اى يبلغوا الحلم اه

پڑھا گیا ہے ثلث عورات نصب کے ساتھ بدل کل سے
پڑھا اور رفع کے ساتھ خبر ہونے پر یعنی ہذا ثلث عورات جو کہ
مخصوص ہیں اذن مانگنے کے لئے اور انہیں سے ہر ایک
وقت کو عورۃ کہتے ہیں کیونکہ لوگوں کے ستر اور حفظ
میں خلل ہوتا ہے یہ ان کے اس قول سے ہے اعور الغار
جبکہ سوراخ میں خلل ظاہر ہو نیزے کے جھکانے اور تلوار کی
ضرب کیلئے اور بعض نے ثلث عورات حرکات کے ساتھ
پڑھا اور حدیث میں جو پیچھا کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی
کی عورت پس اسکے لئے فلان فلان امر ہے یعنی جو شخص جاسوسی
کرتا اپنے مسلمان بھائی کی ان اقوال اور افعال کی کہ
جنکا اللہ پردہ کیا ہو تو اسکے لئے فلان سزا ہے اور راغب
نے کہا ہے ثلث عورات لکم یعنی دوپہر کا وقت اور دن کا
آخر اور عشاء کے بعد اور یہ قول اور جو کہ نہیں واقف ہوئے
زنانہ کی عورات پر یعنی بالغ نہیں ہوئے

باب العین حرف الهاء

عین کا باب حرف ہاء کے ساتھ

عهد العهد اليمين والامان والذمة
والحفاظ ورعاية الحرمة والوصية و
قال الراغب العهد حفظ الشيء ومراعاته
حالا بعد حال ويسمى الموثق الذي يلزمه
مراعاته عهدا قال تعالى واوفوا بالعهد
ان العهد كان مسئولا اى اوفوا بحفظ
الايمان وقال لا ينال عهدي الظالمين

عهد۔ عہد کہتے ہیں قسم اور امان اور ذمہ اور
حفاظت اور عزت اور وصیت کی رعایت کو۔ راغب نے
کہا ہے کہ عہد کہتے ہیں شیئے کی حفاظت اور رعایت کو
ہر حال میں اور اسی بیان کو بھی عہد کہتے ہیں کہ جسکی رعایت
لازم ہوتی ہے اور فرمایا اور پورا کرو عہد بیشک عہد سوال
کیا گیا ہے یعنی ایفاء کرو قسموں کا حفاظت کے ساتھ اور
فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

عُوذٌ

عُوذٌ اَلْعَوْذُ اَلْاِلْتِجَاءُ اِلَی الْغَیْرِ وَالتَّعَلُّقُ بِهٖ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقَوْلُهٗ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَوْلُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَقَوْلُهٗ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ وَعُذْتُ بِاللّٰهِ اَعْصِمُهٗ قَالَ تَعَالٰی اُعِیْذُهَا بِكَ وَقَوْلُهٗ مَعَاذَ اللّٰهِ اَیْ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰهِ وَعِیَاذُ اللّٰهِ مِثْلُهٗ وَقَالَ الرَّاغِبُ مَعَاذُ اللّٰهِ اَیْ نَلْتَجِئُ اِلَیْهِ وَنَسْتَنْصِرُ بِهٖ اَنْ نَفْعَلَ ذٰلِكَ سُوْءًا تَعَاشٰی مِنْ تَعَاطِیْهِ وَفِی الصِّحَاحِ مَعَاذَ اللّٰهِ اَیْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مَعَاذًا تَجْعَلُهٗ بَدَلًا مِنَ اللَّفْظِ بِالْفِعْلِ لِاَنَّهٗ مَصْدَرٌ اھ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی یَجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ اَیْ یَسْتَجِیْرُوْنَ

عَوْرٌ عَوْرٌ اَلْعَوْرَةُ سَوْاَةُ الْاِنْسَانِ وَذٰلِكَ كِنَایَةٌ وَاَصْلُهَا مِنَ الْعَارِ وَذٰلِكَ لِمَا یَلْحَقُ مِنْ ظُهُوْرِهٖ مِنَ الْعَارِ اَیِ الْمَذَمَّةِ وَلِذٰلِكَ سُمِّیَ النِّسَاءُ عَوْرَةً وَمِنْ ذٰلِكَ اَلْعَوْرَاءُ لِلْكَلِمَةِ الْقَبِیْحَةِ وَالْعَوَارُ وَالْعَوْرَةُ شَقٌّ فِی الثَّوْبِ وَالْبَیْتِ وَنَحْوِهٖ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اَیْ مُتَهَیِّئَةٌ لِمَنْ اَرَادَهَا وَمِنْهُ قِیْلَ فُلَانٌ یَحْفَظُ عَوْرَتَهٗ اَیْ خَلَلَهٗ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ اَیْ ثَلَاثُ اَوْقَاتٍ لَّكُمْ مِنْ اَوْقَاتِ الْعَوْرَةِ

عُوذٌ - عوذ غیر کیطرف التجا اور تعلق پکڑنے کو کہتے ہیں اور اسی سے یہ قول ہے کہدے پناہ چاہتا ہوں رب لوگوں کی اور یہ قول کہدے میں پناہ چاہتا ہوں خلق کے رب کی اور یہ قول میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی اس سے کہ میں جاہلوں سے ہوجاؤں اور میں نے پناہ مانگی ہے اپنے رب کی اور یہ قول بیشک میں پناہ چاہتا ہوں رحمٰن کی تجھ سے اور عذتہ اللہ اعیذہ فرمایا میں تیری پناہ میں لاتی ہوا سکو اور یہ قول اور اللہ کی پناہ اور راغب نے کہا ہے معاذ اللہ یعنی ہم التجا کرتے ہیں اسکیطرف اور اس سے مدد لیتے ہیں کہ ہم کریں یہ برائی اسکے لینے سے بچنے کیلئے اور صحاح میں ہے معاذ اللہ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی پناہ چاہنی یہ بدل ہے فعل کے لفظ سے کیونکہ یہ مصدر ہے الخ اور یہ قول کچھ لوگ انسان سے پناہ میں آتا ہے کچھ اشخاص کی جنوں سے

عَوْرٌ - عورۃ کہتے ہیں انسان کی شرم گاہ کو اور یہ کنایہ ہے اور اصل میں اس کے معنی عار کے ہیں اور یہ اسوجہ سے کہ اسکے ظاہر ہو جیسے عار لاحق ہوتی ہے یعنی مذمت اسوجہ سے عورتوں کو عورت کہتے ہیں اور اسی سے ہے عوراء کا لفظ قبیح بات کے لئے اور عوار اور عورہ اس کو کہتے ہیں جو کپڑا اور مکان وغیرہ میں ہو فرمایا تمہارے گھر بیٹھے ہوئے سہل الدخول ہیں حالانکہ وہ بیٹھے ہوئے نہیں کہا گیا ہے کہ فلان یحفظ عورۃ یعنی فلان اپنے اہل کی حفاظت کرتا ہے اور یہ قول تین عورتیں اور یہ قول تین عورات ہیں تمہارے لئے عورت کے اوقات سے

جَعَلْتُهُ مُعِيبًا إِمَّا بِالْفِعْلِ ..... كَمَا
قَالَ تَعَالَى فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَإِمَّا بِالْقَوْلِ
وَذَلِكَ إِذَا ذَمَمْتَهُ نَحْوُ قَوْلِكَ عِبْتُ فُلَانًا
عِيرٌ الْعِيرُ الْقَوْمُ الَّذِينَ مَعَهُمْ حَمُولَتُهُمْ
أَيْ أَحْمَالُ الْمِيرَةِ وَذَلِكَ إِسْمٌ لِلرِّجَالِ
وَالْحَمِيرِ وَإِنْ كَانَ قَدْ يُسْتَعْمَلُ فِي كُلِّ وَاحِدٍ
مِنْ دُونِ الْآخَرِ قَالَ تَعَالَى فَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ
وَقَالَ وَالْعِيرُ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَقَالَ أَيَّتُهَا الْعِيرُ
إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ عِيسَى عِيسَى إِسْمُ نَبِيٍّ مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَصْرُوفٌ
قَالَ تَعَالَى يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ عَيْشٌ قَالَ
وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا أَيْ وَقْتَ مَعَايِشَ
يَتَعَيَّشُونَ بِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا
مَعَايِشَ هُوَ جَمْعُ مَعِيشَةٍ عَلَى وَزْنِ مَفْعَلَةٍ
وَهُوَ مَا يُعَاشُ بِهِ مِنَ النَّبَاتِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْحَيَوَانِ
وَالْيَاءُ أَصْلِيَّةٌ مُتَحَرِّكَةٌ فَلَا تَنْقَلِبُ فِي الْجَمْعِ
فَعَلَى قَوْلِ الْجُمْهُورِ إِنَّ مَعَايِشَ مَفَاعِلَ
مِنَ الْعَيْشِ مِنْ بَابِ عَاشَ فَالْمِيمُ زَائِدَةٌ
وَوَزْنُ مَعَايِشَ مَفَاعِلُ فَلَا يُهْمَزُ وَبِهِ قَرَأَ
السَّبْعَةُ وَقِيلَ هُوَ مِنْ مَعِيشَ فَالْمِيمُ أَصْلِيَّةٌ
فَوَزْنُ مَعِيشَةٍ فَعِيلَةٌ وَوَزْنُ مَعَايِشَ فَعَائِلُ
فَيُهْمَزُ وَبِهِ قَرَأَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ وَالْأَعْرَجُ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَعِيشَةً ضَنْكًا قِيلَ إِنَّ الْمُرَادَ

یعنی اسکو عیب دار کیا یا بالفعل جیسا اللہ کریم نے فرمایا
پس میں نے چاہا اس کو عیب دار کر دوں اور یا بات سے
اور یہ اسوقت ہے جبکہ تو اسکی مذمت کرے جیسا یہ قول
کہ عتبہ فلانا (میں نے فلان کو عیب لگایا) عِيرٌ عیر کہتے
ہیں اون لوگوں کو کہ جنکا زاد راہ ساتھ لادا ہوا ہو اور یہ
مردوں اور اونٹوں کا نام ہے اگرچہ کبھی خاص ایک ایک میں
استعمال ہوتا ہے فرمایا پس جب قافلہ جدا ہوا اور فرمایا اور
جس قافلہ میں ہم آئے ہیں اے قافلہ کے لوگو تم چور ہو۔
عِيسَى عِيسَى ۔ عیسیٰ ایک نبی کا نام ہے جو کہ مشہور ہیں
فرمایا اے عیسیٰ میں خود تجھے ماروں گا۔
عَيْشٌ ۔ فرمایا اور ہم نے دن کو معاش کا
وقت بنایا اور یہ قول اور بنائی ہم نے اسمیں وہ
چیزیں جو تمہاری معاش کا ذریعہ ہیں نباتات وحیوانات
وغیرہ سے اور معائش معیشہ کی جمع ہے اور یا
اصلی ہے حرکات کے ساتھ پس جمع میں بدلی نہیں
اور جمہور کے قول کیموافق معائش مفاعل کے وزن پر
عیش سے عاشق کی باب سے اور میم زائد اور معائش کا وزن
معائش کا وزن مفاعل پس ہمزہ نہ پڑھا جائیگا اور
ساتوں نے یونہی پڑھا ہے اور کہا گیا ہے کہ معیشہ
سے ہے پس میم اصلی ہے اور اس کا وزن فعیلہ
ہے اور معائش کا وزن فعائل ہے پس ہمزہ پڑھا
جائیگا اور ابو جعفر مدنی اور اعرج نے یونہی پڑھا ہے
اور یہ قول تنگ معاش کیا گیا ہے کہ تنگ معاش سے مراد

أَيْ لَا أَجْعَلُ عَهْدِيْ لِمَنْ كَانَ ظَالِمًا وَقَالَ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ وَعَهَدَ فُلَانٌ اِلٰى فُلَانٍ بِعَهْدٍ اَيْ اَلْقٰى اِلَيْهِ الْعَهْدَ وَاَوْصَاهُ بِحِفْظِهٖ قَالَ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَهْدُ اللّٰهِ تَارَةً يَكُوْنُ بِمَا ذَكَّرَهٗ فِيْ عُقُوْلِنَا وَتَارَةً يَكُوْنُ بِمَا اَمَرَ بِهٖ بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَّةِ مَا نَلْتَزِمُهٗ وَلَيْسَ بِلَازِمٍ فِيْ اَصْلِ الشَّرْعِ كَالنَّذْرِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا وَعَلٰى هٰذَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ وَكُلَّمَا عَاهَدُوْا عَهْدًا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ وَالْمُعَاهَدُ فِيْ عُرْفِ الشَّرْعِ يَخْتَصُّ بِمَنْ يَدْخُلُ مِنَ الْكُفَّارِ فِيْ عَهْدِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلِذٰلِكَ قَالَ الْعَهْدُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ

یعنی میں ظالموں کے لئے عہد نہیں کرتا اور فرمایا اللہ سے بڑھکر کون اپنے عہد کو زیادہ پورا کرنیوالا ہے عہد فلان الی فلان بعہد یعنی اس کے ساتھ عہد کیا اور وصیت کی اسکو اسکی حفاظت کی فرمایا اور ضرور ہم نے عہد کیا آدم سے کیا میں نے تمہارا طرف عہد نہیں ڈالا بیشک اللہ نے ہماری طرف عہد ڈالا ہے اور عہد ڈالا ہم نے ابراہیم کیطرف اور اللہ کا عہد کبھی اس کے ساتھ ہوتا ہے جو کہ ہمارے مرکوز ہے اور اس کے امر کے ساتھ کتاب اور سنت کے ساتھ جیسا کہ ہم التزام کرتے ہیں اور وہ شرع میں ہیں لازم نہیں ہوتا جیسی نذریں اور جو انکی قائم مقام ہے اور اسی پر یہ قول خداوندی ہے اور بعض انسے وہ ہیں جنہوں نے عہد کیا اللہ سے اور سب نے کوئی عہد کیا پہلے عہد کیا تھا اللہ سے اور معاہد عرف شرع میں خاص ہے اس شخص سے جو کہ کفار سے اہل اسلام کے عہد میں داخل ہو جائے اور والعہد بھی آنحضرت نے فرمایا کوئی مومن کافر کے عوض قتل نہ کیا جاوے اور نہ کوئی ذو عہد عہد میں قتل کیا جاوے

(مفردات) عِهْنٌ - اَلْعِهْنُ الصُّوْفُ الْمَصْبُوْغُ وَالْقِطْعَةُ مِنْهُ عِهْنَةٌ قَالَ تَعَالٰى وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ شَبَّهَ الْجِبَالَ بِالصُّوْفِ الْمُصَبَّغِ لِاَنَّهٗ وَبِالْمَنْفُوْشِ مِنْهَا لِتَمَزُّقِ اَجْزَائِهٖ

عِهْنٌ رنگی ہوئی اون کو کہتے ہیں اور اس کے ٹکڑہ کو عہنۃ کہتے ہیں فرمایا اور پہاڑ دھنے ہوئی اونکی مانند ہونگے پہاڑونکو رنگی اور دھنی ہوئی اون سے اسوجہ سے تشبیہ دی ہے کہ اس کے اجزا دیکھنے اور جدا ہوتے ہیں

بَابُ الْعَيْنِ حَرْفُ الْبَاءِ

عین کا باب حرف باء کے ساتھ

عَابَ الْعَيْبُ وَالْعَابُ اَلْاَمْرُ الَّذِيْ يَصِيْرُ بِهِ الشَّيْءُ مَعِيْبًا اَوْ مُعَرًّا لِلنَّقْصِ وَعِبْتُهٗ

عَابَ عیب اور عاب وہ امر ہے کہ جس کے ساتھ شئے عیبناک نقص کے لئے مقرر ہو اور عبتہ

وَمِنْهُ عَالَةُ الْفَرِيضَةِ إِذَا زَادَتْ فِي الْقِسْمَةِ وَبِهَا سُمِّيَتْ الْعَوْلُ جو مقرر ہے اصحاب فرائض کے لئے آئت کیساتھ عوم
الْمُسَمَّاةُ لِإِصْحَابِهَا بِالنَّصِّ عَوْمٌ الْعَامُ كَالسَّنَةِ لَكِنَّ كَثِيرًا مَا تُسْتَعْمَلُ السَّنَةُ فِي الْحَوْلِ عام سنتہ یعنی سال کو کہتے ہیں لیکن سنتہ زیادہ تر اس سال
الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الشِّدَّةُ وَالْجَدْبُ وَلِهَذَا يُعَبَّرُ عَنِ الْجَدْبِ بِالسَّنَةِ وَالْعَامُ مَا فِيهِ میں استعمال ہوتا ہے کہ جسمیں سختی اور قحط ہو اور اسیوجہ سے
الرَّخَاءُ وَالْخِصْبُ قَالَ تَعَالَى فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ وَقَالَ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ قحط سے تعبیر سنتہ کے ساتھ کیجاتی ہے اور عام اسکو زیادہ تر
إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا وَعَنْ بَعْضِهِمْ لَا يُفَرِّقُ عَوَامُّ النَّاسِ بَيْنَ الْعَامِ وَالسَّنَةِ وَيَجْعَلُونَهُمَا کہتے ہیں کہ جسمیں نرمی اور خوشحالی ہو فرمایا اسمیں لوگو پر مینہ برسے گا
بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ غَلَطٌ بَلِ السَّنَةُ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ عَدَدْتَهُ إِلَى مِثْلِهِ وَالْعَامُ لَا يَكُونُ إِلَّا ہونگی اور اسمیں نچوڑیں گے اور فرمایا پس ٹھہرا دنہیں ہزار
شِتَاءً وَصَيْفًا وَعَلَى هَذَا فَالْعَامُ أَخَصُّ مِنَ السَّنَةِ فَكُلُّ عَامٍ سَنَةٌ وَلَيْسَ كُلُّ سَنَةٍ سال سوا پچاس سال کے اور بعضوں سے منقول ہے کہ
عَامًّا عَوْنٌ الْعَوْنُ وَالْمُعَاوَنَةُ الْمُظَاهَرَةُ عوام الناس عام اور سنتہ میں کچھ فرق نہیں کرتے بلکہ
يُقَالُ فُلَانٌ عَوْنِي أَيْ مُعِينِي وَقَدْ أَعَنْتُهُ دونوں کو ایک ہی معنے رکھتے ہیں اور یہ غلط ہے بلکہ سنتہ
قَالَ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ وَهُمْ يَتَعَاوَنُونَ وَالتَّعَاوُنُ التَّظَاهُرُ قَالَ تَعَالَى تَعَاوَنُوا تو وہ سال ہے کہ جسدن سے تونے شمار کیا ہے پھر اسی
عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَالْإِسْتِعَانَةُ طَلَبُ الْعَوْنِ قَالَ تَعَالَى دن تک اور عام نہیں ہوتا مگر سردی گرمی پس اُس بنا پر عام
اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَقَالَ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وَالْعَوَانُ بِالْفَتْحِ الْمُتَوَسِّطُ مِنَ النَّاسِ خاص ہے سنتہ سے پس ہر ایک عام سنتہ ہے اور عکس
وَالْبَهَائِمِ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ قَالَ تَعَالَى لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ نہیں ہے عَوْنٌ۔ عون اور معاونتہ مدد کرنیکو کہتے ہیں
کہا جاتا ہے فلان عونی یعنی فلان میرا معین ہے اور قد اعنتہ
یعنی میںنے اسکی اعانت کی فرمایا پس میری مدد کرو قوت کے
ساتھ اور اعانت کی ہے اسکی اسپر اور لوگوں نے اور تعاونوا
ایکدوسرکیو مدد دینا ہے فرمایا ایک دوسرکی مدد کرو نیکی
اور تقوی پر اور نہ کرو گناہ پر اور تعدی پر اور استعانت مدد
مانگنی کو کہتے ہیں فرمایا مدد مانگو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اور
فرمایا اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور عوان میانہ عمر کو کہتے ہیں
انسانوں اور چارپایوں سے یعنی چھوٹے اور بڑے کے درمیان کو
فرمایا نہ بوڑھی اور نہ بچی جوان ہو اس کے مابین

بِالْمَعِيشَةِ الضَّنْكِ عَذَابُ الْقَبْرِ بِقَرِينَةِ ذِكْرِ الْقِيَامَةِ بَعْدَهَا وَلَا يَجُوزُ اَنْ يُرَادَ بِهَا سُوْءُ الْحَالِ فِي الدُّنْيَا لِاَنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْكُفَّارِ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا مَعِيْشَةٌ طَيِّبَةٌ هَنِيْئَةٌ غَيْرُ ضَنْكٍ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ فَفِيْهَا اِشَارَةٌ لِلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مُخْتَصَّةٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَالتَّعَيُّشُ تَكَلُّفُ اَسْبَابِ الْمَعِيْشَةِ وَعَائِشَةُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مَهْمُوْزَةٌ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَلَا تَقُلْ عَيْشَةُ

عذاب قبر ہے اس قرینہ سے کہ قیامت کا ذکر اس کے بعد آیا ہے اور جائز نہیں کہ اس دنیا میں کوئی بدحالی لیجائے کیونکہ بہت سے کافروں کے لئے دنیا عمدہ اور خوشگوار عیش ہے اور تنگ ہرگز نہیں ہے لیکن اور کہیں کا یہ قول پسندیدہ عیش میں پس اسمیں اشارہ ہے دنیا اور آخرت کیطرف اور یہ مومنوں کے ساتھ مختص ہے اور تعیش کہتے ہیں اسباب معاش میں تکلف کرنیکو اور عائشہ حضرت ابوبکر صدیق کی لڑکی آنحضرت کی بی بی کا نام ہے اور یہ ہمزہ کے ساتھ ہے جوہری نے کہا ہے کہ عیشہ مت کہو۔

عِيْبَق

عِيْشَةٌ عِيْنَقٌ اَلْعَائِقُ الصَّارِفُ عَمَّا يُرَادُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْهُ عَوَائِقُ الدَّهْرِ يُقَالُ عَاقَهٗ وَعَوَّقَهٗ وَاَعْنَقَهٗ قَالَ تَعَالٰى قَدْ يَعْلَمُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ اَيِ الْمُثَبِّطِيْنَ الصَّارِفِيْنَ عَنْ طَرِيْقِ الْخَيْرِ وَرَجُلٌ عَوِقٌ وَعَوُقَةٌ يَعُوْقُ النَّاسَ عَلَى الْخَيْرِ وَيَعُوْقُ اِسْمُ صَنَمٍ قَالَ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً اَلْعَيْلَةُ وَالْعَالَةُ اَلْفَاقَةُ وَالْفَقْرُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى اَيْ فَقِيْرًا فَاَغْنَاكَ عَيِلَ عَالَهٗ وَعَالَهٗ يَتَقَارَبَانِ اَلْعَوْلُ يُقَالُ فِيْمَا يُهْلِكُ وَالْعَوْلُ فِيْمَا يَثْقُلُ يُقَالُ مَا عَالَكَ فَهُوَ قَائِلٌ اِلَيْهِ وَمِنْهُ الْعَوْلُ وَهُوَ تَرْكُ النَّصَفَةِ بِاَخْذِ الزِّيَادَةِ قَالَ تَعَالٰى ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا

عیشہ عیق۔ عائق کہتے ہیں اچھی مراد سے پھیر نیوالی شئے کو اور اسی سے عوائق الدہر ہیں (زمانہ کے حوادث) کہا جاتا ہے عاقہ اور عوقہ اور اعناقہ فرمایا فرور اللہ جانتا ہے ڈھیل کرنیوالوں کو طریق خیر سے روکنے والوں کو اور رجل عوق اور عوقۃ یعنی وہ مرد جو لوگوں کو خیر پر روکتا ہے اور یعوق ایک بت کا نام ہے فرمایا اور یغوث اور یعوق فرمایا اور اگر تم عیلہ (فقر) سے ڈرو عیلہ اور عالہ فاقہ اور فقر کو کہتے ہیں اور یہ قول اور تجھکو فقیر پایا پس غنا کیا عیل عالہ اور غالہ دونوں قریب قریب ہیں اور عول کہا جاتا ہے اسمیں جو ہلاک کرے اور عول اسمیں جو ثقیل ہو کہا جاتا ہے جو تجھ پر بھاری ہو وہ میرے لئے بھی بھاری ہے اور اسی سے عول ہے اور وہ انصاف کا ترک ہے زیادت کے لینے سے فرمایا یہ بہت قریب ہے اس سے

ظَهَرَ اِلَّا مَا كَانَ الْمَقْصُوْدُ مِنْهُمَا الْعُضْوَيْنِ
وَقِيْلَ لِلذَّهَبِ عَيْنٌ تَشْبِيْهًا بِهَا فِيْ كَوْنِهَا
اَفْضَلَ الْجَوَاهِرِ لِاَنَّ هٰذِهِ الْجَارِحَةَ اَفْضَلُ
الْجَوَارِحِ وَمِنْهُ قِيْلَ اَعْيَانُ الْقَوْمِ لِاَفَاضِلِهِمْ
وَاَعْيَانُ الْاُخْوَةِ لِبَنِيْ اَبٍ وَاُمٍّ وَقَالَ
بَعْضُهُمُ الْعَيْنُ اِذَا اُسْتُعْمِلَ فِيْ مَعْنٰى ذَاتِ
الشَّيْءِ فَيُقَالُ كُلُّ مَالٍ عَيْنٌ فَكَاسْتِعْمَالِ
الرَّقَبَةِ فِي الْمَمَالِيْكِ وَتَسْمِيَةِ النِّسَاءِ بِالْفَرْجِ
مِنْ حَيْثُ اَنَّهُ هُوَ الْمَقْصُوْدُ مِنْهُنَّ وَيُقَالُ
لِمَنْبَعِ الْمَاءِ عَيْنٌ تَشْبِيْهًا بِهَا لِمَا فِيْهَا مِنَ الْمَاءِ
وَمِنْ عَيْنِ الْمَاءِ اُشْتُقَّ مَاءٌ مَعِيْنٌ ظَاهِرٌ
لِلْعُيُوْنِ وَعَيْنٌ سَائِلٌ قَالَ تَعَالٰى عَيْنًا
فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا وَقَالَ وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ
عُيُوْنًا وَقَالَ فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ وَقَالَ
عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ وَقَالَ عَيْنُ الْقَطْرِ وَقَالَ
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَقَالَ مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ
وَقَالَ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَزُرُوْعٍ وَتَقُوْلُ
عِنْتُ الْبِيْرَ اَثَرْتُ عَيْنَ مَاءِهَا قَالَ تَعَالٰى
ذَاتَ قَرَارٍ وَمَعِيْنٍ وَقَالَ بِمَاءٍ مَعِيْنٍ وَقِيْلَ
اَلْيَمُّ فِيْهِ اَصْلِيَّةٌ وَاِنَّمَا هُوَ مِنْ مَعَنْتُ
وَتُسْتَعَارُ الْعَيْنُ لِلْمِيْلِ فِي الْمِيْزَانِ وَيُقَالُ
لِبَقَرِ الْوَحْشِيِّ اَعْيُنٌ وَعَيْنَاءُ لِحُسْنِ عَيْنِهَا
وَجَمْعُهَا عِيْنٌ وَبِهَا شُبِّهَ النِّسَاءُ قَالَ تَعَالٰى

اور اسقدر رسوا رہونگا کیونکہ مقصود ان سے یہی دو عضو
ہیں اور سونے کو بھی عین کہتے ہیں کیونکہ افضل الجواہر ہونے
میں آنکھ سے مشابہ ہے جیسے آنکھ افضل الاعضا ہے
اور اسی سے اعیان القوم انہیں سے افضلوں کو کہا جاتا
ہے اور اعیان الاخوت حقیقی بھائیوں کو جو کہ ماں باپ دونوں
کیطرف سے ہوں اور بعض نے کہا ہے عین جبکہ ذات کی چیز
میں استعمال ہو پس کہا جاتا ہے ہر ایک وہ چیز کہ جسکے
لئے عین ہے پس اسکا استعمال رقبہ کی مانند ہے غلاموں
اور عورتوں کے نام کی مانند فرج کے ساتھ کیونکہ یہی مقصود
ہوا ان سے اور کہا جاتا چشمہ کو عین اسمیں پانی ہونے کیوجہ سے
اور عین یعنے چشمہ سے ماء معین مشتق کیا گیا ہے جو کہ چشموں سے
نکلتا ہے اور عین سائل چشم لینے والا فرمایا چشمہ سے جسکا نام
سلسبیلا ہے اور فرمایا اور زمین میں ہم نے چشمے نکالے اور فرمایا
انمیں دو جا چشمے ہیں اور فرمایا پھوٹنے والے دو چشمے
اور فرمایا رال کا چشمہ اور فرمایا باغ اور چشمے اور فرمایا باغوں
اور چشموں سے اور فرمایا اور باغ اور چشمے اور رکھیتیں
اور تم کہو گے عنت البیر اثرۃ عین ماءہا فرمایا قرار
والی اور چشمہ دار اور فرمایا چشمہ دار پانی اور
کہا گیا ہے کہ میم اسمیں اصل ہے اور یہ معنتہ
سے اور عین کا لفظ ترازو کی ڈنڈی کے لئے بھی مستعار
ہے اور کہا جاتا ہے بیل گائی کو اعین اور عینا کیونکہ
اسکی آنکھ خوبصورت ہوتی ہے اور اسکی جمع عین
اور اسی سے عورتوں کو تشبیہ دیجاتی ہے

وَالْجَمْعُ عُيُونٌ وَالْأَصْلُ بِضَمِّ الْوَاوِ وَلٰكِنْ
سُكِّنَ تَخْفِيفًا عَيْنٌ. اَلْعَيْنُ الْجَارِحَةُ
قَالَ تَعَالٰى اَلْعَيْنُ بِالْعَيْنِ وَقَالَ قُرَّةُ عَيْنٍ لِّي
وَقَالَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَيُقَالُ لِذِي الْعَيْنِ
وَلِلْمُرَاعِ لِشَيْءٍ عَيْنٌ وَفُلَانٌ بِعَيْنِي اَيْ اَحْفَظُهُ
وَاُرَاعِيهِ كَقَوْلِكَ هُوَ بِمَرْاًى مِنِّي وَمَسْمَعٍ
وَجَمْعُ الْعَيْنِ عُيُونٌ وَاَعْيُنٌ قَالَ تَعَالٰى عَلٰى
اَعْيُنِ النَّاسِ اَيْ مُعَايَنَةً مُشَاهَدَةً بِمَرْاًى
مِنَ النَّاسِ وَمَنْظَرٍ وَقَالَ وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ
مِنَ الدَّمْعِ وَقَالَ تَجْرِي بِاَعْيُنِنَا اَيْ بِحَيْثُ
تَرٰى وَتَحْفَظُ وَقَوْلُهُ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِي اَيْ
بِكَلَاءَتِي وَحِفْظِي وَمِنْهُ عَيْنُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
اَيْ كُنْتَ فِي حِفْظِ اللّٰهِ وَرِعَايَتِهِ وَقِيلَ جَعَلَ
حَفَظَتَهُ وَجُنُودَهُ الَّذِينَ يَحْفَظُونَهُ وَتُسْتَعَارُ
الْعَيْنُ لِمَعَانٍ اَيْضًا هِيَ مَوْجُودَةٌ فِي الْجَارِحَةِ
بِنَظَرَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَاسْتُعِيرَ لِلثَّقْبِ فِي الْمَزَادَةِ
تَشْبِيهًا بِهَا فِي الْهَيْئَةِ وَفِي سَيَلَانِ الْمَاءِ
مِنْهَا فَاشْتُقَّ مِنْهَا سُقَاءٌ عَيْنٍ وَمُتَعَيِّنٌ
اِذَا سَالَ مِنْهَا وَقَوْلُهُمْ عَيْنٌ قِرْبَتَكَ
اَيْ صُبَّ فِيهَا مَا يَنْسَدُّ بِسَيَلَانِهِ اٰثَارُ
خَرْزِهَا وَقِيلَ لِلْمُتَجَسِّسِ عَيْنٌ تَشْبِيهًا بِهَا
فِي نَظَرِهَا كَمَا تُسَمَّى الْمَرْاَةُ فَرَجًا وَالْمَرْكُوبُ
ظَهْرًا فَيُقَالُ فُلَانٌ يَمْلِكُ كَذَا فَرَجًا وَكَذَا

اور جمع اسکی عیون ہے اور اصل اس کا واو کے ضمہ کے ساتھ
ہے لیکن تخفیف کے لئے ساکن کیا گیا ہے عَیْنٌ یعنی آنکھ
کو کہتے ہیں فرمایا آنکھ آنکھ کے عوض اور فرمایا میری آنکھ
کی ٹھنڈک اور فرمایا سرد ہوا اسکی آنکھ اور آنکھ والیکو
عین کہتے ہیں اور کسی شیئے کے تاڑنے اور رعائت رکھنے والیکو
عین کہتے ہیں اور فلان بعینی یعنی اسکی حفاظت کرتا ہوں
اور اسکی مراعائت کرتا ہوں جیسا تیرا یہ قول ہو بمرائی منی
دو دیکھنے سننے میں ہے) اور عین کی جمع عیون اور اعین ہے
فرمایا لوگوں کی آنکھوں پر یعنی سامنے اور فرمایا اور آنکھیں
بہاتی ہیں آنسو اور فرمایا جاری ہوتی ہے ہمارے سامنے
اور فرمایا اور بنا کشتی ہمارے سامنے اور یہ قول پس تو
ہمارے سامنے ہے یعنی ایسے طور پر ہے کہ ہم دیکھتے اور حفاظت کرتے ہیں
اور یہ قول اور تو بنایا کیا جائے میرے سامنے یعنی میری دیکھ
اور حفاظت میں اور اسی سے ہے عین اللہ علیک یعنی اللہ کی حفظ
میں اور رعائت میں اور کہا گیا ہے کہ بنایا ہے محافظوں اور اپنے
نگہبانوں کو جو کہ حفاظت کرتے ہیں اور عین بہت معنوں کو لیے ہوئے
ہوتا ہے جو کہ موجود ہیں آنکھ میں مختلف لحاظوں سے اور یہ مستعار
ہے مشک کے سوراخ کے شکل میں مشابہت کیوجہ سے اور جاری
ہونے کیوجہ سے اور مشتق ہے اس سے سقاء عین اور متعین یعنی
اس سے بہنے لگا اور ان کا یہ قول عین قربتک یعنی ڈال اس میں جو کہ
روک دے جو بند ہو جاویں جاری ہونیسے اسکی رگیں اور جاسوس
کو عین کہا جاتا ہے دیکھنے میں تشبیہ کیوجہ سے جیسا کہ نام رکھا جاتا
عورت فرج اور سواری کا ظہر پس کہا جاتا ہے فلان مالک ہے اتنے فرج

ذٰلِكَ غَبْنًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ
اَیْ یَوْمُ یَغْبُنُ فِیْهِ اَهْلُ الْجَنَّةِ اَهْلَ النَّارِ
لِاَنَّ اَهْلَ الْغَبْنِ اَهْلُ النُّقْصِ فِی الْمُعَامَلَةِ وَالْمُبَایَعَةِ
وَالْمُقَاسَمَةِ فَقَوْلُهٗ یَوْمُ التَّغَابُنِ مُسْتَعَارٌ مِنْ
تَغَابُنِ الْقَوْمِ فِی التِّجَارَةِ وَقَالَ الرَّاغِبُ یَوْمُ
التَّغَابُنِ یَوْمُ الْقِیَامَةِ بِظُهُوْرِ الْغَبْنِ فِی الْمُبَایَعَةِ
اَلْمُشَارُ اِلَیْهَا بِقَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ
نَفْسَهُ وَقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی الْاٰیَةَ وَبِقَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ
یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَعَلِمُوْٓا اَنَّهُمْ
غُبِنُوْا فِیْ مَا تَرَكُوْا مِنَ الْمُبَایَعَةِ وَفِیْ مَا تَعَاطَوْهُ
مِنْ ذٰلِكَ جَمِیْعًا وَسُئِلَ بَعْضُهُمْ عَنْ یَوْمِ التَّغَابُنِ
فَقَالَ شَدَدْنَا وَاَلْاَشْیَاءُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَقَادِیْرِهِمْ
فِی الدُّنْیَا قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِیْنَ اَصْلُ الْغَبْنِ
اِخْفَاءُ الشَّیْءِ اَهْلَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْغَیْنِ وَ
حَرْفَ التَّاءِ لِیَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

غبن شمار کیا اور یہ قول یہ تغابن کا دن ہے یعنی جسمیں
اہل دوزخ جنتیوں کو گھاٹے میں ڈالینگے کیونکہ اہل غبن
وہ ہیں جو نقص والے ہوں معاملہ اور مبایعت اور مقا
میں پس یوم التغابن مستعار ہے تجارت میں لوگوں کے
تغابن سے راغب نے کہا ہے کہ یوم التغابن قیامت کا دن
ہے گھاٹے ظاہر ہونے کے ساتھ اس بیع شراء میں
جسکی طرف اس قول میں اشارہ ہے اور بعض لوگ بیچتے
ہیں اور اس قول میں بیشک اللہ نے خرید لیے ہیں
اور اسمیں جو کہ اللہ کے عہد اور اپنے پیمانوں کے عوض
تھوڑا مول لیتے ہیں پس وہ جان لینگے کہ ہم کو گھاٹا
ہوا ہے اسمیں جو ہم نے ترک کیا مبایعت سے اور اسمیں
جو ہم نے لیا ہے اس سے اور دریافت کیا گیا بعض
سے یوم التغابن کی نسبت تو کہا ظاہر ہونگی انکیلئے چیزیں اپنے
مقداروں کے خلاف اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ غبن کا اصل
کا پورا کرنا ہے اپنے غبن کا باب اور حرف تا کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم

بَابُ الْغَیْنِ حَرْفُ الثَّاءِ

غین کا باب حرف ثا کے ساتھ

غُثَاءٌ اَلْغُثَاءُ بِالضَّمِّ وَالْمَدِّ مَا یَجِیْءُ فَوْقَ السَّیْلِ
مِمَّا یَحْمِلُ مِنَ الزَّبَدِ وَالْوَسَخِ وَغَیْرِهٖ قَالَ تَعَالٰی
فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً اَیْ اَهْلَكْنَاهُمْ فَذَهَبْنَا بِهِمْ
كَمَا یَذْهَبُ السَّیْلُ الْغُثَآءَ وَقِیْلَ غُثَآءً اَیْ
یَبِیْسًا قَالَ الرَّاغِبُ اَلْغُثَاءُ غُثَاءُ السَّیْلِ اَلْقَذَّ
وَهُوَ مَا یَطْفُوْ وَیَتَفَرَّقُ مِنَ النَّبَاتِ الْیَابِسِ اھ

غثاء غثاء ضم اور مد کے ساتھ جھاگ وغیرہ جو سیلاب
کے اوپر ہوتا ہے فرمایا پس بنا دیا ہم نے انکو غثاء
یعنی ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور ان کو لے گئے جیسا
کہ سیلاب غثاء کو لیجاتا اور کہا گیا ہے کہ غثاء یعنی
خشک راغب نے کہا ہے غثاء سیلاب کی جھاگ
وغیرہ اور یہ وہ ہے جو اس کے اوپر ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے خشک

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ وَقَالَ وَحُوْرٌ عِيْنٌ عَمِيَ الْاَعْيَاءُ عِجْزٌ يَلْحَقُ الْبَدَنَ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَيُّ عِجْزٌ يَلْحَقُ فِي قَوْلِ الْاَمْرِ وَالْكَلَامِ قَالَ تَعَالٰى اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ وَقَالَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ وَمِنْهُ عَيَّ فِي مَنْطِقِهٖ عَيًّا فَهُوَ عَيٌّ وَرَجُلٌ عَيَايَاءُ اَيْ عَيٌّ بِالْكَلَامِ وَالْاَمْرِ وَدَاءٌ عِيَاءٌ لَا دَوَاءَ لَهٗ	فرمایا نظر نیچے رکھنے والیں نیل گائی کے مشابہ آنکھوں والیاں حور جنکی آنکھ نیل گائے کی مشابہ تھی اعیا بدن کا چلنے سے عاجز ہونا ہے (تکان) اور عی وہ عجز ہے جو کلام اور بات میں لاحق ہوتا ہے فرمایا کیا ہم پہلی پیدائش کے ساتھ تھک گئے ہیں اور فرمایا انکی پیدائش سے تھکا نہیں اور اسی سے اپنے بولنے میں تھک گیا فاعل کیلئے عی اور مرد عیایا اور جبکہ کلام اور امر سے عاجز آئے اور عیاء بیماری لادوا بیمار کو کہتے ہیں

كِتَابُ الْغَيْنِ — غین کی کتاب

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ الْبَاءِ — غین کا باب حرف باء کے ساتھ

غبر

غَبَرَ الْغَابِرُ اَلْمَاكِثُ بَعْدَ مَضْيِ مَا هُوَ مَعَهٗ قَالَ تَعَالٰى اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ يَعْنِيْ فِيْ مَنْ طَالَ اَعْمَارُهُمْ وَقِيْلَ فِيْمَنْ بَقِيَ وَلَمْ يَسِرْ مَعَ لُوْطٍ وَقِيْلَ فِيْمَنْ بَقِيَ بَعْدَ الْعَذَابِ وَفِيْ اٰيَةٍ اُخْرٰى قَالَ تَعَالٰى كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ وَفِيْ اُخْرٰى قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ

غبن

غَبْنٌ اَلْغَبْنُ اَنْ تَبْخَسَ صَاحِبَكَ فِيْ مُعَامَلَةٍ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ لِضَرْبٍ مِنَ الْاِخْفَاءِ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ مَالٍ يُقَالُ غَبَنَ فُلَانٌ وَاِنْ كَانَ فِيْ رَاْيٍ يُقَالُ غُبِنَ وَغَبِنْتَ كَذَا غَبْنًا اِذَا اُغْفِلْتَ عَنْهُ فَعَدَدْتَ

غَبَرَ۔ غبر غابر کہتے ہیں ساتھ والوں کے بعد ٹھہرنے والیکو فرمایا لیکن ایک بڑیا جو پیچھے رہنے والوں سے تھی یعنی انمیں کہ جنکی عمریں دراز ہوتی ہیں اور کہا گیا ہے کہ انمیں باقی رہے اور نہ گئے حضرت لوط کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ انمیں جو عذاب کے بعد باقی رہے اور دوسری آیت میں فرمایا پیچھے رہنے والونسے تھی اور ایک اور زمین ہے ہنی

غبن

وہ پوشیدہ طور پر پس اگر مال میں ہو تو کہا جاتا ہے فلان اور اگر رائے میں ہو تو پھر کہا جاتا ہے غبن اور غبنت کذا غبنا جبکہ تم کو اس سے غافل کیا جائے پس تم نے اس کو

اَطْعَمْتُهُ الْغَدَاءَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَالْتَنْظُرْ نَفْسٌ	اور یہ قول پس دیکھے ہر ایک جی جو کل کے لئے
مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اَرَادَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	آگے بھیجا ہے یعنی قیامت کے دن کے لئے اور
وَنَكَّرَهٗ لِتَعْظِيْمِ اَمْرِهٖ وَقَدْ غَدَوْتُ اَغْدُوْ	نکرہ تعظیم کے لئے لایا ہے اور قد غدوت اغدو فرمایا
قَالَ تَعَالٰى اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اَىْ اِذْهَبُوْا بِهٖ كَسُوَيْرٍ جا ؤ اپنی کھیتی میں	
فِىْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَغَدًا يُقَالُ لِلْيَوْمِ الَّذِىْ	اور کہا جاتا اس دن کو جو موجودہ دن کے بعد
بَلِىْ يَوْمِكَ الَّذِىْ اَنْتَ فِيْهِ قَالَ تَعَالٰى سَيَعْلَمُوْنَ	آتا ہے فرمایا ہے عنقریب کل جان لینگے کہ کون
غَدًا مِنَ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ وَنَحْوُهٗ لَمْ نُذْكَرْ	کذاب اور اکڑ باز ہے اور اسکی مانند ہم نے غین کا باب
بَابَ لِغَيْنٍ وَحَرْفَ الذَّالِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا	اور حرف ذال ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ الرَّاءِ — غین کا باب حرف راء کے ساتھ

غَرَّهٗ يُقَالُ غَرَّهُ الشَّيْطَانُ يَغُرُّهٗ بِالضَّمِّ غَرًّا — غرہ کہا جاتا ہے غرالشیطان یغرہ ضمہ کے ساتھ
غَرًّا بِالْفَتْحِ وَغُرُوْرًا بِالضَّمِّ وَغِرَّةً بِالْكَسْرِ — غرًا فتح کے ساتھ اور غرورًا ضمہ کے ساتھ اور غرۃ
اَلْاَخِيْرَةُ عَنِ اللِّحْيَانِىِّ وَغَرَرًا مُحَرَّكَةً عَنِ — کسرہ کے ساتھ یہ اخیر لحیانی سے منقول ہے اور غرًا
ابْنِ الْقَطَّاعِ فَهُوَ مَغْرُوْرٌ وَغَرِيْرٌ كَمَا مَرَّ — حرکات کے ساتھ ابن القطاع سے مروی ہے پس
اَلْاَخِيْرَةُ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدٍ خَدَعَهٗ وَاَطْمَعَهٗ — وہ مغرور اور غریر مانند امیر ہے اخیر ابی عبیدہ سے
بِالْبَاطِلِ قَالَ الشَّاعِرُ — مروی ہے اس کے معنے ہیں کہ اس کو دھوکا کیا اور
اِنَّ امْرَءً غَرَّهٗ مِنْكُنَّ وَاحِدَةٌ — باطل طمع دی شاعر نے کہا ہے۔ جس مرد کو کہ تم سے کسی
بَعْدِىْ وَبُعْدَكِ فِى الدُّنْيَا لَمَغْرُوْرُ — ایک نے باطل طمع دی ہے پس وہ میرے اور تیرے بعد
اِذَا لَمَغْرُوْرٌ جِدًّا اَوْ لَمَغْرُوْرٌ حَتٌّ مَغْرُوْرٌ — ضرور دھوکا دیا ہوا ہے یعنی وہ بہت دھوکا دیا گیا ہوا ہے
وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يَثْبُتْ فِى الْكَلَامِ فَائِدَةٌ لِاَنَّهٗ — یا پورا پورے دھوکا کھائے ہوا اور یہ بعضے نہ ہوں تو کلام
قَدْ عُلِمَ اَنَّ كُلَّ مَنْ غُرَّ فَهُوَ مَغْرُوْرٌ فَاَىُّ — بیفائدہ ہوجاتا کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ جسکو دھوکا دیا گیا ہے
فَائِدَةٍ فِىْ قَوْلِهٖ لَمَغْرُوْرٌ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا فُسِّرَ — وہ مغرور ہوتا ہے پس مغرور ہونے میں کونسا فائدہ بلکہ فائدہ اسی
كَذَا فِى الْمُحْكَمِ وَفِى الْقَامُوْسِ فَاغْتَرَّ هُوَ — طور پر ہے اور اسیطرح اسکی تفسیر کیگئی ہے محکم میں اور قاموس میں فاغتر ہو

لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْغَيْنِ وَحَرْفَ الْجِيْمِ وَالْحَاءِ وَالْخَاءِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

ہم نے عین کا باب اور حرف جیم اور حا اور خا کا ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ الدَّالِ

غین کا باب حرف دال کے ساتھ

غدر

غَدْرٌ اَلْغَدْرُ اَلْاِخْلَالُ بِشَيْءٍ وَتَرْكُهٗ وَالْغَدْرُ يُقَالُ لِتَرْكِ الْعَهْدِ وَمِنْهُ قِيْلَ فُلَانٌ غَادِرٌ وَجَمْعُهٗ غَدَرَةٌ وَغُدَّارٌ كَثِيْرُ الْغَدْرِ وَالْغَدِيْرُ اَلْمَاءُ الَّذِيْ يُغَادِرُهُ السَّيْلُ فِيْ مُسْتَنْقَعٍ يَنْتَهِيْ اِلَيْهِ وَجَمْعُهٗ غُدُرٌ وَغُدْرَانٌ وَالْغَدِيْرَةُ اَلشَّعْرُ الَّذِيْ تُرِكَ حَتّٰى طَالَ وَجَمْعُهَا غَدَائِرُ وَغَادَرَهٗ تَرَكَهٗ قَالَ تَعَالٰى لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً اَيْ لَا يَتْرُكُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا اَيْ لَمْ نُبْقِ اَحَدًا مِنْهُمْ غَدَقٌ قَالَ تَعَالٰى مَاءً غَدَقًا اَيْ غَزِيْرًا غَدَاةٌ اَلْغُدُوُّ وَالْغَدَاةُ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَقُوْبِلَ فِي الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ اَلْغُدُوُّ بِالْاٰصَالِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَقُوْبِلَ الْغَدَاةُ بِالْعَشِيِّ نَحْوُ قَوْلِهٖ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اَيْ جَرْيُهَا بِالْغَدَاةِ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَجَرْيُهَا بِالْعَشِيِّ كَذٰلِكَ وَقَوْلُهٗ اٰتِنَا غَدَاءَنَا اَلْغَدَاءُ بِالْمَدِّ الطَّعَامُ الَّذِيْ يُؤْكَلُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَهُوَ خِلَافُ الْعَشَاءِ بِالْمَدِّ اَيْضًا وَمِنْهُ يُقَالُ غَدَّيْتُهٗ تَغْدِيَةً اِذَا

غَدْرٌ غدر کہتے ہیں شئے اور اس کے ترک میں خلل انداز ہونے ہیں اور غدر کہا جاتا ہے عہد کے ترک اور اسی سے کہا گیا ہے فلان غادر ہے اور اسکی جمع غدرہ ہے اور غدار بہت غدر والا اور غدیر چھپڑ کا پانی ہے جو کہ سیلاب کسی گڑھے چھوڑ جاتا ہے جمع اسکی غدر اور غدران ہے اور غدیرہ وہ بال ہیں جو چھوڑے جائیں یہانتک کہ لمبے ہوجائیں جمع اسکی غدائر ہے اور غادرہ بمعنے ترک کے ہے فرمایا نہیں چھوڑتی ہے چھوٹی اور یہ قول پس نہیں چھوڑا ہم نے انسے ایک بھی غَدَقٌ - فرمایا بہت پانی

غدق

غدا

غَدَاءً - غدا - اور غداۃ دن کا پہلا حصہ اور قرآن مجید میں غدو کو اصال کے مقابل رکھا ہے جیسا یہ قول دن کے پہلے حصہ اور دن کے ڈھلنے کے وقت اور غداۃ کو عشی کے مقابل رکھا ہے جیسا یہ قول پہلے اور اخیری دن کے حصہ میں اور یہ قول غدوہا شہر اور رواحہا شہر یعنی اس کا پہلے پہر کا چلنا ایکماہ کی مسافت تھی اور یہ قول دے ہمکو صبح کی روٹی غداء مد کے ساتھ وہ کھانا ہے جو دن کے پہلے حصہ میں کھایا جاتا ہے اور یہ عشاء کے خلاف ہے جو مد کے ساتھ اور اسی سے کہا جاتا ہے تغدیۃ جبکہ تو اسکو صبح کا کھانا دے

اقوی الغارین واخبثهم وقال الزجاج
ویجوز ان یکون غرور بالضم وقال
فی تفسیره الغرور الاباطیل کانه
جمع غر مصدر غررته غرا قال الازهری
وهو احسن من ان یجعل غررت غرورا
لان المتعدی من الافعال لا یکاد تقع
مصادرها علی فعول الا شاذا وقد قال
الفراء غررته غرورا وقال ابو زید الغرور
الباطل وما اغررت به من شیء فهو غرور
وقال الزجاج ویجوز ان یکون جمع غار
مثل شاهد وشهود وقاعد وقعود
قلت وعلی هذا الاقوال قوله تعالی
لا یغرنک تقلب الذین وقوله زخرف
القول غرورا وقوله الا متاع الغرور
وقوله وغرتهم الحیوة الدنیا غرب
الغرب غیبوبة الشمس یقال غربت
تغرب غروبا ای بعدت وتواریت فی
مغیبها غربا ومغرب الشمس ومغیبها
بانها ای وقت مغیبها مصغرة غیر
مکبرة قال تعالی رب المشرق والمغرب
وقال ورب المغربین وقال ورب المشارق
والمغارب وقد تقدم الکلام فی ذکرهما
مستبینین ومجموعین وقال لا شرقیة

(دھوکا) دینے والوں سے زیادہ قوی اور خبیث ہے
اور زجاج نے کہا ہے کہ جائز ہے کہ غرور ضمہ کے ساتھ ہو
اور اسکی تفسیر کہا ہے کہ غرور اباطیل کو کہتے ہیں گویا
یہ جمع ہے غر کی جو کہ غررتہ غرا کی مصدر ازہری نے کہا ہے
کہ یہ اچھا ہے اس سے کہ غررت غرورا کیونکہ فعل متعدی
کا مصدر بجز شاذ و نادر کے فعول کے وزن پر نہیں آتا
اور فراء نے کہا ہے غررتہ غرورا اور ابو زید نے
کہا ہے کہ غرور باطل کو کہتے ہیں جس دھوکے کے ساتھ
تو دھوکا کھائے پس وہ غرور ہے اور زجاج نے
کہا ہے کہ یہ غار کی جمع ہو جیسا شاہد اور شہود اور
قاعد اور قعود میں کہتا ہوں کہ انہیں قولوں پر ہیں الحکیم
کے یہ اقوال دھوکے میں ان کا پھرنا اور یہ قول
لمع بات غرور کے طور پر اور یہ قول مگر غرور کا
اسباب اور یہ قول دھوکے میں ڈالا ان کو دنیا نے
غَرْبٌ مغرب کہتے ہیں سورج کے غائب ہونیکو
کہا جاتا ہے غربت تغرب غروبا دور ہو گیا اور
چھپ گیا اپنے چھپنے کی جگہ میں اور غرب اور مغرب شمس
اور مغیبان شمس سورج کے غائب ہونیکا وقت
یہ اسم تصغیر ہے اور مکبر نہیں فرمایا مشرق اور
مغرب کا رب اور فرمایا دو مغربوں کا رب
اور فرمایا اور مشرقوں اور مغربوں کا رب
اور اس کی بحث ان کے تثنیہ اور جمع کی بیان
میں ذکر ہو چکی ہے اور فرمایا اور نہ شرقی

وَفِي التَّاجِ قِيلَ الْغُرُورُ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ أَيْ مَا خَدَعَكَ وَسَوَّلَ لَكَ حَتَّى أَضَعْتَ مَا وَجَبَ عَلَيْكَ وَقَالَ غَيْرُهُ أَيْ مَا خَدَعَكَ بِرَبِّكَ وَحَمَلَكَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ وَالْأَمْنِ مِنْ عِقَابِهِ وَهٰذَا تَوْبِيخٌ وَتَنْبِيتٌ لِلْعَبْدِ الَّذِي يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُهُ وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ مَا غَرَّكَ بِفُلَانٍ أَيْ لَبِئْسَ اجْتَرَأْتَ عَلَيْهِ وَفِي الْحَدِيثِ عَجِبْتُ مِنْ عَزَّتِهِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْ إِغْتِرَارِهِ وَالْغَرُورُ الصَّبُورُ لِلدُّنْيَا صِفَةٌ غَالِبَةٌ وَبِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا يَغُرَّنَّكَ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ لِأَنَّهَا تَغُرُّ وَتَمُرُّ وَالْغُرُورُ مَا يَتَغَرْغَرُ بِهِ مِنْ أَدْوِيَةِ الْمَاءِ كَالْعُوقِ وَالسُّفُوفِ لِمَا يُلْعَقُ وَيُسَفُّ وَالْغَرُورُ أَيْضًا مَا غَرَّكَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَشَيْطَانٍ وَغَيْرِهِمَا قَالَهُ الْأَصْمَعِيُّ اهـ وَفِي الْبَصَائِرِ الْغَرُورُ مَا غَرَّكَ مِنْ مَالٍ وَجَاهٍ وَشَهْوَةٍ وَشَيْطَانٍ اهـ وَفِي الْقَامُوسِ أَوْ يُخَصُّ بِالشَّيْطَانِ اهـ وَفِي التَّاجِ أَيْ لِأَنَّهُ يَغُرُّ النَّاسَ بِالْوَعْدِ الْكَاذِبِ وَالتَّمْنِيَةِ وَبِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ وَلَا يَغُرَّنَّكَ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ وَسُمِّيَ بِهِ لِأَنَّهُ يَحْمِلُ الْإِنْسَانَ عَلَى الْمَحَابِّ وَوَرَاءَ ذٰلِكَ مَا يَسُوءُهُ كَفَانَا اللّٰهُ فِتْنَتَهُ وَقِيلَ إِنَّ الشَّيْطَانَ

(پس وہ مغرور ہوا) اور تاج میں ہے کہ غرور کا قول کیا اور ابو اسحاق نے اللہ کریم کے اس قول میں کہا ہے ما غرک بربک الکریم کہ اس کے معنے ہیں کہ کس نے دھوکا دیا تجھے اپنے رب سے اور اماده کیا تجھکو معصیت اور اس کے عذاب سے بیخوف ہونے پر اور یہ توبیخ اور چپ کرانا ہے اس بندے کو جو کہ اللہ کی تدبیر سے بیخوف ہو جاتا ہے اور ڈرتا نہیں اور اصمعی نے کہا ہے ما غرک بفلان یعنی تو نے کس طرح اسپر جرأت کی اور حدیث میں ہے میں تعجب کرتا ہوں اس کے اللہ پر مغرور ہونے سے اور غرور صبور کی مانند دنیا کو کہتے ہیں اور یہ صفت غالبہ ہے اور اسی کے ساتھ تفسیر کیگئی ہے اللہ کریم کے اس قول کی اور نہ دھوکا دے تجھکو اللہ کی نسبت دنیا کیونکہ وہ دھوکا دیتی ہے اور غرور وہ دوا جس کے ساتھ غرغرہ کیا جاتا ہے مثل لعوق سفوف کی اسکے لئے جو چاٹی اور پھانکی جاتی ہے اور غرور اسکو بھی کہتے ہیں جو انسان شیطان وغیرہ دھوکا باز ہو اصمعی نے یہ کہا ہے الخ اور بصائر میں ہے غرور کہتے ہیں اسکو جو تجھے دھوکا دے مال و جاہ اور شہوت اور شیطان سے الخ اور قاموس میں ہے یا شیطان کے ساتھ مخصوص ہے الخ اور تاج میں ہے کہ اس لئے کہ وہ جھوٹے وعدے اور آرزو دلا کر دھوکا دیتا ہے اور اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کیگئی ہے کہ اللہ کی نسبت تجھکو شیطان دھوکا نہ دے اور کہا گیا ہے یہ نام اس کا اسوجہ سے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ انسان کو

لِكُلِّ غَايَةٍ يَتَعَرَّاهُ إِذَا رَآكَهَا وَمِنْهُ فِي الدُّعَاءِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي لِلْبَلَاءِ غَرَضًا وَالْجَمْعُ أَغْرَاضٌ
فَالْغَرَضُ ضَرْبَانِ غَرَضٌ نَاقِصٌ وَهُوَ الَّذِي
يَتَشَوَّقُ بَعْدَهُ شَيْءٌ آخَرُ كَالْيَسَارِ وَالرِّيَاسَةِ
وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِمَّا يَكُونُ مِنْ أَغْرَاضِ النَّاسِ
وَتَامٌّ وَهُوَ الَّذِي لَا يَتَشَوَّقُ بَعْدَهُ شَيْءٌ
آخَرُ كَرِضْوَانِ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ غَرَفَ غَرْفٌ
رَفْعُ الشَّيْءِ وَتَنَاوُلُهُ يُقَالُ غَرَفْتُ الْمَاءَ
وَالْمَرَقَ وَالْمَعْرَفَةُ مَا يُغْتَرَفُ وَالْغَرْفَةُ
لِلْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ وَالْمَغْرَفَةُ لِمَا يُتَنَاوَلُ بِهِ
قَالَ تَعَالٰى إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً وَالْغُرْفَةُ
عُلِّيَّةٌ مِنَ الْبِنَاءِ وَسُمِّيَ مَنَازِلُ الْجَنَّةِ غُرَفًا
قَالَ تَعَالٰى وَيُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا
وَقَالَ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا وَقَالَ تَعَالٰى فِي الْغُرُفَاتِ
آمِنُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ
مَبْنِيَّةٌ قِيلَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِمَاذَا بُنِيَتْ هٰذِهِ الْغُرَفُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ غُرَفٌ بَنَاهَا اللّٰهُ
لِأَوْلِيَائِهِ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ
سُقُوفُهَا الذَّهَبُ مَحْبُوكَةٌ بِالْفِضَّةِ بِكُلِّ
غُرْفَةٍ مِنْهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ عَلٰى كُلِّ
بَابٍ مِنْهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهِ وَفِيهَا فُرُشٌ

ہر ایک نہایت اور مقصود کے لئے جسکا پانا مقصود ہو اسی سے
دعا میں ہے اے اللہ مجھے مصائب کا نشانہ نہ بنانا اور جمع
اغراض ہے پس غرض دو قسم ہے ایک ناقص کہ اس کے حاصل
کرنیکے بعد اور غرض کا شوق کہا جاتا ہے جیسے اسودگی اور
ریاست وغیرہ جو لوگوں کے اغراض سے ہیں اور دوم
غرض تام ہے کہ اس کے حاصل کرنیکے بعد کسی اور شئے کا
شوق نہ ہو جیسے اللہ کریم کی رضامندی اور جنت غرف
غرف شئے کا اٹھانا اور پکڑنا ہے کہا جاتا ہے غرفت الماء
والمرق (میں نے اوٹھایا پانی اور شوربا) اور غرفہ وہ شئے ہے
جو اوٹھائی اور پکڑی جائے اور غرفہ ایک باری کے لئے ہے اور
مغرفہ جسکے ساتھ وہ لیجاتی ہے فرمایا مگر جو چلو بھرے اور غرفہ
بالاخانہ کو بھی کہتے ہیں اور جنت کے مکانوں کو غرف کہتے ہیں
فرمایا اور جزا دیئے جائیں گے صبر کی غرفہ اور فرمایا
جنت سے مکان جنت کے مکانوں میں امن والے اور سے
قول لیکن جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے مکان
ہیں جن کے اوپر اوپر اور مکان بنا کئے ہوئے ہیں کہا گیا ہے
کہ آنحضرت سے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کے لئے بنائے
گئے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ مکان اللہ نے اپنے
اولیاء کے لئے موتی یاقوت زبرجد
انکی چھتیں سونے کی ہیں
ہر ایک غرفہ کے لئے ہزار دروازہ ہے
سونے سے اور ہر ایک دروازہ پر ایک فرشتہ
متعین رہے اور اسمیں بلند فرش ہے

وَلَا غَرْبِيَّةٌ وَقَالَ مَغْرِبُ الشَّمْسِ وَقَالَ وَجَدَهَا تَغْرُبُ قَالَ الرَّاغِبُ وَقِيلَ لِكُلِّ مُتَبَاعِدٍ غَرِيبٌ وَلِكُلِّ شَيْءٍ فِي مَا بَيْنَ جِنْسِهِ عَدِيمُ النَّظِيرِ غَرِيبٌ وَعَلَى هٰذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ اھ وَقَوْلُهُ تَعَالَى أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ قِيلَ الْحِكْمَةُ فِي أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى بَعَثَ إِلَى قَابِيلَ لَمَّا قَتَلَ أَخَاهُ غُرَابًا وَلَمْ يَبْعَثْ غَيْرَهُ مِنَ الطَّيْرِ وَالْوَحْشِ لِأَنَّ الْقَتْلَ كَانَ مُسْتَغْرَبًا جِدًّا لَمْ يَكُنْ مَعْهُودًا قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَاسَبَ بَعْثُهُ وَغَرَابِيبُ سُودٍ قِيلَ هُوَ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ وَمَعْنَاهُ سُودٌ غَرَابِيبُ يُقَالُ أَسْوَدُ غِرْبِيبٌ أَيْ حَدِيدُ السَّوَادِ وَقِيلَ هِيَ الْجِبَالُ الطِّوَالُ السُّودُ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ تَقُولُ هٰذَا أَسْوَدُ غِرْبِيبٌ أَيْ شَدِيدُ السَّوَادِ وَإِذَا قُلْتَ غَرَابِيبُ سُودٌ تَجْعَلُ السُّودَ بَدَلًا مِنْ غَرَابِيبَ لِأَنَّ الْأَبْدَالَ لَا تَقَدَّمُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ أَيِ الْمَكَانِ الْوَاقِعِ فِي شَرْقِ الْغَرْبِ وَهُوَ الْمَكَانُ الَّذِي وَقَعَ فِيهِ مِيقَاتُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ غَرَضٌ الْغَرَضُ الْهَدَفُ الْمَقْصُودُ بِالرَّمْيِ ثُمَّ جُعِلَ اسْمًا

اور نہ غربی اور فرمایا سورج کے غروب کی جگہ اور فرمایا پایا اسکو ڈوبتا ہوا راغب نے کہا ہے کہ ہر ایک دور ہونیوالیکو غریب کہتے ہیں اور اسیطرح ہر اس شئے کو جو اپنی جنس میں بے نظیر ہو اسکو غریب کہتے ہیں اور اسی پر آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اسلام غریب شروع ہوا اور عنقریب غریب ہو جائیگا جیسا کہ شروع ہوا تھا اور اللہ کریم کا یہ قول کیا میں اس سے بھی عاجز رہا کہ اس کوّے کی مثل ہوں کہا ہے کہ سب پرندوں اور وحشیوں سے بالخصوص کوّے کے بھیجنے میں قابیل کیطرف جبکہ اس نے اپنے بھائی کو قتل کیا یہ حکمت ہے کہ قتل اس سے پہلے بہت نادر تھا پس اسکا بھیجنا مناسب ٹھہرا۔ اور غرابیب سود میں کہا گیا ہے کہ یہ مقدم موخر ہے اور اصل میں سود غرابیب ہے (بہت تیز سیاہ) کہا جاتا ہے اسود غربیب یعنی بہت تیز سیاہ اور کہا گیا ہے کہ یہ سیاہ اور کبھی پہاڑ کو کالے کہتے ہیں اور جوہری نے کہا ہے تو کہیگا کہ یہ اسود غربیب ہے یعنی سخت سیاہ ہو اور جب غرابیب سود کہو تو تم سود کو غرابیب کا بدل نہ بناؤ کیونکہ بدل مقدم نہیں کئے جاتے اور اللہ کریم کا یہ قول اور تم غربی جانب نہ تھے یعنے وہ مکان جو غرب کے شرق میں واقع ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں پر حضرت موسےٰ کا میقات واقع ہوا تھا۔

غَرَضٌ۔ غرض کہتے ہیں اس نشانہ کو کہ جسپر تیر اندازی مقصود ہوتی ہے پھر یہ نام بنایا گیا

زمانہ غرامۃ یغرمھا وغرامۃ ما حکاہ ثعلب فی خبر من انہ لما قعد بعض قریش لقضاء دینہ اتاہ الغرام فقضاھم دینہ قال ابن سیدہ فالظاھر انہ جمع غریم وھذا غرابیر لان فعیلا یجمع علی فعال فعالیل انما فعال جمع فاعل قال وعندی ان غرامی جمع مغرام علی طرح الزوائد کانہ جمع فاعل من قولک غرمہ ای غرامۃ وان لم یکن ذلک مقولا قال وقد یجوز ان یکون غارم علی النسب ای ذو غرام او تغریم فیکون غرام جمعا لہ قال ولم یقل ثعلب فی ذلک شیئا وفی حدیث جابر فاشتد علیہ بعض غرمائہ فی التقاضی قال ابن الاثیر جمع غریم کالغرماء وھم اصحاب الدین قال وھو جمع غریب وقد تکرر ذلک فی الحدیث مفردا ومجموعا وتغریبا وغرام السحاب مطرہ قال والغرام الملازم من العذاب والشر الدائم والبلاء والحب والعشق وما لا یستطاع ان ینفصل منہ وقال الزجاج ھو اشد العذاب فی اللغۃ قال اللہ عز وجل ان عذابھا کان غراما قال ابو عبیدۃ ای ھلاکا لازما اما لھم

تاوان ہے لیکن جو کہ ثعلب نے ایک اثر میں روایت کیا ہے کہ جب کوئی قریش بیٹھا اپنے دین کے ادا کرنے کے لئے تو غرام آئے پس اس نے دین ادا کر دیا ابن سیدہ نے کہا ہے کہ ظاہر تو یہ ہے کہ غرام غریم کی جمع ہے اور یہ غریبر ہے کیونکہ فعیل فعال پر جمع نہیں ہوتا فعال پر تو فاعل کی جمع آتی ہے پھر اس نے کہا ہے کہ میرے نزدیک غرام مغرم کی جمع ہے زائد کے گرانے کے ساتھ گویا کہ یہ فاعل ہی کی جمع ہے یہ اس قول سے ہے غرمہ یعنی غرمہ (تاوان لیا) اگرچہ یہ بولا نہیں جاتا اور کہا کہ یہ بھی جائز ہو سکتا ہے کہ غارم نسبت کا صیغہ ہو یعنی ذو غرام یا ذو تغریم پس غرام اسکی جمع ہوگی اور کہا کہ ثعلب نے اسبارہ میں کچھ نہیں کہا اور جابرؓ کی حدیث میں ہے پس بعض قرض خواہوں نے اسپر تشدد کیا مطالبہ میں اور ابن اثیر نے کہا ہے کہ غریم کی جمع ہے غرماء کی مانند اور یہ دین والے ہیں اور کہا کہ یہ غریب کی جمع ہے اور یہ حدیث میں مکرر ہو چکا ہے مفرد اور جمع اور معرفہ اور غرام السحاب کے معنے ہیں کہ بادل برسا اور غرام عذاب لازم اور شر دائم اور بلا اور حب وعشق اور اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس سے مخلصی نہ ہو سکے اور زجاج نے کہا ہے کہ یہ سخت تر عذاب ہے لغت میں اللہ کریم نے فرمایا ہے اس کا عذاب غرام (سخت تر ہے) ابو عبیدہ نے کہا ہے یعنی ہلاک اور لازم ان کے لئے

فَلَا يُسْتَعَاذُ مِنْهُ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ الزَّجَّاجُ الْغَارِمُونَ هُمُ الَّذِينَ لَزِمَتْهُمُ الدُّيُونُ فِي الْحَمَالَةِ وَقِيلَ هُمُ الَّذِينَ لَزِمَتْهُمُ الدُّيُونُ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ اهـ وَقَالَ الرَّاغِبُ يُقَالُ غَرِمَ كَذَا غَرَامًا وَمَغْرَمًا وَأَغْرَمَهُ غَرَامَةً قَالَ تَعَالَى إِنَّا لَمُغْرَمُونَ وَقَالَ فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ وَقَالَ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا اهـ وَفِي لِسَانِ الْعَرَبِ وَيُقَالُ خُذْ مِنْ غَرِيمِكَ السَّوْءِ مَا سَنَحَ وَفِي الْحَدِيثِ الدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ لِأَنَّهُ لَازِمٌ لِمَا زَعَمَ أَيْ كَفَلَ أَدَاءَ الْكَفِيلُ لَازِمٌ لِأَدَاءِ مَا كَفَلَهُ مَعْرَمَةٌ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ الزَّعِيمُ غَارِمٌ الزَّعِيمُ الْكَفِيلُ وَالْغَارِمُ الَّذِي يَلْتَزِمُ مَا ضَمِنَهُ وَتَكَفَّلَ بِهِ وَفِي الْحَدِيثِ فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ قِيلَ كَانَ هَذَا فِي صَدْرِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ فَإِنَّهُ لَا وَاجِبَ عَلَى مُتْلِفِ الشَّيْءِ أَكْثَرُ مِنْ مِثْلِهِ وَقِيلَ هُوَ عَلَى سَبِيلِ الْوَعِيدِ يُنْتَفَى عَنْهُ وَمِنْهُ الْحَدِيثُ الْآخَرُ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ الْمُلْتَقَطَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا وَفِي حَدِيثِ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَالزَّلْزَلَةُ مَغْرَمًا أَيْ يَرَى رَبُّ الْمَالِ أَنَّ إِخْرَاجَ

پس اس سے پناہ نہیں مانگی جاتی اور اللہ کریم کا یہ قول اور تاوان والوں اور اللہ کی راہ میں زجاج نے کہا کہ غارمون وہ لوگ ہیں کہ جنہیں دین لازم ہو گیا ہو دوسرے کی یا ربرداری کے باعث اور کہا گیا ہے کہ جنہیں لازم ہوا ہو غیر معصیت میں الخ اور راغب نے کہا ہے کہا جاتا ہے غرم کذا غرما اور مغرما اور اغرم اور غرامۃ فرمایا بیشک ہم تاوان والے ہیں اور فرمایا پس وہ تاوان سے بوجھل ہیں اور فرمایا جو خرچ کرتا اسکو تاوان خیال کرتا ہے الخ اور لسان العرب میں ہے کہ کہا جاتا ہے برے غریم سے جو ظاہر ہو اور حدیث میں ہے دین ادا ہو جاتا ہے اور ضامن تاوان اٹھانیوالا ہے کیونکہ اس نے لازم کیا ہے جسکا ذمہ دار ہوا یعنی ضامن پر اسکا ادا لازم ہوتا ہے جسکا وہ ضامن ہوتا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ زعیم ضامن تاوان غارم ہے اور غارم وہ ہے جو اپنے پر لازم کرتا ہے جس کا ضامن بنتا ہے اور حدیث میں ہے لٹکے ہوئے پھل میں پس جو نکالے اس سے کچھ تو اسپر تاوان ہے اس کے دوچند اور عذاب ہے۔ ابن اثیر نے کہا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ صدر اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا ہے کیونکہ کسی شیئے کو تلف کرنیوالے پر اسکی مثل سے زیادہ واجب نہیں ہوتا اور کہا گیا ہے کہ یہ وعید کے طور پر ہے تاکہ اس سے باز آجائے اور اسی قسم کی ایک اور حدیث ہے گمے ہوئے مکتوم اونٹ کی بارہ میں کہ اس کا تاوان اور اس کی مثل اس کے ساتھ اور علامات قیامت میں ہے کہ زلزلہ کو تاوان یعنی مالدار یہ خیال کریگا کہ مال زکوٰۃ کا نکالنا اسپر

إِلَى أَنْ يَسْتَوِيَ وَتَطْلُعَ قُرْنَاهُ وَالْجَمْعُ غُزْلَةٌ وَغِزْلَانٌ مِثْلُ غِلْمَةٍ وَغِلْمَانٍ وَالْغَزَالَةُ قُرْصَةُ الشَّمْسِ غَزَا الْغَزْوُ وَالْخُرُوجُ إِلَى الْمُحَارَبَةِ الْعَدُوِّ وَقَدْ غَزَا يَغْزُو وَغَزَّا فَهُوَ غَازٍ وَجَمْعُهُ غُزَاةٌ وَغُزًّا قَالَ تَعَالَى أَوْ كَانُوا غُزًّا أَيْ خَرَجُوا إِلَى الْغَزْوِ

یہاں کہ جوان ہو جائے اور سینگ نکل آئیں اور جمع غزلۃ اور غزلان ہے جیسے غلمۃ اور غلمان اور غزالۃ سورج کی قرص کو کہتے ہیں غزا۔ غزو کہتے ہیں دشمن کے جنگ کے لئے نکلنے کو کہا جاتا ہے غزا یغزو غزوًا فہو غاز اور غاز کی جمع غزاۃ اور غزًا ہے فرمایا غازی ہوں یعنے جنگ کے لئے نکلتے ہوں

غزا

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ السِّيْنِ

غین کا باب حرف سین کے ساتھ

غَسَقٌ غَسَقُ اللَّيْلِ شِدَّةُ ظُلْمَتِهِ قَالَ تَعَالَى إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَالْغَاسِقُ اللَّيْلُ قَالَ تَعَالَى مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَقِيلَ الْغَاسِقُ الْهَاجِمُ وَيُقَالُ الْغَاسِقُ الْقَمَرُ إِذَا كَسَفَ فَاسْوَدَّ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَذَلِكَ عِبَارَةٌ عَنِ النَّائِبَةِ بِاللَّيْلِ كَالطَّارِقِ إِلَّا فِي الشَّرِّ وَالْغَسَّاقُ مَا يَقْطُرُ مِنْ جُلُودِ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تَعَالَى إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا

غسق

غَسَقٌ۔ غسق اللیل کہتے ہیں رات کی سخت سیاہی کو فرمایا رات کے سخت سیاہ ہونے تک اور غاسق رات کو کہتے ہیں فرمایا رات کی شر سے جب داخل ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ غاسق ہجوم کرنیوالی شے کو کہا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ قمر کو کہتے ہیں جب گرہن لگ کر سیاہ ہو جائے اور راغب نے کہا ہے کہ یہ عبارت ہے نائبہ کے ساتھ رات کے جیسے طارق لیکن اور غساق اس چیز کو کہتے ہیں جو دوزخیوں کی جلدوں سے ٹپکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (مگر گرم پانی اور پیپ) غُسْلٌ۔ عرب میں بولتے ہیں غسلت الشئ غسلًا یعنی دھویا ہم نے اسپر پانی پس دور کر دیا میل اسکا۔ اور غسل اسم ہے اور غسل اسکو کہتے ہیں جس سے دھویا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس دھوؤ اپنے منہوں کو اور الاغتسال کے معنے ہیں بدن کا دھونا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حتی تغتسلوا (یہانتک کہ غسل کرو) اور المغتسل اس مقام کو کہتے ہیں جس سے دھویا جائے اور وہ پانی جس سے غسل کریں فرمایا یہ غسل کا پانی

غسل

اور غسلین اہل دوزخ کے زخموں کا دھوون

قَالَ وَمِنْهُ رَجُلٌ مُغْرَمٌ مُغْرَمٌ مِنَ الْغَرَامِ
اَوِ الدَّيْنِ وَالْغَرَامُ اَلُوْعُ وَقَدْ اُغْرِمَ
بِالشَّيْءِ اَیْ اُوْلِعَ بِهٖ اِنْتَهٰی لِسَانُ الْعَرَبِ
غَمَرَا۔ غَمِرَ بِکَذَا اَیْ لَهِجَ بِهٖ وَلَصِقَ
وَاَصْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْغَمْرِ وَهُوَ مَا یَلْصُقُ
بِهٖ وَقَدْ اَغْمَرْتُ فُلَانًا بِکَذَا اَحْوَجْتُهٗ
بِهٖ قَالَ تَعَالٰی وَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ اَیْ
اَلْصَقْنَا بِهِمْ ذٰلِكَ وَقِیْلَ اَیْ هَیَّجْنَاهَا
بَیْنَهُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ اَیْ
لَنُسَلِّطَنَّكَ عَلَیْهِمْ یَعْنِیْ اَنَّ لَمْ یَنْتَهِ
الْمُنَافِقُوْنَ عَنْ عَدَاوَتِهِمْ لَنَا مُرْنَاكَ
اَنْ تَفْعَلَ بِهِمْ مَا یَسُوْءُهُمْ وَیَضْطَرُّهُمْ
اِلٰی طَلَبِ الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ

کہا کہ اسی سے ہے رجل مغرم غرم یا دین سے اور غرام
ولوع (خواہشمند) کہتے ہیں اور قد اغرم بالشیء
یعنی شیئے پر فریفتہ ہوا انتہی لسان العرب۔
غمرا۔ غمری بکذا خوش ہوا اس کے ساتھ اور چمٹ گیا
اس کے ساتھ اور اس کا اصل غمر سے ہے اور یہ وہ شیئے
جس کے ساتھ ملاپ ہوتا ہے اور اغریت فلانا بکذا مثل
الہبت بکے ہے فرمایا اور ملا دی ہم نے ان کے ساتھ
عداوت اور کہا گیا ہے یعنی
پھیلا دی ہم نے ان کے درمیان عداوت اور یہ قول ضرور
ہم تجھکو اپنے مسلط کر دیں گے یعنی اگر منافق لوگ باز نہ آئے
اپنی عداوت سے تو ہم تجھکو حکم دیں گے کہ تو ان کے ساتھ
وہ کریں جو کہ اُن کو ناپسند ہے اور ان کو مجبور کریں
جلاوطنی طلب کرنے پر مدینہ سے

بَابُ الْغَیْنِ حَرْفُ الزَّاءِ

غین کا باب حرف زا کے ساتھ

غَزْلٌ۔ فِیْ حَدِیْثِ النِّسَاءِ عَلِّمُوْهُنَّ
اَلْمِغْزَلَ هُوَ بِکَسْرِ الْمِیْمِ مَا یُغْزَلُ بِهٖ وَتَمِیْمٌ
تَضُمُّ الْمِیْمَ یُقَالُ غَزَلَتِ الْمَرْاَةُ الصُّوْفَ
اَوِ الْقُطْنَ تَغْزِلُهٗ غَزْلًا مِنْ بَابِ ضَرَبَ
قَالَ تَعَالٰی نَقَضَتْ غَزْلَهَا وَجَمْعُ الْمِغْزَلِ
مَغَازِلُ وَالْغَزَلُ بِفَتْحَتَیْنِ حَدِیْثُ الصِّبْیَانِ
وَالْجَوَارِیْ وَمُغَازَلَةُ النِّسَاءِ مُحَادَثَتُهُنَّ
وَالْغَزَالُ بِفَتْحِ الْمُعْجَمَةِ وَلَدُ الظَّبْیَةِ

غزل۔ حدیث میں آیا ہے کہ عورتوں کو کاتنا
سکھلاؤ اور مغزم میم کے کسرہ کے ساتھ کاتنے کا
آلہ ہے اور بنو تمیم میم کو ضمہ دیتے ہیں کہا جاتا ہے غزلت المرأۃ
الصوف اور القطن (عورت نے اون یا روئی کاتی) تغزلہ
غزلا ضرب کے باب سے فرمایا ہے تو توڑ دیا اپنے سوت کو اور
مغزل کی جمع مغازل ہے اور غزل دو فتحوں کے ساتھ بچوں اور لڑکیوں
کا تو کہ کہتے ہیں اور مغازلۃ النساء عورتوں کے لیے میں باتیں کرنے
کہتے ہیں اور غزال غین کی فتح کے ساتھ ہرن کے بچہ کو کہتے ہیں

فِیْ اٰذَانِهِمْ وَغَشَّاهُ بِالتَّشْدِیْدِ تَغْشِیَةً غَطَّاهُ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِذْ یُغَشِّیْكُمُ وَقَوْلُهٗ هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ یَعْنِی الْقِیَامَةَ لِاَنَّهَا تُغَشِّیْهِمْ بِاَفْزَاعِهَا وَجَمْعُ غَاشِیَةٍ غَوَاشٍ قَالَ تَعَالٰی وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یَعْنِیْ مَا یَغْشَاهُمْ فَیُغَطِّیْهِمْ مِنْ اَنْوَاعِ الْعَذَابِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اَیْ یُلْحِقُ اللَّیْلُ بِالنَّهَارِ وَالنَّهَارُ بِاللَّیْلِ اِنْ یَاْتِ اَحَدُهُمَا عَقِیْبَ الْاٰخَرِ فَیُغَطِّیْ اَحَدُهُمُ الْاٰخَرَ وَغَشِیَ عَلٰی فُلَانٍ اِذَا نَابَهٗ مَا غَشِیَ فَهُمَهٗ قَالَ تَعَالٰی كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ وَقَالَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ اَیْ جَعَلُوْهَا غِشَاوَةً عَلٰی اَسْمَاعِهِمْ وَذٰلِكَ عِبَارَةٌ عَنِ الْاِمْتِنَاعِ مِنَ الْاِصْغَاءِ وَقِیْلَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ لِئَلَّا یَرَاهُ عَنِ الْعَدْوِ لِقَوْلِهِمْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ وَالْتَّوْبَةُ اھ

اپنے کانوں اور غشاہ تشدید کے ساتھ اسکو بمعنے ہیں چھپا دیا اسکو اور اسی سے قول اللہ تعالیٰ کا ہے جب چھپاتے تم کو اور فرمایا کیا آیا آپ کے پاس ذکر غاشیہ کا یعنی قیامت کا کیونکہ قیامت چھپا دیگی ان لوگونکو فزع میں اور جمع غاشیہ کی غواشی ہے فرمایا اور ان کے اوپر غاشیے ہیں یعنی جو ڈھانپ لے ان کو پس ڈھانپ لیگا انکو قسم قسم کا عذاب اور فرمایا یغشی اللیل النہار یعنی لاحق ہوتی ہے رات دن سے اور دن رات سے اسطرح کہ آتا ہے ہر ایک ان میں سے بعد دوسرے کے پس چھپا لیتا ہے ہر ایک دونوں کا دوسرے کو اور غشی علی فلان اسوقت بولتے ہیں جب کسیکو وہ حالت پہونچے جو اسکی عقل کو چھپا دے فرمایا جیسے وہ شخص جسپر موت کی بیہوشی چھا جاوے اور کہا دیکھنا اس شخص کا جسپر موت کی بیہوشی چھا گئی ہو اور کہا راغب نے واستغشوا ثیابہم کے معنے ہیں کر لیا اس کو اپنے کانوں پر پردہ اور اسی کا مطلب ہے سننے سے باز رہنا اور کہا گیا استغشوا ثیابہم اشارہ ہو کوشش کرنے سے جیسے اہل عرب کا قول شمر ذیلا اور الفی ثوبہ ہے الخ

بَابُ الْغَیْنِ حَرْفُ الصَّادِ

عین کا باب حرف صاد کے ساتھ

غُصَصٌ اَلْغُصَّةُ الشَّجَاةُ الَّتِیْ یُغَصُّ بِهَا الْحَلْقُ فَلَا یَسُوْغُ قَالَ تَعَالٰی وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ

غَصَصٌ۔ غصہ کہتے ہیں شجاعت کو جو حلق میں پھنس جاوے پس نہ نیچے اوترے فرمایا اور کھانا حلق میں پھنس جانے والا

غصص

غسالة ابدان الکفار فی النار قال تعالیٰ الا من غسلین

دوزخ میں کافروں کے بدن کے دھوؤں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر کفاروں کے بدن دھوؤں سے

باب الغین حرف الشین

غین کا باب حرف شین کے ساتھ

غشا غشیہ غشاوۃ و غشاء اتاہ اتیان ما قد غشیہ ای سترہ والغشاوۃ ما یغطی بہ الشیء قال تعالیٰ علی بصرہ غشاوۃ وقال وعلی ابصارہم غشاوۃ یقال غشیتہ وتغشاہ وغشیت کذا قال تعالیٰ واذا غشیہم موج وقال وغشیہم من الیم ما غشیہم وقال تغشیٰ وجوہہم النار وقال اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ وقال واللیل اذا یغشیٰ وغشیت موضع کذا اتیتہ وغشی بہ عن الجماع من قولہم غشی الرجل المرأۃ غشیانا اذا جامعہا والاسم منہ الغشیان بالکسر ومنہ الحدیث الغشیان علی الامتلاء یہدم البدن قال تعالیٰ فلما تغشاہا وقولہ فاغشیناہم فہم لا یبصرون ای جعلنا علی ابصارہم غشاوۃ وقولہ تعالیٰ واستغشوا ثیابہم ای تغطوا بہا ومثلہ الا حین یستغشون ثیابہم ای یتوارون بہا کرامۃ لکلام اللہ فجعلوا اصابعہم

غشا۔ غشیہ غشاوۃ و غشاء کے معنے ہیں آنا اسپر وہ چیز کہ ڈھانک لیا اس کو یعنی چھپا دیا اس کو اور غشاوہ اسکو کہتے ہیں جس سے کوئی شے چھپا دیجائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسکی بینائی پر پردہ ہے اور فرمایا انکی آنکھوں پر پردہ ہے عرب میں بولا جاتا ہے غشیہ وتغشاہ وغشیت کذا فرمایا جب ڈھانک لیا انکو موج نے اور پھر فرمایا اور ڈھانک انکو دریا سے جو ڈھانک لیا انکو اور فرمایا ڈھانک لیگی انکے منہ کو آگ اور فرمایا جب ڈھانک لیا سدرہ کو جو ڈھانک لیا اور فرمایا قسم ہے رات کی جب ڈھانکے لے اور غشیت موضع کذا کے معنے ہیں میں اس موضع پر آیا اور کنایہ کیا جاتا ہے اس سے جماع سے ماخوذ ہے عرب اس قول سے ڈھانپ لیا مرد نے عورت کو ڈھانک لینا جب جماع کیا اس سے اور اسم اس سے غشیان ہے کسرہ کے ساتھ اور اسی سے حدیث ہے غشیان امتلا پر ڈھانک دیتا ہے بدن کو فرمایا پس جب ڈھانک لیا اسکو اور فرمایا پس ڈھانک دیا ہم نے انکو پس وہ نہیں دیکھتے ہیں یعنی ڈالدیا ہم نے انکی آنکھوں پر پردہ اور فرمایا واستغشوا ثیابہم کو معنے ہیں چھپ گئے وہ اپنے کپڑوں میں اور اسیطرح الا حین یستغشون ثیابہم کے معنے ہیں چھپ جاتی ہیں کپڑوں میں بوجہ کرامت کلام الٰہی کے جیسے ڈالا اپنی انگلیوں

وَقَوْلُهُمْ لَيْسَ عَلَيْكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ غَضَاضَةٌ أَيْ ذِلَّةٌ وَمَنْقَصَةٌ وَمِثْلُهُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ غَضَاضَةٌ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ غَضَاضَةٍ وَشَيْءٌ غَضٌّ أَيْ طَرِيٌّ وَالْبَابُ ضَرَبَ وَقَوْلُهُمْ غَضًّا جَدِيدًا أَيْ طَرِيًّا وَجَدِيدًا كَالْمُفَسِّرِ لَهُ غَضَبٌ الْغَضَبُ ثَوَرَانُ دَمِ الْقَلْبِ إِرَادَةُ الِانْتِقَامِ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ تُوقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلٰى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَإِذَا وُصِفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ فَالْمُرَادُ بِهِ الِانْتِقَامُ دُونَ غَيْرِهِ قَالَ تَعَالٰى فَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ وَقَالَ وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي وَقَالَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُهُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ قِيلَ هُمُ الْيَهُودُ وَالضَّالِّينَ النَّصَارٰى وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِذَا ذَهَبَ مُغَاضِبًا لِقَوْلِهِ لِأَنَّهُ دَعَاهُمْ ثُمَّ إِلَى الْإِيمَانِ فَلَمْ يُؤْمِنُوا وَالْغَضُوبُ الْكَثِيرُ الْغَضَبِ

اور قول ان کا ہے نہیں تجھ پر اس امر میں غضاضۃ یعنی ذلت اور منقصت اور اسیطرح اسپر اس کے دین میں منقصت ہے اور نہیں ہے اوسپر کچھ منقصت اور شئی غض یعنے شئے تازہ باب ضرب سے اور قول انکا غضا جدیدا یعنی تازہ اور جدید اگویا مفسر ہے غضا کا غضب۔ غضب جوش مارنا دل کے خون کا بدلہ لینے کے ارادہ میں اور اس لئے فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچو تم لوگ غضب سے پس بیشک غضب ایک چنگاری ہے جو بھڑکتی ہے انسان کے دل میں کیا تم نہیں دیکھتے ہو گردن کی رگوں کا اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا اور جب غضب صفت ہو اللہ تعالیٰ کی پس مراد اس سے بدلہ لینا ہے نہ اور کچھ فرمایا پس پڑ گئے وہ خدا کے غضب میں اور فرمایا اور جس پر میرا غضب آوے اور فرمایا غضب کیا اللہ نے اونپر اور فرمایا سوائے ان لوگوں کے جنپر غضب کیا گیا ہے کہا گیا وہ یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں اور فرمایا جب وہ گیا غضبناک کیونکہ اس نے ایک مدت تک ان کو ایمان کیطرف بلایا پس وہ لوگ ایمان نہ لائے اور غضوب کے معنے ہیں بہت غصہ والا

غضب

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ الطَّاءِ

غین کا باب حرف طا کے ساتھ

غَطْشٌ۔ قَالَ تَعَالٰى وَاغْطَشَ لَيْلَهَا أَيْ جَعَلَهُ مُظْلِمًا غَطَاءٌ الْغِطَاءُ مَا يُجْعَلُ

غطش۔ فرمایا اغطش لیلہا یعنے کیا رات کو تاریک غطاء غطاء وہ چیز ہے جو کسی

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ الضَّادِ

غَضَضٌ اَلْغَضُّ اَلنُّقْصَانُ مِنَ الطَّرْفِ وَالصَّوْتِ وَمَا فِي الْاِنَاءِ يُقَالُ غَضَّ وَاَغَضَّ قَالَ تَعَالٰى قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ اَيْ يَنْقُصُوْا مِنْ نَظَرِهِمْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ يُقَالُ غَضَّ طَرْفَهٗ غَضًّا بِالْكَسْرِ وَغَضَاضَةً بِفَتْحَتَيْنِ خَفَضَهٗ وَيُحْمَلُ الْمَكْرُوْهُ وَمَقُوْلُ الْقَوْلِ مَحْذُوْفٌ قُلْ لَّهُمْ غُضُّوْا يَغُضُّوْا فَيَكُوْنُ يَغُضُّوْا فِي الْاٰيَةِ جَوَابًا لِلْاَمْرِ الْمَحْذُوْفِ وَكَذَا يَحْفَظُوْا وَمِنْ عِنْدِ الْاَخْفَشِ زَائِدَةٌ وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اَيْ اُنْقُصْ مِنْهُ يُقَالُ غَضَّ صَوْتَهٗ اَيْ خَفَضَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ بِصَيْحَةٍ وَغَضَّ طَرْفَهٗ اَيْ كَسَرَهٗ وَمِنْهُ قَوْلُ الشَّاعِرِ

فَغُضَّ الطَّرْفَ اِنَّكَ مِنْ نُمَيْرٍ

وَفِي الْحَدِيْثِ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهٗ يَعْنِيْ كَسَرَهٗ وَاَطْرَقَ وَلَمْ يَفْتَحْ عَيْنَيْهِ وَاِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِيَكُوْنَ اَبْعَدَ مِنَ الْاَشَرِ وَالْمَرَحِ وَغَضَضْتُ السِّقَاءَ نَقَصْتُ مَا فِيْهِ

غین کا باب حرف صاد کے ساتھ

غَضَضٌ غض کہتے ہیں نقصان کو طرف اور اواز میں سے اور جو کچھ برتن میں ہے کہا جاتا ہے غض اور اغض فرمایا کہدو مومنین سے یغضوا من ابصارہم یعنے کم کریں دیکھنا اس چیز کا کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اُنپر کہا جاتا ہے غض طرفہ غضا غضاضۃ کسرہ کے ساتھ اور غضاضۃ دو فتحوں کے ساتھ یعنے نیچے کیا نگاہ کو اور مقولہ قول کا محذوف ہے یعنی قل لہم غضوا یغضوا پس یغضوا آیت میں جواب ہے امر محذوف کا اور اسیطرح یحفظوا اور اخفش کے نزدیک من زائد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہدو مومنہ عورتوں سے نیچے رکھیں اپنی نگاہیں اور قول اللہ تعالیٰ کا واغضض من صوتک یعنی کم کر اواز اپنی سے کہا جاتا ہے غض صوتہ یعنی نیچے کی اواز اپنی اور نہیں بلند کیا اس کو ساتھ چیخنے کے اور اور غض طرفہ کے معنے ہیں نیچے کیا نگاہ کو اور اسی سے ہے قول شاعر کا ۔ پس نیچے کر نگاہ کو بیشک تو نمیر سے ہے اور حدیث میں ہے کہ نبی صلعم جب چلتے تھے تو غض طرف کرتے یعنی نگاہ نیچے رکھتے اور نہ کھولتے آنکھوں کو

اور یہ اس لئے کرتے تھے تا کہ تکبر سے دور رہیں اور غضضت السقاء کے معنے ہیں کم کیا میں نے جو کچھ سقاء میں ہے ۔

إِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَقَالَ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فَائِدَةُ الْاِسْتِغْفَارِ طَلَبُ الْعَفْوِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْ يَحْفَظَ الْمُسْتَغْفِرَ مِنْ نَتَائِجِ أَعْمَالِهِ الْخَبِيثَةِ وَأَنْ يُوَفِّقَهُ لِلْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالْغَافِرُ وَالْغَفُورُ فِي وَصْفِ اللّٰهِ تَعَالٰى نَحْوُ قَوْلِهِ غَافِرِ الذَّنْبِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَالْغَفِيرُ الْغُفْرَانُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ اِغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَاغْفِرْ لَنَا وَقِيلَ اغْفِرْ هٰذَا الْأَمْرَ أَيْ اِسْتُرْهُ بِمَا يَجِبُ أَنْ يُسْتَرَ بِهِ وَالْمِغْفَرُ بَيْضَةُ الْحَدِيدِ غَفْلٌ الْغَفْلَةُ سَهْوٌ يُعْتَرَى مِنْ قِلَّةِ التَّحَفُّظِ وَالتَّيَقُّظِ يُقَالُ غَفَلَ فَهُوَ غَافِلٌ قَالَ تَعَالٰى وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ وَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هٰذَا وَقَالَ عَلٰى حِينِ غَفْلَةٍ وَقَالَ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَقَالَ مِنَ الْغَافِلِينَ وَقَالَ هُمْ غَافِلُونَ وَقَالَ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ وَقَالَ لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَقَالَ لَمِنَ الْغَافِلِينَ وَقَالَ فَهُمْ غَافِلُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا أَيْ تَرَكْنَاهُ وَقِيلَ مَعْنَاهُ مَنْ جَعَلْنَاهُ غَافِلًا عَنِ الْحَقَائِقِ لَمْ نُذَكِّرْ بَابَ الْغَيْنِ وَحَرْفَ الْقَافِ وَالْكَافِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا

مغفرت مانگو ان کے لئے یا نہ مغفرت مانگو ان کے لئے اور کہا اور مغفرت مانگتے ہیں ایمان والوں کیلئے **فائدہ** استغفار معافی مانگنا اللہ تعالیٰ سے یہ کہ محفوظ رکھے استغفار کرنیوالے کو خبیث اعمال کے نتائج سے اور توفیق دے نیک کاموں کی اور غافر اور غفور اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا ہے بخشنے والا گناہ کا بیشک وہ بخشنے والا قدردان ہے غفور رحیم ہے اور غفیر غفران ہے اور اسی سے ہے قول اس کا مغفرت کر میری اور میرے والدین کی اور بخش دے میرے گناہوں کو اور اور مغفرت کر ہماری اور کہا گیا اغفر ہذا الامر یعنی چھپا دو اس امر کو جس سے چھپانا واجب ہو اور مغفر لوہے کا خود **غفل** غفلت سہو جو بیداری اور حفظ کی کمی کے عارض ہو کہا جاتا ہے غفلت کی پس وہ غافل ہے فرمایا اور وہ لوگ غفلت میں منہ پھیرنیوالے ہیں اور کہا بیشک میں اس سے غفلت میں تھا اور کہا غفلت کے وقت اور کہا انکی پکار سے غافل ہیں اور کہا غافلوں میں سے اور کہا وہ غافل ہیں اور کہا تیرا رب انکے عملوں سے غافل نہیں ہے اور کہا اگر غافل ہو گے اپنے اسلحہ سے اور کہا غافلوں میں سے ہے اور کہا پس وہ غافل ہیں اور قول اللہ تعالیٰ کا جس کے دل کو غافل کر دیا ہم نے اپنے ذکر سے یعنی چھوڑ دیا ہم نے اس کو اور کہا گیا معنے اس کے ہیں جسکو ہم غافل کر دیں حقائق سے۔ نہیں ذکر کیا ہم نے باب غین اور حرف قاف اور کاف کو جہ معلوم ہونے کے

فَوْقَ الشَّيْءِ مِنْ طَبَقٍ وَنَحْوِهٖ كَمَا اِنَّ الْغِشَاءَ مَا يُجْعَلُ فَوْقَ الشَّيْءِ مِنْ لِبَاسٍ وَقَدِ اسْتُعِيْرَ لِلْجَهَالَةِ قَالَ تَعَالٰى فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْغَيْنِ وَحَرْفَ الظَّاءِ وَالْعَيْنِ وَالْغَيْنِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

چیز کے اوپر رکھی جاوے طبق وغیرہ سے جیسا کہ غشاء وہ چیز ہے جو کسی چیز کے اوپر کیجاوے لباس کی قسم سے اور اس کو استعارہ کیا گیا ہے جہالت کیلئے فرمایا پس کھولدیا ہم نے تجھ سے پردہ تیرا پس نہیں ذکر کیا ہم نے باب غین اور حرف ظا اور عین اور غین کو بجہ معلوم ہونے کے

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ الْفَاءِ

غین کا باب حرف فا کے ساتھ

غَفْرٌ الْغَفْرُ اَلْبَاسُ مَا يَصُوْنُهٗ عَنِ الدَّنَسِ وَمِنْهُ قِيْلَ اِغْفِرْ ثَوْبَكَ فِي الْوِعَاءِ وَاصْبُغْ ثَوْبَكَ فَاِنَّهٗ اَغْفَرُ لِلْوَسَخِ وَالْغُفْرَانُ وَالْمَغْفِرَةُ مِنَ اللّٰهِ هُوَ اَنْ يَّصُوْنَ الْعَبْدَ مِمَّنْ اَنْ يَّمَسَّهُ الْعَذَابُ قَالَ تَعَالٰى وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَقَالَ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَقَالَ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَدْ يُقَالُ غَفَرَ لَهٗ اِذَا تَجَافٰى عَنْهُ فِي الظَّاهِرِ وَاِنْ لَّمْ يَتَجَافَ عَنْهُ فِي الْبَاطِنِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ وَالْاِسْتِغْفَارُ طَلَبُ ذٰلِكَ بِالْمَقَالِ وَالْفِعَالِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا لَمْ يُؤْمَرُوْا اَنْ يَّسْئَلُوْهُ ذٰلِكَ بِاللِّسَانِ فَقَطْ بَلْ بِاللِّسَانِ وَبِالْفِعَالِ فَقَدْ قِيْلَ اَلْاِسْتِغْفَارُ بِاللِّسَانِ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ بِالْفِعَالِ فِعْلُ الْكَذَّابِيْنَ وَهٰذَا مَعْنٰى ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى

غَفْرٌ۔ غفر لباس جو محفوظ رکھے میل کچیل سے اور اسی سے کہا گیا محفوظ رکھ اپنے کپڑے کو تھیلے میں اور رنگین کر اپنے کپڑے کو پس وہ محافظ ہے میل کچیل سے اور غفران اور مغفرۃ اللہ کیطرف سے وہی محفوظ رکھتا ہے بندہ کو عذاب سے فرمایا اور مغفرۃ ہے تمہارے رب کیطرف سے اور کہا مغفرت مانگتا ہوں تیری اے رب میرے اور فرمایا اور کون بخشتا ہے گناہوں کو سوائے خدا کے اور کبھی کہا جاتا ہے غفر لہ جب خالی ہو اس سے ظاہر میں اگرچہ نہ خالی ہو اس سے باطن میں جیسے قول اللہ تعالیٰ کا کہدے ایمان والو تو بخشدیں چاہیں انکی جو نا امید ہیں اور استغفار کے معنے مغفرت طلب کرنا قول سے اور فعل سے اور فرمایا اور مغفرت چاہو اپنے رب سے بیشک وہ بخشنے والا ہے نہیں حکم کیا گیا کہ فقط زبان ہی سے مغفرت مانگیں بلکہ زبان اور فعل دونوں سے پس کہا گیا مغفرت مانگنا زبان سے نہ فعل سے کذابوں کا کام ہے اور یہی معنے ہیں ادعونی استجب لکم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَالْغُلَالَةُ مَا يُلْبَسُ بَيْنَ الثَّوْبَيْنِ فَالشِّعَارُ لِمَا يُلْبَسُ تَحْتَ الثَّوْبِ وَالدِّثَارُ لِمَا يُلْبَسُ فَوْقَهُ وَالْغُلَالَةُ لِمَا يُلْبَسُ بَيْنَهُمَا وَقَدْ يُسْتَعَارُ الْغُلَالَةُ لِلدِّرْعِ كَمَا يُسْتَعَارُ الدِّرْعُ لَهَا وَالْغِلُّ وَالْغُلُولُ تَدَرُّعُ الْخِيَانَةِ وَالْعَدَاوَةِ قَالَ تَعَالٰى وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا وَيُقَالُ غَلَّ فُلَانٌ إِذَا خَانَ وَغَلَّ يَغِلُّ إِذَا صَارَ ذَا غِلٍّ أَيْ ضَغِنٍ وَغَلَّ وَأَغَلَّ أَيْ صَارَ ذَا إِغْلَالٍ أَيْ خِيَانَةٍ وَأَغْلَلْتُ فُلَانًا نَسَبْتُهُ إِلَى الْغِلِّ قَالَ تَعَالٰى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ أَيْ وَمَا صَحَّ لِنَبِيٍّ أَنْ يَخُونَ فِي الْغَنَائِمِ فَإِنَّ النُّبُوَّةَ تُنَافِي الْخِيَانَةَ قِيلَ نَزَلَتْ حِينَ فُقِدَتْ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ الْمُنَافِقِينَ لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا لِأَنَّهُ يُقَالُ غَلَّ شَيْئًا مِنَ الْمَغْنَمِ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ خُفْيَةً وَسَرِقَةً وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ بِضَمِّ الْغَيْنِ وَيُغَلَّ بِالْبِنَاءِ لِلْمَجْهُولِ فَمَعْنَى يَغُلَّ يَخُونُ وَمَعْنَى يُغَلَّ يُخَانُ أَيْ أَنْ يُخْدَعَ مِنْ غَنِيمَةٍ أَوْ يَخُونَ أَنْ يُنْسَبَ إِلَى الْغُلُولِ أَيِ الْخِيَانَةِ مِنْ أَغْلَلْتُهُ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ وَرُوِيَ

اور غلالہ جو پہنا جائے دو کپڑوں کے درمیان پس شعار جو پہنا جائے کپڑے کے نیچے اور دثار جو پہنا جاوے کپڑے کے اوپر اور غلالہ جو پہنا جاوے دو کپڑوں کے بیچ میں اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہے غلالہ زرہ کیواسطے جیسا کہ زرہ استعارہ کیا جاتا ہے غلالہ کے لئے غل اور غلول خیانت اور عداوت فرمایا اور نکالدیا ہم نے جو ان کے سینوں میں غل تھا اور فرمایا اور نہ کر ہمارے دلوں میں عداوت ایمان والوں کے لئے اور کہا جاتا ہے غل فلان جب اس نے خیانت کی اور غل یغل جب ہوگیا خیانت والا اور اغل غل یعنی ہوگیا ذا اغلال یعنی خیانت والا اور اغللت فلانا یعنی منسوب کیا میں نے اس کو خیانت کیطرف فرمایا اور نبی کو خیانت کرنا لائق نہیں یعنی نبی کا غنیمت میں خیانت کرنا صحیح نہیں اسلئے کہ نبوت منافی ہے خیانت کے کہا گیا یہ آیت نازل ہوئی جب بدر کے دن ایک سرخ چادر گم ہوگئی تھی پس کہا بعض منافقوں نے شاید رسول اللہ صلعم نے اس کو لیلیا کیونکہ کہا جاتا ہے غل شیئا من المغنم جب پوشیدہ کوئی چیز غنیمت سے لیلی جاوے اور پڑھا گیا ہے وما کان لنبی ان یغل بضم الغین ویغل بالبناء للمجہول فمعنی یغل یخون ومعنی یغل یخان ای ان یوخذ من غنیمۃ او یخون ان ینسب الی الغلول ای الخیانۃ من اغللتہ وعلی ذلک قولہ تعالٰی ومن یغلل یات بما غل وروی

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ اللَّامِ

غین کا باب حرف لام کے ساتھ

غَلَلٌ اَلْغَلَلُ اَصْلُهٗ تَدَاخُلُ الشَّيْءِ وَتَوَسُّطُهٗ وَمِنْهُ الْغَلَلُ لِلْمَاءِ الْجَارِيْ بَيْنَ الشَّجَرِ وَقَدْ يُقَالُ لَهُ الْغِيْلُ وَالْغِلُّ فِيْ مَا بَيْنَ الشَّجَرِ دَخَلَ فِيْهِ فَالْغِلُّ مُخْتَصٌّ بِمَا يُقَيَّدُ بِهٖ فَيُجْعَلُ الْاَعْضَاءُ وَسَطَهٗ وَجَمْعُهٗ اَغْلَالٌ وَغَلَّ فُلَانٌ قُيِّدَ بِهٖ قَالَ تَعَالٰى خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ اَيْ اَوْثِقُوْهُ بِالْغُلَّةِ وَقَالَ اِذِ الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَقِيْلَ لِلْبَخِيْلِ هُوَ مَغْلُوْلُ الْيَدِ قَالَ تَعَالٰى مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَقَالَ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْاَغْلَالُ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ اَيْ مَا كَانَ مُحَرَّمًا عَلَيْهِمْ مِنَ التَّكَالِيْفِ الشَّاقَّةِ نَحْوُ قَرْضِ مَوْضِعِ النَّجَاسَةِ مِنَ الْجِلْدِ وَالثَّوْبِ وَاِحْرَاقِ الْغَنَائِمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا اَيْ مَنَعَهُمْ فِعْلَ الْخَيْرِ وَذٰلِكَ نَحْوُ وَصْفِهِمْ بِالطَّبْعِ وَالْخَتْمِ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَقَبْلَ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ لَفْظُهٗ مَاضِيًا اِشَارَةٌ اِلٰى مَا يَفْعَلُ بِهِمْ فِي الْاٰخِرَةِ كَقَوْلِهٖ وَجَعَلْنَا الْاَغْلَالَ فِيْ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

غَلَلٌ غلل اصل اسکی درمیان میں ہونا کسی شے کا ہے اور اسی سے غلل وہ پانی ہے جو جاری ہو درختوں کے درمیان اور کبھی کہا جاتا ہے اس کو غیل اور غل ما بین شجر کے داخل ہوا اسمیں پس غل مخصوص وہ شئے ہے جس کے ساتھ قید کیجاتی ہے پس کر دیجاتی ہیں اعضا درمیان میں اسکو جمع اسکی اغلال ہے اور غل فلان قید کیا گیا ساتھ اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پکڑو اس کو پس غل کرو اسکو یعنی مضبوط باندھو اسکو ساتھ طوق کے اور فرمایا جب کہ طوق انکی گردنوں میں ہیں اور کہا جاتا ہے بخیل کو وہ مغلول الید ہے اور فرمایا باندھا گیا تیری گردن تک اور فرمایا اور کہا یہود نے کہ خدا کا ہاتھ باندھا ہوا ہے ہاتھ گئے ہاتھ انکے اور قول اللہ تعالیٰ کا اور طوق جو انپر تھے یعنی جو کچھ انپر حرام تھا تکالیف شاقہ سے جیسے کپڑے اور جلد کے نجس موضع کو کاٹ ڈالنا اور غنیمت کو جلا دینا اور سوائے اس کے اور قول اللہ تعالیٰ کا بیشک کیا ہم نے گردنوں میں طوق یعنے روکا ان کو نیک کام سے اور یہ اسیطرح ہے جیسے ان کا وصف کرنا دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر مہر کرنے کے ساتھ اور کہا گیا بلکہ یہ اگرچہ لفظ اس کا ماضی ہے اشارہ ہے طرف اس کے جو کیا جائے گا ان کے ساتھ آخرت میں جیسے قول اللہ تعالیٰ کا اور کیا ہم نے طوق کافروں کی گردن میں

مِنْ حَوْلِكَ وَاغْلُظْ لَهُ بِالْقَوْلِ اِغْلَاظًا عَنَّفَهُ
قَالَ تَعَالٰى وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَغَلَّظْتُ عَلَيْهِ
فِي الْيَمِيْنِ تَغْلِيْظًا شَدَّدْتُ وَوَكَّدْتُ وَاسْتَغْلَظْتُ
الشَّيْءَ رَاَيْتُهُ غَلِيْظًا وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَمِنْ وَرَائِهِمْ
عَذَابٌ غَلِيْظٌ اَىْ وَمِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ عَذَابٌ
اَشَدُّ مِمَّا قَبْلَهُ وَاَغْلَظُ وَالْغِلَاظَةُ بِالْكَسْرِ
وَالْغِلَظُ كَعِنَبٍ كُلُّ ذٰلِكَ ضِدُّ الرِّقَّةِ
فِي الْخُلُقِ وَالطَّبْعِ وَالْفِعْلِ وَالْمَنْطِقِ وَالْعَيْشِ
وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَاسْتَعَارَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رض اَلْغِلَظَ
لِلْخَمْرِ وَاسْتَعَارَهُ يَعْقُوْبُ لِلْاَمْرِ فَقَالَ
فِي الْمَاءِ اِمَّا مَاكَانَ اُجَاجًا وَاِمَّا مَاكَانَ بَعِيْدًا
اَلْقَعْرِ شَدِيْدًا سَقْيُهُ غَلِيْظًا اَمْرُهُ وَقَدِ
اسْتَعْمَلَ ابْنُ جِنِّيٍّ اَلْغِلَظَ فِي غَيْرِ الْجَوَاهِرِ
اَيْضًا فَقَالَ اِذَا كَانَ حَرْفُ الرَّدِيِّ اَغْلَظَ
حُكْمًا عِنْدَهُمْ مِنَ الرَّادِفِ مَعَ قُوَّتِهِ فَهُوَ
اَغْلَظُ حُكْمًا وَاَعْلٰى خَطَرًا مِنَ التَّاْسِيْسِ بَعْدًا
وَفِي الْقَامُوْسِ وَالْفِعْلُ اَىْ مِنْ غَلُظَ
كَكَرُمَ وَضَرَبَ وَفِي التَّاجِ وَعَلَى الْاَوَّلِ
اِقْتَصَرَ الْجَوْهَرِيُّ وَالثَّانِيَةُ نَقَلَهَا
الصَّاغَانِيُّ قَالَ وَفَرَّانِيْجُ وَاَبُوْ وَافِدٍ
فَالْجَرَّاحُ وَاَغْلَظَ عَلَيْهِمْ بِكَسْرِ اللَّامِ فِي النَّحْوِ
وَالتَّحْرِيْمِ فَهُوَ غَلِيْظٌ وَغِلَاظٌ لُغَةٌ اَلْغِرَابِ
قَالَ اُنْثٰى غَلِيْظَةٌ وَجَمْعُهَا غِلَاظٌ وَمِنْهُ قَوْلُهُ

اور سختی کرا وس کے لیے بات میں سختی کرنا یعنی سختی کر
اس کو فرمایا اور سختی کرا وپر اور سختی کی میں نے اسپر
قسم میں سختی کر سختی کی میں نے اور تاکید کی میں نے اور سخت
پایا میں نے شئی کو دیکھا میں نے اوسکو سخت اور قول اللہ کا
ومن ورائہم عذاب غلیظ یعنی سامنے ان کے عذاب شدید
تر قبل سے اور سخت ہے اور غلاظۃ کسرہ کے ساتھ اور غلظ
مثل عنب کے ہر ایک یہ ضد ہے رقت کی خلق اور طبع اور
فعل اور بولنے اور عیش میں اور مثل اسکے اور استعارہ کیا
ابو حنیفہ نے غلظ کو خمر کے لئے اور استعارہ کیا اس کو
یعقوب نے امر کے لئے پس کہا پانی کے حق میں لیکن جو
نہ بوسیدہ ہو اور لیکن جو دور ہو گہرائی میں شدید ہے
پینا اس کا سخت ہے امر اسکا اور استعمال کیا ابن جنی
نے غلظ کو غیر جواہر میں بھی پس کہا جب حرف روی سخت
ہو حکما ان کے نزدیک ردف سے مع اسکی قوت کے
پس وہ سخت تر ہے حکما اور اعلے خطر میں تاسیس سے
بوجہ اسکی دوری کے اور قاموس میں ہے اور فعل
یعنے غلظ سے مثل کرم اور ضرب کے ہے اور تاج
میں ہے اور پہلے پر اقتصار کیا جوہری نے اور دوسرا
نقل کیا اسکو صاغانی کہا اور پڑھا نیج اور ابو وافد اور
جراح نے واغلظ علیہم لام کے کسرہ کے ساتھ تو یہ
اور تحریم میں پس وہ غلیظ ہے اور
غلاظ مثل غراب کے اور مونث غلیظہ اور جمع اسکی
غلاظ ہے اور اوسی سے قول اللہ تعالے کا

لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ اَیْ لَا خِیَانَةَ وَلَا سَرِقَةَ غَلَبَ اَلْغَلْبَةُ اَلْقَهْرُ یُقَالُ غَلَبْتُهُ غَلْبًا وَغَلَبْتُهُ غُلْبًا فَاَنَا غَالِبٌ قَالَ تَعَالٰی اَلٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ وَقَالَ وَكَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةً وَقَالَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَقَالَ یَغْلِبُوْا اَلْفًا وَقَالَ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْیَوْمَ وَقَالَ نَحْنُ الْغَالِبُوْنَ وَقَالَ لَنَحْنُ الْغَالِبُوْنَ وَقَالَ غُلِبُوْا هُنَالِكَ وَقَالَ اَنَّهُمُ الْغَالِبُوْنَ وَقَالَ سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ وَقَالَ ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ وَغُلِبَ عَلَیْهِ لَدَاءٍ اِسْتَوْلٰی وَعَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی حَدَآئِقَ غُلْبًا یَعْنِیْ مُلْتَفَّةَ الشَّجَرِ وَغِلَاظُ اَعْنَاقِ النَّخْلِ وَالْغُلْبُ اَلْغِلَاظُ یُقَالُ شَجَرَةٌ غُلْبًا اَیْ غَلِیْظَةٌ غُلْظٌ اَلْغِلْظَةُ مُثَلَّثَةٌ (قاموس) قَالَ تَعَالٰی وَلْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً اَیْ خُشُوْنَةً وَقَرَاَ الْاَعْمَشُ وَعَاصِمٌ غَلْظَةً بِالْفَتْحِ وَقَرَاَ السُّلَمِیُّ وَزِرُّ بْنُ حُبَیْشٍ وَاَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ غُلْظَةً بِالضَّمِّ وَرَجُلٌ غَلِیْظٌ اَیْ فَظٌّ وَقَسَاوَةٍ وَرَجُلٌ غَلِیْظُ الْقَلْبِ اَیْ سَیِّئُ الْخُلُقِ وَعَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

لا اغلال ولا اسلال یعنے نہ خیانت اور نہ چوری۔

غَلَبَ۔ غلبہ قہر کہا جاتا ہے غالب ہوا میں غالب ہونا پس میں غالب ہوں فرمایا اور مغلوب ہوئے روم اور وہ بعد مغلوب ہو جائینگے عنقریب غالب ہوں گے اور فرمایا اور کبھی تھوڑی جماعت غالب ہو جاتی ہے بڑی جماعت اور فرمایا غالب ہوں گے دو سو پر اور فرمایا غالب ہونگے ایک ہزار پر اور فرمایا بیشک غالب ہونگا میں اور میرے رسول اور فرمایا نہیں غالب ہے تمہارے لئے آج کے دن اور فرمایا ہم ہی غالب ہیں اور فرمایا بیشک ہم ہی غالب ہیں اور فرمایا غالب ہوئے یہاں اور فرمایا کیا پس وہ غالب ہیں اور فرمایا عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور جمع کئے جاؤ گے اور فرمایا پھر غالب ہوں گے اور غالب ہوا اسپر اسطرح یعنی غالب ہوا اور اسیطرح قول اللہ تعالیٰ غالب ہوئی ہم پر بدبختی ہماری اور فرمایا حدائق غلبا یعنی لپٹے ہوئے درخت اور موٹے تنہ کھجور کے اور غلب کے معنے موٹا کہا جاتا ہے شجرۃ غلبا یعنی درخت موٹا۔

غَلَبَ

غُلْظٌ

غُلْظٌ۔ الغلظۃ مثلثہ (قاموس) فرمایا اور دیکھا تم میں غلظۃ یعنی سختی اور قرأت کی اعمش اور عاصم نے غلظۃ فتح کے ساتھ اور پڑھا سلمی اور زر بن حبیش اور ابان بن ثغلب نے غلظۃ ضمہ کے ساتھ اور مرد غلیظ یعنی بدخلق قساوت والا اور مرد غلیظ القلب یعنے بدخلق ایسا ہی قول اللہ تعالیٰ کا اور اگر تو بدخلق سخت دل ہوتا تو تیرے پاس سے بھاگ جاتے

مخلوقة كذالك لانها خلقت على الفطرة
والتمكن من قبول الحق اھ غَلَقٌ الغلق
والمغلاق ما يغلق به وقيل هي ما يفتح
به لكن اذا اعتبر بالاغلاق يقال له
مغلق ومغلاق واذا اعتبر بالفتح يقال
له مفتح ومفتاح واغلقت الباب وغلقته
على التكثير وذالك اذا اغلقت ابوابا
كثيرة واغلقت بابا واحدا مرارا او
احكمت اغلاق باب وعلى هذا قوله
وغلقت الابواب غُلْمٌ الغلمة بالضم
شهوة الضراب غلم الرجل وغيره
بالكسر يغلم غلما واغتلم اغتلاما اذا
هاج وفي الحكم اذا غلبت شهوة وكذالك
جارية والغليم بالتشديد الشديد
(لسان) والغلام الطار الشارب وقيل
هو من حين يولد الى ان يشيب وعلى
ذالك قوله تعالى هذا غلام وقوله اني
يكون لي غلام والتثنية غلامان قال تعالى
لغلامين يتيمين والجمع اغلمة وغلمة وقلما
غَلَا الغلو تجاوز الحد يقال اذا كان
في السعر غلاء واذا كان في القدر والمنزلة
غلو وفي السهم غلوه فلهذا جميعا غلا يغلو قال تعالى
لا تغلوا في دينكم والغلي والغليان يقال

غَلَقٌ

اسطرح کیونکہ وہ مخلوق ہے فطرۃ پر اور قادر ہونے
قبول حق پر الخ غَلَقٌ۔ غلق اور مغلاق جس سے بند
کیا جائے اور کہا گیا جس سے کھولا جائے لیکن جب اعتبار
کیا جائے ساتھ اغلاق کے کہا جاتا ہے اسکو مغلق اور
مغلاق اور جب اعتبار کیا جاتا ہے کھولنے کے ساتھ
کہا جاتا ہے اسکو مفتح اور مفتاح اور بند کیا میں نے دروازہ
کو اور بند کیا میں نے اس کو اوپر کثرت کے اور یہ جب
بند کیا دروازے بہت اور بند کیا ایک دروازہ کئی بار
یا مستحکم کیا بند کرنے دروازہ کو اور اسی بنا پر قول اللہ تعالیٰ کا
اور بند کر گئے دروازے غُلْمٌ۔ غدہ کے ساتھ یعنی

غُلْمٌ

شہوت الضراب غلم الرجل وغیرہ کسرہ کے ساتھ یغلم غلما
اور اغتلم اغتلاما جب جوش کرے اور محکم میں ہے
جب غالب ہو شہوت اور ایسی ہی جاریہ اور غلیم شدید
کے ساتھ شدید الغلمۃ (لسان) اور غلام
اور کہا گیا وہ پیدا ہونے کے وقت سے جوان ہونے
تک وبنا براسی کے ہے قول اللہ تعالیٰ کا یہ غلام ہے اور
قول اللہ تعالیٰ کا کہاں ہوگا میرے غلام اور تثنیہ
غلامان کہا اللہ تعالیٰ نے دو یتیم غلام اور جمع
اغلمۃ اور غلمہ اور غلمان ہے۔ غَلَا۔ غلو

غَلَا

حد سے بڑھنا کہا جاتا ہے جب ہو قیمت میں غلا اور جب
ہو قدر و منزلت میں غلو اور سہم میں غلو اور افعال
اس کے تمام غلا یغلو فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ زیادتی
کرو اپنے دین میں اور غلا اور غلیان کہا جاتا ہے

عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ وَقَالَ عَجَّاجٌ
قَدْ وَجَدُوا أَرْكَانَنَا غِلَاظًا
انتہی تاج وَغَلُظَتِ السُّنْبُلَةُ وَاسْتَغْلَظَتْ
خَرَجَ فِيهَا الْحَبُّ (قاموس) وَفِي التَّاجِ وَمِنْهُ
قَوْلُهُ تَعَالَى فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ
وَكَذَلِكَ جَمِيعُ النَّبَاتِ وَالشَّجَرِ إِذَا اسْتَحْكَمَتْ
نَبْتَتُهُ وَصَارَ غَلِيظًا وَبَيْنَهُمَا غِلْظَةٌ بِالْكَسْرِ
وَمُغَالَظَةٌ أَيْ عَدَاوَةٌ اھ غُلْفٌ قَالَ تَعَالَى غُلف
قُلُوبُنَا غُلْفٌ قِيلَ هُوَ جَمْعُ أَغْلَفَ كَقَوْلِهِمْ
سَيْفٌ أَغْلَفُ أَيْ هُوَ فِي غِلَافٍ وَيَكُونُ
ذَلِكَ كَقَوْلِهِ قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ أَيْ فِي غَفْلَةٍ مِنْ
هٰذَا وَقِيلَ مَعْنَاهُ قُلُوبُنَا أَوْعِيَةٌ لِلْعِلْمِ
وَقِيلَ مَعْنَاهُ قُلُوبُنَا مُغَطَّاةٌ وَغُلَامٌ أَغْلَفُ
كِنَايَةٌ عَنْ أَقْلَفَ وَالْغُلْفَةُ كَالْقُلْفَةِ وَقِيلَ
مَعْنَى قُلُوبُنَا غُلْفٌ هِيَ جَمْعُ غِلَافٍ وَالْأَصْلُ
غُلُفٌ بِضَمِّ اللَّامِ وَقَدْ قُرِئَ بِهِ نَحْوُ كُتُبٍ
أَيْ هِيَ أَوْعِيَةٌ لِلْعِلْمِ وَتَنْبِيهًا إِنَّا لَا نَحْتَاجُ
أَنْ نَتَعَلَّمَ مِنْكَ فَلَنَا غُنْيَةٌ بِمَا عِنْدَنَا
وَفِي الْكَشَّافِ غُلْفٌ جَمْعُ أَغْلَفَ أَيْ هِيَ
خِلْقَةٌ وَجِبِلَّةٌ مُغَشَّاةٌ بِأَغْطِيَةٍ لَا يَتَوَصَّلُ
إِلَيْهَا مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَفْقَهُهُ مُسْتَعَارٌ مِنَ الْأَغْلَفِ
الَّذِي لَمْ يُخْتَنْ فَرَادَّ اللهُ عَلَيْهِمْ أَنْ تَكُونَ

اور شیر فرشتے غلاظ ہیں اور کہا عجاج نے تحقیق
پایا ہمارے ارکان کو غلاظ۔ انتہی تاج
اور غلظت السنبلت اور استغلظت نکلا اوسمیں دانہ
(قاموس) اور تاج میں ہے اور اسی سے قول اللہ تعالیٰ
کا پس مضبوط ہوا اور قائم ہوا اپنی ساق پر اور ایسی
تمام نباتات اور شجر جب مستحکم ہو روئیدگی اسکی اور
ہو جاوے سخت اور غلظۃ کسرہ کے ساتھ اور مغالظۃ
یعنی عداوت الخ غُلْفٌ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
قلوبنا غلف کہا گیا وہ جمع ہے اغلف کی جیسے قول
ان کا سیف اغلف یعنی تلوار غلاف میں ہے اور
وہ ایسا ہی ہے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا قلوبنا فی اکنۃ
یعنی دل ہمارے غفلت میں ہیں اس سے اور کہا گیا
اس کے دل ہمارا ظرف ہیں علم کیلئے اور کہا گیا معنے اسکے
دل ہمارا پردہ میں ہے اور غلام اغلف اشارہ ہے جسکا
ختنہ نہ ہوا ہو اور غلفۃ مثل قلفۃ کے ہے اور کہا گیا معنے
قلوبنا غلف کے وہی جمع غلاف کی ہے اور اصل غلف ہے
ضمہ لام کے ساتھ اور کبھی پڑھا گیا اس کے ساتھ جیسے کتب
یعنے وہ محل علم ہے اور تنبیہا اسپر کہ ہم نہیں محتاج ہیں کہ تم
سے علم سیکھیں پس ہمکو بے پرواہی ہے بسبب اس کے جو
ہمارے پاس ہے اور کشاف میں ہے غلف جمع ہے اغلف کی
یعنی وہ خلقت اور جبلت ہے پوشیدہ پردوں میں نہیں پہونچتا
اوسکے وہ چیز جو محمد صلعم لائے ہیں اور نہیں سمجھی جاتی ہے استعارہ کیا گیا ہے
اغلف وہ شخص جسکا ختنہ نہ ہوا ہو پس رد کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر کہنے

فَوَصَفَ الْغَمَامَ بِالْغُرِّ وَهُوَ جَمْعُ غَرَّاءَ وَقَدْ
اَغَمَّتِ السَّمَاءُ اَیْ تَغَیَّرَتْ وَاَحَبَّ الْغَمَامِ
الْبَرْدُ وَسَحَابٌ اَغَمُّ لَا فُرْجَةَ فِیْهِ وَقَالَ ابْنُ
عَرَفَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ
اَلْغَمَامُ الْغَیْمُ الْاَبْیَضُ وَاِنَّمَا سُمِّیَ غَمَامًا
لِاَنَّهٗ یَغُمُّ السَّمَاءَ اَیْ یَسْتُرُهَا وَسُمِّیَ الْغَمُّ
غَمًّا لِاشْتِمَالِهٖ عَلَی الْقَلْبِ وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ
فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ اَیْ اَرَادَ غَمًّا مُتَّصِلًا كَالْجَسَدِ
الْاَوَّلِ الْجِرَاحُ وَالْقَتْلُ وَالثَّانِیْ مَا اُلْقِیَ اِلَیْهِمْ
مِنْ قِبَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْسَاهُمُ
الْغَمُّ الْاَوَّلَ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْغَمُّ سَتْرُ الشَّیْءِ
وَمِنْهُ الْغَمَامُ لِكَوْنِهٖ سَاتِرًا لِضَوْءِ الشَّمْسِ
قَالَ تَعَالٰی فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ اھ غَمْرٌ اَصْلُ
الْغَمْرِ اِزَالَةُ اَثَرِ الشَّیْءِ وَمِنْهُ قِیْلَ لِلْمَاءِ الْكَثِیْرِ
الَّذِیْ یَزِیْلُ اَثَرَ سَیْلِهٖ غَمْرٌ وَغَامِرٌ وَجُعِلَ
مَثَلًا لِلْجَهَالَةِ الَّتِیْ تَغْمُرُ صَاحِبَهَا وَاِلَی نَحْوِهٖ
اَشَارَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاَغْشَیْنٰهُمْ وَنَحْوُ ذٰلِكَ
مِنَ الْاَلْفَاظِ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ اَیْ فِیْ
حَیْرَتِهِمْ وَجَهْلِهِمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی فِیْ غَمْرَةٍ
مِّنْ هٰذَا اَیْ فِیْ مُنْهَمِكٍ مِّنَ الْبَاطِلِ وَقِیْلَ
فِیْ غِطَاءٍ وَغَفْلَةٍ وَالْجَمْعُ غَمَرَاتٌ مِثْلُ سَجْدَةٍ
وَسَجَدَاتٍ وَالْغَمْرَةُ اَلشِّدَّةُ اَیْضًا وَالْجَمْعُ
غُمَرٌ مِثْلُ ثَوْبَةٍ وَثُوَبٍ وَعَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ

پس وصف کی غمام کی غر کے ساتھ اور وہ جمع غراء کی
ہے اور اغمت السماء یعنی متغیر ہو گیا آسمان اور سحاب
اغم یعنی ہیں سو راخ ہے اسمیں اور کہا ابن عرفہ نے
بیچ قول اللہ تعالیٰ کے اور سایہ کیا ہم نے تمپر ابر کا غمام
ابر سفید اور اس کا نام غمام اسلئے ہوا کہ چھپا لیتا ہے
آسمان کو اور غم کا نام غم اسلئے ہوا کہ مشتمل ہوتا ہے
قلب پر اور قول عزوجل کا پس پہونچا تمپر غم پر غم
ارادہ کیا غم متصل جیسے پہلا غم زخم اور قتل اور دوسرا
جو ڈالا گیا انکی طرف نبی صلعم کیطرف سے پس بھلا دیا
انکو پہلا غم اور کہا راغب نے پہلا غم چھپانا شئی کا
اور اسی سے غمام ہے اسلئے کہ وہ چھپا دیتی ہے
روشنی آفتاب کی کہا اللہ تعالیٰ نے ابر کے سایہ
میں الخ غمر۔ اصل غمر کی کسی شئے کے اثر کا زائل
کرنا اور اسی سے کہا گیا ماء کثیر کو جو زائل کر دے اثر
سیل کا غمر و غامر اور یہ مثل ہے واسطے جہالت کے
جو زائل کر دے اپنے صاحب کو اور اسی کیطرف اشارہ
کیا ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے پس ڈھانک لیا ان کو اور
الفاظ سے پس چھوڑ دے انکو غمرہ یعنی حیرت اور جہل
میں اور قول اللہ تعالیٰ کا فی غمرۃ من ہذا یعنی منہمک ہیں
باطل میں سے اور کہا گیا پردہ اور غفلت میں اور جمع
غمرات ہے سجدۃ اور سجدات اور غمرۃ کے معنے شدت
بھی ہیں اور جمع غمر ہے جیسے ثوبۃ اور ثوب
اور اسی بنا پر ہے قول اللہ تعالیٰ کا

غمرہ

فِي الْقِدْرِ إِذَا طَفَحَ وَمِنْهُ اسْتُعِيرَ قَوْلُهُ تَعَالَى طَعَامُ الْأَثِيمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ

ہانڈی میں جب پکے اور اسی سے استعارہ کیا فرمایا طعام گناہگار دوزخی مثل سیسے کے جوش کرے گا تمہارے پیٹ میں جوش کرنا گرم پانی کا

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ الْمِيمِ

غین کا باب حرف میم کے ساتھ

غَمَمٌ

غَمَمٌ الْغَمُّ وَاحِدُ الْغُمُومِ وَالْغَمُّ وَالْغُمَّةُ الْكَرْبُ الْأَخِيرَةُ عَنِ اللِّحْيَانِيِّ (لسان) وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَالْغَمَّاءُ كَالْغَمِّ وَقَدْ غَمَّهُ الْأَمْرُ يَغُمُّهُ غَمًّا فَاغْتَمَّ وَالْغَمَّ حَكَاهَا سِيبَوَيْهِ بَعْدَ اغْتَمَّ قَالَ وَهِيَ عَرَبِيَّةٌ وَيُقَالُ مَا أَغَمَّكَ إِلَيَّ وَمَا أَغَمَّكَ لِي وَمَا أَغَمَّكَ عَلَيَّ وَأَنَّهُ لَفِي غُمَّةٍ مِنْ أَمْرِهِ أَيْ لَبْسٍ وَلَمْ يَهْتَدِ لَهُ وَأَمْرُهُ عَلَيْهِ غُمَّةٌ أَيْ لُبْسٌ وَفِي التَّنْزِيلِ الْعَزِيزِ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ مَجَازُهَا ظُلْمَةٌ وَضِيقٌ وَهَمٌّ وَقِيلَ أَيْ مُغَطًّى مَسْتُورًا وَالْغَمِّيُّ الشَّدِيدُ مِنْ شَدَائِدِ الدَّهْرِ وَأَمْرٌ غُمَّةٌ أَيْ مُبْهَمٌ مُلْتَبِسٌ قَالَ طُرْفَةُ لَعَمْرِي وَمَا عَمْرِي عَلَيَّ بِغُمَّةٍ نَهَارِي وَمَا لَيْلِي عَلَيَّ بِسَرْمَدِ (لسان العرب) وَغَيْمٌ مُغِمٌّ كَثِيرُ الْمَاءِ وَالْغَمَامَةُ بِالْفَتْحِ السَّحَابَةُ وَالْجَمْعُ غَمَامٌ وَغَمَائِمُ وَأَنْشَدَ ابْنُ بَرِّيٍّ لِلْحُطَيْئَةِ يَمْدَحُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ

إِذَا غِبْتَ عَنَّا غَابَ عَنَّا رَبِيعُنَا وَسُقْنَا الْغَمَامَ الْغُرَّ حَيْثُ تَؤُوبُ

غَمَمٌ۔ غم واحد ہے غموم کی اور غم اور غمہ کرب اخیری اللحیانی سے (لسان) اور اسی بنا پر ہے قول اللہ تعالیٰ کا جب چاہیں گے نکلنا اس سے غم کے لوٹا دیئے جاوینگے اسمیں اور غماء مثل غم کی ہے اور غمگین کیا اسکو امر نے یغمہ غما پس غمگین ہوا حکایت کیا اسکو سیبویہ نے بعد اغتم کے کہا اور وہ عربی ہے اور کہا جاتا ہے کس چیز نے غمگین کیا تجھکو طرف میرے اور کس نے غمگین کیا تجھکو واسطے میرے اور کس کے غمگین کیا تجھکو مجھپر اور بیشک وہ غم میں ہے اس امر کے یعنی اشتباہ میں اور نہیں ہدایت پائی اور امر اسکا اسپر غمہ یعنی مشتبہ ہے اور تنزیل عزیز میں ہے پھر نہو امر تمہارا تمپر مشتبہ کیا ابو عبید نے مجاز اس کا ظلمت اور ضیق اور ہم ہے اور کہا گیا یعنی مخفی مشتبہ اور غمی شدت ہے شدائد دہر سے اور امر غمہ یعنی مبہم اور ملتبس ہے کہا طرفہ نے قسم ہے عمر کی اور نہیں ہے امر میرا مشتبہ دن اور رات نہیں ہے مجھپر والی (لسان العرب) اور غیم مغم زیادہ زیادہ پانیوالا اور غمام فتح کے ساتھ ہا اور جمع غمام اور غمائم ہے اور پڑھا ابن بری نے خطیہ مدح کرتا تھا سعید ابن العاص کی جب تو غائب ہوا ہم سے غائب ہوگئی ہم سے ربیع ہماری اور جب تم واپس آؤگے ہم بادلوں سے سیراب کیے جائیں گے

إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ وَالثَّانِي قِلَّةُ الْحَاجَاتِ وَهُوَ الْمُشَارُ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى وَذٰلِكَ هُوَ الْمَذْكُورُ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَالثَّالِثُ لِكَثْرَةِ الْغَنِيَّاتِ بِحَسَبِ ظُرُوفِ النَّاسِ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَجَمْعُ الْغَنِيِّ أَغْنِيَاءُ قَالَ تَعَالٰى إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ أَيْ لَهُمْ غِنَى النَّفْسِ وَيَحْسَبُهُمْ أَنَّ لَهُمُ الْغَنِيَّاتِ لِمَا يَرَاهُ فِيهِمْ مِنَ التَّعَفُّفِ وَعَلٰى هٰذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ خُذْ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَرُدَّ فِي فُقَرَائِهِمْ وَهٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ الْمَعْنٰى بِقَوْلِ الشَّاعِرِ

قَدْ يَكْثُرُ الْمَالُ وَالْإِنْسَانُ مُفْتَقِرٌ

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ أَيْ كَأَنْ لَمْ تُغْنِ زَرْعُهَا عَلٰى حَذْفِ الْمُضَافِ أَيْ لَمْ يَنْبُتْ وَلَا بُدَّ مِنْ حَذْفِ الْمُضَافِ الَّذِي هُوَ الزَّرْعُ فِي هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ وَإِلَّا لَمْ يَسْتَقِمِ الْمَعْنٰى كَمَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ ثُمَّ قَالَ وَعَنِ الْحَسَنِ لَمْ يَغْنَ بِالْيَاءِ عَلٰى أَنَّ الضَّمِيرَ لِلْمُضَافِ الْمَحْذُوفِ الَّذِي هُوَ الزَّرْعُ وَالْأَمْسُ مَثَلٌ لِلْوَقْتِ الْقَرِيبِ

اللہ کے اور اللہ غنی حمید کیا گیا ہے اور دوسرے قلت حاجت اور اسکی طرف اشارہ ہے خدا کے اس قول سے اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کر دیا اور یہ مذکور آنحضرتؐ کے اس قول میں غنی النفس کا غنی ہے اور تیسرے کثرت بحسب ضرورت آدمیوں کے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا اور جو شخص غنی ہو پس سوال سے بچے اور جمع غنی کی اغنیاء ہے فرمایا نہیں راہ مگر ان لوگوں پر جو اذن طلب کرتے ہیں تجھ سے وہ غنی ہیں اور قول اللہ تعالیٰ کا سمجھتا ہے جاہل انکو غنی یعنی انکو غنا النفس کی ہے اور جانتا ہے انکو کسی کے پاس مال ہے بوجہ اس کے کہ دیکھتا ہے اسمیں سوال سے بچنا اور اسی بنا پر ہے قول صلعم کا معاذ سے کہ لے تو اغنیا سے اور دے فقرا کو اور یہ بھی مراد ہیں شاعر کے اس قول میں۔ کبھی زیادہ ہوتا ہے مال اور انسان محتاج ہوتا ہے۔ اور قول اللہ تعالیٰ کا نہ کام آیا تیرے کل یعنی نہ غنی کیا تجھکو کھیتی نے بنا بر حذف مضاف کے یعنی نہیں اگا اور ضرور ہے حذف مضاف جو کہ زرع ہے اس موقع پر ورنہ صحیح نہ ہوں گے معنے جیسا ذکر کیا اس کو شیخ ابو علی نے پھر کہا اور حسن سے لم یغن ہے یاء کے ساتھ بنا بر اس کے کہ ضمیر مضاف محذوف کی ہے جو زرع ہے اور امس مثل ہے وقت قریب کی

غمز

فِي غَمَرَاتٍ سَاهُونَ غَمْزًا اَصْلُ الْغَمْزِ
الْاِشَارَةُ بِالْجَفْنِ اَوِ الْيَدِ اَوْ طَلَبًا اِلٰى
مَا فِيْهِ مَعَابٌ وَمِنْهُ قِيْلَ مَا فِي فُلَانٍ غَمِيْزَةٌ
اَيْ نَقِيْصَةٌ مُشَارٌ بِهَا اِلَيْهِ وَجَمْعُهُ غَمَائِزُ
قَالَ تَعَالٰى وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ

شدت میں سہو کرنیوالے ہیں غمزا۔ غمز اصل غمز کی اشارہ کرنا آنکھ یا ہاتھ سے طلبا طرف اس چیز کے جسمیں عیب ہو اور اسی سے کہا گیا نہیں ہے فلان میں غمیزہ یعنی نقصان اشارہ کیا گیا طرف اسکی اور جمع اسکی غمائز ہے فرمایا جب گذرتے ساتھ ان کے غمز کرتے ہیں۔

غمض

غَمْضٌ اَلْغَمْضُ النَّوْمُ الْعَارِضُ تَقُوْلُ
مَا ذُقْتُ غُمْضًا وَلَا غُمَاضًا وَاغْتَمَضْتُ قَبْلَ
اَرْضٌ غَامِضَةٌ وَغَمِضَةٌ وَدَارٌ غَامِضَةٌ
وَغَمَّضْتُ عَنْهُ وَاَغْمَضْتُهُ وَضَعَ اِحْدٰى
جَفْنَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ يُسْتَعَارُ لِلتَّغَافُلِ
وَالتَّسَاهُلِ قَالَ تَعَالٰى وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ
اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ اَيْ تُغْمِضُوْا عَنْ عَيْبٍ
فِيْهِ اَيْ لَسْتُمْ بِاٰخِذِي الْخَبِيْثَ مِنَ الْاَمْوَالِ
مِمَّنْ لَكُمْ دَيْنٌ لَهُ حَقٌّ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ وَمُسَامَحَةٍ
فَلَا تُؤَدُّوْنَ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ مَا لَا تَرْضَوْنَ
مِثْلَهُ مِنْ غُرَمَائِكُمْ

غمض کہا جاتا ہے خواب عارض
اور اسی اعتبار سے کہا گیا ارض
غامضہ اور غمضۃ اور دار غامضۃ اور غمض کیا
آنکھوں کو یعنی رکھا ایک پلک کو دوسری پر پھر
استعارہ کیا جاتا ہے غفلت اور سستی کے لئے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں ہو تم اس کو لینے والے
مگر یہ کہ چشم کرو اسمیں یعنی اغماض کرو عیب سے جو اسمیں
ہے یعنی نہیں ہو تم لینے والے خبیث مال کو اس سے
کہ واسطے تمہارے حق ہے لیکن اوپر اغماض اور
سستی کے پس ادا کرو حق اللہ سے وہ چیز کہ نہیں
راضی ہو مثل اس کے اپنے قرضداروں سے

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ النُّوْنِ

غین کا باب حرف نون کے ساتھ

غنی

غِنًى اَلْغِنٰى يُقَالُ عَلٰى ضُرُوْبٍ اَحَدُهَا
عَدَمُ الْحَاجَاتِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى
لِاَنَّ اللّٰهَ لَا يَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ وَكُلُّ مُحْتَاجٍ
اِلَيْهِ كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ
الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ وَقَوْلُهٗ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

غنی کہا جاتا ہے کئی قسموں پر ایک عدم حاجت
اور نہیں ہے یہ مگر واسطے اللہ کے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نہیں
محتاج ہے کسی کا اور سب محتاج ہیں اس کے
جیسا کہ مذکور ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں بیشک اللہ ہی
غنی حمید ہے اور فرمایا اے لوگو تم محتاج ہو

وَجَمْعُهُ مَغَانِمُ قَالَ تَعَالٰی فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْغَيْنِ وَحَرْفَ الْوَاوِ وَالْهَاءِ لِيَتَّضِحَ مَعْلُومًا

اور جمع اسکی مغانم ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس اللہ کے نزدیک بہت غنیمت ہے۔ نہیں ذکر کیا ہم نے باب غین اور حرف واؤ اور ہا کو تاکہ معلوم ہو بیکے

بَابُ الْغَيْنِ حَرْفُ الْيَاءِ

غین کا باب حرف یا کے ساتھ

غَيْبٌ

غَيْبٌ الْغَيْبُ مَصْدَرٌ يُقَالُ غَابَتِ الشَّمْسُ وَغَيْرُهَا إِذَا اسْتَتَرَ عَنِ الْعَيْنِ يُقَالُ غَابَ عَنِّي كَذَا قَالَ تَعَالٰی إِنْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِيْنَ وَاسْتُعْمِلَ فِي كُلِّ غَائِبٍ عَنِ الْحَاسَّةِ وَعَمَّا يَغِيبُ عَنْ عِلْمِ الْإِنْسَانِ بِمَعْنَى الْغَائِبِ قَالَ تَعَالٰی وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُقَالُ لِلشَّيْءِ غَيْبٌ وَغَائِبٌ بِاعْتِبَارِهِ بِالنَّاسِ لَا بِاللّٰهِ تَعَالٰی فَإِنَّهُ لَا يَغِيبُ عَنْهُ شَيْءٌ مَا لَا يَغْرُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ وَقَوْلُهُ تَعَالٰی عَالِمُ الْغَيْبِ أَيْ مَا يَغِيبُ عَنْكُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالٰی يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ يَعْنِي بِاللّٰهِ وَقِيلَ إِنَّهُ مَا غَابَ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ وَإِنْ كَانَ مُحَصَّلًا فِي الْقُلُوبِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰی وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَيْ عِلْمُ مَا فِيهِمَا وَقَوْلُهُ تَعَالٰی عَلَّامُ الْغُيُوبِ هُوَ جَمْعُ غَيْبٍ وَهُوَ مَا غَابَ عَنَّا وَقَوْلُهُ تَعَالٰی وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ بِفَتْحِ الْغَيْنِ أَيْ فِي قَعْرِهِ سُمِّيَ بِهِ لِغَيْبُوبَتِهِ عَنْ أَعْيُنِ النَّاظِرِينَ وَكُلُّ شَيْءٍ غَيْبٌ عَنَّا

غَيْبٌ۔ غیب مصدر ہے کہا جاتا ہے غائب ہوگیا آفتاب اور سوائے اس کے جب چھپ جائے آنکھ سے کہا جاتا ہے غائب ہوگیا مجھ سے۔ فرمایا اگر ہو غائب ہونیوالوں سے اور استعمال کیا ہر اوس چیز میں جو غائب ہو حاسہ سے اور جو غائب ہو علم انسان سے بمعنے غائب کے ہے فرمایا اور نہیں ہے کوئی غائب آسمان اور زمین میں اور کہا جاتا ہے شئی کو غیب اور غائب باعتبار آدمیوں کے نہ باعتبار اللہ تعالیٰ کے کیونکہ نہیں غائب ہوتی ہے خدا سے کوئی شے جیسا کہ نہیں غائب ہے اس سے برابر ذرہ کے اور فرمایا عالم الغیب یعنی جو غائب ہو تم سے اور فرمایا ایمان رکھتے ہو غیب پر یعنی اللہ پر اور کہا گیا جو کچھ غائب ہے امر آخرت سے اگرچہ حاصل ہے دلوں میں اور قول اللہ تعالیٰ کا اور واسطے اللہ کے ہے غیب اسمانوں اور زمین کا یعنی علم غیب اس کا اور فرمایا علام الغیوب وہ جمع ہے غیب کی اور وہ جو کچھ غائب ہو ہم سے اور فرمایا اور ڈالدو اس کو قعر چاہ میں غین کے فتح کے ساتھ یعنی اس کے گہرائی میں نام رکھا گیا اس کے ساتھ جو غائب اس کے غائب ہونیکی آنکھ سے دیکھنے والوں کے اور ہر شئی جو غائب ہو

كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ قَبْلَ لَمْ يُوجَدْ مِنْ قَبْلُ (انتهى) وَقِيلَ
مَعْنَى كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ أَيْ كَأَنْ لَّمْ تَكُنْ
قَبْلَ أَنْ حُصِدَتْ مَعْمُورَةً وَقَوْلُهُ تَعَالَى
مَغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ أَيْ دَافِعُونَ
عَنَّا وَقَوْلُهُ كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَيْ يُقِيمُوا
فِيهَا وَقَوْلُهُ مَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى
أَيْ لَا يَجِدُ بِهِ وَلَا يَنْفَعُهُ وَقَوْلُهُ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ أَيْ يَكْفِيهِ
أَوْ يَكْفِيهِ عَنِ الِاهْتِمَامِ بِغَيْرِهِ مِنْ أَغْنَى يُغْنِي
شُرْبَتُهُ أَيْ أَرْوَتْهُ عَنِّي وَلَقَّتْهُ وَمِنْهُ لَنْ
يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَقَوْلُهُ مَا أَغْنَى
عَنِّي مَالِيَهْ أَيْ مَا أَلْغَى وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ لَا يُغْنِي
مِنَ اللَّهَبِ أَيْ لَا يَكْفِي وَلَقَّنِي بِمَعْنَى اسْتَغْنَى
وَحُمِلَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ
لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ عَلٰى ذٰلِكَ غَنَمٌ اَلْغَنَمُ
الشَّاةُ لَا وَاحِدَ لَهُ مِنْ لَفْظِهِ وَقَدْ ثَنَّوْهُ
فَقَالُوا غَنَمَانِ (لسان) قَالَ تَعَالَى وَمِنَ الْغَنَمِ
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا وَالْغَنِيمَةُ وَالْمَغْنَمُ
وَالْغَنَائِمُ هُوَ مَا أُصِيبَ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ
الْحَرْبِ وَأَوْجَفَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ الْخَيْلَ
وَالرِّكَابَ يُقَالُ غَنِمْتُ أَغْنَمُ غَنَمًا وَغَنِيمَةً
قَالَ تَعَالَى وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ
وَقَالَ فِيمَا غَنِمْتُمْ حَلَالًا وَالْمَغْنَمُ مَا يُغْنَمُ

کو یا کہ کہا گیا نہیں پایا گیا پہلے سے (انتہی) اور کہا گیا
معنے کان لم تغن بالامس کے یہ ہیں کہ وہ تھی قبل کاٹنے کے
آباد اور قول اللہ تعالیٰ کا مغنون عنا نصیبا من النار
یعنے دفع کرنیوالے ہیں ہم سے اور قول اللہ تعالیٰ کا
کان لم یغنوا فیها یعنی قائم ہوں اسمیں اور قول اللہ تعالیٰ
ما یغنی عنہ مالہ اذا تردی یعنی نہ نفع دیگا اس کو اور
قول اللہ تعالیٰ کا لکل امرء منهم یومئذ شان یغنیه
یعنی کافی ہوگا اس کو اہتمام غیر سے ماخوذ ہے
اغنی عنی شرک سے یعنی بیقید دیا اسکو مجھسے اور
روکدیا اسکو اسی سے نہ کام آویگا تیرے خدا کے
تیرے خدا کے مقابل میں کچھ اور قول اللہ تعالیٰ کا نہ کام
آیا میرے مال میرا یعنی نہ کافی ہوا مجھ کو اور ایسی ہی قول
اللہ تعالیٰ کا لا یغنی من اللہب یعنی نہ کفائت کریگا اور
تغنی بمعنی استغنی اور حمل کیا گیا قول علیہ الصلاۃ والسلام
کا من لم یتغن بالقرآن اسی پر۔ غَنَم۔ غنم بدی
اس لفظ کا واحد نہیں ہے اور اس کا تثنیہ کہا ہے
کہا غنمان (لسان) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور غنم سے حرام
کیا ہم نے انپر چربی اسکی اور غنیمت اور مغنم اور غنائم
اہل حرب سے جو مال ملے اور مقابلہ کیا اوسپر مسلمانوں
نے خیل اور رکاب سے کہا جاتا ہے غنمت اغنم
غنماً اور غنیمۃ کہا اللہ تعالیٰ نے اور جان لو جو کچھ
تم نے غنیمت میں پایا ہے اور کہا جو کچھ تم نے حلال
غنیمت پایا ہے اور مغنم جو غنیمت ملے۔

غنم

بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبْ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا يُقَالُ اغْتَابَهُ اغْتِيَابًا إِذَا
وَقَعَ فِيهِ وَالِاسْمُ الْغِيبَةُ بِالْكَسْرِ وَهُوَ
أَنْ يَتَكَلَّمَ خَلْفَ إِنْسَانٍ مَسْتُورًا بِمَا
يَغُمُّهُ لَوْ سَمِعَهُ فَإِنْ كَانَ صِدْقًا سُمِّيَ غِيبَةً
وَإِنْ كَانَ كَذِبًا سُمِّيَ بُهْتَانًا وَقَوْلُهُ تَعَالَى
وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ أَيْ
مِنْ حَيْثُ لَا يَدْرِكُونَهُ بِبَصَرِهِمْ وَبَصِيرَتِهِمْ
غَيْثٌ الْغَيْثُ بِالْفَتْحِ فَالسُّكُونِ الْمَطَرُ
وَغَاثَتِ الْبِلَادَ غَيْثًا أَنْزَلَ بِهَا الْغَيْثَ وَالْأَرْضُ
مُغِيثَةٌ وَمَغِيثَةٌ وَغَاثَتِ الْأَرْضَ غَيْثًا مِنْ
بَابِ ضَرَبَ نَزَلَ بِهَا وَسُمِّيَ النَّبَاتُ غَيْثًا
تَسْمِيَةً بِاسْمِ السَّبَبِ كَمَا يُقَالُ رَعَيْنَا الْغَيْثَ
وَرُبَّمَا سُمِّيَ السَّحَابُ بِذَلِكَ وَقَوْلُهُمْ ادْعُوا اللَّهَ
يَغِيثُنَا هُوَ بِفَتْحِ يَاءٍ مِنْ غَاثَ اللَّهُ بِلَادَهُ يَغِيثُهَا
إِذَا أَرْسَلَ عَلَيْهَا الْمَطَرَ قَالَ تَعَالَى وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَقَالَ لِمِثْلِ غَيْثٍ وَغَاثَنِي مِنَ الْغَيْثِ
وَغُثْتُ مِنَ الْغَوْثِ أَيْ طَلَبْتُ الْإِغَاثَةَ
قَالَ تَعَالَى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ وَقَالَ
فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا قَالَ الرَّاغِبُ فَإِنَّهُ
يَصِحُّ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْغَيْثِ وَيَصِحُّ أَنْ يَكُونَ
مِنَ الْغَوْثِ وَكَذَا يُغَاثُ يَصِحُّ فِيهِ الْمَعْنَيَانِ

کہ کس زمین پر مریگا اور قول اللہ تعالیٰ کا اور نہ غیبت کرے
بعض تمہارا بعض کی کہا جاتا ہے اغتاب اغتیابا جب واقع
ہو غیبت میں اور اسم غیبت ہے کسرہ کے ساتھ اور وہ
یہ ہے کہ بیان کرے پیٹھ پیچھے انسان کے مخفی وہ بات
کہ اگر وہ سنے تو رنجیدہ ہو پس اگر وہ سچ ہے تو اس کا نام
غیبت ہے اور اگر جھوٹ ہے تو اس کا نام بہتان ہے اور
فرمایا اور تہمت لگاتے ہیں پیٹھ پیچھے مکان بعید سے یعنی اس طرح
کہ نہیں دریافت کر سکتے ہیں اسکو اپنی بصارت اور بصیرت
سے غَیْثٌ۔ غین پہلے فتحہ پھر سکون کے ساتھ بارش
اور غاث البلاد غیثا یعنی برسا اسمیں پانی اور الارض اور
مغیثۃ اور مغیوثۃ اور غاث الارض غیثا باب ضرب سے
نازل ہوا اسمیں اور نام رکھا جاتا ہے نبات کا غیث
نام رکھنا اسم سبب کے ساتھ جیسا کہ کہا جاتا ہے رعینا الغیث
اور کبھی ابر کا یہی نام رکھا جاتا ہے اور قول ان کا ادعوا اللہ
یغیثنا ہو بفتح یاء من غاث اللہ بلادہ یغیثہا
اذا ارسل علیہا المطر قال تعالیٰ وینزل
الغیث وقال لمثل غیث وغاثنی من الغیث
وغثت من الغوث ای طلب الاغاثۃ
قال تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم وقال
فاستغاثہ الذی من شیعتہ وقولہ تعالیٰ
وان یستغیثوا یغاثوا قال الراغب فانہ
یصح ان یکون من الغیث ویصح ان یکون
من الغوث وکذا یغاث یصح فیہ المعنیان

غیث

اور ایسے ہی یغاث میں دونوں معنے صحیح ہیں الخ

فَهُوَ غِيَابَةٌ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ
اَیْ لِلْغَيْبِ اَزْوَاجِهِنَّ اَیْ حَافِظَاتٌ لِمَا
يَكُوْنُ بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ اَزْوَاجِهِنَّ فِي الْخَلَوَاتِ
مِنَ الْاَسْرَارِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ اَیْ بِمَا حَفِظَهُنَّ
اللّٰهُ حِيْنَ اَدَّوْهَا لَهُنَّ الْاَزْوَاجُ وَاَوْجَبَ
لَهُنَّ عَلَيْهِمُ الْمَهْرَ وَالنَّفَقَةَ فَالْبَاءُ لِلْمُقَابَلَةِ
وَالْجَزَاءِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَيْبِ وَقَوْلُهُ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ
اَیْ اِذَا غَابُوْا عَنْكُمْ وَلَيْسُوْا كَالْمُنَافِقِيْنَ
الَّذِيْنَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيَاطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا
مَعَكُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ
عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ
اَیْ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَالِمٌ بِمَا غَابَ عَنْ
خَلْقِهٖ فِيْمَا يُقَدِّرُ مِنْ شَيْءٍ وَيَقْضِيْهِ
فِيْ عِلْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّخْلَقَهُ وَقَبْلَ اَنْ يَّقْضِيَهُ
اِلَى الْمَلَائِكَةِ فَذٰلِكَ عِلْمٌ مَّوْقُوْفٌ عِنْدَهٗ
اِلَيْهِ فِيْهِ الْمَشِيَّةُ فَيَقْضِيْهِ اِذَا اَرَادَ
وَقِيْلَ فِيْهِ اِشَارَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِاَنَّهٗ
لَا يَعْلَمُ عِلْمَ السَّاعَةِ وَتَنَزُّلَ الْغَيْثِ وَمَا
فِي الْاَرْحَامِ وَالْمَوْتِ وَالْاِكْتِسَابِ غَدًا
اِلَّا اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ
نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ

پس وہی غیابت ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا حافظات للغیب
یعنی اپنے شوہروں کے غیب کو یعنی محفوظ رکھنے والی
ہیں جو کچھ ان کے اور ان کے شوہروں کے درمیان ہے
خلوتوں میں اسرار سے جو محفوظ رکھا اللہ نے ای بوجہ اس کے
کہ محفوظ رکھا ان کو اللہ نے جب ملایا واسطے ان کے
ازواج اور واجب کیا ان کے لئے اوپر مہر اور نفقہ
پس با واسطے مقابلہ اور جزا کے ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا
جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے رب سے غیب میں فرمایا جو شخص
ڈرتا ہے رحمٰن سے غیب میں یعنی جب غائب ہوں تم سے
اور نہیں ہیں مثل منافقوں کی جب اپنے شیطانوں کے پاس جاتے
ہیں کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور فرمایا عالم الغیب
پس نہیں ظاہر کرتا ہے اپنا غیب کسی پر مگر جس سے راضی ہو
رسول سے یعنی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے جو کچھ غائب ہے
اسکی مخلوق سے اس چیز میں کہ مقدر کرتا ہے کسی شئی سے
اور قضا کرتا ہے اس کو اپنے علم میں قبل اس کے پیدا کرے
اور قبل اس کے کہ پہونچائے اسکو فرشتوں کی طرف پس یہ علم ہے
موقوف ہے اس کے نزدیک طرف اس کے اسمیں مشیت پس قضا
کرتا ہے اسکو جب چاہتا ہے اور کہا گیا اسمیں اشارہ ہے اس
آیت کیطرف تحقیق نہیں جانتا ہے علم قیامت کا اور نازل
کرنا پانی کا اور کچھ رحموں میں ہے اور موت اور کام کرنا کل کا مگر
اللہ کے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے اس کے پاس ہے علم قیامت
اور برساتا ہے پانی اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں جانتا
کوئی نفس کہ کیا کریگا کل کو اور نہیں جانتا ہے کوئی نفس

غَبُرَ

مِنَ الْاِغَارَةِ اَیِ النَّهْبِ وَقِیْلَ تَدْخُلُ فِی الْغَوْرِ اَیِ النُّخُوْصِ فِی الْاَرْضِ غَیْرُ عَلٰی اَوْجُهٍ اَلْاَوَّلُ اَنْ تَکُوْنَ لِلنَّفْیِ الْمَحْضِ مِنْ غَیْرِ اِثْبَاتِ مَعْنًی بِهٖ نَحْوُ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ غَیْرِ قَائِمٍ اَیْ لَا قَائِمٍ قَالَ تَعَالٰی یَغْبُرُ بَعْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَقَالَ غَیْرُ مُبِیْنٍ الثَّانِیْ بِمَعْنَی اِلَّا یُسْتَثْنٰی بِهٖ وَتُوْصَفُ بِهِ النَّکِرَةُ نَحْوُ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ غَیْرِ زَیْدٍ اَیْ اِلَّا زَیْدًا قَالَ تَعَالٰی هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ وَقَالَ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُهٗ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ الثَّالِثُ لِنَفْیِ صُوْرَةٍ مِنْ غَیْرِ مَعْنَاهَا نَحْوُ الْمَاءُ اِذَا کَانَ حَارًّا غَیْرُهٗ اِذَا کَانَ بَارِدًا وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی جُلُوْدًا غَیْرَهَا الرَّابِعُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ مُتَنَاوِلًا لِلذَّاتِ نَحْوُ یَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ اَیِ الْبَاطِلَ وَقَوْلُهٗ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ فَهُوَ صِفَةٌ لِلَّذِیْنَ لَمَّا فِی الذَّاتِ قَالَ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ صِلَةٌ لِلَّذِیْنَ وَغَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ صِفَةٌ لِلَّذِیْنَ وَالضَّالِّیْنَ مَعْطُوْفٌ عَلَی الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ اِلٰی هٰهُنَا التَّغْیِیْرُ یُقَالُ عَلٰی وَجْهَیْنِ اَحَدُهُمَا لِتَغْیِیْرِ صُوْرَةِ الشَّیْءِ دُوْنَ ذَاتِهٖ یُقَالُ غَیَّرْتُ دَارِیْ اِذَا بَنَیْتَهٗ

اغارہ سے یعنی لوٹنا اور کہا گیا داخل ہونا غور میں یعنی نیچے زمین میں غَبُرَ چند وجہوں پر ہے اول یہ کہ محض نفی کے واسطے ہو بدوں اثبات کسی معنے کے اس کے لئے جیسے گذرا میں ایک مرد کے ساتھ جو غیر قائم نہیں قائم تھا کہا اللہ تعالیٰ نے بغیر ہدایت کے اللہ سے اور کہا غیر مبین اور دوسرے آنکہ معنے ہیں استثنا کیا جاتا ہے اس کے ساتھ اور وصف کیا جاتا ہے اس کے ساتھ نکرہ جیسے گذرا میں ایک قوم کے ساتھ غیر زید کے یعنی سوائے زید کے کہا اللہ تعالیٰ نے کیا کوئی خالق ہے سوائے اللہ کے اور فرمایا کون معبود ہے سوائے اللہ کے اور کہا نہیں جانا میں نے تمہارے لئے کوئی معبود سوائے میرے تیسری واسطے نفی صورت کی سوائے اس کے معنے کے جیسے پانی جبکہ گرم ہو غیر اس کا ہے جبکہ سرد ہو اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا جلودًا غیرھا چوتھی یہ کہ شامل ہو ذات کو جیسے کہنے میں اللہ پر غیر حق یعنی باطل اور فرمایا کیا اللہ کے سوائے میں رب تلاش کروں اور بدلیگا ایک قوم سوائے تمہارے اور فرمایا سوائے ان لوگوں کے جن پر غضب کیا گیا پس وہ صفت ہے الذین کی جیسا کہ دلائل میں کہا اور انعمت علیہم صلہ ہے الذین کا اور غیر المغضوب علیہم صفت ہے الذین کی اور ولا الضالین معطوف ہے المغضوب علیہم پر اور التغییر کہا جاتا ہے دو وجہوں پر ایک واسطے بدلنے صورت شے کے نہ اسکی ذات کے کہا جاتا ہے متغیر کر دیا میں نے اپنا گھر جب بنائی تو نے

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا اَللّٰهُ
هِيَ اَسْمَاءُ اَصْنَامٍ تُعْبَدُ وَفِي الْحَدِيْثِ كَانَ
يَعُوْقُ عَنْ يَمِيْنِ الْكَعْبَةِ وَكَانَ نَسْرٌ عَنْ
يَسَارِ الْكَعْبَةِ قِيْلَ وَكَانَ يَغُوْثُ قِبَالَ
بَابِ الْكَعْبَةِ وَقِيْلَ كُلُّهَا وَيَعُوْقُ وَيَغُوْثُ
كَانَتْ فِيْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ

غَوْرٌ قَالَ تَعَالٰى
اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا اِيْ غَائِرًا وُصِفَ
بِالْمَصْدَرِ كَدِرْهَمٍ ضَرْبٌ وَمَاءٌ سَكْبٌ
يُقَالُ غَارَ الْمَاءُ غَوْرًا اَيْ ذَهَبَ فِي الْاَرْضِ
فَهُوَ غَائِرٌ وَالْغَارُ نَقْبٌ فِي الْجَبَلِ شُبِّهَ
بِالْمَغَارَةِ فَاِذَا اتَّسَعَ قِيْلَ كَهْفٌ وَالْغَارُ الَّذِيْ
اٰوٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ
صَاحِبِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ جَبَلِ ثَوْرٍ
وَهُوَ مُطِلٌّ عَلٰى مَكَّةَ قَالَ تَعَالٰى اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَوْ مَغَارٰتٍ اَلْمَغَارَاتُ مَا
يَغُوْرُوْنَ فِيْهِ اَوْ يَغِيْبُوْنَ وَاَحِدُهَا
مُغَارَةٌ بِضَمِّ الْمِيْمِ وَفَتْحِهَا وَهُوَ الْمَوْضِعُ
الَّذِيْ يَغُوْرُ فِيْهِ الْاِنْسَانُ اَيْ يَغِيْبُ
وَلَيْسَتْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًا
هُوَ مِنَ الْغَارَةِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يُغِيْرُوْنَ
عِنْدَ الصُّبْحِ مِنَ الْغَارَةِ وَهِيَ الْخَيْلُ الْمُغِيْرَةُ
وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ اَشْرَقَ ثَبِيْرٌ كَيْمَا نُغِيْرُ

اور قول اللہ تعالیٰ کا یغوث و یعوق و نسر یہ تینوں نام
ہیں بتوں کے جو پوجے جاتے تھے اور حدیث میں ہے کہ یعوق
کعبہ کے داہنے طرف تھا اور نسر کعبہ کی بائیں جانب تھا کہا گیا
اور یغوث کعبہ کے دروازے کے سامنے تھا اور کہا گیا
نسر اور یعوق اور یغوث کعبہ کی مسجد میں تھے۔

غَوْرٌ۔ کہا اللہ تعالیٰ نے اگر چلا جائے پانی تمہارا
گہرا ہو میں یعنی غائراً وصف کیا گیا مصدر کے ساتھ
جیسے درہم ضرب اور ماء سکب کہا جاتا ہے غار الماء غوراً
یعنی چلا گیا زمین میں پس وہ غائر ہے اور غار نقب ہے
پہاڑ میں گڑھے کے مشابہ پس جب کشادہ ہو جاوے
کہا جاویگا کہف اور غار جسمیں نبی صلعم مع اپنے
ساتھی رضہ کے آئے تھے جبل ثور میں تھے اور وہ
ٹیلہ ہے مکہ پر کہا اللہ تعالیٰ نے جب وہ دونوں
غار میں تھے اور قول اللہ تعالیٰ کا او مغارات
مغارات جسمیں گھس جاویں یعنی غائب ہو جاویں
اس کا واحد مغارۃ ہے ضمہ میم اور فتحہ میم کے
ساتھ اور وہی وہ جگہ ہے جسمیں انسان گھس
جاوے یعنی غائب اور مخفی ہو جاوے اور قول اللہ تعالیٰ
کا فالمغیرات صبحاً وہ غارہ سے ہے کیونکہ وہ دوڑتے
تھے صبح کے وقت غارہ سے اور وہ گھوڑے دوڑانے
والے ہیں اور اسی سے قول ان کا ہے اشرق
ثبیر کیما نغیر یعنے چلا جا تا جلد اور کہا گیا
ای نذھب سریعاً وقیل نغیر علی لحوم الضحایا

اَلصَّوْتُ الَّذِیْ یُتَمَهَّمُ بِهِ الْمُغْتَاظُ وَالزَّفِیْرُ یَخْرُجُ مِنَ الصَّدْرِ وَمِنْ ابْنِ عَرْفَةَ اَیْ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِیْقِ یُقَالُ تَغَیَّظَتِ الْهَاجِرَةُ اِذَا اشْتَدَّ حَمِیْمُهَا فَکَانَ الْمُرَادُ بِالتَّغَیُّظِ الْغَلَیَانَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ غَاظَهُ الْاَمْرُ مِنْ بَابِ صَارَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی هَلْ یُذْهِبَنَّ کَیْدُهٗ مَا یَغِیْظُ اَیْ غَیْظُهٗ وَالْغَیْظُ اَلْغَضَبُ الْمَبِیْطُ بِالْکَبِدِ وَغَاظَهٗ فَهُوَ مَغِیْظٌ وَقَالَ الرَّاغِبُ الْغَیْظُ اَشَدُّ غَضَبٍ وَهُوَ الْحَرَارَةُ الَّتِیْ یَجِدُهَا الْاِنْسَانُ مِنْ فَوَرَانِ دَمِ قَلْبِهٖ قَالَ تَعَالٰی قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ وَقَدْ دَعَا اللّٰهُ النَّاسَ اِلٰی اِمْسَاکِ النَّفْسِ عِنْدَ اعْتِرَاءِ الْغَیْظِ قَالَ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَاِذَا وُصِفَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ فَاِنَّهٗ یُرَادُ بِهِ الْاِنْتِقَامُ قَالَ تَعَالٰی وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُوْنَ اَیْ دَاعُوْنَ بِفِعْلِهِمْ اِلَی الْاِنْتِقَامِ مِنْهُمْ اِهٖ وَمِنَ الْمَجَازِ السَّلِیْبُ وَلَا یُقَالُ اَغَاظَهٗ وَاغْتَاظَ فُلَانٌ مِنْ کَذَا وَلَا یَکُوْنُ الْغَیْظُ اِلَّا بِوُصُوْلِ مَکْرُوْهٍ اِلَی الْغَیْرِ

غُوْلٌ قَالَ تَعَالٰی لَا فِیْهَا غُوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ اَیْ لَیْسَ فِیْهَا غَائِلَةٌ لِاَنَّهٗ قَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ لَا یُصَدَّعُوْنَ

وہ آواز ہے جس کے ساتھ ہمہماتا ہے مغتاظ اور زفیر نکلتی ہے سینہ سے اور ابن عرفہ سے ہے یعنی شدت گرمی سے کہا جاتا ہے تغیظت الہاجرۃ جب شدید ہو گرمی اسکی پس ہوگی مراد تغیظ سے غلیان اور قول اللہ تعالیٰ کا موتوا بغیظکم (مر جاؤ اپنے غیظ میں) وہ مصدر ہے غاظہ الامر سے باب صار سے اور قول اللہ تعالیٰ کیا لیجاویگا مکر ان کا جو وہ غیظ کرتا ہے یعنی غیظ اسکا اور غیظ غضب جو محیط ہو کبد کے ساتھ اور غاظہ فہو مغیظ اور کہا راغب نے غیظ سخت غضب ہے اور اور وہ وہ حرارت ہے جسکو پاتا ہے انسان اپنے دل کے خون کے جوش سے کہا خدا نے کہدو مر جاؤ اپنے غضب میں تاکہ غیظ کریں اُنسے کفار اور تحقیق بلایا خدا نے آدمیوں کو نفس کے روکنے کیطرف غیظ کیوقت کہا اور جو کھانیوالے ہیں غیظ کے اور جب وہ خدا کی صفت ہوتا ہے تو اس سے انتقام ارادہ کیا جاتا ہے کہا اللہ تعالیٰ نے وانہم لنا لغائظون یعنی بلا نیوالے ہیں اپنے کاموں سے انتقام کیطرف اور منقول ہے ابن سکیت سے اور نہیں کہا جاتا ہے اغاظہ واغتاظ فلان من کذا اور نہیں ہوتا ہے غیظ مگر کسی مکروہ کے پہونچنے سے سغتاظ کیطرف غول۔ کہا اللہ تعالیٰ نے لا فیہا غول والا ہم عنہا ینزفون یعنے نہیں اسمیں خائلہ صداع کا کیونکہ دوسری جگہ فرمایا ہے لا یصدعون

بِنَاءَ غَيْرِ الَّذِي كَانَ وَالثَّانِي لِتَبْدِيلِهِمْ
بِغَيْرِهِ نَحْوُ غَيَّرْتُ غُلَامِي وَدَابَّتِي إِذَا
أَبْدَلْتَهُمَا بِغَيْرِهِمَا وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا
بِأَنْفُسِهِمْ غَوْصٌ الْغَوْصُ الدُّخُولُ تَحْتَ
الْمَاءِ وَإِخْرَاجُ شَيْءٍ وَيُقَالُ لِكُلِّ مَنْ انْهَجَمَ
عَلَى غَامِضٍ فَأَخْرَجَهُ لَهُ غَائِصٌ عَيْنًا
كَانَ أَوْ عِلْمًا وَالْغَوَّاصُ الَّذِي يَكْتَرِمُنْهُ
ذَلِكَ قَالَ تَعَالَى كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَقَالَ
مَنْ يَغُوصُونَ لَهُ أَيْ يَسْتَخْرِجُونَ
لَهُ الْأَعْمَالَ الْغَرِيبَةَ وَالْأَفْعَالَ الْبَدِيعَةَ
وَلَيْسَ يَعْنِي اسْتِنْبَاطَ الدُّرِّ مِنَ الْمَاءِ فَقَطْ
غَيْضٌ قَالَ تَعَالَى وَغِيضَ الْمَاءُ أَيْ
نَقَصَ يُقَالُ غَاضَ الْمَاءُ يَغِيضُ غَيْضًا
مِنْ بَابِ صَارَ وَمُغَاضًا أَيْ قَلَّ وَنَضَبَ
فِي الْأَرْضِ وَانْغَاضَ مِثْلُهُ وَغَيَّضَ الْمَاءُ
فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ
أَيْ تَنْقُصُ عَنْ مِقْدَارِ الْحَمْلِ الَّذِي يَسْلَمُ
مَعَهُ الْوَلَدُ وَقَالَ الرَّاغِبُ أَيْ تُفْسِدُهُ
فَتَجْعَلُهُ كَالْمَاءِ الَّذِي تَبْتَلِعُهُ الْأَرْضُ
وَالْغَيْضَةُ الْمَكَانُ الَّذِي يَقِفُ فِيهِ الْمَاءُ
فَتَبْتَلِعُهُ وَلَيْلَةٌ غَائِضَةٌ أَيْ مُظْلِمَةٌ اھ
غَيْطٌ قَالَ تَعَالَى تَغِيظًا وَزَفِيرًا التَّغَيُّظُ

سوائے اس بنا کے جو تھی اور دوسری واسطے تبدیل
کر دینے شئے کے اس کے غیر کے ساتھ جیسے بدل دیا
میں نے اپنے غلام اور چوپایہ کو جب تبدیل کر لیا تو نے ان
دونوں کو ان کے غیر کے ساتھ اور اسی بنا پر ہے قول
اللہ تعالیٰ کا بیشک اللہ نہیں بدلتا ہے کسی قوم کی حالت کو
یہانتک کہ بدلیں وہ اپنے نفسوں کی حالت غَوص
غوص پانی کے اندر جانا اور اس میں سے کسی شئے کا نکالنا
اور کہا جاتا ہے ہر اس شخص کو (جو توجہ کرے غامض پر
پس نکالے اسکو) خالص عین ہو یا علم اور غواص وہ ہے
جس سے یہ بکثرت ہو فرمایا کل بناء وغواص اور کہا من
یغوصون لہ یعنے نکالتے ہیں اس کے واسطے اعمال غریبہ
اور افعال نادرہ اور نہیں ہے یعنی نکالنا موتی کا پانی
غَيْض سے فقط غَيْض فرمایا وغیض الماء یعنی کم ہو گیا
کہا جاتا ہے غاض الماء یغیض غیضا باب صار
سے اور مغاضا یعنی کم ہو گیا زمین میں اور انغاض
مثل اسکی ہے اور غیض الماء کیا گیا اس کے ساتھ یہ
اور قول اللہ تعالیٰ کا وما تغیض الارحام یعنی کم کرتے
ہیں مقدار حمل سے جس کے ساتھ سپرد کیا گیا ولد
اور راغب نے کہا ہے یعنی فاسد کرتا ہے اسکو پس کر دیتا ہے
مثل پانی کی جسکو زمین نگل لیتی ہے اور غیضہ وہ مکان
ہے جسمیں پانی ٹھہرتا ہے پس نگل لیتا ہے اس کو
اور لیلۃ غائضۃ یعنے تاریک رات غَيْط
کہا اللہ تعالیٰ نے تغیظا و زفیرا التغیظ

اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّاْنَا اِلَيْكَ مَا كَانُوْا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ (قصص)	گمراہ کیا ہم نے جیسا گمراہ ہوئے ہم تبرا کیا ہم نے طرف تیری انکی طرف سے اعلام ہے کہ ہم نے کیا ان کے ساتھ جسقدر کہ انسان کی طاقت میں اپنے دوست کے ساتھ کرنا ہے اسلئے کہ انسان کا حق ہے کہ اپنے دوست کو لئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے پس کہینگے کہ ہم نے انکو دیا جہ ہمارے واسطے تھا اور کیا ہم نے ان کو اپنے طرف کا اور اسی بنا پر ہے قول اللہ تعالیٰ کا پس جسطرح گمراہ کیا تو نے مجھ کو اور کہا اے رب میرے گمراہ کیا تو نے مجھکو پس میں مزین کرونگا انکو زمین میں اور گمراہ کرونگا ان سبکو اجمعین

كِتَابُ الْفَاءِ

فاء کی کتاب

لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْفَاءِ وَحَرْفَ الْبَاءِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

نہیں ذکر کیا ہم نے باب فاء اور حرف باء کو بوجہ معلوم ہونیکے

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ التَّاءِ

فاء کا باب حرف تاء کے ساتھ

فتح

فَتْحٌ اَلْفَتْحُ اِزَالَةُ الْاِغْلَاقِ وَالْاِشْكَالِ يُقَالُ فَتَحَ الْبَابَ اَيِ الْقُفْلَ اَوِ الْغَلَقَ اَوِ الْمَتَاعَ يَفْتَحُهُ فَتْحًا فَالْفَتْحُ مِنْ بَابِ مَنَعَ قَالَ فِي الْقَامُوْسِ فَتَحَ كَمَنَعَ ضِدُّ اَغْلَقَ اھ قُلْتُ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا وَقَوْلُهٗ حَتّٰى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ وَالْفَتْحُ اَلنَّصْرُ وَفِيْ حَدِيْثِ الْحُدَيْبِيَةِ

فتح فتح دور کرنا اغلاق اور اشکال کا کہا جاتا ہے کھولا دروازہ یا قفل یا مغلق یا متاع یفتحہ فتحا پس فتح باب نصر سے ہے کہا قاموس میں فتح مثل منع کے مخالف ہے اغلق کا کہتا ہوں میں اور اسی بنا پر ہے قول اللہ تعالیٰ کا اور جب کھولا اپنے اسباب کو اور قول اللہ تعالیٰ کا اور اگر کھولتے ہم اوپر دروازہ اور فرمایا یہانتک کہ جب کھولا ہم نے اوپر دروازہ شدید عذاب والا اور فتح بمعنے نصر اور حدیث حدیبیہ میں

غوی

عنها وقيل الغول آن تغتال عقولهم
فتذهب بها غوى التي جعل من اعتقاد
فاسد وذاك ان الجهل قد يكون
من كون الانسان غير معتقد اعتقادا
لا صالحا ولا فاسدا وقد يكون من اعتقاد
شئ فاسد وهذا النحو الثاني يقال له
غي قال تعالى ما ضل صاحبكم وما غوى
وقال واخوانهم يمدونهم في الغي
وقوله تعالى فسوف يلقون غيا اى
خلا لا وخيبة او غيا عن طريق الجنة
وقيل الغي واد في جهنم وقال الراغب
اى عذابا فسماه الغي لما كان الغي هو
سببه وذلك كتسمية الشئ بما هو
سببه كقولهم للنبات الندى فقيل
معناه فسوف يلقون اثر الغي وثمرته
قال تعالى وبرزت الجحيم للغاوين
ويتبعهم الغاوون قال تعالى انك
لغوي مبين وقوله فغوى اى جهل
وقيل معنى غوى فسد عيشه من قولهم
غوى الفصيل وقوله تعالى ان كان الله
يريد ان يغويكم قيل معناه ان يعاقبكم
على غيكم وقيل يحكم عليكم بغيكم وقوله
قال الذين كفروا ربنا هؤلاء الذين اغوينا

عنہا اور کہا گیا غول یہ ہے کہ زائل ہو جاویں
عقلیں انکی پس جاتی رہیں اس کے ساتھ غوی
غی ناواقفی ہے اعتقاد فاسد سے اور یہ اسلئے کہ جہل
کبھی ہوتا ہے بسطرح کہ انسان نہ معتقد ہو کسی اعتقاد
صالح کا اور نہ فاسد کا اور کبھی ہوتا ہے اعتقاد شئے
فاسد سے اور یہ اس دوسری قسم کو غی کہا جاتا ہے
کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہ
بہکا اور کہا اور بھائی ان کے ڈالتے ہیں انکو گمراہی
میں اور قول اللہ تعالیٰ کا پس عنقریب ملیں گے غی
یعنی گمراہی کو یا بہکنا جنت کی راہ سے اور کہا گیا غی
ایک وادی ہے جہنم میں اور کہا راغب نے یعنی
عذاب پس نام رکھا اس کا غی کیونکہ غی اس کا سبب
ہے اور یہ جیسے تسمیہ کسی شئے کا اس کے سبب کے ساتھ
جیسے کہنا ان کا نبات کو ندی پس کہا گیا معناہ اوس کے
پاویں گے غی کے اثر اور ثمرہ کو کہا اللہ تعالیٰ نے
اور ظاہر کیجا دیگی جہنم گمراہوں کے لئے اور پیروی کرتے
ہیں انکی گمراہ لوگ اور کہا اللہ تعالیٰ نے بیشک تو کھلا
ہوا گمراہ ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا فغوی یعنی جاہل ہوا
اور کہا گیا معنے غوی کے فاسد ہو گیا عیش اس کا ماخوذ ہے
انکے قول غوی الفصیل سے اور قول اللہ تعالیٰ کا اگر اللہ تم کو
اغوی کرنا چاہتا کہا گیا معنے اس کے یہ کہ عذاب کرنا
تم کو تمہاری گمراہی پر اور کہا گیا حکم کرنا تم ربوبیت تمہاری کا
اور فرمایا کہیں گے کفار اے رب ہمارے یہی لوگ ہیں جنکو

وَاسْتَفْتَحَ اللّٰهَ عَلٰى فُلَانٍ سَأَلَهُ النَّصْرَ عَلَيْهِ
وَالْاِسْتِفْتَاحُ الْاِفْتِتَاحُ يُقَالُ اسْتَفْتَحْتُ
الشَّيْءَ وَافْتَتَحْتُهُ وَجَاءَ يَسْتَفْتِحُ الْبَابَ
وَالْمِفْتَاحُ مِفْتَاحُ الْبَابِ وَهُوَ اٰلَةُ الْفَتْحِ
اَيْ كُلُّ مَا فُتِحَ بِهِ الشَّيْءُ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ
وَكُلُّ مُسْتَغْلِقٍ كَالْمِفْتَحِ وَقَالَ سِيْبَوَيْهِ
هٰذَا الضَّرْبُ مِمَّا يُعْتَمَلُ مَكْسُوْرُ الْاَوَّلِ
كَانَتْ فِيْهِ هَاءٌ اَوْ لَمْ تَكُنْ وَالْجَمْعُ مَفَاتِيْحُ
وَمَفَاتِحُ اَيْضًا قَالَ الْاَخْفَشُ هُوَ مِثْلُ
قَوْلِهِمْ اَمَانِيُّ وَاَمَانِيُّ يُخَفَّفُ وَيُشَدَّدُ
وَفِي الْحَدِيْثِ اُوْتِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْكَلِمِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ مَفَاتِحَ هُمَا جَمْعُ مِفْتَاحٍ وَمِفْتَحٍ وَهُمَا
فِي الْاَصْلِ مِمَّا يُتَوَصَّلُ بِهٖ اِلَى اسْتِخْرَاجِ
الْمُغْلَقَاتِ الَّتِيْ يَتَعَذَّرُ الْوُصُوْلُ اِلَيْهَا
فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ اُوْتِيَ مَفَاتِيْحَ الْكَلَامِ وَهُوَ
مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَهٗ مِنَ الْبَلَاغَةِ وَالْفَصَاحَةِ
وَالْوُصُوْلِ اِلٰى غَوَامِضِ الْمَعَانِيْ وَبَدَائِعِ
الْحِكَمِ وَمَحَاسِنِ الْعِبَارَاتِ وَالْاَلْفَاظِ الَّتِيْ
اُغْلِقَتْ عَلٰى غَيْرِهٖ وَتَعَذَّرَتْ عَلَيْهِ وَمَنْ
كَانَ فِيْ يَدِهٖ مَفَاتِيْحُ شَيْءٍ مَخْزُوْنٍ سَهُلَ
عَلَيْهِ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ وَالْمِفْتَاحُ سِمَةٌ اَعْنِيْ
عَلَامَةً فِي الْفَخِذِ وَالْعُنُقِ مِنَ الْبَعِيْرِ عَلٰى
هَيْئَةِ وَالْمَفْتَحُ كَمَسْكَنٍ الْخَزَانَةُ قَالَ الْاَزْهَرِيُّ

اور فتح طلب کی اللہ سے فلان پر یعنی چاہی مدد
اور سپرد اور استفتاح بمعنے افتتاح ہے کہا جاتا ہے
استفتحت الشی اور افتتحتہ اور آیا ہے کھولنا ہے
دروازہ اور مفتاح مفتاح الباب اور اللہ کھولنے
کا یعنی جس سے کوئی شے کھولی جاوے کہا جوہری
نے اور کل مستغلق مثل مفتح کے ہے اور کہا سیبویہ
نے یہ ضرب استعمال کیا جاتا ہے مکسور الاول
خواہ اسمیں کم ہو یا نہ ہو اور جمع مفاتیح اور مفاتح بھی
ہے کہا اخفش نے وہ مثل قول ان کے امانی اور
امانیّ کے تخفیف کیا جاتا اور تشدید کیا جاتا اور حدیث
میں ہے۔ یا گیا ہوں کو مفاتیح الکلم اور ایک روایت
میں ہے مفاتح ہے یہ دونوں جمع مفتاح اور مفتح
کی ہے اور یہ دونوں اصل میں وہ ہے جو ایسے مغلقات
کے استخراج کا وسیلہ ہو جن تک پہونچنا مشکل ہو
پس خبر دیا کہ آنحضرت صلعم کو مفاتیح الکلم دیا گیا
اور وہی وہ ہے جو آسان کر دیا اللہ آپ کے لئے
بلاغت اور فصاحت اور باریک معانی تک پہونچنا
اور بدائع حکم اور خوبیاں عبارات اور الفاظ کی جو
دوسرو نہیں بنہ کی گئی اور مشکل تھیں اور جس کے ہاتھ
میں کسی مخفی چیز کی مفاتیح ہوگی تو اس کو وہ سپرد پہنچنا
آسان ہوگا اور مفتاح کے معنے سمۃ یعنی علامت
ران یا گردن میں اونٹ سے اسکی صورت پر اور مفتح
مثل مسکن کے بمعنے خزانہ کہا ازہری نے

اَهْ فَتْحٌ اَیِ النَّصْرُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی فَقَدْ جَآءَكُمُ
الْفَتْحُ اَیِ النَّصْرُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ
نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَاِنَّهٗ یَحْتَمِلُ النُّصْرَةَ
وَالظَّفَرَ وَالْحُكْمَ وَمَا یَفْتَحُ اللّٰهُ تَعَالٰی
مِنَ الْمَعَارِفِ وَعَلٰی ذٰلِكَ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَكَذٰلِكَ عَسَی اللّٰهُ اَنْ
یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ وَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا
الْفَتْحُ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ اَیْ یَوْمَ الْحُكْمِ بَلْ
یَوْمُ اِذَا نَفَقَ السَّبَبُ بِاَفَامَةِ الْقِیَامَةِ
وَقَبْلَ مَا كَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ مِنَ الْغَلَبَةِ
وَیَطْلُبُوْنَهٗ وَالْفَتْحُ فِیْ لُغَةِ حِمْیَرَ الْحُكْمُ
بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ وَقِیْلَ فَتَحَ الْحَاكِمُ بَیْنَهُمْ
اِذَا حَكَمَ وَفِی التَّهْذِیْبِ اَلْفَتْحُ اَنْ تَحْكُمَ
بَیْنَ قَوْمٍ یَخْتَصِمُوْنَ اِلَیْكَ اھ قُلْتُ
وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ
وَالْاِسْتِفْتَاحُ اَلْاِسْتِنْصَارُ (قاموس)
وَفِی الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ كَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْكِ
الْمُهَاجِرِیْنَ اَیْ یَسْتَنْصِرُ بِهِمْ وَمِنْهُ
قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ
الْفَتْحُ قَالَهُ الزَّجَّاجُ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ
مَعْنَاهُ اَنْ تَسْتَقْضُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْقَضَاءُ
وَقَدْ جَاءَ تَفْسِیْرُهَا بِالْمَعْنَیَیْنِ جَمِیْعًا

کیا ہے فتح بمعنی نصرت ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ
تمہارے پاس فتح آچکی اور قول اللہ تعالیٰ کا جب
آجائے اللہ کی مدد اور فتح پس بیشک یہ محتمل ہے نصرت
اور ظفر اور حکم کو اور جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ معارف سے
اور اسی بنا پر ہے نصر من اللہ و فتح قریب اور ایسا
ہی پس عنقریب اللہ تعالیٰ فتح لاویگا اور اسی طرح
اور کہتے ہیں کہ یہ فتح ہم کو کب ہوگا کہہ دو دن فتح یعنی دن
حکم کا دور کہا گیا اور نہیں ہوگا یہ مگر قیامت قائم
ہونیکے وقت اور اپنا یہ فتح طلب کرتے تھے عذاب سے
اور فتح حمیر کی لغت میں حکم کرنا دو خصموں میں ہے
اور کہا جاتا ہے فتح الحاکم بینہم جب حکم کیا گیا
اور تہذیب میں ہے فتح یہ کہ حکم کرے تو ان
قوم کے درمیان جو خصومت لاویں تیرے پاس الخ
میں کہتا ہوں اور اسی سے قول اللہ تعالیٰ کا اے
فتح کر ہمارے اور قوم کے درمیان حق کے ساتھ
اور تو خیر الفاتحین ہے اور استفتاح کے معنے
استنصار (قاموس) اور حدیث میں ہے
بیشک وہ مدد چاہتا تھا ساتھ مہاجروں کے یعنی طلب
نصرت کرتا ان کے ساتھ اور اسی سے قول اللہ تعالیٰ کا
اگر تم مدد چاہتے ہو پس آگئی تمہارے پاس فتح کہا
اس کو زجاج نے اور جائز ہے کہ اس کے معنے یہ
ہوں کہ اگر تم طلب حکم کرتے ہو پس آیا تمہارے پاس
حکم اور آئی ہے تفسیر دونوں معنوں کے ساتھ

تعالیٰ افاتحتک ای احاکمتک ومنہ لا
تفاتحوا اھل القدر ای لا تحاکموھم
وقیل لا تبدؤا بالمعاداۃ والمناظرۃ ا
(تاج) وقولہ تعالیٰ وکانوا من قبل یستفتحون
ای یستنصرون اللہ ببعثۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم وقیل یستعلمون خبرہ
من الناس وامرہ ویستنبطونہ من الکتاب
مرۃ وقیل یطلبون من اللہ بذکرہ
الظفر وقیل کانوا یقولون اذا لنتصرن
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی عبدۃ
الاوثان وقولہ تعالیٰ وعندہ مفاتح
الغیب یعنی ما یتوصل بہ الی علمہ
المذکور فی قولہ تعالیٰ لا یظہر علی غیبہ
احدا وقولہ تعالیٰ لا تفتح لھم ابواب
السماء قرئ بالتشدید والتخفیف
ای لا یصعد لھم عمل صالح ولا تفتح
لھم ابواب السماء لیدخلوا الجنۃ اذ
ھی فیھا وتصعد ارواحھم اذا ماتوا
کما تصعد ارواح النبیین والشھداء
والصالحین والمؤمنین وقولہ تعالیٰ
اتحدثونھم بما فتح اللہ علیکم ای بین
لکم فی التوراۃ من نعت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم وقولہ ما یفتح اللہ

آکہ محاکمہ کروں میں تیرا اور اور اسی سے ہے
لا تفاتحوا اہل القدر یعنی نہ محاکمہ کرو ان سے اور کہا گیا
نہ ابتدا کرو ان سے مناظرہ اور مجادلہ کی انتہی (تاج)
اور قول اللہ تعالیٰ کا اور پہلے سے طلب فتح کرتے
تھے یعنی مدد چاہتے تھے خدا سے ساتھ بھیجنے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا گیا معلوم کرتے تھے خبر کی
لوگوں سے کبھی اور استنباط کرتے تھے اس کو کتاب سے
کبھی اور کہا گیا فتحمندی طلب کرتے تھے اللہ سے اس کے
ذکر کے ساتھ اور کہا گیا کہتے تھے کہ ہم محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی مدد کریں گے بت پوجنے والوں
اور قول اللہ تعالیٰ کا اور نزدیک اُس کے ہیں کنجیاں
ہے یعنی جو وسیلہ ہے اس کے غیب کے طرف جس کا
لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے قول لا یظہر علی غیبہ احدا میں
اور قول اللہ تعالیٰ کا نہ کھولے جائیں گے ان کے لیے
دروازے آسمان کے پڑھا گیا تشدید اور تخفیف
کے ساتھ یعنی نہیں چڑھتے ہیں ان کے لیے کام صالح
یا نہیں کھولے جاتے ہیں ان کے واسطے دروازے
آسمان کے تاکہ داخل ہوں جنت میں کیونکہ جنت کی
آسمان میں ہے یا نہیں چڑھتی ہیں روحیں انکی جب مرجاتے
ہیں جیسا کہ چڑھتی ہیں روحیں نبیوں اور شہیدوں اور
صالحین اور مومنوں کی اور فرمایا کیا بیان کرتے ہو اس سے
جو کچھ کھولا ہے اللہ نے تم پر یعنی بیان کیا تمہارے لیے
توریت میں صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قول اسکا جو کچھ

وَكُلُّ خِزَانَةٍ كَانَتْ لِصِنْفٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ
فَهِيَ مِفْتَحٌ وَالْمِفْتَحُ أَيْضًا الْكَنْزُ وَالْمَخْزَنُ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ
أُولِي الْقُوَّةِ يَعْنِي بِهَا الْكُنُوزَ وَالْخَزَائِنَ قَالَ
الزَّجَّاجُ رُوِيَ أَنَّ مَفَاتِحَهُ خَزَائِنُهُ وَرُوِيَ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْخَزَائِنِ مَا كَانَتْ
تَنُوءُ بِهِ الْعُصْبَةُ قَالَ الْأَزْهَرِيُّ مِمَّا يُؤَكِّدُ
فِي التَّفْسِيرِ أَنَّ مَفَاتِحَهُ خَزَائِنُ مَالِهِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا أَرَادَ وَقَالَ اللَّيْثُ جَمِيعُ الْمِفْتَحِ
الَّذِي يُفْتَحُ بِهِ الْغَلَقُ مَفَاتِيحُ وَجَمْعُ الْمِفْتَحِ
الْخَزَانَةُ الْمَفَاتِحُ وَجَاءَ فِي التَّفْسِيرِ أَيْضًا
أَنَّ مَفَاتِحَهُ كَانَتْ مِنْ جُلُودٍ عَلَى مِقْدَارِ
الْأَصْبَعِ وَكَانَتْ تَحْمِلُ عَلَى سَبْعِينَ بَغْلًا
أَوْ سِتِّينَ قَالَ وَهَذَا لَيْسَ بِقَوِيٍّ
وَرَوَى الْأَزْهَرِيُّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ
مَفَاتِحُهُ خَزَائِنُهُ إِنْ كَانَ مَكَانُهَا مِفْتَاحٌ
وَاحِدٌ هَذَا الَّذِي أَعْرِفُهُ وَإِنَّمَا مَفَاتِيحُهُ
إِمَارَةُ مَفَاتِيحَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ جَامِعَ
مَرَّةَ الْجَمَّازِ فَاتِحٌ قَاضِيَ وَحَاكِمٌ مُفَاتِحَةٌ
وَفَتَاحًا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا مَا كُنْتُ أَدْرِي مَا قَوْلُ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
حَتَّى سَمِعْتُ بِنْتَ ذِي يَزَنَ تَقُولُ لِزَوْجِهَا

اور کل خزانہ جو کسی قسم کی شے کا ہو پس وہ مفتح
ہے اور مفتح نیز کنز اور مخزن کو کہتے ہیں اور قول
اللہ تعالیٰ کا کہا گیا وہی کنوز اور خزینہ ہیں کہا زجاج
نے مروی ہے کہ مفاتح اس کے خزانے ہیں اور
ابی صالح سے روایت ہے کہا جو کچھ ہے
خزانوں میں مال سے کہا ازہری نے اور راشد
تفسیر ہے کہ مفاتح اس کے خزانے اس کے مال
کے ہیں اور اللہ زیادہ تر جانتا ہے جو کچھ مراد ہے
کہا اور لیث نے کہا کہ جس مفتاح سے مغلقات
کھولے جاتے ہیں اسکی جمع مفاتیح ہے اور مفتح خزانہ
کی جمع مفاتح ہے اور نیز تفسیر میں آیا ہے کہ مفاتح اس
چمڑے کی تھیں انگلی کی مقدار پر اور اٹھائی جاتی
تھیں ستر یا ساٹھ خچر پر کہا اور یہ قوی نہیں ہے اور
روایت کیا ازہری نے ابی زید سے کہا مفاتح
اس کے خزانے اس کے ہیں اگر ہوتا کافی مفتاح
واحد خزائن کو فرمایا مفاتیح اس کے مال ہیں اور فتاح الرجل
امرأۃ یعنی جماع کیا اور یہ مخصوص ہے اور مجاز
سے ہے حکم کیا قاضی اور حاکم نے مفاتحۃ
وفتاحا اور ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے ہے نہیں جانتا تھا میں اللہ عزوجل
کے قول ربنا افتح بیننا و بین قومنا کے
معنے کو یہاں تک کہ سنا میں نے
بنت ذی یزن کو کہتی تھی اپنے زوج سے

فَتَرَ الْفُتُوْرُ سُكُوْنٌ بَعْدَ حِدَّةٍ وَلِيْنٌ بَعْدَ شِدَّةٍ وَضُعْفٌ بَعْدَ قُوَّةٍ قَالَ تَعَالٰى عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَیْ سُكُوْتٍ حَالٍ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ الرُّسُلِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ بَعْدَ انْقِطَاعِ الرُّسُلِ لِاَنَّ الرُّسُلَ كَانَتْ اِلٰى وَقْتِ وَفَاةِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَوَاتِرَةً وَفَتَرَتْ مَا بَيْنَ عِيْسٰى وَمُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَا نُقِلَ سِتُّ مِائَةِ سَنَةٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ اَیْ لَا يُسَكَّنُ وَلَا يَنْقَطِعُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ وَالْفَتْرَةُ فَعْلَةٌ مِّنْ فَتَرَ عَنْ عَمَلِهٖ يَفْتُرُ فُتُوْرًا اِذَا سَكَنَ فِيْهِ وَفَتَرَ الْمَآءُ اِذَا انْقَطَعَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى لَا يَفْتُرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ اَیْ لَا يَسْكُنُوْنَ عَنْ نَشَاطِهِمْ فِی الْعِبَادَةِ

فَتَرَ فتور سکون بعد حدت کے اور نرمی بعد شدت کے اور ضعف بعد قوت کے کہا اللہ تعالیٰ نے علی فترۃ من الرسل یعنے سکون حال اور منقطع ہونے رسولوں کے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بعوث ہوئے بعد منقطع ہو جانے رسولوں کے کیونکہ عیسے علیہ السلام کی وفات کے وقت تک رسول متواتر تھے اور فترت درمیان عیسے اور محمد صلعم کے جیسا کہ منقول ہے چھ سو برس ہیں اور قول اللہ تعالیٰ کا لا یفتر عنہم العذاب یعنی نہ ساکن ہوگا اور نہ منقطع ہوگا ان سے عذاب اور وہ اسمیں ٹسک کرنیوالے ہیں اور فترۃ فعلۃ فتر عن عملہ یفتر فتورا سے ہے جب سکون ہو اسمیں اور فتر الماء جب منقطع ہو جاوے

اور قول اللہ تعالیٰ کا لا یفترون عن عبادتہ ولا یستحسرون یعنی نہیں ساکن ہوتے ہیں خوشی سے اپنی عبادت میں

فَتَقَ فَتْقٌ اَلْفَتْقُ اَلْفَصْلُ بَيْنَ الْمُتَّصِلَيْنِ وَهُوَ ضِدُّ الرَّتْقِ قَالَ تَعَالٰى كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا اَلْفَتْقُ وَالْفَتِيْقُ الصُّبْحُ

فتق جدا کرنا دو متصل کے درمیان اور وہ ضد ہے رتق کی کہا اللہ تعالیٰ نے وہ بند تھے پس کھولدیا ہم نے اور فتق اور فتیق صبح

فَتَلَ قَالَ تَعَالٰى وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا اَلْفَتِيْلُ فَتْرٌ يَكُوْنُ فِیْ بَطْنِ النَّوَاةِ وَقَالَ الرَّاغِبُ هُوَ مَا تَفْتِلُهٗ بَيْنَ اَصَابِعِكَ مِنْ خَيْطٍ اَوْ وَسَخٍ وَيُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِی الشَّیْءِ الْحَقِيْرِ

فتل کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہ ظلم کیے جائینگے فتیل کے برابر فتیل وہ پوست ہے خرمے کی گٹھلی کے بطن میں ہوتا ہے اور کہا راغب نے فتیل وہ ہے جو تو اپنی انگلیوں میں بٹتا ہے تاگے یا میل سے اور مثل کہی جاتی ہے اسکی حقیر چیز میں

فَتَنَ فَتْنٌ اَصْلُ الْفَتْنِ اِدْخَالُ الذَّهَبِ

لِلنَّاسِ اَیْ یُبَیِّنُ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّا فَتَحْنَا
لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ھُوَ فَتْحُ مَکَّۃَ وَعَدَہُ اللّٰہُ
ذٰلِکَ عِنْدَ رُجُوْعِہٖ مِنَ الْحُدَیْبِیَۃِ
وَقِیْلَ ھُوَ فَتْحُ الْحُدَیْبِیَۃِ وَقِیْلَ ھُوَ
فَتْحُ خَیْبَرَ وَقِیْلَ فَتْحُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ
وَسَائِرُ فُتُوْحِ الْاِسْلَامِ عَلَی الْعُمُوْمِ
وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا یَعْنِیْ
فَتْحَ خَیْبَرَ وَالْفَتَّاحُ فِیْ صِفَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی
الْحَاکِمُ وَفِی التَّنْزِیْلِ ھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ
وَقَالَ ابْنُ الْاَثِیْرِ ھُوَ الَّذِیْ یَفْتَحُ اَبْوَابَ
الرِّزْقِ وَالرَّحْمَۃِ لِعِبَادِہٖ وَالْفَاتِحُ
الْحَاکِمُ وَفَتَحَ عَلَیْہِ عَلَّمَہٗ وَعَرَّفَہٗ وَقَدْ
فُسِّرَ بِہٖ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَتُحَدِّثُوْنَھُمْ
بِمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ وَمِنْہُ الْفَتْحُ عَلَی
الْقَارِئِ اِذَا رُتِجَ عَلَیْہِ وَاِذَا اسْتَفْتَحَکَ
الْاِمَامُ فَاْتَحْ عَلَیْہِ وَالْفَتْحُ الرِّزْقُ
الَّذِیْ یَفْتَحُ اللّٰہُ بِہٖ وَجَمْعُہٗ فُتُوْحٌ وَفَاتَحَ
الرَّجُلَ سَاوَمَہٗ وَلَمْ یُعْطِہٖ شَیْئًا فَاِنْ
اَعْطَاہُ قَبْلَ فَاتَکَہٗ حَکَاہُ ابْنُ الْاَعْرَابِیِّ
وَافْتِتَاحُ الصَّلٰوۃِ التَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی
وَاُمُّ الْکِتَابِ فَاتِحَۃُ الْقُرْاٰنِ (تاج)
وَقَالَ الرَّاغِبُ وَفَاتِحَۃُ کُلِّ شَیْءٍ مُبْتَدَاُہٗ
الَّذِیْ یَصِحُّ بِہٖ مَا بَعْدَہٗ وَبِہٖ یُسَمّٰی فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ

اللہ واسطے آدمیوں کے یعنی بیان کرتا ہے اور قول
اللہ تعالیٰ کا فتح دی ہم نے تجھکو فتح ظاہر وہ فتح
کہ ہے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا حدیبیہ سے
لوٹنے کے وقت اور کہا گیا وہ فتح حدیبیہ ہے اور
کہا گیا وہ فتح خیبر ہے اور کہا گیا فتح فارس اور روم
اور علے العموم تمام اسلامی فتوحات ہیں اور
قول اللہ تعالیٰ کا پس دیا ان کو فتح نزدیک یعنی فتح
خیبر اور فتاح اللہ تعالیٰ کی صفت میں بمعنے حاکم
ہے اور تنزیل میں ہے وہو الفتاح العلیم اور کہا
ابن الاثیر نے اللہ تعالےٰ کھولتا ہے دروازے
رزق و رحمت کے اپنے بندوں کے واسطے اور
فاتح بمعنے حاکم اور فتح علیہ سکھایا اس کو اور معرفت
دی اس کو اور تفسیر کیگئی اُس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے
اس قول کی اتحدثونہم بما فتح اللہ علیکم اور اسی سے
ہے کھولنا قاری پر جب رک جاوے اور جب فتح
چاہی تجھ سے امام نے پس کھول اس پر اور فتح بمعنے رزق
کھولتا ہے اللہ اس کے ساتھ اور جمع اسکی فتوح
ہے اور فاتح الرجل اور نہیں دیا اس کو کچھ پس اگر دیا
اسکو کہا جائیگا فاتکہ حکایت کیا اس کو ابن اعرابی نے
اور افتتاح صلوٰۃ تکبیر اولی ہے اور ام الکتاب
فاتحۃ القرآن ہے (تاج) اور کہا راغب نے اور
فاتحہ کل شیئے کا ابتدا اوسکی ہے کہ صحیح ہو اُس سے مابعد اسکا
اور اسی سے نام رکھا گیا فاتحۃ الکتاب الخ

فِي بَلِيَّةٍ وَشِدَّةٍ فِي صَرْفِهِمْ إِيَّاكَ عَمَّا
أُوحِيَ إِلَيْكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ
أَيْ أَوْقَعْتُمُوهَا فِي بَلِيَّةٍ وَعَذَابٍ وَقَوْلُهُ
آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ أَيْ يُخْتَبَرُونَ فَيُمَيَّزُ
خَبِيثُهُمْ مِنْ طَيِّبِهِمْ كَمَا قَالَ لِيَمِيزَ اللَّهُ
الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى أَوَلَا
يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فَإِشَارَةٌ إِلَى
مَا قَالَ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ الْآيَةَ
وَعَلَى هَذَا قَوْلُهُ تَعَالَى وَحَسِبُوا أَلَّا
تَكُونَ فِتْنَةٌ وَقِيلَ الْمُرَادُ بِالْفِتْنَةِ هُنَا
الْعُقُوبَةُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ أَيْ أَحْرَقُوهُمْ
وَعَذَّبُوهُمْ بِالنَّارِ وَهُمْ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ
فَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَقَوْلُهُ
ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ يَعْنِي الْكُفَّارَ أَيْ جَوَابُهُمْ
وَقِيلَ لَمْ تَكُنْ مَعْذِرَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ
أَيْ كَمَا ابْتَلَيْنَاكَ قَبْلَكَ الْغِنَى بِالْفَقِيرِ
وَالشَّرِيفَ بِالْوَضِيعِ أَيِ ابْتَلَيْنَا هَؤُلَاءِ
الرُّءَسَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَوَالِي لِأَنَّهُ
إِذَا نَظَرَ الشَّرِيفُ إِلَى الْوَضِيعِ فَدَنَا مِنْ
قَلْبِهِ يَقُولُ سَبَقَنِي هَذَا إِلَى الْإِسْلَامِ
فَلَا يَسْأَلُهُ إِنَّمَا قَالَ فَتَنَّا وَهُوَ لَا يَحْتَاجُ

بلا اور شدت میں بوجہ اس کے کہ وہ لوگ پھیر دیں تجھکو اس چیز سے جو وحی ہوئی تیری طرف اور قول اللہ تعالیٰ کا فتنتم انفسکم یعنی ڈالدیا تم نے اپنی نفسوں کو بلا اور عذاب میں اور قول اللہ تعالیٰ کا ایمان لائے ہم اور وہ فتنہ میں نہ ڈالدیں یعنے آزمائش کیے جاویں پس الگ ہو جاوے خبیث اس کا طیب سے جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے تاکہ الگ کردے اللہ خبیث کو طیب سے اور قول اللہ تعالیٰ کا کیا نہیں دیکھتے کہ بیشک وہ لوگ آزمائے جائیں گے پس اشارہ ہے طرف اسکی جو کہا ہے ہم آزمائینگے تم کو کچھ خوف سے الایہ اور اسی بنا پر قول اللہ تعالیٰ کا اور جان لو یہ کہ نہ ہو فتنہ اور کہا گیا مراد فتنہ سے یہاں عذاب ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا بے شک جن لوگوں نے آزمایا مومن مردوں اور مومن عورتوں کو یعنی جلایا اُن کو اور عذاب دیا اُن کو آگ سے اور وہ اصحاب الاخدود ہیں پس اُن کیلیے آخرت میں جہنم کا عذاب ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا پھر نہ ہو فتنہ اُن کفار کا یعنی جواب اُنکا اور کہا گیا نہ تھی معذرت اُنکی لیکن یہ کہ کہا انہوں نے اور قول اللہ تعالیٰ کا اور ایسا ہی آزمایا ہم نے اُنکو بعض کو بعض سے یعنی جیسا آزمایا ہم نے قبل تیرے غنی کو فقیر کے ساتھ اور شریف رذیل کے ساتھ یعنی آزمائے جائیں گے یہ رؤسا قریش ساتھ غلاموں کے پس جب دیکھیگا شریف وضیع کو تو کہیگا سبقت کی اس نے ہم پر طرف اسلام کے پس نہ پوچھیگا اس سے اور جزمین نیست کہ فتنا حالانکہ وہ نہیں محتاج ہے

فِی النَّارِ لِتَظْھَرَ جُوْدَتُہٗ مِنْ رَدَاءَتِہٖ
وَاسْتُعْمِلَ فِیْ اِدْخَالِ الْاِنْسَانِ النَّارَ قَالَ
ھُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی
ذُوْقُوْا فِتْنَتَکُمْ اَیْ عَذَابَکُمْ وَذٰلِکَ نَحْوُ
قَوْلِہٖ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ
جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ وَقَوْلُہٗ
النَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا الْاٰیَۃَ وَتَارَۃً یُسْتَعْمَلُ
مَا یَحْصُلُ عَنْہُ الْعَذَابُ فَیُسْتَعْمَلُ فِیْہِ
نَحْوُ اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَتَارَۃً فِی الْاِبْتِلَاءِ
نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا وَجُعِلَتِ
الْفِتْنَۃُ کَالْبَلَاءِ فِیْ اَنَّھُمَا یُسْتَعْمَلَانِ
فِیْ مَا یُدْفَعُ اِلَیْہِ الْاِنْسَانُ مِنْ شِدَّۃٍ
وَرُخَاءٍ وَھُمَا فِی الشِّدَّۃِ اَظْھَرُ مَعْنًی
وَاَکْثَرُ اِسْتِعْمَالًا وَقَدْ قَالَ تَعَالٰی فِیْھِمَا
وَنَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَۃً وَقَالَ
فِی الشِّدَّۃِ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃٌ فَلَا تَکْفُرْ وَقَالَ
وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَقَالَ حَتّٰی
لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَقَوْلُہٗ .... وَلَا تَفْتِنِّیْ
اَیْ لَا تَبْتَلِنِیْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ وَھُمْ بِقَوْلِھِمْ
ذَالِکَ وَقَعُوْا فِی الْبَلِیَّۃِ وَالْعَذَابِ وَقَوْلُہٗ
اَنْ یَّفْتِنَھُمْ اَیْ یَبْتَلِیْھِمْ وَیُعَذِّبُھُمْ
وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاحْذَرْھُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْکَ
وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ اَیْ یُوْقِعُوْنَکَ

تاکہ اس کا اچھا برا ظاہر ہو جاوے اور استعمال
کیا گیا بمعنے انسان کو آگ میں ڈالنا کہا اللہ تعالیٰ
نے وہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور قول اللہ تعالیٰ
کا چکھو اپنے فتنہ یعنی عذاب اور یہ جیسے قول
اللہ تعالیٰ کا جبکبھی گھال انکی بدل دیا ہم نے انکی کھال
کو غیر اُس کے تاکہ چکھیں عذاب اور قول اللہ تعالیٰ کا
ڈالے جائیں گے آگ میں اور کبھی اسکا بھی نام رکھتے
ہیں جس سے عذاب حاصل ہو پس استعمال کیا جاتا ہے
اسمیں جیسے گرفتنہ میں ڈالے گئے اور کبھی ابتلا
میں جیسے قول اللہ تعالیٰ کا اور آزمایا ہم نے تجھکو
آزمانا اور کہا گیا فتنہ مثل بلا کے اس امر میں کہ دونوں
کا استعمال ہوتا ہے اسمیں جسکی طرف انسان دفع کیا
جاتا ہے شدۃ اور نرمی سے اور وہ دونوں شدت
کے معنی میں زیادہ ظاہر اور کثیر الاستعمال ہیں اور کہا اللہ
نے اُن دونوں میں اور آزمائیں گے ہم تمکو خیر شر کیساتھ اور
کہا شدت میں ہم فتنہ ہیں پس کافر نہ بن اور کہا فتنہ سخت تر
ہے قتل سے اور کہا تاکہ نہ رہے فتنہ اور قول اُس کا
ولا تفتنی یعنی نہ آزمائش کر میری اور نہ عذاب کر مجھکو
اور وہ اپنے اس قول سے پڑے ابتلا اور عذاب
میں اور قول اُس کا ان یفتنھم یعنے امتحان
کرے ان کا اور عذاب کرے اُن کو اور
قول اللہ تعالیٰ کا اور بچے ان سے کہ فتنہ میں ڈالدیں تجکو اور
قریب ہے کہ فتنہ میں ڈالدیں تجکو یعنے ڈالدیں تجھکو

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْهِ بِفَاتِنِیْنَ اَلْخِطَابُ
لِلْکُفَّارِ وَالضَّمِیْرُ فِیْ عَلَیْهِ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَیْ
لَسْتُمْ تُفْسِدُوْنَ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا بِاَغْوَائِکُمْ
وَاِسْتِهْزَائِکُمْ مِنْ قَوْلِكَ فَتَنَ فُلَانٌ
اِمْرَاَةَ فُلَانٍ اِذَا اَفْسَدَهَا عَلَیْهِ
فَتًی اَلْفَتٰی اَلطَّرِیُّ مِنَ الشَّبَابِ وَالْاُنْثٰی
فَتَاةٌ وَالْمَصْدَرُ فَتَاءٌ وَیُکْنٰی بِهَا عَنِ الْعَبْدِ
وَالْاَمَةِ قَالَ تَعَالٰی تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ
نَّفْسِهٖ وَجَمْعُ الْفَتٰی فِتْیَةٌ وَجَمْعُ الْفَتَاةِ
فَتَیَاتٌ قَالَ تَعَالٰی وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیَاتِکُمْ
اَیْ اِمَائَکُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَقَالَ لِفِتْیَانِهٖ
اَیْ لِمَمْلُوْکِیْهِ وَقَالَ تَعَالٰی اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ
اِلَی الْکَهْفِ وَقَالَ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا
بِرَبِّهِمْ وَالْفَتْیَا وَالْفَتْوٰی اَلْجَوَابُ عَمَّا
یَشْکُلُ مِنَ الْاَحْکَامِ یُقَالُ اِسْتَفْتَیْتُكَ
فُلَانًا فَاَفْتَانِیْ بِکَذَا قَالَ تَعَالٰی وَیَسْتَفْتُوْنَكَ
فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِیْهِنَّ وَقَوْلُهٗ
وَلَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِنْهُمْ اَحَدًا اَیْ
لَا تَسْئَلْ عَنْ اَصْحَابِ الْکَهْفِ مِنْ اَهْلِ
الْکِتَابِ وَقَوْلُهٗ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی الْکَلٰلَةِ
اَیْ یَطْلُبُوْنَ مِنْكَ الْفَتْیَا فِیْ مِیْرَاثِ
الْکَلٰلَةِ وَقَالَ تَعَالٰی فَاسْتَفْتِهِمْ اَیْ
فَاسْئَلْهُمْ وَقَوْلُهٗ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ

اور یہ قول کہ تم اللہ پر فتنہ کرنے والوں سے
نہیں ہو خطاب کفار کو ہے اور ضمیر علیہ اللہ تعالیٰ کی طرف
راجع ہے یعنی تم اللہ کے خلاف اپنے اغواء اور استہزاء سے
لوگوں کو بگاڑ نہیں سکتے یہ تمہارے اس قول سے ہے فلاں نے فلاں
کی عورت کو مفتون کیا یعنی اس نے اسکو بگاڑ دیا
فَتًی ۔ فَتٰی مادہ جوان اور مؤنث فتاۃ ہے اور
مصدر فتاء ہے اور اس کے ساتھ کنایہ کیا جاتا ہے
غلام اور لونڈی سے فرمایا خواہش کرتا ہے اپنے غلام
اس کا جی اور فتی کی جمع فتیۃ ہے اور فتاۃ کی جمع فتیات
ہے فرمایا اور نہ مجبور کرو اپنی لونڈیوں کو اور یہ قول اور
کہا اپنے غلاموں کو اور فرمایا جب پناہ لی جوانوں نے
غار میں اور فرمایا بے شک وہ جوان ہیں جو ایمان
لائے اپنے رب پر اور فتیا اور فتوے کہتے ہیں
مشکل مسائل کے جواب کو احکام سے کہا جاتا ہے
میں نے فلاں سے فتوے مانگا پس اس نے یہ فتوے
دیا فرمایا فتوے مانگیں گے تجھ سے عورتوں کے بارہ
میں کہدے اللہ تم کو فتوے دیتا ہے انکی نسبت اور
یہ قول اور نہ فتوے طلب کر ان کی نسبت انمیں سے کسی سے
یعنی اصحاب کہف کی نسبت اہل کتاب میں سے کسی
ایک سے بھی دریافت نہ کر اور فتوٰی مانگیں گے تجھ سے
کلالہ کے بارہ میں یعنی کلالہ کی میراث میں اور
فرمایا پس ان سے فتوٰی دریافت کر انسے اور یہ
قول مجھے فتوے دو میری خواب میں

اَیِ الْاِخْبَارِ قَبْلَ لِاَنَّہٗ عَامَلَھُمْ مُعَامَلَۃَ
الْمُخْتَبِرِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ
فِتْنَۃٌ اَیْ بَلَاءٌ وَمِحْنَۃٌ وَسَبَبُ وُقُوْعِکُمْ
فِی الْجَرَائِمِ وَالْعَظَائِمِ یَعْنِیْ اِنَّہٗ سُبْحَانَہٗ
یَخْتَبِرُھُمْ بِالْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ لِیَتَبَیَّنَ
السَّاخِطُ لِرِزْقِہٖ وَالرَّاضِیْ بِقِسْمَتِہٖ
وَاِنْ کَانَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِھِمْ مِنْ اَنْفُسِھِمْ
وَلٰکِنْ لِتَظْھَرَ الْاَفْعَالُ الَّتِیْ بِھَا یَسْتَحِقُّ
الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ لِاَنَّ بَعْضَھُمْ یُحِبُّ
الذُّکُوْرَ وَیَکْرَہُ الْاِنَاثَ وَبِالْعَکْسِ
وَبَعْضُھُمْ یُحِبُّ تَثْمِیْرَ الْمَالِ وَالْفِتْنَۃُ
فِیْ کَلَامِ الْعَرَبِ الْاِبْتِلَاءُ وَالْاِمْتِحَانُ
وَالْاِخْتِبَارُ وَاَصْلُھَا لُغَۃً اَیْ اَصْلُہٗ
مِنْ قَوْلِھِمْ فَتَنْتُ الذَّھَبَ اَیْ اَدْخَلْتُہٗ
النَّارَ لِیَتَمَیَّزَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَفَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ
اَیْ مَحَنْتُمُوْھَا بِالنِّفَاقِ وَاَھْلَکْتُمُوْھَا
وَقَوْلُہٗ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ فِتْنَتَہٗ قِیْلَ لِفِتْنَتَہٗ
ھِیَ الْعَذَابُ اَیْ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ عَذَابَہٗ
وَقِیْلَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ خِزْیَہٗ وَاِھْلَاکَہٗ
وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّا جَعَلْنٰھَا فِتْنَۃً لِّلظّٰلِمِیْنَ
اَیْ شِدَّۃً عَذَابٍ لَّھُمْ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی
بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ اَیِ الْمَجْنُوْنُ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی
وَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَکَ اَیْ اِبْتَلَیْنَاھُمْ

طرف اخبار کے کہا گیا اسلئے کہ اس نے وہ معاملہ
کیا اسنے معاملہ مختبر کا، اور قول اللہ تعالیٰ کا اموال اور اولاد
تمہارے فتنہ ہیں یعنی بلا اور محنت ہیں اور سبب ہیں تم کو
جرائم اور عظائم میں ڈالنے کے یعنی اللہ سبحانہ ازماتا
ہے ان کو مال اور اولاد کے ساتھ تاکہ ظاہر ہو جاوے
ساخط اپنے رزق پر اور راضی اپنی قسمت پر اگرچہ اللہ سبحانہ
ان کے نفسوں سے زیادہ انکو جانتا ہے ولیکن تاکہ ظاہر ہو جاویں
افعال جن سے مستحق ثواب اور عذاب کا ہوتا ہے کیونکہ بعض
دوست رکھتے ہیں مرد کو اور برا جانتے ہیں اناث اور
بالعکس اور بعض لوگ دوست رکھتے ہیں مال کو اور فتنہ کلام
عرب میں ابتلا اور امتحان اور اختبار ہے اور
اصل اسکی جیسا کہ گذرا یعنی اس کا اصل اس قول سے
ہے فتنت الذہب یعنی سونے کو پیتے آگ میں
داخل کیا تاکہ صاف ہو جاوے اور اللہ کریم کا یہ
قول کہ فتنہ میں ڈالا انہوں نے اپنی جانوں کو
یعنی محنت میں ڈالا نفاق کے ساتھ اور ہلاک کیا
اور یہ قول اور جس کے لئے اللہ فتنہ چاہے کہا گیا
ہے کہ یہاں پر فتنہ سے مراد عذاب ہے اور کہا گیا ہے
کہ جسکی رسوائی اور ہلاکت اللہ چاہے اور یہ قول اللہ کا
ہمنے بنایا اسکو فتنہ ظالموں کیلئے یعنی عذاب کی شدت
اُن کیلئے اور یہ قول باکم المفتون یعنے
مجنون اور یہ قول اور ضرور ہم نے
ابتلا میں ڈالا ہے تیری قوم کو

مِنَ الْفُجُورِ وَالْفُجُورُ شَقُّ سِتْرِ الدِّيَانَةِ اور فجور کہتے ہیں دیانت کے پردہ پھٹنے کو اور اسکی اصل
یُقَالُ فَجَرَ فُجُورًا فَهُوَ فَاجِرٌ وَجَمْعُهُ فُجَّارٌ فجر فجورا فھو فاجر اور اسکی جمع فجار اور فجرۃ ہے فرمایا
وَفَجَرَةٌ قَالَ تَعَالٰى اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ جَحِيْمٍ بیشک فجار کی کتاب جحیم میں ہے اور فرمایا بیشک
جَحِيْمٍ وَقَالَ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ فجار کی کتاب سجین میں ہے اور فرمایا یہی کافر
وَقَالَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ وَقَوْلُهٗ فاجر ہیں اور یہ قول لیفجر امامہ یعنی زندگی چاہتا
لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ اَىْ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ لِيَفْجُرَ ہے تاکہ فجور کرے اور کہا گیا ہے تاکہ اس زندگی
لِيَتَعَاطَى الْفُجُوْرَ فِيْهَا وَقِيْلَ مَعْنَاهُ لِيَدُمْ میں گناہ کرے اور کہتا جاتا ہے میں کل توبہ کرونگا
فِيْهَا وَيَقُوْلُ غَدًا اَتُوْبُ ثُمَّ لَا يَفْعَلُ اور کرتا نہیں پس یہ گناہ ہوتا ہے کیونکہ وہ دوام کرتا
فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ فُجُوْرًا لِمُبَادَرَتِهٖ اِلَى الْعَهْدِ لَا يَفِيْ ہے اور پورا نہیں کرتا اور کاذب کو فاجر
بِهٖ وَسُمِّيَ الْكَاذِبُ فَاجِرًا لِكَوْنِ الْكَذِبِ کہتے ہیں کیونکہ جھوٹ فجور میں سے ہے اور یہ قول اور
بَعْضُ الْفُجُوْرِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذَا الْبِحَارُ جب سمندر چیرے جائیں گے یعنی ایک دوسرے
فُجِّرَتْ اَىْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ اَوِ الْمِلْحُ کیطرف یا کھارے میٹھے کیطرف اور یہ قول اور نہ
فِي الْعَذْبِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا يَلِدُوْٓا جینگے مگر سخت فاجر کافر یعنی اعراض کرنیوالے
اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا اَىْ مَائِلًا عَنِ الْحَقِّ حق سے اور ایام الفجار سے مراد وہ واقعات ہیں
وَاَيَّامُ الْفُجَّارِ وَقَائِعُ اشْتَدَّتْ بَيْنَ جو بپا ہوئے تھے عرب لوگوں میں
الْعَرَبِ فُجَاءً قَالَ تَعَالٰى فَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ فُجَاءً۔ فرمایا اللہ تعالے پس وہ (اصحاب
اَىْ فِيْ سَاحَةٍ وَاسِعَةٍ الکہف) فجوہ میں یعنی وسیع میدان میں

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الْحَاءِ

فا کا باب حرف حا کے ساتھ

فُحْشٌ اَلْفُحْشُ وَالْفَحْشَاءُ وَالْفَاحِشَةُ فحش فحش اور فحشاء اور فاحشۃ کہتے ہیں
مَا عَظُمَ قُبْحُهٗ مِنَ الْاَفْعَالِ وَالْاَقْوَالِ ان افعال اور اقوال کو جنکی قبح بڑھ گئی ہے
قَالَ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ فرمایا اللہ نے تحقیق اللہ نہیں حکم کرتا ساتھ قبیح
وَقَالَ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَقَالَ بِفَاحِشَةٍ باتوں کے اور فرمایا منع کرتا ہے قبیح باتوں سے

آی اخبرونی فتیای ما افتیت افعل کذا وما فتات تقولیت مازلت قال تعالی تفتؤ تذکر یوسف لم نذکر باب الفاء وحرف التاء لیکون معلوما

یعنی مجھے خبر دو فتیٰ ما افتیت فعل کذا (میں ہمیشہ ایسا کرتا رہا) اور ما فتات ما زلت کی مانند ہے فرمایا تو ہمیشہ ذکر کرتا ہے یوسف کو ہم نے فا کے باب اور حرف تا کو ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

باب الفاء حرف الجیم

فا کا باب جیم کے ساتھ

فج الفج شقۃ یلتقیہا جبلان ویستعمل فی الطریق الواسع وجمعہ فجاج قال تعالی من کل فج عمیق ای مسلک بعید غامض وقولہ تعالی سبلا فجاجا ای مسالک

فج ۔ فج وہ گھاٹی ہے جو پہاڑوں کے درمیان واقع ہو اور وسیع راستہ میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور جمع فجاج ہے فرمایا ہر ایک بعید اور گہرے راستہ سے اور یہ قول اور گہرے راستے۔

فجر الفجر شق الشیء شقا واسعا کفجر الانسان الشکر یقال فجرتہ فانفجر وفجرتہ فتفجر قال تعالی وفجرنا الارض عیونا وقال وفجرنا خلالہما وقال فتفجر الانہار وقال فتفجر لنا من الارض وقرئ فتفجرت منہ وقال فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا ومنہ قیل للصبح فجر لکونہ فاصلا للیل قال تعالی والفجر ولیال عشر وقال ان قرآن الفجر وقیل الفجر فجران الکاذب وہو کذنب السرحان والصادق وبہ یتعلق حکم الصوم والصلوٰۃ قال تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود

فجر ۔ فجر کہتے شئے کے وسیع چیز کو جیسا انسان کا سکر کو پھوڑنا کہا جاتا ہے فجرتہ فانفجر اور فجرتہ فتفجر فرمایا اور زمین سے ہم نے چشمے جاری کئے اور فرمایا اور جاری کئے ہم نے ان کے درمیان اور فرمایا پس تو جاری کر نہریں اور فرمایا پس تو ہمارے لئے جاری کر تا زمین سے اور پڑھا گیا ہے فتفجرت اور فرمایا پس جاری ہو گئے اس سے بارہ چشمے اور اسی سے صبح کو فجر کہتے ہیں کیونکہ یہ رات کو پھاڑ دیتی ہے فرمایا قسم ہے فجر اور دس راتوں کی اور فرمایا بیشک صبح کا قرآن اور کہا گیا ہے کہ دو فجریں ہیں صبح کاذب اور یہ بھیڑیئے کی دم کی مانند ہوتی ہے اور صادق اور اسی کے ساتھ صوم و صلوٰۃ کا حکم متعلق ہے فرمایا یہاں تک کہ کھول دے تمہارے لئے سفید دھاگا سیاہ سے یعنی صبح سے

بِنِصْفِ صَاعٍ وَقِيْلَ مُدٌّ فَمَنْ تَسَمَّحَ فَزَادَ
اَیْ زَادَ عَلَی الْفِدْیَةِ وَالْفِدَاءِ وَالْفِدَاءُ
حِفْظُ الْاِنْسَانِ عَنِ النَّائِبَةِ بِمَا یَبْذُلُهٗ
عَنْهُ قَالَ تَعَالٰی فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً
قِیْلَ کَانَ اَکْثَرُ الْفِدَاءِ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ
دِرْهَمٍ وَاَقَلُّهٗ اَلْفٌ وَقِیْلَ کَانَ فِدَاءُ
کُلِّ وَاحِدٍ عِشْرِیْنَ اُوْقِیَّةً وَقَالَ ابْنُ
سِیْرِیْنَ مِائَةُ اُوْقِیَّةٍ وَالْاُوْقِیَّةُ اَرْبَعُوْنَ
دِرْهَمًا یُقَالُ فَدَیْتُهٗ بِمَالٍ وَفَادَیْتُهٗ بِنَفْسٍ
وَفَادَیْتُهٗ بِکَذَا قَالَ تَعَالٰی اُسَارٰی تُفٰدُوْهُمْ
وَتُفَادُوْا فُلَانٌ مِنْ کَذَا اَیْ تَحَامٰی بِمَا
شَیْءٍ یَبْذُلُهٗ قَالَ تَعَالٰی وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ
عَظِیْمٍ وَافْتَدٰی اِذَا بَذَلَ ذٰلِكَ عَنْ
نَفْسِهٖ قَالَ تَعَالٰی فِیْ مَا افْتَدَتْ بِهٖ وَالْفَکُّ
هُوَ اَنْ یُّرَادَّ اُسَرَاءُ الْعِدَا وَیَسْتَرْجِعَ
مِنْهُمْ مَنْ فِیْ اَیْدِیْهِمْ قَالَ تَعَالٰی فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ
مَعَهٗ لَا افْتَدٰی وَابِهٖ وَقَالَ لَا افْتَدُوْا بِهٖ
وَقَالَ وَلْیَفْتَدُوْا بِهٖ وَقَالَ وَلَا افْتَدٰی
بِهٖ وَقَالَ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ
بِبَنِیْهِ اَیْ مَا یَقِیْ بِهِ الْاِنْسَانُ نَفْسَهٗ
لَمْ نَذْکُرْ بَابَ لُقَاءٍ وَحَرْفَ الدَّالِ لِلتَّوَقُّفِ

ہر سر دو ماصاع اور کہا گیا ایک مد جو خوشی سے کچھ
زیادہ کرے یعنی فدیہ زیادہ دے فدی اور فداء بچانا انسان
کو کسی مصیبت سے بدلہ اس چیز جو اس مصیبت کے دور کرنے
کے لئے خرچ کیا جاتی ہے۔ فرمایا اللہ نے یا تو احسان کر دیا
بدلہ دو کہا گیا ہے کہ سب سے زیادہ بدلہ چار ہزار درہم ہیں
اور سب سے کم ہزار اور کہا گیا ہر ایک کا بدلہ بیس اوقیہ ہیں اور
کہا ابن سیرین نے سو اوقیہ اور اوقیہ چالیس درہم کو
کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے اسکا مال دیکر چھڑایا اور میں نے اسکو
اپنی جان دیکر اور فلاں چیز دیکر اور فرمایا وہ فدیہ
جس کو تم فدیہ دو کر چھڑا لے ہو اور دیا فلاں
نے فلاں شے سے یعنی حمایت کی اس چیز سے جو اس سے
خرچ کی۔ فرمایا اللہ نے اور ہم نے اس کے بدلہ میں
ذبح عظیم دیا اور افتدی کہتے ہیں جب خرچ کی
اور یہ اسوقت ہوتا ہے جب وہ اپنے نفس کیلئے دیتا
ہے۔ فرمایا اللہ نے جو خرچ اسنے اپنی طرف سے فدیہ میں دیا اور فکاک
یہ ہے کہ واپس کر دیں جو قیدی قید میں ہیں قیدیوں کے اور اپنے قیدی
کو لیں۔ فرمایا اس کے لئے عادیں فرمایا اور اس کے ساتھ حفظ اور
اور فرمایا فدیہ دیں فرمایا اور نہ فدیہ لیا جائیگا
فرمایا اور اگر وہ فدیہ دیں اس کے ساتھ اس کا اور
فرمایا کاش وہ اپنے بیٹوں کو چھڑا لے اس عذاب سے اپنے بیٹے کے
یعنی جس سے انسان اپنے نفس کو بچاتا ہے۔ ہمزہ فاء اور حرف الف کا
نہیں کہا تاکہ معلوم ہو

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الرَّاءِ

فا کا باب حرف را کے ساتھ

مُبَيِّنَةٍ وَقَالَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ وَجَمِيْعُ الْفَاحِشَةِ فَوَاحِشُ قَالَ تَعَالٰى قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَقَالَ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ وَقَوْلُهٗ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ قِيْلَ الْمُرَادُ بِالْفَاحِشَةِ اَلْمُسَاحَقَةُ وَاِلَّا كَثُرُوْنَ اَلْمُرَادُ بِهَا الزِّنَا وَقَوْلُهُمْ اِنْ كَانَ اِلَّا لَتْفَاتُ فَاحِشًا فِي الصَّلٰوةِ اَيْ كَثِيْرًا

اور فرمایا میری باتوں کا پھیلانا اور فاحشہ کی جمع فواحش ہے فرمایا اللہ نے کہدے تحقیق حرام کردیا ہے میرے رب ان تمام قبیح افعال اور اقوال خواہ کھلے ہوں یا پوشیدہ اور فرمایا قبیح افعال کے نزدیک مت جاؤ اور اس کا فرمان اور وہ عورتیں جو میرے فعل کرتی ہیں تمہاری عورتوں میں سے کہا گیا کہ فاحشہ سے مراد عورت کا عورت سے صحبت کرنا اور اکثر اس سے زنا کے معنے لیتے ہیں اور انجی یہ بات کا اگر ہو التفات فاحش نماز میں یعنی بہت

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الْخَاءِ

فا کا باب حرف خا کے ساتھ

فخر

فَخَرَ اَلْفَخَّارُ بِالْفَتْحِ وَالتَّشْدِيْدِ يُدْعَى طِيْنٌ قَدْ فَخَرَتْهُ النَّارُ فَاِذَا افْتَخَرَ فَهُوَ خَزَفٌ قَالَ تَعَالٰى مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَالْفَخَّارُ بِالْفَتْحِ هُوَ الْمُبَاهَاةُ بِالْمَكَارِمِ وَالْمَنَاقِبِ مِنْ حَسَبٍ وَنَسَبٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ كَالْمَالِ وَالْجَاهِ وَغَيْرِهِمَا يُقَالُ فَاخَرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَفَخُوْرٌ عَلَى التَّكْثِيْرِ قَالَ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

فخر۔ فخار فتح اور تشدید سے وہ مٹی مراد ہے جسکو آگ نے پکایا ہو پس جب وہ پک جائے تو خزف ہوجاتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خالص کیچڑ جو آگ میں پک چکا ہو اور صرف زبر سے مراد عمدہ باتوں سے فخر کرنا اور حسبی نسبی مناقب وغیرہ جیسے مال اور مرتبہ وغیرہ کا فخر کہا جاتا ہے مرد نے مرد سے مفاخرت کی اور فخور مبالغہ کیلئے استعمال ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ تحقیق نہیں دوست رکھتا ہر اکڑنے والے فخر کرنیوالے کو

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الدَّالِ

فا کا باب حرف دال کے ساتھ

فدا

فَدَّى۔ قَالَ تَعَالٰى وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ قِيْلَ كَانَ اَلْقَادِرُ عَلَى الصَّوْمِ مُخَيَّرًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْفِدْيَةِ لِكُلِّ يَوْمٍ

فدّی۔ فرمایا اللہ نے اور ان لوگوں پر جو فدیہ دے سکتے ہیں فدیہ ہی کہا گیا ہے کہ روزہ رکھنے پر قادر ہو اسکو اختیار ہے خواہ روزہ رکھے خواہ فدیہ دے

درجات القرب والمعرفة إلى مصادر الأفعال وهي الصفات فيفر من بعض منها إلى بعض لما يستعاذ من سخط الله بعفوه والعفو والسخط صفتان الثالثة أن يترقى عن مقام الصفات إلى ملاحظة الذات فيفر منها إليها وقد جمع الرسول صلى الله عليه وسلم هذه المراتب حين أمر بالقرب في قوله تعالى واسجد واقترب فقال صلى الله عليه وسلم في سجوده أعوذ بعفوك من عقابك والعفو لما يكون صفة للعافي كذلك يكون الأثر الحاصل عن صفة العفو ثم قرب وغنى عن مشاهدة الأفعال وترقى إلى مصادرها وهي الصفات قال أعوذ برضاك من سخطك وهما صفتان ثم لما ترقى عن مشاهدة الصفات واقترب إلى ملاحظة الذات قال صلى الله عليه وسلم وأعوذ بك منك وهذا فرار منه إليه وهو مقام الوصول إلى ساحل العزة ثم للسباحة في لجة الوصول درجات أخر لا تتناهى ولذا لك لما ازداد قربا قال لا أحصي ثناء عليك وفي قوله

اور معرفت کے درجات میں ترقی کرتا جائے افعال کے مصادر کیطرف اور وہ صفات ہیں پس وہ بھاگتا ہے بعض صفات جیسا کہ پناہ مانگی جاتی ہے اللہ کے عذاب سے ساتھ اسکی عفو کے اور عفو اور سخط اسکی دو صفتیں ہیں تیسرا درجہ یہ کہ صفات کے مقام سے ترقی کرے ذات کے ملاحظہ کیطرف پس وہ صفات سے بھاگ کر ذات کیطرف کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کر دیا ہے ان مراتب کو جبکہ امر فرمایا قرب کے ساتھ اس کے قول میں سجدہ کر اور قریب ہو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سجدہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عفو کے ساتھ تیرے عقاب سے اور عفو جیسا کہ ہوتی ہے صفت عافی کی [illegible] ہوتا ہے اثر حاصل صفت عفو سے پھر [illegible] افعال کے مشاہدہ سے [illegible] کیطرف اور وہ صفات ہیں فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ تیری رضا کے تیری ناراضگی سے اور وہ دو صفتیں ہیں پھر جب ترقی کر جاتا ہے مشاہدہ صفات سے اور ملاحظہ ذات کے لئے قریب ہو جاتا ہے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے بھاگتا ہوں اس سے تیری طرف اور یہ مقام ہے پہنچنے کا ساحل عزت پر پھر تیرنا ہے دریائے وصول کے گہرائے میں دوسرے درجہ پر جو ختم نہیں ہوتے اور اسی لئے جب آپ قرب میں بڑھ گئے تو فرمایا کہ میں شمار نہیں کر سکتا تیری ثنا تجھ پر اور اس کے قول میں

فرار

فَرَارٌ قَالَ تَعَالٰی یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ الاٰیَةَ اَیْ یَهْرُبُ مِنْ اَقْرَبِ الْخَلْقِ اِلَیْهِ لِاشْتِغَالِهٖ بِمَا هُوَ مَدْفُوْعٌ اِلَیْهِ اَوْ لِلْحَذَرِ مِنْ مُطَالَبَتِهِمْ بِالتَّبِعَاتِ یَقُوْلُ الْاَخُ لِمْ تُؤْخِنِیْ وَالْاَبَوَانِ قَصَّرْتَ فِیْ بِرِّنَا وَالصَّاحِبَةُ اَطْعَمْتَنِیْ الْحَرَامَ وَفَعَلْتَ وَضَیَّعْتَ وَالْبَنُوْنَ لَمْ تُرْشِدْنَا وَلَمْ تُعَلِّمْنَا وَفَرَّ مِنْ عَدُوِّهٖ یَفِرُّ مِنْ بَابِ ضَرَبَ اَیْ هَرَبَ مِنْهُ وَفَرَّ مِنَ الزَّکٰوةِ هَرَبَ مِنْهَا وَقَوْلُهٗ فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ اَیْ هَرَبْتُ اَیْضًا وَکَذٰلِکَ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ وَکَذٰلِکَ لَنْ یَنْفَعَکُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ اَیْ مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِلٰی طَاعَتِهٖ وَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ اَیْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ وَلُوْذُوْا بِاللّٰهِ اَیْ اُهْرُبُوْا اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ وَفِی الْحَدِیْثِ اَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِیْنَ اَلْفِرَارُ اِلَی اللّٰهِ الْاِقْبَالُ عَلَیْهِ وَتَوْجِیْهُ السَّیْرِ اِلَیْهِ وَهُوَ عَلٰی مَرَاتِبَ اَوَّلُهَا الْفِرَارُ مِنْ بَعْضِ آثَارِهٖ اِلَی الْبَعْضِ کَالْفِرَارِ مِنْ اَثَرِ غَضَبِهٖ اِلٰی اَثَرِ رَحْمَتِهٖ اَلثَّانِیَةُ اَنْ یَفِرَّ الْعَبْدُ عَنْ مُشَاهَدَةِ الْاَفْعَالِ وَیَتَرَقّٰی

فرار فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن بھاگیگا مرد اپنے بھائی سے الایۃ یعنی بھاگیگا سب سے زیادہ قریبی شخص سے بوجہ مشغول ہونے ساتھ اسکی جو اسکی طرف لوٹنے یا عذر کیلئے ان کے مطالبہ سے ساتھ تبعات کے کہتا ہے بھائی تو نے کیوں مجھ سے مواخذات کی اور والدین کہیں گے کہ تو نے ہمارے ساتھ نیک سلوک کرنے میں کیوں کوتاہی کی اور بیوی کہیگی کہ تو نے مجھکو کیوں حرام کھلایا اور برا کام کیا اور ضایع کیا اور بیٹے کہیں گے تو نے ہم کو راہ نہ دکھلائی اور تعلیم نہ دی اور بھاگا اپنے دشمن سے فرار باب ضرب سے یعنی بھاگا اس سے اور بھاگا زکوٰۃ سے یعنی ادا نہ کیا اور اسکا قول پس میں تم سے بھاگ گیا اور ایسا ہی وہ گدھا ہے جو شیر سے ڈر کر بھاگ گیا اور ایسا ہی تمکو فائدہ نہیں دیگا بھاگنا اگر تم بھاگو اور اللہ کا قول پس اللہ کیطرف بھاگو یعنی اللہ کی معصیت سے اسکی طاعت کیطرف اور فروا الی اللہ سے مراد گناہوں کو چھوڑ کر اللہ کیطرف آؤ یعنی اللہ کے عذاب سے بھاگ کر اللہ کی رحمت کی طرف آؤ اور حدیث میں ہے یعنی اللہ کا قصد کرو کہا بعض محققوں نے اللہ کیطرف بھاگنے سے اسکی طرف متوجہ ہونا مراد ہے اور اسکی طرف چلنے کے لئے متوجہ ہونا اور اس کے کئی مراتب ہیں پہلا درجہ بھاگنا بعض آثار سے بعض کیطرف جیسے بھاگنا اس کے غضب کے اثر سے اسکی رحمت کے اثر کی طرف۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ یہ بھاگے بندہ مشاہدہ افعال سے اور ترقی

ويقال فرثت كبده اى فتتها وافرث
فلان اصحابه اوقعهم في بلية جارية
مجرى الفرث فرج الفرج والفرجة
الشق بين الشيئين كفرجة الحائط والفرج
ما بين الرجلين وكني به عن السوءة وكثر
حتى صار كالصريح فيه قال تعالى والتي
احصنت فرجها وجمع الفرج فروج
قال تعالى لفروجهم حافظون وقال
ويحفظن فروجهن واستعير الفرج
للثغر وكل موضع مخافة وقيل الفرجات
في الاسلام الترك والسودان وقوله
وما لها من فروج اى شقوق وفتوق
وقوله تعالى واذا السماء فرجت اى
انشقت والضاج بفتح الفاء والراء
انكشاف الغم يقال فرج الله عنك اى
كشف غمك فرح الفرح انشراح
الصدر بلذة عاجلة واكثر ما يكون
ذلك في اللذات البدنية فلهذا
قال تعالى ولا تفرحوا بما اتاكم وقال
وفرحوا بالحياة الدنيا وقال بما كنتم
تفرحون وقال حتى اذا فرحوا وقال
فرحوا بما عندهم من العلم وقال
ان الله لا يحب الفرحين ولم يرخص

کہا جاتا ہے فرث کبدہ کے معنے ہیں میں نے اسکی جگر پھاڑ
اور افرث فلان اصحابہ کے معنے ہیں ڈالدیا انکو ایک ایسی
مصیبت میں جو گوبر کی مانند پھیلی ہوئی ہو فرج فرج
اور فرجہ اس سوراخ جو دو چیزوں کے درمیان ہوتا ہے جیسے
دیوار کا سوراخ اور فرج وہ ہے جو دو پاؤں کے درمیان ہے
جس سے مراد شرمگاہ ہے اور کثیر الاستعمال ہے یہانتک
کہ صریح اسی کیلئے ہے فرمایا اور وہ عورت جس نے شرمگاہ کی
حفاظت کی اور جمع فرج کی فروج ہے فرمایا اپنی فروج
کی حفاظت کرتے ہیں اور فرمایا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں
وہ عورتیں اور فرج کے معنے استعارۃً ملک کی حد کے بھی
ہیں اور ہر ایک خوف کی جگہ کیلئے اور کہا گیا کہ فرجان اسلام
ہیں ترک اور سودان ہیں اور فرمایا اور اس آسمان میں سوراخ
اور شگاف نہیں ہیں اور اسکا قول اور جب آسمان پھٹ جائیگا
اور فرج غار کی زبر اور را کی زیر سے غم کے دور ہونیکو کہتے
ہیں کہا جاتا ہے اللہ تیرے غموں کو دور کرے

فرح

فرح۔ فرح جلدی آنیوالی لذت سے سینہ کا کھلنا
کو فرح کہتے ہیں اور اکثر یہ بدنی لذات میں ہوتا ہے
اسی لئے اللہ نے فرمایا اور خوش مت ہو جاؤ ساتھ اس کے
جو اس نے تم کو دیا اور فرمایا کہ وہ دنیا کی زندگی پر ہی خوش
ہو گئی اور فرمایا ساتھ اس کے خوشی کرتے تھے اور فرمایا
یہاں تک کہ جب وہ خوش ہو جاویں اور فرمایا اپنے علم پر نازاں
تھے اور فرمایا اللہ نہیں پسند کرتا خوشی سے اکڑنے
والوں کو اور اجازت نہیں دی فرح کی

بعد ذلك انت لما انت على نفسك
قال للاخلاص وتجريد له وقوله تعالى
اين المفر اى المهرب واصل الفر الكشف
عن سن الدابة ومنه فر الدهر جزعا
ومنه الافتراد وهو ظهور السن من
الثنية فرت الفرات الماء
العذب يقال للواحد والجمع قال تعالى
واسقيناكم ماء فراتا وقال هذا
عذب فرات اى شديد العذوبة
والفرات اسم نهر يأخذ من دجلة والفرات
[illegible]

فرت

بعد اس کے تو ایسا ہی ہے جیسا کہ کامل اخلاص کیلئے
اور خالص اس کیلئے اور اس کا قول کہاں مفر ہو گا یعنی
بھاگنے کی جگہ۔ اور فر کی اصل ہے کھولنا چارپائے کا
دانت اور اسی سے ہے کہ زمانہ کھل گیا جذع ہونے سے
افتراد ہے اور وہ ہے ظاہر ہونا دانت کا ہنسنے کے
وقت۔ فرات۔ فرات شیریں پانی واحد اور
جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے فرمایا اور ہم نے تمہیں
پلایا پانی اور فرمایا اور یہ شیریں
شکر ہے اور فرات
[illegible]
والفرات اسم نهر يأخذ من دجلة والفرات
[illegible]

فرت

[illegible]
على فرقان مثل عمران انتهى فرت
قال تعالى من بين فرث ودم لبنا
الاية الفرث بالفتح فالسكون السرجين
ما دام في الكرش والجمع فروث وفي
المحكم الفرث السرقين والفرث
والفراثة سرقين الكرش قال الزاج
من بين فرث ودم اى ما في الكرش

فرث

اور فرات سمندر میں ہے ہم فرات سے مراد فرات
[illegible]
شہر [illegible] کے ساتھ ساتھ پھرو جانے کے ساتھ
[illegible] ایک جگہ کا نام ہے
[illegible] ایک ہی نہر ہو جاتی ہیں پھر عباد ان کے نزدیک
بیچ فارس میں گرتا ہے اور اسکی جمع نہ بنتی مگر شاذ
و نادر قرآن پر مثل عمران انتہی فرت
۔ فرمایا گوبر اور خون
کے درمیان سے دودھ الایۃ الفرث فتح فا کے
ساتھ اور راء کی سکون کے ساتھ گوبر کہتے ہیں
جبانکہ وہ اوجڑی اور اسکی جمع فروث ہے اور محکم میں
فرث گوبر کو کہتے ہیں فرث اور فراثہ اوجڑی کا گوبر
اور کہا راغب نے گوبر اور خون کے درمیان
سے یعنے جو کچھ اوجڑی میں ہے

اَلْفِرَاشُ بِسَاطُ الثِّيَابِ وَيُقَالُ لِلْمَفْرُوشِ
فِرَاشٌ قَالَ تَعَالٰى هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ
الْاَرْضَ فِرَاشًا اَيْ ذَلَّلَهَا وَلَمْ يَجْعَلْهَا
نَابِيَةً لَا يُمْكِنُ الْاِسْتِقْرَارُ عَلَيْهَا بَلْ
جَعَلَهَا مُلَائِمَةً لِطِبَاعِكُمْ مُوَافِقَةً
لِاَجْسَادِكُمْ اَيْ لَمْ يَجْعَلْهَا شَدِيدَةَ
الْحُمِّيِّ وَالْحَرَارَةِ فَتُحْرِقَكُمْ وَلَا شَدِيدَةَ
الْبُرُودَةِ فَتُجَمِّدَكُمْ وَلَا شَدِيدَةَ طِيبِ
الرِّيحِ فَتُصْدِعَهَا مَاغَكُمْ وَلَا شَدِيدَةَ
اللَّتِنِ فَتُعْطِبَكُمْ وَلَا شَدِيدَةَ اللِّبْنِ
كَالْمَاءِ فَتُغْرِقَكُمْ وَلَا شَدِيدَةَ الصَّلَابَةِ
فَتَمْتَنِعَ عَلَيْكُمْ فِي دُوْرِكُمْ وَاَبْنِيَتِكُمْ وَلَا
كِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ فِيهَا مِنَ الْمَنَافِعِ
مَا تَنْتَفِعُونَ بِهٖ وَتَتَمَاسَكُونَ وَتَتَمَاسَكُوا
عَلَيْهَا اَبَدَانُكُمْ وَبُنْيَانُكُمْ وَمَا تَنْتَفِعُونَ
بِهٖ لِدُوْرِكُمْ وَقُبُوْرِكُمْ وَكَثِيرٍ مِنْ مَنَافِعِكُمْ
وَالْفِرَاشُ جَمْعُهُ فُرُشٌ قَالَ تَعَالٰى وَفُرُشٍ
مَرْفُوعَةٍ وَقَالَ فُرُشٌ بِطَائِنُهَا مِنْ
اِسْتَبْرَقٍ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى حَمُولَةً وَفَرْشًا
اَلْفَرْشُ بِالْفَتْحِ اَلْاِبِلُ الَّتِي لَا تَطِيقُ
اَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ الصِّغَارُ مِنَ الْاِبِلِ
وَقِيلَ هُوَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ مَا لَا
يَصْلُحُ لِلذَّبْحِ وَقَدْ قُدِّمَ حَمُولَةً عَلَى الْفَرْشِ

فرش کپڑوں کے بچھانے کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے
مفروش کیلئے فراش ہے فرمایا وہ اللہ جس نے بنا دیا تمہارے
فائدہ کیلئے زمین بچھونا یعنی اسکو تمہارا مطیع کر دیا اور نہیں
بنایا اسکو نائیتہ جسپر قرار نہ ہو سکے بلکہ بنا دیا ہے اسکو ملائم
تمہاری طبیعتوں کیلئے موافق تمہارے جسموں کے یعنی
نہیں بنایا اس کو سخت گرم کہ تم کو جلا دے اور نہ سخت
سرد کہ تم کو منجمد کر دے اور نہ سخت خوشبودار والی
کہ تمہاری کھوپریاں پھٹ جائیں اور نہ سخت بدبو کہ
تم کو ہلاک کر دے اور نہ سخت نرم پانی کیطرح کہ تم کو
غرق کر دے اور نہ بہت سخت کہ رک جائے تم پر تمہارے گھروں
اور مکانات میں اور لیکن اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں
ایسی مضبوطی رکھی ہے جس سے تم فائدہ اٹھاتے ہو اور
ٹھہرے ہوئے ہو اور اسپر تمہارے بدن اور مکان
ٹھہرے ہوئے ہیں اور جو تم فائدہ اٹھاتے ہو اس سے اپنے گھر
کیلئے اور قبور کیلئے اور بہت سے فوائد۔ فراش کی
جمع فرش ہے فرمایا معزز و مکرم فرش اور فرمایا بچھونے
جن کے استبرق قسم ریشمی ہونگے اور اس کا قول حمولۃ و فرشا
فرش فارکی زبر سے وہ اونٹ جنپر سواری نہیں ہو سکتی
اور وہ اونٹوں سے چھوٹے
ہوتے ہیں اور کہا گیا ہے وہ اونٹ
اور گائے اور بکریوں میں وہ ہوتے
ہیں جو کہ ابل ذبح نہیں ہوتے اور حمولہ
کو فرش میں مقدم کیا

فِي الْفَرَاحِ إِلَّا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا وَقَوْلُهُ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللهِ وَالْمِفْرَاحُ الْكَثِيرُ الْفَرَحِ وَرَجُلٌ مِفْرَحٌ أَثْقَلَهُ الدَّيْنُ وَفِي الْحَدِيثِ لَا يُتْرَكُ فِي الْإِسْلَامِ مِفْرَحٌ فَرْدٌ الْفَرْدُ الَّذِي لَا يَخْتَلِطُ بِغَيْرِهِ فَهُوَ أَعَمُّ مِنَ الْوَتْرِ وَأَخَصُّ مِنَ الْوَاحِدِ قَالَ تَعَالَى لَا تَذَرْنِي فَرْدًا أَيْ وَحِيدًا وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَجِئْتُمُونَا فُرَادَى جَمْعُ فَرْدٍ وَفَرِيدٍ فَلَا يَصْرِفُونَهَا تَشْبِيهًا بِثُلَاثَ وَرُبَاعَ وَنُصِبَ عَلَى الْحَالِ وَقِيلَ جَمْعُ فَرْدَانَ كَسَكْرَانَ فِي جَمْعِ سَكْرَانَ وَيُقَالُ جَاءُوا فُرَادَى وَفُرَادَى مَوْنًا وَغَيْرَ مَوْنٍ أَيْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَمَعْنَاهُ جِئْتُمُونَا وُحْدَانًا لَا مَالَ لَكُمْ وَلَا وَلَدَ مُرَاعَاةً لِمَا خَاطَبَ اللهُ بِهِ عِبَادَهُ إِمَّا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ عِنْدَ الْبَعْثِ وَرُوِيَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ وَأَسْوَاتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْءَةِ بَعْضٍ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وَيَشْتَغِلُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ فَرْشٌ

فرد

فرش

مگر اس کا یہ قول پس اسبات سے چاہیئے کہ وہ خوش ہو چاویں اور اس کے قول میں نصرت الٰہی سے مومن خوش ہونگے اور مفراح زیادہ خوشی کرنیوالے کو کہتے ہیں اور رجل مفرح وہ آدمی ہے جسپر قرض بوجھل ہو گیا ہو اور حدیث میں ہے اسلام میں مقروض نہیں چھوڑا جائیگا فرد وہ ہے جو دوسرے کیساتھ نہیں ملتا پس وہ وتر سے عام تر ہے اور واحد سے اخص ہے فرمایا اور مجھے اکیلا نہ چھوڑ نا اور اس کا زمان اور تم ہمارے اکیلے آئے اور یہ جمع کی فرد اور فرید اور یہ منصرف نہیں ہے ثلاث اور رباع کیطرح اور کہا گیا ہے کہ یہ جمع فردان کی ہے جیسے سکاری سکران کی اور کہا گیا ہے کہ وہ آئے اکیلے اور اکیلے مع تنوین اور بغیر تنوین کے یعنی ایک ایک اور اس کے معنے آئے تم ہمارے پاس اکیلے بغیر مال و اولاد کے لنگے غرلا مخاطب کیا ہے اس سے اللہ اپنے بندوں کو یا بوقت موت یا بعث کے وقت اور مروی ہے کہ حضرت عائشہ سے راضی ہو اللہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جب اس نے یہ سنا ہائے افسوس تب مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی شرمگاہ کیطرف دیکھیں گے فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ ان میں ہر ایک آدمی کے لئے ایک شان ہو گی جو اس کو بے پرواہ کر دیگی اور اپنے حال میں مشغول ہونگے۔ فرش

أَبَدًا لَا يَدِينُ وَمَدَّةً مَدِيدَةً وَلِذَلِكَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّكُمْ تَتَهَافَتُونَ فِي النَّارِ تَهَافُتَ الْفَرَاشِ
وَالْفِرَاشُ بِالْكَسْرِ قَدْ يُكْنَى بِهِ عَنْ كُلِّ
وَاحِدٍ مِنَ الزَّوْجَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ اَيْ لِلزَّوْجِ
لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الزَّوْجَيْنِ يُسَمّٰى فِرَاشًا
لِلْاٰخَرِ لِمَا يُسَمّٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِبَاسًا
لِلْاٰخَرِ وَفُلَانٌ كَرِيمُ الْمَفَارِشِ اَيِ
النِّسَاءِ وَاَفْرَشَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ اَيْ
اِغْتَابَهُ وَاَسَاءَ الْقَوْلَ فِيهِ وَافْرَشَ
عَنْهُ اَقْلَعَ وَفِي الْحَدِيثِ لَا تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ
يَعْنِي فِي سُجُودِكَ اَيْ لَا تَبْسُطْهُمَا وَلَا تَكُنْ
جَنِحٌ بِهِمَا وَفِرَاشُ الْهَامِ مِمَّا يَلِي الْقِحْفَ
تَلِي قِحْفَ الرَّاْسِ وَكُلُّ عَظْمٍ رَقِيقٍ فِرَاشَةٌ
مِثْلُ سَحَابٍ وَسَحَابَةٍ وَمِنْهُ فِرَاشَةُ
الْقَفْلِ وَهُوَ مَا يَنْشَبُ فِيهِ وَفَرَاشُ
الْبِسَاطِ وَغَيْرُهُ فَرْشًا مِنْ بَابِ ضَرَبَ
وَفِي لُغَةٍ مِنْ بَابِ قَتَلَ بَسَطْتُهُ فَرْضُ
الْفَرْضُ كَالضَّرْبِ اَلتَّوْقِيتُ قَالَهُ ابْنُ
عَرَفَةَ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَمَنْ فَرَضَ
فِيهِنَّ الْحَجَّ فَكُلُّ وَاجِبٍ مُؤَقَّتٌ فَهُوَ
مَفْرُوضٌ وَلِذَا قَوْلُهُ تَعَالٰى مَا كَانَ

ہمیشہ تلک اور مدت دراز اور اسی لئے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم اپنے آپ کو گرانے
ہو آگ میں جیسے پروانہ گرتا ہے اور فراش
زیر سے مراد لیا جاتا ہے اس سے خاوند اور بیوی
سے ایک سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹا صاحب فرش ہے یعنی زوج کا کیونکہ
دونوں میں سے ہر ایک فراش کہلاتا ہر دوسرے
کا ہر ایک دوسرے کا لباس کہلاتا ہے اور
فلان کریم المفارش یعنی کریم النساء ہے اور افراش
الرجل صاحبہ سے مراد ہے کہ آدمی نے اپنے ساتھی
کی غیبت کی اور اس کے بارے میں برا بھلا کہا اور افراش
عنہ کے معنے اس سے جدا ہو گیا اور حدیث میں ہے
نہ بچھا اپنے دونوں بازوؤں کو یعنے اپنے سجود
میں اکموت پھیلا و لیکن اپنے جھک جا اور کھوپری
کا فراش نرم ہڈیاں ہیں جو سر کی گدی سے ملی ہوئی
ہوتی ہیں اور ہر ایک رقیق ہڈی فراشۃ کہلاتی ہے
مثل سحاب اور سحابۃ اور اس سے ہے فراشۃ
القفل اور وہ لکڑی ہے جس میں اور فرشت البساط
(میں نے بچھونا بچھایا) فرشا ضرب کے باب سے ہے اور ایک لغت
میں قتل کے باب سے ہے میں نے اسکو بچھایا۔ فرض فرض ضرب
کیطرح مقرر کرنا ابن عرفہ کا قول ہے اور فرمایا اللہ نے پس جو
شخص مقرر کرے اور مہینوں میں حج بیت اللہ کا پس ہر واجب
مقرر کردہ مفروض کہلاتا ہے اور ایسا ہی اللہ کا قول

فرضہ

لِأَنَّهَا أَعْظَمُ فِي الِانْتِفَاعِ قَالَ الْفَرَّاءُ أَعْنِقُلًا
مِنْهُ وَلَمْ أَسْمَعِ الْفَرَاشَ يُجْمَعُ وَيُحْتَمَلُ أَنْ
يَكُونَ مَصْدَرًا سُمِّيَ بِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ
الْفَرَاشُ بِالْفَتْحِ وَتَخْفِيفِ الرَّاءِ جَمْعُ
الْفَرَاشَةِ وَهُوَ صِغَارُ الْبَقِّ وَقِيلَ شَبَّهَهُ
بِالْبَعُوضِ الَّتِي تَتَهَافَتُ فِي النَّارِ وَذَلِكَ
لِضَعْفِ أَبْصَارِهَا فَهِيَ فَسَبِيلُ ضَوْءِ
النَّهَارِ فَإِذَا رَأَتِ الْمِسْكِينَةُ ضَوْءَ
الْمِصْبَاحِ بِاللَّيْلِ ظَنَّتْ أَنَّهَا فِي سَبَبٍ
مُظْلِمٍ فَلَا تَزَالُ تَطْلُبُ الضَّوْءَ وَتَرْمِي
بِنَفْسِهَا إِلَى النَّارِ حَتَّى تَحْتَرِقَ قَالَ الْفَرَّاءُ
وَلَعَلَّكَ تَظُنُّ أَنَّ هَذَا لِنُقْصَانِ فَهْمِهَا
وَجَهْلِهَا ثُمَّ قَالَ اعْلَمْ أَنَّ جَهْلَ الْإِنْسَانِ
أَعْظَمُ مِنْ جَهْلِهَا بَلْ صُورَةُ الْإِنْسَانِ
فِي الْأَكْثَرِ عَلَى الشَّهَوَاتِ وَالتَّهَافُتِ
فِيهَا أَعْظَمُ جَهْلًا مِنْهَا لِأَنَّهُ لَا يَزَالُ
يَرْمِي نَفْسَهُ فِي النَّارِ بِإِكْبَابِهِ عَلَى
الشَّهَوَاتِ وَالْمَعَاصِي إِلَى أَنْ يَنْغَمِسَ فِي النَّارِ
وَيَهْلِكَ هَلَاكًا مُؤَبَّدًا فَلَيْتَ جَهْلَ
الْآدَمِيِّ كَانَ كَجَهْلِ الْفَرَاشِ فَإِنَّهَا بِاغْتِرَارِهَا
بِظَاهِرِ الضَّوْءِ احْتَرَقَتْ وَتَخَلَّصَتْ
فِي الْحَالِ وَالْآدَمِيُّ يَبْقَى فِي النَّارِ

کیونکہ ان کا نفع زیادہ ہے کہا فراء نے اس کو
نقل کرتے ہوئے اور میں نہیں سنا کہ فراش کی جمع
آتی ہو اور احتمال ہے کہ مصدر ہو اور اس سے وہ اسم
ہو کیا اور اس کا قول جیسے ان لوگوں ہوں گے پروانہ
کی مانند بکھرے ہوئے۔ فراش فتحہ اور تخفیف راء کی
جمع ہے فراشۃ کی اور وہ چھوٹے مچھر ہوتے ہیں
اور کہا گیا ہے کہ وہ مچھر کے مشابہ ہوتے ہیں جو آگ پر
گر گر کر پڑتے ہیں اور یہ بسبب کمزور ہونے آنکھوں کے
ہیں پس اس نے بجھا دی روشنی دن کی پس جب
وہ مسکینہ دیکھتی ہے رات کیوقت چراغ کی روشنی تو
سمجھتی ہے کہ وہ تاریک گھر نہیں ہے پس ہمیشہ روشنی
طلب کرتی رہتی ہے اور اپنے آپ کو آگ کیطرف پھینکتی
ہے یہانتک کہ جل جاتی ہے کہا فراء نے
سمجھتا ہے کہ یہ ہے بوجہ اسکی قلت فہم اور جہل کے پھر کہا
جان لے انسان کی جہالت اسکی جہالت سے بڑھکر ہے
بلکہ انسان کی صورت اپنی خواہشوں میں گرنے اور انہیں
کی سیر ہو کر بوجہ جہالت کے اس کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے
نفس کو پھینکتا رہتا ہے آگ میں اس سے پڑنے
سے شہوات پر اور معاصی پر یہانتک کہ آگ میں داخل
ہو جاوے اور ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جاوے پس
اے افسوس ہو آدمی کی جہالت پروانہ کی جہالت
کی مانند کہ وہ روشنی سے دھوکہ میں آکر جل گئی اور فوراً خلاصی
پا گئی اور آدمی رہتا ہے آگ میں

زَيْدٌ وَالْفَرْضُ السُّنَّةُ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیْ سَنَّ وَقِيْلَ
فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَیْ اَوْجَبَ وُجُوْبًا لَا رَيْبَ فِيْهِ وَهٰذَا هُوَ
الظَّاهِرُ وَالْفَرْضُ مَا اَوْجَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّ لَهُ مَعَالِمَ وَحُدُوْدًا
وَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا كَذَا وَكَذَا وَافْتَرَضَ
اَیْ اَوْجَبَ اھ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِیْ
فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ
اَیْ اَوْجَبَ تِلَاوَتَهُ بِتَبْلِيْغِهٖ وَالْعَمَلَ
بِمَا فِيْهِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ
نُصِبَ نَصْبَ الْمَصَادِرِ اَیْ فَرَضَ اللّٰهُ
فَرِيْضَةً وَقَوْلُهُ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا
تَرَاضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اَیْ
مِنْ بَعْدِ الْجُعْلِ الَّذِیْ اَوْجَبْتُمُوْهُ عَلٰى
اَنْفُسِكُمْ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً اَیْ سَمَّيْتُمْ لَهُنَّ مَهْرًا
اَوْجَبْتُمُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَقَالَ الرَّاغِبُ
وَيُقَالُ لِمَا اُخِذَ فِی الصَّدَقَةِ مِنَ الْفَرِيْضَةِ
قَالَ تَعَالٰى اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَرِيْضَةً
مِّنَ اللّٰهِ وَعَلٰى هٰذَا مَا رُوِیَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهٖ كِتَابًا
وَكَتَبَ فِيْهِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ فَرَضَهَا

تم میں سے سب سے زیادہ علم فرائض جاننے والا ہے
حضرت زید رضی اللہ عنہ ہے اور فرض سنت ہے جو رسول اللہ
نے قائم کی اور کہا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے واجب کیا واجب کرنا لازمی کہا اور وہ ظاہر ہے
اور فرض جس کو اللہ نے واجب کیا ہے نام رکھا
جاتا ہے ساتھ اس کے کیونکہ اس کے لئے نشان اور
حدیں ہیں اور فرض کیا اللہ نے ہم پر اتنا اور اتنا
اور افترض کے معنے واجب کیا اور قول اللہ کا تحقیق
وہ اللہ جس نے تم پر نازل کیا قرآن ضرور تجھے واپس
لائیگا تیرے مولد میں یعنی واجب کر دیا اسکی تلاوت کو
ساتھ اسکی تبلیغ کے اور عمل کے جو اس میں ہے اور اس کا قول
فریضۃ من اللہ مصدر رد کی طرح منصوب ہے یعنی فرض
کیا اللہ نے فرض کرنا اور اس کا قول اور نہیں ہے تم پر
گناہ اس میں جس میں تم آپس میں راضی ہو گئے ساتھ اس کے بعد
مہر کے جو تم نے اپنے نفسوں پر واجب کیا ہے اور ایسا ہی
اللہ کا قول اور تحقیق فرض کیا تم نے ان کے لئے مہر یعنی
مقرر کر دیا ان کے لئے مہر جو تم نے واجب کیا اپنے
نفسوں پر اور کہا راغب نے اور کہا جاتا ہے اس کے
لئے جو صدقہ میں لیا جاتا ہے فریضۃ فرمایا تحقیق صدقات
اس کے قول تک مقرر کردہ اللہ کیطرف سے اور اسی پر
ہے جو روایت کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض
عمال کیطرف لکھا اور اسمیں لکھا یہ ہے

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ
اَیْ وَقَّتَ اللّٰهُ لَهُ وَدَلَّ لِكَ قَوْلُهُ نَصِيبًا
مَفْرُوضًا اَیْ مُؤَقَّتًا كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ تَفْسِيرِ
ابْنِ عَرَفَةَ (تاج) وَفِي الصِّحَاحِ اَیْ
مُقَدَّرًا مُحَدَّدًا اھ وَفِي التَّاجِ قَوْلُهُ
ثُمَّ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ اَیْ اَوْجَبَهُ عَلَى
نَفْسِهِ بِاِحْرَامِهِ اھ وَفِي اللِّسَانِ
فَرَضْتُ الشَّيْءَ اَفْرِضُهُ فَرْضًا وَفَرَّضْتُهُ
لِلتَّكْثِيرِ اَوْجَبْتُهُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى سُوْرَةٌ
اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَيُقْرَأُ وَفَرَّضْنَاهَا
اَیْ قَرَأَ بِالتَّخْفِيفِ فَمَعْنَاهُ اَلْزَمْنَا
الْعَمَلَ بِمَا اُمِرَ فِيهَا وَمَنْ قَرَأَ بِالتَّشْدِيدِ
فَعَلٰى وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا عَلَى مَعْنَى التَّكْثِيرِ
عَلٰى مَعْنَى اِنَّا فَرَضْنَا فِيهَا فُرُوضًا
وَعَلٰى مَعْنَى بَيَّنَّا وَفَصَّلْنَا مَا فِيهَا مِنَ
الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْحُدُودِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى
قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ اَیْ
بَيَّنَهَا وَاَوْجَبَهَا كَفَّارَةً وَالْاِثْمُ
الَّذِي يَفْعَلُهُ وَفَرَائِضُ اللّٰهِ حُدُودُهُ
الَّتِي اَمَرَ بِهَا وَنَهٰى عَنْهَا وَكَذٰلِكَ الْفَرَائِضُ
بِالْمِيرَاثِ وَالْفَرَائِضُ وَالْفَرَائِضِيُّ الَّذِي
يَعْرِفُ الْفَرَائِضَ وَيُسَمّٰى الْعِلْمُ بِقِسْمَةِ
الْمَوَارِيثِ فَرَائِضَ وَفِي الْحَدِيثِ اَفْرَضُكُمْ

کوئی حرج نہیں نبی پر اسمیں جو اللہ نے اس کے لئے مقرر
کیا یعنی مقرر کر دیا اللہ نے اس کے لئے۔ اور ایسا
ہی خدا کا قول مقرر شدہ حصہ تمام یہ ابن عرفہ کی تفسیر سے
(تاج) اور صحاح میں ہے یعنی الگ الگ اور جدا جدا
مقرر کردہ حصہ الخ اور تاج میں ہے قول اللہ تعالیٰ
کا پس جس شخص نے نیت کر لی حج کی ان مہینوں میں
یعنی اپنے نفس پر واجب کر لیا احرام باندھنے سے
اور لسان العرب میں ہے فرضت الشی افرضہ فرضًا
اور فرضۃ تکثیر کیلئے آتا ہے میں نے اسکو واجب کیا
اور اللہ کا قول یہ سورت ہے جس کو ہم نے اتارا ہے
اور ہم نے مقرر کیا ہے اور بعض اسکو پڑھتے ہیں راء کی
تشدید سے پس جو تخفیف سے پڑھتا ہے پس اس کے معنے ہیں
ہم نے لازم کر دیا ہے تم پر عمل ساتھ اس کے جو اسمیں مقرر
کیا گیا ہے اور جو مشدد پڑھتا ہے پس اسکی دو وجہیں
ہیں ایک تکثیر کے معنے ہیں یعنی ہم نے اسمیں بہت سے احکام فرض
کئے ہیں اور دوسرے معنے اور ہم نے الگ الگ کر کے بیان
کر دیا ہے جو اسمیں حلال اور حرام اور حدود ہیں اور اللہ کا
قول تحقیق اللہ نے فرض کیا ہے تمہارے لئے کھولنا
تمہاری قسموں کا یعنی بیان کر دیا ہے اور فرض کر دیا ہے
اور اسم فریضہ ہے فرائض اللہ سے مراد اس کے حدود
ہیں جنکی بابت امر اور نہی کیا ہے اور ایسا ہی فرائض میراث کے
ساتھ اور فارض اور فرضی فرائض کے جاننے والے کو کہتے ہیں
اور علم قسمت المواریث کو فرائض کہتے ہیں اور حدیث میں ہے

وَقَالَ اُمَيَّةُ فِي الْفَارِضِ اَيْضًا۔
كُمَيْتٌ بَهِيْمُ اللَّوْنِ لَيْسَ بِفَارِضٍ
وَلَا بِخَصِيْفٍ ذَاتِ لَوْنٍ مُرَقَّمٍ
(لسان العرب) وَالْفَرْضُ الْحَزُّ فِي الشَّيْءِ
يُقَالُ فَرَضْتُ الزَّنْدَ وَالسِّوَاكَ وَفَرَضْتُ
الزَّنْدَ حَيْثُ يُقْدَحُ مِنْهُ كَمَا فِي الصِّحَاحِ
وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْاَعْرَابِيِّ وَقَالَ الْاَصْمَعِيُّ
فَرَضَ مِسْوَاكَهٗ فَهُوَ يَفْرِضُهٗ فَرْضًا
اِذَا حَزَّهٗ بِاَسْنَانِهٖ (تاج) وَفِي حَدِيْثِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَّخِذُ عَامَ الْجَدْبِ
قَدَحًا فِيْهِ فَرْضٌ اَلْفَرْضُ الْحَزُّ فِي الشَّيْءِ
وَالْقَطْعُ وَالْقَدَحُ السَّهْمُ قَبْلَ اَنْ يُعْمَلَ
فِيْهِ الرِّيْشُ وَالنَّصْلُ (لسان العرب)
وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْفَرْضُ قَطْعُ الشَّيْءِ الصُّلْبِ
فِي الْحَدِيْدِ وَفَرْضَةُ الْمَاءِ مَقْسَمُهٗ اھ
فَرْطٌ اَلْفَارِطُ اَلْمُتَقَدِّمُ اَلسَّابِقُ فَرَطَ
يَفْرُطُ فُرُوْطًا قَالَ اِعْرَابِيٌّ لِلْحَسَنِ يَا اَبَا
سَعِيْدٍ عَلِّمْنِيْ دِيْنًا وَسُوْطًا لَا ذَاهِبًا
فُرُوْطًا وَلَا سَاقِطًا سُقُوْطًا اَيْ دِيْنًا
مُتَوَسِّطًا لَا مُتَقَدِّمًا بِالْغُلُوِّ وَلَا مُتَاَخِّرًا
بِالتُّلُوِّ قَالَ لَهُ الْحَسَنُ اَحْسَنْتَ يَا اِعْرَابِيُّ
خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا (لسان) وَقَالَ
الرَّاغِبُ فَرَطَ اِذَا تَقَدَّمَ تَقَدُّمًا بِالْفَضْلِ

اور امیہ نے بھی لغت فارض میں کہا۔
کمیت سیاہ رنگ ہے بوڑھا نہیں اور لاغر داغدار
نہیں (لسان العرب) اور فرض کے معنے
کسی چیز کو ٹھکرانا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے
میں نے چقماق کو آگ نکالنے کیلئے ٹھکرایا اور مسواک
کو اور چقماق ٹھکرائی جاتی ہے جبکہ اسمیں سے آگ
نکالی جاتی ہے جیسا کہ صحاح میں ہے اور وہ ابن
الاعرابی کا قول ہے اور اصمعی نے کہا ہے فرض مسواک
فہو یفرضہ فرضًا جبکہ مسواک کو اپنے دانتوں سے
صفائی کے لئے ملے (تاج) اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث
میں وارد ہے میں قحط سالی میں قدح بناؤنگا اسمیں فرض
ہے فرض ایک شے میں ٹھکرانا ہے قطع اور قدح کے معنے
سہم (تیر) ہے کہا گیا کہ بنائے جائیں گے اسمیں تیر اور نصل
(لسان العرب) اور راغب نے کہا فرض سخت چیز کے کاٹنے
کو کہتے ہیں اور اسمیں اثر کرنیکو جیسے لوہے کا کاٹنا اور
چقماق کا ٹھکرانا اور مفروض اور فرض (چھینی) کو کہتے ہیں جس سے
لوہا کاٹا جاتا ہے اور فرضۃ الماء وہ نہ آب جس سے پانی
تقسیم ہوتا ہے اور فرط الفارط ترقی کرنیوالا آگے بڑھنے والا
فرط یفرط فروطًا کہا اعرابی نے حسن کو اے ابو سعید سکھا
مجھکو دین معتدل جسمیں نہ افراط ہو اور نہ تفریط یعنی دین
متوسط جسمیں نہ غلو ہو اور نہ کمی کہا حسن نے اسکو خوب کہا تو نے
اے اعرابی سب سے عمدہ کام بیچ کے ہوتے ہیں (لسان العرب) اور کہا
راغب نے فرط یفرط جب فضل کے ساتھ آگے بڑھے

فَرْطٌ

ھ وَالتَّاثِيْرُ فِيْهِ كَفَرْضِ الْحَدِيْدِ وَفَرْضِ النَّدِّ وَالْقَوْسِ وَالْمِفْرَاضُ وَالْمِفْرَضُ مَا يُقْطَعُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْمُسْلِمِيْنَ اهـ وَالْفَرِيْضَةُ فَعِيْلَةٌ بِمَعْنٰى
مَفْعُوْلَةٌ وَالْجَمْعُ فَرَائِضُ قِيْلَ اِشْتِقَاقُهَا
مِنَ الْفَرْضِ الَّذِيْ هُوَ التَّقْدِيْرُ لِاَنَّ
الْفَرَائِضَ مُقَدَّرَاتٌ وَقِيْلَ هِيَ مِنْ
فَرْضِ الْقَوْسِ وَهُوَ الْحَزُّ الَّذِيْ يَقَعُ
فِيْهِ الْوَتَرُ وَالْفَرْضُ اَلْمَفْرُوْضُ وَضُرُوْبُ الْجَمْعِ
فُرُوْضٌ مِثْلُ فَلْسٍ وَفُلُوْسٍ وَالْفَارِضُ
اَلْهَمِيْمُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى
فِيْهِ سَوَاءٌ وَلَا يُقَالُ فَارِضَةٌ وَلَحِيَّةٌ
فَارِضٌ وَفَارِضَةٌ ضَخْمَةٌ عَظِيْمَةٌ وَسِقَاءٌ
فَارِضٌ لَمْ يُسْتَعْمَلْ وَبَقَرَةٌ فَارِضٌ مُسِنَّةٌ
وَفِي التَّنْزِيْلِ اَنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا
بِكْرٌ قَالَ الْفَرَّاءُ اَلْفَارِضُ الْهَرِمَةُ
وَالْبِكْرُ الشَّابَّةُ وَقَدْ فَرَضَتِ الْبَقَرَةُ
تَفْرُضُ فُرُوْضًا اَیْ كَبِرَتْ وَطَعَنَتْ
فِي السِّنِّ وَكَذٰلِكَ فَرِضَتِ الْبَقَرَةُ
بِالضَّمِّ فَرَاضَةً قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ عَوْفٍ
وَقَدْ هَنَى بَقَرَةً هَرِمَةً۔

لَعَمْرِيْ لَقَدْ اَعْطَيْتَ ضَيْفَكَ فَارِضًا
تُجَرُّ اِلَيْهِ مَا تَقُوْمُ عَلٰى رِجْلِ
وَلَمْ تُعْطِهٖ بِكْرًا اَفَيْرٰضٰى سَمِيْنَةً
فَكَيْفَ يُجَازِيْ بِالْمَوَدَّةِ وَالْفِعْلِ

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے
مسلمانوں پر الخ اور فریضہ بروزن فعیلہ بمعنے مفعولہ
اور اسکی جمع فرایض ہے کہا گیا ہے کہ یہ فرض سے
مشتق ہے جو مقرر کرنا ہے کیونکہ فرائض مقرر کردہ
کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ فرض القوس سے ہے
اور وہ وہ جز ہے جسمیں وتر (تندی) پڑتا ہے
اور جمع فروض ہے جیسا فلس اور فلوس اور
فارض ہر موئی شے خواہ مذکر ہو خواہ مونث اور نہیں
کہا جاتا ہے فارضۃ اور لحیۃ فارض اور فارضہ بوڑھی
کو کہتے ہیں اور سقا فارض ایسا ہی اور گائے
فارض بوڑھی کو کہتے ہیں اور قرآن کریم میں ہے
کہ وہ ایک گائے ہے جو نہ بوڑھی ہے اور
نہ بچی۔ کہا فراء نے فارض بوڑھی کو کہتے ہیں اور
بکر نوجوان اور تحقیق بڑھی۔ یعنی بوڑھی ہو گئی سن
میں اور اسیطرح ہے فرضت البقرہ
فراضۃ ضمہ کے ساتھ علقمہ بن عوف
نے کہا کہ اس سے مراد بوڑھی عمر رسیدہ
گائے ہے

بخدا تو نے اپنے مہمان کو عمر رسیدہ گائی
دی۔ کھینچی جاتی ہے بحالیکہ پیر پر کھڑی رہتی ہے
اور تو نے اسے نوعمر گائے نہ دی کہ وہ اسے تیاری سے
پسند کرتی۔ پھر کیسے وہ دوستی اور فعل سے بدلہ دیگا

فِيهِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ
مِنْ شَيْءٍ أَيْ مَا تَرَكْنَا وَلَا ضَيَّعْنَا وَلَا
أَغْفَلْنَا وَالتَّفْرِيطُ أَنْ يُقَصِّرَ فِي الْفَرْطِ
يُقَالُ مَا فَرَّطْتُ فِي كَذَا أَيْ مَا قَصَّرْتُ
وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ
وَقَوْلُهُ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ فَرْعٌ
فَرْعُ الشَّجَرِ غُصْنُهُ وَجَمْعُهُ فُرُوعٌ
قَالَ تَعَالَى وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ وَاعْتِبَارُ
ذَلِكَ عَلَى وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا بِالطُّولِ
فَقِيلَ فَرَّعَ كَذَا إِذَا طَالَ وَالثَّانِي بِاعْتِبَارِ
بِالْعِزِّ مِنْ فَقِيلَ تَفَرَّعَ كَذَا وَفُرُوعُ
الرَّجُلِ أَوْلَادُهُ وَفِرْعَوْنُ اسْمٌ أَعْجَمِيٌّ
وَقَدِ اعْتُبِرَ عَرَامَتُهُ فَقِيلَ تَفَرْعَنَ
فُلَانٌ إِذَا تَعَاطَى فِعْلَ فِرْعَوْنَ نَحْوَ
يُقَالُ أَبْلَسَ وَتَبَلَّسَ وَإِبْلِيسُ قِيلَ لِهَذَا
الْفِعْلِ تَبَلَّسَ وَالْآلَةُ بِالَّتِي هُوَ فَرَاغٌ
الْفَرَاغُ خِلَافُ الشُّغْلِ وَقَدْ فَرَغَ
فَرَاغًا وَفُرُوغًا فَهُوَ فَارِغٌ قَالَ لَكُمْ
سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ هُوَ مُسْتَعَارٌ
مِنْ قَوْلِ الرَّجُلِ لِمَنْ يَتَهَدَّدُهُ سَأَفْرُغُ
لَكَ أَيْ سَأَتَجَرَّدُ لِإِيقَاعِ بِكَ مِنْ
كُلِّ مَا يَشْغَلُنِي عَنْكَ حَتَّى لَا يَكُونَ لِي
شُغْلٌ سِوَاكَ وَقِيلَ سَنَفْرُغُ لَكُمْ

اور اس کا قول ما فرطنا فی الکتاب من شی یعنی نہیں
ترک کیا ہم نے اور نہ ضائع کیا ہم نے اور نہ ہم نے
غفلت کی اور تفریط فرط میں کمی کرنیوالا کہا جاتا ہے
ما فرطت کے معنے ہیں میں نے کمی نہیں کی اور اس کا
قول تم نے کمی نہیں کی یوسف علیہ السلام کے بارہ میں
اور نہیں کمی کی میں نے اللہ کے حق میں فرع
فرع الشجر اسکی شاخ کو کہتے ہیں اور اسکی جمع فروع ہے
اور کہا اللہ نے اس درخت طیب کی شاخ آسمان
میں ہے اور یہ دو طرح سے بیان ہو سکتا ہے ایک
طول سے پس کہا گیا فرع کذا جب لمبا ہوا اور دوسرا
چوڑائی ہو تفرع کیا اور فروع الرجل اسکی اولاد کو کہتے
ہیں اور فرعون اسم عجمی ہے اور اس سے مراد لیگئی ہے
اسکی سرکشی کی پس کہا گیا تفرعن فلان جب وہ
فرعون کے سے کام کرتا ہے جیسا کہ کہا جاتا
ہے ابلیس تبلس اور ایسا ہی کہا جاتا ہے طاغیہ
کو زاعدہ اور باسۃ کہتے ہیں فراغ۔ فراغ
خلاف ہے شغل کے فراغا و فروغا پس وہ فارغ
ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم عنقریب فارغ کر دیں
تمہارے لئے اے جن و انس۔ اور یہ استعارہ
ہے آدمی کے قول سے واسطے اس شخص جس کو
دھمکاتا ہے کہ میں تیرے لئے بالکل فارغ اور تیار
ہو جاؤنگا اور مجھے تیرے شغل کے سوا
کوئی اور شغل نہ ہوگا اور سنفرغ لکم کے معنے

فرع

فرغ

يُفْرِطُ وَمِنْهُ الْفَارِطُ إِلَى الْمَاءِ أَيِ الْمُتَقَدِّمُ
لِإِصْلَاحِ فِي الْوَلَدِ الصَّغِيرِ إِذَا مَاتَ اللَّهُمَّ
اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا بِالتَّمْيِيزِ أَيْ أَجْرًا
وَذُخْرًا يَتَقَدَّمُنَا وَفِي اللِّسَانِ قَالَ
وَفَرَّطْتُهُ تَرَكْتُهُ وَتَقَدَّمْتُهُ وَقَوْلُ
سَاعِدَةَ بْنِ جُؤَيَّةَ -

مَعَهُ سُقَاءٌ لَا يُفَرِّطُ حَمْلَهُ

أَيْ لَا يُتْرِكُ حَمْلَهُ وَلَا يُفَارِقُهُ وَفَرَّطَ
عَلَيْهِ فِي الْقَوْلِ يُفَرِّطُ إِسْرَافٌ وَتَقَدَّمَ
وَفِي التَّنْزِيلِ الْعَزِيزِ إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَفْرُطَ
عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَى وَالْفَرْطُ الظُّلْمُ
وَالِاعْتِدَاءُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَانَ
أَمْرُهُ فُرُطًا وَأَمْرُهُ فَرْطٌ أَيْ مَتْرُوكٌ
وَيُحْمَلُ عَلَى هَذَا الْقَوْلِ وَكَانَ أَمْرُهُ
فُرُطًا أَيْ مَتْرُوكًا تُرِكَ فِيهِ الطَّاعَةُ
وَغُفِلَ عَنْهَا وَقَالَ أَبُو الْهَيْثَمِ أَمْرٌ فَرْطٌ
أَيْ مُتَمَادٍ وَأَيْ مُضَيَّعٌ وَقَالَ الزَّجَّاجُ
وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا أَيْ كَانَ أَمْرُهُ التَّفْرِيطَ
وَهُوَ التَّقْدِيمُ لِلْعَجْزِ وَقَالَ غَيْرُهُ وَكَانَ
أَمْرُهُ فُرُطًا أَيْ نَدَمًا وَيُقَالُ سَرَفًا
وَفِي حَدِيثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يُرَى
الْجَاهِلُ إِلَّا مُفْرِطًا أَوْ مُفَرِّطًا بِالتَّخْفِيفِ
الْمُسْرِفُ فِي الْعَمَلِ وَبِالتَّشْدِيدِ الْمُقَصِّرُ

اور اسی سے ہے آگے بڑھنے والا پانی کیطرف
یعنی اولاد کی اصلاح کے لئے بڑھنے والا۔ کہا جاتا
ہے فارط فرط۔ اس سے ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
میں تمہارا فرط ہونگا حوض پر یعنی میں تم سے پہلے جانیوالا اسکیطرف
اور کہا جاتا ہے چھوٹے بچہ کے بارہ میں جب
مرتا ہے اے اللہ بنا اسکو ہمارے لئے فرط یعنی اجر اور
ذخیرہ جو ہم سے پہلے جائیگا اور لسان میں کہا فرطہ
میں نے اسکو چھوڑ دیا اور آگے بھیج دیا اور قول ساعدہ بن
جؤیہ اسکا مشکیزہ ہے اسکو ہمیشہ اٹھائے رکھتا ہے اور کبھی
اس سے مفارقت نہیں کرتا فرط علیہ فی القول کے معنے ہیں
اسپر سختی اور زیادتی کی اور قرآن میں ہے ہم ڈرتے
ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے اور سرکشی کرے اور
زیادتی ظلم ہے اور سرکشی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور
تھا اس کا امر زیادتی اور امرہ فرط یعنی چھوڑا گیا اور جائز
اس قول پر وکان امرہ فرطا یعنی چھوڑا گیا چھوڑ دیا
اس کے بارہ میں اطاعت اور اس سے غفلت کی اور
کہا ابو الہیثم امر فرط کے معنے ہیں ضائع شدہ اور
کہا زجاج نے وکان امرہ فرطا یعنی اس کے کام میں
تفریط تھی اور وہ ہے آگے کرنا عجز کو اور کہا اس کے
غیر نے فرطا کے معنے ہیں ندامت اور کہا جاتا ہے خطا کار
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نہیں دیکھا جائیگا
جاہل مگر زیادتی کرنیوالا اور خطا کار اگر تخفیف سے
ہو اور کمی اور تقصیر کرنیوالا عمل میں اگر تشدید سے ہو

وَقَالَ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ وَقَالَ فَرِيْقَاكُمْ
وَقَالَ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِنْهُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ
اَيْ اُحْكُمْ لَنَا بِمَا نَسْتَحِقُّهٗ وَاحْكُمْ لَهُمْ
بِمَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى هٰذَا فِرَاقُ
بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ يَجُوْزُ اَنْ يُّقْرَءَ بِاِضَافَةِ
الْمَصْدَرِ اَيْ الظَّرْفُ عَلَى الْاِتِّسَاعِ ثم
وَيَجُوْزُ اَنْ يُّقْرَءَ فِرَاقٌ بِالتَّنْوِيْنِ وَقَوْلُهٗ
وَلَاِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ لِمَنْ يُخَالِفُوْنَهُمْ
اَنْ تَفْعَلُوْا بِهِمْ مَا تَفْعَلُوْنَ بِالْمُشْرِكِيْنَ
وَفِيْ لُغَةٍ مِنْ بَابِ ضَرَبَ وَبِهَا قَرَاَ
بَعْضُ التَّابِعِيْنَ وَفِيْ حَدِيْثِ الزَّكٰوةِ لَا
يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ
قِيْلَ فِيْهِ اِنَّمَا الْجَمْعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ فَهُوَ اَنْ
يَّكُوْنَ بَيْنَ ثَلٰثَةِ نَفَرٍ مَثَلًا لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ اَرْبَعُوْنَ شَاةً وَقَدْ وَجَبَ عَلٰى
كُلِّ وَاحِدٍ شَاةٌ فَاِذَا اَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ
جَمَعُوْهَا لِئَلَّا تَلُوْنَ عَلَيْهِمْ ... فِيْهَا اِلَّا
شَاةٌ وَاحِدَةٌ وَاِنْ كَانَ الْفَرِيْقَانِ اَيْضًا مِمَّنْ
اَنْ يَّكُوْنَ اِثْنَانِ شَرِيْكَانِ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُوْنُ مَالُهُمَا
ثَلٰثَ شِيَاهٍ فَاِذَا اَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا
غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا

ایک فریق اور فرمایا ہم دو فریقوں میں سے کونسا
اور فرمایا تم سے ایک فریق اور انمیں سے ایک فریق
اور اس کا قول پس فیصلہ کردے ہم میں اور قوم فاسق
ہیں یعنی فیصلہ کردے جس کے ہم مستحق ہیں اور فیصلہ
کردے اس کے لئے جن کے وہ مستحق ہیں اور اس کا
یہ جدائی ہے مجھ میں اور تم میں جائز ہے کہ پڑھی جاوے
فراق نون سے اور اس کا قول اور لیکن وہ ایسی قوم
ہیں جو ڈرتی ہیں تم سے یہ کہ کرو تم ان کے ساتھ جو تم
مشرکوں کے ساتھ کرتے ہو اور لغت میں ہے
باب ضرب سے اور ایسا ہی بعض تابعین نے
اس کو پڑھا ہے اور زکوٰۃ کی حدیث کہ متفرق
اکٹھی نہ کی جاویں اور نہ مجتمع الگ کیجاویں
اس کے بارہ میں کہا گیا ہے جمع بین المتفرق
یہ ہوتا ہے کہ تین آدمیوں میں سے ہر ایک کے پاس
چالیس بکریاں ہیں اور تحقیق واجب ہے ہر ایک پر
ایک بکری پس جب ظلم کرے عشر صدقہ لینے والا
اور انکو اکٹھا کریں تاکہ نہ ہووے اوپر ان کے ظلم
مگر ایک ہی بکری اور لیکن تفریق المجتمع یہ ہوتی ہے
کہ ہوں دو شریک اور ہر ایک سو ایک
بکری کا مالک ہے پس ان دونوں
کو تین بکریاں دینی پڑیں گی جب ظلم
کرے گا ان پر صدقہ جمع کرنیوالا انکی
بکریاں الگ الگ کردیگا پس نہ ہوگا ہر ایک پر

اَیْ سَنُحَاسِبُکُمْ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغًا اَیْ خَالِیًا مِنَ الصَّبْرِ اَوْ فَارِغًا مِنَ الْاِہْتِمَامِ بِہٖ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَعَدَھَا بِرَدِّہٖ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اُفْرِغْ عَلَیْہِ صَبْرًا اَیْ اُصْبُبْ عَلَیْہِ صَبْرًا مُدَامًا وَقَوْلُہٗ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا اَیْ اَنْزِلْ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ اَیْ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ اَدَاءِ الرِّسَالَۃِ فَاسْتَقِمْ لِلْعِبَادَۃِ فَاِنَّ مَعَ اِسْتِقَامَتِہَا یُسْرُ الثَّوَابِ وَالْقُرْبِ وَاِنْ عَسُرَتْ عَلَیْکَ مَعَ ذٰلِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ فَاِنَّہَا یَزِیْلُ تَعَبَہَا بِالْکُلِّیَّۃِ فَرَقٌ الْفَرْقُ یُقَارِبُ الْفَلْقَ لٰکِنَّ الْفَلْقَ یُقَالُ اِعْتِبَارًا بِالْاِنْشِقَاقِ وَالْفَرْقُ یُقَالُ اِعْتِبَارًا بِالْاِنْفِصَالِ قَالَ تَعَالٰی وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ وَالْفَرْقُ الْقِطْعَۃُ الْمُنْفَصِلَۃُ وَمِنْہُ الْفِرْقَۃُ لِلْجَمَاعَۃِ الْمُتَفَرِّدَۃِ مِنَ النَّاسِ وَقِیْلَ فَرَقَ الصُّبْحُ وَفَلَقَ الصُّبْحُ قَالَ تَعَالٰی فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ وَالْفَرِیْقُ الْجَمَاعَۃُ الْمُتَفَرِّقَۃُ عَنْ اٰخَرِیْنَ قَالَ تَعَالٰی ..... وَاِنَّ مِنْھُمْ لَفَرِیْقًا وَقَالَ فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَقَالَ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ وَقَالَ فَرِیْقٌ مِّنْ عَلَامِ

ہم تم سے حساب لیں گے اور اس کا قول پورا ہو گیا اول موسیٰ کی ماں کا خالی صبر سے یا خالی اس کے اہتمام سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ واپس لے آئیگا اور اس کا قول میں ڈالونگا اس پر تانبا اور ..... اس کا قول ہمپر اللہ تمام صبر کو اور اس کا قول فاذا فرغت فانصب یعنے جب تو رسالت کے پہنچانے سے فارغ ہو جائے پس تو کوشش کر عبادت کے لئے کیونکہ عبادت کی استقامت کے ساتھ ثواب آسان ہو جاتا ہے اور قرب ملتا ہے اور اگرچہ تم پر مشکل ہو تب بھی اپنے رب کیطرف رغبت کر کیونکہ وہ زائل کر دیتی ہے تکلیف کو بالکل۔

فرق

فَرَقٌ۔ فرق خلق کی مقارب ہے لیکن فلق انشقاق کے اعتبار سے کہا جاتا ہے اور فرق انفصال کے اعتبار سے فرمایا اللہ نے اور جب پھاڑ دیا تمہارے لئے دریا کو اور فرق منفصلہ قطعہ کو کہتے ہیں اور فرقہ اس جماعت کو کہتے ہیں جو اور لوگوں سے ممتاز ادھر گیا پھٹی صبح اور بالکل پھٹ گئی صبح فرمایا پس وہ دریا پھٹ گیا۔ پس ہر ایک ٹکڑا ایک بڑا ٹیلہ تھا متفرق جماعت کو کہتے ہیں فرمایا اللہ نے اور انمیں سے البتہ ایک فریق ہے اور فرمایا ایک فریق کو تم جھٹلاتے ہو اور دوسرے فریق کو قتل کرنا چاہتے ہو اور فرمایا ایک فریق جنت میں ہوگا اور دوسرا فریق دوزخ میں ہوگا اور فرمایا میرے

وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ
اَیْ يُظْهِرُوْنَ الْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ وَيَكْفُرُوْنَ
بِالرُّسُلِ خِلَافَ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَقَوْلُهٗ
وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَیْ اٰمَنُوْا
بِرُسُلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَالْفَرِيْقَةُ تَمْرٌ يُطْبَخُ فِيْ
بِحِلْمَةٍ وَالْفَرُوْقَةُ شَحْمُ الْكُلْيَتَيْنِ وَالْفَارُوْقُ
لَقَبُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
لِاَنَّهٗ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْفَرِيْقَةُ
اِسْمُ بِلَادٍ مَعْرُوْفَةٌ فَرِهٖيْنَ قَالَ تَعَالٰى
وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فَارِهِيْنَ
وَقُرِئَ فَرِهِيْنَ فَمَنْ قَرَءَ فَرِهِيْنَ فَهُوَ
مِنْ فَرَاهَةٍ بِالْكَسْرِ اَیْ اَشَرٍ وَبَطَرٍ وَمَنْ
قَرَءَ فَارِهِيْنَ فَهُوَ مِنْ فَرُهَ بِالضَّمِّ
اَیْ حَذِقَ اَیْ حَاذِقِيْنَ قُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى فَسَّرَ فَارِهِيْنَ بِاٰمِنِيْنَ لِاَنَّهٗ
قَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ بِمَكَانٍ فَارِهِيْنَ
اٰمِنِيْنَ (سورۃ الحجر) وَالْفَارِهُ الْحَاذِقُ
بِالشَّيْءِ وَجَمْعُهٗ فُرَّهٌ فَرَا الْفَرِيُّ
قَطْعُ الْجِلْدِ لِلْخَرْزِ وَالْاِصْلَاحِ وَالْاِفْرَاءُ
اَلْاِفْسَادُ وَالْاِفْتِرَاءُ فِيْهِمَا وَفِي الْاِفْسَادِ
اَكْثَرُ وَلِذٰلِكَ اُسْتُعْمِلَ فِي الْقُرْاٰنِ اَكْثَرُ
فِي الْكَذِبِ وَالشِّرْكِ وَالظُّلْمِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا

اور وہ چاہتے ہیں کہ تفرقہ ڈالدیں درمیان اللہ کے
اور اس کے رسولوں یعنی ظاہر کرتے ہیں ایمان اللہ کے ساتھ
اور کفر کرتے ہیں ساتھ رسولوں کے اللہ کے حکم کے برخلاف
اور اس کا قول اور وہ تفرقہ نہیں ڈالتے کسی کے درمیان
یعنی اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور فریقہ
وہ کھجور ہوتی ہے جو میتھی کے ساتھ پکائی جاتی ہے اور
فروقہ دو گردوں کی چربی اور فاروق لقب ہے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کا کیونکہ اس نے الگ کر دیا درمیان حق اور باطل
کے اور فریقہ بڑا علم ہے فرہٰ فرمایا اور تم بناتے
ہو پہاڑوں میں گھر فارغ بالی سے اور پڑھا گیا فرہین
سے پس جو پڑھے فرہین پس وہ کسر سے ہے یعنی تکبر کیا
اور بڑائی کی اور جس نے پڑھا فارہین پس وہ فرہ سے ہے
پیش کے ساتھ یعنی دانا ہوا یعنی دانا میرے نزدیک
تحقیق اللہ نے تفسیر کی فارہین کی امنین سے کیونکہ
اس نے فرمایا ہے دوسری جگہ فارہین کی بجائے امنین
یعنے امن والے (سورۃ الحجر) اور فارہ کسی شے کا
جاننے والا اور اسکی جمع فرہ

فرا

فرا۔ فری کہتے ہیں چمڑے کے کاٹنے کو
حفاظت اور اصلاح کے لئے اور افراء فساد کرنے کو
کہتے ہیں اور افتراء دونوں میں استعمال ہوتا ہے اور
فساد کرنے میں زیادہ استعمال ہوتا ہے اور ایسا ہی استعمال
ہوا ہے قرآن کریم میں کذب شرک اور ظلم کے لئے جیسا فرمایا
اور جو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے پس افترا کرتا ہے بڑا گناہ

الشاة واحدة والمتفرق ضد المجتمع
وفي الحديث البيعان بالخيار مالم يفترقا
بالابدان والاصل مالم تتفرقا ابدانهما
والمفرق وسط الرأس وهو الذي
يفرق فيه الشعر وقوله تعالى مثل
الفريقين كالاعمى والاصم اذا دبهما
المؤمنين والكفار وقوله تعالى يجعل
لكم فرقانا اى نصرا او يقال اى هداية
من قلوبكم تفرق بين الحق والباطل
ويوم الفرقان يوم بدر وعن الفراء
يوم الفتح اه قلت وهو النصر ايضا وعلى
ذلك قوله تعالى ولقد اتينا موسى وهارون
الفرقان والفرقان الفرقان ايضا وكل
ما فرق به بين الحق والباطل فهو فرقان
والفرقان اصله للكثير ويقال ذلك
في تشتيت الشمل والكلمة وعلى ذلك
قوله تعالى مايفرقون به بين المرء
وزوجه وقوله فرقت بين بني اسرائيل
وقوله ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا
فارقوا والفراق والمفارقة تكون بالابدان
اكثر (مفردات) وقوله تعالى وظن انه
الفراق اى غلب على قلبه انه حين
مفارقته الدنيا بالموت وقوله تعالى

مگر ایک ہی بکری اور متفرق مجتمع کی ضد ہے اور
حدیث میں ہے خریدار اور بیچنے والا اختیار رکھتے ہیں
جبتک جدا جدا انہوں اپنے بدنوں سے اور اصل میں
جبتک انکے بدن متفرق نہ ہوں۔ اور مفرق وسط
سر کو کہتے ہیں اور وہ یہ ہوتا ہے کہ درمیان سر
میں سے آدھے بال ایک طرف اور آدھے دوسری
طرف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا قول دو فریقوں
کی مثال مانند ہے اور بہرے کی اس سے مراد مومن
اور کفار ہیں اور اس کا قول کر دیگا تمہارے لئے امتیاز
یعنی تم کو نصرت دیگا اور کہا گیا ہے کہ تمہارے دلوں کو
ہدایت دیگا اور حق اور باطل الگ الگ کر دیگا اور یوم
الفرقان یوم بدر کو کہتے ہیں اور فراء کے نزدیک
فتح مکہ کا دن میں کہتا ہوں اور وہ یہی مدد ہی ہے
ایسا ہی اس کا قول تحقیق دی ہم نے موسیٰ اور ہارون کو
فرقان یعنی امتیاز اور فرقان قرآن کو بھی کہتے ہیں اور
ہر ایک جو الگ کرے حق کو باطل سے پس وہ فرقان ہے
اور تفریق مبالغہ کیلئے ہے اور کہا جاتا ہے یہ کلام میں اور کلمہ
میں پراگندگی کو اور ایسا ہی اللہ کا قول جس کے ساتھ تفریق
جدائی ڈال دیتے ہیں درمیان مرد کے اور اسکی بیوی کے اور
قول تحقیق تو نے تفرقہ ڈالدیا بنی اسرائیل کے درمیان اور
اسکا قول جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالدیا اور پڑھا گیا فارقوا
فراق اور مفارقہ اکثر بدنوں کے ساتھ ہوتا ہے (مفردات) اور اسکا قول اور
اس نے یقین کیا کہ یہ فراق ہے یعنی اس کے دل پر یقین غالب ہو گیا جبکہ وہ

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ فَهُوَ الْفَزَعُ مِنْ دُخُولِ النَّارِ وَالْفَزَعُ الذُّعْرُ أَيْضًا وَهُوَ فِي الْأَصْلِ مَصْدَرٌ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَرُبَّمَا جُمِعَ عَلَى أَفْزَاعٍ وَالْإِفْزَاعُ إِلَهَةٌ وَالْإِغَاثَةُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ بِالتَّشْدِيدِ أَيْ جُلِّيَ الْفَزَعُ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَكُشِفَ أَيْ عَنْ قُلُوبِ الشَّافِعِينَ وَالْمَشْفُوعِ لَهُمْ وَقَالَ الرَّاغِبُ أَيْ أُزِيلَ عَنْهَا الْفَزَعُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ أَيْ مَاتَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ اٰمِنُونَ أَيْ مِنْ خَوْفٍ

ان کو غم میں نہیں ڈالے گی بڑی گھبراہٹ پس وہ گھبراہٹ ہے آگ میں داخل ہونیکی اور فزع ذعر کو بھی کہتے ہیں یعنے ڈر اور وہ اصل میں مصدر ہے کہا جوہری نے اور اکثر اوقات اسکی جمع افزاع ہوتی ہے افزاع خوف کرنا اور فریاد کرنیکو کہتے ہیں اور اس کا قول حتی اذا فزع عن قلوبہم تشدید کے ساتھ یعنی جب انکے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دیجائیگی یعنے شفاعت کرنیوالوں اور شفاعت کردگاں کے وعدے سے اور کہا راغب نے دور کر دیجائیگی انسے گھبراہٹ اور اس کا قول پس فزع کریں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں یعنی مرجائیں گے اور اس کا قول اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے یعنی اس دن کے خوف سے

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ السِّينِ

فاء کا باب حرف سین کے ساتھ

فسح

فَسْحٌ الْفَسْحُ وَالتَّفْسِيحُ تَوْسِيعُ الْمَكَانِ وَالتَّفَسُّحُ التَّوَسُّعُ يُقَالُ فَسَحْتُ لَهُ فِي مَجْلِسِهِ فَتَفَسَّحَ فِيهِ قَالَ تَعَالَى تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَمِنْهُ قِيلَ فَسَحَتْ لِفُلَانٍ أَنْ يَقْعُدَ مَكَانَكَ وَفَسَحْتُ لَهُ وَهُوَ فِي فُسْحَةٍ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ أَيْ فِي سَعَةٍ فَسَادٌ انْتِقَاصُ الشَّيْءِ عَنِ الْاِعْتِدَالِ قَلِيلًا كَانَ الْخُرُوجُ

فسح۔ فسح اور تفسیح وسیع مکان کرنے کو کہتے ہیں اور تفسح دوسرے کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے فسحت مجلسہ فتفسح فیہ یعنی میں نے وسعت چاہی اسکی مجلس میں پس وسیع ہوگئی فرمایا اللہ نے کشادہ ہوکر بیٹھو مجلسوں میں تو کشادہ ہوکر بیٹھا کرو اللہ کشادہ کریگا تمہارے لیے اور اسی سے یہ محاورہ لیا گیا ہے میں نے فلان کو کہا کہ کشادگی سے بیٹھو جیسے تیرا کشادہ وسعت میں بیٹھنا اور وہ وسعت میں ہے اس امر سے فساد فساد اعتدال کسی

فسد

وَقَوْلِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَقَوْلُهٗ
تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَقَوْلُهٗ
مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَقَوْلُهٗ وَمَا
ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ
اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ اِنْ
اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى لَقَدْ جِئْتَ
شَيْئًا فَرِيًّا اَىْ عَجِيْبًا وَيُقَالُ عَظِيْمًا وَقِيْلَ
مَصْنُوْعًا وَكُلُّ ذٰلِكَ اِشَارَةٌ اِلٰى مَعْنًى
وَاحِدٍ (مفردات القرآن) وَالْفِرْيَةُ اَلْكِذْبَةُ
الْعَظِيْمَةُ الَّتِىْ يُتَعَجَّبُ مِنْهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ

اور اس کا قول دیکھ کیسا وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں
اور اس کا قول تحقیق وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں
اور اس کا قول کون ظالم ہے بڑھکر اس سے جو اللہ پر صریح
جھوٹ باندھتا ہے اور اس کا قول اور کیا ظن ہے ان
لوگوں کا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اس کا قول
یہ کہ جھوٹ بنایا جائے اللہ کے سوا اور اس کا
قول نہیں ہو تم مگر افترا باندھتے اور اس کا قول تحقیق
تو لائی ہے ایک عجیب بات اور کہا جاتا ہے بڑی
بات اور کہا جاتا ہے بناوٹی بات اور یہ تمام
ایک ہی معنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں (مفردات)
فریہ بہتان ہے جس کو سن کر تعجب کریں اس کا قول کہا کہتے
ہیں کہ جس نے بات بنائی اپنی طرف سے جھوٹ بہتان باندھا

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الزَّاءِ

باب فا کا با زا کے ساتھ

فَزَرَ قَالَ تَعَالٰى وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ
اَىْ اِذْعَجْ اَوِ اسْتَخِفَّ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ
وَاسْتَفْزِزْ لُهُمْ بِوَسْوَسَتِكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
لِيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ اَىْ لِيَزْعِجُوْكَ
مِنْهَا بِالْاِخْرَاجِ يُقَالُ اَرَادَ بِهَا الْاَرْضَ
مَكَّةَ **فَزَعٌ** اَلْفَزَعُ اِنْقِبَاضٌ وَلِقَارٌ
يَعْتَرِى الْاِنْسَانَ مِنَ الشَّىْءِ الْمَخُوْفِ
مِنْ جِنْسِ الْجَزَعِ وَلَا يُقَالُ فَزِعْتُ مِنَ اللّٰهِ
كَمَا يُقَالُ خِفْتُ مِنْهُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى

فزر فرمایا اللہ نے اور اکسا جس کو تو بنا سکتا
ہے یعنی تنگ کر دے یا خفت میں ڈال دے ان میں سے
جن کو بنا سکتا ہے اور ڈگمگا دے اپنے وسوسے سے
اور اس کا قول تجھ کو اوچھا بنا دیتے ہیں زمین میں
یعنی تیری خفت کرتے ہیں کہ سرے سے تجھ کو نکالنے سے کہا جاتا
ہے ارادہ کیا ہے اس نے فزع **فزع** فزع اس قبض اور نفرت
کو کہتے ہیں جو انسان کو لگ جاتی ہے کسی خوفزدہ
شے سے جزع کی جنس میں سے اور نہیں کہا جاتا کہ میں نے
اللہ سے فزع کیا جیسا کہ کہا جاتا ہے میں نے اللہ سے خوف کیا اور ڈرا

إِظْهَارُ الْمَعْنَى الْمَعْقُولِ وَكَشْفُ مَعْنَى اللَّفْظِ مَأْخُوذٌ مِنَ الْفَسْرِ وَهُوَ مَقْلُوبُ السَّفْرِ يُقَالُ أَسْفَرَتِ الْمَرْأَةُ عَنْ وَجْهِهَا إِذَا كَشَفَتْهُ وَأَسْفَرَ الصُّبْحُ إِذَا أَظْهَرَ وَالتَّفْسِيرُ فِي الْمُبَالَغَةِ كَالْفَسْرِ وَالتَّفْسِيرُ قَدْ يُقَالُ فِيمَا يَخْتَصُّ بِمُفْرَدَاتِ الْأَلْفَاظِ وَغَرِيبِهَا فِيمَا يَخْتَصُّ بِالتَّأْوِيلِ وَلِهٰذَا يُقَالُ تَفْسِيرُ الرُّؤْيَا وَتَأْوِيلُهَا قَالَ أَحْسَنُ تَفْسِيرًا فِسْقٌ الْفُسُوقُ الْكَذِبُ وَالْفِسْقُ خُرُوجُ الشَّيْءِ مِنَ الشَّيْءِ عَلَى وَجْهِ الْفَسَادِ قَالَ الرَّاغِبُ فَسَقَ فُلَانٌ خَرَجَ عَنْ حَجْرِ الشَّرْعِ وَذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَسَقَ الرُّطَبُ إِذَا خَرَجَ عَنْ قِشْرِهِ وَهُوَ أَعَمُّ مِنَ الْكُفْرِ اھ قُلْتُ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ وَقَوْلُهُ فَفَسَقُوا فِيهَا وَقَوْلُهُ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ وَقَوْلُهُ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ وَقَالَ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ وَقَوْلُهُ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا وَقَوْلُهُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ وَقَوْلُهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ وَقَوْلُهُ لَفْظُ مُؤْمِنٍ بِفَاسِقٍ قَالَ تَعَالٰى أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

معقول معنے کے اظہار کے ہیں اور لفظ کے معنے بیان کرنیکو کہتے ہیں ماخوذ ہے فسر سے اور وہ الٹ ہے سفر کہا جاتا ہے عورت نے اپنے مونہہ سے اسفار کیا جب وہ نقاب کرتی ہے اور اسفر الصبح جب روشن اور ظاہر ہوتی ہے اور تفسیر مبالغہ میں فسر کیطرح ہے اور تفسیر کبھی کہا جاتا ہے جسمیں مختصر ہے مفرد الفاظ سے اور ان کے غریب الفاظ سے جو تاویل سے مختص ہیں اور اسی لئے کہا جاتا ہے تفسیر رویا کی اسکی تاویل ہوتی ہے فرمایا اللہ نے وہ عمدہ تاویل فسق۔ فسوق جھوٹ کو کہتے ہیں اور فسق کہتے ہیں نکلنا ایک شئے کا دوسری شئے سے فساد کے طور پر کہا راغب نے فسق کیا فلان نے یعنی نکل گیا شرع کی روک سے اور یہ لیا گیا ہے عرب کے محاورہ سے فسق کیا رطب جب وہ نکلتی ہے اپنے چھلکوں سے اور فسق عام ہے کفر سے میں کہتا ہوں اور ایسا ہی اللہ کا قول ہیں جو نکل گیا اپنے رب کے حکم سے اور اس کا قول پس انہوں نے بستیوں میں فسق کیا یعنی خدا کا حکم توڑا اور اس کا قول اکثر ان کے حکم الٰہی کے توڑنیوالے ہیں اور اس کا قول وہی تو شریعت کے توڑنیوالے ہیں اور فرمایا اور جو ان خلفاء اللہ دین کا انکار کرے وہ وہی فاسق ہیں اور اس کا قول لیکن جن لوگوں نے فسق کیا اور اس کا قول بسبب اسکے وہ فسق کرتے تھے اور اسکا قول وہ شریعت کے توڑنیوالوں کو ہدایت نہیں کرتا اور فاسق مومن کے مقابلہ میں بھی لایا گیا ہے کیا وہ جو مومن ہے برابر اسکے

فسق

عَنْهُ اَوْ كَثِيْرًا وَيُضَادُّهُ الصَّلَاحُ وَيُسْتَعْمَلُ
ذٰلِكَ فِي النَّفْسِ وَالْبَدَنِ وَالْاَشْيَاءِ
الْخَارِجَةِ عَنِ الْاِسْتِقَامَةِ يُقَالُ
فَسَدَ فَسَادًا وَفُسُوْدًا وَاَفْسَدَهُ
غَيْرُهُ قَالَ تَعَالٰى لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ وَقَالَ لَفَسَدْتَا فَوْلُهُ تَعَالٰى
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قِيْلَ الْفَسَادُ
هٰهُنَا الْقَحْطُ وَقِلَّةُ الرَّيْعِ وَالزِّرَاعَاتِ
وَالْيُبُوْعِ وَمَحْقُ الْبَرَكَاتِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
وَقِيْلَ هُوَ قَتْلُ ابْنِ اٰدَمَ اَخَاهُ هَابِيْلَ
السَّفِيْنَةِ غَصْبًا قَالَ تَعَالٰى وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ الْفَسَادَ وَقَالَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
وَقَالَ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
وَقَالَ مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ
وَقَالَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَقَالَ
يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى
وَقَضَيْنَا اِلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فِي الْكِتٰبِ
لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ
عُلُوًّا كَبِيْرًا اَيْ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ
اَيْ وَحْيًا مَقْضِيًّا مَقْطُوْعًا بِاَنَّهُمْ
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ لَا مَحَالَةَ ...
..... وَلَتُفْسِدُنَّ جَوَابُ
قَسَمٍ مَحْذُوْفٍ فَسُرَّ اَلْفَسْرُ

یا زیادہ اور اسکی ضد صلاح ہے اور یہ استعمال ہوتا
ہے نفس بدن اور ان اشیاء کے بارہ میں جو استقامت
نہیں ہیں کہا جاتا ہے فسد فسادًا وفسودًا اور فسدہ
غیرہ فرمایا البتہ فاسد ہو جاویں آسمان اور زمین
اور فرمایا ہر دو اعتدال سے نکل جاویں گے اللہ
کا قول ظاہر ہو گیا فساد (بگاڑ) خشکی میں اور تری میں
کہا گیا ہے کہ فساد سے مراد یہاں قحط ہے اور
زراعات اور بیوع کی کمی اور برکتوں کا مٹنا ہر شے
میں اور کہا گیا ہے وہ قتل ہے ابن آدم کا اپنے بھائی
کو اور چھین لینا ہے کشتی کا اور فرمایا اللہ دوست نہیں
رکھتا فساد کو اور فرمایا ملک میں فساد مت کرو اور
فرمایا وہ وہی فساد کرنیوالے ہیں اور فرمایا ایسے کو
مصلح بنا کر بھیجتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور
خونریزیاں کرے اور فرمایا فساد کرنیوالوں کا کام
کبھی درست نہیں ہوتا اور فرمایا وہ اللہ خوب جانتا
ہے کہ کون فساد کرنیوالا ہے اور کون سنوارکرنیوالا ہے
اور اس کا قول اور ہم نے لکھدیا تھا بنی اسرائیل پر کتاب میں
کہ تم زمین میں دو دفعہ فساد کرو گے اور بڑی سرکشی کرو گے
یعنی ہم نے وحی کی بنی اسرائیل کیطرف حتمی اور
قطعی وحی کہ ضرور وہ فساد کریں
گے زمین میں ....
..... اور لتفسدن جواب ہے
قسم محذوف کا فَسُرَّ الْفَسْرُ

تفسیر

وَقَدْ رُوِيَ - وَمَخْضُ الرَّ مُخُوضَةِ اللَّبَنُ
الْفَصِيحُ - وَمِنْهُ اسْتُعِيرَ فَصَحَ الرَّجُلُ
اَیْ جَادَتْ لُغَتُهُ وَاَفْصَحَ تَكَلَّمَ بِالْعَرَبِيَّةِ
وَاَفْصَحَ الرَّجُلُ مَرَادَهُ اَظْهَرَهُ وَاَفْصَحَ
الْاَعْجَمِيُّ تَكَلَّمَ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَمْ يَلْحَنْ وَقِيلَ
الْفَصِيحُ الَّذِي يَنْطِقُ وَالْاَعْجَمِيُّ الَّذِي
لَا يَنْطِقُ قَالَ تَعَالٰى هُوَ اَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا
وَعَنْ هٰذَا اسْتُعِيرَ اَفْصَحَ الصُّبْحُ اِذَا
بَدَا اَقْوَاهُ وَاَفْصَحَ النَّصَارٰى اَیْ جَاءَ

فَصْلٌ اَیْ عِيدُهُمْ (مفردات)
فَصْلٌ اَلْفَصْلُ اِبَانَةُ اَحَدِ الشَّيْئَيْنِ
مِنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى يَبِينَ بَيْنَهُمَا فُرْجَةٌ
وَيُقَالُ فَصَلَ الْقَوْمُ عَنْ مَكَانِ كَذَا
وَانْفَصَلُوا اَیْ فَارَقُوهُ قَالَ تَعَالٰى وَلَمَّا
فَصَلَتِ الْعِيرُ وَيُسْتَعْمَلُ ذٰلِكَ فِي الْاَقْوَالِ
وَالْاَفْعَالِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
مِيقَاتُهُمْ اَجْمَعِينَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى هٰذَا
يَوْمُ الْفَصْلِ اَیِ الْيَوْمُ الَّذِي يَبِينُ بِهِ
الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ وَيَفْصِلُ بَيْنَ النَّاسِ
بِالْحُكْمِ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يَفْصِلُ
بَيْنَهُمْ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ وَفَصْلُ
الْخِطَابِ مَا فِيهِ قَطْعُ الْحُكْمِ وَقَوْلُهُ
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ اَیْ جَاوَزَ

جھاگ کے نیچے خالص دودھ ہے
اور اسی سے استعارہ کیا گیا ہے فصح الرجل انسان
کی زبان عمدہ اور فصیح ہوگئی۔ افصح عربی زبان میں
بولا اور افصح الرجل مرادہ یعنی آدمی نے اپنی مراد ظاہر کردی
اور افصح الاعجمی بولا عربی میں اور اس نے غلطی نہ کی اور کہا گیا
ہے فصیح وہ ہے جو بولتا ہے اور عجمی وہ ہے جو نہیں بولتا فرمایا
ہارون مجھ سے زیادہ بول سکتا ہے اور اسی سے استعارہ
بنا لیا گیا ہے افصح الصبح جب اسکی روشنی ظاہر ہوجاتی
ہے وافصحی النصاری یعنی انکی عید آگئی (مفردات)

فصل فَصْلٌ۔ فصل کہتے ہیں الگ ہونا دو چیزوں میں
سے ایک کا دوسری سے یہاں تک کہ ہوجاوے
ان دونوں کے درمیان فاصلہ اور کہا جاتا ہے
کہ قوم جدا ہوئی فلاں مکان سے وانفصلوا یعنی انہوں
نے اسے مفارقت کی اور فرمایا اللہ نے اور جب جدا ہوا قافلہ
اور یہ استعمال ہوتا ہے افوال اور اقوال ہر دو میں جیسے
اللہ کا قول فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے
اور اس کا قول یہ دن ہے فیصلہ کا یعنی یہ دن ہے
جسمیں حق جدا کیا جائیگا باطل سے اور فیصلہ کیا
جائیگا درمیان لوگوں کے ساتھ حکم کے اور اسی طرح
ہی اللہ کا قول وہ فیصلہ کریگا ان کے درمیان اور
سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے اور فصل خطاب
قطعی حکم اور فیصلہ کو کہتے ہیں اور اس کا قول جب
چلا طالوت لشکر کے ساتھ یعنی گذریگا اس جگہ سے

قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا فُسُوْقَ اَیْ لَا خُرُوْجَ عَنْ حُدُوْدِ الشَّرْعِ بِالسَّیِّئَاتِ وَارْتِکَابِ الْمُحَرَّمَاتِ وَفَسَقَ فُسُوْقًا مِنْ بَابِ قَعَدَ اَیْ خَرَجَ عَنِ الطَّاعَةِ وَالْاِسْمُ الْفِسْقُ وَفَسَقَ یَفْسِقُ بِالْکَسْرِ لُغَةٌ فَهُوَ فَاسِقٌ قَالَ تَعَالٰی اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا فَالْفَاسِقُ اَعَمُّ مِنَ الْکَافِرِ وَالظَّالِمِ اَعَمُّ مِنَ الْفَاسِقِ وَسُمِّیَتِ الْفَارَةُ فُوَیْسِقَةً لِمَا اعْتَقَدَ فِیْهَا مِنَ الْخُبْثِ وَالْفِسْقِ وَقِیْلَ لِخُرُوْجِهَا مِنْ بَیْتِهَا مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْفُوَیْسِقَةَ فَاِنَّهَا تُوْهِی السِّقَآءَ وَتُضْرِمُ الْبَیْتَ عَلٰی اَهْلِهٖ

کہی برابر نہیں ہوتے، اور (کل قولہ) ولا فسوق یعنی نہ نکلنا حدود شرع سے بسبب ہر اعمال بد کے اور ممنوع اشیاء کے ارتکاب سے اور فسق فسوقاً باب قعد سے ہے یعنی نکل گیا طاعت سے فرمانبرداری سے اور اسم فسق ہے اور فسق یفسق زیر کے ساتھ ایک لغت پس وہ فاسق ہے فرمایا اگر آئے تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لے کر پس خوب چھان بین (تحقیقات) کر لیا کرو پس فاسق عام تر ہے کافر سے اور ظالم عام تر ہے فاسق سے اور چوہیا کا نام فویسقہ رکھا گیا ہے کیونکہ اس میں خبث اور فسق ہوتا ہے اور کہا گیا ہے بوجہ نکلنے اس کے اپنے بل سے بار بار فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم قتل کرو چوہیا کو کیونکہ وہ سکینروں کو کاٹتا ہے اور گھر میں آگ لگا دیتا ہے

بَابُ الْفَآءِ حَرْفُ الشِّیْنِ

فاء کا باب حرف شین کے ساتھ

فَشِلَ فَشِلَ اَلْفَشَلُ ضَعْفٌ مَعَ جُبْنٍ قَالَ تَعَالٰی حَتّٰی اِذَا فَشِلْتُمْ وَقَالَ فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ وَقَالَ تَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ

فشل فشل کمزوری ساتھ بزدلی کے فرمایا یہاں تک کہ جب تم بیٹھ جاؤ گے، اور تمہاری ہوا بگڑ جائے فرمایا اور البتہ تم بیٹھ گئے اور تم نے جھگڑا کیا

بَابُ الْفَآءِ حَرْفُ الصَّادِ

فاء کا باب حرف صاد کے ساتھ

فَصَحَ فَصَحَ اَلْفَصْحُ خُلُوْصُ الشَّیْءِ مِمَّا یَشُوْبُهٗ وَاَصْلُهٗ فِی اللَّبَنِ یُقَالُ فَصَحَ اللَّبَنُ وَاَفْصَحَ فَهُوَ مُفْصِحٌ وَفَصِیْحٌ اِذَا تَعَرّٰی عَنِ الرَّغْوَةِ

فصح فصح کہتے ہیں خالص اور الگ ہونا شئے کا اس سے جس میں ملی ہوئی ہو اور اس کا اصل دودھ میں ہے کہا جاتا ہے کہ خالص ہو گیا دودھ اور افصح فہو مفصح وصیح جب خالی ہو جائے

فَرِيقًا لِأَنَّ الثِّمَارَ تَخْرُجُ فِيهِ أَيْ تَقْطَعُ وَدُخُولُهُ عِنْدَ حُلُولِ الشَّمْسِ رَأْسَ الْمِيزَانِ وَالثَّانِي الشِّتَاءُ وَدُخُولُهُ عِنْدَ حُلُولِ الشَّمْسِ رَأْسَ الْجَدْيِ وَالثَّالِثُ الصَّيْفُ وَدُخُولُهُ عِنْدَ حُلُولِ الشَّمْسِ رَأْسَ الْحَمَلِ وَالرَّابِعُ الْقَيْظُ وَهُوَ عِنْدَ الْبَعْضِ الصَّيْفُ وَدُخُولُهُ عِنْدَ حُلُولِ الشَّمْسِ رَأْسَ السَّرَطَانِ وَالْفَصِيلُ وَلَدُ النَّاقَةِ إِذَا فُصِلَ عَنْ أُمِّهِ وَالْجَمْعُ فِصَالٌ وَفَصْلًا وَالتَّفْصِيلُ التَّبْيِينُ وَالْمُفَصَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ السُّبْعُ الْأَخِيرُ وَذَلِكَ لِفَصْلِ بَيْنَ الْقِصَصِ بِالسُّوَرِ الْقِصَارِ وَالْفَوَاصِلُ آخِرُ آيَاتِ السُّورَةِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فَاصِلَةً فَلَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَذَا أَيْ نَفَقَةً تَفْصِلُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ

کیونکہ پھل اسمیں کٹتے ہیں اور اس کا دخول حلول شمس کے وقت میزان کے سر میں اور دوسرا جاڑا اور اس کا دخول سورج کے نزول کے وقت راس جدی میں اور تیسرا موسم گرما اور اس کا دخول نزول شمس کے وقت راس حمل میں اور چوتھا قیظ اور وہ بعض لوگوں کے نزدیک صیف ہی ہے اور اس کا دخول نزول شمس کے وقت راس سرطان میں اور فصیل بچہ اونٹ جب الگ ہو جاوے اپنی ماں سے اور جمع فصال ہے اور فصلاً تفصیل کہو کر بیان کرنا کہتے ہیں اور قرآن کا مفصل آخری منزل ہے اور یہ ہے واسطے فصل کے درمیان قصص کے چھوٹی سورتوں اور فواصل آیات کے آخر کو کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول حدیث میں جو خرچ کرے خرچ کرنا فاصلہ کا اس کو اتنا اجر ہے یعنی الیسا خرچ جو کفر اور ایمان میں جدائی کر دے

بَابُ الْفَاءِ مَعَ حَرْفِ الضَّادِ

فا کا باب حرف ضاد کے ساتھ

فَضَضَ

فَضَضْتُ الْفَضَّ لَدْمُ الشَّيْءِ وَالتَّفْرِيقُ بَيْنَ بَعْضِهِ وَبَعْضِهِ وَمِنْ خَتْمِ الْكِتَابِ وَعَنْهُ اسْتُعِيرَ انْفَضَّ الْقَوْمُ أَيْ تَفَرَّقُوا وَقَالَ تَعَالَى لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَالْفِضَّةُ مَعْدِنُ

فضض فضض کسی شے کا ٹوٹنا اور بعض کو بعض سے الگ کرنا الفض ختم الکتاب اور اسی سے لیا گیا ہے انفض القوم یعنی الگ الگ ہو گئے فرمایا اللہ نے اسکی طرف ٹوٹ پڑے اور فرمایا تیرے پاس بھاگ جائیں گے اور فضہ چاندی کو

مَوْضِعَهٗ إِلَى الْقِتَالِ إِيْ قِتَالُ الْعَمَالِقَةِ
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ فُصِّلَتْ اٰيَاتُهٗ اَيْ
جُعِلَتْ فُصُوْلًا اٰيَةً اٰيَةً وَسُوْرَةً
سُوْرَةً وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا
حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اَيْ
إِلَّا مَا خِفْتُمْ عَلٰى نُفُوْسِكُمُ الْهَلَاكَ
مِنَ الْجُوْعِ وَقَدْ فَصَّلَ اَيْ قَدْ بَيَّنَ
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَيْ
فِطَامُهٗ وَيُقَالُ حُكْمٌ فَيْصَلٌ وَلِسَانٌ
مُفَصَّلٌ اَيْ مُبَيَّنٌ قَالَ تَعَالٰى وَكُلُّ
شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيْلًا وَقَالَ ثُمَّ
فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ قَالَ
الرَّاغِبُ إِشَارَةٌ إِلٰى مَا قَالَ تِبْيَانًا
لِكُلِّ شَيْءٍ اھ وَالْفِصَالُ التَّفْرِيْقُ
بَيْنَ الصَّبِيِّ وَالرَّضَاعِ قَالَ تَعَالٰى
فَإِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُؤْوِيْهِ
هِيَ عَشِيْرَتُهٗ وَرَهْطُهُ الْأَدْنَوْنَ
وَالْفَصْلُ وَاحِدُ الْفُصُوْلِ وَفُصُوْلُ
السَّنَةِ اَرْبَعَةٌ اَلْاَوَّلُ الرَّبِيْعُ وَهُوَ
عِنْدَ النَّاسِ الْخَرِيْفُ سَمَّتْهُ الْعَرَبُ
رَبِيْعًا لِاَنَّ اَوَّلَ الْمَطَرِ يَكُوْنُ فِيْهِ
وَفِيْهِ يَنْبُتُ الرَّبِيْعُ وَسَمَّاهُ النَّاسُ

عمالقہ کے لڑنے کے لئے اور اس کا قول پھر الگ
الگ بیان کردی گئی ہیں اسکی آیات یعنی الگ الگ
ایک ایک آیت اور ایک ایک سورت بیان کردی
گئی ہے اور اس کا قول اور تحقیق اس نے وہ مفصل بیان
کردیا تمہارے لئے جو اس نے حرام کیا ہے تم پر مگر جو
تم مضطر ہو جاؤ یعنی مگر جب تمہیں خوف ہو کہ تمہاری
جانیں بھوک سے ہلاک ہو جائینگی اور قد فصل یعنی
بیان کردیا اور اس کا قول وفصالہ فی عامین یعنی
اسکا دودھ چھڑانا دو سال میں اور کہا جاتا ہے حکم فیصل
اور لسان مفصل یعنی خوب بیان کرتے ہیں فرمایا ہر ایک
شئے ہم نے الگ الگ بیان کردی ہے اور فرمایا وہ حکیم
خبیر کے پاس مفصل طور پر بیان کیگئی ہیں کہا راغب نے
یہ اشارہ ہے اس کے قول تبیانا لکل شئے اور
فصال کہتے ہیں لڑکے کے دودھ چھڑانے کو
فرمایا پس اگر وہ دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں
رضامندی سے اور اس کا قول اور اسکی فصیلہ
یعنی اس کا کنبہ اور قبیلہ اور فصل واحد ہے فصول کا
اور فصل چار ہوتی ہیں۔
پہلی ربیع اور وہ لوگوں کے نزدیک
خریف ہے جس کا نام عرب نے
ربیع رکھا ہے کیونکہ پہلا مہینہ اسمیں
ہوتا ہے اور اس میں ربیع
اگتا ہے اور لوگوں نے اسکو خریف رکھا ہے

هٰذَا الْاَعْلٰی سَائِرِ الْعَالَمِیْنَ وَ مِثْلُهٗ
وَاصْطَفَاكِ عَلٰی نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَیْ عَالَمِیْ
دَهْرِهَا وَزَمَانِهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَیْسَ
عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ
اَیْ عَطَاءً وَفَضْلًا رِزْقًا مِنْهُ یُرِیْدُ
التِّجَارَةَ وَفِی الْحَدِیْثِ اَلْعُقَلَاءُ تَرَكُوْا
فُضُوْلَ الدُّنْیَا اَیْ مُبَاحَاتِهَا فَكَیْفَ
بِالذُّنُوْبِ وَفِی حَدِیْثِ الْمُسَافِرِ اِنْ
خَرَجَ لِطَلَبِ الْفُضُوْلِ فَلَا وَلَا كَرَامَةَ
اَیْ اِنْ خَرَجَ لِاِتِّبَاعِ الْهَوٰی كَالَّهْوِ
وَالْبَطَرِ وَمَا لَا یَنْبَغِی السَّعْیُ لَهٗ فَلَا
یَقْصُرُ وَلَا كَرَامَةَ لَهٗ فِی التَّقْصِیْرِ وَالْفَضْلُ
النِّیَادَةُ وَعَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیِّیْنَ عَلٰی بَعْضٍ
اَیْ فِی التَّكْمِیْلِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاسْئَلُوا اللّٰهَ
مِنْ فَضْلِهٖ اَیْ مِنْ رِّزْقِهٖ **فَضًّا**
اَلْفَضَاءُ اَلْمَكَانُ الْوَاسِعُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی
وَقَدْ اَفْضٰی بَعْضُكُمْ اِلٰی بَعْضٍ اَیْ اِنْتَهٰی
اِلَیْهِ فَلَمْ یَكُنْ بَیْنَهُمْ حَاجِزٌ عَنِ الْجِمَاعِ
لِاَنَّهٗ یُقَالُ اَفْضَی الرَّجُلُ اِلَی الْجَارِیَةِ
اَیْ جَامَعَهَا وَاَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرِ سَاقَ الْحَدِیْثَ
اِلَیْهِ وَالْفَضَاءُ مَوْضِعٌ بِالْمَدِیْنَةِ وَمِنْهُ

نہ تمام جہان کے لوگوں پر اور اسکی مثل اور اس نے
تجھکو برگزیدہ کیا جہان کی عورتوں پر یعنی اس کے
زمانہ کے لوگوں پر اور اس کے زمانہ پر اور اس کا قول
اور نہ ہے تم پر گناہ یہ کہ ڈھونڈو فضل اپنے رب سے
یعنی عطا اور فضل رزق اسکی طرف ارادہ کرتا ہے
تجارت اور حدیث میں ہے عقلمندوں نے چھوڑ
دیا دنیا کے فضول کو یعنی مباح چیزوں کو تو وہ کیسے
گناہ کر سکتے ہیں اور مسافر کی حدیث میں اگر وہ نکلے
فضول کی طلب کے لئے پس نہیں اور اسمیں کوئی
بزرگی نہیں یعنی اگر نکلے خواہش کی اتباع کیلئے جیسے
کھیل اور غفلت کنندہ اشیاء میں مشغول ہوتا اور نماز
جس کے لئے کوشش نہیں چاہتے پس تقصیر نہیں کرے اور
تقصیر میں اسکی کوئی بزرگی نہیں اور فضل کہتے ہیں زیادت
کو اور ایسا ہی اس کا قول اور اللہ بڑے فضل والا ہے
اور اس کا قول اور تحقیق ہم نے فضیلت دی بعض نبیوں کو
بعض پر یعنی تکمیل میں اور اس کا قول اور مانگو اللہ سے
اس کا فضل یعنی اس کا رزق **فضا** ۔ فضا کشادہ
مکان کو کہتے ہیں اور اس کا قول اور تحقیق پہونچا
ہے بعض تمہارا بعض کی طرف ۔ یعنی اسکی طرف پہونچا
ہے پس انکے درمیان کوئی روک نہیں ہوتی جماع سے
کیونکہ کہا جاتا ہے کہ افضی الرجل الی جاریتہ یعنی اس نے
جماع کیا اور افضی الی الآخر یعنی اسکی طرف گیا اور فضاء
جگہ مدینہ کے پاس اور اس سے حدیث ہے

فضا

مَعْرُوْفٌ فَضْلٌ قَالَ تَعَالٰی فَضَّلَ
الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً الاٰية
قَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ فَاِنْ قُلْتَ قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ
تَعَالٰى مُفَضَّلِيْنَ دَرَجَةً وَمُفَضَّلِيْنَ دَرَجَاتٍ
فَمِنْهُمْ قُلْتُ اِمَّا الْمُفَضَّلُوْنَ دَرَجَةً وَاحِدَةً
فَهُمُ الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا عَلَى الْقَاعِدِيْنَ
الْاَصِحَّاءِ وَاَمَّا الْمُفَضَّلُوْنَ دَرَجَاتٍ
فَالَّذِيْنَ فُضِّلُوْا عَلَى الْقَاعِدِيْنَ الَّذِيْنَ
اُذِنَ لَهُمْ فِي التَّخَلُّفِ اِكْتِفَاءً بِغَيْرِهِمْ
لِاَنَّ الْغَزْوَ فَرْضُ كِفَايَةٍ وَنُصِبَ دَرَجَةً
لِوُقُوْعِهَا مَوْقِعَ الْمَرَّةِ مِنَ التَّفْضِيْلِ
كَاَنَّهٗ قِيْلَ فَضَّلَهُمْ تَفْضِيْلَةً وَقَوْلُهُمْ
فُلَانٌ يُعْطِيْ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اَيْ كُلَّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِيَدٍ اَوْ لِسَانٍ اَوْ خَدِيْعَةٍ
اَعْطَاهُ اللّٰهُ فَضْلَ ذٰلِكَ وَقِيْلَ يُؤْتِيْ
فِي الْعَمَلِ وَزِيَادَةٍ فِيْهِ جَزَاءً فَضْلِيًّا لَا
يُحَسُّ اَوْ فَضْلَهٗ فِي الثَّوَابِ وَالدَّرَجَاتِ
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اَيِ
التَّفَضُّلَ يَعْنِيْ اَنْ يَّتَفَضَّلَ بَعْضُكُمْ عَلٰى
بَعْضٍ وَلَا تَتَقَاسَمُوْا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاللّٰهُ
يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا اَيْ خَلَفًا
اَفْضَلَ مِمَّا اَنْفَقْتُمْ فِي الدُّنْيَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
وَفَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اَيْ عَالَمِيْ دَهْرِكُمْ

کہتے ہیں فضل۔ فرمایا بزرگی دی کوشش
کرنیوالوں کو بیٹھنے والوں پر مرتبہ میں الایۃ کہا
زمخشری اگر تو کہے تحقیق ذکر کیا ہے اللہ فضیلت
دیئے گئے ہیں درجہ اور درجات میں لیکن جو فضیلت
دیئے گئے ہیں ایک درجہ ان سے وہ مراد ہیں جو
فضیلت دیئے گئے ہیں بیٹھنے والوں پر جو ضرر رسیدہ
لوگ ہیں اور جو بہت سے درجے فضیلت دیئے گئے
ہیں ان سے مراد ہیں جو فضیلت دیئے گئے ہیں بیٹھنے والوں پر
جنکو پیچھے رہنے کی اجازت دیگئی تھی بوجہ کافی ہونے
کے بغیر ان کے کیونکہ جہاد کرنا فرض کفایہ ہے اور لفظ
درجۃ منصوب ہے بوجہ اس کے واقع ہونے مرۃ کی جگہ پر
تفضیل سے گویا کہا گیا فضیلت دی انکو فضیلت
دینا اور اس کا قول اور دی ہر فضیلت والیکو اسکی
فضیلت یعنی ہر ایک شئی جو بھیجی گئی ہے نیت سے
ہو یا زبان سے یا کسی اور عضو سے جو اللہ نے اسکو
دیا ہے اسکا بدلہ اور کہا گیا ہے دیا جائیگا عمل میں اور
زیادہ اسمیں لطف رجز اکے زیادتی جو کم نہ ہوگی یا اسکی
زیادتی ثواب میں اور درجوں میں اور اسکا قول اور نہ بھلاؤ
بزرگی آپسمیں یعنی بڑائی یعنی یہ کہ فضیلت پکڑے بعض
تمہارا بعض پر اور نہ سخت دل ہو اور اس کا قول
اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے مغفرت کا اپنی طرف سے
اور بدلا افضل اس سے جو تم نے خرچ کیا دنیا میں اور اسکا
قول اس نے فضیلت دی تمکو جہان والوں پر یعنی تمہارے زمانہ کے لوگوں پر

فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا فَاشَارَةٌ مِنْهُ تَعَالٰى
إِلٰى مَا فَطَرَ اَیْ اَبْدَعَ وَذَكَرَنَا فِي النَّاسِ
مِنْ مَعْرِفَتِهٖ تَعَالٰى وَفِطْرَةُ اللّٰهِ هِيَ
مَا ذَكَرَنَا فِيْهِ مِنْ قُوَّتِهٖ عَلٰى مَعْرِفَةِ
الْاِيْمَانِ وَهُوَ الْمُشَارُ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ
اللّٰهُ اھ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالَّذِيْ فَطَرَنَا
اَیْ اَبْدَعَنَا وَاَوْجَدَنَا وَالْفِطْرُ تَرْكُ
الصَّوْمِ وَقِيْلَ لِلْكُمَاةِ فِطْرٌ مِنْ حَيْثُ
اِنَّهَا تَفْطُرُ الْاَرْضَ فَتَخْرُجُ مِنْهَا

فطر الناس علیہا اس سے اللہ نے اشارا کیا ہے طرف اس کے جو اس نے پیدا کیا اور مرکوز کر دیا لوگوں کے دلوں میں اپنی معرفت سے اور فطرت اللہ وہ ہے جو اس نے رکھدیا ہے اسمیں اپنی قوت سے ایمان کی معرفت پر اور اسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے اللہ کے قول سے اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے انکو پیدا کیا تو ضرور کہدیں گے کہ اللہ نے اور اس کا قول وہ اللہ جس نے ہم کو پیدا کیا یعنی ہم کو وجود عنایت فرمایا اور فطر روزہ چھوڑنیکو بھی کہتے ہیں

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الظَّاءِ

فا کا باب حرف ظا کے ساتھ

فَظٌّ اَلْفَظُّ الْكَرِيْهُ الْخُلُقِ قَالَ تَعَالٰى
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ

فظ۔ فظ سخت اور بد مزاج فرمایا اور اگر تو ہوتا سخت خلق والا اور سنگ دل

فَظٌّ

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الْعَيْنِ

فا کا باب حرف عین کے ساتھ

فِعْلٌ قَالَ تَعَالٰى وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ
فِعْلَ الْخَيْرَاتِ اَیْ عَمَلَهَا بِكَسْرِ الْاَلِفِ مِنْ
فَعَلَ يَفْعَلُ وَالْجَمْعُ اَلْفِعَالُ مِثْلُ
قِدْحٍ وَاَقْدَاحٍ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَقَدْ
يَعْضُهُمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ بِالْفَتْحِ مَصْدَرُ
فَعَلَ يَفْعَلُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى ءَاَنْتَ فَعَلْتَ
هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ

فعل۔ فرمایا اور وحی کی ہم نے انکی طرف عمدہ کام کرنا فعل زیر کے ساتھ اسم ہے باب فعل یفعل سے اور جمع افعال ہے جیسا قدح و اقداح کہا جوہری نے اور پڑھا بعض نے فعل الخیرات کو زبر سے مصدر ہے فعل یفعل سے اور اس کا قول کیا یہ تو نے ہی کیا ہے ہمارے معبودوں کے ساتھ اے ابراہیم کہا کیا

فِعْلٌ

ثم خرجوا الى الفضاء

باب الفاء مع الطاء

فطرا

فطرا اصل الفطر الشق طولا يقال فطر فلان كذا فطرا وافطر هو فطورا وانفطر انفطارا قال تعالى هل ترى من فطور اى اختلال وهو في هذا وذاك عام في الفساد وقوله تعالى والسماء منفطر به اى منثقلة يوم القيامة اثقالا يؤدى الى انفطارها وقوله تعالى اذا السماء انفطرت اى انشقت وكذلك تكاد السموت يتفطرن منه اى يتشققن وقوله تعالى فاطر السموت اى خالقها ومبتدعها وكنت لا ادرى ما فاطر السموت حتى اتانى اعرابيان يختصمان في بئر فقال احدهما انا فطرتها اى ابتدأتها وقوله تعالى فطرة الله التى فطر الناس عليها يقال فطر الله الخلق من باب قتل اى خلقهم والاسم الفطرة بالكسر اى الخلقة وقال الزاغب فطرة الله التى

تم نکلے فضا کی طرف

فا کا باب حرف طا کے ساتھ

فطرا۔ اصل فطر شق ہوتا ہے طول میں کہا جاتا ہے فطر فلان کذا فطرا وافطر ہوا فطورا وانفطر انفطارا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا تو کوئی فطور دیکھتا ہے یعنی خلل اور خرابی اسمیں اور فساد کے طور پر ہے اور اس کا قول اور آسمان پھٹ جائیگا یعنی بوجھل ہوگا قیامت کے دن بوجھوں کو جو اس کے پھٹنے کا سبب ہوگا اور اس کا قول جب آسمان پھٹ جائیگا اور ایسا ہی اس کا قول قریب ہیں کہ آسمان پھٹ جائیں اس سے اور اس کا قول پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں کا یعنی ان کا بنانے اور بنانیوالا ہے فطر اپنے اثر سے ہے یعنی پیدا کیا اور ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نہیں جانتا تھا کیا فطر السموت کے معنی میں یہانتک کہ میرے پاس دو اعرابی آئے اور وہ ایک کنوئیں کے بارہ میں جھگڑتے تھے پس ایک نے کہا کہ میں نے اس کو بنایا اور کھودا ہے اور اس کا قول اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا کہا جاتا ہے پیدا کیا اللہ نے خلق قتل کے باب سے یعنی پیدا کیا ان کو اور اسم فطرت ہے زیر کے ساتھ یعنی خلقت پیدائش اور کہا راغب نے فطرۃ اللہ التی

يُفْعَلُ بِهَا فَاقِرَةٌ اَلْفَاقِرَةُ هِيَ النَّاهِيَةُ
يُقَالُ فَقَرَتْهُ الْفَاقِرَةُ اَيْ كَسَرَتْ
فِقَارَ ظَهْرِهٖ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ الاٰيَةَ اَلْفُقَرَآءُ
جَمْعُ فَقِيْرٍ وَالْفَقِيْرُ الْمُحْتَاجُ وَقَالَ الرَّاغِبُ
اَلْفَقْرُ يُسْتَعْمَلُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ اَلْاَوَّلُ
وُجُوْدُ الْحَاجَةِ الضَّرُوْرِيَّةِ وَذٰلِكَ عَامٌّ
لِلْاِنْسَانِ مَادَامَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا بَلْ عَامٌّ
لِلْمَوْجُوْدَاتِ كُلِّهَا وَعَلٰى هٰذَا قَوْلُهٗ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ
وَاِلٰى هٰذَا الْفَقْرِ اَشَارَ بِقَوْلِهٖ فِيْ وَصْفِ
الْاِنْسَانِ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا
يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَالثَّانِيْ عَدَمُ الْمُقْتَنَيَاتِ
وَهُوَ الْمَذْكُوْرُ فِيْ قَوْلِهٖ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ
اُحْصِرُوْا اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ التَّعَفُّفِ وَقَوْلُهٗ
اَنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَقَوْلُهٗ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ الثَّالِثُ
فَقْرُ النَّفْسِ وَهُوَ الشَّرَهُ الْمَعْنِيُّ بِقَوْلِهٖ
عَلَيْهِ السَّلَامُ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا
وَهُوَ الْمُقَابِلُ بِقَوْلِهٖ اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَالْمَعْنٰى
بِقَوْلِهِمْ مَنْ عَدِمَ الْقَنَاعَةَ لَمْ يَنْفَعْهُ الْمَالُ
فِي الرَّابِعِ اَلْفَقْرُ اِلَى اللّٰهِ الْمُشَارُ
اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ

تو یہ کیا کہ اوے ساتھ اس کے فاقرہ یعنی مصیبت
کہا جاتا ہے فقرۃ الفاقرۃ یعنی مصیبت نے توڑ دیا
اسکی پیٹھ کے منکو اور اس کا قول تحقیق صدقہ فقرا
اور مساکین وغیرہ کے لئے ہیں فقرا جمع فقیر اور
فقیر محتاج کو کہتے ہیں اور کہا راغب نے فقر استعمال
ہوتا ہے چار طور پر پہلا ضروری حاجت کا وجود
اور یہ عام ہے انسان کے لئے جبتک وہ دنیا
میں ہے بلکہ عام ہے تمام موجودات کے لئے اور
اسی کا قول اے لوگو تم محتاج ہو طرف اللہ
کے اور اس فقر کیطرف اشارہ کیا اپنے قول کے ساتھ
انسان کا وصف بیان کرتے ہوئے کہ ہم نے نہیں
ان کو ایسے جسم جو نہ کھاتے ہوں کھانا۔ ثانی نہ ہونا
مال و اسباب کا اور وہ مذکور ہے اس کے قول میں
اُن فقرا کے لئے جو روکے گئے ہیں تعفف تک اور
اور اس کا قول اگر وہ محتاج ہوں گے اللہ ان کو
غنی کر دیگا اپنے فضل سے اور اس کا قول تحقیق صدقے
محتاجوں کے واسطے ہیں اور تیسرا فقر نفس کا ہے
اور وہ حرص ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قریب ہے کہ فقر کفر تک پہنچا دے اور وہ مقابل ہے
رسول اللہ کے قول کہ تونگری نفس سے ہے اور معنے
ان کے قول کے کہ عدم قناعت کو مال نہیں فائدہ دیتا
تو نگر بنا تو میں چوتھا فقر الی اللہ جسکی طرف رسول اللہ کا
یہ قول اشارہ کرتا ہے اے اللہ غنی کر دے

اَنْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ وَقَالَ الرَّاغِبُ
اَلْفِعْلُ اَلتَّأْثِيْرُ مِنْ جِهَةِ مُؤَثِّرٍ وَهُوَ
عَامٌّ لِمَا كَانَ بِاِجَادَةٍ اَوْ غَيْرِ اِجَادَةٍ
وَلِمَا كَانَ بِعِلْمٍ اَوْ غَيْرِ عِلْمٍ وَقَصْدٍ
اَوْ غَيْرِ قَصْدٍ وَلِمَا كَانَ مِنَ الْاِنْسَانِ
وَالْحَيَوَانِ وَالْجَمَادَاتِ وَالْعَمَلُ مِثْلُهُ
وَالصُّنْعُ اَخَصُّ مِنْهُمَا لِمَا تَقَدَّمَ
ذِكْرُهُمَا قَالَ تَعَالٰى وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ وَقَالَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ وَقَالَ
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اَيْ
اِنْ لَّمْ تُبَلِّغْ هٰذَا الْاَمْرَ فَاَنْتَ فِيْ حُكْمِ
مَنْ لَّمْ يُبَلِّغْ شَيْئًا بِوَجْهٍ اَلَمْ نَذْكُرْ
بَابَ الْفَاءِ وَحَرْفَ الْغَيْنِ وَالْفَاءِ
لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

یعنی کیا اس کو کرنیوالے نے اور کہا راغب نے
فعل کہتے ہیں تاثیر کو جو جہت موثر کیطرف سے آتی
ہے اور وہ عام ہے جبکہ ہو عمدگی سے بغیر عمدگی کے
اور جبکہ ہو ساتھ علم کے یا بغیر علم کے اور ساتھ
قصد کے یا بغیر قصد کے اور جبکہ ہو انسان سے اور حیوان
اور جمادات سے اور عمل اسکی مانند ہے اور صنع ان
دونوں سے خاص تر ہے جیسا ان کا ذکر گذر چکا فرمایا
اور جو کچھ تم کرو نیکی سے اور فرمایا جو ایسا کریگا اور فرمایا
اگر تو یہ نہ کریگا جو تو نے اسکی رسالت کو نہیں پہنچایا یعنی
اگر تو نے تبلیغ نہ کی اس حکم کی تو تو ایسا ہے کہ گویا
تو نے کچھ بھی نہیں پہنچایا کسی وجہ سے بھی
ہم نے ذکر نہیں کیا باب
فا اور حرف عین اور فا کا جو چہ
معلوم ہونے کے

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الْقَافِ

فا کا باب حرف قاف کے ساتھ

فَقَدَ

فَقَدَ اَلْفَقْدُ عَدَمُ الشَّيْءِ بَعْدَ
وُجُوْدِهٖ وَهُوَ اَخَصُّ مِنَ الْعَدَمِ لِاَنَّ
الْعَدَمَ يُقَالُ فِيْهِ وَفِيْمَا لَمْ يُوْجَدْ
بَعْدُ قَالَ تَعَالٰى مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ
اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ وَقَالُوْا
نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَتَفَقَّدْتُ الشَّيْءَ
طَلَبْتُهٗ عِنْدَ غَيْبَتِهٖ قَالَ تَعَالٰى وَتَفَقَّدَ

فَقَرَ

اَلطَّيْرَ فَقَرُهٗ قَالَ تَعَالٰى تَظُنُّ اَنْ

فَقَدَ ۔ فقد کہتے ہیں گم ہونا چیز کا بعد اس کے
وجود کے اور وہ خاص تر ہے عدم سے کیونکہ
عدم فقد کیلئے اور اس کے بارہ میں جو نہ پایا جائے استعمال
ہوتا ہے فرمایا تمہارا کیا گم ہے انہوں نے کہا کہ بادشاہ کی
پیالہ گم ہو گیا ہے اور تفقدت شے میں نے ڈھونڈا
اسکو اس کے گم ہونے پر فرمایا اور جائزہ لیا
پرندوں کا **فَقَرُهٗ** ۔ کہا اللہ نے تو گمان کرتا ہے

باب الفاء حرف الکاف

فا کا باب حرف کاف کے ساتھ

فَلَكٌ قَالَ تَعَالٰى فَكُّ رَقَبَةٍ اَیْ اِعْتَاقُ رَقَبَةٍ وَقِیْلَ الْمُرَادُ الْاِعَانَةُ فِیْ ثَمَنِهَا وَهُوَ مَرْوِیٌّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفَلَلْتُ الشَّیْءَ خَلَّصْتُهُ وَفَكَكْتُ الرَّهْنَ وَافْتَكَكْتُهُ بِمَعْنٰی خَلَّصْتُهُ وَفَكَاكُ الرَّهْنِ بِالْفَتْحِ مَا یُفْتَكُّ بِهٖ وَبِالْكَسْرِ لُغَةٌ وَمَنَعَهَا الْاَصْمَعِیُّ وَالْفَرَّاءُ وَفَلَلْتُ الشَّیْءَ اَبَنْتُ بَعْضَهٗ مِنْ بَعْضٍ وَعَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی مُنْفَلِّیْنَ اَیْ لَمْ یَلْوُوْا مُنْفَرِّقِیْنَ بَلْ كَانُوْا كُلُّهُمْ عَلَی الضَّلَالِ وَمَا انْفَكَّ یَفْعَلُ كَذَا نَحْوُ مَا زَالَ یَفْعَلُ كَذَا فِكْرٌ اَلْفِكْرَةُ قُوَّةٌ مُطْرِقَةٌ لِلْعِلْمِ اِلَی الْمَعْلُوْمِ وَالتَّفَكُّرُ جَوَلَانُ تِلْكَ الْقُوَّةِ بِحَسَبِ نَظَرِ الْعَقْلِ وَذٰلِكَ لِلْاِنْسَانِ دُوْنَ الْحَیَوَانِ قَالَ تَعَالٰی اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ وَقَالَ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ وَقَالَ لِقَوْمٍ یَتَفَكَّرُوْنَ وَقَالَ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَجُلٌ فَلِیْرٌ اَیْ كَثِیْرُ الْفِكْرَةِ فَلَهٌ اَلْفَاكِهَةُ مَا یَتَفَكَّهُ بِهِ الْاِنْسَانُ اَیْ یَتَنَعَّمُ بِاٰكْلِهٖ رَطْبًا كَانَ اَوْ یَابِسًا كَالرُّمَّانِ وَالرُّطَبِ وَالتِّیْنِ

فَلَكٌ۔ فرمایا فک رقبۃ یعنی آزاد کرنا گردن کا اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے اسکی قیمت میں مدد کرنا اور وہ حضرت علی سے مروی ہے اور فلکت الشیئ میں نے خالص کیا شیئے کو فک الرہن اور افتکہ یعنے چھوڑایا اس کو اور فکاک الرہن زبر سے جس کے ساتھ چھوڑایا جائے اور زیر سے بھی لغت ہے اور منع کیا اسکو اصمعی اور فراء نے اور فلکت الشیئ اس کے بعض کو بعض سے جدا کیا اور ایسا ہی اس کا قول منفکین یعنی متفرق نہ تھے بلکہ تھے تمام کے ساتھ ضلالت پر اور ما انفک یفعل کذا یعنی ہمیشہ کرتا رہا مانند ہے مازال یفعل کذا فِکْرٌ۔ فکر قوت ہے جو کوشش والی ہے علم کے لئے معلوم کیطرف اور تفکر اس قوت کے جولان کو کہتے ہیں بلحاظ عقلی نظر سے اور یہ انسان کے لئے ہے سوائے حیوان کے فرمایا کیا انہوں نے فکر نہیں کیا اپنے نفسوں میں اور فرمایا کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو کوئی جنون نہیں اور فرمایا غور کرنیوالی قوم کے لئے اور فرمایا تاکہ تم غور کرو دنیا میں اور آخرت میں اور رجل فکیر یعنی بڑا فکرمند فَلَهٌ۔ فاکہہ کھانیسے انسان تنعم حاصل کرتا ہے ساتھ کھانے کے خواہ تر ہو یا خشک جیسے منقہ اور تر کھجور

بِالْاِفْتِقَارِ اِلَيْكَ وَلَا تَفْقُرْنِيْ بِالْاِسْتِغْنَاءِ عَنْكَ وَاِيَّاهُ عَنَى بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ اھ قَالَ ابْنُ السِّكِّيْتِ اَلْفَقِيْرُ الَّذِيْ لَهٗ بُلْغَةٌ مِنَ الْعَيْشِ وَالْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا شَيْءَ لَهٗ وَقَالَ الْاَصْمَعِيُّ اَلْمِسْكِيْنُ اَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَقِيْرِ وَقَالَ يُوْنُسُ بِالْعَكْسِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ لِاَعْرَابِيٍّ اَفَقِيْرٌ اَنْتَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ بَلْ مِسْكِيْنٌ وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ اَلْفَقِيْرُ الَّذِيْ لَا شَيْءَ لَهٗ وَالْمِسْكِيْنُ مِثْلُهٗ قُلْتُ اَلْفَقِيْرُ الَّذِيْ يَطْلُبُ مَا يَحْتَاجُهٗ وَالْمِسْكِيْنُ بِخِلَافِهٖ وَفَقَرْتُ الْخَرَزَ ثَقَبْتُهٗ وَاَفْقَرْتُ الْبَعِيْرَ ثَقَبْتُ خَطْمَهٗ فَقْعٌ قَالَ تَعَالٰى فَاقِعٌ لَوْنُهَا اَيْ شَدِيْدُ الصُّفْرَةِ فِقْهٌ اَلْفِقْهُ هُوَ التَّوَصُّلُ اِلٰى عِلْمٍ غَائِبٍ بِعِلْمٍ شَاهِدٍ وَهُوَ اَخَصُّ مِنَ الْعِلْمِ قَالَ تَعَالٰى لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا وَقَالَ لَا يَفْقَهُوْنَ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالْفِقْهُ اَلْعِلْمُ بِاَحْكَامِ الشَّرِيْعَةِ يُقَالُ فَقِهَ الرَّجُلُ اِذَا صَارَ فَقِيْهًا وَفَقِهَ اَيْ فَهِمَ وَتَفَقَّهَ اَيْ فَهَّمَهٗ وَتَفَقَّهَ اِذَا طَلَبَهٗ فَتَخَصَّصَ بِهٖ قَالَ تَعَالٰى لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ

ساتھ محتاجی کے تیرے طرف اور محتاج نہ بنا تجھ سے بے پروائی کرنے میں اور اسی سے مراد لیا ہے اس نے اپنے قول سے اے میرے رب میں واسطے اس شے کے جو تو میری طرف نازل کرے بھلائی سے اس کا محتاج ہوں کہا ابن السکیت نے فقیر وہ ہے جس کے پاس کچھ ہو گزارے کے لئے اور مسکین وہ ہے جسکے پاس کچھ بھی نہ ہو اور کہا اصمعی نے مسکین کا حال فقیر سے بہتر ہوتا ہے اور کہا یونس نے برخلاف اس کے کہا میں نے کہا اعرابی کو کیا تو فقیر ہے کہا نہیں بلکہ میں مسکین ہوں اور کہا ابن الاعرابی نے فقیر وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور مسکین بھی ایسا ہی ہے میں کہتا ہوں فقیر وہ ہے جو طلب کرتا ہے جس کا وہ محتاج ہوتا ہے اور مسکین اس کے خلاف ہے اور فقرت الخرز میں نے منکہ میں سوراخ نکالا اور افقرت البعیر میں اونٹ کی لگام میں سوراخ کیا **فَقْعٌ** فرمایا فاقع لونہا یعنی بہت زرد ہے رنگ **فِقْہٌ** الفقہ ہے علم ہر کے ذریعہ سے علم غائب کیطرف پہنچنا اور وہ خاص تر ہے علم سے فرمایا قریب نہ تھے کہ سمجھتے وہ بات کو اور فرمایا نہیں سمجھتے سوائے اس کے اور آیات میں اور فقہ احکام شریعت کو جاننا کہا جاتا ہے فقہ الرجل جب وہ فقیہ بنتا ہے اور فقیہ یعنے سمجھدار ہو گیا اور فقہ یعنے اس کو سمجھا اور تفقہ جب طلب کرے اس کو پس مخصوص ہو جائے ساتھ اس کے فرمایا تاکہ تفقہ حاصل کریں دین میں

فقع
فقہ

مُعْجِبِيْنَ بِمَا هُمْ فِيْهِ يَتَفَكَّهُوْنَ بِذِكْرِهِمْ	تعجب کرتے ہوئے ساتھ اسکے جسمیں وہ تعجب کرتے ہیں انکو ذکر سے
بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ اللَّامِ	**فا کا باب حرف لام کے ساتھ**
فَلَقٌ اَلْفَلْقُ الشَّقُّ وَقِيْلَ الْحَدِيْدُ بِالْحَدِيْدِ يَفْلُقُ اَيْ يَشُقُّ وَالْفَلَاحُ الْاِكَارُ لِذٰلِكَ وَالْفَلَاحُ الظَّفَرُ وَاِدْرَاكُ الطَّلَبِ دُنْيَوِيًّا كَانَ اَوْ اُخْرَوِيًّا قَالَ تَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَقَالَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَقَالَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَقَالَ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقَالَ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى وَقَالَ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	**فَلَقٌ** فلق شق کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے لوہا لوہے کے ساتھ چیرا جاتا ہے اور فلاح اکا کو کہتے ہیں اور فلاح ظفر کامیابی اور حاصل کرلینا طلب کا خواہ دنیوی ہو یا آخروی فرمایا تحقیق بامراد ہوگئے مومن اور فرمایا تاکہ تم مظفر اور منصور ہو جاؤ اور فرمایا پس وہی بامراد ہوں گے اور فرمایا تحقیق بامراد ہوا وہ جس نے پاکیزہ کیا نفس کو اور فرمایا بامراد نہیں ہوتے کافر اور فرمایا ساحر بامراد نہیں ہوتا جہاں سے آتا ہے اور فرمایا تحقیق بامراد ہوگا وہ بلند رہیگا اور فرمایا خبردار تحقیق اندسے کا گروہ کامیاب ہوگا۔
فَلَقٌ اَلْفَلَقُ شَقُّ الشَّيْءِ اَوْ اِبَانَةُ بَعْضِهٖ مِنْ بَعْضٍ يُقَالُ فَلَقْتُهٗ فَانْفَلَقَ قَالَ تَعَالٰى فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَقَالَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَقَالَ فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اَلْفَلَقُ بِالتَّحْرِيْكِ قِيْلَ هُوَ ضَوْءُ الصُّبْحِ وَاِنَارَتُهٗ وَالْمَعْنٰى قُلْ يَا مُخَاطَبُ اِعْتَصِمْ وَامْتَنِعْ بِرَبِّ الصُّبْحِ وَخَالِقِهٖ وَمُدَبِّرِهٖ وَمُطْلِعِهٖ مَتٰى شَاءَ عَلٰى مَا يَرٰى مِنَ الصَّلَاحِ فِيْهِ	**فَلَقٌ** فلق شئے کے پھٹنے کو کہتے ہیں یا جدا کرنا بعض اس کے کو بعض سے کہا جاتا ہے میں نے اس کو پھاڑا پس پھٹ گیا فرمایا پھاڑنیوالا صبح کا اور فرمایا پھاڑنیوالا ہے دانہ کا اور گٹھلی کا اور فرمایا پس وحی کی ہم نے طرف موسیٰ کے یہ کہ پھاڑ اپنی جماعت کو دریا پر پس وہ پھٹ گیا اور اس کا قول کہدے میں پناہ مانگتا ہوں فلق تحریک کے ساتھ کہا جاتا ہے صبح کی روشنی اور اس کے چمکنے کو اور معنے کہدے اے مخاطب حفاظت اور پناہ مانگ صبح کے رب کے ساتھ اور اس کے خالق اور مدبر اور اس کے چڑھانیوالے کے جب چاہے اوپر اس کے جو دیکھتا ہے اسمیں بھلائی کے

وَالْبِطِّيخِ وَالرُّمَّانِ قَالَ تَعَالٰى وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَقَالَ وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ
وَقَالَ فَاكِهَةً وَّاَبًّا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ
وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ قَالَ بَعْضُ اللُّغَوِيِّيْنَ وَاِنَّمَا
خَصَّهٗ بِالذِّكْرِ لِاَنَّ الْعَرَبَ تَذْكُرُوْا
الْاَشْيَاءَ مُجْمَلَةً ثُمَّ يَخْتَصُّوْا مِنْهَا شَيْئًا
بِالتَّسْمِيَةِ تَنْبِيْهًا عَلٰى فَضْلٍ فِيْهِ كَقَوْلِهٖ
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ
وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى
قَالَ الْاَزْهَرِيُّ نَقْلًا عَنْهُ وَلَا نَعْلَمُ
اَنَّ اَحَدًا مِّنَ الْعَرَبِ قَالَ النَّخْلُ وَالرُّ
بَسْتَانٌ مِّنَ الْفَاكِهَةِ وَمَنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنَ
الْفُقَهَاءِ فَلِجَهْلِهٖ بِلُغَةِ الْعَرَبِ قَوْلُهٗ
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ اَيْ تَعْجَبُوْنَ وَيُقَالُ
تَنْدَمُوْنَ مِنْ تَفَكُّهٍ اَيْ تَنَدُّمٍ وَقَوْلُهٗ
وَنِعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فَاكِهِيْنَ اَيْ نَاعِمِيْنَ
وَقُرِءَ فَكِهِيْنَ اَيْ اَشِرِيْنَ وَيُقَالُ فَاكِهُوْنَ
وَفَكِهُوْنَ بِمَعْنًى اَيْ مُعْجَبُوْنَ وَيُقَالُ
فَاكِهُوْنَ لِلَّذِيْنَ عِنْدَهُمْ فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ
كَمَا يُقَالُ رَجُلٌ لَابِنٌ وَّتَامِرٌ اَيْ ذُوْ لَبَنٍ
وَتَمْرٍ كَثِيْرٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذَا انْقَلَبُوْا
اِلٰى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَاكِهِيْنَ اَيْ اِذَا
رَجَعَ هٰؤُلَاءِ الْكُفَّارُ اِلٰى اَهْلِهِمْ رَجَعُوْا

اور تربوز اور انار فرمایا اللہ نے اور میوے جو
وہ پسند کریں گے اور فرمایا بہت سے پھل اور پھل اور
ترکاری اور اس کا قول اس میں میوے ہیں اور کھجور اور
انار کہا بعض اہل لغت نے اور تحقیق خاص کیا ہے ان کو
ساتھ ذکر کے کیونکہ عرب ذکر کرتے ہیں اشیاء کو مجمل پھر
خاص کرتے ہیں ان سے بعض کو ساتھ نام کے اس کی فضیلت
پر آگاہ کرنے کے لئے جیسا اس کا قول اور جب لیا
ہم نے نبیوں سے انکا عہد اور تجھ سے اور نوح سے
اور ابراہیم سے اور موسےٰ اور عیسےٰ سے کہا ازہری
نے بطور منقول کے اور ہم نہیں جانتے کہ کسی عرب نے
کہا کہ کھجور اور انار میووں میں سے نہیں ہیں اور جس نے
کہا ہے فقہا میں سے پس اس نے نہیں سمجھا اس کو
لغت عرب کو اور اس کا قول پس ہو گئے تم تعجب
کرنیوالے اور کہا جاتا ہے کہ ندامت کرنیوالے تفکہ
کے معنے پشیمان ہوا اور اس کا قول اور نعمت جس میں
وہ مزا اٹھانیوالے تھے اور پڑھا فکہین یعنے اکڑنیوالے
اور کہا جاتا ہے فاکہون وفکہون بمعنے تعجب کرنیوالے
اور کہا جاتا ہے فاکہون واسطے ان کے جن کے پاس
بہت پھل ہوتے ہیں جیسا کہ لابن اور تامر وہ والے
اور بہت سی کھجور والے کو کہتے ہیں اور اس کا قول
اور جب وہ اپنے گھر کی طرف جاتے ہیں خوشی
مناتے ہوئے یعنے جب یہ کافر
واپس جاتے ہیں اپنے گھر کو جاتے ہیں

تفندون ای تجهلون	یعنی جاہل نہ کہو
باب الفاء حرف الواو	**فا کا باب حرف واؤ کے ساتھ**
فوج	فوج
فوق	فوق
فَوْجٌ اَلْفَوْجُ اَلْجَمَاعَةُ الْمَارَّةُ الْمُسْرِعَةُ قَالَ تَعَالٰی كُلَّمَا اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ وَجَمْعُهَا اَفْوَاجٌ قَالَ تَعَالٰی وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَوْقٌ اَلْفَوْقُ یُسْتَعْمَلُ فِی الْمَكَانِ وَالزَّمَانِ وَالْجِسْمِ وَالْعَدَدِ وَالْمَنْزِلَةِ وَذٰلِكَ اَضْرُبٌ اَلْاَوَّلُ بِاِعْتِبَارِ الْعُلُوِّ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ وَقَوْلُهٗ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَیُقَابِلُهٗ تَحْتٌ نَحْوُ قَوْلِهٖ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَلثَّانِیْ بِاِعْتِبَارِ الصُّعُوْدِ وَالْحُدُوْدِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اَلثَّالِثُ یُقَالُ فِی الْعَدَدِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَوْقَ اثْنَتَیْنِ اَلرَّابِعُ فِی الصِّغَرِ وَالْكِبَرِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی تَابَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا قِیْلَ اَشَارَ بِقَوْلِهٖ فَمَا فَوْقَهَا اِلَی الْعَنْكَبُوْتِ وَقِیْلَ مَعْنَاهُ مَا فَوْقَهَا فِی الصِّغَرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ اللُّغَةِ اِنَّ فَوْقَ یُسْتَعْمَلُ بِمَعْنَی دُوْنَ اَلْخَامِسُ بِاِعْتِبَارِ الْفَضِیْلَةِ الدُّنْیَوِیَّةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی	فَوْجٌ۔ فوج کہتے ہیں جماعت کو جو گذرنیوالی اور جلدی کرنیوالی ہو فرمایا جس بار پڑا ہمیں دل اس جہنم میں فوج اور جمع اسکی افواج ہے فرمایا اور تو نے دیکھا لوگوں کو داخل ہوتے ہیں دین الٰہی میں فوج در فوج فَوْقٌ۔ فوق استعمال ہوتا ہے مکان اور زمان جسم اور شمار اور منزلہ کے لئے اور اسکی کئی اقسام ہیں پہلا علو اعتبار سے جیسا اس کا قول اور بلند کیا ہم نے تمہارے اوپر طور کو اور اس کا قول ان کے اوپر ہونگے سائے آگ کے اور اس کا مقابل تحت ہے جیسا اسکا قول تمہارے اوپر سے یا تمہارے نیچے سے دوسرا چڑھنے اور اترنے کے اعتبار سے جیسا اس کا قول جب آئے وہ تمہارے پاس تم پر چڑھ کر اور تمہاری نیچے سے تیسرا کہا جاتا ہے گنتی میں جیسا اسکا قول دو سے اوپر چوتھا صغر اور کبر میں جیسا اس کا قول مچھر کی مثال اور اس سے اوپر کہا گیا ہے اشارہ کیا اس نے اپنے قول سے فما فوقہا طرف عنکبوت ہے اور کہا گیا ہے اس کے معنے جو اس سے بڑا کہ چھوٹا پن میں اور فرمایا بعض اہل لغت نے تحقیق فوق استعمال ہوتا ہے دون کے معنے میں پانچواں دنیوی فضیلت کے اعتبار سے جیسا اس کا قول

وَيُقَالُ هُوَ الْخَلْقُ كُلُّهُ لِأَنَّهُمْ يَنْفَلِقُونَ بِالْخُرُوجِ مِنْ أَصْلَابِ الْآبَاءِ وَالْأَرْحَامِ الْأُمَّهَاتِ كَمَا يَنْفَلِقُ الْحَبُّ مِنَ النَّبَاتِ وَيُقَالُ الْفَلَقُ مَا يَنْفَلِقُ عَنِ الشَّيْءِ وَهُوَ يَعُمُّ جَمِيعَ الْمُمْكِنَاتِ لِأَنَّهُ جَلَّ شَأْنُهُ فَلَقَ ظُلْمَةَ عَدَمِهَا بِوُجُودِ إِيجَادِهَا

فُلْكٌ فُلْكٌ الْفُلْكُ السَّفِينَةُ وَيُسْتَعْمَلُ ذٰلِكَ لِلْوَاحِدِ وَالْجَمْعِ وَتَقْدِيرُهُمَا مُخْتَلِفَانِ فَإِنَّ الْفُلْكَ إِذَا كَانَ وَاحِدًا كَانَ كَبِنَاءِ قُفْلٍ وَإِذَا كَانَ جَمْعًا كَانَ كَبِنَاءِ حُمْرٍ قَالَ تَعَالَى حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَقَالَ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي وَقَالَ وَتَرَى الْفُلْكَ وَالْفُلْكَ تَجْرِي الْكَوَاكِبِ وَتَسْمِيَتُهُ بِذٰلِكَ لِكَوْنِهِ كَالْقُفْلِ قَالَ

فُلَانٌ فُلَانٌ فُلَانٌ كِنَايَتَانِ عَنِ الْإِنْسَانِ قَالَ يٰلَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْفَاءِ وَحَرْفَ الْمِيمِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا

اور کہا جاتا ہے یہ تمام کی تمام پیدائش ہے کیونکہ پھٹ جانے ہیں ساتھ خروج کے اپنے باپوں کی پشتوں سے اور ماؤں کے رحموں سے جیسا کہ پھٹتا ہے دانہ نباتات سے اور کہا جاتا ہے فلق وہ ہے جو کسی شے سے پھٹ کر جدا ہوتا ہے اور وہ عام ہے تمام مخلوقات پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پھاڑا اس کے عدم کے اندھیرے کو اس کے وجود کے نور کے ساتھ **فُلْكٌ** فلک کشتی کو کہتے ہیں اور استعمال ہوتا ہے یہ واحد اور جمع کے لئے اور ان دونوں کی تقدیر مختلف ہوتی ہے تحقیق فلک جب ہوتا ہے واحد ہوتا ہے مانند قفل کی بناء کے اور جب ہوتا ہے جمع پس ہوتا ہے حمر کی بناء کیطرح فرمایا یہانتک کہ جب ہوتے ہو تم کشتی میں اور فرمایا اور کشتی جو چلتی ہے اور فرمایا تو دیکھتا ہے کشتی کو اور فلک ستاروں کے مجموعہ کو کہتے ہیں اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ کشتی کی مشابہ ہوتا ہے فرمایا ہر ایک اپنے مدار پر گردش کرتے ہیں **فُلَانٌ** فلان اور فلانہ کنایہ ہیں انسان سے فرمایا اے افسوس میں نے نہ پکڑا فلان کو دوست۔ ہم نے ذکر نہیں کیا باب فاء اور حرف میم کو جو معلوم ہونیکے

بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ النُّونِ

فاء کا باب حرف نون کے ساتھ

فَنَنٌ فَنَنٌ قَالَ تَعَالَى ذَوَاتَا أَفْنَانٍ أَيْ ذَوَاتَا غُصُونٍ وَقِيلَ ذَوَاتَا أَلْوَانٍ مُخْتَلِفَةٍ **فَنَدَ** فَنَدَ قَالَ تَعَالَى لَوْلَا أَنْ

فَنَنٌ۔ فرمایا ذواتا افنان یعنے شاخوں والی اور کہا گیا ہے مختلف رنگوں والیاں

فَنَدَ۔ فرمایا اگر تم مجھے سٹھرا نہ کہو

وَالتَّفَاوُتُ الْاِخْتِلَافُ فِي الْاَوْصَافِ قَالَ تَعَالٰى مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ اَيْ لَيْسَ فِيْهَا مَا يَخْرُجُ عَنْ مُقْتَضَى الْحِكْمَةِ فُؤَادٌ اَلْفُؤَادُ كَالْقَلْبِ لٰكِنْ يُقَالُ لَهٗ فُؤَادٌ اِذَا اُعْتُبِرَ فِيْهِ مَعْنَى التَّفَؤُّدِ اَيِ التَّوَقُّدِ يُقَالُ فَاَدْتُ اللَّحْمَ اَيْ شَوَيْتُهٗ وَلَحْمٌ فَئِيْدٌ اَيْ مَشْوِيٌّ قَالَ تَعَالٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَقَالَ وَالْاَبْصَارَ وَالْفُؤَادَ وَجَمْعُ الْفُؤَادِ اَفْئِدَةٌ قَالَ تَعَالٰى اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ وَقَالَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ وَقَالَ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ وَقَالَ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ قَوْرٌ اَلْفَوْرُ شِدَّةُ الْغَلَيَانِ وَيُقَالُ ذٰلِكَ فِي النَّارِ نَفْسِهَا اِذَا هَاجَتْ وَفِي الْقِدْرِ وَفِي الْغَضَبِ قَالَ تَعَالٰى وَهِيَ تَفُوْرُ وَقَالَ وَفَارَ التَّنُّوْرُ وَيُقَالُ فَعَلْتُ كَذَا مِنْ فَوْرِيْ اَيْ فِيْ غَلَيَانِ الْحَالِ وَقِيْلَ مِنْ سُكُوْنِ الْاَمْرِ قَالَ تَعَالٰى وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ فَوْزٌ اَلْفَوْزُ الظَّفَرُ بِالْخَيْرِ مَعَ حُصُوْلِ السَّلَامَةِ قَالَ تَعَالٰى هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَقَالَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَقَالَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ وَالْمَفَازَةُ الْمُهْلِكَةُ مَاخُوْذَةٌ مِّنْ فَوْزٍ

فوز سے جاتا رہا اور تفاوت کہتے ہیں اختلاف کرنا وصفوں میں فرمایا نہیں دیکھتا تو رحمٰن کی خلق میں کوئی تفاوت یعنی نہیں ہے اسمیں جو نکل جائے حکمت کے اقتضا سے فَادَ۔ فواد دل کیطرح ہے لیکن کہا جاتا ہے اس کو خوار جب اسمیں اعتبار کیا جاوے تفود یعنے جلنے کا معنے کہا جاتا ہے فادت اللحم یعنی میں نے گوشت کو بھونا اور بھونے ہوئے گوشت کو لحم فئید کہتے ہیں فرمایا اللہ نے نہیں جھوٹ بولا دل جو اس نے دیکھا اور فرمایا آنکھ اور دل اور جمع فواد کی افئدۃ ہے فرمایا دل لوگوں کے اور فرمایا اور آنکھیں اور دل اور فرمایا جلتی ہے اوپر دلوں کے اور فرمایا اور ان کے دل اڑتے ہوئے ہوں گے فَوْرٌ شدت جوش کو فور کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے یہ خود آگ کے بارہ میں جب جلتی ہے اور ہانڈی میں اور غضب میں فرمایا اور وہ جوش مارتی تھی اور فرمایا اور جوش زن ہوا چشمہ اور کہا جاتا ہے میں نے کیا یہ اپنے جوش سے یعنی حال کے جوش میں اور کہا گیا امر کی سکونت فرمایا اور آویں تمہارے پاس اپنے جوش سے فَوْزٌ۔ بامراد کو فوز کہتے ہیں ساتھ بھلائی کے سلامتی کے حصول کے ساتھ فرمایا یہی بڑا پاس ہے اور فرمایا پس تحقیق بامراد ہوا بامراد ہونا اور فرمایا وہ بامراد ہونیوالے ہیں اور مفازہ ہلاکت کی جگہ کو کہتے ہیں

فَادَ

فَوْرٌ

فَوْزٌ

فَوْقَ بَعْضٍ اَوْ اِلْاٰخِرِ دِيَّةٍ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلسَّادِسُ بِاعْتِبَارِ الْقَهْرِ وَالْغَلَبَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوْقَ عِبَادِهٖ وَالْفُوَاقُ بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ وَذٰلِكَ عِبَارَةٌ عَنِ الْمُدَّةِ الْقَصِيْرَةِ جِدًّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى مَالَهَا مِنْ فُوَاقٍ اَيْ مِنْ رَاحَةٍ يَرْجِعُ اِلَيْهَا وَقِيْلَ مَالَهَا مِنْ رُجُوْعٍ تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَنْ قَرَأَ بِالضَّمِّ فَهُوَ مِنْ فُوْقِ النَّاقَةِ اَيْ مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ وَقِيْلَ هُمَا وَاحِدٌ نَحْوُ حِمَامٍ وَحُمَامٍ وَقِيْلَ اِسْتَفَقْتُ نَاقَتَكَ اَيْ اَنْتَظَرْتُهَا حَتّٰى يَفُوْتَ لَبَنُهَا وَفَوَّقَ فَصِيْلَكَ اَيْ اِسْقِهٖ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ	اوپر بعض کے یا آخروی کے لئے جیسا اس کا قول اون کے اوپر ہوں گے قیامت کے دن چھٹا قہر اور غلبہ کے اعتبار سے جیسا اس کا قول وہ اوپر ہے اپنے بندوں کے اور فواق کہتے ہیں دو وقت کے دودھ دہنے کے درمیانی وقت کو اور عبارت ہے بہت ہی تھوڑی مدت سے اور اس کا قول مالہا من فواق یعنے اس کے لئے کوئی راحت نہیں جو اسکی طرف لوٹے اور کہا گیا نہیں ہے اسکے لئے رجوع جو دنیا کی طرف رجوع کرے کہا ابو عبیدہ نے جس نے پڑھا پیش سے پس وہ اونٹنی کا فواق ہے یعنی دو دودھ دہنے کا درمیانی وقت اور کہا گیا ہے یہ دونوں ایک ہیں جیسا حمام اور حمام اور کہا گیا استفقت ناقتک یعنی چھوڑ دی اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ جاتا رہا اس کا دودھ اور تیرے لڑکے کا فوق یعنے اس کو گھڑی گھڑی پلا
بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الْهَاءِ	**فا کا باب حرف ہا کے ساتھ**
فَهْمٌ اَلْفَهْمُ هَيْئَةٌ لِلْاِنْسَانِ بِهَا يَتَحَقَّقُ مَعَانِيَ مَا يَحْسُنُ يُقَالُ فَهِمْتُ كَذَا قَالَ تَعَالٰى فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ وَالْاِسْتِفْهَامُ اَنْ يُطْلَبَ مِنْ غَيْرِهٖ اَنْ يُفَهِّمَهٗ	فَهْمٌ۔ فہم کہتے ہیں اس ہیئت انسان کو جس کے ساتھ معلوم کرتا ہر معانی جو عمدہ ہوتے ہیں کہا جاتا ہے میں نے سمجھا ایسا فرمایا پس ہم سمجھا دیا سلیمان کو اور استفہام یہ کہ طلب کیا جاوے اپنے غیر سے یہ کہ سمجھا دے اس کو
بَابُ الْفَاءِ حَرْفُ الْيَاءِ	**فا کا باب حرف یا کے ساتھ**
فَوْتٌ اَلْفَوْتُ بُعْدُ الشَّيْءِ عَنِ الْاِنْسَانِ بِحَيْثُ يَتَعَذَّرُ اِدْرَاكُهٗ قَالَ تَعَالٰى وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَقَالَ عَلٰى مَا فَاتَكُمْ	فَوْتٌ۔ فوت کہتے ہیں دور ہونا شئے انسان سے کہ انسان کو سمجھنا اس کا مشکل ہو جاوے فرمایا اور اگر جاتی رہے کچھ شے تمہاری بیویوں سے اور فرمایا اوپر اس

اَیْ اِدْفَعُوْا مِنْ حَیْثُ دَفَعَ النَّاسُ وَاخْتُلِفَ فِیْمَا الْمُرَادُ بِالْاِفَاضَةِ فَقِیْلَ الْمُرَادُ اِفَاضَةُ عَرَفَاتٍ وَاَنَّ الْاَمْرَ لِقُرَیْشٍ لِاَنَّهُمْ کَانُوْا لَا یَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ مَعَ سَائِرِ الْعَرَبِ وَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلُ حَرَمِ اللّٰهِ فَلَا نَخْرُجُ مِنْهُ فَاَمَرَهُمُ اللّٰهُ بِمُوَافَقَةِ سَائِرِ الْعَرَبِ وَقِیْلَ النَّاسُ هُوَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَیْ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ وَسَمَّاهُ بِالنَّاسِ کَمَا سَمَّاهُ اُمَّةً وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اَیْ اَرُدُّهٗ اِلَیْهِ **فَیْلٌ** اَلْفِیْلُ مَعْرُوْفٌ قَالَ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ وَجَمْعُهٗ فِیَلَةٌ وَقُیُوْلٌ **فُوْمٌ** اَلْفُوْمُ الْحِنْطَةُ وَقِیْلَ هِیَ الثُّوْمُ یُقَالُ ثُوْمٌ وَفُوْمٌ کَقَوْلِهِمْ جَدَثٌ وَجَدَفٌ قَالَ تَعَالٰی وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا **فُوْهٌ** قَالَ تَعَالٰی فَرَدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ اَیْ فَضَّوْهَا غَیْظًا مِمَّا جَاءَ بِهِ الرُّسُلُ وَالْاَفْوَاهُ جَمْعُ فُوْهٍ کَسَبَبٍ وَاَسْبَابٍ وَاَفْوَاهُ الْاَزِقَّةِ وَالْاَنْهَارِ وَاحِدَتُهَا فُوَّهَةٌ بِتَشْدِیْدِ الْوَاوِ وَقَالَهُ الْجَوْهَرِیُّ **فَیْءٌ** اَلْفَیْءُ وَالْفَیْئَةُ الرُّجُوْعُ اِلٰی حَالَةٍ

یعنی واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں اور اختلاف کیا گیا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے افاضہ سے پس بعض کہتے ہیں کہ عرفات کے افاضہ سے مراد ہے اگر یہ حکم قریش کے لئے ہے کیونکہ وہ عرفات میں کھڑے ہوتے تھے اور عرب لوگوں کے ساتھ اور کہتے ہیں ہم اللہ کے حرم کے لوگ ہیں ہم اس سے باہر نہیں جائیں گے پس ان کو اللہ نے فرمایا کہ تم کو تمام اہل عرب کی موافقت کرنی پڑیگی اور بعض کہتے ہیں کہ ناس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یعنی لوٹو جہاں سے وہ لوٹا اور اس کا نام لوگ ایسا ہی رکھا ہے جیسا کہ اس کا نام امتہ رکھا ہے اور اس کا قول اور میں سپرد کرتا ہوں اپنا طرف اللہ کے یعنی اسکی طرف اس کو رد کرتا ہوں **فیل** ہاتھی مشہور جانور ہے فرمایا اللہ نے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کسطرح معاملہ کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں سے اور اسکی جمع فیلہ اور فیول ہے **فوم** گندم کو کہتے ہیں اور بعض لسن کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے فوم و ثوم جیسا کہ حدث و جدف فرمایا اور لسن اور سیر کی دال **فوہ** فرمایا پس ڈالدے اپنے ہاتھ اپنے مونہوں میں یعنی ان کو بہت غیظ آیا اس سے جو رسول لیکر آتے تھے افواہ جمع ہے فوہ کی جیسا سبب اور اسباب اور دھرکنی والے مونہہ افواہ الازقہ اور نہروں میں اور واحد اس کا فوہتہ واؤ کی تشدید سے کہا اس کو جوہری نے **فیأ** فیأ۔ فی اور فیئتہ عمدہ حالت کیطرف جانیکو کہتے ہیں

بِالتَّشْدِيدِ إِذَا مَاتَ لِأَنَّهَا مَظِنَّةُ الْمَوْتِ وَقِيلَ مِنْ فَازَ إِذَا نَجَا وَسَلِمَ سُمِّيَتْ بِذَلِكَ تَفَاؤُلًا بِالسَّلَامَةِ وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا أَيْ فَوْزًا أَيْ مَكَانَ فَوْزٍ وَكَذَا لِكَ قَوْلُهُ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ أَيْ بِسَبَبِ مَنْجَاتِهِمْ وَهُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ لِأَنَّهُ يُفِيدُ الْمَفَازَةُ الْمَنْجَاتُ وَهِيَ مَفْعَلَةٌ مِنَ الْفَوْزِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ أَيْ لَا تَحْسَبَنَّهُمْ يَفُوزُونَ وَيَتَخَلَّصُونَ مِنَ الْعَذَابِ

یہ کہا گیا ہے مشتق فوز سے جب مر جاوے کیونکہ موت کا وہاں گمان ہوتا ہے اور کہا گیا ہے فاز سے جب وہ نجات پاوے اور سالم ہو جاوے نام رکھا گیا ہے ساتھ اس کے بطور تفاول کے ساتھ سلامتی کے اور ایسا ہی اس کا قول اور اللہ نجات دیگا انکو جو متقی ہیں ساتھ انکی کامیابی کے یعنی بسبب انکی نجات کے اور وہ عمل صالح ہے کیونکہ مفازہ نجات گاہ کہا گیا ہے اور مفعلہ کے وزن پر ہے فوز سے اور اس کا قول پس نہ گمان کر کہ وہ عذاب سے چھٹکارا پا جائینگے اور عذاب سے خلاصی پا جائیں گے۔

فیض

فَيْضٌ ۔ فَاضَ الْمَاءُ إِذَا سَالَ مُنْصَبًّا قَالَ تَعَالَى تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ وَأَفَاضَ إِنَاءَهُ إِذَا مَلَأَهُ حَتَّى سَالَهُ وَأَفَضْتُمْ قَالَ تَعَالَى أَفِيضُوا عَلَيْنَا وَمِنْهُ فَامَ صَدْرُهُ بِالسِّرِّ أَيْ سَالَ وَهُوَ رَجُلٌ فَيَّاضٌ أَيْ سَخِيٌّ وَمِنْهُ اسْتُعِيرَ أَفَاضُوا فِي الْحَدِيثِ إِذَا خَاضُوا فِيهِ قَالَ تَعَالَى بِمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ وَقَالَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ وَحَدِيثٌ مُسْتَفِيضٌ أَيْ مُنْتَشِرٌ وَالْفَيْضُ الْمَاءُ الْكَثِيرُ وَقَوْلُهُ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ هُوَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

فیض ۔ فاض الماء جب پانی چلتا ہے اوپر سے گرتا ہوا فرمایا دیکھتا ہے تو انکی آنکھیں کو کہ بہاتی ہیں آنسو اور افاض اناہ اسوقت کہتے ہیں جب برتن کو بھر دیتے ہیں یہانتک کہ اس سے پانی رواں ہو جاتا ہے۔ فرمایا بہاؤ ہم پر پانی اور اس سے ہے کہ یہ پڑے سینہ اس کا ساتھ بھید کے اور وہ آدمی فیاض ہے یعنی سخی ہے اور اس سے لیا گیا ہے افاضوا فی الحدیث یعنی اسمیں خوض کرنے لگے۔ فرمایا جسمیں تم پہونچے اور فرمایا وہ خوب جانتا ہے ساتھ اس کے جسمیں تم پہونچتے ہو اور حدیث مستفیض کہتے ہیں منتشر بات کو بہت سے پانی کو فیض کہتے ہیں اور اس کا قول پس جب تم واپس آنے لگو عرفات سے وہ اس کے اس قول سے ہے پھر لوٹو جہاں سے لوٹتے ہیں لوگ

وَتَحْبِيسِهِمْ بِالْأَغْلَالِ وَالسَّلَاسِلِ وَنَحْوِ
ذَلِكَ وَقَوْلُهُمْ قَبَّحَهُ اللّٰهُ عَنِ الْخَيْرِ أَيْ
نَحَّاهُ قَبْرٌ اَلْقَبْرُ مَقَرُّ الْمَيِّتِ وَمَصْدَرُ
قَبَرْتُهُ وَأَقْبَرْتُهُ جَعَلْتُ لَهُ مَكَانًا يُقْبَرُ
فِيهِ نَحْوَ أَسْقَيْتُهُ أَيْ جَعَلْتُ لَهُ مَا يَسْقِي
مِنْهُ قَالَ تَعَالَى ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ أَيْ
جَعَلَهُ ذَا قَبْرٍ وَاقْبُرْ وَارِ بِهِ وَسَائِرَ الْحَيَوَانَاتِ
تُلْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَالْقَبْرُ هُمَا لِلْكَرَامِ
لِبَنِي آدَمَ وَجَمْعُهُ قُبُورٌ قَالَ تَعَالَى
إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ وَالْمَقْبَرَةُ مَوْضِعُ
الْقُبُورِ وَجَمْعُهَا مَقَابِرُ قَالَ تَعَالَى حَتّٰى
زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ فَذٰلِكَ كِنَايَةٌ عَنِ الْمَوْتِ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ
مَعْنَاهُ الَّذِينَ هُمْ فِي حُكْمِ الْأَمْوَاتِ
قَبَسٌ اَلْقَبَسُ الْمُتَنَاوَلُ مِنَ النَّارِ
قَالَ تَعَالَى بِشِهَابٍ قَبَسٍ وَقَالَ لَعَلِّي
آتِيكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ وَالِاقْتِبَاسُ طَلَبُ
ذٰلِكَ ثُمَّ يُسْتَعَارُ لِطَلَبِ الْعِلْمِ وَالْهِدَايَةِ
قَالَ تَعَالَى اقْتَبِسُوا مِنْ نُورِكُمْ وَقَبَسْتُهُ
مِنْهُ نَارًا وَاقْتَبَسْتُ مِنْهُ عِلْمًا اِسْتَفَدْتُ
وَمِنْهُ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اِقْتَبَسَ
شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ وَأَبُو قُبَيْسٍ قَبِيلٌ جَبَلٌ
يَقْرُبُ مِنَ الْكَعْبَةِ الْمُشَرَّفَةِ قَبَصٌ

اور ان کا گھسیٹا جانا ساتھ قیدوں اور زنجیروں
اور ایسا ہی اور ان کا قول اور ہٹا دیوے اللہ
اس کی بھلائی سے یعنی کامیابی سے قَبْرٌ قبر میت کے
گاڑنیکو کہتے ہیں اور مصدر قبرتہ اور اقبرتہ ہیں نے بنایا واسطے
اس کے مکان جسمیں وہ گاڑا جاوے جیسا اسقیتہ
یعنی پینے بنایا اس کے لئے وہ چیز جس سے پیا جاوے فرمایا
پھر اس کو مار دیا پس گاڑا اس کو یعنی بنایا صاف قبر جسمیں
وہ گاڑا جاوے۔ اور تمام حیوانات جو ڈالے جاتے
ہیں روئے زمین پر پس قبر وہ جس سے مکرم کیا اللہ نے
ساتھ اس کے بنی آدم کو اور جمع اسکی قبور ہے فرمایا جب
نکالی جائیں گے جو کچھ قبور میں ہے اور مقبرہ جگہ قبر کی
اور جمع اسکی مقابر ہے فرمایا اللہ نے یہانتک کہ زیارت
کی تم نے قبرستانوں کی پس یہ کنایہ ہے موت سے اور اس کا
قول اور تو نہیں سنا سکتا ان کو جو خبر دفن ہیں اور اس کے
معنے ہیں وہ لوگ جو مردے کے حکم میں ہیں قَبَسٌ قبس
انگارا وہ ہے جو شعلہ کو شامل کرنیوالا ہو۔ فرمایا روشن چقماق
اور فرمایا شاید میں لے آؤں تمہارے پاس اس سے
چنگاری اور تلاش کرنیکو اقتباس کہتے ہیں پھر استعارۃً
طلب علم اور ہدایت کیلئے استعمال ہوتا ہے فرمایا حاصل
کریں گے ہم تمہارے نور سے اور لی میں نے اس سے آگ
اور حاصل کیا اس سے علم اس سے میں نے فائدہ اٹھایا
اور اس سے ہے جس نے حاصل کیا علم نجوم سے یعنی اس نے حاصل
کیا شعبہ سحر کا اور ابو قبیس پہاڑ ہے مکہ میں کعبہ شریف کے قریب قبص

المحمود فی قال رجعوا فیئوا الفیئ إلی أمر الله
أی یرجع وقال فإن فاءوا أی رجعوا
وقال فإن فاءت فمنه فاء الظل والفیئ
لا یقال إلا للراجع منه قال تعالی یتفیؤا
ظلاله وقیل للغنیمة التی لا یلحق فیها
مشقة فیئ قال تعالی ما أفاء الله علی
رسوله وقال فما أفاء الله علیك والفئة
الجماعة المتظاهرة التی یرجع بعضهم
إلی بعض فی التعاضد قال تعالی إذا
لقیتم فئة وقال کم من فئة قلیلة
غلبت فئة کثیرة وقال فی فئتین التقتا
قال فلما تراءت الفئتان

فرمایا یہاں تک کہ لوٹ آوے طرف اللہ کی
حکم سے یعنی واپس آجاوے اور فرمایا پس اگر وہ لوٹ
آویں یعنی لوٹ آویں اور فرمایا پس اگر لوٹ آوے
اور اس سے ہی ہے واپس آگیا سایہ اور فی نہیں
کہا جاویگا مگر واپس آنیوالے سایہ کو فرمایا واپس آئے ہیں
سائے اور کہا گیا ہے کہ غنیمت جو بغیر مشقت کے ملے ہے
اسکو فئی کہتے ہیں فرمایا جو فی دی اللہ نے اپنے رسول
کو اور فرمایا اس کے جو اللہ نے بغیر محنت کے دیدیا تم کو
اور فئہ جماعت غالب ہوگئے ہیں جو ایک دوسری کی
مدد کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے جب تم ہو ایک جماعت
فرمایا بہت سی جماعتیں غالب ہو جاتی ہیں بڑی جماعت پر
اس دو گروہ ہو نیکی جو آپس میں ملے اور فرمایا یہ دونوں گروہوں کے یکدوسرے

کتاب القاف

قاف کی کتاب

باب القاف حرف الباء

قاف کا باب حرف باء کے ساتھ

قبح قال تعالی من المقبوحین أی من
الموسومین بحالة منکرة وذلك إشارة
إلی ما وصف الله تعالی به الکفار من
النجاسة والنجاسة إلی غیر ذلك
من الصفات وما وصفهم یوم القیامة
من سواد الوجوه وزرقة العیون

قبح قبح فرمایا من المقبوحین یعنی بری حالت کے
نشانات سے متصف اور یہ اشارہ ہے طرف
اسکے جو بیان کیا اللہ ساتھ اس کے کفار کو رجس سے
اور نجس سے اور صفات کی طرف اور جو اس نے
ان کا وصف بیان کیا ہے قیامت کے دن
سیاہ مونہوں سے اور آنکھوں کے رزق ہونے

وَيَقْبِضْنَ اَیْ تَاسِطَاتٍ اَجْنِحَتَهُنَّ وَقَابِضَاتِهَا وَالْبَاسِطُ وَالْقَابِضُ هُمَا مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ اَیْ یُضَیِّقُ عَلٰی قَوْمٍ وَیُوَسِّعُ عَلٰی قَوْمٍ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَیْ یَسْلُبُ تَارَةً وَیُعْطِیْ تَارَةً وَیَسْلُبُ قَوْمًا وَیُعْطِیْ قَوْمًا اَوْ یَجْمَعُ مَرَّةً وَیُفَرِّقُ اُخْرٰی اَوْ یُمِیْتُ وَیُحْیِیْ اھ وَالْاِنْقِبَاضُ جَمْعُ الْاَطْرَافِ وَتَقَبَّضَتِ الْجِلْدَةُ فِی النَّارِ اَیِ انْزَوَتْ وَمِنْهُ الْحَدِیْثُ کُلَّمَا انْقَبَضَ الْجِلْدُ عَلَی النَّارِ فَهُوَ وَکِیٌّ وَکُلَّمَا انْبَسَطَ فَهُوَ مَیْتَةٌ قَبُلَ یَقْبُضُ بَعْدُ (قاموس) وَفِی التَّاجِ کَمَا فِی الصِّحَاحِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَفِی الْمُحْکَمِ قَبْلُ عَقِیْبُ بَعْدُ یُقَالُ اَفْعَلُهٗ قَبْلُ وَبَعْدُ اھ وَقَالَ الرَّاغِبُ فَقَبْلُ یُسْتَعْمَلُ عَلٰی اَوْجُهٍ۔ اَلْاَوَّلُ فِی الْمَکَانِ بِحَسَبِ الْاِضَافَةِ فَیَقُوْلُ الْخَارِجُ مِنْ اِصْبَهَانَ اِلٰی مَکَّةَ بَغْدَادُ قَبْلَ الْکُوْفَةِ وَیَقُوْلُ الْخَارِجُ مِنْ مَکَّةَ اِلٰی اِصْبَهَانَ الْکُوْفَةُ قَبْلَ بَغْدَادَ۔ اَلثَّانِیْ فِی الزَّمَانِ نَحْوُ زَمَانِ عَبْدِ الْمَلِکِ قَبْلَ الْمَنْصُوْرِ قَالَ تَعَالٰی فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِیَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اَلثَّالِثُ فِی الْمَنْزِلَةِ

اور قبض کرنے ہوئے یعنی پھیلائے ہوئے اپنے پروں کو پکڑنے والے ان کے اور باسط اور قابض ہر دو اللہ کے اسماء میں سے ہیں اور اس کا قول قبض کرتا ہے اور بسط کرتا ہے یعنی تنگی کرتا ہے ایک قوم پر اور وسعت دیتا ہے دوسری کو اور کہا راغب نے یعنی کبھی سلب کر لیتا ہے اور کبھی دیدیتا ہے اور ایک قوم سے لیتا ہے اور دوسری کو دیتا ہے یا جمع کرتا ہے ایک بار اور الگ کرتا ہے دوسری دفعہ یا مارتا ہے اور جلاتا ہے اور انقباض انگلیوں کو اکٹھا کرنا اور تقبضت الجلدۃ فی النار یعنی سکڑ گئی جلد آگ میں اور ایسا ہی حدیث کے معنے ہیں جو گوشت منقبض ہو جاتا ہے آگ پر پس وہ وکی شدہ ہے اور جو پھیل جاتا ہے پس وہ مردار ہے

قَبْلُ

قَبْلُ ضد ہے بعد کی (قاموس) اور تاج میں ہے جیسا کہ صحاح میں ہے فرمایا اللہ نے اللہ ہی کی حکومت ہی پہلے ہے اور پیچھے ہے اور محکم میں ہے قبل پیچھے بعد کے کہا جاتا ہے اس نے کیا اس کو پہلے اور پیچھے اور کہا راغب نے قبل کئی وجوہ پر استعمال ہوتا ہے پہلا مکان میں بحسب اضافت کے پس کہتا ہے نکلنے والا اصفہان سے مکہ کی طرف بغداد پہلے کوفہ کے اور کہتا ہے نکلنے والا مکہ سے اصفہان کی طرف کوفہ پہلے بغداد کے دوسرا زمانہ کے لحاظ سے جیسا عبد الملک کا زمانہ پہلے تھا منصور سے فرمایا پس کیوں قتل کرتے ہو اللہ کے نبیوں کو پہلے زمانہ میں تیسرا مرتبہ کے لحاظ سے

قبض

اَلْقَبْضُ اَلتَّنَاوُلُ بِاَطْرَافِ الْاَصَابِعِ وَالْمُتَنَاوَلُ بِهَا يُقَالُ الْقَبْضُ وَالْقَبِيْضَةُ وَيُعَبَّرُ عَنِ الْقَلِيْلِ بِالْقَبِيْضِ وَمِنْهُ قَرَءَ الْحَسَنُ فَقَبَضْتُ قَبِيْضَةً مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ قَبْضٌ اَلْقَبْضُ تَنَاوُلُ الشَّيْءِ بِجَمِيْعِ الْكَفِّ نَحْوُ قَبَضْتُ السَّيْفَ وَغَيْرُهُ قَالَ تَعَالٰى فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ اَيْ اَخَذْتُ قَبْضَةً مِنْ تَعْلِيْمِ الرَّسُوْلِ وَالْاِمْسَاكُ عَنِ الْمَدِّ يُقَالُ لَهُ الْبَيِّنُ بَسْمَلٌ قَبْضًا قَالَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اَيْ يَمْتَنِعُوْنَ مِنَ الْاِنْفَاقِ وَيُسْتَعَارُ الْقَبْضُ لِلتَّحْصِيْلِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ فِيْهِ مُرَاعَاةُ الْكَفِّ كَقَوْلِكَ قَبَضْتُ الدَّارَ مِنْ فُلَانٍ اَيْ حُزْتُهَا قَالَ تَعَالٰى قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْ فِيْ حَوْزِهٖ حَيْثُ لَا تَمْلِكُ لِاَحَدٍ وَقَوْلُهٗ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيْرًا يُرِيْدُ بِهِ الظِّلَّ الْمَبْسُوْطَ قَبْضُهُ اِلَيْهِ اِنَّهُ يَشْبَهُ بِوُجُوْدِ الشَّمْسِ قَبْضًا يَسِيْرًا اَيْ عَلٰى مَهْلٍ اَيْ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ وَفِيْ ذٰلِكَ مَنَافِعُ غَيْرُ مَحْصُوْرَةٍ وَلَوْ قَبَضَهُ دَفْعَةً وَاحِدَةً لَتَعَطَّلَ اَكْثَرُ مَنَافِعِ النَّاسِ بِالظِّلِّ وَالشَّمْسِ جَمِيْعًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ

قبض انگلیوں کے سرے سے پکڑنا اور پکڑنے والے کو قبض اور قبیضہ کہتے ہیں اور قلت قبیض سے بیان کی جاتی ہے اور اسی سے پڑھا حسن نے پس پکڑا میں نے پکڑنا رسول کے اثر سے۔

قَبْضٌ۔ پکڑنا اور لینا تمام اشیاء کو تمام ہاتھ سے جیسا تلوار کا پکڑنا۔ فرمایا پس میں نے لے لیا کچھ رسول کے اثر سے یعنی میں نے پکڑ لیا تھوڑا سا رسول کی تعلیم کی اور خرچ کرنے سے رک جانا ہاتھ کا بھی قبض کہلاتا ہے فرمایا اپنے ہاتھوں کو قبض کر لیتے ہیں یعنے رک جاتے ہیں خرچ کرنے سے اور قبض استعارہ ہے تحصیل کو کہتے ہیں اور اگرچہ اسمیں ہتھیلی کی رعایت بھی نہ ہو جیسے تیرا قول میں نے قبضہ کر لیا فلانے کے گھر پر یعنی میں نے اس کو محفوظ کر لیا فرمایا زمین و آسمان قیامت کے دن اللہ کی مٹھی میں ہوں گے۔ یعنی اس کے قبضہ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی مالک نہیں۔ اس کا قول پھر اپنی طرف آہستہ آہستہ پکڑا اس سے مراد پھیلا ہوا سایہ ہے اور اس کے قبضہ کے معنے کہ وہ منسوخ کرتا ہے اس کو وہ سورج کے وجود سے تھوڑا تھوڑا یعنی آہستہ آہستہ اور تھوڑا تھوڑا اور اسمیں فوائد ہیں بہت بیشمار اور اگرچہ اس کا قبضہ یکبارگی ہی ہوتا کہ معطل نہ ہو جاویں اکثر لوگوں کے فوائد ساتھ سایہ کے اور سورج کے اور اس کا قول اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا پرندوں کیطرف جو ان کے اوپر ہیں صفیں باندھی ہوئے

وَالْقِبْلَةُ الْكَعْبَةُ وَكُلُّ مَا يُسْتَقْبَلُ فَهُوَ
قِبْلَةٌ وَفِي الْبَصَائِرِ الْقِبْلَةُ فِي الْأَصْلِ
الْحَالَةُ الَّتِي عَلَيْهَا الْمُقَابِلُ نَحْوُ الْجِلْسَةِ وَالْقُعْدَةِ
وَفِي التَّعَارُفِ صَارَ اسْمًا لِلْمَكَانِ الْمُقَابِلِ
الْمُتَوَجَّهِ إِلَيْهِ لِلصَّلٰوةِ اھ قَالَ تَعَالٰى
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا أَيْ جِهَةً تَرْضَاهَا
وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ
قَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ فَإِنْ قُلْتَ كَيْفَ قَالَ
ذٰلِكَ وَلَهُمْ قِبْلَتَانِ لِلْيَهُودِ قِبْلَةٌ
وَلِلنَّصَارٰى قِبْلَةٌ قُلْتُ بِلَى الْقِبْلَتَيْنِ
بَاطِلَةٌ فَمُخَالِفَتُهُ لِقِبْلَةِ الْحَقِّ فَكَمَا تَتَّحِدُ
الْأَدْيَانُ فِي الْبُطْلَانِ قِبْلَةً وَاحِدَةً اھ
وَتَقَبَّلَهُ وَقِبَلَهُ كَعَلِمَهُ قَبُولًا (قاموس)
وَفِي التَّاجِ بِالْفَتْحِ وَهُوَ مَصْدَرٌ شَاذٌّ وَحَكَى
اللِّيَانِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ الْقَبُولُ
بِالْفَتْحِ مَصْدَرٌ وَلَمْ نَسْمَعْ غَيْرَهُ كَذَا
فِي الصِّحَاحِ قَالَ ابْنُ بَرِّيٍّ وَقَدْ جَاءَ
الْوَضُوءُ وَالطَّهُورُ وَالْوَكُوعُ وَالْوَقُودُ
وَعِدَّ نُهَاةُ الْقَبُولِ خَمْسَةً يُقَالُ عَلٰى
فُلَانٍ قَبُولٍ إِذَا أَقْبَلَتْهُ الشَّمْسُ وَقَدْ لَثَمَهُمْ
لَمْ يَجْعَلْهَا إِلَّا ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ وَالْمَعْرُوفُ
الْفَتْحُ وَقَوْلُ أَيُّوبَ ابْنِ عَبَّابَةَ۔

وَلَا مَنِ عَلَيْهِ قَبُولٌ بِرَأْيِهِ
وَآخَرُ لَيْسَتْ عَلَيْهِ قَبُولُ

اور قبلہ کعبہ کو کہتے ہیں اور جس کی طرف منہ کیا جاوے
اسے قبلہ کہتے ہیں اور بصائر میں ہے قبلہ اصل میں
اس حالت کو کہتے ہیں جس پر مونہہ کرنیوالا ہوتا ہے جیسا
جلسہ اور قعدہ اور عرف میں یہ اس جگہ کو کہتے ہیں جس کی
طرف توجہ کرنیوالا اور مونہہ کرنیوالا نماز کے لئے کھڑا
ہوتا ہے۔ فرمایا پس تحقیق ہم پھیر دیں گے تجھ کو قبلہ کیطرف
جس کو تو پسند کرتا ہے یعنی جس جہت کو تو پسند کرتا ہے
اور اس کا قول اور نہیں ہے پیچھے چلنے والا ان کے قبلے کے
کہا زمخشری پس اگر کہے تو کسطرح کہا یہ اور ان کے
لئے دو قبلہ ہیں یہود کے لئے قبلہ اور نصاریٰ کے
لئے قبلہ میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں قبلے باطل ہیں مخالف
ہیں سچے قبلہ کے پس وہ دونوں یکساں باطل ہیں بطور
ایک قبلہ کے اور تقبلہ وقبلہ جیسا علمہ قبولا (قاموس)
اور تاج العروس میں ہے زبر سے اور وہ مصدر ہے
شاذ اور حکایت کی یزیدی نے ابو عمرو سے بن العلاء
قبول زبر سے مصدر ہے اور نہیں سنا ہم نے سوا اس کے
ایسا ہی صحاح میں ہے کہا ابن بری نے اور تحقیق
آیا وضوء اور طہارت اور کنے کا لگنا اور جلنا اور اسکی بات
ساتھ قبولیت کے پانچ کہا جاتا ہے فلان مقبول ہے جب متوجہ
ہو جاوے نفس اور کبھی پیش لگایا جاتا ہے نہیں بیان کیا
اسکو مگر ابن الاعرابی نے اور زبر سے مشہور ہے اور ایوب
ابن عبابہ کا قول۔ اور نہیں ہے وہ جسپر قبولیت دیکھی
جاوے اور دوسرا اسپر قبولیت کو اثار نہیں ہیں

نَحْوُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَبْلَ الْحَجَّاجِ الرَّابِعُ فِي التَّرْتِيبِ الصِّنَاعِيِّ نَحْوُ تَعَلُّمِ الْهِجَاءِ قَبْلَ تَعَلُّمِ الْخَطِّ وَقَوْلُهُ مَا اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ وَقَوْلُهُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَقَوْلُهُ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَقَامِكَ وَقَوْلُهُ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَكُلٌّ اِشَارَةٌ اِلَى التَّقَدُّمِ الزَّمَانِيِّ اھ وَالْقُبُلُ بِالضَّمِّ وَبِضَمَّتَيْنِ نَقِيضُ الدُّبُرِ (قاموس) وَفِي التَّاجِ وَقَدْ قُرِئَ بِهِمَا قَوْلُهُ تَعَالٰى اِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ اھ وَالْاِقْبَالُ التَّوَجُّهُ نَحْوَ الْقَبْلِ كَالْاِسْتِقْبَالِ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ وَقَالَ فَاَقْبَلَتْ اِمْرَاَتُهُ (مفردات) وَالْقَبْلُ مِنَ الزَّمَنِ اَوَّلُهُ يُقَالُ كَانَ ذٰلِكَ فِي قَبْلِ الشِّتَاءِ وَفِي قَبْلِ الصَّيْفِ اَيْ فِي اَوَّلِهِ اَتَى فِي الصِّحَاحِ وَفِي الْحَدِيثِ طَلَّقُوا النِّسَاءَ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ وَفِي رِوَايَةٍ فِي قُبُلِ طُهْرِهِنَّ اَيْ فِي اِقْبَالِهِ وَاَوَّلِهِ وَحِينَئِذٍ فَالْمُرَادُ بِالدُّخُولِ فِي الْعِدَّةِ وَالشُّرُوعِ فِيهَا فَتُطَلَّقُ لَهَا كَمَسْنُوبَةٍ وَذٰلِكَ فِي حَالَةِ الطُّهْرِ وَالْقِبْلَةُ بِالْكَسْرِ الَّتِي يُصَلّٰى نَحْوَهَا وَالْقِبْلَةُ فِي الْاَصْلِ الْجِهَةُ يُقَالُ مَا لِكُلٍّ وِجْهَةٌ فَلِكُلٍّ قِبْلَةٌ اَيْ جِهَةٌ وَاَيْنَ قِبْلَتُكَ اَيْ جِهَتُكَ

جیسا عبد الملک پہلے حجاج چوتھا ترتیب صناعی جیسا سیکھنا ہجا پہلے سیکھنے خط کے اور اس کا قول نہ ایمان لائی پہلے ان سے کوئی بستی اور اس کا قول پہلے چڑھنے سورج کے اور پہلے اس کے غروب کے۔ اور اس کا قول پیشتر اس کے کہ تو کھڑا ہو وے اپنی جگہ سے اور اس کا قول دیئے گئے کتاب پہلے سے پس سب یہ اشارہ ہیں تقدم زمانی کیطرف اور قبل پیش سے اور ہر دو پیشوں سے دبر کی نقیض کو کہتے ہیں (قاموس) اور تاج میں ہے تحقیق پڑھا گیا ہے ان کے ساتھ اس کا قول اگر ہو اس کا کرتہ پھٹا ہوا آگے سے اور اقبال کے معنے ہیں توجہ کرنا جیسے قبل استقبال کیطرح فرمایا پس لگے بعض ان کے کرنے ملامت اور کہا ان کے ہر متوجہ ہوئے اور فرمایا متوجہ ہوئی اسکی بیوی (مفردات) اور قبل زمانہ کے پہلے حصہ کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے تھا یہ جاڑے کا قبل میں اور ہو گرما کے قبل میں یعنی اس کا پہلا حصہ ایسا ہی صحاح میں ہے اور حدیث میں ہے طلاق دیئے گئے عورتیں اپنی عدت سے پیشتر اور ایک روایت میں ہے اپنے طہر سے پیشتر یعنی اس کے اول حصہ میں اور اول میں اور جسوقت ممکن ہوتا ہے دخول عدت میں اور اس کے شروع میں پس وہ اسمیں گنی جائینگی اور یہ طہر کی حالت میں ہے اور قبلہ بتا زیر کے ساتھ اسکی طرف نماز پڑھی جاوے اور قبلہ اصل میں طرف کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے اسکی کلام میں کوئی طرف نہیں ہے اور

قِبَلَ السُّوقِ وَلِي قِبَلَكَ مَالٌ ثُمَّ اتَّسَعَ فِيهِ فَاجْرَى مَجْرَى عَلَى اِذَا قُلْتَ لِي عَلَيْكَ مَالٌ وَيُقَالُ اَصَابَنِي هٰذَا الْاَمْرُ مِنْ قِبَلِهِ اَيْ مِنْ جِهَةِ بُلُوغِهِ مِنْ لَدُنْهُ لَيْسَ مِنْ جِهَةِ الْمُلَاقَاتِ لٰكِنْ عَلَى مَعْنًى مِنْ عِنْدِهِ قَالَهُ اللَّيْثُ اھ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ... قِبَلَكَ مُقْطَعِينَ وَمَالِي بِهِ قِبَلٌ اَيْ طَاقَةٌ (قاموس) وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا اَيْ لَا طَاقَةَ لَهُمْ بِهَا وَلَا قُدْرَةَ لَهُمْ عَلٰى مُقَاوَمَتِهَا وَالْقَبِيلُ (قاموس) وَفِي التَّاجِ وَبِهٖ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا فِي قِرَاءَةٍ مَنْ قَرَاَ وَيُؤَيِّدُ الْمَعْنَى لَوْ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ فَكَفَلَ لَهُمْ بِصِحَّةِ مَا يَقُولُونَ مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا اھ وَالْقَبِيلُ جَمْعُ قَبِيلَةٍ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ الْمُجْتَمِعَةُ اَيْ يَفْضُلُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ قَالَ تَعَالٰى وَالْمَلٰٓئِكَةُ قَبِيلًا اَيْ جَمَاعَةً جَمَاعَةً وَقِيلَ مَعْنَاهُ كَفِيلًا مِنْ قَوْلِهِمْ قَبِلْتُ فُلَانًا وَتَقَبَّلْتُ بِهٖ اَيْ تَكَفَّلْتُ بِهٖ وَقِيلَ مُقَابَلَةً اَيْ مُعَايَنَةً وَجَمْعُ قَبِيلَةٍ اَيْضًا قَبَائِلُ قَالَ تَعَالٰى شُعُوبًا وَقَبَائِلَ وَالْمُقَابَلَةُ وَالتَّقَابُلُ اَنْ يَقْبِلَ

گیا ہے طرف بازار کے اور میرا تیرے طرف مال ہے پھر وسیع ہوگیا ہے پس جاری ہوگیا جگہ جب تو کہے میرا تجھ پر مال ہے اور کہا جاتا ہے یہ پہنچا ہے حادثہ مجھے اسکی طرف سے یعنی اس کے پاس ہے نہ اسکی ملاقات کیطرف سے لیکن اوپر سے اس کے کہ اسکی طرف سے کہا اسکو لیث نے اور ایسا ہی اس کا قول ... آئے ہیں تیرے طرف دوڑتے ہوئے اور مجھے اس کے مقابلہ میں طاقت نہیں (قاموس) اور اس سے ہے اللہ کا قول پس ہم لائیں گے ایسے لشکر جن سے وہ مقابلہ نہ کرسکیں یعنی انکی مقاومت کی ان کو طاقت اور قدرت نہ ہوگی قبیل کفیل کو کہتے ہیں (قاموس) اور تاج العروس میں ہے اور اسی سے تفسیر کی اس کے قول کی اور اکٹھا کریں گے ہم انپر ہر شے قبیل سے ایک قراءت میں اور ہونگی معنے اگر جمع کئے جاویں انپر ہر چیز پس کفیل ہونگے انکو بوجہ صحیح ہونے ان کا قول کہ وہ ایمان نہ لائیں گے اور قبیل جمع ہے قبیلہ کی اور وہ جماعت ہوتی ہے جمع شدہ جو ایکدوسرے پر متوجہ ہوتی ہے فرمایا اور ملائکہ آئیں گے سامنے سے یعنی جماعت جماعت اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنے ہیں کفیل کے بموجب عرب کے محاورہ کے میں نے فلان کو کفیل بنایا اور اسکی کفالت منظور کی اور کہا گیا سامنے یعنی مقابل میں اور قبیلہ کی جمع قبائل بھی آتی ہے فرمایا شاعر نے اور قبیلے اور مقابلہ اور تقابل یہ کہ سامنے رکھے جاویں

مَعْنَاهُ لَا يَسْتَوِي مَنْ لَهُ رِدَاءٌ وَحَيَاءٌ وَمُرُوَّةٌ وَمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَفِي الْقَامُوْسِ اَخَذَهُ اَيْ مَعْنٰى تَقَبَّلَهُ وَقَبِلَهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَقَالَ تَعَالٰى غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ وَقِيْلَ التَّقَبُّلُ قَبُوْلُ الشَّيْءِ عَلٰى وَجْهٍ يَقْتَضِي ثَوَابًا كَالْهَدِيَّةِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ تَنْبِيْهٌ اَنَّهُ لَيْسَ كُلُّ عِبَادَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ بَلْ اِذَا كَانَتْ عَلٰى وَجْهٍ مَخْصُوْصٍ اَعْنِي الْاِخْلَاصَ لِلّٰهِ وَالصَّوَابَ اَيْ عَلٰى سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ قِيْلَ مَعْنَاهُ قَبِلَهَا وَقِيْلَ تَكَفَّلَ بِهَا وَاِنَّمَا قَالَ بِقَبُوْلٍ وَلَمْ يَقُلْ بِتَقَبُّلٍ لِلْجَمْعِ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اَلتَّقَبُّلُ الَّذِيْ هُوَ التَّرَقِّيْ فِي الْقَبُوْلِ وَالْقَبُوْلُ الَّذِيْ يَقْتَضِي الرِّضَاءَ وَالْاِثَابَةَ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا اَيْ عِيَانًا وَيُقْرَءُ قِبَلًا اَيْ مُسْتَقْبِلًا وَكَذَا قَوْلُهُ تَعَالٰى اَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا اَيْ مُقَابِلَةً قَالَهُ الزَّجَّاجُ وَلِي قِبَلَهُ مَالٌ بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِ الْمُوَحَّدَةِ اَيْ عِنْدَهُ وَفِي التَّاجِ وَقِبَلٌ يَكُوْنُ لِمَا وَلِيَ الشَّيْءَ تَقُوْلُ ذَهَبَ

اور اس کے معنے میں برابر نہیں ہوتے وہ جنہیں حیا اور مروت ہوتی ہے اور نہ برابر ہو اور سوا اور قاموس میں ہے لے لیا اس کو یعنے قبول کر لیا اس کو اور ایسا ہی ہے یہ قول وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنی بندوں کی اور کہا ڈھانک دینے والا ہے گناہوں کو اور قبول کرنیوالا توبہ کو۔ اور کہتے ہیں کہ تقبل کے معنے کسی چیز کو ثواب (بدلہ) دینے کے لئے قبول کرنا لفظ ہدایت کی مثل اور اس کا قول کہ قبول کرتا ہے اللہ متقیوں سے یہ تنبیہ ہے اسپر کہ ہر ایک عبادت قبول نہیں ہوتی بلکہ اسوقت قبول ہوتی ہے جبکہ ایک خاص طرز پر یعنے اخلاص پر ہو اور سنت نبی کریم کے مطابق ہو۔ اور یہ قول (قبول کیا اس کو رب نے اچھی طرح) اس کے معنے کسی نے کہا قبول کیا اس کو اور کسی نے کہا ضامن ہوا اسکا اور قبول کہا اور یتقبل نہ کہا تاکہ دو امروں کو جمع کرے تقبل کے معنے ہیں ترقی کرنا قبول میں اور قبول وہ ہے جو رضا اور ثواب کو چاہتا ہو اور اس کا قول یہ کہ اکٹھا کرلائے ہم اوپر ہر چیز کو سامنے یعنی ظاہر اور پڑھا ہے روبرو اور ایسا ہی ہے اس کا قول (یا آویگا انکو عذاب سامنے یعنے بالمقابل یہی کہا ہے زجاج نے جہاں اسکی طرف قاف کے کسرہ اور باء کے فتح سے) یعنی اس کے نزدیک ہوا اور تاج میں ہے اور قبل ہوتا ہے طرف اور میرے پاس چیز ہے

إِشْتَيْنِ فِي الْغَالِبِ وَقَدْ يَرِدُ مِيْتَ الْوَاحِدِ
كَسَافَرْتُ وَطَارَقْتُ النَّعْلَ وَقَالَ اَبُوْ
عُبَيْدَةَ سَعَى قَاتَلَهُ اللّٰهُ اَىْ قَتَلَهُ وَيُقَالُ
عَادَاهُ وَيُقَالُ لَعَنَهُ قَالَ ابْنُ الْاَثِيْرِ قَدْ
تَكَرَّرَ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَخْرُجُ عَنْ اَحَدِ
هٰذِهِ الْمَعَانِيْ قَالَ وَقَدْ يَرِدُ بِمَعْنَى التَّعَجُّبِ
مِنَ الشَّيْءِ كَقَوْلِهِمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُهُ قَالَ
وَقَدْ تَرِدُ وَلَا يُرَادُ بِهَا وُقُوْعُ الْاَمْرِ
وَمِنْهُ قَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ وَفِي حَدِيْثِ الْمَارِّيْنَ
بَيْنَ الْمُصَلِّيْ فَاقْتُلْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ اَىْ
ادْفَعْهُ مِنْ بَيْنِكَ وَلَيْسَ كُلُّ قِتَالٍ
بِمَعْنَى الْقَتْلِ (تاج) وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى
وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلُهُ وَيَقْتُلُوْنَ
النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَقَتْلِهِمُ
الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ قَالَ فِي التَّاجِ وَمِمَّا يُسْتَدَرَكُ
عَلَيْهِ جَمْعُ الْقَتِيْلِ اَلْقُتَلَاءُ عَنْ سِيْبَوَيْهِ
وَقُتْلٰى وَقَتَالٰى قَالَ مَنْظُوْرُ بْنُ مَرْثَدٍ

فَظَلَّ لَحْمُهُمْ تَرِبَ الْاَوْصَالِ
وَسَطَ الْقَتَالٰى كَالْهَشِيْمِ الْبَالِيْ

وَلَا يُجْمَعُ قَتِيْلٌ جَمْعَ السَّلَامَةِ لِاَنَّ مُؤَنَّثَهُ
لَا تَدْخُلُهُ الْهَاءُ وَمِنْ اَمْثَالِهِمْ مَقْتَلُ
الرَّجُلِ بَيْنَ لَحْيَيْهِ اَىْ سَبَبُ قَتْلِهِ لِسَانُهُ

دو کے غالباً اور کبھی وارد ہوتا ہے واحد کیلئے جیسے تَرِبَ
سفر کیا اور میں قدم بقدم چلا اور کہا ابو عبیدہ نے قاتلہ اللہ
یعنی اسکو اللہ قتل کرے اور کہا جاتا ہے اللہ اس سے
دشمنی کرے اور کہا جاتا ہے لعنت کرے اسپر کہا ابن الاثیر
تحقیق مکرر بیان کیا جاتا ہے حدیث میں اور نہیں نکلتا
ان معنوں میں سے کسی ایک سے کہا اور کبھی وارد ہوتا ہے
تعجب کے معنے میں جیسا عرب کا محاورہ اس کے ہاتھ
خاک آلودہ ہو! کہا یہ استعمال ہوتا ہے اور اس کے کچھ معنے
نہیں ہوتے کہ وہ واقع ہوگا اور اسی سے حضرت عمر کا قول
اللہ قتل کرے سمرہ کو اور نمازی کے آگے گذرنیوالے کی
حدیث میں تو اس سے لڑ کیونکہ وہ شیطان ہے یعنی اسکو
آگے سے ہٹا دے اور ہر قتال قتل کے معنے میں نہیں
آتا (تاج) اور ایسا ہی اس کا قول لڑائی کرتے ہیں انبیاء
ناحق اور اس کا قول اور مقابلہ کرتے نبیوں کو ناحق اور اس
قول اور ان کا جھگڑا کرنا انبیاء سے ناحق کیا تاج العروس
میں اور اس سے جو سمجھا جا سکتا ہے جمع قتیل کی قتلاء
ہے سیبویہ کا بھی قول ہے۔ قتل اور قتالی منظور
بن مرثد کا قول ہے

پس ہو گیا گوشت مٹی میں ٹکڑے ٹکڑے
درمیان مقتولوں کے پرانی اور خشک کرک کیطرح

اور قتیل کی جمع سالم نہیں آتی کیونکہ مونث پر ہا نہیں
آتی اور مقتول عورتیں اور عرب کے امثال سے ہے انسان
کا آدمی قتل ہونا کیونکہ قتل کا سبب اسکی زبان ہوتی ہے

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِمَّا بِالذَّاتِ وَاِمَّا بِالْعِنَايَةِ وَالتَّوَفِّيْ وَالْمَوَدَّةِ قَالَ تَعَالٰى عَلَيْهَا مُسْتَقْبِلِيْنَ وَالْقُبْلَةُ بِالضَّمِّ الشَّمَّةُ مَعْرُوْفَةٌ وَالْجَمْعُ اَلْقُبَلُ وَفِعْلُهُ التَّقْبِيْلُ وَقَدْ قَبَّلَهَا تَقْبِيْلًا الشَّمَّهَا

بعض بعض کے یا ذاتی طور پر اور یا عنایت عزت اور موودت کے طور پر فرمایا تحقیق نہیں بیٹھے ہوں گے ہم سامنے اور فرمایا تحقیق نہیں ایکدوسرے کے سامنے اور قبلہ اس سے بوسہ کی جگہ کو کہتے ہیں اور اسکی جمع قُبل ہے اور فعل اس کا باب تفعیل سے آتا ہے تقبیل اسکو کہتے ہیں

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ التَّاءِ

قاف کا باب حرف تا کے ساتھ

قَتَّرَ تَقْتِيْرًا اَلْقَتْرُ تَقْلِيْلُ النَّفَقَةِ وَهُوَ بَازَاءِ الْاِسْرَافِ وَكِلَاهُمَا مَذْمُوْمَانِ قَالَ لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَرَجُلٌ قَتُوْرٌ وَمُقْتِرٌ قَالَ الْقَتُوْرُ الْبَخِيْلُ قَالَ تَعَالٰى وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا وَالْمُقْتِرُ الْفَقِيْرُ قَالَ تَعَالٰى وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ اَلْقَتَرَةُ بِالتَّحْرِيْكِ اَلْغُبَارُ وَفِى الْغَرَائِبِ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ يَعْلُوْهَا سَوَادٌ كَالدُّخَانِ

قَتَّرَ۔ خرچ کرنا اور وہ اسراف کے مقابلہ میں ہے اور ہر دو مذموم ہیں فرمایا نہیں اسراف کیا اس نے اور نہ تنگی کی۔ رجل قتور، مقتر، قتور بخیل کو کہتے ہیں فرمایا اور تھا انسان بخیل، مقتر فقیر کو کہتے ہیں فرمایا اور فقیر ہر دو فی اسکی تنگی ہے اور اس کا قول اور چڑھی ہوگی چہرہ پر ذلت اور تنگی۔ قترہ تحریک سے غبار کو کہتے ہیں اور غریب اللغات میں ہے چڑھی ہوگی سیاہی دھوئیں کی طرح۔

قَتَلَ اَصْلُ الْقَتْلِ اِزَالَةُ الرُّوْحِ عَنِ الْجَسَدِ كَالْمَوْتِ لٰكِنْ اِذَا اُعْتُبِرَ بِفِعْلِ الْمُتَوَلِّيْ لِذٰلِكَ يُقَالُ قَتَلٌ وَاِذَا اُعْتُبِرَ بِفَوْتِ الْحَيَاةِ يُقَالُ مَوْتٌ قَالَ تَعَالٰى اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ اَىْ لُعِنَ قَالَهُ الْفَرَّاءُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ اَىْ لَعَنَهُمْ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الْقِتَالِ الَّذِىْ هُوَ الْمُحَارَبَةُ بَيْنَ اِثْنَيْنِ وَسَبِيْلٌ مُّقَاتِلٌ اَىْ يَكُوْنُ بَيْنَ

قَتَلَ۔ جسم سے روح کے دور کرنے کو قتل کہتے ہیں مانند موت کے لیکن جب اعتبار کیا جاوے بلحاظ اس کام کرنیوالے کے کہا جاتا ہے اس نے قتل کیا اور جب کہا جاوے باعتبار زندگی کے فوت کہا جائیگا موت فرمایا کیا اگر وہ مر جاوے یا قتل کیا جاوے اور اس کا قول قتل ہو جاوے انسان کیسا کافر ہے یعنی ملعون ہو جاوے کہا اس کو فراء نے اور اس کا قول قتل ہو جاوے اللہ انکو کہاں پھیرے جاتے ہیں یعنی لعنت کرے اپر کہاں جاتے ہیں اور نہیں ہے یہ قتال سے جو لڑائی ہوتی ہے دو شخص

بالماء اذا مزجته وقتلت فلانا وقتلته اذا ذللته اھ وقولہ تعالیٰ وقتلوا تقتیلا شدد للمبالغۃ وقولہ تعالیٰ ولا تقتلوا اولادکم من املاق فقد قیل ان ذلک نھی عن وأد البنات وقال بعضھم بل نھی عن تضییع الیسن بالغرلۃ ووضعہ فی غیر موضعہ وقیل ان ذلک نھی عن شغل الاولاد بما یصدھم عن العلم وتحری ما تقتضی الحیاۃ الابدیۃ اذا کان الجاھل والغافل عن الاخرۃ فی حکم الاموات الا ترای انہ وصفھم بذلک فی قولہ امواتٌ غیر احیاءٍ وعلی ھذا لا تقتلوا انفسکم الا ترای انہ قال ومن یفعل ذلک وقولہ لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم فانہ ذکر لفظ القتل دون الذبح والذکاۃ اذا کان الفعل اعم ھذہ الالفاظ تنبھا ان تفویت روحہ علی جمیع الوجوہ محظور (مفردات) فائدہ لفظ قتل عام ہے جہاد اور مدافعت اور مقابلہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اس لئے ذکر کی گئی ہیں وہ آیات جو وارد ہوئی ہیں قتل انبیاء کے بارہ میں مدافعت اور سخت

پانی سے جب ملا دیا اس کو اور قتل کیا میں نے فلان کو قتلتہ جب تو نے اسکو ذلیل کیا اسکا قول اور قتل کہتے ہیں مشدد کیا گیا ہے مبالغہ کیلئے اور اس کا قول اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے پس یہ کہا گیا ہے کہ یہ کہ زندہ درگور کرنے سے منع کرنیں اور کہا بعض نے کہ منع کیا گیا ہے عزل کرنے سے بذر ضائع کرنے اور بے محل رکھنے سے اور کہا گیا ہے کہ یہ نہی ہے ان کاموں سے جو اولاد کو علم پڑھنے سے روکتے ہیں اور بے ابدی زندگی حاصل کرنے سے جبکہ جاہل اور غافل ہو آخرت سے وہ مردوں کے حکم میں ہوتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ خدا نے ان کو موصوف کیا ہے ساتھ اس کے اپنے قول میں مردے ہیں زندہ نہیں ہیں اور ایسا ہی نہ قتل کرو اپنی جانوں کو کیا تو نہیں دیکھتا کہ اس نے فرمایا جو ایسا کریگا اور اس کا قول نہ قتل کرو شکار کو حالت احرام میں اور جو کوئی مار یگا تم میں سے جان بوجھ کر پس اسکو بدلہ دینا ہوگا جتنا اس نے قتل کیا ہے جانوروں میں سے اس نے یہاں ذکر کیا ہے لفظ قتل نہ ذبح کیونکہ قتل عام تر ہے ان الفاظ کیلئے کیونکہ روح کی قوت ہونا تمام وجوہ پر ممنوع ہے۔

(مفردات) فائدہ لفظ قتل عام ہے جہاد اور مدافعت اور مقابلہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اس لئے ذکر کی گئی ہیں وہ آیات جو وارد ہوئی ہیں قتل انبیاء کے بارہ میں مدافعت اور سخت

وَالْمُقَاتِلَةُ بِكَسْرِ التَّاءِ الَّذِينَ يَبْلُغُونَ الْقِتَالَ
وَفِي الصِّحَاحِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ لِلْقِتَالِ
وَقَتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا فَإِنَّهُ لَمْ يَدْفَعِ اللّٰهُ
عَنْهُ وَقَاتَلُوا فُلَانًا قَتَلَهُ اللّٰهُ أَيْ
أَبْعَدُوهُ كَمَنْ قُتِلَ وَاحْسِبُوهُ فِي عِدَادِ
مَنْ مَاتَ وَهَلَكَ وَلَا تَعُدُّوهُ وَإِيَّاهُمْ
وَلَا تَنْصُرُوا عَلَى قَوْلِهِ وَمِنْهُ الْحَدِيثُ
إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخِرَ
مِنْهُمَا أَيْ أَبْطِلُوا دَعْوَتَهُ وَاجْعَلُوهُ
كَمَنْ قَدْ مَاتَ اهـ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا قَتَلُوهُ
يَقِينًا أَيْ لَمْ يَقْتُلُوا بِهِ عِلْمًا وَقَالَ الْفَرَّاءُ
الْمَعْنَى هٰذَا لِلْعِلْمِ لَمَا تَقُولُ قَتَلْتُهُ عِلْمًا
وَقَتَلْتُهُ يَقِينًا لِلرَّأْيِ وَالْحَدِيثِ وَأَمَّا
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ
فَهُوَ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الزَّجَّاجُ
الْمَعْنَى مَا قَتَلُوا عِلْمَهُمْ يَقِينًا كَمَا تَقُولُ
أَنَا قَتَلْتُ الشَّيْءَ عِلْمًا تَاوِيلُهُ أَيْ أَعْلَمُ
عِلْمًا تَامًّا (تاج) وَقَوْلُهُ ثُمَّ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ
لَفْظُهُ دُعَاءٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى
إِيجَادٌ ذٰلِكَ وَقَوْلُهُ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ
قِيلَ مَعْنَاهُ لِيَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَقِيلَ
مَعْنَاهُ إِمَاطَةُ الشَّهَوَاتِ وَعَنْهُ
اسْتُعِيرَ عَلَى سَبِيلِ الْمُبَالَغَةِ قَتَلْتُ الْخَمْرَ

اور مقاتلۃ تا کی زیر سے ان لوگوں کو کہتے ہیں جو لڑائی
کے مستعد ہوتے ہیں اور صحاح میں ہے وہ لوگ جو
مصلح جنگ ہوتے ہیں قتل اللہ فلانا فانہ کذا یعنی اللہ
نے شر سے بچایا ایضاً یعنی کر دو اس کو اسکی منہ میں کو
اللہ قتل کرے اور سمجھو اس کے مردوں کی گنتی میں اور
تیاری نہ کرو اس کے مقابلہ کی اور اسکی بات پر مت جاؤ
اور اس سے حدیث ہے جب بیعت کیجاوے دو
خلیفوں کی پس آخری کو مار ڈالو پس اسکی دعوت کو باطل
کر دو اور کر دو ایسا کہ گویا مر گیا اور اس کا قول وما قتلوہ
یقینا یعنی نہیں احاطہ انہوں کو اس کے علم کا اور کہا
فراء نے ضمیر یہاں علم کے لئے ہے جیسا کہ تو
کہے میں نے خوب جانا اور یقین کیا رائے کیلئے
اور حدیث کے لئے اور لیکن جو اس کے قول میں
ہے اور نہ قتل کیا اس کو انہوں نے اور نہ صلیب پر
مارا اس کو پس یہ عیسے علیہ السلام کے لئے ہے اور
کہا زجاج نے نہیں قتل کیا انہوں نے اس کو یقینی
طور پر جیسا تو کہتا ہے یعنی نہیں جانتا ہوں خوب جاننا
(تاج) قتل کئے گئے اٹکل کرنیوالے بددعا ہے انپر
اور یہ اللہ کی ایجاد ہے اور اس کا قول پس قتل کرو
اپنے آپ میوں۔ کہا گیا ہے اس کے معنے ہیں
بعض تمہارا بعض کو اور کہا گیا اس کے معنے
ہیں خواہشوں کا مٹا دینا اور مبالغہ کے
طور پر استعارہ کہا گیا ہے قتل کیا میں نے شراب کو

بِفَتْحِ الْقَافِ وَ سُكُوْنِ الْحَاءِ وَهُوَ الْكَبِيْرُ الْهَرِمُ لَمْ نَذْكُرْ لَهُ بَابَ الْقَافِ وَحَرْفَ الْحَاءِ لِيَكُوْنَ مَعْلُوْمًا

قاف کے زبر سے اور حا کی سکون سے اور وہ بوڑھا آدمی ہوتا ہے ہم نے ذکر نہیں باب قاف اور حرف حا کا یوجہ معلوم ہونے کے

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ الدَّالِ

قاف کا باب حرف دال کے ساتھ

قِدَدًا ۝ قَالَ تَعَالٰى طَرَآئِقَ قِدَدًا اَیْ فِرَقًا مُخْتَلِفَةَ الْاَهْوَآءِ وَاحِدُ الْقِدَدِ قِدَّةٌ وَاَصْلُهٗ فِی الْاَدِیْمِ یُقَالُ لِکُلِّ سَاقِطَةٍ قِدَّةٌ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اَیِ اجْتَذَبَتْهُ مِنْ وَّرَآئِهٖ فَانْقَدَّتْ قَمِیْصُهٗ وَالْقَدُّ الشَّقُّ طُوْلًا وَالْقَطُّ الشَّقُّ عَرْضًا تَقُوْلُ قَدَدْتُّهٗ قَدًّا مِنْ بَابِ قَتَلَ اَیْ شَقَقْتُهٗ طُوْلًا وَمِنْهُ قَدَدْتُّ فِیْهِ بِمَعْنَی قَطَعْتُ فِیْهِ بِالْقَدِّ فَانْقَدَّ وَمِنْهُ حَدِیْثُ عَلِیٍّ رض کَانَ اِذَا تَقَاوَلَ قَدَّ وَاِذَا تَقَاصَرَ قَطَّ اَیْ قَطَعَ طُوْلًا وَقَطَعَ عَرْضًا وَقَدْ حَرْفٌ یَخْتَصُّ بِالْفِعْلِ وَالنَّحْوِیُّوْنَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ لِلتَّوَقُّعِ وَحَقِیْقَتُهٗ اَنَّهٗ یَخْتَصُّ اِذَا دَخَلَ عَلٰی فِعْلٍ مَاضٍ فَاِنَّمَا یَدْخُلُ عَلٰی کُلِّ فِعْلٍ مُتَجَدِّدٍ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا اِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ سَمِعَ اللّٰهُ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ وَغَیْرُ ذٰلِکَ وَاَمَّا قَدْ لَا یَصِحُّ اَنْ یُّسْتَعْمَلَ فِیْ اَوْصَافِ اللّٰهِ تَعَالٰی

قِدَدًا ۝ فرمایا طریقے قدد یعنے فرقے مختلف خواہشوں والے واحد قدد کی قدت اور اصل اسکی دھوڑی کی بابت اس کے ہر ٹکڑے کو قدۃ کہتے ہیں اور اس کا قول وقدت قمیصہ من دبر کو معنے ہیں اسکی قمیص اس نے پیچھے سے پھاڑ دی پس وہ پھٹ گئی اور لمبائی میں چیر کر ٹکڑے قد کہتے ہیں اور چوڑائی میں قط کہلاتا ہے تو کہتا ہے قددتہ قدا باب قتل سے یعنی میں نے اس کو پھاڑا اور اسمیں پڑا جاتا ہے پس کہا جاتا ہے میں نے پھاڑا اس کو برابر دو ٹکڑوں میں پس پھٹ گیا اور اسی سے حضرت علی کی حدیث ہے جب لمبا ہوتا تھا تو قد، اور جب چھوٹا ہوتا تھا تو قط یعنی جب لمبا ہوتا تھا تو قد، اور جب چھوٹا ہوتا تھا تو قط اور قد حرف ہے جو مختص ہے ساتھ فعل کے اور نحوی کہتے ہیں جو یہ فعل پر آتا ہے جو واقعہ ہونیوالا ہو اور حقیقت اسکی یہ ہے کہ یہ مختص ہے جب ماضی پر داخل ہوتا ہے پس تحقیق ہر نئے فعل پر جیسے اللہ کا قول تحقیق احسان کیا ہے اللہ نے ہم پر تحقیق تھا تم ہم لیکن تحقیق راضی ہوا اللہ تحقیق رجوع فرمایا اللہ اور غیر اور لیکن قد صحیح نہیں ہوتا کہ استعمال کیا جائے اللہ تعالیٰ کی اوصاف

وَالْمُقَابَلَةِ الشَّدِيْدَةِ وَلَوْ كَانَ الْمَعْنٰى بِمَعْنَى الْقَتْلِ الْخَارِجِ اَى الْمَوْتُ يَكُوْنُ فِيْهِ اِشْكَالٌ وَهُوَ لَوْ قُلْنَا لَفْظُ النَّبِيِّيْنَ عَامًّا فَجَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ مَاتُوْا وَلَوْ قُلْنَا بَعْضُهُمْ فَيَرِدُ اِشْكَالٌ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ فَلِهٰذَا لَفْظُ قَتْلِ الْاَنْبِيَاءِ بِمَعْنَى الْمُقَابَلَةِ الشَّدِيْدَةِ وَالْمُدَافَعَةِ لَا غَيْرُ. لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْقَافِ وَحَرْفَ النُّوْنِ وَالْجِيْمِ لِبُطْلَانِ مَعْلُوْمًا

مقابلہ کے معنے ہیں اور اگر ہوں معنے خاص قتل کے معنے ہیں یعنی موت کے معنے میں اسمیں کئی مشکلیں ہیں اور وہ یہ اگر ہم کہیں لفظ نبیین کا عام ہو پس تمام انبیا قتل نہیں ہوئے اگر بعض مراد ہوں تو اشکال آتا ہے اس کے قول خاتم النبیین میں پس اسی لئے قتل الانبیاء کا لفظ سخت مقابلہ اور مدافعت کے معنے میں آتا ہے

ہم نے ذکر نہیں باب القاف اور حرف النون اور جیم کو چونکہ معلوم ہونے کے

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ الْحَاءِ

قاف کا باب حرف حا کے ساتھ

قَحْمٌ اَلْاِقْتِحَامُ اَلدُّخُوْلُ فِي الشَّيْءِ بِشِدَّةٍ وَقُوَّةٍ يُقَالُ اِقْتَحَمَ عَقَبَةً اَوْ وَهْدَةً اَى رَمٰى بِنَفْسِهٖ فِيْهَا قَالَ تَعَالٰى فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ اَى لَمْ يُقْتَحِمْهَا اَى لَمْ يُجَاوِزْهَا وَلَا فِي الْمَاضِيْ بِمَعْنٰى لَمْ مَعَ الْمُسْتَقْبَلِ وَقَوْلُهٗ مُقْتَحِمُوْنَ مَعَكُمْ اَى دَاخِلُوْنَ مَعَكُمْ بُكْرَةً وَالْقُحْمَةُ بِالضَّمِّ الْمُهْلِكَةُ وَالْجَمْعُ قُحَمٌ كَغُرْفَةٍ وَغُرَفٍ وَيَقْتَحِمُوْنَ فِي النَّارِ يَقَعُوْنَ فِيْهَا وُقُوْعَ مُقْتَحِمٍ وَالْمُقْتَحِمَاتُ الذُّنُوْبُ الْعِظَامُ الَّتِيْ يَسْتَحِقُّ بِهَا صَاحِبُهَا دُخُوْلَ النَّارِ وَفِيْ حَدِيْثِ الْغَنَائِمِ وَلَا سَهْمَ لِلْقُحَمِ

قحم۔ اقتحام سختی اور قوت سے کسی شے میں داخل ہونا کہا جاتا ہے اقتحم عقبۃ اور وھدۃ یعنی اپنے نفس کو اس مصیبت میں ڈالدیا فلا اقتحم العقبۃ یعنے اپنے آپ کو اسمیں داخل نہیں کیا اور لا ماضی کے ساتھ لم کے معنے میں آتا ہے استقبال کے ساتھ اور اس کا قول مقتحم معکم یعنی تمہارے ساتھ داخل ہونگی صبح کو قحمہ پیش سے ہلاکت اور جمع قحم ہے جیسا غرفہ اور غرف و یقتحمون فی النار یعنی اسمیں داخل ہوتے ہیں داخل ہونا بڑے بڑے گناہوں میں داخل ہونیوالے اور ہونیوالیوں کی طرح وہ گناہ جن کے مستحق ان کے صاحب ہونگے آگ میں داخل ہونے اور حدیث الغنائم میں اور نہیں حصہ قحم کے لئے

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَیْ لَنْ نُّضَيِّقَ
عَلَيْهِ رِزْقَهٗ وَالْمُرَادُ اَنَّا نَرْزُقُهٗ مِنْ
غَيْرِ تَضْيِيْقٍ سَوَاءٌ كَانَ مُقِيْمًا بَيْنَ
قَوْمِهٖ اَوْ مُهَاجِرًا مِنْهُمْ وَالْاَشْبَهُ
الضِّيْقُ وَقَدْ يُقَالُ وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ
رَبُّهٗ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ
اَهَانَنِ قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْعَلِيٍّ قَرَاَ اَبُوْجَعْفَرٍ
وَابْنُ عَامِرٍ بِالتَّشْدِيْدِ بِاِزَاءِ الْمَعْنٰى
ثُمَّ اَقْسَمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَحْوَالَ الْبَشَرِ فَقَالَ
اَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ اَیْ
اِخْتَبَرَهٗ وَاَمْتَنَّهٗ بِالنِّعْمَةِ وَالْكَرَامَةِ
بِالْمَالِ وَنَعَّمَهٗ بِمَا وَسَّعَ عَلَيْهِ مِنْ اَنْوَاعِ
الْاَفْضَالِ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَكْرَمَنِ اَیْ
فَيَفْرَحُ بِذٰلِكَ وَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَعْطَانِيْ
وَهٰذَا لِكَرَامَتِيْ عِنْدَهٗ وَمَنْزِلَتِيْ لَدَيْهِ
يَحْسَبُ اَنَّهٗ كَرِيْمٌ عِنْدَ اللّٰهِ حَيْثُ
وَسَّعَ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ
بِالْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ فَقَدَرَ عَلَيْهِ اَیْ ضَيَّقَ
وَقَتَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ وَجَعَلَهٗ عَلٰى قَدْرِ
الْبُلْغَةِ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَهَانَنِ فَيَظُنُّ
اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ اَمَانَةُ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ رَبِّيْ
اَذَلَّنِيْ بِالْفَقْرِ قَالَ تَعَالٰى كَلَّا اَیْ لَيْسَ
الْاَمْرُ كَمَا ظَنَّ فَاِنِّيْ لَا اُهِيْنُ الْمَرْءَ

پس اس نے یقین کرلیا کہ ہم اسپر تنگی نہیں کریں گے
اسکو رزق کی اور مراد ہے کہ ہم اسکو رزق دینگے بغیر
تنگی کرنے خواہ اپنی قوم میں ہو خواہ ان سے چلا جاوے
قدر ضیق کو کہتے ہیں اور اس کا قول اور لیکن جب خدا
اس سے امتحان نہیں چاہتا ہے تو اسپر اس کا رزق
تنگ کر دیتا ہے پس کہتا ہے میرے رب مجھے ذلیل
کیا کہا شیخ ابوعلی نے پڑھا ابو جعفر اور ابن عامر نے
قدر شد سے ہے اور اس کے معنے ہیں قسم
کھائی اللہ نے بشر کے احوال کی پس فرمایا لیکن انسان
جب اس کو ابتلا میں ڈالتا ہے اس کا رب یعنی اس کا
امتحان لیتا ہے ساتھ نعمت کے اور معزز کرتا ہے
ساتھ مال کے انعام کیا ساتھ اس کے جو اللہ نے اسپر قسم قسم
فضیلتیں کھولدیں پس کہتا ہے میرے رب نے مجھے معزز کیا
یعنی خوش ہوتا ہے ساتھ اس کے اور کہتا ہے میرے
رب نے مجھے دیا اور یہ میرا منزلہ اور کرامت اس کے پاس
ہے کیونکہ وہ کریم ہے اللہ کو حضور کیونکہ اسپر اللہ نے
دنیا کھولی ہے اور لیکن جب امتحان لیتا ہے اسکا ساتھ
فقر اور فاقہ کے تو اس پر اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے
سوافق حاجت کے پس کہتا ہے میرے رب نے میری اہانت
کی پس وہ یقین کرلیتا ہے اور کہتا ہے میرے رب نے
مجھے ذلیل کیا ساتھ فقر کے ہرگز ایسا امر نہیں
ہے جیسا کہ وہ گمان کرتا ہے پس تحقیق
میں پرواہ نہیں کرتا مرد اس کی

الدَّالِ تَبَّتْ فَيُقَالُ قَدْ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى قَدْ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنَ مِنْكُمْ مَّرْضٰى كَانَ ذٰلِكَ مُنْتَاوٌ لَا لِلْمَرْضٰى فِي الْمَعْنٰى كَمَا اَنَّ النَّفْيَ فِيْ قَوْلِكَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَاِذَا دَخَلَ قَدْ عَلَى الْمُسْتَقْبَلِ مِنَ الْفِعْلِ فَذٰلِكَ الْفِعْلُ يَكُوْنُ فِيْ حَالَةٍ دُوْنَ حَالَةٍ نَحْوُ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ اَيْ قَدْ يَتَسَلَّلُوْنَ اَحْيَانًا فِيْ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَقَدْ وَقَطْ يَكُوْنَ اِسْمًا لِلْفِعْلِ نَحْوُ حَسْبُ يُقَالُ قَدْنِيْ كَذَا وَقَطْنِيْ وَحَكَى الْفَرَّاءُ قَدْ زَيْدًا وَجَعَلَ ذٰلِكَ مُفِيْدًا عَلٰى مَا سُمِعَ مِنْ قَوْلِهِمْ قَدْنِيْ وَقَدْكَ وَصَحِيْحٌ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يُسْتَعْمَلُ مَعَ الظَّاهِرِ وَاِنَّمَا جَاءَ عَنْهُمْ فِي الْمُضْمَرِ (مضمرات) قَدْرٌ قَالَ تَعَالٰى يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ اَيْ يُقَتِّرُ يُقَالُ قَدَرَ عَلَى الْاِنْسَانِ رِزْقَهٗ قَدْرًا مِثْلُ قَتَرَ وَضَيَّقَ رِزْقَهٗ عَلَيْهِ وَقَوْلُهٗ عَلٰى اَمْرٍ قُدِرَ سَاَقَ عَلٰى حَالٍ قَدَّرَهَا اللّٰهُ كَيْفَ يَشَاءُ وَقِيْلَ عَلٰى حَالٍ جَاءَتْ مُقَدَّرَةً مُسْتَوِيَةً وَهُوَ اِنْ قَدَّرْنَا اُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ بِقَدْرِ مَا اُخْرِجَ مِنَ الْاَرْضِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى

پس کہا جائے تھا اللہ علیم حکیم اور لیکن اس کا قول جان لیا اللہ کہ تم میں ضرور مریض ہوں گے تھا یہ لینے والا مریضوں کو معنے میں جیسا کہ نفی تیرے قول میں نہیں جانا اللہ نے زید کو نکل جاتا ہے اور مقدر ہونے اس کے کہ نکل جائے ہیں انہیں سے جن کو اللہ نے جانا اور نہیں نکلنا زید اس سے جو اللہ نے جانا اور جب قد فعل مستقبل پر داخل ہووے پس یہ فعل ہوتا ہے کسی کسی حالتوں جیسے تحقیق اللہ جان لیگا ان لوگوں کو جو کہ سرک جاتے ہیں یعنی کبھی کبھی نکل جاتے ہیں اس سے جو جانا اللہ نے اور قد اور قط اسم ہوتا ہے فعل کیلئے جیسے جب کہا جاتا ہے مجھے اتنا ہی کافی ہے اور حکایت کیگئی ہے قدی اور بیان کیا فراء قد زیدا یعنی بس کر بس کر زید اور کہا یہ مفید جو عرب کے محاورے سنا گیا ہے قدنی اور قدک اور صحیح ہے کہ یہ استعمال نہ کیا جاوے ساتھ ظاہر کے اور مضمر وہ بولا کرتے ہیں (مفردات) قَدْرٌ۔ فرمایا کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جس کے چاہتا ہے ساتھ اندازہ کے یعنی تنگ کرتا ہے کہا جاتا ہے قدر یعنی اندازہ سے دیا انسان پر اس کا رزق تنگ کرنا جیسا تنگ کیا اور تنگ کر دیا اس کا رزق اس پر اور اس کا قول علی امر قد قدر یعنی ایسے حال پر جو مقرر کر چکا ہے جبکہ وہ چاہتا ہے اور کہا گیا ہے ایسے حال پر جو مقدر اور معین ہو کر آیا اور وہ یہ ہے تحقیق وہ اندازہ سے زمین اگاتی ہے جسقدر آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے برابر برابر

لِلْقُدْرَةِ يُقَالُ قَدَرْتُ عَلَى كَذَا اَخَذْتُ
قُدْرَتَهُ قَالَ تَعَالٰى لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى
شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَسَالَتْ
اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا اَىْ بِقَدْرِ الْمَكَانِ
الْمُقَدَّرِ لِاَنْ يَسَعَهَا وَقُرِئَ بِقَدَرِهَا
اَىْ تَقْدِيْرِهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَغَدَوْا
عَلٰى حَرْدٍ قَادِرِيْنَ اَىْ قَاصِدِيْنَ اَىْ
مُعَيَّنِيْنَ لِوَقْتٍ قَدَّرُوْهُ وَلِذٰلِكَ قَوْلُهٗ
فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
وَقَدِّرْ فِى السَّرْدِ اَىْ اِحْكِمْهُ وَقَوْلُهٗ فَاِنَّا
عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ وَمِقْدَارُ الشَّيْءِ
لِلشَّيْءِ الْمُقَدَّرِ لَهٗ وَبِهٖ وَقْتًا كَانَ اَوْ زَمَانًا
اَوْ غَيْرَهُمَا قَالَ تَعَالٰى وَقُدِّرَ سِيْنَ
قُدُسٌ التَّقْدِيْسُ التَّطْهِيْرُ قَالَ تَعَالٰى
نُقَدِّسُ لَكَ اَىْ نُطَهِّرُ الْاَشْيَآءَ اِرْتِسَامًا
لَكَ وَقِيْلَ نُقَدِّسُكَ اَىْ نَصِفُكَ بِالتَّقْدِيْسِ
وَقِيْلَ نُطَهِّرُ اَنْفُسَنَا لَكَ وَقِيْلَ نُطَهِّرُكَ
عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاَيَّدْنَاهُ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ بِضَمَّتَيْنِ وَاِسْكَانُ الثَّانِىْ تَخْفِيْفًا اَىْ
جِبْرِيْلَ لِمَا جَآءَتْ بِهِ الْاٰيَاتُ وَلِذٰلِكَ قَوْلُهٗ قُلْ
نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ يَعْنِىْ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ
اللّٰهِ يُنْزِلُ بِالْقُدُسِ مِنَ اللّٰهِ اَىْ بِمَا يُطَهِّرُهُمْ بِهٖ نُفُوْسَنَا
مِنَ الْغُرُوْرِ وَالْجَهَالَةِ وَالتَّوْفِيْقِ الْاِلٰهِىِّ وَبَيْتُ الْمُقَدَّسِ
يُشَدَّدُ وَيُخَفَّفُ الَّذِىْ يَتَطَهَّرُ بِهٖ مِنَ الذُّنُوْبِ عَمَّا

کہ وہ قدرت کے لئے تکلیف اور کسر دیا گیا ہے
کہتے ہیں فرمایا وہ طاقت نہیں رکھتے کسی شے پر
جو انہوں نے کمایا اور اس کا قول پس نہ پڑیں
وادیاں اپنے قدر کے موافق یعنی جتنی جگہ وہ
گھیر سکتا ہے اور پڑا گیا ساتھ اپنے قدر کے
یعنی اندازہ کے اور اس کا قول اور گئے صبح کو دل
پر قدرت رکھتے ہوئے یعنی ارادہ کرنیوالے جب
انہوں نے اندازہ کیا تھا اور ایسا ہی اسکا قول
پس مل گیا پانی ایک بات پر جو اس کے مقرر کیگئی
تھی اور اس کا قول قدر فی السرد یعنی مضبوط کر اسکو
اور اس کا قول تحقیق ہم اوپر قدرت رکھنے والے ہیں ان
شے کا اندازہ شے کے لئے جو ہے جو اندازہ کیا گیا
ہے اس کے لئے اور ساتھ اسکی وقت ہو یا زمانہ یا سوا
انکو فرمایا ایسوں میں جنکی مقدار ہر ایک ہے اور قدر کشادگی
کو ساتھ ہانڈی کو کہتے ہیں جسمیں گوشت اور کھانا پکایا جاتا
ہے اور اسکی جمع قدور ہے فرمایا اور دیگیں گاڑی گئی ہیں قدس
قدس تقدیس تطہیر کو کہتے ہیں فرمایا ہم تیری تقدیس کرتے ہیں
یعنی ہم اپنی کرتوتوں میں اشیاء کو تیری واسطے اور کہا گیا ہے تجھ کو
قرار دیتے ہیں ساتھ تقدیس کے اور کہا گیا ہم تیری ہی تطہیر کرتے ہیں
اور کہا گیا ہم تجھ کو پاک سمجھتے ہیں ان باتوں سے جو تیری لائق
نہیں ہیں اور اس کا قول اور ہم نے اسکی تائید کی ساتھ روح
القدس کے ساتھ دو پیشوں کے یا دوسرے
سکون کے ساتھ یعنی جبرئیل کے ساتھ جیسا کہ روایت میں ہے اور اسکا
قول یعنی روح القدس جبرئیل علیہ السلام سے اللہ کی طرف سے
ساتھ اسکے کہ وہ پاک کرتا ہے ساتھ اسکے ہمارے نفوس کو
گمراہی اور جہالت اور توفیق الٰہی سے اور بیت المقدس
کو تشدید اور تخفیف کے ساتھ کہتے ہیں جو پاک کیا جاتا ہے
گناہوں سے اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی طرف نسبت دیجاتی ہے

عرصہ قَالَ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ وَالْقِدْرُ بِكَسْرِ الْقَافِ اِسْمٌ لِمَا يُطْبَخُ فِيْهِ اللَّحْمُ وَالطَّعَامُ وَجَمْعُهٗ قُدُوْرٌ

لِكَرَامَتِهٖ وَلَا أَفْقُرُهٗ لِهَانَتِهٖ عِنْدِيْ
وَلٰكِنْ أُوَسِّعُ عَلٰى مَنْ أَشَاءُ وَأُضَيِّقُ
عَلٰى مَنْ أَشَاءُ بِحَسَبِ مَا تُوْجِبُهُ حِكْمَتِيْ
وَيَقْتَضِيْهِ صَلَاحِيْ ابْتِلَاءً بِالسَّرَّاءِ وَإِنَّمَا
الْإِكْرَامُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ يَكُوْنُ بِالطَّاعَةِ
وَالْإِهَانَةُ تَكُوْنُ بِالْمَعْصِيَةِ ثُمَّ بَيَّنَ
سُبْحَانَهٗ مَا يَسْتَحِقُّ بِهِ الْهَوَانَ بِقَوْلِهٖ
بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ إِلٰى آخِرِ الْآيَاتِ
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْآنَ
جُمْلَةً وَاحِدَةً فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ إِلٰى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ كَانَ
يُنَزِّلُهٗ جِبْرِيْلُ نُجُوْمًا ثَلَاثَ آيَاتٍ وَخَمْسَ آيَاتٍ
إِلٰى آخِرِ ثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَقَوْلُهٗ
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ أَيْ مَا عَظَّمُوْهُ
حَقَّ عَظَمَتِهٖ وَالْقَدِيْرُ هُوَ الْفَاعِلُ
لِمَا يَشَاءُ عَلٰى قَدْرِ مَا تَقْتَضِي الْحِكْمَةُ
لَا زَائِدًا عَلَيْهِ وَلَا نَاقِصًا عَنْهُ وَلِذٰلِكَ
لَا يَصِحُّ أَنْ يُّوْصَفَ بِهٖ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى
قَالَ تَعَالٰى إِنَّهٗ عَلٰى مَا يَشَاءُ قَدِيْرٌ وَالْمُقْتَدِرُ
يُقَارِبُهٗ قَالَ تَعَالٰى عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ
لٰكِنْ قَدْ يُوْصَفُ بِهِ الْبَشَرُ وَإِذَا اسْتُعْمِلَ
فِي الْبَشَرِ فَمَعْنَاهُ الْمُتَكَلِّفُ وَالْمُكْتَسِبُ

کرامت کے سبب سے اور لیکن میں وسعت
دیتا ہوں جس کو چاہتا ہوں تنگی کرتا ہوں اوپر
جس کے چاہتا ہوں حسب اس کے جو واجب کرتی
ہے حکمت اقتضا کرتی ہے میرا صلاح ساتھ استحقاق
کے بطور شکر کے اور اکرام حقیقی طور پر طاعت سے
ملتا ہے اور اہانت معصیت سے ہوتی ہے پھر بیان کیا
اللہ نے جو ذلت کا مستحق ہوتا ہے بلکہ تم یتیم کی عزت
نہیں کرتے آخر تک اور اس کا قول ہم نے نازل کیا
اس کو قدر کی رات میں کہا ابن عباسؓ نے اتارا
اللہ نے قرآن کو ایک ہی دفعہ لوح محفوظ سے
آسمان میں لیلۃ القدر کو اتارا تھا جبرائیلؑ تھوڑا
تھوڑا اور تمام قرآن شریف از اول تا آخر
تیئیس ۲۳ برس میں اترا ہے اور اس کا قول اور
انہوں نے اللہ کے قدر کرنے کی قدر نہ
کی یعنے اسکی عظمت اچھی طرح سے اندازہ کی اور
قدیر کرنیوالا ہوتا ہے واسطے جس کے چاہتا ہے
جسقدر حکمت تقاضا کرتی ہے نہ اس سے زائد
اور نہ اس سے کم اور اسی لیے صحیح نہیں ہے
کہ اس کے ساتھ موصوف ہو سوائے اللہ کے
فرمایا وہ اپنے ارادوں کو کرنیوالا ہے اور المقتدر
اس کے قریب ہے فرمایا مقتدر بادشاہ کے پاس
لیکن بشر بھی اس سے موصوف ہو سکتا ہے اور جب
انسان کے لیے استعمال کیا جاوے تو اس کے معنی ہونگے

وقرئ لا تقدموا قال الزجاج معناه
إذا أمرتم بأمر فلا تفعلوه قبل الوقت
الذي أمرتم أن تفعلوه فيه وجاء
في التفسير أن رجلا ذبح يوم النحر
قبل الصلوة فتقدم قبل الوقت فانزل
الآية واعلم أن ذلك غير جائز وقال
الزجاج في قوله ولقد علمنا المستقدمين
منكم في طاعة الله والمستأخرين
فيها والقدمة من الغنم التي تكون
إمام الغنم في الرعي وقوله تعالى
ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد
علمنا المستأخرين يعني من يتقدم
من الناس على صاحبه في الموت ومن
يتأخر منهم فيه وقيل علمنا المستقدمين
من الأمم وعلمنا المستأخرين وقال
ثعلب معناه من يأتي منكم أولا إلى
المسجد ومن يأتي متأخرا قلت هذا
قريب من قول الزجاج وتقدم من
يديه أي تقدم وقوله عز وجل لا
تقدموا بين يدي الله ورسوله ولا
تقدموا قسره ثعلب فقال من قرأ
تقدموا فمعناه لا تقدموا كلاما قبل
كلامه ومن قرأ لا تقدموا فمعناه

اور پڑھا گیا لا تقدموا کہا زجاج نے اس کے
معنے جب تم حکم کئے جاؤ کسی امر کے ساتھ
پس مت کرو اس کو پیشتر اس وقت سے جو
تم کئے گئے یہ کہ کرو تم اسمیں اور آیا تفسیر میں تحقیق
ایک آدمی نے ذبح کیا قربانی کے دن نماز سے
پہلے پس پیشدستی کی پیشتر وقت کے پس اللہ نے
اتاری آیت اور جان لے کہ یہ جائز نہیں ہوا اور کہا
زجاج نے اسکے قول میں اور تحقیق جان لیا ہم نے
تم میں بڑھنے والوں کو اللہ کی طاعت میں اور پیچھے
رہنے والوں کو اور غنم کی قدمہ وہ ہوتی ہے جو کہ بکریوں
کے آگے ہوتی ہیں چرنے میں اور اس کا قول اور ہم نے
جان لیا آگے ہونیوالوں کو اور پیچھے رہنے والوں کو
یعنی جو بڑھتے ہیں لوگوں میں سے اپنے ساتھی پر موت میں
اور جو پیچھے رہتے ہیں اور کہا گیا ہم نے جان لیا پہلے
لوگوں کو اور پچھلوں کو اور کہا ثعلب نے معنے
اس کے جو آتا ہے تم میں سے پہلے مسجد میں
اور جو آتا ہے پیچھے اور قدم بن بدیہ یعنے
آگے بڑھا اور اس کا قول نہ آگے بڑھو اللہ کے
اور رسول کے اور نہ بڑھو
تقصیر کے ثعلب نے کہا جس نے
پڑھا اس کے معنے ہیں بات میں
آگے مت بڑھو اسکی کلام سے پیشتر
اور معنے اس کے نہ پڑھو

وَهُوَ الطَّهَارَةُ وَلِذٰلِكَ الْأَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ
أَيِ الْمُطَهَّرَةُ قَالَ تَعَالَى اُدْخُلُوا الْأَرْضَ
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَحَظِيرَةُ
الْقُدُسِ لِنَحْوِ الْجَنَّةِ وَقِيلَ السَّرِيعَةُ
وَكِلَاهُمَا يَجِيءُ بِالسِّينِ وَبِالشِّينِ وَالْمُقَدَّسُ
بِهٰذَا الْمَعْنَى مِنَ الْأَرْضِ مَكَانٌ وَالْقُدُسُ
وَالْقُدُّوسُ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى هُوَ
الْقُدُّوسُ وَهُوَ الطَّاهِرُ الْمُنَزَّهُ عَنِ
الْعُيُوبِ وَالنَّقَائِصِ وَنَظِيرُهُ سُبُّوحٌ
قَالَ تَغْلِبُ تَقُولُ الْعَرَبُ فِي كُلِّ اسْمٍ جَاءَ عَلَى
فُعُّولٍ فَهُوَ مَفْتُوحُ الْأَوَّلِ إِلَّا السُّبُّوحَ
وَالْقُدُّوسَ فَإِنَّ أَهْلَ الْحِجَازِ يَضُمُّ فِيهِمَا أَكْثَرُ وَقَدْ
يُفْتَحَانِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طُوًى أَيِ الْمُطَهَّرِ وَأَمَّا طُوًى فَاسْمُ
الْوَادِي قَدَمٌ الْقَدَمُ قَدَمُ الرِّجْلِ
وَجَمْعُهُ أَقْدَامٌ قَالَ تَعَالَى يُثَبِّتَ الْأَقْدَامَ
وَبِهِ اعْتُبِرَ التَّقَدُّمُ وَالتَّأَخُّرُ يُقَالُ
قَدَّمَ يُقَدِّمُ وَتَقَدَّمَ يَتَقَدَّمُ وَأَقْدَمَ
يُقْدِمُ وَاسْتَقْدَمَ يَسْتَقْدِمُ بِمَعْنًى
وَاحِدٍ وَفِي التَّنْزِيلِ الْعَزِيزِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

جس کے معنے طہارت ہیں ایسا ہی ارض مقدسہ زمین
مطہر کو کہتے ہیں فرمایا جو پاک زمین جو اللہ نے تمہارے
لئے لکھی ہے۔ حظیرۃ القدس بہشت کو کہتے ہیں اور کہا
گیا ہے کہ اس سے مراد شریعت ہے اور ہر دو صحیح ہے
پس شریعت حظیرہ اس سے قدس یعنی طہارت حاصل
کیجاتی ہے اور داود سے کہنے کے پاس ایک
ٹکڑا ہے جب تو اس سے نکلا تو مجھ پر پہنچیگا اور
مقدس اللہ کے ناموں میں سے ہے

قدوس اسکے اور وہ پاک ہے جہل سے
عجز اور نقصوں سے پاک اور نظیر اسکی
سبوح ہے کہا تغلب نے نقل کرتے ہو ہر ایک
اسم بروزن فعول آیا ہے وہ مفتوح الاول
ہوتا ہے سوائے سبوح اور قدوس کے کیونکہ قبیلہ
اہل حجاز دونوں اکثر ہوتا ہے اور کبھی مفتوح بھی
آتے ہیں پس اس کا قول پاک میدان میں
یعنی مطہر میدان جس کا نام طوی ہے اور
وہ ایک وادی کا نام ہے۔ قدم قدم
پاؤں کا قدم اور اسکی جمع اقدام ہے فرمایا ثابت
کرے ساتھ اس کے قدموں کو اور اسی سے
تقدم اور تاخر کا اعتبار کیا گیا ہے کہا جاتا ہے
قدم یقدم اور اقدم یقدم اور استقدم یستقدم ایک
معنے میں اور قرآن میں ہے اے ایمان والو اللہ
اور رسول کے آگے مت بڑھو

اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ	تمہاری طرف وعید اور اس کا قول لا یستقدمون
اَىْ لَا يَزِيْدُوْنَ تَاَخُّرًا وَلَا تَقَدُّمًا وَقَوْلُهٗ	یعنی نہ اسکو آگے کر سکتے ہیں اور نہ پیچھے اور اسکا قول اور
وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَآثَارَهُمْ اَىْ مَا فَعَلُوْا	ہم لکھتے ہیں جو آگے بھیجتے ہیں اور ان کے قدم جو انہوں نے کیا اسکو
قَبْلُ	پہلے سے
بَابُ الْقَافِ حَرْفُ الدَّالِ	**قاف کا باب حرف دال کے ساتھ**
قَذَفَ اَلْقَذْفُ الرَّمْىُ الْبَعِيْدُ وَالْاِعْتِنَاءُ	**قذف** قذف۔ دور سے پھینکنے کو کہتے ہیں اور بعید کا اعتبار
الْبُعْدِ فِيْهِ قِيْلَ مَنْزِلٌ قَذَفٌ وَقَذِيْفٌ	ہوتا ہے اسمیں کہا گیا منزل قذف و قذیف
وَبَلْدَةٌ قَذُوْفٌ اَىْ بَعِيْدَةٌ وَقَوْلُهٗ	و بلدۃ قذوف یعنی دور کا شہر اور اس کا قول پس ڈالدے
فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ اَىْ اُطْرَحِيْهِ فِيْهِ	تو اس کو دریا میں یعنی پھینکدے اسمیں اور فرمایا اور
وَقَالَ وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ	ڈالا گیا ان کے دلوں میں رعب اور فرمایا ہم مارتے
وَقَالَ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ وَقَالَ وَيُقْذَفُوْنَ	ہیں حق سے باطل کو اور فرمایا پھینکے جاتے ہیں
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَاسْتُعِيْرَ الْقَذْفُ	ہر طرف سے دھتکارے ہوئے اور قذف استعارہ
لِلشَّتْمِ وَالسَّبِّ كَمَا اسْتُعِيْرَ الرَّمْىُ لَهٗ	کالی اور عیب کا کیا جاتا ہے جیسا کہ رمی کا استعارہ
فِى الْحَدِيْثِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِىْءٌ	جیسا کہ حدیث میں جو تہمت لگائے اپنی لونڈی کو اور وہ بری ہو
مِمَّا قَالَ تَجْلِدُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا	اس سے جو اس نے کہا ہے حد مارونگا قیامت کے دن
بَابُ الْقَافِ حَرْفُ الرَّاءِ	**قاف کا باب حرف راء کے ساتھ**
قَرَّ قَالَ تَعَالَى الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ	**قرار** قرار۔ فرمایا جو کہتے ہیں ہے۔ بخش ہم کو
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ	ہماری بیبیوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک
يَعْنِىْ هَبْ لَنَا مِنْ جِهَتِهِمْ مَا تَقَرُّ	یعنی بخش دے ہم کو اپنی طرف سے جسسے
بِهٖ اَعْيُنُنَا مِنْ صَلَاحٍ وَعِلْمٍ وَتَكْرَارُ الْقُرَّةِ	ٹھنڈی ہوتی ہیں ہماری آنکھیں صلاح سے اور
بِتَكْرِيْرِ الْمُضَافِ اِلَيْهِ فَكَاَنَّهٗ قَالَ هَبْ لَنَا	علم سے اور قرۃ مکرر رکھا ہے پس گویا اس نے کہا بخشدے
فِيْهِمْ سُرُوْرًا وَفَرَحًا وَمِثْلُهٗ قَوْلُ الشَّاعِرِ	ہمکو انمیں سرور اور خوشی اور اسکی مثل اس کا قول

لَا تُقَدِّمُوا قَبْلَهُ وَقَالَ الزَّجَّاجُ تُقَدِّمُوا
وَتُقَدِّمُوا بِمَعْنًى (لسان العرب) وَقَوْلُهُ
يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَوْرَدَهُمُ
النَّارَ أَيْ يَتَقَدَّمُهُمْ إِلَى النَّارِ مَصْدَرُهُ
الْقِدْمُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا
أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ
أَيْ سَابِقَةَ خَيْرٍ وَأَثَرَ حَسَنًا قَالَ
الْأَخْفَشُ هُوَ التَّقْدِيمُ كَأَنَّهُ قُدِّمَ خَيْرًا
وَكَانَ لَهُ فِيهِ تَقْدِيمٌ وَكَذٰلِكَ الْقُدَّامُ
بِالضَّمِّ وَالتَّشْدِيدِ وَالْمُقَدَّمُ هُوَ الَّذِي
يُقَدِّمُ الْأَشْيَاءَ وَيَضَعُهَا فِي مَوَاضِعِهَا
فَمَنِ اسْتَحَقَّ التَّقْدِيمَ قَدَّمَهُ وَهُوَ
اِسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْقَدِيمُ
عَلَى الْإِطْلَاقِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ
الرَّاغِبُ وَقَدْ وَرَدَ فِي وَصْفِ اللّٰهِ تَعَالَى
بِمَا قَدِيمُ الْإِحْسَانِ وَلَمْ يَرِدْ فِي شَيْءٍ
مِنَ الْقُرْآنِ وَالْآثَارِ الصَّحِيحَةِ الْقَدِيمُ
فِي وَصْفِ اللّٰهِ تَعَالَى وَالْمُتَكَلِّمُونَ
يَسْتَعْمِلُونَهُ وَيَصِفُونَهُ بِهِ وَالْأَثَرُ
بِمَا يُسْتَعْمَلُ الْقَدِيمُ يُسْتَعْمَلُ بِاعْتِبَارِ
الزَّمَانِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى كَالْعُرْجُونِ
الْقَدِيمِ اهـ وَقَدْ مُتُّ بِهِ أَعْلَمْتُهُ قِيلَ
وَقْتَ الْحَاجَةِ وَمِنْهُ قَالَ وَقَدْ قَدَمْتُ

اس کے آگے اور کہا زجاج نے تقدموا اور
تقدموا ایک معنے میں آتے ہیں (لسان العرب)
اور اس کا قول آگے اپنی قوم قیامت کے دن پس
داخل کریگا ان کو آگ میں یعنی آگے آگے چلیگا طرف
آگ اور اس کا مصدر قدم ہے اور اس کا پس بشارت
دے موسنوں کی کہ ان کے لئے قدم صدق ہے
ان کے رب کے پاس یعنی نیکی اور عمدہ خوبی کے لئے
بھیجنے والا کہا اخفش نے وہ تقدیم ہے گویا کہ اس نے
آگے بھیجی نیکی اور تھی اس کے لئے اسمیں تقدیم
اور ایسا ہی قدم ساتھ پیش کے اور سکون کے
اور مقدم جو آگے بھیجتا ہے چیزوں کو اور رکھتا ہے
ان کو انکی جگہوں میں پس جو مستحق ہوتا ہے تقدیم کا
اس کا قدم اور وہ اللہ کا ایک نام ہے اور قدیم
کا لفظ اللہ جل شانہ پر بولا جاتا ہے اور کہا
راغب اور تحقیق وارد ہوا ہے اللہ کے وصف
میں اسے ہمیشہ احسان کرنیوالے اور نہیں وارد
ہوا قرآن میں آثار صحیحہ میں کہ قدیم اللہ تعالیٰ کی
وصف ہے اور متکلم اس کو استعمال کرتے
ہیں اور اس کے ساتھ موصوف کرتے ہیں اور اثر
یہ استعمال کیا جاتا ہے زمانہ کے اعتبار سے جیسے
اس کا قول مانند پرانی ٹہنی کھجور کی کے اور
قدمت بہ کے معنے ہیں میں نے بتا دیا حاجت سے
پیشتر اور اسی سے ہے کہا اور میں نے بھیجا

اخر السنة شبه بمستقر المسافر اذا قطع مسيرة او لمنتهى لها من المشارق والمغارب حتى تبلغ اقصاها فذلك مستقرها لانها لا تعدوه او لحدّ لها من مسيرها كل يوم في صانع عجوز وهو المغرب وقوله تعالى لكل نبأ مستقر اى منتهى في الدنيا او في الاخرة تناوله وقوله كل امر مستقر اى منتهى في الدنيا او في الاخرة والقارورة معروفة وجمعها قوارير قال تعالى قواريرا من فضة وقال من قوارير اى من زجاج وقر في مكانه يقر قرارا اذا ثبت ثبوتا جامدا واصله من القر وهو البرد وهو يقتضي السكون والحر يقتضي الحركة وقرئ ..... وقرن في بيوتكن اى بفتح القاف اراد اقررن حذفت الراء الاولى تخفيفا وحولت فتحتها الى القاف فسقطت الف الوصل وقرئ بكسر القاف فهي من قر الرجل يقر اذا ثبت اى اثبتن في بيوتكن وقال الزاجب واصله قررن فحذفت احدى الراءين تخفيفا نحو ظلتم اى ظللتم هـ وقوله تعالى جعل الارض

اپنے ٹھکانہ کیطرف آخری سال تشبیہ دی مسافر کے ٹھکانہ سے جب قطع کرے اپنے راستہ یا مشرق اور مغرب کا منتہی یہانتک کہ پہنچتا ہے اپنی انتہائی حد کو پس یہ اس کا ٹھکانا ہوگا کیونکہ وہ اس سے آگے نہیں جاتا یا اپنی حد سے اپنے چلنے کی جگہ سے ہر روز ہماری آنکھوں کے دیکھنے میں اور وہ مغرب ہے اور اس کا قول ہر ایک خبر کیلئے ٹھکانہ ہے یعنی انتہائی جگہ دنیا میں یا آخرت میں تم اس کو دیکھتے ہو اور اس کا قول ہر کام کے لئے ٹھہرنے کی جگہ ہے یعنی منتہا ہے دنیا میں یا آخرت میں اور قارورہ معروف ہے اور اسکی جمع قواریر ہیں فرمایا شیشے ہیں چاندی سے اور کہا قواریر سے یعنی کچ سے اور ٹھکانا دیا اپنے مکان میں قرار جب خوب گڑ جاوے اور اسکی اصل قر سے ہے اور وہ سردی ہوتی ہے اور سکون کا مقتضی ہے اور گرمی حرکت کا اقتضی کرتی ہے اور پڑھا گیا وقرن فی بیوتکن اور ٹھہرے رہو اپنے گھروں میں یعنی قاف کے زبر سے ارادہ کیا اس سے اقررن کا پہلی راء حذف کیگئی بوجہ تخفیف کے اور اس کا زبر قاف کیطرف پھیر دیا گیا پس گر گیا وصل کا الف اور پڑھا گیا قاف کی زیر سے اور وہ قر الرجل سے ہے جبکہ ثابت ہوگیا یعنی ٹھہرے اپنے گھروں میں اور کہا زاجب نے اور اسکی اصل قررن ہے حذف ہوگئی راء تخفیف کیلئے جیسے ظلتم یعنی ظللتم میں ظللتم تھا اور اسکا قول اور بنایا زمین قرار

قَرَّةَ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ اَيْ فَرَحٍ وَسُرُوْرٍ لِّي
وَلَكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا
وَمُسْتَوْدَعَهَا اَيْ مَاوَاهَا مِمَّا وَجَبَ
الْاَرْضِ وَمَدْفَنَهَا اَيْ مَوْضِعَ قَرَارِهَا
وَمَسْكَنِهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا حَيْثُ كَانَتْ
مُوْدَعَةً قَبْلَ الْاِسْتِقْرَارِ مِنْ اَصْلَابِ
الْاٰبَاءِ وَاَرْحَامِ الْاُمَّهَاتِ وَقَوْلُهٗ وَاَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ
مَقِيْلًا قِيْلَ الْمُرَادُ بِالْمُسْتَقَرِّ الْمَكَانُ الَّذِيْ
يَسْتَقِرُّ فِيْهِ وَالْمَقِيْلُ مَكَانُ الْاِسْتِرَاحَةِ
مَاخُوْذٌ مِّنْ مَكَانِ الْقَيْلُوْلَةِ وَيُحْتَمَلُ
اَنْ يُّرَادَ بِاَحَدِهِمَا الزَّمَانُ اَيْ مَكَانُهُمْ
وَزَمَانُهُمْ اَطْيَبُ مَا يُتَخَيَّلُ مِنَ الْاَمْكِنَةِ
وَالْاَزْمَانِ وَيُحْتَمَلُ الْمَصْدَرِيَّةُ فِيْهِمَا
اَوْ فِيْ اَحَدِهِمَا وَقَوْلُهٗ مُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ
قِيْلَ مُسْتَقَرٌّ فِي الرَّحِمِ اِلٰى اَنْ يُّوْلَدَ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي الْقَبْرِ
اِلٰى اَنْ يُّبْعَثَ وَقِيْلَ مُسْتَقَرٌّ فِيْ بُطُوْنِ الْاُمَّهَاتِ وَمُسْتَوْدَعٌ
فِيْ اَصْلَابِ الْاٰبَاءِ وَقِيْلَ مُسْتَقَرٌّ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ
فِي الدُّنْيَا وَمُسْتَوْدَعٌ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَقِيْلَ
غَيْرُ ذٰلِكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ اَيْ مَوْضِعُ قَرَارٍ وَقَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ
تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا اَيْ لِحَدٍّ لَهَا اَيْ
بِقَدْرٍ مُّؤَقَّتٍ تَنْتَهِيْ اِلَيْهِ مِنْ قُلَّتِهَا

ٹھنڈک میری آنکھ کی اور تیری آنکھ کی یعنی فرح
اور سرور میرے لئے اور تیرے لئے اور اس کا
قول جانتا ہے اس کا ٹھکانا اور اس کے سونپنے
کی جگہ یعنی جائے پناہ روئے زمین پر اور اس کا
مدفن اور اس کے قرار کی جگہ اور اس کا مسکن اور
سونپنے کی جگہ جہاں کہ وہ رکھی گئی تھی ٹھہرنے
سے پہلے پھر باپوں کی اصلاب میں اور ماؤں کے
ارحام میں اور اسکا قول اور جنتی اس دن عمدہ ٹھکانا
میں ہوں گے اور عمدہ ارام میں کہا گیا ہے مستقر سے
مراد وہ مکان ہے جسمیں قرار لیا جاتا ہے اور مقیل
آرام گاہ کو کہتے ہیں قیلولہ کے مکان سے ماخوذ
ہے اور احتمال ہے کہ ان سے زمانہ مراد لیا جائے
یعنی انکے مکان اور زمانہ سب زمانوں اور مکانوں سے
اطیب ہوں گے اور ہر دو یا ایک مصدریت کا بھی
احتمال ہو سکتا ہے اور اس کا قول مستقر اور مستودع
کہا گیا ہے کہ مستقر رحم میں ٹھہرنا پیدائش تک اور
مستودع قبر میں ٹھہرنا بعثت تک اور کہا گیا ماؤں
کے پیٹوں میں مستقر ہوتا ہے اور باپوں کی اصلاب میں مستودع
مراد ہے اور کہا گیا کہ دنیا میں روئے زمین پر اپنی مستقر ہے
اور مستودع اللہ کے حضور آخرت میں اور کہا گیا سوائے
اس کے اور اس کا قول تمہارا ٹھکانا زمین ہے یعنی قرار
کی جگہ اور اس کا قول اور سورج چلتا ہے اپنے ٹھکانا
کیطرف یعنی اپنے خدا کیطرف سے یعنی اس اندازے سے جو مقرر کیا گیا ہے

فَقَرَّبَهٗ اِلَيْهِمْ اَیْ جَعَلَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَفِي الزَّمَانِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِقْتَرَبَ
لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَقَوْلُهٗ اَنْ اَدْرِيْ
اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ وَفِي النِّسْبَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ
وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَقَوْلُهٗ
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَقَوْلُهٗ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ
وَفِي الْحُظْوَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالْمَلٰٓئِكَةُ
الْمُقَرَّبُوْنَ وَقَوْلُهٗ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَقَوْلُهٗ
يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ وَقَوْلُهٗ وَاَنْتُمْ
مِّنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَقَوْلُهٗ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا
وَيُقَالُ لِلْحُظْوَةِ الْقُرْبَةُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ
لَّهُمْ وَقَوْلُهٗ بِقُرْبَانِهِمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى
وَفِي الرِّعَايَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ وَلَمْ يَقُلْ قَرِيْبَةٌ لِاَنَّهٗ
اَرَادَ بِالرَّحْمَةِ الْاِحْسَانَ وَلِاَنَّ تَاءَ
يَلُوْنُ تَانِيْثُهٗ حَقِيْقِيًّا جَازَ تَذْكِيْرُهٗ وَمِنَ
الْفُرَّاءِ اِذَا كَانَ الْقَرِيْبُ بِمَعْنَى الْمَسَافَةِ
يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ . . . . . .

وَفِي الْقُدْرَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَقَوْلُهٗ وَنَحْنُ
اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ يُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ
مِنْ حَيْثُ الْقُدْرَةِ وَالْقُرْبَانُ مَا يُتَقَرَّبُ بِهٖ

اُن کے آگے رکھدیا
اور زمان میں اس کا قول قریب آگیا ہے لوگوں
کے ان کا حساب اور اس کا قول میں نہیں جانتا
قرب ہے یا بعید اور نسبت میں جیسے اس کا قول اور
جب حاضر ہوویں بانٹنے کیوقت قریبی اور اس کا قول
والدین اور قریبی اگرچہ ہو قریبی رشتہ دار اور اسکا
قول قریبیوں اور اس کا قول اور پڑوسی جو قریبی
ہو اور اس کا قول قریبی یتیم درجہ میں جیسے اس کا
قول مقرب فرشتے اور اس کا قول مقرب لوگوں میں سے
اور اس کا قول ہوئیں گے اس سے مقرب لوگ اور اس کا
قول تحقیق تم ہو مقربون میں سے اور اس کا قول اور
ہم نے قریب کیا اس کو بات کے لئے اور حظوہ کو قربۃ
کہا جاتا ہے جیسے اس کا قول درجہ اللہ کے نزدیک اور
اس کا قول خبردار وہ ان کیلئے قرب کی بات ہے اور
اسکا قول لا کہ قریب تکو ہمارے نزدیک قربانیں اور رعایت
میں جیسے اسکا قول اللہ کی رحمت نیکوں کے نزدیک ہے اور
نہ کہا قریبۃ کیونکہ اس نے رحمت سے مراد احسان لیا ہے اور جسکی
حقیقی مونث نہیں ہوتی اسکی تذکیر جائز ہے اور فراء
روایت ہے جب قربت مسافت کے معنے میں ہو تو مذکر اور
مونث ہر دو جائز ہیں . . . . . اور
قدرت میں جیسے اسکا قول ہم قریب ہیں طرف اسکی شاہ رگ
سے اور اس کا قول ہم ہیں قریب تیرے طرف اس کے تم سے احتمال
رکھتا ہو کہ ہووے بلحاظ قدرت کے اور قربان جس سے اللہ کا قرب حاصل کیا جائے

قَرَارًا آیِ مُسْتَقَرًّا وَ قَوْلُهٗ ذَاتِ قَرَارٍ
وَّ مَعِیْنٍ آیْ ذَاتِ ثَبَاتٍ وَ قَوْلُهٗ مَالَهَا
مِنْ قَرَارٍ آیْ مِنْ ثَبَاتٍ وَالْاِقْرَارُ اِثْبَاتُ
الشَّیْءِ قَالَ تَعَالٰی وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ
وَ مِنْهُ یَکُوْنُ ذٰلِکَ اِثْبَاتًا اَمَّا بِالْقَلْبِ وَ اِمَّا
بِاللِّسَانِ وَ اِمَّا بِهِمَا وَ الْاِقْرَارُ بِالشَّیْءِ
وَ مَا یَجْرِیْ مَجْرَاهُ لَا یَفْنٰی بِاللِّسَانِ تَامًّا
بِعَامَّتِهٖ اِلَّا اِقْرَارٌ بِالْقَلْبِ وَ یُضَادُّهُ الْاِنْکَارُ
اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ اِذَا مَاتَ الْجُحُوْدُ وَ قَامَ بِمَقَالٍ فِیْمَا
یُقَرُّ بِاللِّسَانِ وُدِّیَ اَوْ عَدَلَ قَالَ تَعَالٰی
ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ
قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا وَ اَقْرَرْتُ بِالْحَقِّ اِعْتَرَفْتُ بِهٖ
وَ اَثْبَتُّهٗ عَلٰی نَفْسِیْ وَ تَقَرَّرَ الْاَمْرُ عَلٰی
کَذَا اَیْ حَصَلَ قُرْبٌ اَلْقُرْبُ وَ الْبُعْدُ
یَتَقَابَلَانِ یُقَالُ قَرُبْتُ مِنْهُ اَقْرَبُ
وَ قَرَّبْتُهٗ اُقَرِّبُهٗ تَقْرِیْبًا وَ قُرْبَانًا وَ یُسْتَعْمَلُ
ذٰلِکَ فِی الْمَکَانِ وَ الزَّمَانِ وَ فِی النِّسْبَةِ
وَ فِی الْحُظْوَةِ وَ الرِّعَایَةِ وَ الْقُدْرَةِ
فَمِنَ الْاَوَّلِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَ لَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ وَ قَوْلُهٗ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ
الْیَتِیْمِ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا وَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَ
لَا تَقْرَبُوْهُنَّ کِنَایَةً عَنِ الْجِمَاعِ وَ قَوْلُهٗ

یعنی ٹھہرنے کی جگہ اور اس کا قول ذات قرار
اور معین میں یعنی ثابت رہنے کی جگہ ہیں اور اس کا
قول اور نہیں ہے اس کے لیے قرار یعنی ثبات
اور اقرار شے کے اثبات کو کہتے ہیں فرمایا اور ہم
ثابت کرتے ہیں رحموں میں جو ہم چاہتے ہیں اور
کبھی ہوتا ہے یہ اثبات یا دل کے ساتھ یا زبان
کے ساتھ یا ہر دو کے ساتھ اور اقرار ساتھ توجیہ
کو اور اس کے جا بجائے ہو کافی نہیں ہوتا ساتھ زبان
جو مکمول دل کا قرار نہ لگے اور اقرار کی ضد انکار ہے اور
لیکن جحود پس یہ لکھا ہے ان اشیاء میں جو زبان کے
ساتھ بری سنائی جاتی ہیں بغیر دل کے فرمایا اور
تم نے اقرار کیا اور تم گواہ ہوئے اور فرمایا اور تم نے اقرار
کیا اور لیا تم نے اس پر میرا عہد انہوں نے کہا ہم نے
اقرار کیا اور اقرار بالحق اعتراف کیا حق کا اور اس کو
ثابت کیا نفس پر اور تقرر ہ فلاں کام پر یعنی حاصل
ہوا قُرْبٌ۔ قرب اور بعد مقابل میں آتے ہیں کہا جاتا
ہے قربت منہ اقرب وقربتہ اقربہ قربًا اور قربانًا اور
استعمال ہوتا ہے یہ زمان میں اور مکان میں اور نسبت
میں اور چاہنے میں اور رعایت میں اور قدرت میں پس اول
کی مثال جیسے اس کا قول اور مت قریب جاؤ اس درخت
کے اور اس کا قول اور نہ قریب جاؤ یتیم کے مال
کے اور مت قریب جاؤ زنا کے اور اس کا قول اور مت
قریب جاؤ عورتوں کے جماع سے مراد ہے اور اس کا قول

وَجَمْعُهُ قُرُودٌ وَقِرَدَةٌ قَالَ تَعَالٰی كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ وَقَالَ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اَیْ جَعَلَ اَصْلَهُمْ كَاصْلِ الْقِرَدَةِ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ اِلٰی اٰخِرِهٖ (سورہ مائدہ) قرطاس

اور اسکی جمع قرود اور قردۃ ہے فرمایا ہو جاؤ بندر ذلیل اور فرمایا بعض کو انمیں سے بندر بنایا یعنی بنایا ان کے خصلتوں کو ان کے خصلتوں کیطرح موافق اس کے قول کے اور جب آئے تمہارے پاس کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور کفر کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور کفر کے ساتھ ہی نکل جاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے وہ چھپاتے ہیں

قرطاس

اَلْقِرْطَاسُ مَا يُكْتَبُ بِهٖ قَالَ تَعَالٰی كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ وَجَمْعُهٗ قَرَاطِيْسُ قَالَ تَعَالٰی تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ قرض الْقَرْضُ ضَرْبٌ مِنَ الْقَطْعِ وَسُمِّیَ قَطْعُ الْمَكَانِ وَمُجَاوَزَتُهٗ قَرْضًا لِمَا سُمِّیَ قَطْعًا قَالَ تَعَالٰی تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اَیْ تَجُوْزُهُمْ وَتَتْرُكُهُمْ اِلٰی اَحَدِ الْجَانِبَيْنِ وَسُمِّیَ مَا يُدْفَعُ اِلَی الْاِنْسَانِ بِشَرْطِ رَدِّ بَدَلِهٖ قَرْضًا لِاَنَّهٗ يَقْطَعُهٗ مِنْ مَالِهٖ قَالَ تَعَالٰی مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قرع قَالَ تَعَالٰی اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ اَیِ الْبَلِيَّةُ الَّتِیْ تَقْرَعُ الْقَلْبَ بِشِدَّةِ الْمَخَافَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ وَبِلِقَآءِ الْقَارِعَةِ لِاَنَّهَا تَقْرَعُ الْقُلُوْبَ بِالْفَزَعِ وَتَقْرَعُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ بِالْعَذَابِ قرف اَصْلُ الْقَرْفِ وَالْاِقْتِرَافِ فَشْرُ اللِّحَآءِ عَنِ الشَّجَرِ وَالْجِلْدَةِ عَنِ الْجُرْحِ وَمَا يُؤْخَذُ مِنْهُ

قرطاس

قرض

قرع

قرف

کتا ہے کہ ان کو بائیں طرف سے یعنی گذر جاتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے ان کو بائیں طرف اور نام رکھا گیا ہے جو انسان کو دیا جاتا ہے واپسی کی شرط سے اور بدلہ کے طور پر ہے قرض کیونکہ وہ کاٹ کر دیتا ہے اپنے مال سے فرمایا جو شخص کاٹ کر دیتا ہے اللہ کو اپنے مال سے کاٹ کر دینا اچھا قرع۔ فرمایا قارعہ یعنی وہ رات جسمیں دل بسبب شدت خوف کے ڈرتا ہے اور اس کا قول جھٹلایا ثمود نے اور عاد نے قارعہ کو کہا گیا ہے قیامت کو کیونکہ وہ ٹھونکتا ہے دلوں کو ساتھ گھبراہٹ کے اور کھبرا دیگا اللہ کے دشمنوں کو عذاب کے ساتھ قرف۔ اصل قرف اور اقتراف کی درختوں کی ڈالیوں کو چھیل دینا اور چمڑے کو زخم سے اور جو اس سے لیا جاتا ہے

إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى فِي التَّعَارُفِ وَسُمِّيَ لِلنِّسْبَةِ
الَّتِي هِيَ الذَّبِيحَةُ وَجَمْعُهُ قَرَابِينُ قَالَ تَعَالَى
إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا وَقَالَ حَتّٰى يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى قُرْبَانًا آلِهَةً فَمِنْ قَوْلِهِمْ
قُرْبَانُ الْمَلِكِ لِمَنْ يَتَقَرَّبُ بِخِدْمَتِهِ
إِلَى الْمَلِكِ وَيُسْتَعْمَلُ ذٰلِكَ لِلْوَاحِدِ
وَالْجَمْعِ وَلِكَوْنِهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ جَمْعًا قَالَ
آلِهَةً وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ
الْحَقُّ أَيْ تَقَارَبَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ
يُنَادِي الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ أَيْ مِنَ
الْمَحْشَرِ لِأَنَّهُ لَا يَبْعُدُ نِدَاؤُهُ عَنْ أَحَدٍ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ أَيْ
قَبْلَ حُضُورِ الْمَوْتِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاسْجُدْ
وَاقْتَرِبْ أَيْ وَاسْجُدْ لِلّٰهِ وَاقْتَرِبْ مِنْ
ثَوَابِهِ وَاسْجُدْ هُنَا فَرِيضَةٌ **قَرْحٌ** قرح
اَلْقَرْحُ الْأَثَرُ مِنَ الْجِرَاحَةِ مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُهُ
مِنْ خَارِجٍ وَالْقُرُوحُ آثَارُهَا مِنْ دَاخِلٍ كَالْبَثْرِ
وَنَحْوِهَا يُقَالُ قَرَحْتُهُ نَحْوُ جَرَحْتُهُ وَقَرِحَ
خَرَجَ بِهِ قَرْحٌ وَقَرِحَ قَلْبُهُ وَأَقْرَحَهُ اللّٰهُ
وَقَدْ يُقَالُ الْقَرْحُ لِلْمُبَاشَرَةِ وَالْقُرْحُ لِلْأَلَمِ
قَالَ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ وَقَالَ
إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ
مِثْلُهُ وَقُرِئَ بِالضَّمِّ **قِرْدٌ** الْقِرْدُ مَعْرُوفٌ

اور ہوگیا تعارف میں اسم قربانی کا جو ذبح کیجاتی
ہے اور اسکی جمع قرابین ہے فرمایا جب ان دونوں
قرب حاصل کرنا چاہا قربانی دینے سے اور فرمایا یہاں تک
کہ لاوے ہمارے پاس قربانی لیکر اور اسکا فرمان
قربانیاں واسطے معبودوں کے پس عرب کا محاورہ
قربان الملک سے ہے جو بادشاہ کی خدمت کرنے سے قرب
حاصل ہوتا ہے اور یہ واحد اور جمع ہر دو کیلئے استعمال
ہوتا ہے اور یہاں جمع ہونیکی وجہ فرمایا الٰہۃ اور
اس کا قول قریب آگیا سچا وعدہ یعنی قریب ہوگیا اور
اس کا قول اور جب پکارے گا پکارنیوالا قریب مکان سے
محشر سے کیونکہ نہیں ہوتی دور ندا اسکی کسی سے اور
اس کا قول پھر توبہ کرنے جلدی سے یعنی موت کے آنیسے
پیشتر اور اس کا قول سجدہ کر اور قرب حاصل کر
یعنی اور سجدہ کر اللہ کے لئے اور قریب ہو ثواب
کیلئے اور سجدہ کر اور یہاں فرض ہے **قَرْحٌ** قرح
قرح کہتے ہیں زخم کے اثر کو جو اس کو خارجی طور سے
اس کو کسی شے کیطرف پہنچتی ہے اور زخم اسکا اثر داخل
جیسے پھنسی اور اسکی طرح کہا جاتا ہے قرحتہ میں نے
اسکو زخمی کیا اور اسکا دل زخمی ہوگیا
اور اس کو اللہ زخمی کرے اور کبھی کہا جاتا ہے زخم بابت
کو اور قرح کے معنے الم فرمایا بعد اسکے کہ ان کو در پہنچا
اور فرمایا اگر تم کو درد پہنچا ہے تو قوم کو بھی ویسا ہی درد
پہنچا ہے اور پڑھا گیا ہے پیش سے قِرْحٌ **قِرْدٌ** القرد مشہور

فبغى عليهم الاية فقالوا ذنب اسمه
اعجمي ضرب به المثل في الفصاحة
من بني اسرائيل وهو ابن خالة موسى
عليه السلام وقوله تعالى ويسئلونك
عن ذي القرنين معناه المتوسط بين
الماتين من السنين وفيه اشارة
الى المسيح المحمدي لان بعض عمره
من المائة الثالثة عشر وبعض الاخير
من المائة الرابعة عشر من الهجرة

قرأ قرأت المرءة ربت الدم
واقرأت صارت ذات قرء وقرأت
الجارية استبرأتها والقاسم في الحقيقة
اسم للدخول في الحيض عن طهر
ولما كان اسما جامعا للدخول في الطهر
والحيض المتعاقبين اطلق على كل
منهما لان كل اسم موضوع لمعنيين
معا يطلق على كل واحد منهما اذا
انفرد كالمائدة للخوان وللطعام
ثم قد يسمى كل واحد منهما بانفراده
به وليس القرء اسما للطهر فحسب
به لانه ان الطاهرة التي لم تر
الدم لا يقال لها ذات قرء
وكذا الحائض التي استمر بها الدم

پس اس نے قارون اسم عجمی ہے
دولتمندی میں ضرب المثل ہے بنی اسرائیل میں
تھا اور موسی علیہ السلام کی خالہ کا بیٹا تھا اور
اس کا قول اور پوچھتے ہیں تجھ سے قرنین سے
اور اس کے معنے ہیں دو صدیوں کے درمیان
اور اسمیں اشارہ ہے مسیح محمدی کیطرف کیونکہ
اسکی عمر کا بعض حصہ تیرہویں صدی میں ہے اور
بعض حصہ چودھویں صدی ہجری میں

قرأ ۔ قرئت المراۃ دیکھا خون کو
اس نے اور اقرئت ہو گئی قرء والی
اور استبرأت الجاریۃ پاک ہو گئی اس سے اور
قرء بفتح میں اسم ہے واسطے دخول کے
حیض میں طہر سے اور جب تھا اسم جامع واسطے
دو امروں کے یعنی طہر اور حیض کے جو پے در پے
آتے ہیں ہر ایک نام اطلاق پا گیا کیونکہ ہر ایک
اسم وضع کیا گیا ہے واسطے دو معنے کو لاجاتا
ہے ہر ایک پر جب منفرد ہو جیسے مائدہ
دسترخوان پر اور کھانے پر پھر کبھی نام رکھا
جاتا ہے ہر ایک پر بسبب منفرد ہونے کے
ساتھ اس کے اور قرء طہر کا نام نہیں ہے محض
اور نہ محض حیض کا نام ہے اپنی دلالت سے وہ
عورت جس نے خون کا اثر کبھی نہیں دیکھا اس کو قرء
والی نہیں کہا جاتا اور ایسا ہی حائض جسکا ہمیشہ خون جاری

قرف واستعیر الاقتراف للکسب حسنا کان او سوأ قال تعالی سیجزون بما کانوا یقترفون وقال والذین اقترفوا سیئات وقال واموال اقترفتموها والاقتراف فی الاساءۃ اکثر استعمالا وبها سمی الجرح اقترافا یقال اقترف فلان ذنبا وقرفت فلانا بکذا اذا اعلمته به واتهمته وقد حمل علی ذلک والیقترفوا ما هم مقترفون

قرن القران کالازدواج فی کونه اجتماع شیئین او اشیاء فی معنی من المعانی قال تعالی او جاء معه الملائکة مقترنین وقوله تعالی مقرنین فی الاصفاد هو من قرنت الشیء بالشیء ای شددته وقیل فلان قرن فلان فی الجلادۃ وقرنه فی الجلادۃ والقوۃ وفی غیرهما من الاحوال قال تعالی انی کان لی قرین وقال تعالی وقال قرینه هذا ما لدی وجمع القرین قرناء قال تعالی وقیضنا لهم قرناء والقرن القوم المقترنون فی زمن واحد وجمعه قرون قال تعالی ولقد اهلکنا القرون وقال من قرن وقال قرونا بین ذلک وقال قرنا اخرین وقال قرونا اخرین وقوله تعالی ان قارون کان من قوم

اس سے قذف کہلاتا ہے اور اقتراف استعارۃً کسب کے معنے میں بھی آیا ہے خواہ عمدہ ہو یا برا فرمایا جزا دیئے جائیں گے بسبب اس کے وہ کماتے تھے اور فرمایا کمائی میں ہو وہ کمانے والے ہیں اور فرمایا مال جو تم نے کمائے اور یہ بُرے کسب میں اکثر استعمال ہوتا ہے اور اسی سے کہا جاتا ہے اعتراف زائل کرنا ہے اقتراف کو اور قرفت فلانا بکذا جب تو نے عیب کرکے اس کو ساتھ اس کے متہم کیا اور اسی پر حمل کیا گیا ہے اور چاہئے کہ کمائی ہو وہ کمانے والے ہیں

قرن القران ازدواج کی طرح دو چیزوں کو جمع ہونے میں اور بہت سی چیزوں معانی میں سے کسی معنے میں فرمایا یا آویں ساتھ اس کے فرشتے جکڑے ہوئے اور فرمایا جکڑے ہوئے زنجیروں میں اور وہ قرنت الشیء بالشیء یعنی باندھا میں نے شے کو ساتھ شے کے اور کہا جاتا ہے فلاں قرن ہے فلانے کا بیدلی میں اور اس کا ساتھی اور ہمتا بہادری میں اور طاقت میں اور حالتوں میں فرمایا میرا ایک ساتھی تھا اور فرمایا اور کہا اس کے ساتھی یہ میرے پاس تیار ہے اور قرین کی جمع قرناء ہے فرمایا اور مقرر کئے ہیں ہم نے ان کیلئے دوست اور قرن قوم کو کہتے ہیں آپس میں ملے ہوئے ہیں ایک زمانہ میں اور اس کی جمع قرون ہے فرمایا اور ہم نے ہلاک کیں سنگتیں اور فرمایا لوگوں سے اور فرمایا بہت سی قومیں اس کے درمیان اور فرمایا دوسرے لوگ اور فرمایا دوسری قومیں اور اس کا قول تحقیق قارون تھا

مِنَ الْقُرْاٰنِ قَبْلَ الْمُرَادُ بِالْقِرَاءَةِ الصَّلٰوةُ تَسْمِيَةُ الشَّيْءِ بِبَعْضِ اَجْزَائِهٖ وَقِيْلَ الْمُرَادُ الْوُجُوْبُ الْعَيْنِيُّ اِذْ هُوَ الْاَغْلَبُ فِي التَّالِيْفِ وَهُوَ الْمُتَبَادِرُ عِنْدَ الْاِطْلَاقِ قُلْتُ الْمُرَادُ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ لِمَا رَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قِيْلَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاٰخِرُهٗ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَقِيْلَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ بِاَنَّهَا الْمُدَّثِّرُ وَقِيْلَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَقِيْلَ وَسَمِّ اِقْرَأِ الْاَوَّلُ اَوْ جِيْدِ الْقِرَاءَةَ مِنْ غَيْرِ اِعْتِبَارِ تَعْدِيَةٍ اِلٰى مَفْعُوْلٍ بِهٖ كَمَا يُقَالُ فُلَانٌ يُعْطِيْ اَيْ يُوْجِدُ الْاِعْطَاءَ مِنْ غَيْرِ اِعْتِبَارِ تَعْدِيَةٍ اِلَى الْمُعْطٰى قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ وَهٰذَا مَبْنِيٌّ عَلٰى اَنْ تَعَلُّقَ بِاسْمِ رَبِّكَ بِاقْرَءْ الثَّانِيْ وَدُخُوْلُ الْبَآءِ لِلدَّلَالَةِ عَلَى التَّكْرِيْرِ وَالدَّوَامِ كَقَوْلِهِمْ اَخَذْتُ الْخِطَامَ وَاَخَذْتُ بِالْخِطَامِ وَالْاَحْسَنُ اَنَّ اِقْرَءْ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيَ كِلَيْهِمَا مُنَزَّلَانِ مَنْزِلَةَ اللَّازِمِ اَيْ اِفْعَلِ الْقِرَاءَةَ وَاَوْجِدْهَا وَالْمَفْعُوْلُ مَحْذُوْفٌ

میسر ہو قرآن سے کہا گیا ہے کہ قرأت سے مراد نماز ہے جز سے کل کا نام رکھا گیا ہے اور کہا گیا ہے مراد ہے عدم وجوب جبکہ وہ اغلب ہے تکالیف میں اور وہ جلدی ذہن میں آتا ہے بولنے کے وقت میں کہتا ہوں فاقرؤا ما تیسر من القرآن سے مراد سورہ فاتحہ ہے جیسا کہ روایت کی ابو داؤد نے اور اس کا قول پڑھ اپنے رب کا نام کہا گیا کہ اوّل قرآن سے جو اترا ہے وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اقرا باسم ربک اور آخر اسکا اذا جاء نصر اللہ اور کہا گیا ہے سب سے پہلے مدثر اتری ہے اور کہا گیا ہے الحمد اور کہا گیا ہے پہلے اقرء کے معنے حاصل کر قرأت کو بغیر تقدیر کے اعتبار کیطرف پڑھی گئی چیز کے جیسا کہ کہا جاتا ہے فلان دیتا ہے یعنی ایجاد کرتا ہے اعطاء سوائے کسی تقدیر کے اعتبار کیطرف دئے گئی بعض محقق کہتے ہیں اور یہ مبنی ہے اسپر کہ باسم ایک کا تعلق اقرء ثانی سے ہے اور دخول باء کا مکرر لانے اور دوام پر دلالت کرتا ہے جیسے میں نے پکڑا مہار کو اور احسن یہ ہے کہ اقرء اول اور دوم ہر دو لازم کے منزلہ ہی ہیں یعنے حاصل کر قرأت کو اور ایجاد کر اس کی اور مفعول ہر دو میں محذوف ہے۔

والنفساء لا يقال لها ذلك وقوله
يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء
اى ثلاثة اطهار وقيل حيض والطهر في الحيض
وقوله عليه الصلوة والسلام اقعدي
قدر ايام اقرائك اى ايام
سبوعك وانما هو كقول القائل افعل
كذا ايام دود فلان ودرود
انما يكون في ساعة ينتسب الى الايام
وقول اهل اللغة ان القروء من
قراءات جمع فاذا ابهم اعتبروا
الجمع بين زمن الطهر وزمن الحيض
حسب ما ذكرت لاجماع الامم في الارحام
والقراءة ضم الحروف والكلمات
بعضها الى بعض في الترتيل وليس
يقال ذلك لكل جمع لا يقال قرأت
القوم اذا جمعتهم ويدل على ذلك
انه يقال للحرف الواحد اذا تفوه
به قرأه والقرآن في الاصل مصدر
نحو رجحان قال تعالى ان علينا جمعه
وقرآنه فاذا قرأناه فاتبع قرآنه
قال ابن عباس رضي الله عنه اذا
جمعناه واثبتناه في صدرك فاعمل
به وقوله تعالى فاقرؤا ما تيسر

اور نفسا کو بھی یہ نہیں کہا جاتا اور اس کا قول
انتظار کریں اپنے نفسوں کے ساتھ تین قروء
یعنی تین وقت داخل ہونا طہر حیض اور آپ کا
قول صلے اللہ علیہ وسلم قرء کے دنوں
نماز سے بیٹھ رہو یعنی ایام حیض میں نماز نہ پڑھو
یہ کہنے والے کے قول کیطرح ہے یہ کام کر
فلان کے آنے کے دنوں میں اور آمد اسکی
ایک ساعت میں ہوتی ہے حالانکہ ایام کیطرف منسوب
کیجاتی ہے اور اہل لغت کا قول کہ قروء اقراء سے ہے
بمعنی جمع یہ دیکھتا ہوا انہوں نے اعتبار کیا ہے
جمع کرنا درمیان زمانہ طہر کے اور زمانے حیض
کے لحاظ اس کے نہیں ہے ذکر واسطے جمع ہونے
خون کے رحم میں۔ اور قرات ملانا حروف کا اور
کلمات کا بعض کو بعض سے پڑھنے میں اور یہ تمام
جمع کے لئے نہیں کیا جاتا۔ قرات القوم کے معنے
میں نے قوم کو جمع کیا اور اسپر دلالت کرتی ہے کیونکہ
یہ ایک حرف کو نہیں کہا جاتا جب بولا جاوے
قرات اور قرآن اصل میں مصدر ہے جیسے
رجحان فرمایا تحقیق ہم پر ہے اس کا جمع کرنا اور
اس کا پڑھنا پس جب ہم پڑھلیں پس تو پیروی کر
پڑھنے کی کہا ابن عباس نے جب ہم اسکو جمع
کرلیں اور تیرے سینے میں ثابت کردیں پس تو عمل
کر ساتھ اس کے اور اسکا قول پڑھو جو کہ تم کو

ابن الحسین پر داخل ہوئے پس کہا صبر کے مجھکو اللہ
کے قول سے کہا ہم نے درمیان ان کے اور
بستیوں کے جن کو ہم نے برکت دی تھی بستیاں
ظاہر کر کہا کیا کہتے ہیں اسمیں تمہارے علما کیا
کہتے ہیں کہ وہ کہ ہے پس کہا اور کیا تو نے
دیکھا میں نے کہا وہ کیا ہو پس اس نے کہا اس سے مراد آدمی
ہیں کہا میں نے کہا کہاں ہے یہ اسکی کتاب
میں کہا کیا تو نے نہیں سنا اللہ کا قول اور بہت سی
بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب سے سرکشی کی اور
اس کے رسولوں سے الایۃ اور فرمایا اور یہ
بستیاں ہیں ہم نے ہلاک کیا انکو جب انہوں نے ظلم
کیا اور ۔۔۔ کہا داخل ہو جاؤ اس بستی میں
(مفردات) اور اسکا قول کہا انہوں نے کیوں نہ اترا
یہ قرآن اوپر ہر ایک بڑے آدمی کے دو گاؤں
میں سے وہ گاؤں مکہ اور طائف ہیں اور دو گاؤں
سے یعنی دو میں سے ایک اور وہ ولید بن مغیرہ
مکہ سے اور حبیب بن عمر ثقفی طائف سے اور ارادہ
کیا انہوں نے بڑی آدمی سے دنیاوی ریاست
ہم نے بیان نہیں کیا باب قاف اور حرف زا بوجہ معلوم ہو

باب القاف حرف السین

قاف کا باب حرف سین کے ساتھ

قیسس ۔ القس اور قسیس سے مراد عالم عابد
قوم نصاریٰ کے بڑے آدمیوں سے فرمایا

قیسس

فِي كِلَيْهِمَا اَيْ اِقْرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالْبَاءُ لِلْاِسْتِعَانَةِ
اَوْ لِلْمُلَابَسَةِ اَيْ مُسْتَعِيْنًا بِاسْمِهٖ تَعَالٰى
اَوْ مُتَبَرِّكًا اَوْ مُبْتَدِئًا بِهٖ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ اَيْ اِسْمٌ لِلْكِتَابِ الْمُنَزَّلِ
خَاصَّةً عَنِ الْكِتَابِ الْمُنَزَّلِ عَلٰى سَائِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَمّٰى بِهٖ غَيْرُهٗ
وَاِنَّمَا سُمِّيَ قُرْاٰنًا لِاَنَّهٗ جَمَعَ الْاَنْبَاءَ الْمُتَقَدِّمَةَ
وَقِيْلَ لِاَنَّهٗ جَمَعَ الْاَوَامِرَ وَالنَّوَاهِيَ
وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيْدَ وَالْاٰيَاتِ وَالسُّوَرَ
اَلْحَاقُ بَعْضِهَا اِلٰى بَعْضٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اَيْ سَنُدَارِسُكَ
قَرْيَةٌ اَلْقَرْيَةُ اِسْمٌ لِلْمَوْضِعِ الَّذِيْ
يَجْتَمِعُ فِيْهِ النَّاسُ وَيَسْتَوْطِنُوْنَ فِيْهِ وَمِنْهُ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ
قَالَ كَثِيْرٌ مِنَ الْمُفَسِّرِيْنَ مَعْنَاهُ اَهْلَ
الْقَرْيَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ الْقَرْيَةُ
هٰهُنَا الْقَوْمُ اَنْفُسُهُمْ وَعَلٰى هٰذَا
قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً
كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَمَا
كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ فَاِنَّهَا
اِسْمُ مَدِيْنَةٍ وَكَذَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى مِنْ
اَهْلِ الْقُرٰى وَكَذَا لِكَ مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ
الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَحَكَى اَنَّ بَعْضَ الْقُضَاةِ

یعنی پڑھ قرآن اور یا، استعانت کے لئے
یا ملابست کے یعنی مدد مانگتا ہوں اپنے
رب کے نام سے یا برکت لیتا ہوا یا شروع کرتا
ہوا اور اس کا قول اور یہ کہ پڑھوں میں قرآن
کو اور خصوصاً اللہ کی کتاب کا نام ہے یعنی
وہ کتاب جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل
ہے اور کسی کا نام نہیں اور اس کا نام قرآن اس لئے
ہے کیونکہ تمام عمدہ کتابیں جمع ہیں اور کہا گیا ہے
جمع کیا اس نے امر کو اور نواہی کو اور وعدے
اور وعید کو اور آیتوں کو اور سورتوں کو یعنی
جمع کیا بعض کو بعض کے ساتھ یہ کسی کا قول
ہم تجھ پر پڑھیں گے پس تو نہ بھولے گا یعنی تجھ کو
درس دیں گے تجھ کو قریہ نام ہے موضع کا جہاں
لوگ جمع ہوتے ہیں اور استعمال ہوتا ہے ہر ایک میں
انہیں سے فرمایا اور پوچھ گاؤں والوں سے
بہت سے مفسر کہتے ہیں اس کے معنے گاؤں
والے ہیں اور کہا بعض نے بلکہ قریہ یہاں خود
لوگ ہیں اور اسی پر اس کا قول اور بیان کیا اللہ نے
مثال ایک گاؤں جو امن والی اور اطمینان والی تھی
اور اس کا قول اور نہ تھا تیرا رب کہ ہلاک کرے بستیوں کو
ظلم سے کیونکہ نام ہے شہر کا اور ایسا ہی اس کا قول
اہل بستی سے اور ایسا ہی اس گاؤں سے جس کے رہنے
والے ظالم ہیں اور حکایت کیا کہ بعض قاضی

قسم

وَالنَّصِيبُ يُقَالُ أَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنَ الشُّرَكَاءِ قِسْطَهُ أَيْ حِصَّتَهُ وَكُلُّ
مِقْدَارٍ فَهُوَ قِسْطٌ فِي الْمَاءِ وَغَيْرِهِ وَ
تَقَسَّطُوا الشَّيْءَ بَيْنَهُمْ تَقَاسَمُوهُ عَلَى
الْعَدْلِ وَالسَّوَاءِ وَالْقِسْطُ بِالْكَسْرِ الْعَدْلُ
وَهُوَ مِنَ الْمَصَادِرِ الْمَوْصُوفِ بِهَا
كَالْعَدْلِ يُقَالُ مِيزَانٌ قِسْطٌ وَمِيزَانَانِ
قِسْطٌ وَمَوَازِينُ قِسْطٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ أَيْ ذَوَاتِ الْقِسْطِ
وَقَالَ تَعَالَى وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ
يُقَالُ هُوَ أَقْدَمُ الْمَوَازِينِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
هُوَ الشَّاهِينُ وَيُقَالُ قُسْطَاسٌ وَقِسْطَاسٌ
أَيْ بِضَمِّ الْقَافِ وَكَسْرِهَا وَالْأَقْسَاطُ
وَالْقِسْطُ الْعَدْلُ وَيُقَالُ أَقْسَطَ وَقَسَطَ
إِذَا عَدَلَ وَجَاءَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ
إِذَا حَكَمُوا عَدَلُوا وَإِذَا قَسَمُوا أَقْسَطُوا
أَيْ عَدَلُوا وَإِذَا قَسَمُوا أَقْسَطُوا أَيْ
عَدَلُوا هٰهُنَا فَقَدْ جَاءَ قَسَطَ فِي مَعْنَى
عَدَلَ فِي الْعَدْلِ لُغَتَانِ قَسَطَ وَأَقْسَطَ
وَفِي الْجَوْرِ لُغَةٌ وَاحِدَةٌ قَسَطَ بِغَيْرِ
الْأَلِفِ وَمَصْدَرُهُ الْقُسُوطُ وَفِي
حَدِيثِ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أُمِرْتُ
بِقِتَالِ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَارِقِينَ

اور نصیب کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے لیا ہر ایک نے
شریکوں میں سے اپنا حصہ اور ہر مقدار قسط ہے
پانی میں اور سوا اس کے اور انہوں نے
چیز کو عدل کے ساتھ بانٹا اور برابری کے ساتھ
اور قسط زبر سے عدل کو کہتے ہیں اور ان مصادر
میں سے ہے جو موصوف ہوتے ہیں جیسے عدل
کہا جاتا ہے میزان قسط اور دو میزانیں قسط اور
موازین قسط اور اس کا قول اور رکھیں گے ہم
انصاف کی میزانیں یعنی انصاف والیاں اور فرمایا
تولو سیدھے پلڑوں کے ساتھ کہا جاتا ہے وہ
سب سے عمدہ میزانوں والا ہے اور کہا بعض نے
وہ شاہین ہے اور کہا جاتا ہے قسطاس اور قسطاس
یعنی قاف کے پیش سے اور اسکے زبر سے اور اقساط
اور قسط عدل کو کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے اقسط
وقسط جب عدل کرے، اور بعض حدیثوں میں آیا ہے
جب فیصلہ کرتے ہیں عدل کرتے ہیں اور جب بانٹتے
ہیں انصاف کرتے ہیں یہاں پس آیا ہے قسط
عدل کے معنے میں پس عدل کی دو لغتیں
ہیں قسط اور اقسط اور جور کی ایک لغت
ہے قسط بغیر الف کے اور اس کا
مصدر قسوط ہے اور حضرت علی کی
حدیث میں ہے مجھے حکم ہے کہ میں لڑوں
عہد توڑنے والوں اور ظلم کرنے والوں سے اور خوارج سے

قسر

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَاَصْلُ الْقِسِّ تَتَبُّعُ الشَّيْءِ بِاللَّيْلِ قَسَرْتُ الْقَسْرُ الْعَلَبَةُ وَالْقَهْرُ يُقَالُ قَسَرْتُهُ وَاقْسَرْتُهُ وَمِنْهُ الْقَسْوَرَةُ قَالَ تَعَالٰى فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ قِيْلَ هِيَ جَمَاعَةُ الرُّمَاةِ وَقِيْلَ اُسُدٌ بِاَنَّ الْقَسْوَرَةَ الْاَسَدُ وَقِيْلَ الرَّامِيْ وَقِيْلَ الصَّائِدُ

قسط

قِسْطٌ فِيْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْحُسْنٰى الْمُقْسِطُ هُوَ الْعَادِلُ يُقَالُ اَقْسَطَ يُقْسِطُ فَهُوَ مُقْسِطٌ اِذَا عَدَلَ وَقَسَطَ يَقْسِطُ فَهُوَ قَاسِطٌ اِذَا جَارَ فَكَاَنَّ الْهَمْزَةَ فِيْ اَقْسَطَ لِلسَّلْبِ لِمَا يُقَالُ شَكَا اِلَيْهِ فَاَشْكَاهُ وَفِي الْحَدِيْثِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ اَلْقِسْطُ الْمِيْزَانُ سُمِّيَ بِهٖ مِنَ الْقِسْطِ الْعَدْلِ اَرَادَ اَنَّ اللّٰهَ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ مِيْزَانَ اَعْمَالِ الْعِبَادِ اَلْمُتَفِعَةِ اِلَيْهِ وَاَرْزَاقِهِمُ النَّازِلَةِ مِنْ عِنْدِهٖ كَمَا يَرْفَعُ الْوَزَّانُ يَدَهٗ وَيَخْفِضُهَا عِنْدَ الْوَزْنِ وَهُوَ تَمْثِيْلٌ لِمَا يُقَدِّرُهُ اللّٰهُ وَيُنَزِّلُهٗ وَقِيْلَ اَرَادَ بِالْقِسْطِ الْقِسْمَ مِنَ الرِّزْقِ الَّذِيْ هُوَ نَصِيْبُ كُلِّ مَخْلُوْقٍ وَخَفْضُهٗ تَقْلِيْلُهٗ وَرَفْعُهٗ تَكْثِيْرُهٗ وَالْقِسْطُ الْحِصَّةُ

یہ اس لئے ہے کہ انہیں عالم نہیں اور درویش اور قس کی اصل ڈھونڈ نہانے کا اور اس کا طلب کرنا رات کے وقت کہتے ہیں میں نے انکی آواز و بکار رات کی تتبع کیا قساس اور قس رات کو رہنا کو کہتے ہیں قسر۔ قسر غلبہ اور تسلط کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے میں نے اسپر غلبہ کیا اور اسی سے قسورہ فرمایا خدا تعالیٰ نے بہاگا شیروں سے کیونکہ قسورہ شیروں کو کہتے ہیں یہ کہا گیا ہے رامی اور کہا گیا ہے صائد قسط اللہ کے اسماء حسنیٰ میں مقسط عادل کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے اقسط یقسط فہو مقسط جب عدل کرے اور قسط یقسط فہو قاسط جب ظلم کرے پس اقسط کا ہمزہ سلب کیلئے ہے جیسا کہا جاتا ہے اس کیطرف شکایت کی پس اس نے اسکی شکایت دور کر دی اور حدیث میں ہے اللہ نہیں سوتا اور نہ اس کے لائق ہے سونا نیچا کرتا ہے میزان کو اور اوپر کرتا ہے اسکو قسط بمعنے عدل میزان رکھا گیا ہے ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نیچے کرتا ہے اور اونچا کرتا ہے اپنے بندوں کے اعمال کی میزان جو اس کیطرف جاتے ہیں اور رزقوں کو جو اسکیطرف سے نیچے اترتے ہیں جیسے تولنے والا اپنا ہاتھ میزان میں نیچا اور اونچا کرتا ہے اور وہ مثال ہے اسکی جو اللہ اندازہ کرتا ہے اور اتارتا ہے اور کہا گیا ہے کہ قسط سے مراد رزق کا حصہ ہے جو ہر مخلوق کیلئے مقرر کیا گیا ہے اور خفض اسکی کمی ہے اور رفع اسکی کثرت ہے اور

وَاِنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ وَقَوْلُهٗ
فَالْمُقَسِّمَاتِ اَمْرًا یَعْنِی الْمَلَائِکَةَ الَّتِیْ
تُقَسِّمُ اَرْزَاقَ بَنِیْ اٰدَمَ مَا بَیْنَ طُلُوْعِ
الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَمَنْ نَامَ
فِیْ مَا بَیْنَهُمَا نَامَ لِبِرْزَقِهٖ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی
وَقَاسَمَهُمَا اَیْ حَالَفَ لَهُمَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی
تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَیِّتَنَّهٗ اَیْ حَلَفُوْا
بِاللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ وَکَذٰلِکَ اَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ وَکَذَا قَوْلُهٗ
هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ وَکَذَا اَقْسَمَ
بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ وَکَذَا قَوْلُهٗ فَلَآ اُقْسِمُ
بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی عَلَی
الْمُقْتَسِمِیْنَ اَیِ الْمُتَحَالِفُوْنَ عَلٰی
غَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَقِیْلَ عَلٰی تَکْذِیْبِهٖ وَقِیْلَ
الْمُقْتَسِمِیْنَ هُمْ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الشِّرْکِ
قَالُوْا لِاَصْحَابِهِمْ تَفَرَّقُوْا عَلٰی اَعْقَابِ
مِلَّةً حَیْثُ جَآءَکُمْ اَهْلُ الْمَوَاسِمِ
فَاِذَا مَثَلُوْا لَکُمْ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَبَعْضُکُمْ یَقُوْلُ سَاحِرٌ وَبَعْضُکُمْ
یَقُوْلُ هُوَ سَاحِرٌ وَبَعْضُکُمْ یَقُوْلُ هُوَ
مَجْنُوْنٌ فَتَفَرَّقُوْا فَاَهْلَکَهُمُ اللّٰهُ
وَسَمُّوْا مُقْتَسِمِیْنَ لِاَنَّهُمْ اِقْتَسَمُوْا

اور یہ کا بانٹو تیروں کے ساتھ اور اس کا قول
بانٹنے والوں کی قسم جو امر کو بانٹتے ہیں یعنی
فرشتے بانٹتے ہیں بنی آدم کے رزق طلوع فجر
سے لیکر طلوع شمس تک پس جو کوئی سو جاوے
ان کے درمیان اسکا رزق سو گیا اور اس کا
قول اور ان دونوں نے قسم کھائی اور اس کا
قول انہوں نے اللہ کی قسمیں کھائیں کہ وہ
رات کو چھاپہ ماریں گے پھر ایسا ہی قسمیں کھائیں
انہوں نے غلیظ قسمیں اور ایسا ہی اس کا قول
یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے تم قسمیں کھاتے
تھے اور ایسا ہی قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی
اور ایسا ہی میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں کے رب
کی اور ایسا ہی اس کا قول قسمیں کھانیوالے رسول اللہ
کے غضب پر اور یا اسکی تکذیب پر اور بعض کہتے
ہیں مقتسمین وہ مشرک لوگ مراد ہیں انہوں نے
اپنے دوستوں کو بھیٹ کر کہ کے اعقاب پر
جہاں سے آتے حاجی لوگ
جب وہ ان سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت
پوچھتے بعض کہدیتے کہ وہ کاہن ہے
اور بعض کہدیتے کہ وہ ساحر ہے اور بعض
تمہارا کہدیتے کہ وہ مجنون ہے پس گئے اللہ ان کو
ہلاک کر دیا اور مقتسمین ان کا نام رکھا گیا کیونکہ انہوں

اَلْمُنَافِقُوْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يَظْهَرُ
نِفَاقُهُمْ وَالْقَاسِطُوْنَ اَلَّذِيْنَ
يَجُوْرُوْنَ فِي حُكْمِهِمْ جَارُوْا فِي الْحُكْمِ يَجُوْرُوْا جَوْرًا
وَالْمَارِقُوْنَ الْخَوَارِجُ لِاَنَّهُمْ مَرَقُوْا
مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
وَاَقْسَطَ فِي حُكْمِهٖ عَدَلَ فَهُوَ مُقْسِطٌ
وَفِي التَّنْزِيْلِ الْعَزِيْزِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ وَالْقِسْطُ الْجَوْرُ وَالْقُسُوْطُ
الْجَوْرُ وَالْعُدُوْلُ عَنِ الْحَقِّ وَاَنْشَدَ
يَشْفِيْ مِنَ الْقَوْمِ قُسُوْطَ الْقَاسِطِ
قَالَ هُوَ مِنْ قَسَطَ يَقْسِطُ قُسُوْطًا وَقَسَطَ
قُسُوْطًا جَارَ وَفِي التَّنْزِيْلِ الْعَزِيْزِ وَاَمَّا
الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا قَالَ
الْفَرَّاءُ هُمُ الْجَائِرُوْنَ الْكُفَّارُ قَالَ
وَالْمُقْسِطُوْنَ الْعَادِلُوْنَ اَلْمُسْلِمُوْنَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ
(لسان العرب) قِسْمٌ اَلْقِسْمُ الْاِفْرَازُ
يُقَالُ قَسَمْتُ كَذَا اَقْسِمُهُ قَسْمًا وَقِسْمَةً وَقِسْمَةُ
الْمِيْرَاثِ وَقِسْمَةُ الْغَنِيْمَةِ تَفْرِيْقُهَا
عَلٰى اَرْبَابِهَا قَالَ تَعَالٰى لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ
جُزْءٌ مَقْسُوْمٌ وَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ
بَيْنَهُمْ وَاسْتَقْسَمْتُهُ سَأَلْتُهُ اَنْ يَقْسِمَ
ثُمَّ قَدْ يُسْتَعْمَلُ فِيْ مَعْنٰى قَسَمَ قَالَ تَعَالٰى

اَلْمُنَافِقُوْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يَظْهَرُ
نِفَاقُهُمْ وَالْقَاسِطُوْنَ اَلَّذِيْنَ
يَجُوْرُوْنَ فِي حُكْمِهِمْ جَارُوْا فِي الْحُكْمِ يَجُوْرُوْا جَوْرًا
وَالْمَارِقُوْنَ الْخَوَارِجُ لِاَنَّهُمْ مَرَقُوْا
مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
وَاَقْسَطَ فِي حُكْمِهٖ عَدَلَ فَهُوَ مُقْسِطٌ
وَفِي التَّنْزِيْلِ الْعَزِيْزِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ وَالْقِسْطُ الْجَوْرُ وَالْقُسُوْطُ
الْجَوْرُ وَالْعُدُوْلُ عَنِ الْحَقِّ وَاَنْشَدَ
يَشْفِيْ مِنَ الْقَوْمِ قُسُوْطَ الْقَاسِطِ
قَالَ هُوَ مِنْ قَسَطَ يَقْسِطُ قُسُوْطًا وَقَسَطَ
قُسُوْطًا جَارَ وَفِي التَّنْزِيْلِ الْعَزِيْزِ وَاَمَّا
الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا قَالَ
الْفَرَّاءُ هُمُ الْجَائِرُوْنَ الْكُفَّارُ قَالَ
وَالْمُقْسِطُوْنَ الْعَادِلُوْنَ اَلْمُسْلِمُوْنَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ
(لسان العرب) قِسْمٌ اَلْقِسْمُ الْاِفْرَازُ
يُقَالُ قَسَمْتُ كَذَا اَقْسِمُهُ قَسْمًا وَقِسْمَةً وَقِسْمَةُ
الْمِيْرَاثِ وَقِسْمَةُ الْغَنِيْمَةِ تَفْرِيْقُهَا
عَلٰى اَرْبَابِهَا قَالَ تَعَالٰى لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ
جُزْءٌ مَقْسُوْمٌ وَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ
بَيْنَهُمْ وَاسْتَقْسَمْتُهُ سَأَلْتُهُ اَنْ يَقْسِمَ
ثُمَّ قَدْ يُسْتَعْمَلُ فِيْ مَعْنٰى قَسَمَ قَالَ تَعَالٰى

[illegible] اہل نفاق ہیں جن کا
[illegible] ظلم ہے [illegible] اور راہ سے بغاوت
کرتے ہیں [illegible] ہیں کیونکہ وہ نکل
گئے دین سے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے
اور اقسط فی حکمہ کے معنے ہیں عدل کیا پس وہ
عادل ہے اور قرآن میں ہے اور انصاف کرو
تحقیق اللہ انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے
اور قسط جور اور قسوط جور اور حق سے ہٹنا
اور پڑھا شفا دیتا ہے کینے سے ظالم کا
ظلم کہا وہ قسط یقسط قسوطا اور قسط قسوط
کے معنے ہیں ظلم کیا اور قرآن میں ہے اور
لیکن ظالم جہنم کا ایندھن ہوں گے کہا فراء
نے وہ سیدھے راہ سے ہٹنے والے کافر لوگ
ہیں کہا اور مقسطون سے مراد مسلمان عادل
ہیں فرمایا اللہ نے اللہ پسند کرتا ہے عادلوں کو
(لسان العرب) قِسْمٌ۔ قسم تقسیم کرنے کو
کہتے ہیں قسمت کذا اقسمہ قسمۃ میراث و
قسمۃ الغنیمت تقسیم کرنا ان کا جو کہ ان کے
دروازہ کے لئے ایک حصہ مقرر ہے اور فرمایا
تحقیق پانی اس میں بانٹا گیا ہے اس سے پوچھ کہ
تقسیم کرے پھر کبھی استعمال ہوتا ہے بانٹنے
کے معنے میں فرمایا

قسم

اقصد من الیم لیتا دیتا	صد نہ ہو جاتی ہے میم بسبب زیادہ ہونیکے
باب القاف مع حرف الصاد	قاف کا باب حرف صاد کے ساتھ
قصص ۔ القص ڈھونڈھنا قدم کے نشان	قصص
میں پیچھے چلا اس کے نشان قدم کے فرمایا	
ذوالقرنین لوٹے اپنے قدموں پر اور فرمایا	
اور کہا اس کی بہن پیچھے پیچھے چلی جا اور اسکا	
قول ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر عمدہ بیان	
ممکن ہے کہ مصدر ہو اور ممکن ہے کہ مفعول	
کے معنے میں ہو اور اگر مصدر مراد ہو تو یہ	
معنے رہے کہ ہم تم پر عمدہ بیان کرتے ہیں اور	
عمدہ اسلوب اچھا طریقہ اور عجیب تر نظم اور	
اور اگر مراد مقصوص ہو تو اس کے	
معنے ہوتے ہم تجھ پہ بیان کہتے ہیں	
عمدہ باتیں جو اس بارہ میں ہیں اور اس کا	
قول نہ بیان کر اپنے خواب اپنے	
بھائیوں پر میں نے بیان کیا خواب	
فلان پر میں نے اس کو بتا دیا اور قصص	
بیان اور قصص زبر کے ساتھ اسم	
ہے اور زیر سے جمع ہے قصہ اور	
اس کا قول زخموں کے بھی بدلے	
ہیں قصاص ساتھ زیر کے اسم و فاکرنے اور	
بدلا دینے کے لئے پہلے از کتاب کرنا	

طَرِيْقَ مَكَّةَ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَقِيْلَ عَلَى
الْمُقْتَسِمِيْنَ اَیِ الَّذِيْنَ تَقَاسَمُوْا شُعَبَ
مَكَّةَ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ يُّرِيْدُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقِيْلَ الَّذِيْنَ بَيَّتُوْا عَلٰى كَيْدِهٖ اِهـ

قَسَا

قَسَا الْقَسْوَةُ غِلَظُ الْقَلْبِ وَاَصْلُهٗ
مِنَ الْحَجَرِ وَالْمُقَاسَاةُ مُعَالَجَةُ
ذٰلِكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً اَیْ
يَبِسَتْ وَصَلُبَتْ عَنْ قَبُوْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ
وَالْخَوْفِ وَالزُّهَّادِ وَغَيْرِهَا مِنَ
الْخِصَالِ الْحَمِيْدَةِ وَالْقَسْوَةُ اِسْمٌ
وَهِيَ اَيْضًا غِلَظٌ فِي الْقَلْبِ وَقِلَّةُ الْخَشْيَةِ
وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قَاسِيَةً وَقُرِئَ قَسِيَّةً
بِدُوْنِ اَلِفٍ كَفَعِيْلٍ بِمَعْنٰى فَاعِلٍ مِثْلُ
شَاهِدٍ وَشَهِيْدٍ وَعَالِمٍ وَعَلِيْمٍ

مکہ کے راستے الگ الگ میں بانٹ لیے تھے اور کہا
راغب نے اور پڑھا مقتسمین پر یعنی ان لوگوں نے
جنہوں نے بانٹ لیے مکہ کے راہ تاکہ روکیں
اللہ کے راہ سے ان کو جو رسول اللہ کے
پاس آنا چاہتے ہیں اور کہا گیا ہے وہ جنہوں نے
قسم کھائی تھی آپ سے اوپر کی قَسَا سے
سخت دل کو کہتے ہیں اور اسکی اصل سخت پتھر ہے
اور مقاسات معالجہ اس کا اور اس کا قول ہے
سخت ہو گئے تمہارے دل پس وہ پتھر کی طرح یا
اس سے سخت تر یعنی خشک ہو گئے اور سخت ہو گئے
اللہ کا ذکر قبول کرنے سے اور خوف سے اور زہد سے
اور عمدہ خصلتوں سے اور قسوۃ اسم ہے اور
وہ نیز دل کی سختی کو کہتے ہیں اور خدا
رحمت سے اس کا قول بسبب اس کے کہ انہوں
اپنے عہد کو توڑ دیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور
پڑھا گیا قسیۃ بغیر الف کے جیسے فعیل بمعنی فاعل جیسے
اور شہید اور عالم اور علیم سے

بَابُ الْقَافِ مَعَ حَرْفِ الشِّيْنِ

قاف کا باب حرف شین کے ساتھ

قَشْعَرَ

قَشْعَرَ قَالَ تَعَالٰى تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ
الَّذِيْنَ اَیْ تَنْقَبِضُ مِنْهُ يُقَالُ اِقْشَعَرَّ
جِلْدُ فُلَانٍ اِذَا شَعِرَ فَهُوَ مُقْشَعِرٌّ
اِذَا اَخَذَتْهُ قُشَعْرِيْرَةٌ وَالْجَمْعُ الْقَشَاعِرُ

قَشْعَرَ۔ فرمایا سکڑ جاتی ہیں جلدیں
ان لوگوں کی اس سے کہا جاتا ہے فلان
کی جلد پر بال کھڑے ہو گئے تو مقشعر
جب اس کو پکڑ لیوے کانپنا اور جمع قشاعر

فقصدت الميم لزيادتها | مدغم ہو جاتی ہے میم بسبب زیادہ ہونیکے

باب القاف مع حرف الصاد

قاف کا باب حرف صاد کے ساتھ

قصص

قصص ۔ القص ڈھونڈھنا قدم کے نشان
میں پیچھے چلا اس کے نشان قدم کے فرمایا
دونوں لوٹے اپنے قدموں پر اور فرمایا
اور کہا اس کی بہن پیچھے پیچھے چلی جا اور اسکو
قول ہم یہاں کہتے ہیں تجھ پر عمدہ بیان
ممکن ہے کہ مصدر ہو اور ممکن ہے کہ مفعول
کے معنے میں ہو اور اگر مصدر مراد ہو تو
معنے رہے کہ ہم تم پر عمدہ بیان کرتے ہیں اور
عمدہ اسلوب اچھا طریقہ اور عجیب تر نظم اور
اور اگر مراد مقصوص ہو تو اس کے
معنے ہوتے ہم تجھ پر بیان کرتے ہیں
عمدہ باتیں جو اس بارہ میں ہیں اور اس کا
قول نہ بیان کر اپنے خواب اپنے
بھائیوں پر میں نے بیان کیا خواب
فلاں پر میں نے اس کو بتا دیا اور قصص
بیان، اور قصص زبر کے ساتھ اسم
ہے اور زیر سے جمع ہے قصہ اور
اس کا قول زخموں کے بھی بدلے
ہیں قصاص ساتھ زیر کے اسم و فاکرنے اور
بدلا دینے کے لئے پہلے ارتکاب کرنا

طَرِيْقَ مَكَّةَ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَقُرِئَ عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ اَىِ الَّذِيْنَ تَقَاسَمُوْا شُعَبَ مَكَّةَ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ يُّرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيْلَ الَّذِيْنَ بَهَتُوْا عَلٰى كِبَارِهِمْ	مکہ کے راستے آپسمیں بانٹ لئے تھے اور کہا راغب نے اور پڑھا مقتسمین پر یعنی ان لوگوں پر جنہوں نے بانٹ لئے کہ وہ وہاں تاکہ روکیں اللہ کے راہ سے ان کو جو رسول اللہ کے پاس آنا چاہتے ہیں اور کہا گیا ہے وہ جنہوں نے قسم کھائی تھی آپس میں اور ان کی
قَسَا الْقَسْوَةُ غِلَظُ الْقَلْبِ وَاَصْلُهٗ مِنَ الْحِجَارَةِ وَالْمُقَاسَاةُ مُعَالَجَةُ ذٰلِكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً اَىْ يَبِسَتْ وَصَلُبَتْ عَنْ قَبُوْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَهِيَ مِنَ الْخِصَالِ الْحَمِيْدَةِ وَالْقَسْوَةُ اِسْمٌ وَهِيَ اَيْضًا غِلَظٌ فِي الْقَلْبِ وَقِلَّةُ الْخَشْيَةِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قَاسِيَةً وَقُرِئَ قَسِيَّةً بِدُوْنِ اَلِفٍ كَفَعِيْلٍ بِمَعْنٰى فَاعِلٍ مِثْلُ شَاهِدٍ وَشَهِيْدٍ وَعَالِمٍ وَعَلِيْمٍ	سخت دل کو کہتے ہیں اور اسکی اصل سخت پتھر ہے ہے اور مقاسات معالجہ اس کا اور اس کا قول ہے سخت ہو گئے تمہارے دل پس وہ پتھر کی طرح یا اس سے سخت تر یعنی خشک ہو گئے اور سخت ہو گئے اللہ کا ذکر قبول کرنے سے اور خوف سے اور امید اور عمدہ خصلتوں سے اور قسوۃ اسم ہے اور وہ نیز دل کی سختی کو کہتے ہیں اور خدا رحمت سے ہے اس کا قول پس بسبب اس کے کہ انہوں نے اپنے عہد کو توڑ دیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور پڑھا گیا قسیۃ بغیر الف کے جیسے فعیل بمعنی فاعل جیسے شاہد اور شہید اور عالم اور علیم جیسے
بَابُ الْقَافِ مَعَ حَرْفِ الشِّيْنِ	**قاف کا باب حرف شین کے ساتھ**
قَشْعَرَ قَالَ تَعَالٰى تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ اَىْ تَنْقَبِضُ مِنْهُ يُقَالُ اقْشَعَرَّ جِلْدُ فُلَانٍ اِذَا قَشُعَرَ فَهُوَ مُقْشَعِرٌّ اِذَا اَخَذَتْهُ قُشَعْرِيْرَةٌ وَالْجَمْعُ الْقَشَاعِيْرُ	قشعر۔ فرمایا سکڑ جاتی ہیں جلدیں ان لوگوں کی اس سے کہا جاتا ہے فلان کی جلد پر بال کھڑے ہو گئے تو مقشعر جب اس کو پکڑ لیوے کانپنا اور جمع قشاعیر

اذا انفقوا الآية والثاني يكفي به عما
يرد من المحمود و المذموم ....
وهو فيما يقع بين محمود ومذموم
كالواقع بين العدل والجور والقريب
والبعيد وعلى ذلك قوله تعالى فمنهم
مقتصد وقوله تعالى وسفرا قاصدا
اي سفرا متوسطا غير متناهي البعد
وربما فسر بقريب والحقيقة ما
ذكرت (مفردات) قصرات قال تعالى
قاصرات الطرف هي جمع قاصرة
وهي التي لا تمد عينها الى غير زوجها
اي قصرت ابصارهن على ازواجهن
ولم تجنح النظر الى غيرهم وقوله تعالى
مقصورات في الخيام اي محدرات
قصرن في خدورهن وقوله تعالى
ترمي بشرر كالقصر هو واحد القصور
ومن قراءة كالقصر بالتحريك اراد
اعناق النخل وقيل اصول الشجر و
قوله تعالى وقصر مشيد فسمي القصر
قصرا لانضمام بعضه بعضا والجمع
قصور قال تعالى ويجعل لك قصورا
وقوله ان تقصروا من الصلوة
اي تنقصوا وقصر شعره جز بعضه

اور جب وہ خرچ کرتے ہیں الایۃ اور دوسرا
مراد ہوتا ہے وہ جو محمود اور مذموم کے درمیان
ہوتا ہے اور واقع ہوتا ہے درمیان محمود اور
مذموم کے جیسے واقع ہوتا ہے درمیان
عدل کے ظلم کے اور قریب کے اور بعید کے
اور ایسا ہی اس کا قول بعض انہیں میانہ رو
ہیں اور اس کا قول سفر میانہ یعنی سفر درمیانہ
جو بہت دور نہ ہو اور بسا اوقات تفسیر کی ہے
ساتھ قریب کے اور حقیقت میں نے بیان کر دی ہے
(مفردات) قصرات فرمایا قاصرات الطرف یہ ہے
یہ ہے جمع قاصرہ کی اور وہ عورت ہوتی ہے جو نہ
آنکھ اپنے خاوند کے سوا دوسرے کی طرف نہیں اٹھاتی
یعنی انکی آنکھیں اپنے خاوند ہی پر رہتی ہیں
دوسرے کیطرف نہیں جاتیں اور اس کا قول مقصورات
فی الخیام یعنی خیموں کے پردوں میں اپنے پردوں
میں بند رہتی ہیں اور اسکا قول ترمی بشرر کالقصر
یہ واحد ہے قصور کا اور جو پڑھے قصر حرکت کے ساتھ
تو اس سے مراد کھجور کے تنے ہیں اور کہا
گیا ہے درخت کی جڑ ہیں اور اسکا قول مضبوط اور
پکا محل قصر کو اسلئے کہتے ہیں کیونکہ ایک حصہ اس کا
دوسرے سے پیوستہ ہوتا ہے اور جمع اسکی قصور ہے فرمایا
بنائیگا تیرے لئے محل اور اسکا قول ان تقصر وا من الصلوۃ
یعنی کم کرو نماز سے اور قصر شعرہ کہ اس نے بال کتروائے

مِنْ قَتْلٍ اَوْ قَطْعٍ اَوْ ضَرْبٍ اَوْ جُرْحٍ
وَاَصْلُهُ اِسْتِتْبَاعُ الْاَثَرِ فَكَاَنَّ الْمُقْتَصَّ
مِنَ الْجَانِيْ يَفْعَلُ مِثْلَ فِعْلِهٖ
فَيَجْرَحُ مِثْلَ جُرْحِهٖ وَيَقْتُلُ مِثْلَ قَتْلِهٖ
وَمِنْهُ الْقِصَّةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْقَصَصُ
الْاَخْبَارُ الْمُتَتَبِّعَةُ قَالَ لَهُوَ الْقَصَصُ
الْحَقُّ وَقَالَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ وَقَالَ
وَقُصِّيْهِ الْقَصَصَ وَقَالَ نَقُصُّ
عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ وَقَالَ وَلْنَقُصَّنَّ
عَلَيْهِمْ وَقَالَ نَقُصُّ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ
وَقَالَ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا وَالْقِصَاصُ
مَنْعُ الدَّمِ بِالْقَوَدِ قَالَ تَعَالٰى وَلَكُمْ
فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ اھ **قَصْدٌ**
اَلْقَصْدُ اِسْتِقَامَةُ الطَّرِيْقِ يُقَالُ
قَصَدْتُ قَصْدَهٗ اَيْ نَحَوْتُ نَحْوَهٗ
وَمِنْهُ الْاِقْتِصَادُ وَالْاِقْتِصَادُ عَلٰى
ضَرْبَيْنِ مَحْمُوْدٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَذٰلِكَ
فِيْمَا لَهٗ طَرَفَانِ اِفْرَاطٌ وَتَفْرِيْطٌ
كَالْجُوْدِ فَاِنَّهٗ بَيْنَ الْاِسْرَافِ وَالْبُخْلِ
وَكَالشَّجَاعَةِ فَاِنَّهَا بَيْنَ التَّهَوُّرِ وَالْجُبْنِ
وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَعَلٰى هٰذَا قَالَ تَعَالٰى
وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَعَلٰى هٰذَا النَّحْوِ
مِنَ الْاِقْتِصَادِ اَشَارَ بِقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ

قتل کا یا قطع کا یا مار کا یا زخم کا اور اسکی
اصل نشان کی پیروی کرنا گویا قصاص
لینے والے مرتکب کے پیچھے چلتا ہے
پس اس جیسا کام کرتا ہے اور قتل کرتا
ہے اس جیسا قتل اور ایسا ہی اور کہا
راغب نے قصص خبروں کو کہ پیچھے کہا
سچا بیان ہے اور فرمایا ان کے بیان میں
اور فرمایا سچا بیان کیا بیان کرنا اور فرمایا ہم
بیان کرتے ہیں تجھ پر اچھا بیان کرنا اور ہم
بیان کریں گے اچھا اور کہا بیان کریں گے
اچھا اور کہا بیان کرتے ہیں ہم بنی اسرائیل پر
اور فرمایا بیان کر بیان کرنا اور قصاص بدلہ
کے لئے خون کی طلب کرنا فرمایا اور تمہارے
لئے بدلہ میں زندگی ہے **قَصْدٌ** قصد کہتے ہیں
راہ پر چلنا کہا جاتا ہے میں نے قصد کیا اس کا
قصد یعنی اور اس سے اقتصاد ہے اور اسکی
دو قسمیں ہیں بولنے میں عمدہ اور یہ اسکی دو
طرفیں ہیں افراط اور تفریط جیسے جود
کیونکہ اسراف اور بخل درمیان ہے
اور شجاعت کیطرح کیونکہ تہور اور بزدلی
کے درمیان ہے اور ایسا ہی اور اسپر
فرمایا اللہ نے اور میانہ روی اختیار کر اپنے
چال میں اور اسی طریق پر میانہ روی اختیار کرو اشارہ کیا

قصد

ذا تنفقوا الآية والثاني يكفي به عما
ترددوا بين المحمود والمذموم ... هو فيما يقع بين محمود ومذموم
واقع بين العدل والجور والقريب
البعيد وعلى ذلك قوله تعالى فمنهم
مقتصد وقوله تعالى وسفرا قاصدا
ي سفرا موسطا بين منتاهي البعد
ربما فسر بقريب والحقيقة ما
لت (مفردات) قصرت قال تعالى
اصرات الطرف هي جمع قاصرة
هي التي لا تمد عينها الى غير زوجها
ي قصرت ابصارهن على ازواجهن
لم يجاوز النظر الى غيرهم وقوله تعالى
مقصورات في الخيام اي محدرات
رات في خدورهن وقوله تعالى
ي بسرير كالقصر هو واحد القصور
من قراءة كالقصر بالتحريك اراد
عناق النخل وقيل اصول الشجر
وله تعالى وقصر مشيد فسمي القصر
صرا لانضمام بعضه بعضا والجمع
قصور قال تعالى ويجعل لك قصورا
وله ان تقصروا من الصلوة
اي تنقصوا وقصر شعره جز بعضه

اور جب وہ خرچ کرتے ہیں الایۃ اور دوسرا
مراد ہوتا ہے وہ جو محمود اور مذموم کے درمیان
ہوتا ہے اور واقع ہوتا ہے درمیان محمود اور
مذموم کے جیسے واقع ہوتا ہے درمیان
عدل کے اور ظلم کے اور قریب کے اور بعید کے
اور ایسا ہی اس کا قول بعض انمیں میانہ رو
ہیں اور اس کا قول سفر میانہ یعنی سفر درمیانہ
جو بہت دور نہ ہو اور بسا اوقات تفسیر کی ہے
ساتھ قریب کے اور حقیقت میں نے بیان کر دی ہے
(مفردات) قصرت فرمایا قاصرات الطرف یہ ہے
یہ ہے جمع قاصرہ کی اور وہ عورت ہوتی ہے جو اپنی
آنکھ اپنے خاوند کے سوا دوسرے کی طرف نہیں بڑھاتی
یعنی انکی آنکھیں اپنے خاوند و پر رہتی ہیں
دوسرے کیطرف نہیں جاتیں اور اس کا قول مقصورات
فی الخیام یعنی خیموں کے پردوں اپنے پردوں
میں بند رہتی ہیں اور اسکا قول ترمی بشرر کالقصر
یہ واحد ہے قصور کا اور جو پڑھے قصر حرکت کے ساتھ
تو اس سے مراد کھجور کے تنے لیتے ہیں اور کہا
گیا ہے درخت کی جڑ ہیں اور اسکا قول مضبوط اور
پکا محل قصر کو اسلئے کہتے ہیں کیونکہ ایک حصہ اس کا
دوسرے سے پیوستہ ہوتا ہے اور جمع اسکی قصور ہے فرمایا
بنائیگا تیرے لئے محل اور اسکا قول ان تقصروا من الصلوٰۃ
یعنی کم کرو نماز سے اور قصر شعرہ کہ اس نے بال کتروائے

مِنْ قَتْلٍ اَوْ قَطْعٍ اَوْ ضَرْبٍ اَوْ جُرْحٍ
وَاَصْلُهٗ اِتِّبَاعُ الْاَثَرِ فَكَاَنَّ الْمُقْتَصَّ
يَتَتَبَّعُ اَثَرَ الْجَانِيْ فَيَفْعَلُ مِثْلَ فِعْلِهٖ
فَيَجْرَحُ مِثْلَ جُرْحِهٖ وَيَقْتُلُ مِثْلَ قَتْلِهٖ
وَنَحْوُ ذٰلِكَ قَالَ الرَّاغِبُ وَالْقَصَصُ
الْاَخْبَارُ الْمُتَتَبِّعَةُ قَالَ لَهُوَ الْقَصَصُ
الْحَقُّ وَقَالَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ وَقَالَ
وَقَصَصْنَا عَلَيْهِ الْقَصَصَ وَقَالَ نَقُصُّ
عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ وَقَالَ نَقُصُّ
عَلَيْهِمْ وَقَالَ نَقُصُّ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ
وَقَالَ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا وَالْقِصَاصُ
تَتَبُّعُ الدَّمِ بِالْقَوَدِ قَالَ تَعَالٰى وَلَكُمْ
فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ اھ **قَصْدٌ**
اَلْقَصْدُ اِسْتِقَامَةُ الطَّرِيْقِ يُقَالُ
قَصَدْتُ قَصْدَهٗ اَيْ نَحَوْتُ نَحْوَهٗ
وَمِنْهُ الْاِقْتِصَادُ وَالْاِقْتِصَادُ عَلٰى
ضَرْبَيْنِ مَحْمُوْدٌ عَلَى الْاِطْلَاقِ وَذٰلِكَ
بِاِزَآئِهِ طَرَفَيِ اِفْرَاطٍ وَتَفْرِيْطٍ
كَالْجُوْدِ فَاِنَّهٗ بَيْنَ الْاِسْرَافِ وَالْبُخْلِ
وَكَالشَّجَاعَةِ فَاِنَّهَا بَيْنَ التَّهَوُّرِ وَالْجُبْنِ
وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَعَلٰى هٰذَا قَالَ تَعَالٰى
وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَعَلٰى هٰذَا النَّحْوِ
مِنَ الْاِقْتِصَادِ اَشَارَ بِقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ

قتل کا یا قطع کا یا مار کا یا زخم کا اور اسکی
اصل نشان کی پیروی کرنا گویا قصاص
لینے والے مرتکب کے پیچھے چلتا ہے
پس اس جیسا کام کرتا ہے اور قتل کرنا
ہے اس جیسا قتل اور ایسا ہی اور کہا
راغب نے قصص خبروں کو کہتے ہیں کہا یہ
سچا بیان ہے اور فرمایا ان کے بیان میں
اور فرمایا اسپر بیان کیا بیان کرنا اور فرمایا ہم
بیان کرتے ہیں تجھ پر عمدہ بیان کرنا اور ہم
بیان کریں گے اسپر اور کہا بیان کریں گے
اسپر اور کہا بیان کرتے ہیں ہم بنی اسرائیل پر
اور فرمایا بیان کر بیان کرنا اور قصاص بدلہ
کے لئے خون کی طلب کرنا فرمایا اور تمہارے
لئے بدلہ میں زندگی ہے **قَصْدٌ** قصد سیدھے
راہ پر چلنا کہا جاتا ہے میں نے قصد کیا اسکا
قصد یعنی اور اس سے اقتصاد ہے اور اسکی
دو قسمیں ہیں بولنے میں عمدہ اور یہ اسکی دو
طرفین ہیں افراط اور تفریط جیسے جود
کیونکہ اسراف اور بخل درمیان ہے
اور شجاعت کیطرح کیونکہ تہور اور بزدلی
کے درمیان ہے اور ایسا ہی اور اسپر
فرمایا اللہ نے اور میانہ روی اختیار کرنے
چال میں اور اسی طریق پر میانہ روی اختیار کرو اور اشارہ کیا

ي القضب ذكوة و القضب كل شجر
قضيب و كل طري رطبا و القضبة الرطبة
القضب اسم يقع على ما قضيب
ن اغصان يتخذ منه سهام او
ي و قضبت الشي قضبا من باب
ن باب اي قطعته فانقطع و اقتضبت
شي مثل افتطعته و زنا و معنى
منه قيل للغصن المقطوع قضيب
لة و زن فعيل بمعنى مفعول و الجمع
ضبان بضم القاف و الكسر لغة
سيف قاضب اي قاطع قضما
ال تعالى اقضوا الي و لا تنظرون
ل معناه امضوا الي ما في انفسكم
ن اهلاكي و نحوه من سائر الشرور
لا تؤخرون و قال الشاعب اي افرغوا
ن امرائكم اه و قوله تعالى فاقض
ا انت قاض اي امض ما انت ممض
قوله تعالى و قضى اجلا اي حتم
انه و قوله و قضينا الى بني اسرائيل
ي اعلمناهم اعلاما قطعيا و مثله
قضينا اليه ذلك الامر و قوله تعالى
يقضي بينهم اي يحكم و يفصل و قوله
و قضى امرا اي احكمه و قوله و قضى

قضب میں زکوٰۃ نہیں ہے قضب وہ نبات
ہے جو تازی بتازی کہا جاتی ہے اور کہا جاتا
تازہ قضبۃ تر کو کہتے ہیں اور قضب اسم ہے اس
ہوتا ہے اوپر جو سبز ہو شاخوں سے جس سے تیر
یا کمانیں بنائی جاتی ہیں و قضبت کوئی چیز قضبا
باب ضرب سے یعنی میں نے توڑا پس ٹوٹ گیا
و اقتضبت الشی جیسے اقتطعت وزن میں اور
معنے میں اور اس سے کہا گیا سبز شاخ کو قضیب
کہتے ہیں بر وزن فعیل بمعنے مفعول اور جمع
قضبان قاف کی پیش اور ضاد سے ایک لغت اور
کاٹنے والی تلوار یعنے کاٹنے والی قضبا
فرمایا مجھ پر ٹوٹ پڑو اور ڈھیل نہ دو کہا گیا
اس کے معنے ہیں آؤ میری طرف میرے
ہلاک کرنے کے لئے جو تمہارے نفسوں میں
اور اسکی طرح تمام شرارتوں سے اور نہ تاخیر دو
مجھکو اور کہا راغب نے یعنی اپنی تمام کو شش کو
ختم کر دو اور اس کا قول اور تو کر جو تو کر سکتا ہے
یعنی کر جو تو کر سکتا ہے اور اس کا قول مقدر
کی اجل اور موت مقرر کی اور پوری کی اور
اس کا قول ہم نے بنی اسرائیل سے قطعی اور یقینی
فیصلہ کر دیا تھا اور مثل اس کی اور جاری کر دیا تھا
انکی طرف یہ بات اور اس کا قول اور فیصلہ کریگا
ان کے درمیان اور انکا قول اور جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے اور

قال تعالى مخلقين رؤسكم ومقصرين
قصف قال تعالى فاصابها اعصار فيه نار
فاحترقت وهي الريح التي لها قصف اى صوت
شديد كانها تقصف اى تكسر لانها
قصم لا تمر بشئ الا قصفته قصم قال
وكم قصمنا من قرية اى اهلكناها
وحسبناها وذلك عبارة عن الهلاك
قصا قصا قال تعالى مكانا قصيا اى بعيدا
عن الاهل والقصوى تانيث الاقصى
قال تعالى الى المسجد الاقصى اى الابعد
وهو بيت المقدس لانه لم يكن وراءه
مسجد اقصى وبعيدا عن مسجد الحرام
وقوله تعالى اذا انتم بالعدوة الدنيا
وهم بالعدوة القصوى قال الفراء هما
لغتان يقال الدنيا مما يلى المدينة والقصوى مما يلى مكة
وقوله تعالى من اقصى المدينة اى من اقصى المدينة او

فرمایا سنڈالنے والے اپنے سر اور بال کٹانے
قصف۔ فرمایا قاصفا من الریح وہ ہوا
جسمیں قصف یعنی سخت آواز ہوتی ہے گویا کہ
وہ قصف کرتی ہے یعنی توڑتی ہے کیونکہ جس
کے پاس سے گذرتی ہے اسکو توڑ دیتی ہے
قصم۔ فرمایا وکم قصمنا من قریۃ اسکے معنے
ہم نے بہت سی بستیاں ہلاک کیں اور اس
مراد ہلاکت ہے قصا فرمایا مکانا قصیا یعنی
دور کی جگہ گھر والوں سے اور قصوی
مؤنث ہے اقصی فرمایا مسجد اقصی بہت دور
کی مسجد اور وہ بیت المقدس ہے کیونکہ اس سے
آگے اور کوئی مسجد اور وہ دور ہے مسجد حرام
سے اور اس کا قول اور جب تم تھے ورلے کنارے
پر اور پرے کے کنارے پر کہا فراء نے الدنیا
جو مدینہ سے ملتا ہے اور قصوی جو مکہ سے ملتا ہے اور الگا قول ہے
شہر کے یعنے شہر کے پرلی حد سے یا شہر کے پرلی طرف

باب القاف حرف الضاد — قاف کا باب حرف ضاد کے ساتھ

قضض قضض يقال قضضته فانقض
وانقض الحائط وقع قال تعالى يريد
ان ينقض فاقامه قضب قال تعالى
صيانا وقضبا القضب نحو القتب
سمى بذلك لانه يقضب مرة بعد
اخرى اى يقطع ومنه الحديث ليس

قضض۔ قضضتہ کہا جاتا ہے میں نے اس کو توڑا پس وہ
ٹوٹ گیا اور دیوار ٹوٹ گئی فرمایا چاہتی ہے
کہ گر جاوے پس اس کو کھڑا کر دیا قضب
فرمایا صیانا اور قضبا قضب جیسے فلس قت
یہ نام رکھا گیا ہے کہ کاٹا جاتا ہے کئے بعد دیگرے
یعنی کاٹا جاتا ہے اور اسی سے حدیث

فی القضب زکوٰۃ والقضب کل نبت
تقضب واکل طریا والقضبۃ الرطبۃ
والقضب اسم یقع علی ما قضب
من اغصان تجتنی منہ سہامہم او
نبی وقضبت الشیٔ قضبا من باب
ضرب ای قطعتہ فانقطع وانقضب
الشیٔ مثل انقطعتہ وزنا ومعنی
منہ قیل للغصن المقطوع قضیب
فعیل وزن فعیل بمعنی مفعول والجمع
قضبان بضم القاف والکسر لغۃ
سیف قاضب ای قاطع قضضا
قال تعالیٰ اقضوا الیّ ولا تنظرون
قیل معناہ امضوا الیّ ما فی انفسکم
من الحیل وغیرہ من سائر الشرور
لا تؤخرون وقال الزاجب ائتوا امرکم
من امرانکم اھ وقولہ تعالیٰ فاقض
ما انت قاض ای اصنع ما انت صانع
قولہ تعالیٰ وقضی اجلا ای حتم
انہ وانزلہ وقضینا الیٰ بنی اسرائیل
ای اعلمناہم اعلاما قطعیا وسلطہ
وقضینا الیہ ذلک الامر وقولہ تعالیٰ
یقضی بینہم ای یحکم ویفصل وقولہ
وقضی امرا ای احکمہ وقولہ وقضیٰ

قضب میں زکوٰۃ نہیں ہے قضب وہ نبات
ہے جو تازی بتازی کہا جاتی ہے اور کہا
تازہ قضبۃ تر کو کہتے ہیں اور قضب اسم ہے وہ
ہوتا ہے اوپر جو سبز ہو شاخوں سے جس سے تیر
یا کمانیں بنائی جاتی ہیں وقضبت کوئی چیز قضب
باب ضرب سے یعنی میں نے توڑا پس ٹوٹ گیا
وانقضبت الشیٔ جیسے انقطعت وزن میں اور
معنے میں اور اس سے کہا گیا سبز شاخ کو قضیب
کہتے ہیں بر وزن فعیل بمعنے مفعول اور جمع
قضبان قاف کی پیش اور سے ایک لغت اور
کاٹنے والی تلوار بمعنے کاٹنے والی قضضا
فرمایا مجھ پر ٹوٹ پڑو اور ڈھیل نہ دو کہا
اس کے معنے ہیں آؤ میری طرف میرے
ہلاک کرنے کے لئے جو تمہارے نفسوں میں
اور اسی طرح تمام شرارتوں سے اور نہ تاخیر دو
مہلت دو کہا زاجب نے یعنی اپنی تمام کوشش کو
ختم کر دو اور اس کا قول اور تمہارا جو تو کر سکتا ہے
یعنی کر جو تو کر سکتا ہے اور اس کا قول مقرر
کن اجل اور موت مقرر کی اور پوری کی اور
اس کا قول ہم نے بنی اسرائیل سے قطعی اور یقینی
فیصلہ کر دیا تھا اور مثل اس کے اور جاری کر دیا تھا
انکی طرف یہ بات اور اس کا قول اور فیصلہ کریگا
ان کے درمیان اور اسکا قول اور جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے اور

قال تعالیٰ محلقین رؤسکم ومقصرین

قصف قصف قال تعالیٰ قاصفا من الریح

هی الریح التی لها نصف ای صوت

شدید کانها تقصف او تکسر لانها

قصم لا تمر بشیء الا قصفته قصم قال

وکم قصمنا من قریة ای حطمناها

واهلکناها وذلک عیادة الله عما یظلم

قصا قصا قال تعالیٰ مکانا قصیا ای بعیدا

عن الاهل والقصوی تانیث الاقصی

قال تعالیٰ الی المسجد الاقصی ای البعید

وهو بیت المقدس لانه لم یکن وراءه

مسجد بعید عن مسجد الحرام

وقوله تعالیٰ اذا انتم بالعدوة الدنیا

وهم بالعدوة القصوی قال الفراء انما

الدنیا من المدینة والقصوی جانب مکة

وقوله تعالیٰ من اقصی المدینة ای من اقرب المدینة او

فرمایا مٹانے والے اپنے سر اور بال کٹانے والے

قصف۔ فرمایا قال قاصفا من الریح وہ ہوا

جسمیں قصف یعنی سخت آواز ہو تی ہے گویا

وہ قصف کرتی ہے یعنی توڑتی ہے کیونکہ وہ

کسی پاس سے گذرتی ہے سکو توڑ دیتی ہے

قصم قصم فرمایا وکم قصمنا من قریة اسکے معنے

ہم نے بہت سی بستیاں ہلاک کیں اور

مراد ہلاکت ہے **قصا** فرمایا مکانا قصیا یعنی

دور کی جگہ گھر والوں سے اور قصوی

مؤنث ہے اقصی فرمایا مسجد اقصی بہت دور

کی مسجد اور وہ بیت المقدس ہے کیونکہ اسکے

آگے اور کوئی مسجد اور وہ دور ہے مسجد حرام

سے اور اس کا قول اور جب تم تھے ورلے کنارہ

پر اور پرلے کے کنارہ پر کہا فراء نے الدنیا

جو مدینہ سے قریب ہے اور قصوی جو مکہ سے قریب ہے اور اسکا قول او

تم سے یعنے شہر کے پرلی حد سے یا شہر کے پرلی طرف

باب القاف حروف الضاد

قاف کا باب حرف ضاد کے ساتھ

قضض قضض یقال قضضته فانقض

وانقض الحائط وقع قال تعالیٰ یرید

قضب ان ینقض فاقامه قضب قال تعالیٰ

عنبا وقضبا القضب نحو الکلا الرطب

سمی بذلک لانه یقضب مرة بعد

اخری ای یقطع وبه الحدیث لیس

قضض کہا جاتا ہے میں نے اس کو توڑا پس وہ

ٹوٹ گیا اور دیوار ٹوٹ گئی فرمایا چاہتی ہے

کہ گر جاوے پس اس کو کھڑا کر دیا **قضب**

فرمایا عنبا اور قضبا قضب جیسے فلس تر ترکاری

یہ نام رکھا گیا ہے کہ کاٹا جاتا ہے کیے بعد دیگرے

یعنی کاٹا جاتا ہے اور اسی سے حدیث

وَفَتْحُ الْقَافِ وَكَسْرُهَا لُغَةٌ وَقَدْ أَوْعَدَ
عَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ
بِهٖ لِمَعَانٍ أَرْبَعَةٍ لِلدُّنْيَا وَحَرَقَتِهٖ
وَاشْتِعَالِ النَّارِ فِيْهِ وَإِسْرَاعِهَا فِي
الْمُطَّلَعِ بِهٖ وَسَوَادِ لَوْنِهٖ بِحَيْثُ تُنْكِرُ
عَنْهُ النُّفُوْسُ مِنْ تَنَنِ رَائِحَتِهٖ فَتُطَّلَعُ
بِهٖ جُلُوْدُهُمْ حَتّٰى يَعُوْدُ طِلَاؤُهُمْ
كَالْقِيْرِ وَبِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِهٖ فَأَلْبَسَهُمْ ذٰلِكَ الْخِزْيَ
وَالْهَوَانَ وَقُرِنَ مِنْ قَطِرَانٍ أَيْ
نُحَاسٍ قَدِ انْتَهٰى حَرُّهُ وَيُقَالُ لَهُ الْمِهْيَارُ
الْمُذَابُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَأَسَلْنَا لَهُ
عَيْنَ الْقِطْرِ يَا أَيُّهَا الْكَسْرُ فَالسُّكُوْنُ أَيْ
أَذَبْنَا لَهُ مَعْدِنَ النُّحَاسِ وَأَجْرَيْنَاهُ
وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَأَوْلِيْ قِدْرٍ خَلَقٍ قِطْرًا
أَيْ نُحَاسًا مُذَابًا وَقَوْلُهُ تَعَالٰى سَرَابِيْلُهُمْ
قَالَ الْحَسَنُ مُلَاءُ جَرَبٍ تُؤْذِيْهِمْ بِأَوَّلِ
لَيْسَ لَهُ وَزْنٌ عِنْدَ الْعَرَبِ وَقَالَ
تَغْلِبُ الْمَعْمُوْلُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْعَرَبِ
فِي الْأَكْثَرِ أَنَّهُ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِيْنَارٍ
وَقِيْلَ غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ تَعَالٰى مَنْ إِنْ
تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ وَقَالَ وَآتَيْتُمْ إِحْدٰهُنَّ
قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا

قاف کی زیر اور اس کے زبر سے ایک لغت ہے
اور کبھی اللہ نے ڈرایا ہے مشرکین کو عذاب دے
ان کو چار معنوں کے لئے اور اس کا جلنا اور
آگ کا جلنا اس میں اور اسکی جلدی کرنا ظلم کی گرمی تمام
اس کے اور اس کے رنگ کی سیاہی بلحاظ اس کے
کہ تنگ ہو جاتے ہیں نفس اس کے بو کی گندی
سے پس ملا جاتا ہے ان کے چمڑوں پر بھیانک ہو جاوے
اس کا ملاپ کرتے ان کے لئے اسکی طلا واسطے انکی
پاجاموں کی طرح کیونکہ وہ تکبر کرتے تھے اسکی عبادت سے
پس پہنا دی یہ خواری اور ذلت اور پڑا ملا گیا ان
قطران یعنی تانبا جسکی گرمی حد تک پہنچ گئی ہے اور
کہا جاتا ہے گلا ہوا تانبا اور اس کا قول اور ہم نے
بہایا اس کے لئے تانبا کا چشمہ سا تقدیر کے پس
سکون یعنی ہم نے تانبا کی معدن اس کے لئے نرم
کر دی اور ایسا ہی اس کا قول لاؤ میرے پاس
میں اس پر لگا ہوا تانبا لاؤ انکی اور قنطار قاف کے
زبر سے کہا حسن نے بیل کی کھال بھری ہوئی سونے
سے اور کہا گیا ہے ایک کیلے ہوتا ہے وزن عرب
کے نزدیک غالبًا سو کے نزدیک اکثر چار ہزار کو
قنطار کہتے ہیں اور کہا گیا ہے سوائے اس کے
فرمایا بعض ایسے ہیں کہ اگر تو ان کے
پاس ڈھیروں ڈھیر سونا امانت رکھے اور فرمایا
اور دیا ہم نے انہیں سے ایک ڈھیروں ڈھیر سونا ان

اَلْقِطُّ السِّنَّوْرُ وَالْاُنْثٰى قِطَّةٌ وَالْجَمْعُ قِطَاطٌ وَقِطَطٌ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا فَعَلَتْ اِمْرَاَةٌ قِطًّا لَا عُفِيَتْ يَقُوْلُ مَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ قِطُّ اَيْ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِيْ وَفِيْهَا لُغَاتٌ ضَمُّ الطَّاءِ مُشَدَّدَةً مَعَ فَتْحِ الْقَافِ وَضَمِّهَا وَكَذٰلِكَ هِيَ مَعَ تَخْفِيْفِ الطَّاءِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ هٰذَا اِذَا كَانَتْ بِمَعْنَى الدَّهْرِ - - - - - - - - - - - - وَاِذَا كَانَتْ بِمَعْنَى حَسْبُ وَهُوَ الْاِكْتِفَاءُ فَهِيَ مَفْتُوْحَةُ الْقَافِ سَاكِنَةُ الطَّاءِ يُقَالُ رَاَيْتُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَطْ اه وَقَالَ الدَّمَامِيْنِيُّ مِنْ اَسْمَاءِ الْاَفْعَالِ بِمَعْنٰى اِنْتَهٰى وَكَثِيْرًا مَا تَقْصُدُ بِالْفَاءِ تَنْزِيْلًا لِلَّفْظِ مَنْزِلَةَ جَزَاءِ شَرْطٍ مُحْذُوْفٍ اه

قِطًّا

قُطْرٌ - اَلْقُطْرُ بِالضَّمِّ الْجَانِبُ وَالنَّاحِيَةُ وَجَمْعُهُ اَقْطَارٌ قَالَ تَعَالٰى مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَقَالَ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ اَقْطَارِهَا وَقَوْلُهُ تَعَالٰى سَرَابِيْلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ هُوَ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ الطَّاءِ الَّذِيْ يُعْلٰى بِهِ الْاِبِلُ اَلْقٰى فِيْهَا الْجَرْبُ فَيَحْرُقُ بِهِ جِلْدَهَا وَحَرَارَتِهِ الْهَابَ يُتَّخَذُ مِنْ حَمْلِ شَجَرِ الْعُرْفُطِ فَيُطْبَخُ بِهَا ثُمَّ يُهْنَا بِهِ وَسُكُوْنِ الطَّاءِ

قُطْرٌ

اور قط السنور بلی کو کہتے ہیں اور مادہ قطۃ ہے اور جمع قطاط اور قططا اور حدیث میں ہے نہیں کیا اس عورت نے کبھی گم ہوگئی کہتا ہے نہیں کیا نہ کبھی یعنی گذشتہ زمانہ میں اور اسمیں لغات ہے ساتھ پیش طا مشدد کے بعد قاف کے زبر سے اور اس کے پیش سے اور ایسا ہی طا کی سکون سے کہا جوہری نے یہ اسوقت آتا ہے جب زمانہ کے معنے میں ہوتا ہے اور جب حسب کے معنے میں آتا ہے اور وہ کافی اور بس ہوتا ہے پس وہ قاف کی زبر سے طا کے سکون سے ہیں لئے اس کو ایک ہی دفعہ دیکھا اور کہا تقتازانی سے اسم فعل سے ہے انتہی کے معنے میں اور اکثر فا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے بمنزلہ شرط اور جزا اور شرط محذوف اه

قطرٌ - قطر پیش سے طرف اور جانب کو کہتے ہیں اور اسکی جمع اقطار ہے فرمایا آسمانوں کی طرفوں سے اور فرمایا اور اگر داخل کئے جاویں اتپر انکی طرفوں سے اور ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور قاف کی زبر اور طا کے زبر سے وہ مشیل ہوتا ہے جو خواہش والے اور پھلنے میں پس وہ جلد دیتا ہے اپنی تیزی اور گرمی سے خوارش کو لی جاتی ہے عرعر کے درخت سے بس پکایا جاتا ہے طا کے سکون اور

أَوْقَعَ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا عَلَى إِسْنَادِ الْفِعْلِ
إِلَى الْمَصْدَرِ وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا عَلَى إِسْنَادِ
الْفِعْلِ إِلَى الظَّرْفِ وَقَوْلُهُ وَفِي الْأَرْضِ
قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ أَيْ مُتَجَاوِرَةٌ وَقَوْلُهُ مُتَشَابِهَةٌ
هَيْئَةً إِلَى سَبَخٍ وَصَلْبَةٍ إِلَى يُحْوَةٍ
وَصَالِحَةٌ لِلزَّرْعِ وَالشَّجَرِ إِلَى أُخْرَى
عَلَى عَكْسِ مَا مَعَ الِانْتِظَامِ الْجَمْعِ بِحَيْثُ
الْأَرْضِيَّةُ وَكَذَلِكَ الْكُرُومُ وَالنَّخِيلُ
وَالْحَبْلُ الثَّابِتَةُ فِي هَذِهِ الْقِطَعِ مُخْتَلِفَةٌ
الْأَجْنَاسِ الْأَنْوَاعِ حَتَّى تَشْتَمِلَ عَلَى مَا
وَالْبَسَاتِينُ الْمُشْتَمِلَةُ عَلَى الْأَشْجَارِ وَالنَّخِيلِ
مُتَفَاضِلَةٌ مُتَفَاوِتَةٌ فِي تَرْكِيبِ الْأَجْزَاءِ
صُنْعِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ
وَهُمْ دُونَ ذَلِكَ حَتَّى
أَمْرَهُمْ إِلَى مَا نَسَبُوهُ إِلَى
فِي الْأَعْمَاقِ وَالْمَدِّ الْبَحْرِ وَقَوْلُهُ إِلَّا
أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ أَيْ قِطَعًا بِحَيْثُ
لَا يَبْقَى لَهَا قَابِلِيَّةُ الْإِدْرَاكِ وَقَوْلُهُ
قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَيْ تَقَطَّعَتْ عَنْ
خَشْيَةِ اللَّهِ عِنْدَ قِرَاءَةِ أَوْ شُقِّقَتْ
فَجُعِلَتْ أَنْهَارًا وَعُيُونًا وَقَوْلُهُ لِيُقْطَعَ
طَرَفًا مِنَ الْكَافِرِينَ أَوْ يُهْلِكَهُمْ جَمَاعَةً وَقَوْلُهُ ثُمَّ لِيَقْطَعَ

جمع کیا دو چیزوں میں واقع کر دیا جمع کو ان کے
درمیان فعل کی نسبت اس کے مصدر کی طرف
اور پڑا گیا درمیان فعل کی نسبت ظرف سے اور
اس کا قول اور زمین میں ٹکڑے ہیں ایک دوسرے
کے قریب یعنی عمدہ کے پاس خراب اور سخت کے
پاس نرم لائق کھیتی اور درختوں کے ساتھ
دوسری کے برعکس ہے حالانکہ زمین
ہوتیں کھاس ہوا اور ایسا ہی انگور اور کھجوریں
کھڑی کھجوریں ان ٹکڑوں میں کئی قسم کے ہوتے
ہیں حالانکہ ایک ہی پانی پلایا جاتا ہے پھر بھی
ہر ایک ذائقہ کو ایسی مختلف دیکھتا ہے
سیر جات کی صورتیں اور پھلوں کی شکلیں اور
ان کے ہر ایک دوسرے سے بڑا ہے
ہونے میں ان باتوں میں قادر علیم کی صنعت
ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے ایسے افعال کو کس حکمت سے
کیا ہے ان طور پر ظاہر ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس قول
کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے مذہب اور اعتقاد میں اختلاف
ڈالا اور کئی حصے کر دیئے، اور قول الا ان تقطع
قلوبہم کے ان کے دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایسا
طور پر کاٹ دیا جائے کہ اس میں ادراک کی طاقت نہ رہے
قطعت بہ الارض کے معنے ہیں کہ خدا کے خوف سے زمین
پھٹ جائے یا پھٹ کر زمین بہہ جائے پھر اس میں نہریں اور چشمے
جائیں اور یقطع طرفا کے معنے ہیں کہ انکی جماعت کو ہلاک کر

وَجَمْعُ الْقِنْطَارِ قَنَاطِيرُ قَالَ قَالُوا وَالْقِنْطَارُ الْمُقَنْطَرُ وَالْمُقَنْطَرَةُ الْمُكَمَّلَةُ كَمَا تَقُولُ بَدْرَةٌ مُبَدَّرَةٌ وَأَلْفٌ مُؤَلَّفٌ أَيْ تَامٌّ وَقَالَ الْفَرَّاءُ الْمُقَنْطَرَةُ الْمُضَعَّفَةُ وَقَالَ الزَّاجِ الْمُقَنْطَرُ الْمَجْمُوعُ بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ كَأَنَّهُ دِينَارٌ دِينَارٌ وَمِائَةٌ مِائَةٌ - وَأَمَّا قَطْعُ الْعَلَمِ فَصْلُ الشَّيْءِ مُدْرَكًا بِالْبَصَرِ كَالسَّوَادِ وَالْبَيَاضِ أَوْ مُدْرَكًا بِالْبَصِيرَةِ كَالشُّبَاهِ الْمَعْقُولَةِ فَمِنْ ذَلِكَ قَطْعُ الْأَعْضَاءِ نَحْوَ قَوْلِهِ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَقَوْلُهُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا وَقَوْلُهُ تَقَطَّعَ أَعْقَابُهُمْ وَتَقَطَّعَ الثَّوْبُ لِذَيْلِهِ وَقَوْلُهُ قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ وَقَطْعُ الطَّرِيقِ يُقَالُ عَلَى وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا يُرَادُ بِهِ السَّيْرُ وَالسُّلُوكُ وَالثَّانِي يُرَادُ بِهِ أَخْذُ الْمَالِ وَالسَّلْبُ لِلطَّرِيقِ نَحْوَ قَوْلِهِ تَعَالَى وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَذَلِكَ إِشَارَةٌ إِلَى قَوْلِهِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ - - - - - - - - - وَقَوْلِهِ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ أَيْ وَقَعَ التَّقَطُّعُ بَيْنَكُمْ كَمَا تَقُولُ جُمِعَ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ أَيْ

مت کو کہہ بھی اور اسکی جمع قناطیر فرمایا اور ڈھیروں ڈھیر سونا مقنطرۃ مکمل ڈھیر کو کہتے ہیں جیسے بدرہ او مبدرۃ اور الف مولف یعنی کامل اور کہا فراء نے مقنطرۃ بڑھے ہوئے کو کہتے ہیں اور کہا زاجی نے اکٹھا ڈھیر ڈھیر جیسے تیرا [illegible] اور مقنطرۃ الخ

قطع کاٹنا کسی چیز کا آنکھ سے نظر آنے والے جسموں کا ہو یا سمجھ آنے والے معقول مثلاً کاٹنا ہاتھ کا جیسے اس کا قول میں کاٹ دونگا تمہارے ہاتھ اور پاؤں بوجہ خلاف ورزی کے اور کاٹنا ان کے ہاتھ اور اس کا قول کاٹ دیگا انکی انگلیوں کو اور کاٹنا کپڑے کا جیسے قول اسکے ان کے کپڑے آگ سے اور ریزہ ریزہ کرنا دو طرح سے آتا ہے ایک سے مراد سیر اور سلوک ہے اور دوسرے سے مراد لوٹنا چھیننے والوں کا اور مسافروں کو جیسے اس کا قول اور تم مسافروں کو لوٹتے ہو اور یہ اشارہ ہے اس کے قول کیطرف وہ لوگ جو روکتے اللہ کے راہ سے - - - - - - - - - - - - اور اس کا قول قطع تعلق ہو گیا تمہارے درمیان یعنی واقع ہو گیا قطع تعلق تمہارے درمیان جیسے تو کہتا ہے

آی قطعته والقطیفة الدینار
الخمل والجمع قطائف وقطف لصحیفة
ومصائف ومصحف والقطیف بلاد
خلف البصرة معادنة قطما
قال تعالی لا یملکون من قطمیر قیل
هی الجلدة الرقیقة علی ظهر النواة
ویقال هی القشرة البیضاء فی باطن
ظهر النواة تنبت منها النخلة قطن
قال تعالی من قطمیر وزنه بفعیل
وهی کل شجرة علی وجه الارض
لا تقوم علی ساق کالفرع ونحوه
وان فی العرف وقیل شجر الموز
لم نذکر باب القاف وحرف الظاء
لیلون معلوما

یعنی میں نے اس کو کاٹا اور قطیفہ لوئی کو کہتے
ہیں اور اس کے کی جمع قطایف ہے اور قطف ہے
جیسے صحیفہ کی دو جمع ہیں صحائف و صحف
اور قطیف شہر ہے جو بصرہ کے پیچھے ہے قطما
فرمایا یملکون من قطمیر کے معنے بعض کے
نزدیک اس رقیق پردہ کے ہیں جو کھجور کی گٹھلی
کے پشت پر ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سفید
نقطہ کا نام ہے جو کھجور کے گٹھلی کی پشت کے اندر ہوتا ہے
جس سے کہ کھجوریں اگتی ہیں قطن یقطین کا وزن
بفعیل ہے یقطین ہر ایک ایسے درخت کو کہتے ہیں
جو زمین پر پھیلا ہوا ہو اور اپنے تنے کے سہارے کھڑا
نہیں ہوتا جیسے کدو اور اس قسم کے اگرچہ عرف میں
کدو کے معنے غالب ہیں اور کہا گیا کہ یقطین کیلے کا درخت ہے
ہم نے باب قاف اور حرف ظا کا ذکر نہیں کیا نامعلوم ہو

باب القاف حرف العین

قاف کا باب حرف عین کے ساتھ

قعد القعود یقابل القیام والقعدة
للمرة والقعدة للحال التی یکون
علیها القاعد والقعود جمع قاعد
قال تعالی قیاما وقعودا والمقعد
مکان القعود قال تعالی فی مقعد صدق
ای مکان هدوء وجمع المقعد مقاعد
قال تعالی مقاعد للقتال وذلک کنایة

قعد۔ بیٹھنا مقابلہ میں کھڑا ہونے کے استعمال ہوتا ہے
قعدۃ ایکبار بیٹھنا اور قعدۃ اس حالت کیواسطے ہے
جسپر بیٹھنے والا بیٹھتا ہے اور قعود جمع قاعد کی ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیاما و قعودا اور مقعد بیٹھنے کی
جگہ کو کہتے ہیں فرمایا فی مقعد صدق یعنی آسائش اور
سکھ کی جگہ اور مقعد کی جمع مقاعد ہے جیسے
فرمایا لڑائی کے لئے بیٹھنے کے مقام اور اس سے مراد

اَوِ الْحُلْقُوْمِ تَقْطَعُ نَفْسُهٗ بِحَبْسِ مَجَارِيْهِ
وَقَوْلُهٗ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ بِالتَّحْرِيْكِ جَمْعُهٗ
قِطْعَةٌ وَمَنْ قَرَاَ قِطْعًا بِتَسْكِيْنِ الطَّاءِ
اَرَادَ اِسْمًا قَطَعَ وَفِي الْحَدِيْثِ لَا يَمِيْنَ
فِي قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَوْ حَلَفَ لَا يُكَلِّمُ اَبَاهُ
مَثَلًا وَيُكَلِّمُ اَرَادَ بِالْقَطِيْعَةِ الْاِخَاءَ فِي
الدِّيْنِ اِنْتَهٰى قَالَ الرَّاهِبُ وَقَطْعُ الرَّحِمِ
يَكُوْنُ بِالْهِجْرَانِ وَمَنْعِ الْبِرِّ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ وَقَالَ وَيُقْطَعُوْنَ
مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ اَهْ وَقَطْعُ
الْاَمْرِ فَصْلُهٗ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَاَلْتُ
قَاطِعَةً اَمْرَادَ قَطْعَ وَاَبْرَادَ الْاِنْسَانِ
هُوَ اِفْنَاءُ عُمُرِهٖ قَالَ تَعَالٰى قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَقَالَ مَقْطُوْعٍ مُّصْبِحِيْنَ
وَقِطَعٌ مِّنَ الَّيْلِ قِطْعَةٌ مِّنْهُ قَالَ تَعَالٰى
فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطَعٍ مِّنَ الَّيْلِ قُطُفٌ قُطُفٌ
قَالَ تَعَالٰى قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ يَعْنِي ثِمَارَهَا
قَرِيْبَةٌ اَلتَّنَاوُلِ اَمْعٰى تُنَالُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
مِنْ قِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَنَوْمٍ وَاحِدُهَا
قُطْفٌ بِالْكَسْرِ وَهُوَ الْعُنْقُوْدُ وَالْقِطَا
لِلْكِتَابِ وَقُتُّ جَمْعُ الْعِنَبِ يُقَالُ قَطَفْتُ
الْعِنَبَ مِنَ بَابِ ضَرَبَ وَقَتَنَ اَيْ

کہ گلا گھونٹ دے اور اختناق کو قطع اسواسطے
کہتے ہیں کہ گلا گھونٹنے والے انسان کی جان
سانس کے آنے جانے کی راہوں کو بند کرنے سے
ہلاک کیجاتی ہے قطع جو طاء کی حرکت سے ہے
قطعۃ کی جمع ہے اور جو شخص قطعاً جزم کے ساتھ
پڑھتا ہے اسکی مراد اس حصہ کا نام ہے جو کاٹا
ہوا ہو۔ حدیث میں ہے کہ قسم نہ کھاوے رشتہ
کے کاٹنے میں جیسا کہ قسم کھاوے اپنے باپ سے
کلام نہ کریگا اور ہوسکتا ہے کہ قطیعہ سے مراد دین کا
بھائی ہو اور راغب کہتا ہے کہ رشتہ کا توڑنا بالکل
علیحدگی سے ہوتا ہے اور کسی قسم کے سلوک نہ کرنے سے اور
قول وتقطعوا ارحامکم اور کہا اور توڑے جو چیز اللہ نے
فرمایا جوڑنے اعراض اور قطع الامر کے معنے اس
فیصلہ کرلیا۔ قرآن کی اس آیت یہی مطلب ہے
کہ میں اس امر میں فیصلہ نہ کرونگی قطع دابر القوم سے
اس امر ہے اسکی جڑ کاٹ دینا۔ یہی معنے خدا تعالیٰ کے اس
کلام کے قطع دابر القوم الایۃ اور مقطوع مصبحین کے
رات کا ایک حصہ ان سے خدا تعالیٰ نے فرمایا اپنے
اہل کو رات کے حصہ میں لیجا قطف۔ اس آیت کریمہ
معنے ہیں کہ اسکو پہل لینے آسان ہیں یعنی ہر حالت میں
کھڑے بیٹھے انسان لے سکتا ہے اسکا واحد قطف زبر کے ساتھ
ہے قطف کے معنے کچھر کا گچھا اور قطاف جو کتاب کے وزن پر ہے
انگور یا کشمش کرنے کے زمانہ کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے قطفت العنب ایا قطفت

قطف

قعر

قعر قال تعالیٰ کانھم اعجاز نخل منقعر ای اصول نخل منقعر یقال قعرت الشجرۃ قعرا اقلعتھا من اصلھا فانقعرت یعنی انھم کانوا ینسا قطون علی الارض اموا تا وھم جثث طوال عظام کانھم اصول نخل منقعر عن اماکنہم ومعاریسہ وقعر البیر وغیرھا عمقھا وقعر الشیٔ نھایۃ اسفلہ والجمع قعور کالفلس وفلوس لم نذکر باب القاف وحرف الغین لیکون معلوما

قعرؔ۔ فرمایا گویا کہ وہ تنے کھجور کی ہیں جو زمین سے بالکل اکھیڑ دی گئی ہیں بولتے ہیں نے درخت کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور وہ گر پڑا۔ جس کے مطابق آیت ہوا یہ ہوا کہ وہ لوگ مردوں کی طرح زمین پر گرتے تھے اور ان سے بڑے بڑے لمبے تھے کہ گویا کھجوروں کے تنے جو اپنی جگہ پر سے اکھیڑ دیے گئے ہیں اور قعر البیر وغیرہ کے معنے ہیں اس کو گھر اکھودا اور فلان چیز کی قعر سے مراد اس کا غایۃ اسفل مراد ہوتا ہے جمع قعور ہے جیسے فلس کی فلوس۔ ہم نے باب قاف اور حرف غین ذکر نہیں کیا بوجہ معلوم ہونے کے

باب القاف حرف الفاء

قاف کا باب حرف فا کے ساتھ

قفل

قفل قال تعالیٰ علی قلوب اقفالھا الاقفال جمع قفل وھو معروف وقد جعل ذالک مثلا لکل مانع للانسان من تعاطی فعل فیقال فلان مقفل وقیل للبخیل مقفل الیدین لما یقال مغلول الیدین قفا قال تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ای لا تتبع ما لا تعلم وقولہ تعالیٰ وقفینا علی اثارھم ای اتبعنا واصلہ من القفا تقول قفوت اثرہ قفوا ومن تا

قفلؔ۔ اس آیت میں اقفال جمع قفل کی ہے اور قفل ایک مشہور چیز ہے اور قفل کے لفظ سے مراد ایک ضرب المثل ہی ہے یعنی ہر ایک مانع جو انسان کو اس کے کسی فعل کرنے سے روکے عرب میں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص روک دیا ہے بخیل کو بھی کہتے ہیں کہ اس کے ہاتھ پر قفل لگا ہوا ہے

قفا

قفاؔ۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اس چیز کے پیچھے مت لگو جو تم جانتے نہیں اور ہم تو پیچھے رہے ہیں اُن کے بعد اور اس کا اصل قفا سے جیسا کہ قفوت اثرہ کا قول ہے قفوت کے معنے ہیں میں اس کے

عَنِ الْمَعْرَكَةِ الَّتِي يُهَابُ الْمُسْتَقَرُّ وَيَتَبَرَّمُ
عَنِ الْمُكْثِ سِيلَ فِي الْقَعْيِ بِالْقَاعِدِ وَجَمْعُهُ
قَاعِدُونَ قَالَ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
وَقَالَ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى . . . وَالْقَوَاعِدُ
مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا الْعَجَائِزُ الْوَاحِدَةُ
وَلَا يُقَالُ مِنْ فِعْلِهَا قَعَدَتْ فَإِنَّ
قَعَدْتَ عَنِ الْحَيْضِ يَقْعُدُ يَعُدُّ مِنَ الْقَاعِدِ
فِيهِنَّ وَاحِدَةٌ قَاعِدٌ بِغَيْرِ هَاءٍ
وَفِي الْحَدِيثِ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ
قَعَدْنَ عَنِ التَّزْوِيجِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالْ
يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
الْقَوَاعِدُ جَمْعُ الْقَاعِدَةِ وَهِيَ الْأَسَاسُ
لِمَا فَوْقَهُ وَرَفْعُ الْقَوَاعِدِ الْبِنَاءُ عَلَيْهَا
لِأَنَّهَا إِذَا بُنِيَ عَلَيْهَا ارْتَفَعَتْ وَقَوْلُهُ
لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ
أَيْ لَأَعْتَرِضَنَّهُمْ عَلَى طَرِيقِ الْإِسْلَامِ
كَمَا يَعْتَرِضُ الْعَدُوُّ عَلَى الطَّرِيقِ لِيَقْطَعَهُ
عَلَى الْمَارَّةِ وَانْتَصَبَ صِرَاطَكَ عَلَى
الظَّرْفِ وَقَوْلُهُ إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ
يَعْنِي مُتَوَقِّعُونَ وَقَوْلُهُ فَعَيُّوا أَيْ
مَلَكٌ يَقْصِدُهُ وَيَكْتُبُ لَهُ وَعَلَيْهِ
وَيُقَالُ ذَلِكَ لِلْوَاحِدِ وَالْجَمْعِ

وہ مقام جنگ ہے جسمیں قرار ہو اور کسی کام میں
جو سست آدمی ہو اس کو بھی قاعد سے تعبیر کرتے
ہیں اسکی جمع قاعدون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ
سست ہیں وہ برابر نہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی
وہی ہے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر جو سست ہیں اللہ فرمایا
پاکر عورتیں جو بڑھاپے کی وجہ سے قاعد ہیں اور نہیں ہے جو حیض
اور اولاد ہونے سے رہ گئی ہیں اور اپنی کمر کسی کیلئے جو ہے
انکو نکاح کی کوئی خواہش نہیں وہ نکاح کرنے سے
چکی ہیں اس کا واحد قاعد بغیر ہاء کے ہے حدیث
اسکی یہ ہے کہ قاعدہ عورتیں ہیں جو نکاح کرنے سے
بیٹھ رہی ہیں اور اپنی
لڑکپن میں قواعد جمع ہے
معنے ہیں بنا کے جسپر دیوار اونچی کی جاتی ہے
اور رفع قواعد کے معنے ہیں بنا کیونکہ جب
بنا پر کچھ بنایا جاویگا تو وہ اونچا ہوگا اور لا اقعدن
لہم کے معنے ہیں میں لوگوں کو طریق اسلام
اور کہنے کیواسطے اسلام کے راہ پر ایسا کہ
ہونگا جیسے کوئی دشمن راستہ میں کھڑا ہوتا ہے
تاکہ اپنے اس دشمن کو مارے جو اس راہ سے گذرے
اور صراطک پر جو نصب ہے وہ ظرف کیوجہ سے ہے
میں قاعدون کے معنے ہیں کہ ہم امید کیے گئے اور قعید کے
وہ فرشتہ ہے جو اسکی حفاظت کرتا ہے اور اچھے اور برے
کہتا ہے اور قعید کا لفظ واحد اور جمع دونوں کیلئے آتا ہے

وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ قَلْبٌ قَالَ تَعَالَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَيْ عَقْلٌ وَفَهْمٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ أَيْ أَيُّ تَوَجُّهَيْنِ مَثَلاً يُرِيدُ بِأَحَدِ الْقَلْبَيْنِ وَيُكَرِّرُ بِالْآخَرِ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَلْبُ الْإِنْسَانِ قِيلَ سُمِّيَ لِكَثْرَةِ تَقَلُّبِهِ وَيُعَبَّرُ بِالْقَلْبِ عَنِ الْمَعَانِي الَّتِي تَخْتَصُّ مِنَ الرُّوحِ وَالْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَجَمْعُ الْقَلْبِ قُلُوبٌ قَالَ تَعَالَى وَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى بَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ أَيْ الْأَرْوَاحُ وَقَوْلُهُ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ أَيْ تَثْبُتُ بِهِ شَجَاعَتُكُمْ وَتَزُولُ خَوْفُكُمْ وَعَلَى قَلْبِهِ وَقَدْ فَنِيَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ وَقَوْلُهُ ذَلِكَ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ أَيْ أَغْلَبُ لِلْعِفَّةِ وَقَوْلُهُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ وَالْبَصَائِرُ وَتَقْلِيبُ الشَّيْءِ تَغْيِيرُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَيَوْمَ نُقَلِّبُ وُجُوهَهُمْ فِي النَّارِ وَقَوْلُهُ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَتَقْلِيبُ الْأُمُورِ تَدْبِيرُهَا وَالنَّظَرُ فِيهَا قَالَ تَعَالَى وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ وَتَقْلِيبُ اللَّهِ الْقُلُوبَ وَالْبَصَائِرِ

آنکھ میں چھوٹی سی جماعت دکھائی دی قلب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس شخص کو سمجھ اور فہم ہو اور کسی انسان کے دلمیں دو مختلف ارادے نہیں ہو سکتے مثلاً ایک دل میں ایک چیز کا ارادہ کرتا ہے اور دوسرے میں اسکو ناپسند کرتا ہے انسانی دل کو قلب اسی واسطے کہتے ہیں کہ اسمیں گردش بہت ہے اور قلب سے روح اور علم اور شجاعت کے معانی بھی ادا کرتے ہیں قلب کی جمع قلوب ہے فرمایا کہ مہر لگائی گئی ان کے دلوں پر اور روحیں خنجروں تک پہونچ گئیں اور تاکہ تمہاری ہماری قائم رہے اور خوف زائل ہو جاوے اور اس کے مقابل میں ان کے دلوں پر ہیبت ڈالدی اور فرمایا کہ آیات غصہ کے کھینچنے کے لئے عمدہ بات ہے ولاکن اندھی ہیں وہ آنکھیں جو سینوں میں ہیں یعنے بصائر اور کسی چیز کے ہیر پھیر سے مراد اس کی حالتوں کا بدلنا ہے جیسے فرمایا کہ اوسدن ہم ان کے منہ آگ پر پھیریں گے اور فرمایا کہ ہم دائیں اور بائیں ان کو پھیریں گے اور تقلیب الامور امور میں غور کرنا اور اسمیں تجویز کرنا ہے فرمایا کہ انہوں نے تیری تباہی کیواسطے بڑی تدبیریں کیں۔ خدا تعالےٰ دلوں

قَالَ آتَى تَبِعْتُهُ وَقَفَّيْتُ عَلَى أَثَرِهِ بِفُلَانٍ بِالتَّشْدِيدِ اتَّبَعْتُهُ إِيَّاهُ وَمِنْهُ الْكَلَامُ الْمُقَفَّى وَقَوَافِي الشِّعْرِ وَاقْتَفَاهُ أَيْ اخْتَارَهُ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْقَافِ وَحَرْفَ الْقَافِ وَالْكَافِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا

پیچھے ہولیا اور تفعیت علی اثرہ بفلان کے معنے ہیں میں نے اوس کے پیچھے فلاں آدمی کو لگایا اسی محاورہ سے ہے کلام مقفی اور قوافی الشعر کیونکہ یہی آخر کلام میں ہوتا ہے اس کو چن لیا۔ ہم نے باب قاف اور حرف قاف وکاف ذکر نہیں کیا تا معلوم ہو

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ اللَّامِ

قاف کا باب حرف لام کے ساتھ

قَالَ قَلَّ تَعَالَى قَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا أَيْ فِي الرِّيحُ حَمَلَتْ سَحَابًا ثِقَالًا بِالْمَاءِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ أَيْ قَلِيلُونَ جَمْعُهُ قُلَلٌ مِثْلُ سَرِيرٍ وَسُرُرٍ وَقَوْمٌ قَلِيلُونَ وَقَلِيلٌ أَيْضًا وَقَوْلُهُ تَعَالَى قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ نُصِبَ عَلَى الظَّرْفِ لِأَنَّهُ مِنْ صِفَاتِ الْأَحْيَانِ وَمَا تَوْكِيدٌ مَعْنَى الْقِلَّةِ وَالْعَامِلُ مَا يَلِيهِ قِيلَ كَذَا وَلَسَاهُ صَاحِبُ الْكَشَّافِ وَقَوْلُهُ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ بَعْضُ مَعَ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيلَ كَانُوا ثَمَانِيَةً وَقِيلَ كَانُوا اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ رَجُلًا وَامْرَأَةً وَقَوْلُهُ قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا أَيْ فَتًا لَا قَلِيلًا وَقَوْلُهُ وَلَا تَنَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا أَيْ جَمَاعَةً قَلِيلَةً هُوَ كَقَوْلِهِ فِي مَنَاصَفَةٍ قَلِيلًا

قَلَّ

قَلَّ ۔ فرمایا ہوا پانی بھرے بادلوں کو اٹھا کر لاتی ہے اور اس کا قول اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے۔ قلیل کی جمع قلل ہے جیسے سریر کی جمع سرر اور عربی میں قوم قلیلون ہی بولتے ہیں اور قلیل واحد کے یہ ہے قلیلا ظرف ہونیکی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ قلیل اسجگہ وقت کے صفات سے ہے اور ما قلۃ کے معنے کی تاکید واسطے ہے اور عامل وہ ہے جو اس کے قریب ہو صاحب کشاف نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور فرمایا نوح پر ایمان نہ لائے تھے مگر تھوڑے آدمی آٹھ اور بعض کہتے ہیں ستر کل مرد وعورت اور الا قلیلا کے معنے ہیں تھوڑا قتال اور ہمیشہ تو ان کی خیانتوں کو دیکھے گا سوائے ایک چھوٹی جماعت کے اور یہ خدا کے اس قول کیطرح ہے کہ تیرے

وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ مِنَ الْقَالِيْنَ اَيِ الْمُبْغِضِيْنَ

اور اسیطرح قالین بغض کرنیوالوں کو کہتے ہیں

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ الْمِيْمِ

قاف کا باب حرف میم کے ساتھ

قَمْحٌ قَالَ تَعَالٰى مُقْمَحُوْنَ اَيْ رَافِعُوْنَ رُؤُسَهُمْ مَعَ غَضِّ اَبْصَارِهِمْ اِلَّا اَنَّ الْاَعْلَالَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَلَا تُخَلِّيْهِمْ يُطْبِقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَلَا يَتَمَكَّنُوْنَ مِنْ اَنْ يُّطْرِقُوْا رُؤُسَهُمْ وَالْمُقْمَحُ اَيْضًا يُقَالُ اَقْمَحَهُ الْغُلُّ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مَرْفُوْعًا

قمح۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے ہوں گے اور انکی آنکھیں بند ہونگی کیونکہ طوق گردن ٹھوڑیوں تک ہوں گے اور وہ انہیں نہ چھوڑیں گے کہ اپنے سر کو نیچا کر سکیں اسواسطے ان کے سر اونچے ہی رہیں گے بولتے ہیں کہ طوق نے اسکو سر کو اونچا ہی رکھا اونیچہ ہونے یا قمس۔ چاند کو تیسری رات کے بعد آٹھ مہینے تک کہتے ہیں جوہری نے ایسا ہی کیا ہے اور چاند کی کمی منزلیں اندازہ سے کردیں۔ اور فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور فرمایا کہ چاند بیٹ گیا اور اسمیں اشارہ تھا کہ نبی کریم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لیجائیں گے کیونکہ آپ کا حساب قمری تھا اور مشرک لوگ اپنا حساب سورج پر رکھتے ہیں

قمس

قَمَّصَ قَمِيْصٌ قمیص کپڑا ہے جو پہنا جاتا ہے (کرتا) فرمایا کہ وہ یوسف کی قمیص پر جھوٹا خون لگالائے۔ اور فرمایا اور اگر ہوئی اسکی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی۔ اور قمیص کی جمع قمصان اور قمص ہے عرب بولتے ہیں کہ فلان شخص نے قمیص نہیں لی اور سلطنت و خلافت کو پہن لیا یعنی اسکا حکمران بنگیا

قمص

قَمْطَرٌ قمطر مصیبت اور قمطریر نہایت تکلیف کو دنوں کو

قمطر

صَرْفُهَا مِنْ دَاعٍ إِلَى رَاعٍ قَالَ تَعَالَى
وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ
يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ تَعَالَى نُقَلِّبُكَ فِي السَّاجِدِينَ
وَقَالَ يَلْحَدُونَ هُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ وَقَالَ تَقَلُّبُهُمْ
فِي الْبِلَادِ وَقَالَ أَيْ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
أَيْ أَيَّ مُنْصَرَفٍ يَنْصَرِفُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَى مَا أَنْفَقَ فِيهَا أَيْ يَضْرِبُ
بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى كَمَا يَفْعَلُ الْمُتَنَدِّمُ
الْآسِفُ عَلَى مَا فَاتَهُ وَالْقَلِيبُ الْبِئْرُ الَّتِي

قلم لَمْ تُطْوَ قَلَمُ الْقَلَمُ الَّذِي يُكْتَبُ بِهِ
(لسان العرب) قَالَ تَعَالَى عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
أَيْ عَلَّمَ الْكِتَابَةَ أَنْ يَكْتُبَ بِالْقَلَمِ أَوْ
عَلَّمَ الْإِنْسَانَ الْبَيَانَ بِالْقَلَمِ وَقَالَ تَعَالَى
ن وَالْقَلَمِ وَجَمْعُهُ قِلَامٌ وَأَقْلَامٌ وَقَوْلُهُ
يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيْ سِهَامَهُمُ الَّتِي
كَانُوا يَضْرِبُونَ بِهَا عِنْدَ الْعَزْمِ عَلَى الْأَمْرِ
وَقِيلَ أَقْلَامُهُمُ الَّتِي كَانُوا يَكْتُبُونَ
بِهَا التَّوْرَاةَ وَقَالَ الزَّجَّاجُ الْأَقْلَامُ
هُهُنَا الْقِدَاحُ وَهِيَ قِدَاحٌ جَعَلُوا عَلَيْهَا
قِلَامَاتٍ يَعْرِفُونَهَا مَنْ يَفْعَلُ مِنْهَا مَا يَهْوَى

قلا مِمَّا جِهَةُ الْبُغْضَةِ قَلَاهُ يَقْلِيهِ قِلًى
الْبُغْضُ قَالَ تَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ
وَمَا قَلَى أَيْ مَا تَرَكَكَ وَمَا يُبْغِضُكَ

اور آنکھوں کو پھیرتا ہے فرمایا کہ ان کے دل اور آنکھیں پھیر دیں گے اور تقلب کے معنے تصرف ہیں فرمایا کہ تیرا سجدہ میں پھرنا ہمیں خوب معلوم ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انکو ملکوں میں پھرتے پھرتے پکڑے گا اور فرمایا کہ کس کروٹ بدلہ پھرتے ہیں اپنی ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی پر اوس افسوس کرنے والے کی طرح مارتا ہے جس کی کوئی بڑی چیز گم ہو گئی ہو اور قلیب اس کنوئیں کو بولتے ہیں جس کے کنارے ہی کچے ہیں قلم قلم وہ ہے جس سے انسان لکھتا ہے (لسان العرب) خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کو سکھایا کہ قلم سے کہیں اور اس آیت کے یہ معنے بھی ہیں کہ انسان کو قلم کے ذریعہ بیان کرنیکی تعلیم دی اور فرمایا دوات اور قلم اور قلم کی جمع قلام اور اقلام آتی ہے اور فرمایا کہ وہ یا تیروں کو ڈالتے ہیں جو کسی امر کے ارادہ کیوقت ان سے مشورہ لیتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ قلمیں تھیں جن سے توریت لکھتے تھے زجاج کہتا ہے کہ قلموں سے مراد پیالے ہیں یعنی ایسے پیالے جن پر نشان ڈالکر قرعہ کے طور پر معلوم کرنا چاہتے تھے کہ مریم کا کون متکفل ہو قلا کے معنے سخت دشمنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی تجھے نہ چھوڑا ہے اور نہ تم سے دشمنی ہے۔

اَوْ صَلٰی وَقَوْلُہٗ اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ اَیْ مُصَلِّیْ سَاعَاتِ اللَّیْلِ وَقَوْلُہٗ قَانِتَاتٍ اَیْ قَائِمَاتٍ بِحُقُوْقِ اَزْوَاجِھِنَّ وَقَوْلُہٗ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا اَیْ مُطِیْعًا وَقَدْ جَآءَ الْقُنُوْتُ لِلصَّمْتِ وَالسُّکُوْتِ کَمَا رُوِیَ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ اَیْ سَاکِتِیْنَ فَاُمِسْکْنَا عَنِ الْکَلَامِ اھ قُلْتُ لِاَنَّہٗ کَمَا رُوِیَ لَا یَصْلُحُ فِی الصَّلٰوۃِ مِنْ کَلَامِ الْاٰدَمِیِّیْنَ اِنَّمَا ھِیَ قُرْاٰنٌ وَّتَسْبِیْحٌ **قنط** اَلْقُنُوْطُ اَلْیَاْسُ مِنَ الْخَیْرِ وَقِیْلَ اَشَدُّ الْیَاْسِ مِنَ الشَّیْءِ یُقَالُ قَنَطَ یَقْنُطُ مِنْ بَابِ جَلَسَ وَفَعَدَ قَالَ الْجَوْھَرِیُّ وَفِیْ لُغَۃٍ ثَالِثَۃٍ قَنَطَ یَقْنَطُ قُنُوْطًا مِنْ بَابِ تَعِبَ یَتْعَبُ تَعَبًا فَھُوَ قَنِطٌ وَقَانِطٌ وَقُنُوْطٌ وَالْقُنُوْطُ بِالْفَتْحِ لَا غَیْرُ اَلْمَصْدَرُ وَقَالَ تَعَالٰی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ وَقَالَ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ وَقَالَ وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَۃِ رَبِّہٖ وَقَالَ فَیُؤْخَذُ مِنْ قُنُوْطٍ **قنع** اَلْقَانِعُ ھُوَ الَّذِیْ یَقْنَعُ بِالْقَلِیْلِ وَلَا یَسْخَطُ وَقَالَ بَعْضُھُمُ اَلْقَانِعُ ھُوَ السَّائِلُ الَّذِیْ لَا یَلِحُّ فِی السُّؤَالِ وَیَرْضٰی بِمَا یَاْتِیْہِ عَفْوًا

کیا وہ کافر جو رات کے وقتوں میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور قانتات سے وہ عورتیں ہیں جو اپنے خاوندوں کے حقوق کو قائم رکھتی ہیں یہ امت فرمانبردار ہے اور قنوط کا لفظ عربی زبان میں خاموشی اور سکوت کیواسطے بھی آتا ہے زید بن ارقم کہتا ہے کہ ہم نماز میں باتیں کرلیا کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ خدا تعالیٰ کے حضور نماز میں خاموش ہوکر کھڑے ہوا کرو پھر ہم آئندہ باتوں سے رک گئے۔ میں کہتا ہوں کہ یہی اسواسطے ہے کہ نماز میں انسانکی باتیں نہیں چاہئیں بلکہ نماز خدا تعالیٰ کی تسبیح اور قرآن کا نام ہے

قنط قنوط خیر سے ناامید ہوجانا اور بعض کہتے ہیں سخت اور حد درجہ کی ناامیدی کو یاس کہتے ہیں قنط کا باب جلس فعد سے ہے جوہری کہتا ہے کہ تیسری لغت میں تعب یتعب کے باب سے بھی آیا ہے پس وہ قنط اور قانط اور قنوط اور قنوط مصدر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ناامید نہ ہو اور فرمایا اور نہ ہی ناامید وں میں داخل ہو اور فرمایا جو شخص خدا کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے اور فرمایا کہ پھر وہ ناامید ہوتا ہے

قنع قانع وہ شخص ہے جو تھوڑے پر بھی صبر کرتا ہے اور ناراض نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ قانع اس سائل کو کہتے ہیں جو سوال میں الحاح نہیں کرتا اور جو کچھ بلا دا سی پر خوش ہوجاتا ہے

	مِنَ الْاَیَّامِ قَالَ تَعَالٰی یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا	بولتے ہیں فرمایا کہ وہ دن نہایت ہی سخت تر
قمع	اَھْوَنُ شَدِیْدٍ اَبَلْ اَشَدُّ قَمْعٌ الْمَقْمَعُ	ہوگا قمع المقمع اور مقمعۃ میم کی زیر
	وَیُقَالُ اَلْمِقْمَعَۃُ بِکَسْرِ الْمِیْمِ وَھِیَ	کے ساتھ لوہے کی ایک چیز ہے جو
	شَیْءٌ مِنْ حَدِیْدٍ کَالْمِحْجَنِ یُضْرَبُ بِھَا	کہ ٹڈی کی طرح ہوتی ہے اور اس سے
	وَجَمْعُھَا مَقَامِعُ قَالَ تَعَالٰی وَلَھُمْ مَقَامِعُ	ہاتھیں مارتے ہیں اسکی جمع مقامع ہے
قمل	مِنْ حَدِیْدٍ قُمَّلٌ اَلْقُمَّلُ ھُوَ بِالتَّشْدِیْدِ	فرمایا ان کیواسطے لوہے کے ہتھوڑے ہونگے
	کِبَارُ الْقِرَادِ وَقِیْلَ دَوَابُّ اَصْغَرُ مِنَ	قمل بڑی جوئیں ہیں انکو کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ
	الْقُمَّلِ وَقِیْلَ الدَّبَاءُ الَّذِیْ لَا اَجْنِحَۃَ	چھوٹی جوئیں ہوتی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہ
	لَہٗ قَالَ تَعَالٰی وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ	چلنے والے ہیں جنکی پر اور بازو نہیں فرمایا قمل و ضفادع

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ النُّوْنِ — قاف کا باب حرف نون کے ساتھ

قنت	قَنَتَ اَلْقُنُوْتُ لُزُوْمُ الطَّاعَۃِ	قنت۔ قنوت عبادت کا عاجزی کے ساتھ
	مَعَ الْخُضُوْعِ قَالَ وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ	پابند ہونا فرمایا جو تم میں سے اللہ کی
	اَیْ مَنْ تَقُمْ مِنْھُنَّ بِالطَّاعَۃِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی	فرمانبردار ہوگی فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے قنوت
	وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ اَیْ طَائِعِیْنَ فِیْ قُنُوْتِکُمْ	کیجالتیں انکو قنوت میں اور بعض نے کہا فرمانبردار
	وَقِیْلَ مُقِرِّیْنَ بِالْعُبُوْدِیَّۃِ وَقِیْلَ سَاکِتِیْنَ	ہوکر اور نہایت عبودیت کے ساتھ اس کے مقرب
	وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ وَقَوْلُہٗ	بنکر فرمایا سب چیزیں انکی فرمانبردار ہیں اور تھے
	وَکَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ اَیْ مِنَ الْمُطِیْعِیْنَ	وہ اس کے اطاعت کرنیوالوں میں سے خدا تعالیٰ
	لِلّٰہِ تَعَالَی اَلدَّائِمِیْنَ عَلٰی طَاعَتِہٖ وَلَمْ یُقَلْ	کے لئے اسکی اطاعت پر مستقیم ہوا اور یہاں
	مِنَ الْقَانِتَاتِ لِتَغْلِیْبِ الْمُذَکَّرِ عَلَی الْمُؤَنَّثِ	قانتات نہیں فرمایا کیونکہ مذکر کو مونث پر غلبہ ہے
	اَوْ لِاِشَارَۃٍ اِلٰی اَنَّھَا بَلَغَتْ مِنَ الْکَمَالِ	یا اسلئے کیطرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے کمال میں ایسی
	مَا قَدْ صَارَتْ مِنَ الرِّجَالِ الْقَانِتِیْنَ	ہوگئی تھی گویا فرمانبردار مردوں کی جماعت میں سے
	وَقُنُوْتُ لِرَبِّکِ اَیِ اعْبُدِیْہِ	داخل ہوگئی۔ اپنے رب کی عبادت کر اسکی فرمانبردار

يَا رَبِّ قَسَمِي أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَقَوْلُهُ
فَالْقُوا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ أَنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
قَالَ الْفَرَّاءُ يَعْنِي إِلَيْهِتِهِمْ رَدَّتْ عَلَيْهِمْ
قَوْلَهُمْ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ لَمْ نَدْعُهُمْ إِلَى
عِبَادَتِنَا إِهَا وَقَوْلُهُ لَا تَقُولُنَّ لِشَيْءٍ
إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ
قَدْ لَكُمْ تُؤَدَّبُ وَقَوْلُهُ وَقُولُوا
لِلنَّاسِ حُسْنًا أَيْ قَوْلًا هُوَ حَسَنٌ فِي نَفْسِهِ
لَا مِنْ أَحْسَنَ حُسْنِهِ وَعَنِ الْبَاقِرِ قُولُوا
لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّونَ أَنْ يُقَالَ لَكُمْ وَقَوْلُهُ
لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
كَانَ نَاسٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُونَ قَبْلَ أَنْ
يُؤْمَرُوا بِالْأَمْرِ لَوْ نَعْلَمُ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ
إِلَى اللَّهِ لَعَمِلْنَاهُ وَهُمْ كَذَبَةٌ فَلَمَّا بَيَّنَهُمُ اللَّهُ
تَعَالَى وَقَوْلُهُ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ الْآيَةَ قَدْ
الْعَرَبِ إِذَا أَمَرَتْ رَئِيسَ مِنْهَا عَنْ
نَفْسِهِ قَالَ فَعَلْنَا وَصَنَعْنَا لِعِلْمِهِ أَنَّ
أَتْبَاعَهُ يَفْعَلُونَ كَفِعْلِهِ وَيَجْرُونَ عَلَى
مِثْلِ أَمْرِهِ ثُمَّ كَثُرَ الِاسْتِعْمَالُ حَتَّى
صَارَ الرَّجُلُ مِنَ السُّوقَةِ يَقُولُ جَعَلْنَا
وَصَنَعْنَا وَالْأَصْلُ مَا ذَكَرْنَا وَقَوْلُهُ وَإِذَا
وَقَعَ الْقَوْلُ أَيْ حَصَلَ مَا وَعَدَ اللَّهُ
مِنْ عَلَامَاتِ قِيَامِ السَّاعَةِ وَظُهُورِ

میری قسم ہے کہ وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے
اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ ان کے معبودان کو جواب
دیں گے کہ یہ ہمارے پوجاری جھوٹے ہیں ہم نے انکو
اپنی عبادت کیلئے نہیں بلایا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ
کسی چیز کے متعلق آپ یہ نہ کہیں کہ اس میں ضرور
کل کروں گا ہاں اگر اللہ چاہے یہ حکم ادب سکھانے کیلئے
ہے اور سکھانا لوگوں کو ایسی بات کہو کہ اپنی ذات میں
اپنی خوبی کیوجہ سے خود حسن بنگلی ہو اور باقر رضی
فرماتے ہیں کہ لوگوں کو ایسی بات کہو جس کو تم
اپنے لئے پسند کرتے ہو ایسی باتیں کیوں کرتے
ہو جو تم نے کرتی نہیں ابن عباسؓ فرماتے ہیں
کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ تھے جو کہ حکم الٰہی کے آنے
پہلے کہتے تھے کہ اگر ہم کو پتہ لگجاوے کہ فلاں امر
اللہ تعالیٰ کو پسند ہے تو ہم اس کو ضرور کریں اللہ تعالیٰ
نے اس آیت میں انکی اس بات کو غلط قرار دیا ہے
اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو۔ عرب کا یہ محاورہ ہے
کہ جب کسی رئیس کو کوئی حکم دیا جاوے تو وہ کہتا ہے
ہمنے کیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسکی متبعین بھی ویسا
ہی کرین گے جیسا کہ وہ کریگا۔ پھر کثرت استعمال
میں یہانتک بولا جاتا ہے کہ ایک آدمی بھی بازار میں
بولتا ہے کہ ہم نے کیا۔ اور اصل وہی ہے جو ذکر ہوا
اور جب بات آپڑی یعنی ان علامات کا ظہور ہوگا
جو اللہ تعالیٰ نے قیامت کی شرطوں کے متعلق بیان فرمایا

قنو

قَالَ تَعَالٰی وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ — قُنُوٌ قَالَ تَعَالٰی قِنْوَانٌ هُوَ جَمْعُ قِنْوٍ وَهِیَ عِذْقُ فِی النَّخْلِ وَالْقِنْوَانُ لَفْظٌ مُشْتَرَکٌ بَیْنَ التَّثْنِیَةِ وَالْجَمْعِ وَیُجْمَعُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قانع اور الحاح کرنیوالیکو دو قُنُوٌ۔ فرمایا قنوان قنوان جمع قنو کی ہے اور قنو کھجور کے گچھے کو کہتے ہیں اور قنوان تثنیہ اور جمع میں مشترک ہے اور اقناء بھی اسکی جمع آتی ہے

قنی

عَلٰی اَقْنَاءٍ اَیْضًا قَنٰی قَالَ تَعَالٰی اَغْنٰی وَاَقْنٰی اَیْ جَعَلَ لَهٗ قِنْیَةً اَیْ اَصْلَ مَالٍ وَقِیْلَ اَقْنٰی اَرْضٰی

قنی۔ فرمایا اس کو غنی کر دیا اور خزانہ دیا اور بعض کہتے ہیں اس کو خوش کر دیا

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ الْوَاوِ

قاف کا باب حرف واو کے ساتھ

قوت

قُوْتٌ اَلْقُوْتُ مَا یُمْسِكُ الرَّمَقَ وَجَمْعُهٗ اَقْوَاتٌ قَالَ تَعَالٰی وَقَدَّرَ فِیْهَا اَقْوَاتَهَا وَقِیْلَ اَرْزَاقَهَا اَیْ جَمْعُ قُوْتٍ بِالضَّمِّ وَهُوَ مَا یَقُوْمُ بِهِ بَدَنُ الْاِنْسَانِ

قُوتٌ۔ قوت اس چیز کو کہتے ہیں جو جان کو بچا رکھے اور اسکی جمع اقوات ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کو زمین میں انسانی قوت کا اندازہ کر دیا ہے بعض نے کہا قوت کے معنے رزق میں اور ان غذاؤں کو کہتے ہیں جس سے انسان اور حیوان کے بدن اور جسکا بقا ہوتا ہے۔

قول

وَجَسَدُ الْحَیَوَانِ مِنَ الْاَغْذِیَةِ قَوْلٌ اَلْقَوْلُ جَمْعُهٗ اَقْوَالٌ وَهُوَ وَالْقِیْلُ وَاحِدٌ قَالَ تَعَالٰی وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ قُرِئَ بِالْحَرَکَاتِ الثَّلٰثَةِ قَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ اَلنَّصْبُ الْجَرُّ عَلٰی اِضْمَارِ حَرْفِ الْقَسَمِ وَحُذِفَ فِیْهِ وَالرَّفْعُ عَلٰی قَوْلِهِمْ اَیْمُنُ اللّٰهِ وَلَعَمْرُكَ وَیَكُوْنُ قَوْلُهٗ اِنَّ هٰؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ جَوَابَ الْقَسَمِ كَاَنَّهٗ قَالَ وَاَقْسَمُوْا بِقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اَوْ قِیْلِهٖ

قول۔ قول کی جمع اقوال ہے قیل اور قول کے ایک ہی معنے ہیں فرمایا کہ کون شخص زیادہ سچا ہے ہم سے بات کہنے میں اور اس کا کہنا اے میرے رب اور قیلہ تینوں حرکتوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے زمخشری کہتا ہے نصب اور جر تو صرف قسم کے حذف اور ضمیر کرنیکی حالتیں ہوگی اور رہے عرب کے اس قول ایم اللہ اور لعمرک کیطرح ہے اور ان ھؤلاء قوم جواب القسم ہے گویا کہا کہ وہ قسمیں کھائیں گے بقیلہ یارب او قیلہ یارب

تقديره يقولون لا تقولوا وقوله سيقولون
السفهاء قال بعضهم السين ههنا
للاستمرار لا للاستقبال مثل ستجدون
آخرين فانها نزلت بعد قولهم ما ولاهم
الاية ولكن دخلت السين لاشعار
بالاستمرار وقال ابن هشام والحق
انه للاستقبال وان تقولوا بمعنى لتستمرن
على القول والقول يستعمل من طريق
المجاز والاتساع في كثير من الافعال
يقال قال برأسه اذا اشار وقال بيديه
اذا مشى وقال بالماء على يده وعن
ابن الانباري انه قال تقول العرب
قال بمعنى تكلم وبمعنى اقبل وبمعنى مال
وبمعنى ضرب وبمعنى استراح وبمعنى غلب
ومن هذا الباب وقالت له العينان سمعا
وطاعة اي اومأت وقوله تعالى
قالتا اتينا طائعين قيل ان ذلك كان
بتسخير من الله تعالى ويقال للمصور
في التعارف قال لا بد اذا باللفظ قول
فيقال في نفسي قول ثم اظهره قال تعالى
ويقولون في انفسهم فجعل لها في اعتقادهم
قولا وتقول قولا بدت عكن بطنها
وفي النتاج وسنه قوله تعالى ولو تقول علينا

کہ اصل میں لان لا تقولوا ہوا اور اسکو لیعنی قریب ہیں کہ
کہیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ سین استمرار
کیواسطے ہے اور استقبال کے لئے نہیں ہے
جیسے ستجدون میں کیونکہ یہ آیت وما لہم کے بعد
اتری ہے لیکن سین صرف استمرار کے بنانے
کیواسطے آیا ہے ابن ہشام کہتا ہے سچ یہ ہے
کہ سین استقبال کے لئے ہے اور ان تقولوا کے
معنے ہیں دوام کرو اس قول پر۔ اور قول کا
لفظ بطور مجاز کے اور اپنی وسعت کے بہت سی
فعلوں کے معنے میں آتا ہے بولتے ہیں اس نے
اپنے سر سے کہا جب وہ سر سے اشارہ کرتا ہے اور
پیر سے کہا جب وہ چلتا ہے اور پانی کے ساتھ کہا
یعنی پانی اپنے ہاتھ پر ڈالا اور ابن انباری کہتا ہے
کہ عرب قال کو بولنے کے معنی میں بولتے ہیں اور
بمعنے سامنے سے آیا اور بمعنے جھکا اور ضرب
کے معنے میں اور بمعنے آرام کیا اور بمعنے غالب آیا اور اس
باب سے بولتے ہیں کہ آنکھوں نے اسکو کہا کہ ہم نے سنا اور
قبول کیا یعنی آنکھوں سے اشارہ کیا اور دونوں نے
کہا کہ ہم فرمانبردار ہو کر آئے ہیں یہ خدا کے حکم سے تھا
اور لفظ بولنے کے جیسے جو دل میں خیال آتا ہے اس کو
جی قول کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ میرے جی میں بات ہے
میں اسکو ظاہر نہیں کرتا اور فرمایا کہ وہ اپنے دل میں کہتے
ہیں اس آیت میں کہ اعتقاد کو قول فرمایا ہے اور اسنے اکمل تر کو

أَشْرَاطُهَا وَقَوْلُهُ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا أَيْ يَقُولُ يَهُودُ خَيْبَرَ لِيَهُودِ الْمَدِينَةِ إِنْ أَعْطَيْتُمْ هٰذَا أَيْ أَمْرَكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَجَلْدٍ فَاقْبَلُوا وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ أَيْ أَفْتَاكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَرَحِيمٍ فَاحْذَرُوهُ وَقِيلَ مَعْنَاهُ إِنْ أُوتِيتُمُ الدِّيَةَ فَاقْبَلُوهُ وَإِنْ أُوتِيتُمُ الْقَوَدَ فَلَا تَقْبَلُوهُ وَقَوْلُهُ وَقَالَ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ هُمُ الشَّيَاطِينُ وَرُؤَسَاءُ أَهْلِ الضَّلَالِ وَالْقَوْلُ هُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَقَوْلُهُ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ أَيِ الْإِشَارَةُ بِذٰلِكَ إِلَى مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْقَوْلِ وَمَعْنَاهُ أَنَّهُمْ أَخْبَرُوا عَمَّا لَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ بِهِ كِتَابٌ وَمَا لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ يَقُولُونَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ بَنَاتُ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْكُمْ يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا أَنْ تَقُولُوا نُصِبَ بِمَعْنَى الْبَصْرِيِّينَ فِي تَقْدِيرِ لِئَلَّا تَقُولُوا أَوْ تَقُولُوا نُصِبَ فَالْمُضَافُ الَّذِي هُوَ مَفْعُولٌ لَهُ وَأُقِيمَ الْمُضَافُ إِلَيْهِ مَقَامَهُ وَقَالَ الْكِسَائِيُّ وَالْفَرَّاءُ

مدینہ کے یہود کو خیبر کے یہود کہتے ہیں کہ اگر نبی کریم تمہیں کوڑے مارنیکا حکم دیں تو مان لینا اور اگر رجم کا حکم دیں تو ان سے بچنا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر تم کو دیت دلجاوے تو لے لیں اور اگر قصاص دیئے جاؤ تو مت لینا۔ اور کہیں گے وہ لوگ جنپر بات لگ گئی جو شیطان اور گمراہی کے رئیس ہیں اور وہ بات یہ ہے کہ ضرور ہم پر کریں گے دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سب میں سے اور یہ بات جو گذر چکی ہے یہ انکی اپنی سنہ کی بات ہے جس کو انہوں نے خود جھوٹ بنالیا جسپر کوئی کتابی دلیل نہیں اس قول میں تو کافروں کے اس قول کے مشابہت کر رہے ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ اور فرمایا تم میں ہمارا رسول آیا جو اس فترۃ رسل کی باتیں کھول کر بیان کرتا ہے ایسا ہو کہ کہ تم کہو ان تقولوا بصریوں کے نزدیک اس لئے منصوب ہے کہ اصل میں کراہۃ ان تقولوا ہی پر مضاف کو حذف کر دیا اور مضاف الیہ کو قائم مقام کر دیا ہے کسائی اور فراء نے کہا

وَالْكُلُّ قَوْسٍ قَابَانِ وَقَوْلُهُ قَابَ قَوْسَيْنِ
اَوْ اَدْنٰى قَالَ اَبُوْ قَوْسٍ قَاسَ اَلْقَوْسُ مَا
يُرْمٰى بِهِ قَالَ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
وَتَصْوِيْرُ مَعْنَاهُ فَكَانَ مِقْدَارُ قَابِ قَوْسَيْنِ
اَلْتَقَوُّسُ فَيْضٌ قَالَ تَعَالٰى وَقَيَّضْنَا
لَهُمْ قُرَنَاءَ اَىْ هَيَّاْنَّا وَسَبَّبْنَا وَقَوْلُهُ
نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا اَىْ نُسَبِّبُ لَهُ اَوْ
نُقَيِّدُ قَبِيْلٌ قَالَ تَعَالٰى وَاَحْسَنُ مَقِيْلًا
هُوَ مِنَ الْقَائِلَةِ وَهُوَ اِسْتِرَاحَةٌ فِى
وَقْتِ نِصْفِ النَّهَارِ وَقَالَ الْاَزْهَرِىُّ
اَلْقَيْلُولَةُ وَالْمَقِيْلُ عِنْدَ الْعَرَبِ اِسْتِرَاحَةُ نِصْفِ
اَلنَّهَارِ وَلَمْ يَكُنْ نَوْمٌ بَيِّنٌ فَعَلٰى هٰذَا اَحْسَنُ مَقِيْلًا
لِاَنَّ الْجَنَّةَ لَا نَوْمَ فِيْهَا اِهـ وَقَوْلُهُ قَوْمٌ
قَائِلُوْنَ اَىْ نَائِمُوْنَ قِيْعٌ قَالَ تَعَالٰى
اَلسَّرَابِ بِقِيْعَةٍ اَلْقِيْعُ وَالْقَاعُ اَلْمُسْتَوِى
مِنَ الْاَرْضِ جَمْعُهُ قِيْعَانٌ وَتَصْغِيْرُهُ
قُوَيْعٌ قَوْمٌ اَلْقِيَامُ نَقِيْضُ الْجُلُوْسِ قَامَ
يَقُوْمُ قَوْمًا وَقِيَامًا وَقَوْمَةً وَقَامَةً
وَالْقَوْمَةُ اَلْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ (لسان العرب)
وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَاَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ
اَىْ لَمَّا عَزَمَ وَقَوْلُهُ اِذَا قَامُوْا فَقَالُوْا
رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَىْ اِذَا
عَزَمُوْا وَقَوْلُهُ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ

اور ہر ایک قوس کے دو قاب ہوتے ہیں اور قاب قاس
قوسین میں ایک قوس کے دو قاب مراد لئے ہیں قاس
کمان جس سے رمی کیجاتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ حضور و کمانوں کے مساوی کے برابر نزدیک تھے
قوس کے لفظ سے اسکی شکل بھی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ کبڑا قبض
پن کیوجہ سے قوس بولتے ہیں۔ قبض۔ فرمایا ہم نے
مقدر کر دیئے اس کے واسطے ہمنشین اور اس کے واسطے
شیطان کو ہم مقدر کر دیا قبیل۔ فرمایا اللہ تعالیٰ قبیل
نے آرام کے واسطے عمدہ جگہ ہے اور مقیل قائلہ سے
لیا گیا ہے اور قائلہ دوپہر کے وقت آرام کرنے کو
کہتے ہیں اور ازہری کہتا ہے کہ قیلولہ اور مقیل آرام
کرنیکو کہتے ہیں اگرچہ نیند میں نہ سویا ہو۔ اسی پر احسن
مقیلا بھی دلالت کرتا ہے کیونکہ جنت میں نیند نہ
ہوگی اھ اور فرمایا وہ سوئے ہوئے ہونگے قیع قوم
فرمایا سراب کیطرح جو میدان میں ہوتی ہے اور
قیع اور قاع زمین کے برابر حصہ میدان کو کہتے ہیں
اسکی جمع قیعان ہے اور تصغیر قویع۔ قوم۔ کھڑا
ہونا بیٹھنے کی ضد ہے کھڑا ہوا کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہونا
اور قومۃ وقامۃ اور قومہ ایک مرتبہ کے کھڑا ہونیکو کہتے ہیں
(لسان) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب خدا کا بندہ کھڑا
ہوا یعنے اس نے مصمم ارادہ کیا۔ جب کھڑے ہوتے ہیں
پس کہتے ہیں اے ہمارے رب آسمان اور زمین کے
یعنی جب عزم کر لیتے ہیں اور مرد انکو عورتوں پر حکومت ہے

بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ وَتَقَوَّلَ فُلَانٌ عَلَيَّ بَاطِلًا أَيْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَكُنْ قُلْتُهُ اهـ وَقَوْلُهُ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَمْ يُرِدْ بِهِ الْقَوْلَ الْمَنْطِقِيَّ فَقَطْ بَلْ أَرَادَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ مَعَهُ اِعْتِقَادٌ وَعَمَلٌ

کسی بات کا۔ اور فلان نے مجھ پر جھوٹی بات لگائی یعنی ایسی بات مجھ پر لگائی جو میں نے کہی نہیں تھی۔ اھ اور جب پہنچتی ہے انکو کوئی مصیبت تو وہ کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اس سے زبان کا بولنا مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ اس کا یہ اعتقاد ہے اور ایسا ہی عمل ہے

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ الْهَاءِ

قاف کا باب حرف ہا کے ساتھ

قَهْرٌ

قَهْرٌ اَلْقَهْرُ الْغَلَبَةُ وَالتَّذْلِيلُ مَعًا وَيُسْتَعْمَلُ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ تَعَالَى وَهُوَ الْقَاهِرُ وَقَالَ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَقَالَ فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ أَيْ لَا تُذِلَّ لِ -

قَهْرٌ۔ قہر غلبہ اور ذلت کرنا دونوں کے واسطے آتا ہے اور علیحدہ علیحدہ بھی ایک ایک معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ فرمایا وہ غالب ہے اور وہ ایک غالب خدا ہے اور فرمایا اور غالب ہیں اوپر فرمایا لیکن یتیم کو ذلیل مت کر

بَابُ الْقَافِ حَرْفُ الْيَاءِ

قاف کا باب حرف یا کے ساتھ

قَوْبٌ

قَوْبٌ قَالَ تَعَالَى قَابَ قَوْسَيْنِ أَيْ مِقْدَارُ قَوْسَيْنِ وَالْقَابُ وَالْقَيْبُ وَالْقِيبُ الْمِقْدَارُ وَالْمَعْنَى فَكَانَ مِقْدَارَ مَسَافَةِ قِيبَيْ مِثْلِ قَابِ قَوْسَيْ مُحَمَّدٍ حُذِفَتْ هٰذِهِ الْمُضَافَاتُ كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ -

وَقَدْ جَعَلَتْنِي مِنْ خُبَيَّةَ إِصْبَعًا أَيْ عَلَى مِقْدَارِ مَسَافَةِ إِصْبَعَيْ الْقَابُ مَا بَيْنَ الْمَقْبِضِ وَالسِّيَةِ مِنَ الْقَوْسِ

قَوْبٌ۔ فرمایا پس قریب ہو گیا وہ مقدار مسافت دو قوسوں کے یا اس سے ہی نزدیک قاب اور قید اور قیب کے معنی مقدار کے ہیں۔ اصل معنے تو یہ ہیں جو بیان ہوئے ہیں مگر اسقدر مضاف جو معنے میں بیان ہوئے ہیں وہ حذف کئے گئے تھے۔ شاعر نے کہا ہے کہ اس نے مجھے قبیلہ خبیہ سے ایک گلی کی مسافہ کی مقدار کر دیا ہے اور قاب کمان کے پکڑنے کے درمیانی حصہ کا نام ہے

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اَیْ مَوْضِعَ قِيَامِهٖ وَقَوْلُهٗ وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ اَیْ مَوْضِعُ اِقَامَةٍ وَقَوْلُهٗ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ اَرَادَ مَدِيْنَةَ قَوْمِ لُوْطٍ لِطَرِيْقٍ بَيِّنٍ وَاضِحٍ هٰذَا قَوْلُ الزَّجَّاجِ وَالْاِسْتِقَامَةُ الْاِعْتِدَالُ يُقَالُ اِسْتَقَامَ لَهُ الْاَمْرُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ اَیْ فِی التَّوَجُّهِ اِلَيْهِ دُوْنَ الْاٰلِهَةِ وَقَامَ الشَّیْءُ وَاسْتَقَامَ اعْتَدَلَ وَاسْتَوٰی وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا اَیْ فِيْ قَوْلِهِمْ اِسْتَقَامُوْا عَمِلُوْا بِطَاعَتِهٖ وَلَمْ يُرَاوِغُوْا رَاوَغَ يُرَاوِغُ مُرَاوَغَةً وَرِوَاغًا وَهُوَ اَنْ يَّذْهَبَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَقَوْلُهٗ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ اَیْ فَمَا اَقَامُوْا عَلٰی عَهْدِهِمْ فَاَقِيْمُوْا عَلٰی عَهْدِكُمْ وَقَوْلُهٗ وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا اَیْ لَوْ اَقَامُوْا عَلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ اَخَذْتُمْ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ لَمْ تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَقَالَ قَتَادَةُ اِسْتَقَامُوْا عَلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ (لسان) وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْاِسْتِقَامَةُ يُقَالُ فِی الطَّرِيْقِ الَّذِیْ يَكُوْنُ عَلٰی خَطٍّ مُّسْتَوٍ وَبِهٖ شُبِّهَ طَرِيْقُ الْمَحَجَّةِ نَحْوُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اِهْ قُلْتُ اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ اَلْعِبَادَةُ الْخَالِصَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰی كَمَا قَالَ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ وَاِسْتِقَامَةُ الْاِنْسَانِ

اور فرمایا اور بنالو ابراہیم کے کھڑا ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ اور فرمایا کہ ہم میں سے کوئی نہیں مگر اس کا ایک مکان معلوم ہے یہاں وہ کھڑا ہے یعنی کھڑے ہونے کی جگہ معلوم ہے اور فرمایا کہ قوم لوط کی بستی کشادہ اور کھلے راستہ میں ہے یہ قول زجاج کا ہے۔ اور استقامۃ اعتدال کو کہتے ہیں بولا جاتا ہے اس کے واسطے فلان امر درست ہوگیا ہے۔ فرمایا ٹھیک اسکی طرف ہو جاؤ یعنی اور معبودوں کو چھوڑ کر اسی کیطرف توجہ رکھو۔ اور چیز کھڑی ہوئی یعنی ٹھیک اور درست ہوگئی اور فرمایا جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر سیدھے بعد اپنی فرمانبرداری دکھلاتے ہیں اور سنۃ نبوی کا التزام کرتے ہیں اور اسود بن مالک نے کہا کہ اگر استقامت کرتے ہیں یعنی خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی طاعت پر قایم ہو جاتے ہیں (لسان) اور راغب کہتا ہے کہ استقامۃ اس راستہ کو بولتے جو خط مستقیم پر واقع ہو اسی کے ساتھ سچے دین حق کے طریق کو بھی تشبیہ دیگئی ہے۔ جیسے فرمایا کہ ہم کو سیدھا راہ دکھا اور تحقیق یہی میری راہ سیدھی ہے میں کہتا ہوں صراط مستقیم کہتے ہیں خدا تعالیٰ کیواسطے خالص عبادت کرنا جیسے فرمایا کہ اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے پس اسی کی خالص عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے اور انسان کی استقامت کے معنے میں

اَقَالَهُمْ عَلَيْهِ وَتِ قِيَامُ الْوَالِي السِّيَاسَةِ
وَقَوْلُهُ اِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا اَىْ
مُلَازِمًا وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَاِذَا اَظْلَمَ
عَلَيْهِمْ قَامُوْا قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ وَالتَّفْسِيْرِ
قَامُوْا هُنَا بِمَعْنٰى وَقَفُوْا وَلَبِثُوْا فِىْ مَقَامِهِمْ
غَيْرَ مُتَقَدِّمِيْنَ وَلَا مُتَاَخِّرِيْنَ وَقَوْلُهُ
لَا مَقَامَ لَكُمْ اَىْ لَا مَوْضِعَ لَكُمْ وَقُرِئَ
لَا مَقَامَ لَكُمْ بِالضَّمِّ اَىْ لَا اِقَامَةَ لَكُمْ
وَقَوْلُهُ وَحَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا اَىْ
مَوْضِعًا وَقَوْلُهُ وَمُقَامٍ كَرِيْمٍ قِيْلَ هُوَ الْمِنْبَرُ
وَقِيْلَ الْمَنْزِلَةُ الْحَسَنَةُ وَاَقَامَ الشَّىْءَ اَىْ
وَطَّدَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اَىْ
اَدَامُوْهَا فِىْ مَوَاقِيْتِهَا وَقَوْلُهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ
قِيْلَ تَعْدِيْلُ اَرْكَانِهَا وَحِفْظُهَا مِنْ اَنْ
يَقَعَ خَلَلٌ فِىْ اَفْعَالِهَا مِنْ اَقَامَ الْعُوْدَ
اِذَا قَوَّمَهُ وَقِيْلَ الْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهَا وَاَقَامَ
بِالْمَكَانِ اِقَامَةً وَمُقَامًا وَقَامَةً
اَلْاَخِيْرَةُ عَنِ اللِّحْيَانِىِّ لَيْسَ قَالَ ابْنُ سِيْدَهْ
وَعِنْدِىْ اَنَّ قَامَةً اِسْمٌ كَالطَّاعَةِ
وَالطَّاقَةِ وَفِى التَّهْذِيْبِ اَقَمْتُ اِقَامَةً
فَاِذَا اَصَفْتَ حَذَفْتَ الْهَاءَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَقَوْلُهُ مِنْ

یعنی مرد عورت کا حاکم اور والی ہے مگر جب
تک تو اس کے پیچھے لگا رہے اور فرمایا جب
اندھیرا چھا گیا کھڑے ہو گئے اہل لغت اور
تفسیر نے کہا ہے کہ قاموا کے معنے اس جگہ
ٹھہرنے کے ہیں گویا وہ اپنی جگہ پر ٹھہر جاتے
ہیں بلا اس کے کہ آگے پیچھے ہوں اور فرمایا
تمہارا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا اور لا مقام میں ش کے ساتھ
بھی پڑھا گیا اس کے معنے ہیں تم ٹھہر نہ سکو گے اور
فرمایا جنت ہی قرار کی اور ٹھہرنے کی جگہ ہے اور
فرمایا جگہ معزز یعنی منبر اور بعض نے کہا اچھی جگہ اور
فلان شخص نے فلان چیز کو کھڑا کیا یعنی سیدھا دوام
کیا اور اسی محاورہ پر ہے وہ اپنی نماز کو ہمیشہ قائم
رکھتے ہیں اور کہ ہمیشہ اپنے وقتوں پر ادا کرتے ہیں
اور فرمایا کہ نماز کو کھڑا کر یعنے اس کے ارکان اچھی
طرح ادا کر اور اس کے ارکان کو ہر غلطی کے وقوع
ہونے سے محفوظ رکھ یہ اس محاورہ سے ہے
جو وہ بولتے تھے کہ لکڑی کو اس نے کھڑا کیا یعنی
سیدھا درست کر دیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نماز کو الترام
سے ادا کر اور فلان آدمی فلان مکان میں کھڑا
ہوا اور قامۃ کراع نقل کرتے ہیں ابن سیدہ کہتا ہے کہ میرے نزدیک
قامۃ نام ہے جیسے طاعۃ اور طاقۃ اسم ہیں تہذیب میں ہے
میں کھڑا ہوا کھڑا ہونا، اور جب تو مضاف کریگا تو تاء کو حذف
کر دیا جاویگا جیسے فرمایا کہ نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا

أی تقوم بہ وتقومون بقیاما وقمتم قیما
قیما فھو راجع إلی ھذا المعنی جعلھا اللہ
قیمۃ الأشیاء فیھا تقوم أمورکم وقال
الفراء ألم تری جعل اللہ لکم قیما بمعنی التی
یقام بھا وتقومون قیاما وقواما وقمۃ نافع
المدنی قیما والمعنی واحد اھ وقولہ تعالی
رب اجعلنی مقیم الصلوۃ أی وقفنی
لتعوینہ شرائطھا وقولہ تعالی دار المقامۃ
أی دار الخلد وھی جنات عدن وقولہ
فی مقام أمین أی فی مکان قد قوم فیہ
وقولہ فی أحسن تقویم إشارۃ تعالی
إلی ما خص بہ الإنسان من بین الحیوان
من العقل والفھم وانتصاب القائمۃ
آلۃ اللہ علی استیلائہ علی الحی ما فی لفظ
العالم وقولہ ولا تقم علی قبرہ أی لا
تقف علی قبرہ للدفن والقیام بالدین
المستمسک بہ الثابت علیہ (یقال)
قلت وعلی من ثبت علی شیء فھو مستمسک
بہ قائم علیہ قال تعالی لیسوا سواء
من أھل الکتاب أمۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ
تقیموا التوراۃ والإنجیل أی تقیمون
حدودھما بالعلم والعمل وذلک قولہ
ولو أنھم أقاموا التوراۃ والإنجیل

کہ تمہیں قائم رکھیں اور تم ان کے ذریعہ قائم رہو اور جو
شخص قیما پڑھتا ہے اسکا مطلب یہی ہے اور سنسنے
یہ ہوتے ہیں کہ اللہ نے مالوں کو اشیاء کی قیمت بنایا ہے
اور اس سے تمہارے کام قائم ہیں اور فراء کہتا ہے
وہ مال جو تمہارے اللہ نے تمہارے کہ تم اس کے سہارے
کھڑے ہو اور نافع مدنی نے قیاما پڑھا مگر معنے ایک ہی
ہیں فرمایا کہ اے میرے رب مجھے اس جماعت کر
دیجئے مجھے توفیق بخش جو نماز کی تمام شرائط کو پورے
طور پر ادا کرتے ہیں۔ اور فرمایا ہمیشہ رہنے کا گھر یعنی
گھر وہ جنت ہے مقام امین یعنی ایسی جگہ جسمیں کبھی
ہمیشہ اقامت ہو اور احسن تقویم میں اشارہ ہے
اس خصوصیت کیطرف جو عقل و فہم اور حیوانات
کی نسبت انسان میں رکھی ہیں کھڑا ہونا قدکا اس کے قائم
کرنیکے اوپر دلالت کرتا ہے جو اس کو اس عالم کی تمام
چیزوں پر ہے۔ اور فرمایا اور اسکی قبر پر کھڑا نہ ہو یعنی
اسکی قبر پر ٹھیر دفن کرنیکو اور دین کے ساتھ کھڑا
ہونیوالا وہ شخص ہے جو دین پر مضبوطی سے ثابت
قدم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو کسی چیز پر
مضبوطی سے ثابت ہوتا ہے وہی اسکو ساتھ پکڑنیوالا
اور اسپر کھڑا ہونیوالا ہے۔ وہ سب برابر نہیں اہل کتاب
ایک گروہ دین کی راہ پر مضبوطی سے قائم ہے اور فرمایا
کہ یہاں تک کہ توراۃ اور انجیل کو کھڑا کریں یعنی
حدوں کو پورا کریں۔ اور اسطرح فرمایا اگر وہ توراۃ اور انجیل کو

لِسُنَّتِهِ الْمَنْهَجُ الْمُسْتَقِيْمُ نَحْوُ قَوْلِهٖ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ وَالْقَوَامُ الْعَدْلُ قَالَ تَعَالٰى وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا وَقَوْلُهٗ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ قَالَ النَّحَّاجُ مَعْنَاهُ لِلْحَالَةِ الَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ الْحَالَاتِ وَهِيَ تَوْحِيْدُ اللّٰهِ وَشَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِيْمَانُ بِمَا سُئِلَهٗ وَالْعَمَلُ بِطَاعَتِهٖ اھ وَالْقِيَامُ وَالْقَوَامُ اِسْمٌ لِمَا يَقُوْمُ بِهِ الشَّيْءُ اَيْ يَثْبُتُ كَالْعِمَادِ وَالسَّنَادِ لِمَا يُعْمَدُ وَيُسْنَدُ بِهٖ كَقَوْلِهٖ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا اَيْ جَعَلَهَا مِمَّا بِمَسْلَكُمْ وَقَوْلُهٗ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ اَيْ قَوَامًا لَهُمْ يَقُوْمُ بِهٖ مَعَاشُهُمْ وَمَعَادُهُمْ (مفردات) وَفِي اللِّسَانِ قِوَامُ الْاَمْرِ بِالْكَسْرِ نِظَامُهٗ وَعِمَادُهٗ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ هُوَ قِوَامُ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَقِيَامُ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ الَّذِيْ يَقُوْمُ بِشَانِهِمْ مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا وَقَالَ النَّحَّاجُ قِيَامٌ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا وَقِيَمًا وَيُقَالُ هٰذَا قِوَامُ الْاَمْرِ وَمَلَاكُهٗ الَّذِيْ يَقُوْمُ بِهٖ قَالَ وَقَدْ يُفْتَحُ وَمَعْنَى الْاٰيَةِ اَيِ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا

کہ وہ سیدھے راستہ کو پکڑے جیسے فرمایا کہ تم جیسا حکم ہوا اسی کو پکڑا رہ اور قوام عدل کو کہتے ہیں فرمایا اسی میں عدل ہے اور فرمایا کہ یہ قرآن ہدایت کرتا ہے عدل کے راہ کی زجاج کہتا ہے اسحالت کی راہ نمائی کرتا ہے جو سب حالتوں سے بہتر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا واحد جاننا اور گواہی دینا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے رسول پر ایمان لانا اور اسکی اطاعت کرنا۔ قیام اور قوام اس چیز کا نام ہے جس کے ذریعے کسی چیز کا قیام ہو جیسے ستون اور سند کا نام عماد اور سناد ہے فرمایا تمہارے مال جنکو اللہ نے تمہارے لئے قیام بنایا ہے یعنی تمہارا قیام کا سبب اور فرمایا کہ بنایا اللہ نے کعبہ کو لوگوں کے واسطے قیام یعنی انکا سہارا جس کے ساتھ انکی دنیا درست قایم ہے۔ لسان میں قوام الامر اسے ہیں جس پر کام کا دار و مدار ہو ابو عبیدہ کہتا ہے کہ وہ آدمی گھر والوں کا قوام اور قیام ہے۔ اور وہ وہ شخص ہوتا ہے جو انکی حالت کو قائم رکھتا ہے فرمایا کہ عقلوں کے مال ان کے سپرد مت کرو جو تمہارے لئے زندگی کا مدار ہیں زجاج کہتا ہے کہ اس آیت میں قیاما اور قیما بھی پڑھا گیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے یہ اس امر کا قوام اور ملاک ہے یعنی وہ اس امر کے وجود سے قائم ہے

بِالْحَقِّ وَيَجُوزُ اَنْ يَّكُوْنَ وَيْتُ الْمِلَّةِ
الْمُسْتَقِيْمَةِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ اِنَّمَا اَنَّثَهُ
لِاَنَّهُ اَرَادَ الْمِلَّةَ الْحَنِيْفِيَّةَ اھ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى
كُتُبٌ قَيِّمَةٌ اَشَارَ تَعَالٰى اِلٰى مَا فِى الْقُرْاٰنِ
الْكَرِيْمِ مِنْ مَعَانِىْ كُتُبِهٖ اٰيَاتُ الْقُرْاٰنِ
الْكَرِيْمِ جَمْعُ ثَمَرَةٍ كُتُبُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمُتَقَدِّمَةِ
وَقَوْلُهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اَىْ قُمْتُمْ مِّنْ مَّضَاجِعِكُمْ
وَتَوَجَّهْتُمْ اِلَيْهَا بِالْعِنَايَةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ
مُتَطَهِّرِيْنَ فَاغْسِلُوْا اَىْ اِذَا قُمْتُمْ وَلَسْتُمْ
عَلٰى طَهَارَةٍ فَحُذِفَ ذٰلِكَ لِدَلَالَةِ مَا عَلَيْهِ
وَهُوَ اَحَدُ الْاِخْتِصَارَاتِ الَّتِىْ فِى الْقُرْاٰنِ
وَهُوَ كَثِيْرٌ جِدًّا قَالَهُ ابْنُ جِنِّىٍّ وَالْقَوْمُ
اَلْجَمَاعَةُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا
وَقِيْلَ لِلرِّجَالِ خَاصَّةً دُوْنَ النِّسَاءِ
وَيُقَوِّىْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى لَا يَسْخَرْ
قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ
خَيْرًا مِّنْهُنَّ اَىْ رِجَالٌ مِّنْ رِّجَالٍ وَلَا
نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ فَلَوْ كَانَتِ النِّسَاءُ مِنَ
الْقَوْمِ لَمْ يَقُلْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ
وَلِذٰلِكَ قَوْلُ زُهَيْرٍ وَمَا اَدْرِىْ
وَسَوْفَ اَخَالُ اَدْرِىْ اَقَوْمٌ اٰلُ حِصْنٍ اَمْ نِسَآءُ

اور جائز ہے کہ یہ معنے ہوں کہ کیجاوبں ٹھیک اور
درست ہے جوہری نے کہا کیونکہ یہاں مراد ملت
ہے مذہب ابراہیمی احد اور کتب قیمۃ سے کتب
سابقہ کے وہ معانی ہیں جنکا بیان قرآن میں ہے
کیونکہ قرآن کریم میں کتب سابقہ کا خلاصہ جمع ہے
اور فرمایا اے ایمان والو جب تم کھڑے ہو طرف
کے یعنے نماز کا ارادہ کرو اور اسکی طرف توجہ کرو
اور تم بے وضو ہو تو اسیطرح وضو کر لیا کرو
یعنے جسوقت کھڑے ہو اور تم بے وضو ہو یہ
عبارت حذف کیگئی ہے کیونکہ اس کا قرینہ ہے
اور یہ بھی اختصار کی قسم ہے جو قرآن میں موجود
ہے اور یہ بہت ہے۔ ابن جنی کہتا ہے مردوں
اور عورتوں کی ملی جلی جماعۃ کو کہتے ہیں۔ اور بعض
نے کہا کہ صرف مردوں کو کہتے ہیں اور اس معنے
کو اس آیت سے تقویت ہوتی ہے کہ کوئی قوم کسی قوم
سے تمسخر نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے اچھے ہوں اور
نہ ہی عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ہو سکتا ہے
کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ پس اگر عورتیں لفظ قوم
میں داخل ہوتی تو لا نساء من نساء کہنے کی ضرورت
نہ تھی اور اسیطرح نہ شہر کا قول ہے
اور میں نہیں جانتا اور کبھی خیال کرتا
ہوں کہ جانتا ہوں۔ آل حصن
مرد ہیں یا عورتیں ہیں

وَالْقَيُّوْمُ اَلْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَالَهُ مُجَاهِدٌ
وَقَالَ قَتَادَةُ اَلْقَيُّوْمُ اَلْقَائِمُ عَلٰى خَلْقِهٖ
بِاٰجَالِهِمْ وَاَعْمَالِهِمْ وَاَرْزَاقِهِمْ وَقَالَ اَلْكَلْبِيُّ
اَلْقَيُّوْمُ اَلَّذِيْ لَا يَبُوْدُ لَهٗ وَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ
اَلْقَيُّوْمُ اَلْقَائِمُ عَلَى الْاَشْيَاءِ وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ
وَقَرَأَ عُمَرُ اَلْحَيُّ الْقَيَامُ وَهُوَ رِوَايَةٌ وَالْحَيُّ
اَلْقَيُّوْمُ اَيِ الْقَائِمُ بِاَمْرِ خَلْقِهٖ فِيْ اِنْشَائِهِمْ
وَرِزْقِهِمْ وَعِلْمُهٗ بِمُسْتَقَرِّهِمْ وَمَسْتَوْدَعِهِمْ
وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ اَلْقَيُّوْمُ وَالْقَيَّامُ
وَالْمُدَبِّرُ وَاحِدٌ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَقَوْلُهٗ
اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اَيِ الْقَائِمُ الْحَافِظُ لِكُلِّ شَيْءٍ
وَالْمُعْطِيْ لَهٗ مَا بِهٖ قِوَامُهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْمَعْنِيُّ
بِالْمَذْكُوْرِ فِيْ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ
خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى وَقَوْلُهٗ اَفَمَنْ هُوَ
قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ وَبِنَاءُ قَيُّوْمٍ فَيْعُوْلٌ
وَقِيَامٌ فِعَالٌ نَحْوُ دِيَوٍّ وَدِيَّانٍ وَالْقِيَامَةُ
عِبَارَةٌ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ قَوْلِهٖ
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ
وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَالْقِيَامَةُ اَصْلُهَا
مَا يَكُوْنُ مِنَ الْاِنْسَانِ مِنَ الْقِيَامِ دُفْعَةً
وَاحِدَةً اُدْخِلَ فِيْهَا الْهَاءُ تَنْبِيْهًا عَلٰى
وُقُوْعِهَا دُفْعَةً انتهى (مفردات) وَقَوْلُهٗ
وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ اَيْ دِيْنُ اُمَّةِ الْقَيِّمَةِ

اور قیوم ہر ایک چیز پر کھڑا ہونیوالا یہ مجاہد نے کہا
قتادہ کہتا ہے کہ اپنی مخلوق پر اسکی روزی اور ان کے
اعمال اور وقتوں کے ساتھ کھڑا ہونیوالا قیوم ہے
کلبی نے کہا قیوم وہ ہی جسکا شروع نہیں ابو عبیدہ
قیوم اس کو کہتا ہے جو تمام چیز پر نگہبان کھڑا ہے
اور جوہری اور عمر نے الحی القیام بھی پڑھا ہے اور یہ
ایک لغت ہی اور حی القیوم کے معنے ہیں جو اپنی مخلوق
کے پیدا کرنے اور رزق دینے کیواسطے کھڑا ہے اور
ان کے دنیا میں اور بعد الموت کو ٹھکانے کو جانتا ہی
ابن الاعرابی قیوم اور قیام اور مدبر کے ایک ہی معنے کہتا ہے
راغب کہتا ہے الحی القیوم وہ ذات ہی جو ہر ایک چیز
پر محافظ کھڑی ہے اور جو کچھ ان چیزوں کو ملا ہی اوسی کا
عطیہ ہے۔ یہی معنے ہیں جو اس آیت میں بیان
ہوئے ہیں کہ ہر ایک چیز کو اس نے پیدا بیش عطا
کی اور پھر ہدایت کی۔ اور کہ ہر ایک جان کا وہی خالق ہی
قیوم کا وزن فیعول اور قیام کا فیعال ہی جیسے دیوں اور
دیان اور قیامت سے مراد اس خاص گھڑی کا کھڑا ہونا ہی
فرمایا کہ جسروز قیامت کھڑی ہوگی اور لوگ کہڑے
ہونگے۔ میں گمان نہیں کرسکتا کہ وہ گھڑی کھڑی ہونیوالی
ہی اور قیامۃ اصل میں انسان کے دفعۃً کھڑا ہونیکا نام ہے
اور قیام میں ہا کا داخل کرنا اسپر تنبیہ کرتا ہے کہ قیامت
دفعۃً واقع ہوگی انتہی (مفردات) اور فرمایا
دین قیمہ ہے یعنی اس گروہ کا مذہب ہے جو حق پر قائم

لم تدخل فيها الهاء وقلت في بيضة وذهيب وذهيبة وانما يلحق التانيث فيما له وبدخل الهاء فيما يكون بغير الادميين مثل الابل والغنم لان التانيث لازم له واما جمع التصحيح مثل جمالات ومساجد اذا ذكرت وانثت قلت قائمات وشاهدات واذا جمع واذا كسرت وشاهد الجماعة اذا انثت وقال ابن سيدة وكذلك كذبت قوم نوح المرسلين انما انث على معنى كذبت جماعة قوم نوح وقال المرسلين وان كانوا كذبوا واحدا فانما كذبوا لان من كذب رسولا واحدا من رسل الله فقد كذب الجماعة وعلة ذلك ان كل رسول يامر بتصديق الرسل وتحل تعلبة ان العرب تقول ثلاثة انفس وانما النفس الدم واعتنا وانت منا على النفي وعلى المعنى وقال مرة المخاطب واحد والمخبر عنه جمع والجمع قوام وقائم وقائمون وقاعد وقاعدون كلاهما على الحذف في (لسان) قاف القافة سرعة الاجابة والامانة وكذلك القحة في القاف والياء وتجعل عنه مقلبة عن تاء (نهاية) وقال في الدار التنير

اور اسکی تصغیر کیجاوے تو ہا داخل نہیں ہوتی اور قویم اور ہیطا اور نفیر کہیجا اور تانیث اسکو فعل میں لاحق ہوتی ہے اور ہا داخل ہوتی ان اسماء جمع میں جو غیر آدمیوں کیواسطے ہوں جیسے ابل اور غنم۔ کیونکہ تانیث اسکو لازم ہے۔ لیکن جمع تکسیر جیسے جمال اور مساجد اگر جمع مذکر و مونث ہوتی ہے جب مذکر لاؤگے تو تیری ہوگی۔ جمع ہوگی اور اگر مونث بنا کر استعمال کریگا تو جماعۃ ہوگی ابن سیدہ نے کہا کہ نوح کی قوم نے مرسلین کو جھٹلایا۔ اسمیں فعل کی تانیث اس معنے پر ہے کہ جماعت نے تکذیب کی قوم نوح سے۔ اور مرسلین جمع کیساتھ فرمایا حالانکہ انہوں نے تکذیب صرف نوح کی کی تھی اسلئے کہ جو شخص ایک رسول کی تکذیب کرتا ہے گویا وہ رسل اللہ کی ساری جماعت کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ ہر ایک رسول تمام رسولوں کی تصدیق اور انکی تعمیل کا حکم دیتا ہے اور ممکن ہے کہ انہوں نے سب رسولوں کی تکذیب کی ہو تغلب روایت کرتا ہے کہ عرب کہتے ہیں اے قوم تم ہم سے باز رہو اور تو ہم سے رک جا لفظ اور معنے کے لحاظ پر اور کہا ہے ایک شخص نے کہ مخاطب واحد ہے اور معنے جمع کے ہیں۔ قوم کی جمع اقوام ہے اور اقاوم اور اقائم دونوں شذوذ کے طور پر ہیں (لسان) قاف القافۃ سرعۃ الاجابۃ والامانۃ وکذلک القحۃ فی القاف والیاء وتجعل عنہ مقلبۃ عن تاء (نہایۃ) وقال فی الدار التنیر

قا

اور اسکے معنے جلدی کرنا اور سرعت سے جواب دینا اسکو صغانی نے قاف اور کے باب میں بیان کیا اور اسکے عین کو یا سے بدلا ہوا بیان کیا ہے (نہایہ)

(لسان) قُلْتُ اَلْقَوْمُ اَلْجَمَاعَةُ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلَا
نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ فَخَصَّهُنَّ بِاَحَدِ التَّاْكِيْدِ
وَقَوْمٌ كُلُّ رَجُلٍ شِيْعَتُهٗ وَعَشِيْرَتُهٗ
وَدُوِيَ عَنِ ابْنِ الْعَبَّاسِ اَلنَّفَرُ وَالْقَوْمُ
وَالرَّهْطُ هٰؤُلَآءِ سَمَّاهُمُ الْجَمْعَ لَا
وَاحِدَ لَهُمْ مِنْ لَفْظِهِمْ مِنَ الرِّجَالِ دُوْنَ
النِّسَآءِ وَفِي الْحَدِيْثِ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
شَبَّطَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَمِعَ الْقَوْمُ يَتَمَوَّفُ
النِّسَآءُ قَالَ ابْنُ الْاَثِيْرِ اَلْقَوْمُ فِي الْاَصْلِ
مَصْدَرُ قَامَ ثُمَّ قُلِبَتْ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ
النِّسَآءِ قِيْلَ لِاَيِّ شَيْءٍ قَالَ لَهُنَّ بِهٖ وَسُمُّوْا بِهٖ
لِاَنَّهُمْ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِالْاُمُوْرِ
الَّتِيْ لَيْسَ لِلنِّسَآءِ اَنْ يَقُمْنَ بِهَا وَقَالَ
الْجَوْهَرِيُّ اَلْقَوْمُ اَلرِّجَالُ دُوْنَ النِّسَآءِ
لَا وَاحِدَ لَهٗ مِنْ لَفْظِهٖ قَالَ وَرُبَّمَا اُدْخِلَ
النِّسَآءُ فِيْهِ عَلَى سَبِيْلِ التَّبَعِ لِاَنَّ قَوْمَ
كُلِّ نَبِيٍّ رِجَالٌ وَنِسَآءٌ وَالْقَوْمُ يُذَكَّرُ
وَيُؤَنَّثُ لِاَنَّ اَسْمَآءَ الْجُمُوْعِ الَّتِيْ لَا وَاحِدَ
لَهَا مِنْ لَفْظِهَا اِذَا كَانَتْ لِلْاٰدَمِيِّيْنَ يُذَكَّرُ
وَيُؤَنَّثُ يُسْنَدُ وَيُسْنَدُ اِلَيْهِ وَقَوْمٌ قَالَ
وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ قَدْ كَذَّبَتْ وَقَالَ تَعَالٰى
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحٍ فَاَنَّثَ قَالَ وَاِنْ صَغُرَتْ

(لسان) میں کہتا ہوں کہ قوم مردوں اور عورتوں کی
ملی ہوئی جماعت کو کہتے ہیں اور نہ عورتیں عورتوں کو
تمسخر کریں یہ مردوں سے تاکید کیواسطے الگ بیان
ہوئی ہیں ہر ایک آدمی کی قوم اسکی برادری
اور جماعت ہوتی ہے ابی العباس نے کہا کہ لفظ
نفر اور قوم اور رہط جمع کے معنے ہیں ہمیشہ آتے ہیں
انکو واحد کوئی نہیں اور یہ صرف مردوں کیواسطے
بولے جاتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر شیطان
نماز میں ہمارا وسوسہ کا قوم سبحان اللہ کہیں اور
عورتیں تصفیق کریں ابن الاثیر کہتا ہے کہ قوم
اصل میں قام کا مصدر ہے پھر یہ کثرت استعمال
میں صرف مردوں پر بولا جاتا ہے اسیواسطے
مقابلہ کیا اور قوم کا نام اسیواسطے ہوا کہ وہ عورتوں
کے اوپر محافظ ہوتے ہیں ان امور میں جنکو عورتیں
قائم نہیں کرسکتیں۔ جوہری کہتا ہے کہ قوم مردوں کا
نام ہے عورتوں کے سوا اور اسکا اصل لفظ سے
واحد نہیں آتا۔ اور کبھی قوم کے لفظ میں تبعاً عورتیں
مرد وہیں داخل ہوجاتی ہیں کیونکہ قوم تمام مردوں
اور عورتوں کا نام ہے قوم مذکر اور مونث بھی ہے
کیونکہ نام جوان جمعوں کیواسطے آتے ہیں جنکے
واحد اس لفظ میں نہیں جب وہ آدمیوں کیواسطے استعمال
تذکر اور مونث ہوسکتے ہیں جیسے رہط اور نفر اور قوم کا لفظ اور
تیری قوم نے انکو جھٹلایا یہ تو نے کہا ہے اور نوح کی قوم نے جھٹلایا ہے

قَوْمٌ لَا يَنْظُرُ فِي أَدْبَارِ السَّمَاءِ وَقَوْلُهُ مَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ أَيْ لِلْمُسَافِرِينَ سَمَّوْا بِذَلِكَ لِأَنَّ زَادَهُمْ يَقِلُّ وَيَفْنَى وَيُقَالُ الْمُقْوِينَ الَّذِينَ لَا زَادَ لَهُمْ وَالْقَوِيُّ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى إِنَّ اللهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ

ہماری قوم عورتوں کے پیچھے پیچھے نہیں چلا کرتی فرمایا یہ نفع ہے مسافروں کے لئے ان کا یہ نام اسواسطے رکھا گیا ہے کہ وہ خالی جگہ نہیں بیٹھتے ہمیشہ سفر پر رہتے ہیں اور مقوین ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کے پاس زاد راہ نہ ہو اور قوی اللہ تعالیٰ کا نام ہے

كِتَابُ الْكَافِ

کاف کی کتاب

بَابُ الْكَافِ حَرْفُ الْبَاءِ

کاف کا باب حرف باء کے ساتھ

كَبَّ الْكَبُّ إِسْقَاطُ الشَّيْءِ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ تَعَالَى فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ وَقَوْلُهُ فَكُبْكِبُوا فِيهَا عَلَى صِيغَةِ الْمَجْهُولِ أَيْ كُبُّوا أَيْ أُلْقُوا عَلَى رُؤُسِهِمْ وَأُطْرِحُوا فِي جَهَنَّمَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ أَيْ مُلْقًى عَلَى وَجْهِهِ يُقَالُ ذَلِكَ لِكُلِّ سَائِرٍ أَيْ مَاشٍ كَانَ عَلَى أَرْبَعٍ قَوَائِمَ أَوْ لَمْ تَبْلُغْ وَالْكَوَاكِبُ النُّجُومُ الْبَادِيَةُ وَلَا يُقَالُ نَهَارًا إِلَّا إِذَا بَانَتْ قَالَ تَعَالَى وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ وَوَاحِدُ الْكَوَاكِبِ كَوْكَبٌ قَالَ تَعَالَى كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ كَبْكَبَةٌ قَالَ تَعَالَى أَوْ كُبْكِبَتْهُمْ فِي يُخْزِيهِمْ بِالْخَيْبَةِ مِمَّا تَلُومُ الظَّنِينَ

كَبَّ ۔ الکب کسی چیز کا منہ کے بل گرانا۔ فرمایا وہ منہ کے بل آگ میں گرائے جاویں گے اور فرمایا فکبکبوا فیہا ۔ یعنی کہ وہ سروں کے بل الٹے کر کے جہنم میں پھینکے جاویں گے کیا وہ شخص جو منہ کے بل گرا ہو چلتا ہے۔ اس شخص سے زیادہ ہدایت پر ہے جو ٹھیک سیدھا صراط مستقیم پر چلتا ہو یہ ہر اک چلنے والے کو کہتے ہیں چار پاؤں پر چلتا ہو یا نہ۔ کواکب ستاروں کو کہتے ہیں جو بالکل ظاہر ہوں فرمایا یاد کر جب ستارے منتشر ہوں گے۔ واحد کواکب کی کوکب ہے فرمایا ستارہ چمکتا۔

كَبَّ

كَبْكَبَةٌ ۔ فرمایا ان کو ناامیدی کے ساتھ رسوا کر کے نامراد واپس کریگا اور نیز شکست

كَبْكَبَةٌ

الْقُوَّةُ الطَّاعَةُ وَالْقُوَّةُ الطَّاقَةُ مِنْ عَاقِلٍ الْخَيْلِ جَمْعُهُ قُوًى اھ وَفِي الْقَامُوسِ الْقُوَّةُ ضِدُّ الضُّعْفِ وَفِي التَّاجِ يَكُوْنُ فِي الْبَدَنِ وَفِي الْعَقْلِ قَالَ اللَّيْثُ هُوَ مِنْ تَالِيفِ وَ ی وَ لٰكِنَّهَا حُمِلَتْ عَلٰى فَعْلَةٍ وَادْغِمَتِ الْيَاءُ فِي الْوَاوِ لَمَّا اهِبَّةَ تَغْيِيرِ الضَّمَّةِ اھ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ اَیْ بِجِدٍّ وَعَوْنٍ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ الرَّاغِبُ الْقُوَّةُ تُسْتَعْمَلُ تَارَةً فِي الْفُدْرَةِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ اھ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى عَمَّهُ بِيَدِ الْهُوٰى هُوَ بِالْغَمِّ جَمْعُ قُوَّةٍ مِثْلُ غُمَّانَةٍ وَغُرَفٍ وَالْمُرَادُ بِهٖ جِبْرَائِيْلُ وَقَوْلُهٗ خُذْهَا بِقُوَّةٍ اَیْ بِعَزِيْمَةٍ وَجِدٍّ فَاجْتَهِدْ وَقَوْلُهٗ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اَیْ مِنْ سِلَاحٍ وَعِدَّةٍ وَخَيْلٍ وَسُمِّيَ اٰلَةُ الرَّمْيِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ذُوْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا يَا بُنَيَّةُ هٰذَا قَوِيٌّ قَدْ هِيْبَ بِهٖ لِبَاعِ الصَّخْرَةِ وَالْاَمِيْنُ مِنْ عَدَمِ خِيَانَتِهٖ قَالَتْ يَا اَبَتِ اِنِّي مَشَيْتُ قُدَّامَهٗ فَقَالَ اِمْشِ خَلْفِي فَاِنْ ضَلَلْتُ فَاَرْشِدْنِي اِلَى الطَّرِيْقِ فَاِنَّا

قاہ فرمانبرداری ہے قوۃ رسے کے یکنا کو کہتے ہیں اور جمع قوی ہے الخ اور قاموس میں ہے کہ قوۃ ضعف کی ضد ہے اور تاج میں ہے قوۃ عقل اور بدن میں ہوتی ہے لیث کہتا ہے کہ قوۃ ق وی سے بنا ہے لیکن فعلۃ کے وزن پر بنا کر یاء کو بسبب بُرا جاننے ضم کے تغیر کو واؤ میں تمام کر دیا ہے الخ اور فرمایا اے یحییٰ کتاب کو قوت سے پکڑ یعنے کوشش اور ہمت کے ساتھ اور راغب کہتا ہے کہ قوت کا استعمال کبھی قدرت میں ہوتا ہے جیسے فرمایا جو ہم نے تم کو دیا ہے اپنی قدرت سے پکڑو اور بڑے مضبوط قوی والے نے اسکو تعلیم دی ہے اسمیں قوی جمع ہے قوت جیسے غرفۃ اور غرف اور مطلب اس سے جبرائیل ہے۔ اور فرمایا اسکو قوۃ سے پکڑ یعنے پکے ارادے اور کامل کوشش سے اور دشمن کے مقابلہ میں جو تیاری ممکن ہو کرو یعنے ہتھیار اور گھوڑے اور خود تیار رہنا اور قوۃ سے مراد تیر پھینکنا بھی مروی ہے تحقیق اچھا آدمی ہے جسکو تو نے کرایہ پر لیا مضبوط اور امین ہے کہتے ہیں اس نے کہا کہ اے بیٹی اس کا مضبوط ہونا تو تو نے اس کے پتھر اٹھانے سے جانا۔ مگر امین کس طرح معلوم کیا جواب دیا کہ اے میرے باپ میں اسکی آگے آگے چلنے لگی تھی مگر اس نے کہا تو میرے پیچھے پیچھے چل اگر میں کہیں راستہ بھولوں تو مجھے سیدھا راہ بتلا دینا

اَحَدُهُمَا اَوْ کِلَاهُمَا اَلْکِبْرُ بِکَسْرِ الْکَافِ وَفَتْحِ الْمُوَحَّدَةِ کِبْرُ السِّنِّ وَقَوْلُهٗ یَکْبُرُنَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَیْ یَعْظُمُ وَقَوْلُهٗ کُبْرَتَاهُمْ بِالْغَیْبِ وَقَوْلُهٗ اَکَابِرَ مُجْرِمِیْهَا اَیْ عُظَمَاءَهُ وَقَوْلُهٗ اَلْاَیَةُ اَیِ اسْتَعْظَمْتَهٗ مِنَ التَّکْبِیْرِ وَهُوَ التَّعْظِیْمُ وَرُوِیَ حِضْنَ لَمَّا رَاَیْنَهٗ کُلُّهُنَّ مِنَ الْاَکْبَادِ وَهُوَ الْحَیْضُ وَمِنْهُ اَکْبَرَتِ الْمَرْاَةُ اَیْ حَاضَتْ قَالَ فِی الْکَشَّافِ وَحَقِیْقَتُهٗ دَخَلَتْ فِی الْکِبَرِ لِاَنَّهَا بِالْحَیْضِ تَخْرُجُ مِنْ حَیِّزِ الصِّغَرِ اَیْ حَدِّهٖ اَلْکُبَّارُ وَقَوْلُهٗ مَکَرُوْا مَکْرًا کُبَّارًا بِالتَّشْدِیْدِ هُوَ اَلْکِبْرُ مِنَ الْکِبَارِ بِالتَّخْفِیْفِ وَهُوَ اَلْکِبْرُ مِنَ الْکِبَرِ وَاسْتِکْبَارٌ اَلتَّعَجُّلُ رَفْعُ نَفْسِهٖ فَوْقَ مِقْدَارِهَا وَالْاِسْتِکْبَارُ طَلَبُ التَّرَفُّعِ وَشَکُّ الْاَذْعَانِ لِلْحَقِّ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِسْتِکْبَارًا وَقَوْلُهٗ فَذَانِکَ الْاٰیَةُ الْکُبْرٰی یَعْنِیْ عَصَا وَفِیْ الْیَدِ الْبَیْضَاءُ وَقَوْلُهٗ وَیَجْعَلُهَا الْاَشْقَی الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْکُبْرٰی اَیِ الَّتِیْ هِیَ اَلْکُبْرٰی النِّیْرَانِ وَهِیَ نَارُ جَهَنَّمَ وَالنَّارُ الصُّغْرٰی نَارُ الدُّنْیَا وَقَوْلُهٗ اِنَّهَا لَاِحْدَی الْکُبَرِ نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ اَیْ شَاقَّةٌ ثَقِیْلَةٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ اَلضَّمِیْرُ لِلصَّلٰوةِ اَلْعَامِلِیْنَ

وہ دونوں یا ایک بڑی عمر کو فرمایا جو تمہارے سینوں میں وہ بڑی ہے۔ اور بڑی چیز جسکو دیکھا اور فرمایا بڑے بڑے بدکار اور فرمایا اور انہوں نے اس کو بڑا جانا۔ تکبیر کے معنے تعظیم کے اور بعض نے کہا وہ سب حائضہ ہوگئیں جب انہوں نے یوسف کو دیکھا اس صورت میں یہ لفظ اکبار سے ہے جس کے معنے حیض کے ہیں بولتے ہیں اکبرت یعنی اسکو حیض آگیا۔ کشاف میں کہا ہے اصل میں اکبرت کے معنے میں کہ وہ سن کبر میں داخل ہوئی کیونکہ حیض سے وہ بچپن سے نکل جاتی ہے اور فرمایا انہوں نے بڑا مکر کیا۔ یہ کبار وہ مکر ہے جو کبار سے بڑا ہے اور کبار اس مکر کو کہتے ہیں جو کبیر سے بڑا ہے۔ بولتے ہیں فلاں آدمی بڑا یعنے اس نے اپنی جان کو اپنے اندازہ سے بڑھایا۔ استکبار، اونچائی کا چاہنا اور حق کا یقین نہ کرنا فرمایا انہوں نے بڑا بننا چاہا فرمایا اس کو بڑی نشانی دکھائی یعنے عصا اور بعض نے کہا ید بیضاء اور فرمایا اس سے اجتناب کریگا بدبخت جو سخت آگ میں داخل ہوگا، اور کبری وہ آگ ہے جو سب آگوں سے بڑی ہے اور وہ جہنم کی آگ ہے اور چھوٹی آگ دنیا کی آگ ہے۔ اور فرمایا کہ ضرور خانہ بربادی ہے یعنے مشکل ہے مگر ان پر جو خدا کا خوف رکھتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِالْمَرْجِعَةِ فَيَنْقَلِبُوْا خَائِبِيْنَ وَقِيْلَ يَصْرَعُهُمْ لِوُجُوْهِهِمْ وَقَوْلُهُ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَیْ اُهْلِكُوْا وَقِيْلَ اُذِلُّوْا وَاُخِذُوْا وَيُقَالُ كَبَتَ اللّٰهُ الْعَدُوَّ مِنْ بَابِ ضَرَبَ اَیْ اَهَانَهٗ وَاَذَلَّهٗ

کَبِدٌ اَلْكَبِدُ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَاحِدُ الْاَكْبَادِ وَالْكُبُوْدِ مِنَ الْاَمْعَاءِ مَعْرُوْفٌ وَهِيَ اُنْثٰى وَقَالَ الْفَرَّاءُ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ اھ قُلْتُ وَيَجُوْزُ اِسْكَانُ الْبَاءِ كَمَا قَالُوْا فِيْ فَخِذٍ وَالْكَبَدُ بِفَتْحِ الْبَاءِ الشِّدَّةُ وَالْمَشَقَّةُ قَالَ تَعَالٰى لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ اَیْ فِيْ نَصَبٍ وَشِدَّةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَقَالَ الْحَسَنُ اَیْ يُكَابِدُ مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَشَدَائِدَ الْاٰخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ اٰدَمَ لَا يَزَالُ يُكَابِدُ مُنًّا حَتّٰى يُغَادِرَ فِي الدُّنْيَا وَقِيْلَ فِيْ شِدَّةٍ حَتّٰى مِنْ حَمْلِهٖ وَوِلَادَتِهٖ وَرَضَاعِهٖ وَفِطَامِهٖ وَمَعَائِشِهٖ وَحَيَاتِهٖ وَمَوْتِهٖ

کِبْرٌ كِبْرٌ قَالَ تَعَالٰى لَهٗ كِبْرُهٗ بِالْكَسْرِ اَیْ اِثْمُهٗ وَقِيْلَ فِي السَّوَاءِ كُبْرُهٗ بِضَمِّ الْكَافِ اَیْ مُعْظَمُهٗ وَقَوْلُهٗ وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْاَرْضِ اَیِ الْمُلْكُ وَكِبْرِيَاءُ كُلِّ اَحَدٍ اَكْبَرُ مَا يُطْلَبُ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَقَوْلُهٗ اَمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ

الٹا کر خائب و خاسر واپس کریگا اور کہا گیا کہ منہ کے بل گرا دینگا۔ فرمایا ہلاک کئے گئے جیسے ہلاک کئے گئے ان سے پہلے لوگ اور بعض نے کہا خوار کئے گئے اور پکڑے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کو ذلیل کیا باب ضرب سے ہے اور خوار کیا کَبَدٌ۔ الکبد زیر کے ساتھ جگر ہے جمع الباب ہے اور کبود بھی جمع ہے۔ مشہور انتڑی کا نام ہے اور وہ مؤنث ہے فراء کہتا ہے مؤنث اور مذکر دونوں آتا ہے میں کہتا ہوں با کو جزم بھی ہو سکتی ہے جیسے فخذ میں۔ کبد زبر کے ساتھ تکلیف کو کہتے ہیں فرمایا ہم نے انسان کو تکلیف میں پیدا کیا اور یہ ابن عباس اور سعید بن جبیر سے نقل کیا گیا حسن کہتے ہیں کہ انسان دنیا کی مصیبتیں اٹھاتا ہے اور آخرت کی تکلیفیں برداشت کریگا۔ اور کہا کہ انسان ہمیشہ تلخی پاتا ہے یہانتک کہ دنیا چھوڑ جاتا ہے۔ بعض نے کہا پیدائش کی تکلیف میں یعنی حمل اور اس کا جننا اور دودھ پلانا اور پھر چھوڑانا اور اسکی روزی پھر اسکی زندگی اور موت مراد ہے۔ کِبْرٌ فرمایا اسکے گناہ کا وہ متولی ہوا بعض نے کہا اسکو بڑے جہنگ اور ہوگی تم دونوں کبریا سے کبریا یعنی سلطنت زمین میں اور ملک کو کبریا اسواسطے کہتے ہیں جو چیز زیادہ مانگی جاتی ہیں انہیں یہ بڑی چیز ہے فرمایا اگر بڑھاپے تیرے پاس

وَالْكِبْرِيَاءُ الْمُلْكُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قِيْلَ مَعْنَاهُ اَلْكَبِيْرُ فَوُضِعَ اَفْعَلُ مَوْضِعَ فَعِيْلٍ وَقَالَ الْعَوْفِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَحُذِفَ مِنْ يَوْمٍ صَحَّ مَعْنَاهُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ اَيْ اَعْظَمُ

کبریا سلطنت ہے اللہ اکبر کے معنے بڑا ہے افعل فعیل کی جگہ استعمال ہوا ہے نحوی کہتے ہیں کہ اللہ ہر ایک چیز سے بڑا ہے مگر چونکہ یہ معنے ظاہر تھے اس واسطے یہ عبارت حذف کی گئی ہے۔ فرمایا آسمانوں اور زمین کی پیدائش بہت بڑی ہے

بَابُ الْكَافِ مَعَ حَرْفِ التَّاءِ

قاف کا باب حرف تا کے ساتھ

كتب

كَتَبَ قَالَ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَيْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ وَقَوْلُهُ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اَيْ جَمَعَهُ وَقَوْلُهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اَيْ قَضَى اللّٰهُ وَقَوْلُهُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ كُتِبَ بِمَعْنٰى وَجَبَ وَقِيَاسُ وَقَوْلُهُ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اَيْ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَوِ الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ وَقَوْلُهُ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَيْ اَوْجَبَهَا عَلٰى ذَاتِهِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ كُلُّكُمْ اِلٰى مَعَادِيْهِ وَنَصَبَ الْاَدِلَّةَ لَكُمْ عَلٰى تَوْحِيْدِهِ وَمَا اَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ بِهٖ مِنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَقَبْلَ اَوْجَبَ الرَّحْمَةَ عَلٰى نَفْسِهِ فِيْ اِمْهَالِ عِبَادِهٖ لِيَتُوْبُوْا اِذْ كَانُوْا اَمَاتَ طَائِفَةً مِنْهُمْ وَقِيْلَ

کتب۔ فرمایا تم پر روزے لکھے گئے جیسے لکھے گئے پہلو پر یعنے فرض کئے گئے۔ فرمایا تمہارے دلوں میں ایمان لکھا گیا یعنے جمع کیا گیا، اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے کہ میں غالب رہونگا اور میرے رسول یعنی یہ قضا کی ہے فرمایا تم پر لڑنا لکھا گیا اور وہ تمہیں ناپسند ہے یعنی تم پر فرض اور ضروری کیا گیا۔ فرمایا خدا کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں کتاب میں یعنی لوح محفوظ میں یا قرآن کریم میں۔ اللہ نے لکھا ہے اپنے نفس پر رحمت کو یعنی اپنی ذات پر ضروری کیا ہے رحمت کو تمہاری راہ نمائی میں اپنی معرفت کیلئے۔ اور تمہارے لئے اپنی توحید پر ایسے دلائل کھڑے کر دیئے ہیں جنکو تم کو آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں معلوم ہوتے ہیں اور بعض نے کہا اس نے اپنی ذات پر رحمت کو ضروری کر لیا یعنی اپنے بندگی مہلت دینے میں تاکہ ایسا

لَا تَهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ يَتَوَقَّعُوْنَ مَا وَعَدَهُمُ اللّٰهُ لِلصَّابِرِيْنَ عَلٰى مَشَاقِّهَا وَتَهُوْنُ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُهٗ اِلَّا كَبِيْرَةً اَلَّهُمْ فَسَمَّاهُ كَبِيْرًا بِحَسْبِ اِعْتِقَادِهِمْ لَا يَقْدِرُوْنَ فِعْلَهٗ عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَقَالَ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ كَبِيْرُهُمْ وَقَوْلُهٗ اَنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ جَمْعُ الْكُبْرٰى تَانِيْثُ الْاَكْبَرِ اَىْ لَاِحْدَى اللَّوَاهِىْ الْكُبَرِ وَقَوْلُهٗ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ فَسَّرَهُ جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ بِالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَلٰوةً اَوَّلُهَا صَلٰوةُ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَقَوْلُهٗ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اِنَّمَا وَصَفَهٗ بِالْاَكْبَرِ تَنْبِيْهًا اَنَّ الْعُمْرَةَ هِىَ الْحَجَّةُ الصُّغْرٰى كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ هِىَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ وَقَوْلُهٗ لَاُبَرِّئَنَّ كَلِمَةً هِىَ مَقَالَتُهُمْ اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَقَوْلُهٗ اَنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ الْاٰيَةَ اَلْكَبَآئِرُ جَمْعُ كَبِيْرَةٍ وَالْكَبِيْرَةُ اَحَدُ الْفِعْلِ الْمَنْهِىِّ عَنْهُ وَمِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمُتَكَبِّرُ قَالَ تَعَالَى الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ هُوَ وَالْكِبْرِيَآءُ

کہ یہ وہ امید کرتے ہیں اس چیز کی جو خدا نے مشقتوں پر صبر کرنیوالوں کے لئے جمع کر رکھی ہے اور اسلئے نماز ہی انپر آسان ہے مگر اُن کا بڑا بڑا کہنا اُن کے اعتقاد کے موافق ہے یہ کہ وہ منزلہ اور رتبہ میں حقیقۃً بڑا تھا اسی واسطے فرمایا انکا بڑا۔ یہ تو ایک بات ہے بڑی باتوں میں کبریٰ سوشت ہے اکبر کی۔ یعنے یہ مصیبت بڑی مصائب میں سے ہے فرمایا خدا کی بڑائی کرو جسنے تمہیں بتایا جعفر نے اس کے معنے کئے ہیں کہ پندرہ نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاویں پہلی نماز نحر کے دن کی ظہر کی نماز ہے اور تکبیر یہ ہو کہ اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود اس کے سوا نہیں اسکی ہی تعریف ہے خدا بڑا ہے جیسے کہ اس نے ہدایت دی ہے اور شکر ہے چارپائیوں پر جو اس نے ہمارے نصیب کئے اور فرمایا کہ حج اکبر کے دن حج کو اکبر کے ساتھ موصوف کرنے سے یہ مطلب ہے کہ عمرہ چھوٹا حج ہے جیسے فرمایا کہ عمرہ چھوٹا حج ہے۔ بڑی بات ہے یعنی ان کا یہ کہنا کہ خدا نے بھی اولاد بنائی ہے اگر تم بچو گے ان بڑے سے جن سے تم کو روک گیا ہے الایۃ کبائر جمع ہے کبیرہ کی اور کبیرہ آخری فعل ہے افعال منہی عنہا سے۔ اللہ کا نام متکبر ہے۔ فرمایا جبار اور صاحب کبریاء ہے۔

أي أراد بالكتاب القرآن وهو للبين الذي جاء ليبين بلغة العرب وقوله وكتاب مسطور في رق منشور قيل هو التوراة وقيل هو صحائف الأعمال وقيل أم الكتاب هو التوراة وقيل هو كتاب معلوم أي عمل لا يتفقد ولا يتأخر عنه وقوله أم لهم نصيب من الملك أي كتب لهم من الخير وقوله والذين يبتغون الكتاب أي المكاتبة وهو أن يكاتب الرجل عبده على مال يؤديه منجما عليه فإذا أداه فهو حر وقوله وكاتبوهم إن علمتم فيهم خيرا قيل إن لهم مالا وقيل هي عامة في الدين والمال وقوله الذي أنزل الكتاب أي القرآن وقوله ذلك الكتاب لا ريب فيه أي القرآن الذي بين أيديكم وقوله إن ربكم الله الذي خلق السموات والأرض في ستة أيام ثم استوى على العرش يدبر الأمر ما من شفيع إلا من بعد إذنه ذلكم الله ربكم فاعبدوه أفلا تذكرون وقوله ما كان لبشر أن يؤتيه الله الكتاب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عبادا لي من دون الله ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتاب وبما كنتم تدرسون وقوله ولا يأمركم أن تتخذوا الملائكة والنبيين أربابا أيأمركم بالكفر بعد إذ أنتم مسلمون وقوله ولما جاءهم رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فريق من الذين أوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم كأنهم لا يعلمون وقوله ولما جاءهم كتاب من عند الله مصدق لما معهم وكانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكافرين وقوله ولما جاءهم رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فريق من الذين أوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم كأنهم لا يعلمون واتبعوا ما تتلو الشياطين على ملك سليمان وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر وما أنزل على الملكين ببابل هاروت وماروت وما يعلمان من أحد حتى يقولا إنما نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه وما هم بضارين به من أحد إلا بإذن الله ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له في الآخرة من خلاق ولبئس ما شروا به أنفسهم لو كانوا يعلمون وقوله ولما جاءهم رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فريق من الذين أوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم كأنهم لا يعلمون واتبعوا ما تتلو الشياطين على ملك سليمان وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر وما أنزل على الملكين ببابل هاروت وماروت وما يعلمان من أحد حتى يقولا إنما نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه وما هم بضارين به من أحد إلا بإذن الله ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له في الآخرة من خلاق ولبئس ما شروا به أنفسهم لو كانوا يعلمون وقوله ولما جاءهم رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فريق من الذين أوتوا الكتاب كتاب الله وراء ظهورهم كأنهم لا يعلمون واتبعوا ما تتلو الشياطين على ملك سليمان وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر وما أنزل على الملكين ببابل هاروت وماروت وما يعلمان من أحد حتى يقولا إنما نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه وما هم بضارين به من أحد إلا بإذن الله ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له في الآخرة من خلاق ولبئس ما شروا به أنفسهم لو كانوا يعلمون

یعنی اراده کیا ہے کتاب سے قرآن۔ اور وہ کھول کر بیان کرنیوالی ہے اور اتاری گئی ہے عربی زبان میں اور کتاب جو لکھی گئی ہے ہیں اوراقوں کھلے ہوئے۔ کہا گیا وہ توراۃ ہے اور بعض نے کہا وہ اعمال کے کاغذ ہیں اور بعض نے کہا وہ قرآن ہے اور فرمایا اور اس کیلئے کتاب معلوم ہے یعنے وقت مقرر جس سے پہلے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ اور اُن کا حصہ کتاب سے یعنے جو کچھ لکھا گیا ہے ان کے حق میں عذاب سے اور فرمایا جو لوگ چاہتے ہیں کتاب یعنی مکاتبہ اور وہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے غلام کو لکھدیوے کہ اگر اتنا مال آہستہ آہستہ کر دیگا تو وہ آزاد ہو جاویگا۔ اور مکاتب بالوان کو اگر تم سمجھو کہ انمیں خیر ہے یعنے اگر ان کے پاس مال ہو اور بعض نے کہا کہ اگر انمیں دین بھی ہو اور مال بھی ان کے پاس ہو اور فرمایا یہ کتاب یعنی کتاب یعنی قرآن کریم

کتمان

کتمان۔ الکتمان کسی بات کا چھپانا کہا جاتا ہے جسکے بات کو چھپایا اور فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو گواہی کو چھپاوے اور فرمایا کہ وہ حق کو چھپاتے ہیں۔ اور فرمایا گواہی نہ چھپاؤ اور فرمایا کہ وہ چھپاتے ہیں اس فضل کو جو اللہ نے انپر کیا۔ فضل کو چھپانا اس کا کفران نعمت ہے اور نہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات۔ کہا ابن عباسؓ نے کہ جب مشرکین قیامت کے دن کہیں گے کہ جنت میں کوئی داخل نہیں

كُتِبَ النَّاسِخَةُ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بِعَذَابِ الْأَمْمِ يُصَادِرُ
فِي الدُّنْيَا بَلْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى الْقِيَامَةِ وَقَوْلُهُ
لِيَكْتُبَهَا يَتَضَمَّنُ مَعْنَى طَلَبَ لِيَا تَنْهَا فِيهِ
وَقَوْلُهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ أَيْ
حُكْمٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ وَقَوْلُهُ حَتَّى يَبْلُغَ
الْكِتَابُ أَجَلَهُ أَيْ تَنْقَضِيَ وَيَبْلُغَ الَّذِي
فِي الْكِتَابِ أَجَلُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ
وَقَوْلُهُ كِتَابًا مَوْقُوتًا الْكِتَابُ مَصْدَرٌ
كَالْعِتَابِ وَالْخِطَابِ وَالْمُرَادُ
بِهِ الْمَفْعُولُ أَيِ الْمَكْتُوبُ وَهُوَ مُرَادٌ
فِي الْفَرْضِ وَمِنْهُ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ
أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ وَقَوْلُهُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ
كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا
يَسِيرًا وَآتَاهُ فِي رِكَابِهِ وَرَاءَ ظَهْرِهِ
فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا وَيَصْلَى سَعِيرًا
قِيلَ عِنْدَ نَظَائِرِ الْكُتُبِ الْمُطْلَقِ يَأْتِيهِ
كِتَابُهُ مِنْ قِبَلِ اسْمِهِ وَيَتَنَاوَلُهُ بِيَمِينِهِ
وَالْعَاصِي يَأْتِيهِ كِتَابُهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ
وَيَتَنَاوَلُهُ بِشِمَالِهِ وَهَذَا الْكِتَابُ فِيهِ
عَمَلُهُ وَقَوْلُهُ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ فِي الْحِكْمَةِ
الْكِتَابُ هُوَ الْقُرْآنُ وَالْحِكْمَةُ هِيَ الشَّرِيعَةُ
وَبَيَانُ الْأَحْكَامِ وَكَذَلِكَ وَالْكِتَابُ الْمُبِينُ

اور بعض نے کہا اس نے رحمت کو لکھا ہے یعنی امت
محمدؐ کو دنیا میں ایسا عذاب نہ دیگا جس سے ان کا
بیخ و بن برباد کر دے بلکہ ان کو قیامت تک
ڈھیل دی ہے اور فرمایا اپنے لئے اس کا لکھنا
چاہا۔ اور نہ ہوتی تحریر اللہ کی طرف ہو چکی یعنی
اللہ کا حکم نہ ہو چکا ہوتا۔ اور فرمایا یہانتک کہ پہنچے
کتاب اپنی اجل کو یعنے عدت گذار دے یہانتک
چار مہینے اور اسدن کی مدت ہو کتاب میں
گذر جائے۔ اور فرمایا کتاب مقررہ۔ کتاب مصدر
ہے جیسے قتال اور ضراب اور مصدر سے کبھی
مفعول مراد لیا جاتا ہے جیسے کتاب کے معنے مکتوب
اور یہ معنے فرض میں لئے جاتے ہیں۔ اسی سے ہے
کہ تمپر فرض کیا گیا ہے کہ جب موت کسی کو آجاوے
اور فرمایا کہ جو شخص اپنا مکتوب داہنے ہاتھ میں دیا
جائے گا اس کا حساب آسان ہوگا اور جو پیٹھ کے
پیچھے سے دیا گیا وہ ہلاکت کو بلاویگا اور آگ میں
داخل ہوگا کہتے ہیں جب اعمال نامے اوڑیں گے
موقف فرمانبردار کے پاس اسکا اعمالنامہ آگے
سے آئیگا اور وہ داہنے ہاتھ سے پکڑ لیگا اور
نافرمان کو پاس اسکی پیٹھ کے پیچھے سے آئیگا وہ اسکو
بائیں ہاتھ سے لیگا اور اسمیں اسکے عمل ہوں گے اور فرمایا کہ سکھا
کتاب اور حکمت سکھاویگا کتاب قرآن ہے اور حکمت شریعت
اور احکام کا بیان کرنا ایسا ہی فرمایا اور کتاب مبین

والحاء والخاء لیتبین معلوما	اور حا اور خا تاکہ معلوم ہو
باب الکاف حرف الدال	**کاف کا باب حرف دال کے ساتھ**
کدح الکدح السعی والعناء قال تعالیٰ انک کادح الی ربک کدحا **الکدر** صفۃ الصفاء یقال عیش اکدر **والکدرۃ** فی اللون خاصۃ **والکدورۃ** فی الماء وفی العیش والاکدار یعبر عن اشتباہ الامر قال تعالیٰ واذا النجوم انکدرت **کدی** قال تعالیٰ اعطی قلیلا واکدی ای قطع عطیتہ ویوس من خیرہ	**کدح** ۔ الکدح ۔ بہت سعی اور کوشش کرنا فرمایا اے انسان تو اپنے رب کی طرف سعی کرنے والا ہے **کدر** ۔ گندلا صفہ ہے صفا کی کہا جاتا ہے زندگی تلخ اور کدورت خاص رنگ کی کدورت کا نام ہے اور کدورت پانی اور زندگی میں استعمال ہوتا ہے اور انکدار سے مراد لیجاتی ہے کسی چیز کو گرنا فرمایا جب ستارے گریں گے **کدی** ۔ فرمایا تھوڑا سا دیا اور پھر اس عطیہ کو بند کر دیا اور خیر سے ناامید ہو گیا
باب الکاف حرف الذال	**کاف کا باب حرف ذال کے ساتھ**
کذب قد تقدم القول فی الکذب مع الصدق وانہ یقال فی المقال والفعال قال تعالیٰ انما یفتری الکذب وقال انہم لکاذبون وقولہ تعالیٰ وکذبوا بایاتنا کذابا ای تکذیبا وقولہ حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا بالتشدید ای حتی استیاس الرسل من قومہم ان یصدقوہم وتیقنوا انہم کذبوا جاءہم نصرنا وبالتخفیف ای حتی اذا استیاس الرسل ایمان القوم	**کذب** ۔ کذب میں گفتگو ہو چکی ہے اور کذب فعل اور قول میں بولا جاتا ہے ۔ فرمایا وہ جھوٹ بناتا ہے ۔ اور فرمایا کہ وہ جھوٹے ہیں ۔ اور ہماری آیات کی تکذیب کی ۔ اور فرمایا یہانتک کہ رسول ناامید ہو گئے اور یقین کر لیا کہ وہ تکذیب کیے گئے یعنے یہانتک کہ رسول اپنی قوم سے ناامید ہو گئے کہ وہ بھی تصدیق کریں اور انہوں نے یقین کر لیا کہ قوم نے تکذیب کر دی پھر اُن کو خدا کی نصرت آئی اور اگر تخفیف کیساتھ کذبوا پڑھا جاوے تو یعنے ہونگے کہ رسل قوم کو ایمان لانے سے ناامید ہو گئے

إِلَّا مَنْ لَّمْ يَكُنْ مُشْرِكًا قَالُوا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ فَنَشْهَدُ عَلَيْهِمْ جَوَارِحُهُمْ فِيْنَةٍ مِّنْ يَوْمٍ وَّتَارَةً لَّمْ يَكْتُمُوا اللّٰهَ حَدِيْثًا وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْآخِرَةِ مَوَاقِفُ فِي اللّٰهِ بَعْضُهَا يَكْتُمُوْنَ فِي بَعْضِهَا لَا يَكْتُمُوْنَ حَدِيْثًا تَنْطِقُ جَوَارِحُهُمْ

مگر جو مشرک نہ ہو کہیں گے خدا کی قسم ہم مشرک نہ تھے پس ہم اسوقت اونپر ان کے اعضا کو گواہ بنائیں گے چاہیں گے کہ خدا سے بات چھپائے اور فرمایا حسن نے کہ قیامت کو کئی جگہ کھڑا ہونا ہوگا بعض جگہوں میں چھپانا چاہیں گے اور بعض جگہ چاہیں گے اور بعض کہتے ہیں کوئی بات چھپا نہ رکھیں گے کیونکہ ان کے اعضا بول اٹھیں گے

بَابُ الْكَافِ مَعَ حَرْفِ الثَّاءِ

کاف کا باب حرف ثاء کے ساتھ

كُثُبٌ قَالَ تَعَالٰى كَأَنَّهَا كُثُبٌ مُّهَيْلًا اَيْ رَمْلًا مُّتَرَاكِمًا وَجَمْعُهُ كُثُبَانٌ كُثْرٌ قَالَ تَعَالٰى فَكَثَّرَ لَهُمْ اَيْ كَثَّرَ عَدَدَكُمْ وَقَوْلُهٗ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ قِيْلَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ يَتَشَعَّبُ مِنْهُ اَنْهَارٌ وَقِيْلَ بَلْ هُوَ الْخَيْرُ الْعَظِيْمُ وَقَوْلُهٗ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ يَعْنِي الْمُفَاخَرَةَ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَالْعَدَدِ وَالْاَوْلَادِ اَلْكُثْرُ بِالضَّمِّ فَالسُّكُوْنِ وَالْكَثِيْرُ وَاحِدٌ وَيَتَعَدّٰى بِالتَّضْعِيْفِ وَالْهَمْزِ فَيُقَالُ كَثَّرْتُهٗ وَاَكْثَرْتُهٗ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَاَكْثَرْتُ حَجَّنَا وَالْكَثِيْرُ ضِدُّ الْقَلِيْلِ قَالَ تَعَالٰى وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا وَقَالَ اِنَّهٗ لَكَثِيْرًا وَقَوْلُهٗ بِهَا لَقِيْحَةٍ كَثِيْرَةٍ فَاِنَّهٗ جَعَلَهَا كَثِيْرَةً اِعْتِبَارًا بِمَطَاعِمِ اللّٰهُمَّ لَمْ نَتَدَارُكْ بَابَ الْكَافِ وَحَرْفَ الثَّاءِ

کُثُبٌ۔ فرمایا ٹیلا ریت کا یعنی ریت جمع ہوئی ہوئی اسکی جمع کثبان ہے کُثْرٌ۔ فرمایا تمہیں زیادہ کیا تمہاری تعداد بڑھا دی ہم نے تجھکو کوثر دی کہا گیا کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے اس سے اور بہت سی نہریں جاری ہیں۔ بعض نے کہا بلکہ وہ بڑی نیکی ہے اور فرمایا تم کو ہلاک کر دیا کثرت نے یعنے کثرت مال کے ساتھ فخر کرنا اور اور اولاد اور جماعت پر آپس میں گھمنڈ کرنا کُثْر اور کثیر کے ایک معنے ہیں اور اسکو متعدی کیا جاتا ہے باب تفعیل افعال میں لاکر جیسے کہا جاتا ہے کثرتہ و اکثرتہ۔ اسی پر ہے تو نے ہماری لڑائی کو لمبا کر دیا۔ کثیر ہتھوڑے کی ضد ہے فرمایا اور ضرور زیادہ کریگا بہت سی جماعت۔ اور فرمایا بہت سارے آدمی اور اس کو بہت فرمایا ہے بہ نسبت دنیا کے میووں کے مزوں کے ہم نے ذکر نہیں کیا باب کاف اور حرف جیم

كُثُبٌ
كُثْرٌ

الاماتة الحادثة للإنسان بالأماني الكاذبة والأكذوبة الكذب وكذبت الحبل قلت له كذبت وكذبت بمعنى وجب ومنه كذب عليك أي وجب ومنه الحديث كذب عليكم الحج

امارۃ کو کہتے ہیں جو انسان کو جھوٹی امیدوں کے ساتھ دھوکا دیتے ہیں۔ اور اکذوبۃ کذب کو بولتے ہیں اور کذب الرجل کے معنے ہیں میں نے اسکو کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اور کذب کے معنے وجب کے بھی آتے ہیں جاتا ہے کذب علیک یعنی تجھ پر واجب ہوا۔ اسی سے یہ حدیث ہے کہ تم پر حج ضروری ہے

باب الكاف حرف السين

کاف کا باب حرف سین کے ساتھ

كساء يقال كسّ في الحساب إذا رجع والكسة الرجعة وهي المرة والجمع كساة ومثل مرة ومرات وقوله تعالى ثم رددنا لكم الكرة أي جعلنا لكم الظفر والغلبة وقوله فلو أن لنا كرة أي رجعة

کساء بولا جاتا ہے کہ اس نے پھر کر حساب کیا اور کرۃ دوبارہ حملہ کرنے کو کہتے ہیں اسکی جمع کراۃ ہے جیسے مرۃ کی مرات۔ فرمایا پھر دوسرے حملہ میں ہم نے تمکو فتح دی اور ان کو مغلوب کر دیا فرمایا کہیگے کہ کاش ہمیں دوسری دفعہ جانا ہو۔

كساب الكرب الغم الشديد قال تعالى ونجيناه وأهله من الكرب العظيم

کساب۔ الکرب بہت غم کو کہتے ہیں فرمایا ہم نے اس کو اور اسکے گھر والوں کو بڑے غم سے نجات دیدی

كساس الكرسي بالضم والكسر السرير والعلم قال تعالى وألقينا على كرسيه جسدا أي ملكه سريره وقوله تعالى وسع كرسيه السموات والأرض أي وسع علمه كما قال ابن عباس إن الكرسي العلم وقيل ملكه وقال بعضهم هو اسم الفلك المحيط بالأفلاك ويشهد لذلك ما روي ما السموات السبع في الكرسي إلا كحلقة ملقاة بأرض فلاة

کساس۔ کرسی پیش کے ساتھ اور زیر کے ساتھ تخت اور علم کو کہتے ہیں فرمایا ہم نے اس کے تخت پر ڈالدیا ایک بیجان جسم۔ اور اس کے علم نے زمین اور آسمان کو گھیرا ہے۔ اور بعض نے کہا اسکی سلطنت اور بعض کہتے ہیں فلک الافلاک کا نام ہے جو سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ اسکی شہادت اس روایت میں ہے کہ ساتوں آسمان کی پیدائش کرسی کے لحاظ سے اس حلقہ کی مانند ہے جو جنگل میں پھینکا گیا ہے

كسام الكريم الذي انشق جوفه

کسام۔ کریم وہ شخص ہے جسکا پیٹ پھٹا ہوا ہو

وَظَنَّ الْقَوْمُ اَنَّ الرُّسُلَ كَذَّبُوْهُمْ فِيْمَا
وَعَدُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُنَا وَقِيْلَ لِيَتِمَّ
كَيْبٌ اَعْمَلَنَّ وَبٍ فِيْهِ قَسَمٌ اَتَمَّ بِالصَّدِّ
وَقَوْلُهُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ هُوَ اِسْمٌ
يُوْضَعُ مَوْضِعَ الْمَصْدَرِ كَالْعَافِيَةِ وَالْعَاقِبَةِ
وَقَوْلُهُ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ اَيْ صَاحِبُهَا
كَاذِبٌ خَاطِئٌ كَمَا يُقَالُ نَهَارُهُ صَائِمٌ وَلَيْلُهُ
قَائِمٌ اَيْ هُوَ صَابِمٌ فِيْ يَوْمِهٖ وَقَائِمٌ فِيْ
لَيْلِهٖ وَقَوْلُهُ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اَلْكَذِبُ خِلَافُ الصِّدْقِ فِي
دِيْنِهٖ لَا بِيَّةٌ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَكٰذِبُوْنَ يُقَالُ كَبَ كَذَبًا فَهُوَ كَاذِبٌ
وَكَذِبٌ وَكُذَّابٌ بِالتَّشْدِيْدِ وَعَلٰى ذٰلِكَ
قَوْلُهٗ يَالَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ وَكَذَّبَهٗ
بِكَذَّبَةٍ وَالْكَذِبُ هُوَ الْاِخْبَارُ عَنِ الشَّيْءِ
بِخِلَافِ مَا هُوَ فِيْهِ سَوَاءٌ اَعْمَدَ اَوْ لَمْ
يَعْمَدْ اِلَّا اَنَّ الْخَطَاَ وَسَطٌ بَيْنَ الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ
عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَالْكَذِبُ هُوَ الْاِنْصِرَافُ
عَنِ الْحَقِّ وَكَذٰلِكَ الْاِفْكُ وَالْكَذِبُ لَمَّا
جَمْعُ كَاذِبٍ وَكَالِحٍ وَاللَّئِيْمُ بِجَمْعِ كَذُوْبٍ
مِثْلُ صَبُوْرٍ وَصَبِيْرٍ وَمِنْهُ قِرَاءَةُ بَعْضِهِمْ
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ
فَجَعَلَهُ نَعْتًا لِلْاَلْسِنَةِ وَالْكَوَاذِبُ السُّمُوْمُ

اور قوم نے گمان کر لیا کہ رسولوں کو ان کے
وعدوں میں جھوٹا کر دیا پھر ان کے پاس ہماری
مدد آئی اور فرمایا کہ جھوٹے خون کے ساتھ
یعنے جسمیں جھوٹ بولا گیا ہے اور فرمایا کہ اسکی
وقوع کو کوئی جھٹلانیوالا نہیں اور کاذبہ ایک
اسم ہے جو مصدر کی جگہ رکھا جاتا ہے جیسے
عافیہ اور عاقبۃ اور وہ یا کہ جھوٹی جھوٹی یعنی اس
چوٹی والا خطاکار اور جھوٹا ہے جیسے کہا جاتا ہے
کہ دن روزے والا اور رات کھڑے ہونیوالی
یعنے اسمیں روزہ دار ہے اور اُس رات میں
کھڑا رہا ہے اور فرمایا کہ ہم دیکھینگے کہ تو نے سچ کہا
یا تو جھوٹوں سے ہے۔ جھوٹا وہ شخص ہے جو سچے
کے مخالف ہے اور اس سے یہ آیت ہے کہ اللہ
گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں جھوٹا جاتا ہے جس نے
جھوٹ بولا پس وہ جھوٹا ہے اور فرمایا ہی کہ اے کاش کہ
ہمیں واپس کیا جاتا ہے اور نہ جھٹلاتے اپنے رب کی
نشانیوں کو اور اس سے ہے کذبہ بتکذیبۃ (ہمزہ کو وزن پر) اور کذب کبھی
کو متعلق برخلاف واقعات کے خبر دینا۔ خواہ جان بوجھکر اسکے
یا خطا سے کہو کہ صدق اور کذب میں مشہور یہ ہے کہ کوئی قسم
اور کذب حق سے روگردانی کرنا ایسا ہی ملک کہتے ہیں اور
کہ پھر کر کو وزن پر کاذب کو جمع ہے۔ اور کذب جمع کذوب کی ہے
جیسے صبور اور صبیر اسکے بعض کی یہ قرأۃ ہے کہ بعض
بات جسکو تمہاری جھوٹی زبانیں کہتی ہیں یہ حلال ہے یہ حرام ہے کہ

يُقَالُ آتِيهِنَّ هٰذَا فَيُقَالُ مَا هُوَ بِسَيِّئٍ وَلَا كَرِيمٍ وَمَا هٰذَا وَالدَّارُ بِوَاسِعَةٍ وَلَا كَرِيمَةٍ وَقَالَ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ اَیْ قُرْاٰنٌ يُحْمَدُ مَا فِيْهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْبَيَانِ وَالْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا اَیْ سَهْلًا لَيِّنًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَنُدْخِلُكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا قَالُوْا اَحْسَنًا وَهُوَ الْجَنَّةُ وَقَوْلُكُمْ لِلَّهِ اَهْلُ الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ اَیْ فَضَّلْتَ وَقَوْلُهٗ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَیِ الْعَظِيْمِ (لسان) وَقَوْلُهٗ اَكْرَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اَیْ اَفْضَلُكُمْ اَدْفَرُكُمْ اَیْ اَتْقَى اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ اَیْ فَضَّلْنَا وَالْاِكْرَامُ وَالتَّكْرِيْمُ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَى الْاِنْسَانِ الْاِكْرَامُ اَیْ نَفْعٌ لَا يَلْحَقُهٗ فِيْهِ غَضَاضَةٌ وَّاَنْ يُّجْعَلَ مَا يُوْصَلُ اِلَيْهِ شَبِيْهًا بِالْكَرَامَةِ اَیْ شَرِيْفًا نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ وَقَوْلُهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ اَیْ جَعَلَهُمْ كِرَامًا كَمَا قَالَ كِرَامٍ بَرَرَةٍ وَقَوْلُهٗ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ وَقَوْلُهٗ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مُنْطَوٍ عَلَى الْمَعَانِيْ الْمَذْكُوْرَةِ (مفردات) كَرَشٌ بِفَتْحَتَيْنِ يُقَالُ كَرِهْتُهٗ اَكْرَهُهٗ مِنْ بَابِ تَعِبَ

کہا جاتا ہے نہ وہ موٹا ہے اور نہ وہ اچھا ہے اور نہ ہی یہ گھر وسیع ہے اور نہ اچھا ہے۔ فرمایا اللہ نے کہ قرآن کریم کتاب مکنون میں ہے اور کریم سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ ہدایت اور علم و حکمت اور بیان اسمیں ہے اسکی تعریف کیجاتی ہے اور فرمایا کہ کچھ ان دونوں کے واسطے بات نرم اور اچھی اور فرمایا کہ داخل کریں گے ہم تم کو عزت کی جگہ یعنی جنت میں۔ اور فرمایا کیا ہی بات ہے کہ فضیلت سمجھتا ہے۔ مجھپر وہ رب ہے عرش عظیم کا (لسان) فرمایا بزرگ اور خدا کے زیادہ مقرب وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقوے والا ہے۔ اور فرمایا ہم نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی اور اکرام اور تکریم یہ ہے انسان کو کوئی ایسا نفع پہنچایا جاوے جسمیں دشمنی نہیں اور جو کچھ دیا جاوے وہ اچھی چیز ہو۔ اور اسیطرح خدا کا قول کیا تجھے ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہونچی ہے۔ فرمایا بلکہ بندے ہیں جنکو خدا نے مکرم بنایا ہے جیسے فرمایا کرام برره اور قول اس کا مجھے معزز گروہ سے بنایا۔ اللہ تعالیٰ جلال اور اکرام کا مالک ہے یہ دونوں معنے پر مشتمل ہے (مفردات) کَرَشٌ بفتحتین کہا جاتا ہے کرہتہ اکرہہ باب تعب سے

کَرَشٌ بفتحتین

هُوَ الْجَامِعُ لِأَنْوَاعِ الْخَيْرِ وَالشَّرَفِ وَالْفَضْلِ
وَالْكَرَمُ إِيتَاءُ الْخَيْرِ بِالْخَيْرِ وَالْكَرَمُ مَمَّا
تُسْتَعْمَلُهُ الْعَرَبُ إِلَّا فِي الْمَحَاسِنِ الْكَثِيرَةِ
وَلَا يُقَالُ لَئِيمٌ حَتَّى يَظْهَرَ مِنْهُ ذَلِكَ
وَفِي اللِّسَانِ الْكَرِيمُ مِنْ صِفَاتِ اللهِ
وَأَسْمَائِهِ وَهُوَ الْكَثِيرُ الْخَيْرِ الْجَوَادُ الْمُعْطِي
الَّذِي لَا يَنْفَدُ عَطَاؤُهُ وَهُوَ الْكَرِيمُ الْمُطْلَقُ
اھ قُلْتُ وَعَلَى ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى إِنَّ رَبِّي
غَنِيٌّ كَرِيمٌ وَقَالَ التَّاجُ الْكَرَمُ إِذَا
وُصِفَ اللهُ تَعَالٰى بِهِ فَهُوَ اسْمٌ لِإِحْسَانِهِ
وَإِنْعَامِهِ الْمُتَظَاهِرَةِ نَحْوُ إِنَّ رَبِّي
غَنِيٌّ كَرِيمٌ وَإِذَا وُصِفَ بِهِ الْإِنْسَانُ
فَهُوَ اسْمٌ لِلْأَخْلَاقِ وَالْأَفْعَالِ الْمَحْمُودَةِ
الَّتِي تَظْهَرُ مِنْهُ اھ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِنِّي
أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ قَالَ بَعْضُهُمْ
مَعْنَاهُ حَسَنٌ مَا فِيهِ ثُمَّ بَيَّنَتْ مَا فِيهِ
فَقَالَتْ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي
مُسْلِمِينَ وَقِيلَ أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ مَخْتُومٌ
أَنَّهُ جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَجُلٍ كَرِيمٍ وَقِيلَ كِتَابٌ
كَرِيمٌ أَيْ مَخْتُومٌ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى لَا أَبَا لَكَ
وَلَا كَرِيمَ قَالَ الْفَرَّاءُ الْعَرَبُ تَجْعَلُ الْكَرِيمَ
تَابِعًا لِكُلِّ شَيْءٍ نَفَتْ عَنْهُ فِعْلًا تَنْوِي بِهِ الذَّمَّ

جو تمام قسم کی خوبیوں کا جامع ہو۔ اور کرم کسی کسی
کو اپنے پر خبریں ایثار کرنیکو کہتے ہیں اور عرب
لوگ کرم کا استعمال بہت سی خوبیوں میں کرتے ہیں
جب تک کسی شخص سے بہت سی خوبیوں کا ظہور نہ
ہو اس کو کریم نہیں بولتے اور سب کریم اللہ تعالیٰ کا نام
اور اسکی صفت ہے یعنی وہ بہت سی خوبیوں والا
سخی اور عطا کرنیوالا ہے جسکی عطا ختم نہیں ہو سکتی
وہی کریم مطلق ہے اسی صفت کے لحاظ سے فرمایا ہے
کہ میرا رب غنی اور کریم ہے اور جب کریم کسی انسان
کی صفت ہو تو ان اچھے اخلاق اور عمدہ افعال کا
نام ہے جو اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ فرمایا میری
طرف کتاب کریم ڈالی گئی بعض نے کہا جو کچھ اسمیں
لکھا ہے وہ عمدہ ہے اور پھر اس کا بیان یوں فرمایا
اور کہا سلیمان کیطرف سے ہے
اور خدا کے نام سے لکھی ہے
کہ میرے مقابلہ میں تکبر نہ کرو
اور طابع ہو کر چلے آؤ اور بعض نے
کتاب کریم سے یہ مراد ہے کہ وہ ایک معزز
انسان کیطرف سے ہے۔ اور بعض نے
کتاب کریم یعنے اسپر مہر لگائی ہوئی ہے
اور فرمایا کہ نہ ٹھنڈا اور نہ اچھا۔ فراء کہتا ہے کہ
عرب کریم کو ہر ایک چیز کا جب سے تو کوئی فعل منفی کرے
تابع کر لیتے ہیں جس سے تیری مراد مذمت ہوتی ہے

لم نذکر باب الکاف وحدہ لانہ لا یکون
معلوما

اور ہم نے باب کاف اور حرف ہ کو بیان نہیں کیا کیونکہ معلوم ہو

باب الکاف حرف السین

کاف کا باب حرف سین کے ساتھ

کسب یقال کسبت مالا من باب ضرب
ای رجحتہ والکسب طلب الرزق
والکسب الاسم والکسبۃ علیہ وقولہ
لہا ما کسبت ای من الخیر وعلیہا ما اکتسبت
ای من الشر وتخصیص الکسب بالخیر
والاکتساب بالشر لان الاکتساب فیہ
اعتمال والشر تشتہیہ النفس فکانت
احد فی تحصیلہ واعمل بخلاف الخیر
وقولہ تعالی ولکن یؤاخذکم بما کسبت
قلوبکم ای اقترفتہ من اثم القصد
الی الکذب فی الیمین وہو ان یحلف
ما یعلم انہ خلاف ما یقولہ وہو الیمین
الغموس وفی الحدیث العلم یکسب
الانسان الطاعۃ ہو یضم حتی
المضارعۃ من اکسب والمراد یکسب
الانسان طاعۃ اللہ یکسبہ طاعۃ یبقی
لہ والکسب یعم الخاء وسکون التحتیۃ
فضلۃ دھن السمسم کسف قال تعالی
وان یروا کسفا من السماء ساقطا
یقولوا سحاب مرکوم ای قطعۃ

کسب۔ کہا جاتا ہے میں نے مال کمایا یعنے
اس کا نفع اٹھایا باب ضرب سے ہے اور کسب
روزی کی تلاش کرنا۔ یہی کمائی یعنے کسی چیز کی
اکتساب کی۔ فرمایا اس کے لئے ہے جو نیکی کمائی اور اس پر
ہے جو بدی کمائی لفظ کسب کی خیر کے ساتھ خصوصیت
اور اکتساب کے شر کے خصوصیت اسلئے ہے کہ لفظ
اکتساب میں زیادتی عمل کے معنے ہیں شرارت کو
نفس ہی چاہتا ہے پس نفس اس کے حاصل کرنے میں
زیادہ کوشاں ہوتا ہے بخلاف خیر کے۔ اور فرمایا
لیکن پکڑتا ہے تمکو اس بات میں جسکو تمہارے دلوں
نے کمایا یعنے جو ارادہ جھوٹ کا قسم میں کیا ہو گا
اور وہ اسطرح ہے کہ کسی چیز کے متعلق قسم کھائے
حالانکہ وہ اسطرح نہیں ہے اسکو یمین غموس کہتے
ہیں اور حدیث میں ہے کہ انسان کو فرمانبرداری حاصل
کرسکتا ہے یعنی خدا کی اطاعت بندوں کی اطاعت کو حاصل
ہوسکتی ہے اور کسب پیش کے ساتھ تل کے تیل کی فضلہ
کو کہتے ہیں۔

کسف۔ فرمایا اگر دیکھیں ایک ٹکڑا آسمان
سے گرتا ہوا۔
کہدیں یہ کہٹا ٹوپ بادل ہے

وَكُرْهًا صِفَةٌ حَيْثُ ضُمَّتْ فَهُوَ مَكْرُوهٌ وَالْكُرْهُ بِالْفَتْحِ الْمَشَقَّةُ وَبِالضَّمِّ الْقَهْرُ وَقِيلَ بِالْفَتْحِ الْإِكْرَاهُ وَبِالضَّمِّ الْمَشَقَّةُ وَكَرِهْتُهُ عَلَى الْأَمْرِ الْكَرَاهَةُ مَلْتُهُ عَلَيْهِ كُرْهًا وَكَرِهْتُ إِلَيْهِ شَيْئًا تَكْرِيهًا نَقِيضُ حَبَّبْتُهُ إِلَيْهِ وَالْكُرْهُ بِالْفَتْحِ الْإِكْرَاهُ وَالْكُرْهُ بِالضَّمِّ الْكَرَاهَةُ قَالَ تَعَالَى وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ وَقَالَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَقَالَ وَإِنَّ مِنْ بُقْعَةِ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كُرْهًا وَفِي يَا بِالضَّمِّ لُغَتَانِ بِمَعْنَى الْمَكْرُوهِ وَبِالْفَتْحِ بِمَعْنَى الْمَلْفُوظِ وَقَوْلُهُ طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَابَلَ بَيْنَ الصِّفَتَيْنِ قَالَ الزَّجَّاجُ كُلُّ مَا فِي الْقُرْآنِ مِنَ الْكُرْهِ بِالضَّمِّ فَالْفَتْحُ فِيهِ جَائِزٌ إِلَّا فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ فَتَحَقَّقَ بِوُجُوبِ الْإِقْرَارِ عَلَيْكُمْ كَرِهْتُمُوهُ وَكُرُوظُ طَاعَتِكُمْ مِنْهُ فَالْكَرْهُ مَا هُوَ نَظِيرُهُ مِنَ الْمَشِيئَةِ وَالْإِكْرَاهُ يُقَالُ فِي حَمْلِ الْإِنْسَانِ عَلَى مَا يَكْرَهُهُ وَعَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ

اور کرہا ضد ہے حبیۃ کی اور مفعول مکروہ ہے کرہ زبر کے ساتھ تعب کو کہتے ہیں اور پیش کے ساتھ سختی۔ بعض نے اس کے خلاف کہا ہے میں نے اس کو کسی بات پر زبردستی سے اٹھایا اور میں نے ایک چیز کو اس کے نزدیک ناپسند بنایا اور یہ ضد ہے کہ میں نے اس کو پیارا بنایا کرہ اور اکراہ اور کرہ کراہت کو کہتے ہیں فرمایا گو کفار اس کو ناپسند کریں اور مشرک بھی اور مسلمانوں کا ایک گروہ اس کو ناپسند کرتا تھا۔ اور فرمایا نہیں جائز نہیں ہے کہ عورتوں کے مال کے وارث ہو جاؤ کراہت کی حالتیں اور پیش کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے کیونکہ ان دونوں کے معنے مکروہ کے ہیں جیسے لفظ کے معنے ملفوظ یعنے بولا گیا خوشی اور ناخوشی سے۔ دونوں ضدوں کا مقابلہ کیا ہے زجاج کہتا ہے کہ قرآن میں جسقدر کرہ کے لفظ پیش کے ساتھ آئے ہیں انہیں زبر پڑھنی جائز ہے مگر سورۃ بقرۃ کے اس آیت میں کہ تمہیں لڑنا فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناپسند ہے اور تم کو ناپسند کیا پس ثابت ہو گیا باوجود اسکی ضرورت کی تمہارا اسکو ناپسند کرنا اور اسکو اپنے سے نفرت ظاہر کرنا صحیح حکم اسکی طرح کا بھی ظاہر نہیں ہوا اسکو بھی ناپسند کرو مگر کسی ناپسند چیز پر بسبب کسی کو مجبور کرنا اکراہ کہلاتا ہے اسی پر یہ آیت ہے مگر جو مجبور کیا

بادا یقال کشفتہ کشفا من باب ضرب فانکشف ای نحاہ دوبدا ویقال کشف غمہ قال تعالی فلا کاشف لہ وقال فیکشف ما تدعون الیہ وقال فکشفنا عنک غطاءک وقال ویکشف السوء وقولہ یوم یکشف عن ساق ھو مثل یضرب بہ عند اشتداد الحرب والامر والمعنی یوم یشتد الامر ویتفاقم وقیل یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود ای حجاب من نور یکشف فیقع المومنون سجدا واما المنافقون فلا یستطیعون السجود کشط قال تعالی واذا السماء کشطت ای کشفت واذیلت کما یکشط الاھاب عن الذبیحۃ والکشط والقشط لغۃ فیہ وھو قراءۃ عبد اللہ وفی الحدیث کشطت ای قلعت کما یقلع السقف وانکشط الشیء ذھب ومنہ انکشط دمکہ لم نذکر باب الکاف وحرف الصاد والضاد والطاء لیکون معلوما

اور میں نے اسکو اسی طرح سے کہدیا یا باب ضرب سے پس وہ اسی طرح سے کہدیگا اور ظاہر ہوگیا۔ کہا جاتا ہے اس کے غم کو دور کر دیا۔ خدا کے سوا کوئی غموم کا دور کرنیوالا نہیں وہی مصیبتوں کو دور کرتا ہے ہم نے تیرے پردہ کو ہٹا دیا اور دکھ کو وہی دور کرتا ہے فرمایا کہ اسدن کہ پنڈلی سے کہولیگا۔ یہ ایک ضرب المثل ہے جو جنگ یا کسی مصیبت کے وقت بولی جاتی ہے مراد یہ ہے کہ جسدن معاملہ بہت ہی سخت ہوگا بعض کہتے ہیں کہ جسدن نور کا پردہ ہٹایا جائیگا اور سجدے کے واسطے بلائے جاویں گے تو مومنین سجدے میں پڑ جائیں گے اور منافق لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے کشط۔ فرمایا جسدن آسمان کھولا جاویگا اور اسکا پردہ ذبیحہ کے چمڑے کیطرح اوتارا جاویگا کشط کہولنا اور قشط بھی اسمیں ایک لغت ہے اور عبداللہ کی یہی قرأۃ ہے عربی میں کشطت کے معنے ہیں کہ اکھیڑ دیا جاویگا جیسے چھت اکھیڑ دیجاتی ہے وہ چیز دور ہوگئی اور اسی سے ہے کہ اسکا ڈر دور ہوگیا۔ ہم نے باب کاف کو اور حرف صاد اور ضاد اور طاء ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

کشط

باب الکاف حرف الظاء

کاف کا باب حرف ظاء کے ساتھ

کظم الکظم مخرج النفس ویقال

کظم۔ الکظم سانس نکلنے کی جگہ۔ اور کہا جاتا ہے

کظم

وَقَوْلُهٗ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا وَقِيَاسُ كِسَفًا وَمَنْ قَرَاَهٗ كِسْفًا فَثَقَّلَ جَعَلَهٗ جَمْعَ كِسْفَةٍ كَمَا فِي الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى اَيْ اَلْقِطْعَةُ وَالْجَانِبُ وَمَنْ قَرَاَهٗ كِسْفًا عَلَى التَّوْحِيْدِ وَجَمْعُهٗ اَلْكِسَافُ وَكُسُوْفٌ قَالَ ثَعْلَبٌ قَالَ اَوْ يُسْقِطُهَا طَبَقًا عَيْنًا وَاشْتِقَاقُهٗ مِنْ كَسَفْتُ الشَّيْءَ اِذَا غَطَّيْتَهٗ وَكُسُوْفُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِسْتِتَارُهُمَا بِعَارِضٍ مَخْصُوْصٍ وَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَلَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ

كَسَلٌ كَسْلٌ اَلْكَسَلُ اَلتَّاَنِّيْ عَمَّا لَا يَنْبَغِيْ لِلتَّاَنِّيْ عَنْهُ وَلَا بِذٰلِكَ صَارَ مَذْمُوْمًا يُقَالُ كَسِلَ فَهُوَ كَسْلَانُ وَكَسْلٰنُ وَجَمْعُهٗ كُسَالٰى قَالَ تَعَالٰى وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى

كِسَا كِسَآءٌ اَلْكِسَآءُ وَالْكُسْوَةُ اَللِّبَاسُ قَالَ تَعَالٰى اَوْ كِسْوَتُهُمْ وَقَدْ كَسَوْتُهٗ وَاكْتَسٰى قَالَ تَعَالٰى فَارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقَالَ لَمْ نَكْسُوَا الْعِظَامَ لَحْمًا قَالَ الْكِسَآءُ بِالْكَسْرِ وَالْمَدِّ وَاحِدُ الْاَكْسِيَةِ

اور قول اسکا یا ہمپر آسمان کا ایک ٹکڑا گرائے جیسا کہ تو کہا کرتا ہے اور پڑ ہا گیا ہے کسفا اور جو شخص اسکو نون کے ساتھ پڑھتا ہے اسکی نزدیک جمع ہے کسف کی۔ یعنی ٹکڑا اور کنارہ اور جو شخص واحد سمجھکر پڑھتا ہے اسکی جمع اکساف اور کسوف ہے گویا وہ کہتا ہے کہ گرادے ہمپر چوہم کو آکر دہلے اور اسکا اشتقاق اس سے ہے جو کہا جاتا ہے کہ میں نے اس چیز کو ڈھانپ دیا۔ سورج اور چاند کا کسوف انکا بادل کے خاص حصے سے چھپ جانا ہے حدیث میں آیا ہے کہ یہ خدا کے نشان ہیں جنسے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے کسی کے مرنے اور زندہ ہونے کیواسطے یہ کسوف نہیں ہیں۔

کسل۔ اُس چیز سے سستی کرنا جس سے سستی کرنا مناسب نہ تھا بیوا سطے اس کو مذمت سمجھا گیا ہے کہا جاتا ہے سُست ہوا پس وہ کسل ہے اسکی جمع کسالا ہے فرمایا نہیں بجالاتے نماز مگر اسحالتمیں کہ سست ہوں۔

کسا۔ کسآء اور کسوۃ لباس کو کہتے ہیں فرمایا یا لباس انکا۔ اور میں نے اسکو لباس پہنایا پس اس نے پہن لیا۔ اور کہا ہم نے وہ انکو اور لباس دو۔ فرمایا اور ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا کسا زیر اور مد کے ساتھ واحد ہے اکسیہ کا

بَابُ الْكَافِ حَرْفُ الشِّيْنِ

شین کا باب حرف کاف کے ساتھ

كَشْفٌ كَشَفَ يُقَالُ كَاشَفَهٗ بِالْعَدَاوَةِ اِذَا

كشف۔ کہا جاتا ہے اسکو اس نے عداوت کیوجہ سے ظاہر کردیا

کفف

کَفَفٌ اَلْکَفُّ اَلْقَبْضُ بِالْکَفِّ اَعْنِیْ رَاْسَ الْاِنْسَانِ مَا دُوْنَ الْمِرْفَقِ وَالْاَصَابِعُ وَالْاَنَامِلُ وَالْمُهْلَاتُ فَهُوَ رَاْسُ الثَّانِیْ مِنْ مَّبَادِیْ الْخُنْصَرِ وَسُمِّیَ الْکَفُّ کَفًّا لِاَنَّهٗ کَافٌّ یَکُفُّ بِهَا عَنْ سَائِرِ الْبَدَنِ وَجَمْعُ الْکَفِّ کُفُوْفٌ وَاَکُفٌّ مِثْلُ فَلْسٍ وَفُلُوْسٍ وَاَفْلُسٍ وَهِیَ مُؤَنَّثَةٌ عِنْدَ الْبَعْضِ وَعِنْدَ بَعْضٍ اٰخَرَ مُذَکَّرٌ قَالَ بَعْضُ الشَّارِحِیْنَ وَاَمَّا الْحُجَّةُ قَوْلُهُمْ لَهٗ عَشَرُ اَکُفٍّ فَهُوَ ضَعِیْفٌ لِاِمْکَانِ حَمْلِهٖ عَلَی الشَّاعِدَةِ تَثْنِیَةُ اَلْکَفِّ کَفَّانِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی یُقَلِّبُ کَفَّیْهِ مَجَازٌ اَنْفَقَ فِیْهَا فَاِشَارَةٌ اِلٰی حَالِ النَّادِمِ وَمَا یَتَعَاطَاهُ مِنْ حَالِ تَحَسُّرٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَافَّةً یَعْنِیْ کُلَّهُمْ وَکَافَّةٌ وَعَامَّةٌ یَعْنِیْ جَمِیْعًا وَقَوْلُهٗ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ جَمِیْعًا تَکُفُّهُمْ وَتَرُدُّعُهُمْ نَبِیُّهُمْ عَنْ کَافَّةٌ مَنْصُوْبٌ عَلَی الْحَالِ نَصَبَهَا لِاَنَّهَا لَا تُسْتَعْمَلُ اِلَّا کَذٰلِکَ تَقُوْلُهُمْ جَاءَ النَّاسُ کَافَّةً وَعَنِ الْفَرَّاءِ فِیْ کِتَابِ مَعَانِی الْقُرْاٰنِ یُقَالُ اِنَّ نُصِبَتْ لِاَنَّهَا فِیْ مَذْهَبِ الْمَصْدَرِ وَلِذٰلِکَ لَمْ تَدْخُلِ الْعَرَبُ فِیْهَا الْاَلِفَ وَاللَّامَ لِاَنَّهَا اِخْبَارُ الْکَلَامِ مَعَ مَعْنَی الْمَصْدَرِ وَهِیَ

کَفَّفٌ۔ کف ہتھیلی کے اس بند کی ہڈی کو کہتے ہیں جو انگوٹھے کیطرف مائل ہوتا ہے۔ اور اس ہڈی کو زند جلے کہتے ہیں اور کرسوع اس ہڈی کا نام ہے جو چھوٹی انگلی سے ہتھیلی کے پیوست کیواسطے ہو۔ کف اسواسطے کہتے ہیں کہ اس کے ذریعہ تمام بدن سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ کف کی جمع کفوف ہے اور اکف ہے جیسے فلس اور فلوس اور افلس کف کو بعض ہونث کہتے ہیں اور بعض مذکر کرکے استعمال کرتے ہیں۔ بعض شارحین نے کہا ہے شاذ انکی دلیل کف مخصص ہو مگر یہ دلیل کمزور ہے۔ ہوسکتا ہے اسکو ساعد کے معنے میں خیال کرکے استعمال کیا ہو کفان اسکی تثنیہ ہے۔ اپنے خرچ کئے ہوئے ہتھیلی ملتا ہے یہ نادم کی حالت کیطرف اشارہ ہے۔ اور جو کچھ ندامت سے اسکو لاحق ہوتا ہے۔ فرمایا تم سب اسلام میں داخل ہوجاؤ اور کافۃ و عامۃ کو معنے ہیں سب کے سب اور فرمایا اور نہیں بھیجا ہم نے تجھکو مگر بازرکھنے والا تمام لوگوں کو تو انکو باز رکھے اور روکے پس کافۃ پر حال ہونے کی وجہ سے نصب آئی ہے اور کافۃ ہمیشہ منصوب ہی استعمال ہوتا ہے کہتے ہیں آئے لوگ سب کے سب معانی القرآن میں فراء سے نقل ہے کہ یہ منصوب ہوا اسلئے کہ مصدر کے قائم مقام ہے جو عرب اسمیں الف لام داخل نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ آخر کلام ہے مع معنے مصدری کے یہ تیرے

اخذہ بکظمہ والکظوم احتباس النفس ویعبر بہ عن السکوت یقولہم فلان لا یتنفس اذا وصف بالمبالغۃ فی السکوت وکظم فلان حبس نفسہ قال تعالیٰ وھو مکظوم ای مملوء کربا وکظم الغیظ حبسہ قال تعالیٰ والکاظمین الغیظ ای الحابسین غیظھم لتجی عینہ وھو من کظم غیظہ کظما اذا تجرعہ وحبسہ وھو قادر علی امضائہ والکظیم الحابس غیظہ	اسکو سانس کے روکنے نے پکڑ لیا۔ اور خاموشی بھی اس سے مراد لیجاتی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ فلان شخص سانس ہی نہیں لیتا۔ جسوقت اسکی خاموشی کا مبالغہ کے ساتھ ذکر کیا جاوے۔ فرمایا وہ گھبراہٹ سے بھرا ہوا تھا غضب نے اس کو روکدیا۔ فرمایا جو لوگ غضب کو پی جاتے ہیں یعنے اپنے غصوں کو روک لیتے ہیں اور وہ چاہیں غصہ پی گیا جسوقت اس نے اسکو روک لیا حالانکہ اس کے رگزنیہ قادر تھا۔ کظیم جو اپنے غضب کو روک سکے
باب الکاف حرف العین	کاف کا باب حرف عین کے ساتھ
کعب الکعب للرجل اعظم عند ملتقی القدم والساق قال تعالیٰ وارجلکم الی الکعبین والکعبۃ کل بیت علی ھیئتھا فی التربیع وبھا سمیت الکعبۃ قال تعالیٰ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما وذو الکعبات بیت کان فی الجاھلیۃ لبنی ربیعۃ والکواعب جمع کاعب وھی المرءۃ التی بدت ثدیھا للنھود قال وکواعب اترابا ای لم تدرکن باب الکاف وحرف العین یکون معتلا	کعب ۔ کعب پاؤں کی اس ہڈی کا نام ہے جو پنڈلی اور قدم کے ملنے کی جگہ ہے۔ فرمایا اپنے پاؤں کو کعبین تک دھو۔ کعبہ ہر وہ گھر ہے جو مربع ہو نہیں اس ہڈی کیطرح ہے۔ کعبہ کو اسیواسطے کہتے ہیں۔ فرمایا کعبہ کو ہم نے عزت کا گھر لوگوں کی زندگی کا موجب بنایا۔ ذوالکعبات بنی ربیعہ کا جاہلیت کے زمانہ میں ایک گھر تھا۔ کواعب جمع کاعب کی ہے۔ کاعب وہ عورت ہے جس کے پستان ابھرے ہوئے ہوں فرمایا جنان عورتیں کم عمر ہم نے باب کاف اور حرف عین میں ذکر نہیں کیا کہ معتل ہے
باب الکاف حرف الفاء	کاف کا باب حرف فاء کے ساتھ

کعب

سِتْرُ الشَّيْءِ وَمِنْهُ اللَّيْلُ بِالْكَافِرِ لِسَتْرِهِ الْأَشْجَارَ وَالزُّرَّاعُ لِسَتْرِهِ الْبَذْرَ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِاسْمٍ لَهُمَا كَمَا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ اللُّغَةِ لَمَّا سَمِعَ الْفَلَّاحَ كَافِرًا بِمَا فِي كَافِرًا وَاللّٰهُ مُدْرِكُهُمْ كَمَا وَسَّعَتْ آلَتُهُ كُفَّارًا لِأَنَّهُ سَتَرَ الْحَبَّ قَالَ الشَّاعِرُ۔

كَمَثَلِ الْجُرْمِ إِذْ نَادَى مِنَ الْكَفَّارِ يَا رَبِّ

وَكُفَّارًا بِالْعَمَلِ وَكُفَّارًا أَنْهَا سِتْرُهَا بِالتَّرْكِ أَدَاءَ الْمَكْتُوبِ هَا قَالَ تَعَالٰى فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَقَوْلُهُ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَجَحَدَ وَجَمْعُ الْكَافِرِ كَفَرَةٌ وَكُفَّارٌ وَكَافِرُونَ وَالْأُنْثٰى كَافِرَةٌ وَجَمْعُهَا كَافِرَاتٌ وَكَوَافِرُ قَالَ تَعَالٰى وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَالْكُفْرُ ضِدُّ الْإِيمَانِ وَهُوَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ جَحْدًا وَنَكْرًا وَكُفْرُ النِّعَمِ وَالْحُقُوقِ وَالْكُفُورُ وَالْجُحُودُ بِمَعْنًى وَقَدْ يَكُونُ الْجُحُودُ مَعَ الْعِلْمِ بِالْمَجْحُودِ وَفِيهِ قَوْلُهُ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ وَقَوْلُهُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ وَالظَّالِمُونَ إِلَّا كُفُورًا أَيْ جُحُودًا وَكَذٰلِكَ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا وَالْكُفُورُ جَمْعُ الْكَفُورِ وَيُبْنٰى وَقَوْلُهُ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ أَيْ تَجْحَدُ نِعْمَتِي

کسی چیز کا ڈھانپنا اور رات کی صفت کا فی ہے اس لئے کہ لوگوں کے چھپا لیتے کو آئی ہے اور زمیندار کو کافر اسواسطے کہتے ہیں کہ وہ زمین میں بیج کو چھپاتا ہے اور کافر ان دونوں کا نام نہیں جیسے بعض نے اسکو سنکر کہا ہے کہ سورج نے اپنی داہنی طرف کو رات میں ڈالدیا ہے اور کافور پھل کے غلافوں کو کہتے ہیں جو اسکو ڈھانپے رکھتے ہیں۔ ایک شاعر کہتا ہے۔ انگور کیطرح جبکہ وہ غلاف کے اندر سے آواز دیتی ہے۔ نعمت کا کفران اس کے منکر کا دانستہ کرنا فرمایا اسکی محنت کی ناشکری نہ ہوگی۔ اور نہ ہو تم اس کے ساتھ پہلے انکار کرنیوالی کافر کی جمع کفار اور کفرت اور کافرون ہے اور مونث کافرۃ اور جمع کافرات اور کوافر ہے۔ فرمایا اور مت روک رکھو کافرہ عورتوں کی گرفت کو۔ اور کفر ضد ہے ایمان۔ اور تحقیق انکار کیا اس نے اللہ کا اللہ کا خدا کا انکار کرکے نعمتوں۔ اور کفور اس منکر کو کہتے ہیں جو باوجود ان کیلئے دلائل کے خدا تعالیٰ کا انکار کرتا ہے۔ فرمایا کہتے ہیں کہ ہم بالکل منکر ہیں۔ اور ظالم لوگ انکار کرتے ہیں مگر منکر ہیں۔ اسیطرح بہت لوگ انکار کرتے ہیں مگر بڑے منکر ہیں کفور جمع کفر کی ہے جیسے بر و ابرار اور قول اس کا۔ اور کہا اس نے اور کیا تو نے وہ کام جو کیا تھا اور تو کافروں سے تھا یعنے تو نے میری نعمت کے انکار کا ارادہ کیا

فِيْ مَذْهَبِ لَوِيْ يَجِيْءُ جَاؤُ اسْمًا وَقَامُوْا جَمِيْعًا فَلَا يَدْخُلُوْنَ اللَّامَ عَلٰى مَعًا وَجَمِيْعًا إِذَا كَانَا مَعَهُمَا أَيْضًا وَعَنِ الْأَزْهَرِيِّ كَافَّةً مَنْصُوْبَةٌ عَلَى الْحَالِ وَهُوَ مَصْدَرٌ عَلٰى فَاعِلَةٍ كَالْعَافِيَةِ وَالْعَافِيَةِ وَلَا يُثَنّٰى وَلَا يُجْمَعُ لَوْ قُلْتَ اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ عَامَّةً وَخَاصَّةً لَمْ يَسُغْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُجْمَعْ اھ وَكَفَّ عَنِ الشَّيْءِ كَفًّا مِنْ بَابِ قَتَلَ أَيْ تَرَكَهُ وَكَفَفْتُهُ كَفًّا مَنَعْتُهُ فَكَفَّ يَتَعَدّٰى وَلَا يَتَعَدّٰى قَالَ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ وَقَالَ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَكَفَفْتُ الرَّجُلَ إِذَا سَأَلَكَ سَائِلًا وَاسْتَكَفَّكَ إِذَا مَدَّ سَائِلٌ أَوْ دَافِعٌ وَاسْتَكَفَّ الشَّمْسَ دَفَعَهَا بِكَفِّهِ وَهُوَ أَنْ يَضَعَ كَفَّهُ عَلٰى حَاجِبِهِ مُسْتَظِلًّا مِنَ الشَّمْسِ لِيَرٰى مَا يَطْلُبُهُ

يَكْفُتُ كَفْتٌ اَلْكَفْتُ اَلْقَبْضُ وَالْجَمْعُ قَالَ تَعَالٰى أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا أَيْ تَجْمَعُ النَّاسَ أَحْيَاءً عَلٰى ظَهْرِهَا وَأَمْوَاتًا فِيْ بُطُوْنِهَا وَقِيْلَ مَسْكَنًا تَضُمُّ الْأَحْيَاءَ إِلَيْهَا وَالْأَمْوَاتَ وَالْحَيَوَانَاتُ وَالنَّبَاتُ وَالْأَمْوَاتُ أَيْضًا هِيَ الْجَمَادَاتُ مِنَ الْأَرْضِ وَالْمَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ (مصدرات) كَفَضٌ اَلْكَفْضُ فِي اللُّغَةِ

اس قول کیطرح ہوا کرآتے ہے وہ سب اور آئے وہ سب اکٹھے ۔ پس جب مَعًا اور جَمِيْعًا کے معنے کا قرینہ کے ہوں تو انپر بھی الف لام داخل نہیں کرتے اور ازہری سے ہے کہ کَافَّةً حال کیوجہ سے منصوب ہے۔ کافۃ فاعلۃ کے وزن پر عافیۃ اور عافیۃ کیطرح مصدر ہے ۔ اسکی جمع اور تثنیہ نہیں بناتے ۔ جیسے کہ اگر تو کہے کہ مشرکوں کو عام اور خاص سب کو مار ڈالو اور اسکو جمع اور تثنیہ نہیں بنایا جاتا ۔ ۱۲ اس چیز سے باز رہا یعنے اسکو چھوڑ دیا باب قتل سے ہے ۔ اور میں نے اسکو منع کیا پس کف متعدی اور غیر متعدی دونوں طرح پر استعمال ہوتا ہے ۔ فرمایا وہ خدا ہے جس نے انکے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ انسے روک کو ان سے اور فرمایا جب میں نے بنی اسرائیل کو روک رکھا تھا کفف الرجل کے معنے ہیں اس نے سوالی بنکر اپنا ہاتھ پھیلایا اور استکف اسوقت بولتے ہیں جب سوالی بنکر ہاتھ پھیلائے یا کسی چیز کو اپنی طرف سے ہٹاتا ہے اور استکف الشمس کے معنے ہیں کہ اس نے اپنے ہاتھ سے سکوہ کا اور وہ یہ ہے کہ اپنی داہنی بھوں پر ہتھیلی رکھے تاکہ جس چیز کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اچھے سے دیکھ لے ۔ کَفْتٌ ۔ پکڑنا اور اکٹھا کرنا ۔ فرمایا کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے اور اکٹھے کرنیوالی نہیں بنایا یعنی ہم نے لوگوں کو زندوں اور مردوں کے واسطے زمین کو اپنے اندر اکٹھا کرنیوالی اور جمع کرنے والی بنایا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ زندوں کو یعنی انسان اور حیوانات کو اور مردوں کو یعنی جمادات اور نباتات اور پانی وغیرہ

کَفَضٌ

قَالَ تَعَالٰی فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ وَالتَّكْفِيْرُ سَتْرُهٗ وَتَغْطِيَتُهٗ حَتّٰى يَصِيْرَ بِمَنْزِلَةِ مَا لَمْ يَعْمَلْ وَلِهٰذَا يُسَمَّى الْمَيِّتُ مُكَفَّنًا لِاَنَّهٗ يُسْتَرُ بِالْاَكْفَانِ وَالتَّكْفِيْرُ اِزَالَةُ الْفِعْلِ الْقَبِيْحِ وَاِزَالَةُ اَثَرِهٖ وَالْمَحْوُ اِزَالَةُ الْاَثَرِ وَالتَّكْفِيْرُ اِزَالَةُ الْفِعْلِ وَقَالَ تَعَالٰى لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَقَالَ

- - - - - - - - - - - -

وَقَالَ لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَقَالَ لِنُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيُقَالُ كَفَتِ الشَّمْسُ الْمَجُوْسَ اَيْ سَتَرَتْهَا وَالْكَافِرُ السَّحَابُ يُغَطِّي الشَّمْسَ وَاللَّيْلَ قَالَ الشَّاعِرُ۔

اَلْقَتْ كَكَافِرِ اَجْنِّ يَلِيْهَا فِيْ كَافِرٍ

كَفَلَ اَلْكَافِلُ الَّذِيْ يَكْفُلُ اِنْسَانًا يَعُوْلُهٗ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَقَدْ تَكَفَّلَ اَحَدُ اَتَّهٗ فِيْ اَيْضًا وَكَفَلَهَا بِالتَّخْفِيْفِ فَهُوَ كَافِلٌ وَكَفِيْلٌ اَيْ ضَمَّ اِلَيْهَا مَا يَصْلُحُهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَكْفِلْنِيْهَا اَيْ ضُمَّهَا اِلَيَّ وَاجْعَلْنِيْ كَافِلَهَا وَالْقَائِمَ بِاَمْرِهَا وَقَالَ اَنَا عَنْهَا اَتَكَفَّلُ بِكَفُلُوْنَهٗ تَعَالٰى

فرمایا اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا تکفیر کسی چیز کو ایسے طور پر چھپا دینا گویا کہ اس نے کیا نہ تھا۔ اور ہو سکتا ہے کہ کفر اور کفران کا دور کرنا اسکا اصل ہو۔ جیسے تمریض۔ مرض کے ازالہ کے واسطے اور تقذیۃ العین بمعنے ازالۃ القذے۔ فرمایا ہم انکی بدیاں دور کر دیں گے اور تمہاری بدیاں دور کر دیں گے

- - - - - - - - - - - - فرمایا نتیجہ ہوگا کہ ہم انکی بری کر توت دور کر دیں گے عرب کہتے ہیں کہ سورج نے ستاروں کو چھپا دیا۔ کافر بادل جو سورج اور رات کو ڈھانپ لیوے۔

ایک شاعر کہتا ہے۔ سورج نے اپنا دایاں حصہ رات میں ڈالدیا۔

كَفَلَ کافل وہ شخص ہے جو کسی کی خبر گیری کرتا ہے اسی سے ہے کہ مریم کی زکریا نے خبر گیری کی۔ جوہری اور اخفش کہتے ہیں وکفلہا ہی پڑھا گیا ہے جو شخص تخفیف کے ساتھ پڑھتا ہے وہ ذکریا کو مرفوع جانتا ہے۔ یعنے اس کے کام کو کہ اگر کسی کا ضامن ہوا۔ اس کو میرے ساتھ ملا دے اور اس کا متکفل مجھے کر دے میں اس کے تمام کام کے لئے کھڑا ہو جاؤں اس سے علیحدہ ہو جاؤں۔ اور فرمایا اس کو اپنے ساتھ

وَقَالَ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ وَالْكُفَّارُ أَبْلَغُ مِنَ الْكَفُورِ قَالَ تَعَالَى ثُمَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ وَقَالَ كَفَّارٍ أَثِيمٍ وَقَالَ كَمَثَلِ كَفَّارٍ وَقَالَ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا وَالْكُفَّارُ الزُّرَّاعُ وَإِنَّمَا قِيلَ لَهُ كَافِرٌ لِأَنَّهُ إِذَا أُلْقِيَ الْبَذْرَ كَفَرَهُ أَيْ غَطَّاهُ قَالَ نَفَعَ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ وَقَوْلُهُ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ أَيْ مَا أَشَدَّ كُفْرَهُ وَأَبْيَنَ ضَلَالَهُ وَهَذَا يَتَعَجَّبُ مِنْهُ كَمَا أَنَّهُ قَالَ تَعَجَّبُوا مِنْهُ وَمِنْ كُفْرِهِ مَعَ كَثْرَةِ الشَّوَاهِدِ عَلَى التَّوْحِيدِ وَالْإِيمَانِ وَقِيلَ إِنَّ مَا لِلنَّفْيِ تَقْدِيرُهُ أَيْ شَيْءٍ أَكْفَرَهُ وَأَوْجَبَ كُفْرَهُ فَكَأَنَّهُ قَالَ لَيْسَ هٰهُنَا شَيْءٌ يُوجِبُ الْكُفْرَ وَيَدْعُوا إِلَيْهِ فَمَا الَّذِي دَعَاهُ إِلَيْهِ مَعَ كَثْرَةِ النِّعَمِ عَلَيْهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا أَيْ مَاؤُهَا كَالْكَافُورِ وَهُوَ شَيْءٌ عَيْنٌ فِي الْجَنَّةِ مَاؤُهَا بَيَاضُ الْكَافُورِ وَرَائِحَتُهُ وَمَذَاقُهُ وَالْكَفَّارَةُ مَا يُغَطِّي الْإِثْمَ وَمِنْهُ كَفَّارَةُ الْأَيْمَانِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ وَكَذٰلِكَ كَفَّارَةُ غَيْرِهِ مِنَ الْمَآثِمِ كَالْقَتْلِ وَالظِّهَارِ

فرمایا اور اگر تم نے میری ناشکری کی تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔ اور کفار میں لفظ کفور سے زیادہ مبالغہ ہے۔ فرمایا ہر ایک سخت انکار کرنیوالا ضدی اور خطاکار۔ اور جھوٹا منکر۔ فرمایا گنہگار بڑا ناشکرا اور خدا کا منکر اور کفار زمیندار کو کہتے ہیں کیونکہ وہ جب بیج ڈالتا ہے تو زمین میں اس کو چھپا دیتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کھیتی کیطرح جسکی روئیدگی زمیندار کو خوش کر دے۔ انسان کو عذاب دیا گیا اور لعنت کیا گیا دیکھو کسقدر اسکا کفر ہے اور کیسی کہلی اسکی گمراہی ہے۔ اور تعجب کا کلمہ ہے گویا فرمایا کہ لوگو ایسے انسان سے تعجب کرو اور اس کے انکار سے ہی جو باوجود اسقدر دلایل کے توحید اور ایمان کا انکار کرتا ہے۔ (بعض) کہتے ہیں کہ ما استفہامیہ ہے یعنی کس چیز نے اس کو کافر بنایا اور اسپر انکار کرنا واجب کر دیا گویا یہ فرمایا جبکہ کوئی چیز ایسی تو موجود نہیں ہے جو کفر کیطرف بلاتی ہے تو کونسی بات ہے جو باوجود اسقدر خدا کے انعام کے اسکو انکار کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسکی ملاؤنی چشمہ کافور کا پانی ہوگا جو کافور کی خوشبو اور رنگت کا ہوگا۔ اور اسکی سی ٹھنڈک کافور جو بدی کو چھپا دیوے۔ اسی کو قسم کا کفارہ۔ یہ بات تمہارے گناہ کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اسیطرح اور کفارے جو کفارہ قتل اور ظہار کی مانند ہوتے ہیں۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ حَرْفِ اللَّامِ

کاف باب حرف لام کے ساتھ

كُلٌّ لَفْظُ كُلٍّ هُوَ يَعُمُّ اَجْزَاءَ الشَّيْءِ وَذٰلِكَ ضَرْبَانِ اَحَدُهُمَا لِذَاتِ الشَّيْءِ وَاَحْوَالِهِ الْمُخْتَصَّةِ بِهٖ وَيُفِيْدُ مَعْنَى التَّمَامِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اَیْ بَسْطًا تَامًّا قَالَ الشَّاعِرُ۔

لَيْسَ الْفَتٰى كُلَّ الْفَتٰى
اِلَّا الْفَتٰى فِيْ اَدَبِهٖ

اَیْ اَلتَّامُّ الْقُوَّةِ وَالثَّانِيْ اَلتَّامُّ لِلدَّوَاعِيْ وَذٰلِكَ يُضَافُ تَارَةً اِلٰى جَمْعٍ مُعَرَّفٍ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ نَحْوُ قَوْلِكَ كُلُّ الْقَوْمِ وَتَارَةً اِلٰى ضَمِيْرِ ذٰلِكَ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ وَقَوْلِهٖ عَلَى الْبَيَانِ كُلِّهٖ وَاِلٰى نَكِرَةٍ مُفْرَدَةٍ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْاٰيَاتِ وَرُبَّمَا عَرٰى عَنِ الْاِضَافَةِ لَفْظًا وَيُقَدَّرُ ذٰلِكَ فِيْهِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ وَقَوْلِهٖ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِيْنَ وَقَوْلِهٖ وَكُلًّا جَعَلْنَا وَقَوْلِهٖ وَكُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ وَقَوْلِهٖ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فِي الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ مِمَّا يَكْثُرُ تَعْدَادُهٗ

كُلٌّ ج

كُلٌّ ج - کل کا لفظ شئے کے اجزاء کو اکٹھا کر دیتا ہے۔ اور یہ دو قسم ہے۔ ایک اس چیز کی ذات اور اس کے مختص حالات کو اور یہ تمام کے معنے دیتا ہے۔ فرمایا پورا پورا بسط نہ کرو ایک شاعر کہتا ہے۔

نہیں جوان پورا جوان مگر وہ جو ادب
میں ہو بعضے پورے زور والا۔ دوسری
قسم کئی چیزوں کو ملانے کیلئے ہے کبھی
اسی جمع کے طرف جو الف ولام کے ساتھ معرفہ
ہو مضاف ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں ساری قوم
اور کبھی ضمیر کی طرف جیسے فرمایا تمام فرشتوں نے
سجدہ کیا۔ اور فرمایا تمام دینوں پر۔ اور کبھی
مضاف ہوتا ہے مفردہ نکرہ کی طرف۔ ہر ایک
انسان کو لازم کر دیا۔ اور وہ ہر چیز خوب
جانتا ہے اور اس کے سوا اور بہت سی
اور کبھی ہوتا ہے کہ اضافت سے خالی ہو
اور اس میں اضافت مقدر مانی جاوے جیسے
فرمایا کہ سب اپنے محور پر گھومتے ہیں اور سب آئینگے
ذلیل ہو کر اس کے حضور۔ اور سب کو کہا
ہم نے اور سب صبر کرنیوالے ہیں۔ اور سب
بیان کیا یعنی سوا قرآن شریف میں جس کی تعداد بہت

آتی یضمونہ الیہم والکفیل الضمین والحظ والنصیب ومنہ قولہ تعالیٰ یکفل منہا وکذلک یکفلنی من رحمتہ ای نصیبین منہا وذو الکفل قیل ھو الیاس وقیل انہ نبی کان بعد سلیمان یقضی بین الناس لقضاء داؤد ولم یغضب قط وقیل لم یکن نبیا ولکن کان عبدا صالحا تکفل بامر رجل صالح فمنہ قال تعالیٰ وذو الکفل والکفیل ما تکفل غیرہ قال تعالیٰ وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا

کفا

کفا کفو رتبہ اور منزل۔ کہا جاتا ہے فلاں آدمی فلاں کا لڑائی اور نکاح میں ہم رتبہ ہے۔ اور اسیطرح فرمایا کہ اس کا ہم رتبہ اور مثل کوئی نہیں۔

لہا لغۃ فی الحاء وبحوذلک قولہ تعالیٰ ولم یکن لہ کفوا احد او نظیرا ومثلا وکفی الکفایۃ ما فیہ سد الخلۃ وبلوغ المراد فی الامر قال تعالیٰ وکفی اللہ المؤمنین القتال وقال تا الکفیتناہم وقال وکفی باللہ شہیدا وقیل کفی اللہ شہیدا وقیل زیدت الباء وقیل معناہ اکتفوا باللہ شہیدا لم تذکر باب الکاف والحاء والفاء فی قولہ یتکلمون معلوما

کفی

کفی کفایت۔ وہ چیز ہے جس سے حاجت پوری ہو جاوے اور کسی امر میں مطلب کو پہنچنا۔ فرمایا اللہ نے مومنوں کو جنگ میں خدا ہی کافی ہے۔ اور تمہارے بازوں کو کافی ہیں اور فرمایا خدا ہی کافی گواہ ہے اور بارزیادہ ہے۔ اور بعض نے اس کے یہ معنے بیان کیے کہ خدا کی شہادت پر بس کی ہے۔ اور ہم نے باب کاف اور حرف قاف اور کاف ذکر نہیں کیا تاکہ معلوم ہو

وَالْفَاعِلُ مُكَلِّبٌ وَهُوَ الَّذِي يُسَلِّطُ الْكِلَابَ عَلَى الصَّيْدِ وَالَّذِي يُعَلِّمُهَا وَالْكَلَّابُ صَاحِبُ الْكِلَابِ وَالصَّائِدُ لَهَا وَنُصِبَ مُكَلِّبِيْنَ عَلَى الْحَالِ اَيْ فِيْ حَالِ تَكْلِيْبِهِمْ هٰذِهِ الْجَوَارِحَ

اس کا فاعل مکلب ہے اور مکلب وہ شخص ہے جو کتوں کو شکار پر لگا دیتا ہے اور ان کو سکھلاتا ہے۔ کلاب کتوں والا اور شکاری۔ مکلبین کی نصب حال کیوجہ سے ہے یعنے اوس حالت میں کہ ان کو کہا جاتا ہے۔

كَلْبٌ

قَالَ تَعَالٰى هُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ هُوَ مِنَ الْكُلُوْحِ وَهُوَ الَّذِيْ قَصَرَتْ شَفَتَاهُ عَنْ اَسْنَانِهٖ لِمَا تَقَلَّصَ دُوْسُ الْغَنَمِ اِذَا شِيْطَتْ بِالنَّارِ وَقِيْلَ كَالِحُوْنَ عَابِسُوْنَ وَالْكُلُوْحُ تَكْشِيْرٌ فِيْ عُبُوْسٍ وَمِنْهُ كَلَحَ الرَّجُلُ كُلُوْحًا وَكَلَاحًا وَمَا اَقْبَحَ كَلْحَتَهُ يُرَادُ بِهِ الْعَمُّ قَالَهُ الْجَوْهَرِيُّ

كَلْحٌ

کالح۔ فرمایا وہ اس حالت میں ہونگے اور ان کے ہونٹ چھوٹے ہونگے۔ کالح جس کے ہونٹ چھوٹے ہوں اس دانتوں سے جیسے بکری کے سرکٹ جاتے ہیں جب آگ پر سینکا جائے اور کالے ترش رو کلوں ترش روئی میں زیادہ ہوتا ہے

كَلَّفَ

الْمُتَعَدِّيْ ضِدُّ لَا يَعْنِيْهِ قَالَ تَعَالٰى مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَالتَّكْلِيْفُ الْاَمْرُ بِمَا يَشُقُّ عَلَيْكَ وَالْكُلْفَةُ الْمَشَقَّةُ وَالْجَمْعُ كُلَفٌ كَغُرْفَةٍ وَغُرَفٍ وَالتَّكَالِيْفُ الْمَشَاقُّ الْوَاحِدَةُ تَكْلِيْفَةٌ قَالَ تَعَالٰى وَلَا تُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَقَالَ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَقَالَ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

كَلَّفَ

متکلف جو بے فائدہ کام میں لگا دے۔ فرمایا کہہ میں اسپر کوئی مزدوری نہیں لیتا۔ تکلیف ایسی بات جو تجھپر گراں ہو۔ اور کلفۃ مشقت ہے جمع کلف جیسے غرفہ اور غرف۔ تکالیف تکلیف واحد تکلفہ ہے۔ فرمایا ہم تکلیف نہیں دیتے مگر وسعت کے مطابق۔ نہیں تکلیف دی گئی مگر تیری جان۔ فرمایا اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر وسعت کے مطابق۔

كَلِمٌ

كَلِمُ الْقُرْاٰنِ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلِمُ اللّٰهِ وَكَلِمَاتُهٗ قَالَ تَعَالٰى لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَذٰلِكَ رَدٌّ لِقَوْلِهِمْ اٰتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَا اَوْ كَلَامُ اللّٰهِ لَا يَحْدُثُ

کلم۔ کلام خدا کا ہے اور اس کے کلمے ہیں۔ فرمایا خدا کی باتیں کوئی بدلانیوالا نہیں۔ یہ آیت بر تو ہے کفار کی اس بات کا کہ اسکے سوا قرآن نہ لا۔ خدا کا

وَلَمْ يَرِدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَلَا فِي شَيْءٍ
مِنْ كَلَامِ الْفُصَحَاءِ الْكُلُّ بِالْأَلِفِ
وَاللَّامِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِيءُ فِي كَلَامِ
الْمُتَكَلِّمِينَ وَالْفُقَهَاءِ وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ
وَالْكَلَالَةُ اِسْمٌ لِمَا عَدَا الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ
مِنَ الْوَرَثَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ اسْمٌ
لِمَنْ عَدَا الْوَلَدَ وَرُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ مَنْ
مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَا وَالِدٌ فَجَعَلَهُ
اِسْمًا لِلْمَيِّتِ وَهٰذَا الْقَوْلُ الصَّحِيحُ فَإِنَّ
الْكَلَالَةَ مَصْدَرٌ يَجْمَعُ الْوَارِثَ وَالْمَوْرُوثَ
جَمِيعًا قَالَ تَعَالَى وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ
كَلَالَةً وَقَوْلُهُ تَعَالَى كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ أَيْ
ثَقَلٌ عَلَى وَلِيِّهِ وَقَرَابَتِهِ وَفِي الْحَدِيثِ
مَلْعُونٌ مَنْ أَلْقَى كَلَّهُ عَلَى النَّاسِ أَيْ ثِقْلَهُ
وَالْكَلُّ الثِّقْلُ وَالْكَلُّ الْعِيَالُ وَمِنْهُ نَحْنُ
كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا أَيْ نَحْنُ ثِقْلٌ وَعِيَالٌ عَلَى مَنْ
يَلِي أُمُورَنَا وَيَعُولُنَا وَالْكَلْكَلُ وَالْكِلْكَالُ
الصَّدْرُ وَمَا بَيْنَ الثَّرْقُوَتَيْنِ أَوْ بَاطِنُ
الثَّرْوَتِينِ كَلْبٌ الْكَلْبُ الْحَيَوَانُ النَّبَّاحُ
مَعْرُوفٌ قَالَ تَعَالَى كَمَثَلِ الْكَلْبِ وَقَالَ
وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَا عَلَّمْتُمْ
مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ مِنْ كَلَّبْتُهُ أَيْ عَلَّمْتُهُ الصَّيْدَ

اور نہیں استعمال ہوا کسی جگہ قرآن میں
اور نہ فصیح لوگوں کے کلام میں۔ کل کا لفظ
الف لام کے ساتھ ماں الف ولام کے ساتھ
متکلمین اور فقہا، اور ان لوگوں کے کلام
میں جو ان کے طرز پر چلتے ہیں کل کے لفظ کا
استعمال ہوتا ہے۔ اور کلالہ نام اس کا جس کا
بیٹا اور باپ وارث نہ ہوں۔ ابن عباسؓ
فرماتے ہیں کہ وہ نام ہے اس شخص کا جس کی اولاد نہ ہو
اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کلالہ کے متعلق پوچھا
گیا۔ فرمایا جو مر جاوے اور اس کا بیٹا نہ ہو اور نہ
ہی باپ ہو گویا یہ میت کا نام ہے۔ یہ دونوں
باتیں درست ہیں۔ کیونکہ کلالہ مصدر ہے جو وارث اور
موروث دونوں کو اکٹھا کر لیتی ہے۔ فرمایا اگر ہلاک
آدمی جو کلالہ ہے اس کا وارث ہے اور فرمایا بوجھ
ہوگا اپنے قرابتیوں پر اور حدیث میں ہے
وہ شخص لعنتی ہے جو اپنا بوجھ لوگوں پر ڈالتا ہے اور کل
معنے بوجھ کے ہیں اور عیال کے بھی ہیں۔ جیسے کہ ہم
اپنے باپوں پر بوجھ ہیں اور اپنے والدین پر جو ہماری خبر گیری کرتے
ہیں کلکل اور کلکال سینہ ہے۔ یا سینہ کی درمیانی حصہ
یا سینہ کی اندر کی جگہ۔ کلب۔ بھونکنے والا یعنی
کتا۔ فرمایا مانند کتے کی۔ اور فرمایا اور کتا ان کا
پھیلائے ہوئے۔ اور قول اس کا اور جب کہ تم سکھاؤ شکاری
ہو کتا ہے۔ کلبتہ سے جب کہ معنے میں نے اس کو شکار کرنا

کلب

أَيْضًا بِالْوَحْيِ وَالرِّسَالَةِ وَقَوْلُهُ يَصْعَدُ إِلَيْهِ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ أَلْكَلِمُ بِاسْمِ اللَّامِ جِنْسٌ لَا جَمْعٌ كَتَمْرٍ وَتَمْرَةٍ وَقِيلَ جَمْعٌ حَيْثُ لَا يَقَعُ إِلَّا عَلَى الثَّلَاثَةِ فَصَاعِدًا وَالْكَلِمُ الطَّيِّبُ يُؤَوَّلُ بِبَعْضِ الْكَلِمِ الطَّيِّبِ وَهُوَ تَمْجِيدُ اللهِ وَتَقْدِيسُهُ وَتَحْمِيدُهُ وَقِيلَ هُوَ قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالْكَلَامُ فِي أَصْلِ اللُّغَةِ عِبَارَةٌ عَنْ أَصْوَاتٍ مُتَتَابِعَةٍ لِمَعْنًى مَفْهُومٍ وَفِي عُرْفِ النُّحَاةِ اِسْمٌ لِمَا تَرَكَّبَ مِنْ مُسْنَدٍ وَمُسْنَدٍ إِلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ عِبَارَةً عَنْ فِعْلِ الْمُتَكَلِّمِ وَرُبَّمَا جُعِلَ كَذٰلِكَ نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ كَلَامِكَ زَيْدًا وَهُوَ عَلَى مَا صَرَّحَ بِهِ الْجَوْهَرِيُّ اِسْمٌ جِنْسٌ يَقَعُ عَلَى الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ وَقَدْ يَقَعُ عَلَى الْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ بِخِلَافِ الْكَلِمِ فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ أَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ كَلِمَاتٍ قَالَ تَعَالَى حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللهِ وَقَالَ وَكَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللهُ أَمْ تَأْتِينَا آيَةٌ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَذٰلِكَ مَعْنُوٌّ قَوْلِهِ يَسْتَلُكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسٰى أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللهَ جَهْرَةً وَالْكَلِمَةُ تَقَعُ عَلَى الْاِسْمِ وَالْفِعْلِ وَالْحَرْفِ وَتَقَعُ

اور رسالت سے باتیں کرتا تھا۔ پاک کلمے خدا کی طرف چڑھتے ہیں کلم جنس ہے نہ جمع جیسے تمر اور تمرہ۔ بعض اہل لغت کہ ہمیشہ اس کا استعمال تین یا اس سے زائد پر ہوتا ہے۔ اسکو جمع سمجھتے ہیں۔ کلم طیب کے معنے ہیں خدا کی بزرگی اور پاک تعریف۔ بعض کے نزدیک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ کلام لغت میں اُن مستواتر آوازوں کو کہتے ہیں جو کسی معنے کیواسطے بولی جاتی ہیں اور نحویوں کے نزدیک کلام مسند اور مسند الیہ کے ملنے سے ہوتا ہے اور متکلم کے فعل کا نام نہیں ہے۔ اور بعض دفعہ یہ مراد بھی ہوجاتی ہے۔ جیسے زید نے تیرے کلام سے تعجب کیا یا جسطرح جوہری نے بیان کیا ہے۔ یہ اسم جنس ہے جو بہت اور تھوڑے پر استعمال ہوتا ہے اور کبھی کلام ایک کلمہ کو بھی کہتے ہیں برخلاف کلمہ کے کہ وہ تین سے کم پر نہیں آتی فرمایا یہانتک کہ سنے وہ خدا کا کلام اور ایک گروہ انہیں ہے جو خدا کا کلام سنتا ہے۔ اور کیوں خدا ہم سے ہمکلام نہیں ہوتا یعنی ہمارے آگے سامنے کیوں بات نہیں کرتا۔ یہ بات جسطرح اہل کتاب کہتے ہیں کہ ہم کو اللہ کھلے طور پر دکھا دو۔ کلمہ اسم اور فعل اور حرف پر آتا ہے اور اُن لفظوں پر بھی

وَلَا بُعْدَ (لسان) قُلْتُ وَعَلَى ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا وَكَلَّمْتُهُ إِذَا حَادَثْتَهُ وَنَاقَلْتَهُ بَعْدَ النَّهَارِجِ وَيُقَالُ كَانَا يَتَنَاصَرَانِ فَأَصْبَحَا يَتَكَالَمَانِ وَلَا تَقُلْ يَتَكَلَّمَانِ قَالَ ابْنُ سِيدَهْ تَكَالَمَ الْمُتَقَاطِعَانِ كَلَّمَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَلَا يُقَالُ تَكَلَّمَا وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَى تَكْلِيمًا لَوْ جَاءَتْ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَى مُجَادَّةً يُحْتَمَلُ مَا قُلْنَا وَمَا قَالُوا يَعْنِي الْمُعْتَزِلَةَ فَلَمَّا جَاءَ تَكْلِيمًا حَاجَ الشَّكُّ الَّذِي كَانَ يَدْخُلُ فِي الْكَلَامِ وَخَرَجَ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ وَالْمَعْنَى الْمَقْصُودِ إِذَا دَلَّ الْكَلَامُ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ التَّوْكِيدُ لَغْوًا وَالتَّوْكِيدُ بِالْمَصْدَرِ يُخْرِجُ الشَّكَّ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ قَالَ النَّحَّاجُ عَنَى بِالْكَلِمَةِ كَلِمَةَ التَّوْحِيدِ وَهِيَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ جَعَلَهَا بَاقِيَةً فِي عَقِبِ إِبْرَاهِيمَ لَا يَبْرَحُ الْمُؤْمِنُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ مِنْ يُوَحِّدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ (لسان) وَقَوْلُهُ تَعَالَى يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا أَيْ يُكَلِّمُهُمْ صَبِيًّا فِي الْمَهْدِ وَيُكَلِّمُهُمْ كَهْلًا

کلام محدود نہیں اور نہ گنا جا سکتا ہے۔ فرمایا اگر سمندر سیاہی ہوں تو سمندر ختم ہو جاویں پہلے اس سے کہ خدا کی باتیں ختم ہوں اگرچہ اتنی سیاہی اور لے آویں۔ کالمۃ میں نے اس سے باتیں کیں۔ تکالما جب بولتے ہیں کہ ہر کے بعد باتیں کریں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ آپس میں بولتے نہ تھے مگر اب بولنے لگ گئے ہیں۔ یہاں متکالمان نہیں بول سکتے۔ ابن سیدہ کہتا ہے کہ اہل میں ایک دوسرے سے ایسی دو آدمی کلام کرنے لگے ہیں جنہیں پہلے ناچاقی تھی یہاں پر تکالما نہیں بولتے بلکہ تکالما کہتے ہیں۔ خدا نے موسےٰ سے باتیں کیں۔ اگر صرف کلام اللہ موسےٰ ہوتا تو ممکن تھا کہ مستزلہ کی بات سچ ہوتی مگر جب لفظ تکلیما ہی آیا تو کلام کرنے میں جو شک تھا وہ ۔۔۔ گیا۔ عرب کہتے ہیں کہ جب کسی کلام کی تاکید آجاوے تو تاکید کا لغو اور بیفائدہ کرنا جائز نہیں۔ اور تاکید بالمصدر شک کو دور کرنے کے واسطے آتی ہے۔ کلمہ توحید کو اللہ نے ابراہیم کے پیچھے ہمیشہ باقی رکھا ہے کوئی نہ کوئی اس کی اولاد میں سے توحید الٰہی کا واعظ موجود رہتا ہے (لسان) فرمایا باتیں کرتا تھا بچپنے۔ یکلم کہلا کے معنے ہیں کہ وحی

وَقَالَ الرَّاغِبُ لِكَوْنِهٖ مُوْجَدًا بِكُنْ
الْمَذْكُوْرِ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى الاٰية اھ
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ
الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَيْ تَجْرَحُهُمْ اِلَّا اَنَّ
التَّكْلِيْمَ التَّجْرِيْحَ وَاَصْلُ التَّكْلِيْمِ الْجَرْحُ
وَفِي الْحَدِيْثِ اِنَّا نُقَوِّمُ عَلٰى الْمَاضٰى
وَنُدَاوِي الْكَلْمٰى جَمْعُ كَلِيْمٍ وَهُوَ الْجَرِيْحُ
كَلَّا رَدْعٌ وَزَجْرٌ وَاِبْطَالُ لِقَوْلِ الْقَائِلِ
وَذٰلِكَ نَقِيْضُ اَيْ فِي الْاِثْبَاتِ قَالَ ثُمَّ
اَمْ يَطْمَعُ الَّذِيْ كَفَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ كَلَّا وَقَالَ
لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِلٰى
غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ (مفردات)
كَلَاءَكَ قَالَ تَعَالٰى مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ اَيْ مَنْ يَّحْفَظُكُمْ
مِنْهُ كِلَا فِي التَّثْنِيَةِ كَكُلٍّ فِي الْجَمْعِ
وَهُوَ مُفْرَدُ اللَّفْظِ مُثَنَّى الْمَعْنٰى عُبِّرَ عَنْهُ
بِلَفْظِ الْوَاحِدِ مَرَّةً اِعْتِبَارًا بِلَفْظِهٖ
وَبِلَفْظِ الْاِثْنَيْنِ مَرَّةً اِعْتِبَارًا بِمَعْنَاهُ
قَالَ تَعَالٰى اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا وَيُقَالُ لِلْمُؤَنَّثِ كِلْتَا
وَمَتٰى اُضِيْفَ اِلٰى مُضْمَرٍ ظَاهِرٍ بَقِيَ
اَلِفُهٗ عَلٰى حَالَتِهٖ فِي النَّصْبِ وَالْجَرِّ
وَالرَّفْعِ وَاِذَا اُضِيْفَ اِلٰى مُضْمَرٍ

اور راغب کہتا ہے اسواسطے کہ کلمہ کن کے
ساتھ ان کا وجود ہوا فرمایا عیسے کی مثل
آدم تھا۔ ہم ان کے واسطے ایک جانور
زمین سے نکالیں گے جو انکو کاٹیگا۔ تکلیم زخم
کرنا۔ کلم زخم کو کہتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے
کہ ہم بیمار وں کی خبر گیری اور زخمیوں کی دوا کرتی
ہیں کلمے کلیم کی جمع ہے۔ کلیم زخمی۔

كَلَّا

كَلَّا۔ توبیخ اور جھڑکنا اور کسی کی بات کو
باطل کر دینا۔ اور کلا اثبات میں نقیض کے معنے
دیتا ہے۔ فرمایا کیا تو نے اسکیطرف دیکھا جو
کافر بنا۔ ہرگز نہیں۔ فرمایا شائد میں اچھا کام
کروں جسکو میں نے چھوڑا اور اس کے سوا
اور بہی آیتیں ہیں۔

كَلَاءَكَ

كَلَاءَكَ۔ حفاظت۔ فرمایا
کون حفاظت کرتا رات اور دن میں تمہاری
بچز خدا کے جسکی پکڑ سے۔

كِلَا

كِلَا۔ تثنیہ میں ہے
جیسے کل جمع میں کلا لفظ میں مفرد ہوتا ہے اور
معنے تثنیہ کے کبھی لفظ کا اعتبار کر کے اس کو واحد
بیان کرتے ہیں اور معنا کا لحاظ کر کے تثنیہ کے لفظ
سے تعبیر کرتے ہیں فرمایا اگر پہنچے تیرے پاس بڑہاپا
انمیں سے کوئی ایک دونوں سے یا وہ دونوں
کہا جاتا ہے کلتا مونث میں اور جب اسکو اسم ظاہر
کیطرف مضاف کرے الف نصب و جر اور رفع میں قائم
رہتا ہے جب مضمر کی مضاف ہو تو

عَلَى الْاَلْفَاظِ الْمَنْطُوْقَةِ وَالْمَعَانِي الْمَقْصُوْدَةِ
تَحْتَهَا وَلِهٰذَا تَقُوْلُ الْعَرَبُ لِكُلِّ قَضِيَّةٍ
كَلِمَةٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتَمَّتْ كَلِمَةُ
رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا اَیْ بَلَغَتِ الْغَايَةَ
اِخْبَارُهٗ وَاَحْكَامُهٗ وَمَوَاعِيْدُهٗ صِدْقًا
وَعَدْلًا وَقَوْلُهٗ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
هِيَ قَوْلُهٗ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ وَقَوْلُهٗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَبِّكَ اَیْ فِيْ تَاْخِيْرِ الْعَذَابِ عَنْ قَوْمِكَ
وَهِيَ قَوْلُهٗ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَقَوْلُهٗ
كَلِمَةُ التَّقْوٰى قِيْلَ هِيَ الْاِيْمَانُ وَقِيْلَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَقِيْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاِضَافَتُهَا اِلَى التَّقْوٰى لِاَنَّهَا سَبَبٌ
لَهَا وَاَسَاسُهَا وَقَوْلُهٗ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ
الْعُلْيَا هِيَ دَعْوَتُهٗ اِلَى الْاِسْلَامِ وَقَوْلُهٗ
كَلِمَةُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى هِيَ دَعْوَتُهُمْ
اِلَى الْكُفْرِ وَقَوْلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ
بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اَیْ
كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ وَقِيْلَ كِتَابِ اللّٰهِ
وَقَوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ سَمَّاهُ
بِهَا لِاَنَّهٗ اِنْتَفَعَ بِهٖ فِي الدِّيْنِ كَمَا يَنْتَفِعُ بِالْكَلِمَةِ
كَمَا يُقَالُ فُلَانٌ سَيْفُ اللّٰهِ وَاَسَدُ اللّٰهِ

جو لائے گئے ہیں اور ان معانی پر جو انکی مراد ہیں اسیواسطے عرب کہتے ہیں ہر ایک معاملہ کو کلمۃ۔ اسی معنے پر ہے کہ کامل ہیں صدق اور عدل میں خدا کی باتیں یعنے اسکی خبریں اور احکام کمال کو پہنچے ہیں اور اس کے وعدے پہنچے ہیں کیا جسپر خدا کو عذاب کی بات ثابت ہوگئی۔ میں جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے بھروں گا۔ اگر تیری قوم عذاب کی تاخیر کے بارے میں خدا کی طرف سے وعدہ نہ ہوچکا ہوتا۔ بلکہ وہ گھڑی انکو وعدہ کی ہے۔ تقوے کا کلمہ ایمان ہے۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعض کہتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تقوی کیطرف اسکی اضافت بسبب اس کے بنیاد اور سبب ہونیکے ہے۔ خدا کی بات اونچی ہے یعنے اسلام کیطرف دعوت۔ کفار کی باتیں نیچی ہیں۔ یعنے اونکی کفر کی دعوت خدا تجھے بشارت دیتا ہے یحیی کی جو کلمۃ توحید کا مصدق ہوگا اور خدا کی کتاب کا ماننے والا۔ خدا کا کلمہ جو مریم کیطرف ڈالا تھا۔ عیسے کا نام کلمہ اسواسطے ہوا کہ جسطرح خدا کی باتیں دین میں مفید ہیں کہا جاتا ہے فلان تو خدا کی تلوار اور خدا کا شیر ہے

يَعْنِي فِي الْحَرَكَاتِ الثَّلَاثِ وَالسُّدُسُ اَرْدَأُهَا وَقَوْلُهُمْ اَعْطِهِ الْمَالَ تَمَلَّا اَعْكُلُهُ وَالتَّكْمِيلُ وَالْاِكْمَالُ اَلْتَمَامُ وَاسْتَكْمَلَهُ اِسْتَتَمَّهُ وَاَكْمَلَهُ اَتَمَّهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اَيِ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ فَرَائِضَكُمْ وَحُدُوْدَ الْاَعْدَاءِ وَاَظْهَرْتُكُمْ عَلَيْهِمْ كَمَا تَقُوْلُ الْاٰنَ كَمَلَ لَنَا الْمُلْكُ وَكَمَلَ لَنَا مَا نُرِيْدُ اَيْ لَقَدْ نَالَنَا مَا لَنَا فِيْهِ غِنَاءٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ تَنْبِيْهًا اَنَّ ذٰلِكَ غَايَةٌ مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ صَلَاحُ الْوَلَدِ وَقَوْلُهُ كَامِلَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَنْبِيْهًا اَنْ يَحْصُلَ لَهُمْ ثَوَابُ اَيْ تَمَامُ الْعُقُوْبَةِ وَقَالَ تَعَالَى تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ وَصَفَهَا بِالْكَمَالِ تَنْبِيْهًا اَنَّ الْعَشَرَةَ الثَّلَاثَةَ وَالسَّبْعَةَ عَشَرَةٌ بِنِسْبَةٍ اِنَّ يَحْصُلُ مِنْ صِيَامِ الْعَشَرَةِ يَحْصُلُ كَمَالُ الصَّوْمِ لِقَائِمٍ مَقَامَ الْهَدْيِ

كَمَهٌ الْاَكْمَهُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَسُكُوْنِ الْكَافِ وَفَتْحِ الْمِيْمِ هُوَ الَّذِيْ يُوْلَدُ اَعْمٰى وَقَدْ يُقَالُ مَنْ ذَهَبَ عَيْنُهُ بَعْدَ قَالَ تَعَالَى وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ

یعنے عین کلمہ کی تینوں حرکتیں اور کسرۃ سب سے ردی ہے کہتے ہیں اسکو پورا مال دیجیے یعنی سب۔ تکمیل اور اکمال کے معنے تمام استکملہ کے معنے اس کو پورا کرنا جانا اکملہ کے معنے اسکو پورا کر دیا۔ فرمایا آج کے روز ہم نے پورا کر دیا تمہارا دین یعنے دشمنوں کا خوف کو دور کر دیا اور تمکو انپر غلبہ دیدیا جیسے کہتے ہیں ہمارا ملک پورا ہوگیا اور جو ہم چاہتے تھے اسکو ہم نے پورا کر لیا یعنی جو ہمیں خوف تھا اسکو واسطے ہمکو کافی ہوگیا۔ فرمایا پورے دو سال۔ اس سے مراد یہ کہ بچہ کی صلاحیت کو متعلق یہ مدت انتہائی ہے۔ پورا عذاب قیامت کو ہوگا۔ فرمایا یہ پورے دس ہوئے۔ دس کا ذکر کرنا اور اسکو کاملۃ کے ساتھ موصوف کرنا اسواسطے نہیں کہ ہم کو خدا تعالیٰ یہ سکھاتا ہے کہ تین اور سات دس ہوتے ہیں بلکہ یہ بیان اسواسطے ہے کہ دس روزوں کا کمال حاصل ہوجاتا ہے جو ہدایت کے قائم مقام ہوتا ہے۔

کمہ۔ الکمہ۔ جو اندھا پیدا ہوا اور کبھی اس کو کہتے ہیں جسکی بینائی بعد کو دور ہوئے۔ فرمایا تو اندھے اور ابرص کو بری کرتا تھا۔

قُلِبَتْ فِي النَّصْبِ وَالْجَرِّ يَاءً فَيُقَالُ رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا وَمَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا قَالَ تَعَالَى إِحْدَى الْجَنَّتَيْنِ وَتَقُولُ فِي الرَّفْعِ جَاءَنِي كِلَاهُمَا

تو الف نصب اور جر میں یا بنجاتا ہے۔ پس کہا جاتا ہے میں ان دونوں کو دیکھا اور دونوں پر گذرا فرمایا دونوں جنتیں۔ اور رفع میں کہتے ہیں آیا میرے پاس دونوں

بَابُ الْكَافِ مَعَ حَرْفِ الْمِيمِ

کاف کا باب حرف میم کے ساتھ

كَمْ

كَمْ - كَمْ مُجَازَاةٌ عَنِ الْعَدَدِ وَيُسْتَعْمَلُ فِي بَابِ الْاِسْتِفْهَامِ وَيُنْصَبُ بَعْدَهُ الْاِسْمُ الَّذِي يُمَيِّزُ بِهِ نَحْوُ كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ وَيُسْتَعْمَلُ فِي بَابِ الْخَبَرِ وَيُخْفَضُ بَعْدَهُ الْاِسْمُ الَّذِي يُمَيِّزُ بِهِ نَحْوُ كَمْ رَجُلٍ يَقْتَضِي مَعْنَى الْكَثْرَةِ وَقَدْ يَدْخُلُ مِنْ فِي الْاِسْمِ الَّذِي يُمَيِّزُ بَعْدَهُ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَقَوْلِهِ وَكَمْ أَهْلَكْنَا وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالنَّخْلَ ذَاتُ الْأَكْمَامِ جَمْعُ كِمَامَةٍ بِكَسْرِ الْكَافِ وَهِيَ غِلَافُ الطَّلْعِ وَالْكُمُّ بِالْكَسْرِ مِثْلُهُ وَغِلَافُ كُلِّ شَيْءٍ كِمَامُهُ وَكُلُّ مَا غَطَّى شَيْئًا فَهُوَ كِمَامٌ وَكَمَمْتُ الشَّيْءَ غَطَّيْتُهُ وَالْكَمَمُ مَا يُغَطِّي الْيَدَ مِنَ الْقَمِيصِ وَاللِّثَةُ مَا يُغَطِّي السِّنَّ كَمَلَ

كم - کم مجازاۃ عدد سے ہوتا ہے اور استفہام کیا واسطے بھی آتا ہے اور اس کے اسم مفسر کو نصب ہوتا ہے۔ جیسے کم رجلا ضربت یہ اور خبر کے واسطے بھی آیا ہے اور اس کے بعد کا اسم مفسر ہوتا ہے مجرور ہوتا ہے۔ کتنے ہی آدمی۔ اور کم خبریہ کے بعض کثرت کے ہوتے ہیں اور کبھی اسم مفسر میں من آتا ہے جیسے فرمایا کتنے ہی گاؤں جنکو ہلاک کر دیا ہم نے۔ اور کتنے ہلاک کر دیئے ہم نے اور فرمایا کھجوریں۔ ذات الاکمام میں یہ جمع ہے کمام کی۔ کمام کیلے کے غلاف کو کہتے ہیں اور کم کے معنے ہیں۔ ہر ایک چیز کا غلاف اسکا کم ہوتا ہے جو کسی چیز کو ڈھانپے پس وہ اسکا تمام ہے۔ کمت الشی میں اس کو ڈھانپا کم قمیص کا وہ حصہ جو ہاتھ کو ڈھانکے۔ اور کہ جو چیز ڈھانپی کیطرح اور سر کو ڈھانکے۔ کملت چیز پوری ہوگئی باب تعد سے اسم کمال ہے جس کے معنے تمام کے ہیں۔ جوہری کہتا ہے کہ کل میں تین لغتیں ہیں

كَمَلَ

قِيْلَ كَانَ صَحِيْفَةَ عِلْمٍ وَقِيْلَ مَكْتُوْبٌ فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَجِبْتُ لِمَنْ يُّؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كَيْفَ يَحْزَنُ عَجِبْتُ لِمَنْ يَّرَى النَّارَ كَيْفَ يَضْحَكُ عَجِبْتُ لِمَنْ يَّرَى الدُّنْيَا وَتَصَارُفَ اَهْلِهَا حَالًا بَعْدَ حَالٍ كَيْفَ يَطْمَئِنُّ اِلَيْهَا

یعنی کوئی علمی کتاب تھی یا کوئی تحریر تھی۔ جسمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا اور یہ لکھا تھا کہ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں جو جانتا ہے کہ موت ضروری ہے وہ کسطرح خوش رہتا ہے اور جو شخص تقدیر پر ایمان رکھتا ہے وہ کیوں غمگین ہوتا ہے اور جو دوزخ کو یاد رکھتا ہے وہ کسطرح ہنستا ہے اور جو دنیا اور اسکی تبدیلیوں کو دیکھتا ہے وہ کیسے مطمئن ہے۔

بَابُ الْكَافِ حَرْفُ الْوَاوِ

کاف کا باب حرف واو کے ساتھ

كَوْنٌ اَلْكَوْنُ اَلْحُدُوْثُ كَالْكَيْنُوْنَةِ (قاموس) وَفِي التَّاجِ وَقَدْ كَانَ كَوْنًا وَكَيْنُوْنَةً وَكَيْنُوْنَةً عَنِ اللِّحْيَانِيِّ وَكَيَاعٍ وَالْكَيْنُوْنَةُ فِي الْمَصْدَرِ كَانَ يَكُوْنُ اَحْسَنُ اھ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْكَوْنُ يَسْتَعْمِلُهُ بَعْضُهُمْ فِي اسْتِحَالَةِ جَوْهَرٍ اِلٰى مَا هُوَ اَشَفُّ مِنْهُ وَالْفَسَادُ فِي اسْتِحَالَةِ جَوْهَرٍ اِلٰى مَا هُوَ دُوْنَهُ وَالْمُتَكَلِّمُوْنَ يَسْتَعْمِلُوْنَهُ فِي مَعْنَى الْاِبْدَاعِ اھ وَكَوَّنَ اللّٰهُ الْاَشْيَاءَ تَكْوِيْنًا اَيْ اَوْجَدَهَا اَيْ اَخْرَجَهَا مِنَ الْعَدَمِ اِلَى الْوُجُوْدِ (تاج) وَالْمَكَانُ الْمَوْضِعُ كَالْمَكَانَةِ (قاموس) وَفِي التَّاجِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ جَمْعُ الْمَكِيْنَةِ وَاَمَاكِنَ اھ

كَوْنٌ - ہونا جیسے کینونہ کے معنے ہونا۔ (قاموس) اور تاج میں ہے قد کان کونًا وکینونۃ یعنی کینونہ کو کان کیوں کی مصدر جانتا ہے اور راغب کہتا ہے کہ کون کا استعمال کسی اولیٰ چیز کے اعلیٰ طرف ترقی کرنے پر بولتے ہیں۔ اور فساد کسی چیز کی ادنےٰ طرف استعمال ہونا۔ اور متکلم لوگ اسکو ایجاد پیدا کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔ خدا نے چیزوں کو بنایا یعنے ایجاد کیا اور عدم سے وجود کیطرف لایا (تاج) مکان جگہ جیسے مکانہ (قاموس) اور تاج میں اور اسی سے خدا تعالیٰ نے فرمایا اگر ہم چاہتے تو انکی جگہوں پر ہی مسخ کر دیتے۔ جمع امکنہ اور اماکن ہے اھ

بَابُ الْكَافِ حَرْفُ النُّوْنِ

کاف کا باب حرف نون کے ساتھ

كَنَنٌ

كَنَنٌ اَلْكِنَانُ اَلْغِطَاءُ الَّذِیْ یُكَنُّ فِیْهِ الشَّیْءُ وَالْجَمْعُ اَكِنَّةٌ نَحْوُ غِطَاءٍ وَاَغْطِیَةٍ قَالَ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَقَالَ قُلُوْبُنَا فِیْ اَكِنَّةٍ اَیْ اَغْطِیَةٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ اَیْ تُخْفِیْ وَقَوْلُهٗ كَاَنَّهُنَّ بَیْضٌ مَّكْنُوْنٌ اَیْ مَصُوْنٌ وَمِثْلُهٗ فِیْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ

كَنَنٌ۔ کنان اس پردہ کو کہتے ہیں جسمیں کوئی چیز چھپا کیجاوے جمع اکنہ ہے جیسے غطاء اور اغطیۃ۔ فرمایا ان کے دلونپر پردے کردیئے ہیں کہ سمجھیں اسکو۔ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردونمیں ہیں فرمایا جسکو چھپاتے ہیں سینے ان کے فرمایا گویا وہ سفید انڈے ہیں جو محفوظ ہیں۔ یہی معنے کتاب محفوظ کے۔

كَنَدٌ

كَنَدٌ اَلْكَنُوْدُ اَلْكَفُوْرُ یُقَالُ كَنَدَ النِّعْمَةَ اِذَا كَفَرَهَا فَهُوَ كَنُوْدٌ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ

كَنَدٌ۔ ناشکری کرنا۔ کہا جاتا ہے اس نے ناشکری کی پس وہ ناشکرا ہے۔ بعض آدمی اپنے رب کا ناشکرا ہوتا ہے۔

كَنَزٌ

كَنَزٌ اَلْكَنْزُ جَعْلُ الْمَالِ بَعْضِهٖ عَلٰی بَعْضٍ وَحِفْظُهٗ یُقَالُ كَنَزَ الْمَالَ مِنْ بَابِ ضَرَبَ اَیْ جَمَعَهٗ وَادَّخَرَهٗ قَالَ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ الْاٰیَةَ اَیْ یَجْمَعُوْنَهُمَا وَیَدَّخِرُوْنَهُمَا وَاَصْلُ الْكَنْزِ الْمَالُ الْمَدْفُوْنُ لِعَاقِبَةٍ ثُمَّ اتُّسِعَ فِیْهِ فَیُقَالُ لِكُلِّ قِنْیَةٍ یَتَخَیَّرُهَا الْاِنْسَانُ كَنْزٌ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَیْرِ مَا یَكْنِزُ الْمَرْءُ اَیْ یَقْنِیْنَ وَیَتَّخِذُ لِعَاقِبَتِهٖ وَالْجَمْعُ كُنُوْزٌ كَفَلْسٍ وَفُلُوْسٍ قَالَ تَعَالٰی لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَقَوْلُهٗ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا مَالٌ عَظِیْمٌ

كَنَزٌ۔ مال کو جمع کیا باب ضرب سے فرمایا جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور ذخیرہ کرتے ہیں۔ اصل میں کنز مدفون مال کو کہتے ہیں جو کسی غرض کے واسطے ہو۔ پھر یہ لفظ ایسا وسیع ہوا کہ ہر ایک مال کو جو انسان لیتا ہے کنز کہدیتے ہیں۔ اسی سے ہے کیا نہ بتاؤں میں تجھے جو آدمی اکٹھا کرتا ہے اور کسی مطلب کے واسطے لیتا ہے جمع کنوز ہے جیسے فلس اور فلوس کہتے ہیں۔ کیوں نہ اتارا گیا اسپر بہت سا مال اور اس دیوار کے نیچے خزانہ تھا۔

وَهُوَ عَنِ الْخَبَرِ يَسْتَغْنِي عَنِ الْخَبَرِ لِأَنَّهُ
دَلَّ عَلَى مَعْنًى وَزَمَانٍ تَقُولُ كَانَ الْأَمْرُ
وَأَنَا أَعْرِفُهُ مُذْ كَانَ أَيْ مُذْ خُلِقَ اللهُ
وَتَكُونُ كَانَ بِمَعْنَى أَقَامَ كَقَوْلِ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى۔

كُنَّا وَكَانُوا فَمَا نَدْرِي عَلَى وَهْمٍ
أَنَحْنُ فِي مَا لَيْسَ أَمْ هُمْ عَجَّلُوا

وَمِنْ أَقْسَامِ كَانَ النَّاقِصَةِ أَنْ تَأْتِيَ
بِمَعْنَى صَارَ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ
أُمَّةٍ وَقَوْلِهِ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ
وَرْدَةً كَالدِّهَانِ وَقَوْلِهِ وَكَانَتِ الْجِبَالُ
كَثِيبًا مَهِيلًا وَقَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي
كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا صِرْتَ إِلَيْهَا وَتَأْتِي
كَانَ أَيْضًا بِمَعْنَى الِاسْتِقْبَالِ نَحْوُ
قَوْلِهِ تَعَالَى يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ
مُسْتَطِيرًا وَتَجِيءُ كَانَ بِمَعْنَى الْمَاضِي
الْمُنْقَطِعِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ
تِسْعَةُ رَهْطٍ وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَانَ
مِنَ الْكَافِرِينَ وَكَذَا قَوْلُهُ كَيْفَ نُكَلِّمُ
مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَفِي التَّاجِ
قَالَ ابْنُ بَرِّيٍّ وَتَأْتِي كَانَ بِمَعْنَى سُبِقَ
الزَّمَانِ مِنْ غَيْرِ انْقِطَاعٍ وَهِيَ النَّاقِصَةُ
وَيُعَبَّرُ عَنْهَا بِالزَّائِدَةِ أَيْضًا كَقَوْلِهِ

اور واقع ہونے سے تو مستغنی ہوگا خبر سے
اس لئے کہ وہ دلالت کرتا ہے اوپر معنے اور زمانے
کے کہیگا ہے امر اور میں جانتا ہوں جبکہ تھا
یعنے جب سے پیدا ہوا ہوں اور ہوتا ہے کان
بمعنے اقام مانند قول عبداللہ بن عبدالاعلے
ہم تھے اور وہ تھے پس ہم نہیں سمجھتے شک کے
اوپر کچھ ہے یا نہیں ہے تم جلدی کی ہے
اور کان کے اقسام
سے کان ناقصہ بھی ہے یہ کہ بمعنے صار کے
آتا ہے جیسے کہا اللہ تعالے نے ہوگئے تم
بہترین امت سے اور اسکا قول پس جب پھٹ
جائیگا آسمان پس ہوگا وردہ کا الدہان اور اسکا
کہنا اور ہو جائیں گے پہاڑ ٹیلے ریتے کے اور اسکا
قول اور نہیں کیا ہم نے وہ قبلہ جسپر کہ تو تھا۔ اور
یعنی ہوگیا طرف اسے اور آتا ہے کان نیز بمعنے
استقبال جیسا کہ قول اللہ کا ڈرتے ہیں اسدن
سے ہے شر اسکا پھیلا ہوا اور آتا ہے کان بمعنے
زمانہ گذرا ہوئے کے جیسا کہ اللہ تعالے کا کہنا اور
تھے مدینہ میں نو گروہ اور اسیطرح کہا اللہ تعالے نے
اور تھا وہ کافروں سے اور اسیطرح قول اسکا
کسطرح ہم بات کریں جو ہے بیچ پنگھوڑے کے بچہ اور
بیچ تاج کے ہے کہا ابن بری نے کہ آتا ہے کان بمعنے آنیوالے
زمانے کے بغیر انقطاع کے اور وہ ناقصہ ہے اور مراد
لیا جاتا ہے اس سے زائدہ بھی مانند کہنے اللہ تعالے کے

وَكَانَ مِنَ الْاَفْعَالِ الَّتِيْ قَدْ وَقَعَ الْاِسْمُ
وَتَنْصِبُ الْخَبَرَ وَالْمَصْدَرُ اَلْكَوْنُ وَذٰلِكَ
قَالَيْكُوْنُهٗ وَتَكُوْنُ كَانَ زَائِدَةً حَشْوًا
وَلَا يَكُوْنُ لَهَا اِسْمٌ وَلَا خَبَرٌ وَلَا عَمَلَ
لَهَا كَقَوْلِ الشَّاعِرِ

سَرَاةُ بَنِيْ اَبِيْ بَكْرٍ تَسَامُوْا
عَلٰى كَانَ الْمُسَوَّمَةِ الْعِرَابِ

وَقَدْ تَقَعُ زَائِدَةً لِلتَّوْكِيْدِ كَقَوْلِكَ
زَيْدٌ كَانَ مُنْطَلِقٌ وَمَعْنَاهُ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ
وَتَكُوْنُ كَانَ تَامَّةً بِمَعْنٰى ثَبَتَ نَحْوُ كَانَ اللّٰهُ
وَلَا شَيْءَ مَعَهٗ وَتَكُوْنُ بِمَعْنٰى حَدَثَ
وَبِمَعْنٰى جَاءَ اَيْضًا وَتَكُوْنُ بِمَعْنٰى حَضَرَ
نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ
وَتَكُوْنُ بِمَعْنٰى وَقَعَ نَحْوُ قَوْلِهٖ مَا شَاءَ اللّٰهُ
كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَحِيْنَئِذٍ تَاْتِيْ
بِاِسْمٍ وَاحِدٍ وَهُوَ خَبَرُهَا قَبْلَهٗ نَحْوُ قَوْلِهِمْ
كَانَ الْاَمْرُ وَكَانَتِ الْقِصَّةُ اَيْ وَقَعَ
الْاَمْرُ وَوَقَعَتِ الْقِصَّةُ وَهٰذِهٖ تُسَمَّى
التَّامَّةَ الْمُكْتَفِيَةَ وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ
كَانَ اِذَا جَعَلْتَهٗ عِبَارَةً عَمَّا مَضٰى مِنَ
الزَّمَانِ اِحْتَاجَ اِلٰى خَبَرٍ لِاَنَّهٗ دَلَّ عَلٰى
الزَّمَانِ فَقَطْ تَقُوْلُ كَانَ زَيْدٌ عَالِمًا
فَاِذَا جَعَلْتَهٗ عِبَارَةً مِنْ حَدُوْثِ الشَّيْءِ

اور کان ان افعال سے ہے جو اسم کو رفع
اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مصدر کون
کیان۔ کینونۃ ہے۔ کبھی کان زائدہ ہوتا ہے
اور اس کا اسم اور خبر کوئی نہیں ہوتا اور نہ ہی
اس کا عمل ہوتا ہے۔ جیسے شاعر کا قول
ابی بکر کے سردار بڑھ گئے۔ خالص
گھوڑوں پر۔ اور کبھی زائدہ ہوتا ہے اور
تاکید کے معنے دیتا ہے۔ زید چلتا ہے
کان تامہ بھی ہوتا ہے جو بمعنے ثبت
ہے۔ اللہ ہے اور اس کے ساتھ کوئی
نہیں اور کان کے معنے حدث کے بھی
اور جاء کے بھی اور حضر کے بھی ہیں۔
فرمایا اگر ہو تنگدست اور بمعنے وقع
کے جیسے جو چاہا اللہ نے ہو پڑا اور جو
نہ چاہا نہ ہوا۔ اسمیں صرف ایک اسم
ہوتا جو اسکی خبر ہوتا ہے اور اس سے
اگلا کہنا تھا ایک امر اور تھا قصہ یعنی بات
واقع ہوگئی واقع ہوگیا قصہ اور اسکا نام رکھا
جاتا تامہ مکتفیہ اور کہا جوہری نے کان جبکہ
مراد لے تو اس سے گذرا ہوا زمانے سے محتاج
ہوگا طرف خبر کے اسلئے کہ دلالت کرتا ہے
زمانے پر فقط کہے گا تو تھا زید عالی اور
اور جب مراد لے تو کسی چیز کے بعد ہونے

کَهْف

کَهْفٌ - اَلْکَهْفُ اَلْغَارُ فِی الْجَبَلِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَهْفِ الایة وَجَمْعُ الْکَهْفِ کُهُوْفٌ

کَهْف

کَهْفٌ۔ کہف اس غار کو کہتے ہیں جو پہاڑوں میں ہوتی ہو کہا اللہ تعالیٰ نے ان اصحاب الکہف الایۃ اور جمع کہف کی کہوف ہے

کَهْل

کَهْلٌ - اَلْکَهْلُ مِنَ الرِّجَالِ مَا زَادَ عَلٰی ثَلَاثِیْنَ سَنَةً اِلٰی اَرْبَعِیْنَ وَقِیْلَ مِنْ ثَلَاثٍ وَثَلٰثِیْنَ اِلٰی تَمَامِ الْخَمْسِیْنَ وَقَدْ اِکْتَهَلَ التَّاجِرُ وَاکْهَلَ اِذَا بَلَغَ الْکُهُوْلَةَ فَصَارَ کَهْلًا (نهایه) وَقَالَ الرَّاغِبُ اَلْکَهْلُ مِنْ مَخْطَهُ الشَّیْبُ قَالَ تَعَالٰی وَکَلِّمِ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَکَهْلًا وَاکْتَهَلَ النَّبَاتُ اِذَا شَاطَ الْیُبُوْسَةَ مُشَارَفَةَ الْکَهْلِ لِلشَّیْبِ (راغب)

کَهْل

کَهْلٌ۔ آدمیوں سے جو بڑھ جاوے اوپر تیس سال کے تا چالیس تک اور کہا گیا تیئیس سے تا پچاس تک اور تحقیق اکتہل الرجل اور کاہل جب پہونچے کہولت کو پس ہوگیا کہل (نہایہ) اور کہا راغب نے کہل من فرط الشیب سے کہا اللہ تعالیٰ نے اور کہل اور صالحین سے اور اکتہل النبات جب ظاہر ہوجاوے خشکی مشارفۃ الکہل للشیب الخ

کَهَنَ

کَهَنٌ - اَلْکَهَنُ هُوَ الَّذِیْ یُخْبِرُ بِالْاَخْبَارِ الْمَاضِیَةِ الْخَفِیَّةِ بِضَرْبٍ مِنَ الظَّنِّ وَالْعَرَّافُ الَّذِیْ یُخْبِرُ بِالْاَخْبَارِ الْمُسْتَقْبَلَةِ عَلٰی نَحْوِ ذٰلِکَ وَیَکُوْنُ هٰذَانِ الصِّنَاعَتَانِ مِنَ الْبَشَرِ مَبْنِیَّیْنِ عَلَی الظَّنِّ الَّذِیْ یُخْطِیُٔ وَیُصِیْبُ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ اَتٰی عَرَّافًا اَوْ کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ وَیُقَالُ کَهَنَ فُلَانٌ کَهَانَةً اِذَا تَعَاطٰی ذٰلِکَ وَکَهَنَ اِذَا تَخَصَّصَ بِذٰلِکَ وَتَکَهَّنَ تَکَلَّفَ ذٰلِکَ قَالَ تَعَالٰی کَمَا هِنَّ اَوْ مَجْنُوْنٌ

کَهَن

کَهَنٌ۔ کاہن وہ ہے جو خبر دیتا ہے خبریں گذری ہوئیں چھپی ہوئیں ساتھ کسی ظن کے اور عراف وہ جو خبر دیتا ہے ساتھ خبروں آئیوالیوں کے اس طریقے پر اور ہونگی یہ دو صفتیں مبنی اوپر ظن کے وہ جو کبھی کبھی جا جاتے ہیں اور کبھی ہو نچتا . . . . . کہا علیہ السلام نے جو کوئی ہے عراف یا کاہن کے پاس پس تصدیق کرے اوسکی جو کچھ اس نے کہا پس تحقیق کیا اس نے کفر اس چیز کے جو کہ اتارا گیا اوپر ابی القاسم کے اور کہا جاتا ہے کہن فلان کہانۃ جب اسپر ہیں دیتے ہیں اور کہن جبکہ خاص ہو ساتھ اس کے۔ اور تکہن بمعنے تکلف کیا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے کاہن یا مجنون

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اَیْ لَمْ يَزَلْ
عَلٰى ذٰلِكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ هٰذَا كَانَ
لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى كَانَ مِنْ اَجْهَارِ الْجَبَلِ اَلْمِ
وَالْمِسْكَانَةُ الْخُضُوْعُ وَالذِّلَّةُ قَالَ
فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ
قَالَ ابْنُ الْاَنْبَارِيِّ فِيْهِ قَوْلَانِ اَحَدُهُمَا
اَنَّهٗ مِنَ التَّكْيِيْنَةِ وَاَصْلُهٗ اِسْتِكْيَنَ
اِفْتِعَلَ مِنْ سَكَنَ فَمُدَّتْ فَتْحَةُ الْكَافِ
بِاَلِفٍ وَالثَّانِيْ اِنَّهٗ اِسْتِفْعَالٌ مِنْ
كَانَ يَكُوْنُ اَهْ وَالتَّكَوُّنُ التَّحَرُّكُ
عَنِ ابْنِ الْاَعْرَابِيِّ قَالَ وَتَقُوْلُ الْعَرَبُ
لِلْبَعْيِضِ لَا كَانَ وَلَا تَكَوَّنَ اَیْ لَا خُلِقَ
وَلَا تَحَرَّكَ اَیْ مَاتَ (تاج) كُوْبٌ
اَلْكُوْبُ قَدَحٌ لَا عُرْوَةَ لَهٗ وَجَمْعُهٗ
اَكْوَابٌ قَالَ تَعَالٰى بِاَكْوَابٍ كُوْرٌ
قَالَ تَعَالٰى اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اَیْ ذَهَبَ
ضَوْءُهَا وَنُوْرُهَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى يُكَوِّرُ
اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى
اللَّيْلِ هُوَ مِنَ التَّكْوِيْرِ وَاللَّفِّ وَالْلَّيِّ
اَیْ اَنَّ يَدْخُلَ هٰذَا عَلٰى هٰذَا اِقْبَالًا
وَاِدْبَارًا وَفِيْ هٰذَا مِنْ ذٰلِكَ وَبِالْعَكْسِ

اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان یعنی ہمیشہ
اسپر ہے، اور قول اللہ تعالیٰ کا تحقیق یہ تمہارے
لئے جزا ہے اور ہے کوشش تمہاری قدر کیگئی
اور قول اللہ تعالیٰ کا ہے مزاج اسکا ذجبیل الز
اور اسکانۃ جو ہے وہ خضوع اور ذلت ہے
کہا اللہ تعالیٰ نے پس نہ گڑگڑائے واسطے رب
اپنے کے اور تضرع کی کہا ابن انباری نے اسمیں
دو قول ہیں ایک انمیں کہ وہ مکینۃ سے ہے
اور اصل اسکا تسکن بروزن افتعل پر ہے سکن سے
پس لنبا کیا گیا قاف کا فتحہ ساتھ الف کے اور
دوسرا کہ وہ استفعال سے کان یکون اھ اور تکون
کے معنے تحرک ہیں ابن اعرابی سے کہا اور کہتے ہیں
عرب واسطے بعض والے کے نہ تھا اور نہ ہوا
یعنی نہ پیدا کیا اور نہ حرکت کی یعنی مرگیا (تاج)

كُوبٌ **كُوبٌ**۔ کوب جو ہے وہ لوٹا ہے نہیں ہے قبض
اسکے لئے اور جمع اسکی اکواب ہے۔ کہا اللہ تعالیٰ نے باکواب
كُوْرٌ **كُوْرٌ** کیا اللہ تعالیٰ نے جبکہ سورج کورت یعنی
چلی جائیگی روشنی اسکی اور نور اسکا اور اللہ تعالیٰ کا قول
یکور اللیل علی النہار اور یکور النہار علی اللیل وہ بھی
تکویر اور لف اور لی سے ہے یعنی یہ کہ داخل ہوا یہ
اوپر اس کے اور کہا جاتا ہے زیادہ ہے
اسمیں اس سے اور بالعکس

بها سوء وقوله تعالى كاد يزيغ قلوب منهم اى قارب وهم ولم يفعل وكاد وضعت لمقاربة شئ فعله او لم يفعل وقال اللغويون كدت افعل ومعناه فعلت بعد ابطاء قال الازهرى وهو كذلك وشاهده قوله تعالى فذبحوها وما كادوا يفعلون ومعناه ذبحوها بعد ابطاء لبعد وجدان البقر عليهم وقوله اكاد اخفيها معناه اريد اخفيها فكما جاز ان يوضع يريد موضع يكاد فى قوله تعالى يريد ان ينقض فلذلك اكاد قال الجوهرى الالف فى اخفيها للازالة نحو شكى زيد فاشكيته اى ازلت شكايته والمعنى اكاد ازيل خفاءها اى اقارب اظهارها وذلك انه اخبر بانيانها مجملة فالمقاربة منه حيث اظهارها اجمالا وعدم وقوع المستفاد من اكاد من حيث التفصيل وقوله تعالى لم يكد يراها اى لا رؤية قمة ولا مقاربة لها كاس الكاس الاناء بما فيه

ساتھ اس کے بدی کو اور اس کا کہنا قریب ہے کہ ہوجائیں دل ایک گروہ کے انمیں سے یعنی قریب ہیں اور وہ اور نہ کیا اور کا دبنایا گیا ہے واسطے مقاربت شئی کے کہا اس نے یا نہ کیا اور کہا لغت والوں نے قریب ہوں میں کہ کروں اور معنی اس کے کیا میں نے پیچھے دیر کے کہا ازہری نے اور وہ اسیطرح اور مشاہدہ کیا اس کا اللہ کا کہنا پس ذبح کیا انہوں نے اسکو اور نہیں قریب تھے کہ کرتا اور معنی اسکی ذبح کیا انہوں نے اسکو بعد دیر کے واسطے عذر پانے کے انپر اور اسکا قول قریب ہوں میں چھپاؤں گا اسکے پس اسیطرح اکاد کہا جوہری نے ہمزہ فی اخفیہا واسطے ازالہ کے ہے جیسے شکی زید پس میں نے اسکی شکایت کو دور کیا یعنی دور کیا اسکی شکایت کو اور معنے قریب ہوں میں دور کردوں اسکی خفا کو یعنی قریب ہوں میں ظاہر کردوں اسکو اور یہ اسواسطے کہ اس نے خبر دی ہے اسکی اجمالی جملہ پس مقاربت بلحاظ اسکے ظاہر کرنا ہے اس کا مجمل طور پر اور نہ واقع ہونا مستفاد کا اکاد سے بلحاظ اسکو تفصیل ہے اور اسکا قول نہ قریب تھا کہ دیکھے اسکو یعنی نہ دیکھا اس کا اسجگہ اور نہ نزدیک میں واسطے کے

کاس ۔ کاس برتن ہے ساتھ اسکے جسمیں

وَقَالَ وَلَا يَقُوْلُ كَاهِنٌ	اور کہا اور نہ قول کاہن کا ہے
بَابُ الْكَافِ حَرْفُ الْيَاءِ	کاف کا باب حرف یاء کے ساتھ
كَيْدٌ - اَلْكَيْدُ ضَرْبٌ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَقَدْ يَكُوْنُ مَحْمُوْدًا وَمَذْمُوْمًا وَكَذٰلِكَ الْاِسْتِدْرَاجُ وَالْمَكْرُ (مفردات) وَفِي اللِّسَانِ اَلْكَيْدُ اَلْمَكْرُ وَكُلُّ شَيْءٍ تُعَالِجُهُ فَاَنْتَ تَكِيْدُهُ وَالْكَيْدُ الْاِحْتِيَالُ وَالْاِجْتِهَادُ وَبِهٖ سُمِّيَتِ الْحَرْبُ كَيْدًا وَالتَّدْبِيْرُ بِبَاطِلٍ اَوْ بِحَقٍّ اھ قَالَ تَعَالٰى كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ وَقَالَ اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَدَاةُ الْكَيْدِ لَامٌ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ اِمْلَاءٌ وَاِمْهَالٌ اَلْمُؤَدِّىْ اِلَى الْعِقَابِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا (مفردات) وَقَوْلُهٗ لَاَكِيْدَنَّ كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ فَحَضَّ الْخَائِنِيْنَ تَنْبِيْهًا اَنَّهٗ قَدْ يَهْدِىْ كَيْدَ مَنْ لَّمْ يَقْصُدْ بِكَيْدِهٖ خِيَانَةً وَقَوْلُهٗ فَكِيْدُوْنِ كَيْدًا اَىْ يَحْتَالُوْنَ لَكَ اِحْتِيَالًا وَلِذَا سُمِّيَتِ الْحَرْبُ كَيْدًا لِاِحْتِيَالِ النَّاسِ فِيْهَا وَمِثْلُهٗ قَوْلُهُمْ فَلَانٌ يَكِيْدُنِىْ اَىْ يَحْتَالُ اِلٰى اَمْرِىْ وَقَوْلُهٗ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ اَىْ لَاَدْبِيْرَنَّ	**كَيْدٌ** - کید قسم ہے احتیال سے اور تحقیق ہوتا ہے کبھی محمود اور مذموم اور اسیطرح استدراج اور مکر (مفردات) اور لسان میں کید جو ہے مکر اور ہر ایک شے علاج کرے تو پہر اس کا کید ہے اور احتیال اور اجتہاد اور ساتھ نام کہی ہے حرب کیدا اور تدبیر ساتھ باطل اور ساتھ حق اور کہا اللہ تعالیٰ نے اسیطرح تدبیر کی ہم نے واسطے یوسف اور کہا تحقیق تدبیر میری مضبوط ہے اور کہا بعض ان کے نے مراد لیا ساتھ کید کے عذاب کو اور صحیح تحقیق وہ ڈھیل دینا اور مہلت دہ جو پہونچاتی ہے طرف عذاب کے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے سوا اسکے نہیں ہم مہلت دیتے انکو تو بڑھا ویں وہ بدکاریاں (مفردات) اور اسکا کہنا نہیں مگر تحقیق تدبیر خیانت کرنیوالوں کی پس خاص کیا خیانت کرنیوالوں کو تنبیہ کو طور پر بیشک تحقیق کبھی راہ پاتی ہے تدبیر خیانت نہ مقید کرے ساتھ تدبیر اسکو خیانت سے اور اسکا کہنا پس تدبیر کرو تم میرے لئے تدبیر کرنا کو یعنی حیلہ کرتے ہیں جیسا کہ تم کرو اور اسواسطے نام رکھی گئی ہے لڑائی کید واسطے حیلہ کرنے لوگوں کے ہمیں اور مثال اسکی اور اللہ تعالیٰ کا کہنا پس تدبیر کرو مجھ سے یعنی حیلہ کرو بیچ کام میرے کو اور اسکا کہنا

كَيْدٌ

إلى كيف ما صح أن يجاء على به تقول كيف ما تفعل أفعل

كيل

كيل الطعام يقال كلت له الطعام إذا توليت ذلك له وكلته الطعام إذا أعطيته كيلا وكلت عليه أخذت منه كيلا قال تعالى إذا كالوهم أو وزنوهم وقال وإذا كالوهم أو وزنوهم وذلك إن كانت مخصوصا بالكيل فحث على تحري العدل في كل ما وقع فيه أخذ ودفع وقوله أوفوا لنا الكيل وقوله تعالى كيل بعير أي مقدار حمل بعير

كوى

يقال كويت الدابة بالنار كيا قال تعالى فتكوى بها جباههم وعلة تفعل الشيء وكيلا لا يتقاضاه تحو توفي له تعالى كيلا تكون دولة

كاف

الكاف للتشبيه والتمثيل قال تعالى مثلهم كمثل معناه وصفهم لوصفهم وقوله كالذي يتفق الاية فإن ذلك ليس بتشبيه وإنما هو تمثيل كما يقول النحويون مثلا قال اسم كقولهم زيد أي شأنه قولك زيد والتمثيل أثر من التشبيه لأن كل تمثيل تشبيه وليس كل تشبيه تمثيلا

الی کیف کے جو صحیح ہو یہ گذر جائے ساتھ اس کے

کیل

تو کہتے ہو کسطرح تو کریگا میں کروں گا کیل۔ کیل طعام کیل طعام ہے کہا جاتا ہے اپ نے اس کو کیل طعام کو جب تو والی ہوگا یہ اس کے لئے اور اپ دیا تو نے اس کو طعام جب دے تو اس کو ماپ کر اور اکلتہ علیہ اخذت منہ کیلا۔ کہا اللہ تعالیٰ نے جب وہ ماپ کر لیتے ہیں لوگوں سے اور کہا اور جب ماپ کر دیتے ہیں انکو اور یہ اگر ہے مخصوص ساتھ کیل کے پس ترغیب ہے اوپر ڈھونڈنے عدل کے ہر اس کے جو واقع ہو اسمیں لینا اور دینا اور اس کا کہا پورا کردے ہیں اور اس کا کہنا اونٹ کا بہا یعنی مقدار

کوی

بوجھ اونٹ کا کوی کہا جاتا ہے کویت الدابۃ بالنار کیا کہا اللہ تعالیٰ نے پس داغ لگایا جاویگا ساتھ اس کے انکا ماتھوں اور کی علت ہے واسطے کسی شے کے کرنے کے

کاف

اور کیلا واسطے ٹالنے کے جیسے اللہ تم کا کہنا تو کہ نہ دوبھر کاف۔ کاف واسطے تشبیہ اور تمثیل کے ہے کہا اللہ تعالیٰ نے مانند مثال انکی کی مانند مثال صفت اسکو بیان کیا انہوں نے بیان کرنا اسکی کو اور اسکا کہنا مانند اس شخص کے جو خرچ کرتا ہے الایۃ تحقیق ہم تشبیہیں اور سوا اس کے نہیں کہ وہ تمثیل جیسے کہتے ہیں نحوی مثلاً پس اسم مانند کہنے تیرے زید یعنے مثال اسکی تیرے کہنا تیرا زید اور تمثیل بہت سے تشبیہ سے۔ اس لئے ہر ایک تمثیل تشبیہ ہے اور نہیں ہر ایک تشبیہ تمثیل۔

مِنَ الشَّرَابِ وَهِيَ مُؤَنَّثَةٌ قَالَ تَعَالٰى
مِنْ كَاسٍ كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا وَقَالَ
وَكَاسٍ مِنْ مَعِينٍ وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ
لَا يُسَمَّى الْكَاسُ كَاسًا اِلَّا وَفِيهِ الشَّرَابُ
وَقِيلَ هُوَ اِسْمٌ لَهُمَا عَلَى الْاِئْتِلَافِ
وَالْاِجْتِمَاعِ وَالْجَمْعُ كُؤُسٌ وَقَدْ تُتْرَكُ
الْهَمْزَةُ تَخْفِيفًا وَالْكَيْسُ جَوْدَةُ الْقَرِيحَةِ
وَكَاسَ الرَّجُلُ وَالْكَيْسُ اِذَا وَلَدَ اَوْلَادًا
اَكْيَاسًا كَيْفَ كَيْفَ اِسْمٌ مُبْهَمٌ غَيْرُ
مُتَمَكِّنٍ وَاِنَّمَا حُرِّكَ اٰخِرُهُ لِاِلْتِقَاءِ السَّاكِنَيْنِ
وَبُنِيَ عَلَى الْفَتْحِ دُوْنَ الْكَسْرِ لِكَانَ الْبَاءِ
قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَهُوَ لِلْاِسْتِفْهَامِ
عَنِ الْاَحْوَالِ تَقُوْلُ كَيْفَ زَيْدٌ شَاْبٌّ
سَوْآءٌ عَنْ صِحَّتِهِ وَسِقْمِهِ وَعُسْرِهِ
وَيُسْرِهِ قَالَ تَعَالٰى كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ
عَهْدٌ وَقَالَ وَكَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا
وَقَالَ كَيْفَ وَاِنْ يَظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ وَقَوْلُهُ
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ قِيلَ هُنَا كَيْفَ
عَلٰى جِهَةِ التَّوْبِيخِ فَلَا اِنْكَارَ وَالتَّعَجُّبُ
وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اَيْ كَيْفَ يَفْعَلُوْنَ وَالْعَامِلُ تَكْتَفِي
بِكَيْفَ عَنْ ذِكْرِ الْفِعْلِ مَعَهَا لِكَثْرَةِ
وُرُوْدِهَا فِي كَلَامِهِمْ وَاِنْ ضُمَّتْ

کچھ پینے کی چیز ہوتی ہے اور یہ مونث ہے کہا اللہ
نے کاسوں سے ہو ملاوٹ اسکی زنجبیل کی اور
کہا اور کاس معین سے اور کہا ابن اعرابی
نہیں نام رکھا جاتا کاس کا کاسا مگر اسمیں پینے کی چیز ہوتی ہے اور
کہا گیا وہ
نام ہے واسطے ان دونوں کے اور پر انفراد کے
اور اجتماع کے اور جمع کؤس ہے اور کبھی چھوڑ جاتا ہے
ہمزہ تخفیف کے طور پر اور کیس جودۃ القریحۃ
اور کاس الرجل اور اکیس جب جنے اولاد اکیاسا
کیف۔ کیف اسم مبہم ہے غیر متمکن ہے اور انہیں کو
حرکت دیا جاتا ہے آخر اس واسطے لینے دو ساکنوں کے
اور مبنی ہوتا ہے فتح پر سوا کسرہ کے واسطے جانچنے
کہا جوہری نے اور وہ جو ہے واسطے استفہام کے حوالتوں کے
کہیگا تو کسطرح ہے زید چاہتا ہے تو سوال صحت اور
سقم سے اور عسر یسر سے کہا اللہ تعالیٰ نے کسطرح ہو
واسطے مشرکوں کے عہد اور کہا اللہ کسطرح ہدایت کرتا ہے
اللہ کسی قوم کو اور کہا کسطرح اور اگر وہ غالب ہوں تم پر
اور اللہ تعالیٰ کا قول کسطرح کفر کرتے ہو تم ساتھ اللہ کے کہا گیا
اسجگہ کیف وہ پر طرز توبیخ کے اور انکار کے اور تعجب کے اور
اللہ کا قول پس کیا حال ہوگا جبکہ قبض کرینگے ہیں انکی جان
ملائکہ یعنی کسطرح کرتے ہیں اور کفایت کرتی ہیں ساتھ کیف کے
کسی کلام کے ذکر سے ساتھ اسکے واسطے کثرت کے اور
ورود کہا اسکو اسکی کلام میں اور اگر ملائے تو

لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَقَالَ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا وَجُعِلَ اللِّبَاسُ مَا يُغَطِّيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مِنْ قَمِيْصٍ فَلِذٰلِكَ جُعِلَ النِّكَاحُ لِبَاسًا لِمَا سَاغَ مِنْ حَيْثُ يَمْنَعُهُ وَيَصُدُّهُ عَنْ تَعَاطِي الْقَبِيْحِ قَالَ تَعَالٰى هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ وَجُعِلَ التَّقْوٰى لِبَاسًا عَلٰى طَرِيْقِ التَّشْبِيْهِ وَالتَّشْبِيْهِ تَصْوِيْرُ الشَّيْءِ بِصُوْرَةِ مَا وَذٰلِكَ بِحَسَبِ مَا يَقُوْلُوْنَ تَدَرَّعَ فُلَانٌ الْفَقْرَ وَلَبِسَ الْجُوْعَ قَالَ تَعَالٰى وَلِبَاسُ التَّقْوٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ مِنَ اللَّبْسِ اَيِ السَّتْرُ وَاَصْلُ اللَّبْسِ سَتْرُ الشَّيْءِ وَيُقَالُ ذٰلِكَ فِي الْمَعَانِيْ يُقَالُ لَبِسْتُ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ قَالَ وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ وَقَالَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَقَالَ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ وَيُقَالُ فِي الْاَمْرِ لِبْسَةٌ اَيِ الْتِبَاسٌ وَمَا بِسْتُ الْاَمْرَ اِذَا رَاوَلْتَهٗ وَمَا لَبِسْتُ فُلَانًا اَيْ خَالَطْتُهٗ وَفِيْ فُلَانٍ مَلْبِسٌ اَيْ مُسْتَمْتَعٌ قَالَ الشَّاعِرُ

لَا يُعْدِمُ الْمَغِيْبَ طُوْلَ عُمُرٍ وَمَلْبَسًا

لَبَنٌ مَعْرُوْفٌ قَالَ تَعَالٰى وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ وَقَالَ لَبَنًا خَالِصًا وَجَمْعُ اللَّبَنِ اَلْبَانٌ۔ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ اللَّامِ وَحَذْفَ التَّاءِ

لباس چھپاتا ہے تمہاری بد یوں کو اور کہا پھینکیں گے کپڑے۔ اور بنایا اس نے لباس کو جو ڈھانکا جاتا ہے ساتھ اسکے انسان بری چیز سے پس اسلئے بنایا خاوند کو واسطے بیوی اسکی کے لباس بلحاظ اس کے کہ روکتا ہے اسکو اور روکتا ہے قبیح بات کو آدمی سے کہا اللہ تعالیٰ نے وہ لباس ہیں تمہارے لئے اور تم ہو لباس انکا اور کیا تقوی کو لباس اور رستے جسمیت اور تشبیہ کو تصویر ہیا اسکے لئے اور یہ بلحاظ اسکو کہ وہ کہتے ہیں پہن لیا فلانے نے فقر کو اور پہن لیا جوع کو کہا اللہ تعالیٰ نے اور لباس تقوی اور کہا بعض انکے نے لبس سے ہے یعنی ڈھانک اور اصل لبس ڈھانکنا ایک چیز کا ڈھانکنا اور کہا جاتا ہے یہ بیچ معانی کے کہا جاتا ہے ڈالا میں نے اس پر امر اس کا کہا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ ملا دیتے ہم انپر جو وہ ملاتے ہیں اور ملاتا ہو حق کو ساتھ باطل اور کہا نہیں ملایا انہوں نے اپنے ایمانوں کو اور کہا جاتا ہے بیچ ایک بات کے ملانا میں نے یعنی پہن لیا۔ اور دور کیا میں نے بات کو جب دور کرے تو اس کو اور لابست فلانا یعنی ملا دیا میں نے اسکو اور فی فلان ملبس یعنی متمتع کہا شاعر نے اور نہیں عیب پڑتا ہے کے طول عمر اور ملباس میں۔

لَبَنٌ۔ لبن معروف کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہریں دودھ سے اور کہا دودھ خالص اور جمع لبن کی البان ہے نہیں ذکر کیا ہم نے باب لام اور حرف تا کا

کتاب اللام

باب اللام حرف الباء

لام کا باب حرف باء کے ساتھ

لُبّ ۔ اَللُّبُّ اَلْعَقْلُ الْخَالِصُ مِنَ الشَّوْبِ وَسُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ خَالِصُ مَا فِي الْاِنْسَانِ مِنْ مَعَانِيْهِ كَاللُّبَابِ وَاللُّبِّ مِنَ الشَّيْءِ وَقِيْلَ مَا دَلَّ مِنَ الْعَقْلِ فَكُلُّ لُبٍّ عَقْلٌ وَلَيْسَ كُلُّ عَقْلٍ لُبًّا وَلِهٰذَا عَلَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْاَحْكَامَ الَّتِي لَا يَدْرُكُهَا اِلَّا الْعُقُوْلُ التَّامَّةُ بِاُولِي الْاَلْبَابِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ اُولُوا الْاَلْبَابِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ

لُبّ ۔ لب عقل خالص ہے ملاوٹ سے بچا ہوا اور نام رکھا جاتا ہے ساتھ اس کے واسطے ہونے اسکے خالص جو انسان میں اسکے معانی سے ہوتا ہے مانند لباب اور لب کسی چیز سے اور کہا گیا جو بوجھ جائے عقل سے پس ہر ایک لب عقل ہے اور نہیں ہر ایک عقل لب ۔ اور ساتھ اس کے لگایا ہے اللہ تعالیٰ نے احکام کو وہ جو نہیں سمجھتے انکو مگر عقل زکی ساتھ اولی الالباب کے مانند کہنے اسکے کہ اور جو دیا جائے حکمت پس تحقیق دیا گیا تا قول اسکے اولی الباب اور مانند اسکے آیات کے ہے

لُبِثَ ۔ يُقَالُ لَبِثَ بِالْمَكَانِ اَقَامَ بِهٖ مُلَازِمًا لَهٗ قَالَ تَعَالٰى قُلْتُ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ وَقَالَ قُلْتُ سِتِّيْنَ وَقَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ وَقَالَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً وَقَالَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ

لُبِث ۔ لبث کہا جاتا ہے ٹھہرا مکان میں ٹھہرا اس میں چھٹ کر کہا اللہ تعالیٰ نے پس ٹھہرا انہیں ہزار سال اور کہا پس ٹھہرا میں کئی سال اور کہا کتنا ٹھہرے تم کہا انہوں نے ٹھہرے ہم ایک دن یا بعض حصہ دن کا اور کہا نہیں ٹھہرے مگر شام کے وقت اور کہا نہیں ٹھہرے بیچ عذاب ذلت کے

لُبَدٌ ۔ قَالَ تَعَالٰى لَبَدًا يَّكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا اَوْ جَمَاعَاتٍ يَعْضُدُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَقَوْلُهٗ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا اَيْ كَثِيْرًا جَمَعْتُهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ

لُبَد ۔ قریب ہیں کہ ہو جائیں اسپر جمے ہوئے یعنی جماعتیں بعض انکی اوپر بعض کے اور اسکا کہنا ہلاک کیا میں نے مال کو بہت

لَبُوْس ۔ اَللِّبَاسُ وَاللَّبُوْسُ مَا يُلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ يَعُمُّ السِّلَاحَ قَالَ

لَبُوس ۔ اللباس اللبوس وہ جو پہنا جاتا ہے کپڑوں سے واسطے ڈھانکنے کے کہا اللہ تعالیٰ نے

وَقَوْلُهٗ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ
اَعْجَمِیٌّ اَیْ یَمِیْلُوْنَ اِلَیْهِ وَیُشِیْرُوْنَ
اِلَیْهِ . . . . . وَقَدْ یُقَالُ
اِلَیْهِ مِنْ لَحَدَ اِذَا حَادَ عَنِ الطَّرِیْقِ
وَعَدَلَ وَالْمُلْتَحَدُ الْمَعْدِلُ الَّذِیْ یَمِیْلُ
اِلَیْهِ اللَّاحِیْ قَالَ تَعَالٰی مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ
اَیْ اِلْحَادٌ یَظْلِمُ وَالْبَاءُ زَائِدَةٌ وَقِیْلَ
اَلْاِلْحَادُ اَلْمَیْلُ عَنْ قَانُوْنِ الْاَدَبِ
وَمَفْعُوْلُ یُّرِدْ مَحْذُوْفٌ وَبِاِلْحَادٍ وَ
بِظُلْمٍ صِفَتَانِ لَهٗ اَیْ وَمَنْ یُّرِدْ اَمْرًا
بِاِلْحَادٍ وَبِظُلْمٍ لَحْفٌ۔ اَلْلُّحْفُ اَلْاِلْحَاحُ
فِی السُّؤَالِ قَالَ تَعَالٰی لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ
اِلْحَافًا اَیْ اِلْحَاحًا لَحِقَ فِی اللُّغَةِ اِنَّ
عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ بِكَسْرِ الْحَاءِ اَیْ
لَاحِقٌ وَالْفَتْحُ اَیْضًا صَوَابٌ قَالَهُ الْجَوْهَرِیُّ
وَغَیْرُهٗ وَلَحِقْتُهٗ مِنْ بَابِ تَعِبَ لُحَاقًا
بِالْفَتْحِ اَدْرَكْتُهٗ قَالَ تَعَالٰی لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ
وَیُقَالُ اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدًا وَ لَحِقَهُ الْغُرْمُ
لَازِمَةٌ وَمِنْهُ لَحِقَهُ الْاِثْمُ اَلْعُقُوْقُ
اَلذُّنُوْبُ وَالْاِلْحَاقُ اَلْاِدْرَاكُ وَاسْتَلْحَقَهٗ
اَیْ دَعَاهُ وَتَلَاحَقَتِ الْاَشْیَاءُ اَیْ لَحِقَ
بَعْضُهَا بِبَعْضٍ لَحْمٌ اَلْمَلْحَمَةُ الْمَعْرَكَةُ

اور اس کا کہنا زبان وہ جو مائل کرتے ہیں طرف
اسکی عجمی یعنی جھکتے طرف اسکی اور اشارہ کرتے اسکی طرف
کرنے ہیں پڑا گیا یلحدون الیہ لحد جبکہ تیز ہو نامانے
رستے سے اور پھرنا ہے ملتحد بچا ہے وہ جو
جھکتے ہیں طرف اس کے لاجی کہا اللہ تعالیٰ نے
اپنے سوائے اس کے جائے پناہ اور
اللہ تعالیٰ کہنا اور جو ارادہ کرے اسمیں الحاد
کا ساتھ ظلم یعنی الحاد ساتھ ظلم اور باز زائدہ ہے
کہا گیا الحاد المیل قانون ادب سے اور مفعول یرد
محذوف اور بالحاد اور بظلم دو وصفیں ہیں اسکی
لئے یعنی جو ارادہ کرے کسی بات کا ساتھ الحاد
اور ظلم کے لحف ۔ ملحف الحاح کرنا سوال
میں کہا اللہ تعالیٰ نہیں مانگتے لوگوں سے چمٹ کر
یعنے چمٹ کر لحق دعا میں تحقیق عذاب تیرا
ساتھ کفار کے ملنے والا ہے بکسر حا یعنے لینے
والا ہے اور فتح بھی صواب کہا اسکو جوہری نے
اور سوا اس کے اور واسطے خفیف ہونے اسکے
کے باب تعب لحاقا ساتھ فتح کے پایا اسکو جو کہا پس کیوں
لم یلحقوا بہم اور کہا گیا الحقت بہ کذا اور لحقہ الغرم
لازم کیا اسکو اور اسی سے ہے لحقہ الاثم العقوق الذنوب
اور الحاق کے معنے پالینا اور استلحقہ یعنی بلایا
اسکو اور تلاحقت الاشیاء یعنی ملگیا بعض انکا
ساتھ بعض کے لحم ۔ ملحمہ معرکہ کو کہتے ہیں

لحف دوم

لحق

لحم دوم

	وَالثَّاءِ لِيَكُوْنَ مَحْلُوْمًا	اور ثاء کو تاکہ معلوم ہو
	بَابُ اللَّامِ حَرْفُ الْجِيْمِ	**لام کا باب حرف جیم کے ساتھ**
لَجَجٌ	لَجَجٌ - اَلتَّجَاجُ اَلتَّمَادِیْ وَالْعِنَادِ فِیْ تَعَاطِی الْفِعْلِ اَلْمَذْجُوْرِ عَنْهُ وَقَدْ لَجَّ فِی الْاَمْرِ يَلِجُّ لَجَاجًا قَالَ تَعَالٰی لَلَجُّوْا فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ وَقَالَ بَلْ لَجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَنُفُوْرٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی فِیْ بَحْرٍ لُجِّیٍّ بِضَمِّ لَامٍ وَقَدْ تُكْسَرُ وَتُشَدِّدُ جِيْمٌ . . . . اَلْعَظِيْمُ مَنْسُوْبٌ اِلَى اللُّجَّةِ وَهِیَ مُعْظَمُ الْبَحْرِ وَمِنْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً	لَجَجٌ - لجاج لگنے ہونے اور عناد بیجا رہنے کا زجر ہوئے کے اس سے تحقیق ضد کی اس نے بات میں ضد کرتا ہے ضد کرنیکو کہا اللہ تعالیٰ نے البتہ اوگے میں اپنی سرکشی میں اندھے ہوئے اور کہا بلکہ اڑے ہیں بیچ زیادتی اور نفرت کے اور اسکا کہا بیچ دریا کے ٹھاٹھیں ساتھ ضم لام کے اور کبھی کسرہ دیا جاتا ہے اور تشدید جیم یعنی بڑی منسوب الی اللجۃ اور وہ بڑی بحر اور اس سے گمان کیا اس کو دریا
	بَابُ اللَّامِ حَرْفُ الْحَاءِ	**لام کا باب حرف حاء کے ساتھ**
لَحْدٌ	لَحْدٌ اَللَّحْدُ بِالْفَتْحِ فَالسُّكُوْنِ كَفَلْسٍ وَالضَّمُّ لُغَةٌ وَهُوَ الشَّقُّ فِیْ جَانِبِ الْقَبْرِ وَالْجَمْعُ لُحُوْدٌ كَفُلُوْسٍ وَجَمْعُ الْمَضْمُوْمِ اللَّحَدُ كَقُفْلٍ وَاَقْفَالٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی يُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَائِهٖ اَیْ يَمِيْلُوْنَ فِیْ صِفَاتِهٖ اِلٰی غَيْرِيَّاتٍ وَصَفَ بِهٖ نَفْسَهٗ لَيْسَ يُعْوَتُ لَهُ الشَّرِيْكُ وَالصَّاحِبَةُ وَالْوَلَدُ . .	لَحْدٌ لحد فتح کے ساتھ پس سکون مانند فلس اور ضم لغت اور وہ پہاڑنا قبر کا ایک طرف اور جمع لحود مانند فلوس اور جمع مضموم اللحد مانند قفل اور اقفال اور اللہ تعالیٰ کا کہنا جھکتے ہیں اس کے ناموں میں یعنے جھکتے ہیں اسکی صفات میں طرف غیر اس کے جو وصف کیا ساتھ اس کے اپنی جان کے پس پکارتے ہیں اس کے لئے شریک اور صاحبہ اور ولد . . . .
	. . . . .	. . . . .
	. . . . .	. . . . .
	. . . . .	. . . . .

لدد

لَدَدٌ قَالَ تَعَالٰی وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ
اَیْ شَدِیْدُ الْعَدَاوَةِ وَالْجَدَلِ اَلِدَّ الْمُسْلِمِیْنَ
مِنْ قَوْلِهِمْ رَجُلٌ اَلَدُّ بَیِّنُ اللَّدَدِ یَعْنِیْ
شَدِیْدُ الْخُصُوْمَةِ وَجَمْعُ الْاَلَدِّ لُدٌّ
قَالَ تَعَالٰی وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا لُدٌّ
لُدٌّ اَخَصُّ مِنْ عِنْدَ لِاَنَّهٗ یُبْدِیْ عَلٰی
اِبْتِدَاءِ نِهَایَةٍ نَحْوُ اَقَمْتُ عِنْدَهٗ
مِنْ لُدْنِ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِلٰی غُرُوْبِهَا فَیُوْضَعُ لُدْنَ مَوْضِعَ نِهَایَةِ الْفِعْلِ
وَقَدْ یُوْضَعُ مَوْضِعَ عِنْدَ فِیْمَا حُکِیَ
یُقَالُ اَصَبْتُ عِنْدَهٗ مَالًا وَلُدْنَهٗ مَالًا
قَالَ بَعْضُهُمْ لُدْنَ اَبْلَغُ مِنْ عِنْدَ وَاَخَصُّ

لدن

لدی

لدد ۔ کہا اللہ تعالےٰ اور وہ بڑا جھگڑالو ہے
یعنے سخت ہے عداوت میں اور جدال واسطے
مسلمانوں کے ان کے قول سے رجل الد بین
لدود یعنے سخت ہے جھگڑے میں اور جمع
الد کی لد کہا اللہ تعالیٰ نے اور ڈراوے تو اس کے
قوم جھگڑالو کو لدن لدن اخص ہے عند سے
اس لئے دلالت کرتا ہے اوپر ابتداء نہایت کی مانند
اقمت عندہ من لدن طلوع الشمس الی غروبہا پس
رکھا جاتا ہے لدن جا بجا نہایت فعل کے اور کبھی
رکھا جاتا ہے جا بجا عند کے بیچ اسکی حکایت کرتے ہوئے
کہا جاتا ہے اصبت عندہ مالا اور لدنہ مالا
کہا بعض انکے لدن ابلغ ہے عند سے اور خاص ہے

قَالَ تَعَالٰی مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا وَقَالَ مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً وَقَالَ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا وَقَالَ مِنْ لَّدُنْهُ
سُلْطَانًا لَدَی لَدَی یُقَارِبُ لَدُنْ
قَالَ تَعَالٰی لَدَی الْاَبْوَابِ لَمْ نَدْرِ بَابُ اللَّامِ
وَحُرُوْفُ الدَّالِ وَالتَّاءِ لِیَکُوْنَ مَعْلُوْمًا

کہا اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے عذرا اور کہا تیری
طرف سے رحمت اور کہا ہمارے طرف علم اور کہا تیرے طرف
سے دلیل لدی لدی قریب لدن کے ہے
کہا اللہ تعالیٰ نے نزدیک دروازے کے ہم نہیں جانتے
باب اللام اور حرف دال اور تا تاکہ معلوم ہو

بَابُ اللَّامِ حَرْفُ التَّاءِ

لام کا باب حرف زا کے ساتھ

لتب

لَتَبٌ اَلَازِبُ الثَّابِتُ شَدِیْدُ اللُّزُوْمِ
قَالَ تَعَالٰی اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ اَیْ مُمْتَزِجٍ مُتَمَاسِكٍ یَلْزَمُ
بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ لَزَمَ لُزُوْمًا وَلَزَامًا وَلِزَامًا وَلَزَمًا وَلَزِمَ طُوْلَ تَلْبِیَتِهٖ
وَالْفِعْلُ لَازِمٌ یَلْزَمُ وَالْفَاعِلُ لَازِمٌ وَالْمَفْعُوْلُ بِهٖ مَلْزُوْمٌ وَالْمَفْعُوْلُ فِیْهِ مَلْزُوْمٌ

لتب ۔ لازب ثابت شدید ثبوت کہا اللہ تعالیٰ نے ہم نے
زب یعنی ملی ہوئی متماسک لپٹی ہوئی بعض اسکی بعض کو لزام
لزوم ایک شے کا دوسرا اور اسکا ہمیشہ رہنا اور فعل لازم ہے اور
فاعل لازم اور مفعول بہ ملزوم اور مفعول فیہ ملزوم کہا گیا لزام لشتی ملزوم کو

وَقِيْلَ اَلْوَاقِعَةُ الْعَظِيْمَةُ فِى الْفِتْنَةِ وَالْجَمْعُ
مَلَاحِمُ وَاللَّحْمُ مِنَ الْحَيَوَانِ مَعْرُوْفٌ
يُجْمَعُ عَلَى اللُّحُوْمِ وَلُحَانٍ بِالضَّمِّ وَلِعَامٍ
بِالْكَسْرِ وَاللِّحَامُ الَّذِىْ يَبِيْعُ اللَّحْمَ قَالَ
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ
الْخِنْزِيْرِ الْاٰيَةَ وَاَلْحَمْتُكَ فُلَانًا اَمْكَنْتُكَ
مِنْ شَتْمِهٖ وَثَلْبِهٖ وَذٰلِكَ لِتَسْمِيَتِهِ
الْاِغْتِيَابَ وَالْوَقِيْعَةَ بِاٰكِلِ اللَّحْمِ نَحْوُ
قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ
لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا لَحَنَ قَالَ تَعَالٰى وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِىْ لَحْنِ الْقَوْلِ اَللَّحْنُ اَلْمَيْلُ عَنْ
جِهَةِ الْاِسْتِقَامَةِ يُقَالُ لَحَنَ فُلَانٌ فِىْ
كَلَامِهٖ اِذَا مَالَ عَنْ صَحِيْحِ النُّطْقِ وَاللَّحْنُ
وَاحِدُ الْاَلْحَانِ وَاللُّحُوْنُ اللُّغَاتُ وَمِنْهُ
الْحَدِيْثُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ
وَاللَّحْنُ بِالتَّحْرِيْكِ اَلْفِتْنَةُ وَهُوَ مَصْدَرٌ
مِنْ بَابِ لَعِبَ وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ وَلَعَلَّ
بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ اَىْ اَفْتَنُ
وَاَلْحَنُ اَلْخَطَاءُ فِى الْاِعْرَابِ
يُقَالُ فُلَانٌ لَحَّانٌ اَىْ يُخْطِئُ لَمْ نَذْكُرْ
بَابَ اللَّامِ وَحَرْفَ الْخَاءِ لِيَكُوْنَ
مَعْلُوْمًا

اور کہا گیا واقعہ عظیم فتنہ میں اور جمع ملاحم اور
لحم حیوان سے معروف ہے اور جمع کیا
جاتا ہے اور لحوم کے اور لحان ساتھ ضم کے
اور لحام ساتھ کسرہ کے اور لحام وہ جو بیچتا ہے
لحم کو کہا اللہ تعالےٰ نے حرام کیا گیا تم پر مردار
اور دم اور لحم خنزیر الایۃ اور الحمتک فلانا امکنتک
امکنتک من شتمہ وثلبہ اور یہ مانند نام غیبت
اور وقیعۃ کے ہے کہا جاتا ہے لحم کو مانند اللہ
کے کہنے کے کیا پسند کرتا ہے ایک تمہارا یہ
کہ کھائے گوشت اپنے بھائی کا مردار لحن کہا اللہ تعالےٰ نے
اور ضرور پہچانیگا تو انکو زمم قول میں اور لحن
جھکنا ہے جہت استقامت سے کہا جاتا ہے
لحن فلان فی کلامہ جب جھکتا ہے صحیح بات سے
اور لحن واحد الحان اور لحون کا لغات سے اور
اسی سے حدیث پڑھو قرآن کو لغت عرب کے ساتھ
اور لحن بالتحریک کے فتنہ کے معنے میں ہے اور
وہ مصدر باب لعب اور اسی سے ہے حدیث اور
شاید بعض تمہارے بہت نرم ہو دلیل میں بعض سے
یعنی افتن طرف اس کے اور لحن خطا ہے اعراب کے
کہا جاتا فلان لحان یعنے خطا کرتا ہے
نہیں ذکر کیا ہم نے باب لام اور حرف خاء
تاکہ معلوم ہو

بَابُ اللَّامِ حَرْفُ الدَّالِ

لام کا باب حرف خاء کے ساتھ

لُغَةٌ وَقَوْلُهُ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ أَيْ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ وَقَوْلُهُ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ فِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى اخْتِلَافِ اللُّغَاتِ وَإِلَى اخْتِلَافِ النَّغَمَاتِ فَإِنَّ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَغْمَةً مَخْصُوصَةً يُمَيِّزُهَا السَّمْعُ كَمَا أَنَّ لَهُ صُورَةً مَخْصُوصَةً يُمَيِّزُهَا الْبَصَرُ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ اللَّامِ مَا وَحَرْفَ الشِّينِ وَالصَّادِ وَالضَّادِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا

ایک لغت ہو اور اسکا کہنا پس سوائے اس کے نہیں کہ آسان کر دیا ہم نے اسکو ساتھ زبان تیری کے یعنے عام عربی کھلی کے اور اس کا کہنا واختلاف السنتکم اسمیں اشارہ ہے طرف اختلاف بولیوں کی اور طرف اختلاف نغمات کے پس تحقیق واسطے ہر ایک انسان کے لغت مخصوص ہے تمیز کرتی ہے اسکو سمع جیسے کہ تحقیق اسکے لئے صورۃ مخصوصہ تمیز کرتی ہے اسکو بصر نہیں ذکر کیا ہم نے باب لام اور حرف شین اور صاد اور ضاد تا کہ معلوم ہو

بَابُ اللَّامِ حَرْفُ الطَّاءِ

لام کا باب حرف طاء کے ساتھ

لُطْفٌ يُقَالُ لَطَفَ بِهِ وَلَهُ يَلْطُفُ لُطْفًا بِالضَّمِّ إِذَا رَفَقَ بِهِ وَأَنَا أَلْطُفُ بِهِ إِذَا أَرَيْتُهُ مَوَدَّةً وَرِفْقًا فِي مُعَامَلَةٍ وَهُوَ لَطِيفٌ بِهِنَا أَيْ رَفِيقٌ بِمُدَارَاتِهِ وَأَدَاةٌ تَعْدِيَتُهُ بِالْبَاءِ وَهُوَ الْمَشْهُورُ كَقَوْلِهِ تَعَالَى لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ وَجَاءَ مُعَدًّى بِاللَّامِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ وَفِي حَدِيثِ الْإِفْكِ وَلَا أَرَى مِنْهُ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَعْرِفُ مِنْهُ أَيِ الرِّفْقَ وَالْبِرَّ وَيُرْوَى بِفَتْحِ الطَّاءِ وَاللَّهُ لُغَةٌ فِيهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ لَطَفَ يَلْطُفُ وَتَابِعُوهُ قُلْتُ وَتَابَعَهُ لَحَظَ إِلَى قَوْلِ الْفَرَّاءِ فِي

لُطْف دینا

لُطْف ۔ کہا گیا لطف بہ اور واسطے اس کے مانند نصر لطفاً ساتھ ضم کے جب نرمی کرے ساتھ اس کے اور انا الطف بہ جب دکھیتو اسکو مودت کی ساتھ اس کے اور نرمی میں معاملہ میں اور وہ لطیف ہے ساتھ کسی امر کے یعنی رفیق مدارات اسکی واداۃ تعدیہ ساتھ باء اور مشہور مانند اللہ تعالیٰ کے کہنے کے مہربان ہے ساتھ بندوں اپنے کے اور آیا متعدی ساتھ لام مانند اللہ تعالیٰ کے کہنے کے ان ربی لطیف لما یشاء اور حدیث میں الافک ولا اری منہ اللطف الذی کنت اعرفہ یعنی نرمی اور نیکی اور روایت کیا گیا ساتھ فتح طاء اور لام لغت ہیں اور کہا ابن عباد لطف یلطف دنا یدنو میں کہتا ہوں اور گویا کہ لحاظ رکھا اس نے طرف قول فراء کے

وَلِزَامًا وَالْتِزَامَهُ وَأَلْتَمَهُ إِيَّاهُ فَالْتَزَمَهُ وَعَلَى ذَالِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ وَكَذَا قَوْلُهُ تَعَالَى وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَرَجُلٌ لَزَمَةٌ أَيْ يَلْزَمُ الشَّيْءَ فَلَا يُفَارِقُهُ وَاللِّزَامُ الْفَيْصَلُ جُثَّا وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَعَذَابٌ لَازِمٌ لَكُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا أَيْ عَذَابًا لَازِمًا لَكُمْ وَقَالَ النَّحَّاجُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَيْصَلًا وَقَالَ وَجَاءَ فِي التَّفْسِيرِ عَنِ الْجَمَاعَةِ أَنَّهُ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ وَسَنَنَالُ بِهِمْ فَإِنَّهُ لُزِمَ بَيْنَ الْقَتْلِ لِزَامًا أَيْ فَصْلًا (لسان) وَقَوْلُهُ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَمَعْنَاهُ لَكَانَ الْعَذَابُ لَازِمًا لَهُمْ فَأَخَّرَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اور لزوماً اور لازمہ ملازمۃ ولزاماً والتزمہ والزمہ ایاہ فالتزمہ اور اسیطرح اللہ تعالیٰ کا قول کہ ہم لازم ٹھہرائیں تمکو اسکی بارہ میں اور وہ اسطے اس کے برا سمجھتے ہو تا اور اسیطرح اللہ تعالیٰ کا کہنا اور لازم کر دیا انکو حکم تقویٰ کا اور تھے وہ احق اس سے اور اہل اس کا اور رجل لزمۃ یعنی یلزم الشیٔ فلا یفارقہ اور لزام فیصل اور اللہ تعالیٰ کا قول فقد کذبتم فسوف یکون لزاما یعنے عذاب لازم تمہارے لئے اور کہا زجاج نے کہا ابو عبیدہ نے فیصل اور کہا اور آیا ہے تفسیر کے جماعت سے یعنی دن بدر کا اور وہ جو ازاستھا کہ پس تحقیق لازم کیا گیا درمیان مقتولوں کے لازم کرنا یعنی فیصلہ (لسان) اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اور اگر نہ ہوتی بات پہلے تیرے رب سے البتہ ہوتا عذاب ضروری واسطے ان کے بہر ڈھیل دی انکو قیامت کے دن تک

بَابُ اللَّامِ حَرْفُ السِّينِ

لسن ۔ اللِّسَانُ الْجَارِحَةُ وَقُوَّتُهَا وَاللِّسَانُ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ وَالتَّذْكِيرُ أَكْثَرُ وَقَوْلُهُ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَعْنِي بِهِ حُبْسَةً فِي قُوَّةِ لِسَانِهِ فَإِنَّ الْعُقْدَةَ لَمْ تَكُنْ فِي الْجَارِحَةِ وَإِنَّمَا كَانَتْ فِي قُوَّتِهِ الَّتِي هِيَ النُّطْقُ بِهِ وَيُقَالُ لِكُلِّ قَوْمٍ لِسَانٌ وَلَسَنٌ وَبِكُلِّ اللُّغَاتِ

لام کا باب حرف سین کے ساتھ

لسن ۔ لسان جارحہ اور قوت اسکی اور لسان مذکر اور مونث ہوتی ہے اور تذکیر اکثر ہے اور اس کا کہنا عقدۃ من لسانی یعنی ساتھ اس کے قوت لسان سے پس ان عقدہ نہیں ہوتا جارحہ میں اور سوائے اسکی نہیں کہ ہوتا ہے بیچ قوت اسکی کہ وہ جو بولتی ہے اور کہا گیا واسطے ہر قوم کے لسان ہے اور لسن اور

كَنَصَرَ لُطْفًا إِذَا رَفَقَ وَالثَّانِي عَلَى أَنَّهُ
مِنْ لَطُفَ كَكَرُمَ لُطْفًا وَلَطَافَةً بِمَعْنَى
رَفَقَ وَقَالَ الْقُتَيْبِيُّ أَنَّهُمَا مُسْتَقِلَّتَانِ
قُلْتُ وَقَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي تَفْسِيرِهِ
اللَّطِيفُ هُوَ الَّذِي اجْتَمَعَ لَهُ الرِّفْقُ
فِي الْفِعْلِ وَالْعِلْمِ بِدَقَائِقِ الْمَصَالِحِ
وَإِيصَالِهَا إِلَى مَنْ قَدَّرَ لَهُ مِنْ
خَلْقِهِ اهـ وَاللَّطِيفُ مِنَ الْكَلَامِ مَا غَمُضَ
مَعْنَاهُ وَخَفِيَ وَاللُّطْفُ بِالضَّمِّ مِنَ اللَّهِ
تَعَالَى التَّوْفِيقُ وَالْعِصْمَةُ وَبِالتَّحِيَّةِ
الْإِسْمُ مِنْهُ ظَاهِرٌ كَالْعُبَابِ آتٍ
اللُّطْفُ مُحَرَّكَةً اِسْمٌ مِنَ الْأَلْطَافِ بِهِ
أَوْلَهُ وَالَّذِي فِي اللِّسَانِ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ
اِسْمٌ مِنَ الْأَلْطَافِ بَلَدًا إِذَا بَرَّهُ بِهِ
وَالْأَلْطَفُ لَهُ فِي الْمَسْأَلَةِ سَأَلَ سُؤَالًا
لَطِيفًا وَلَاطَفَهُ مُلَاطَفَةً أَتَى لَهُ
الْقَوْلَ وَتَلَاطَفُوا أَتَوْا صُلُوحًا جَارِيَةٌ
لَطِيفَةُ الْخَصْرِ إِذَا كَانَتْ ضَامِرَةَ الْبَطْنِ
وَهُوَ لَطِيفُ الْجَوَانِحِ وَهُوَ لَطِيفُ يَلْطُفُ
لِاسْتِنْبَاطِ الْمَعَانِي وَاللُّطْفُ بِالضَّمِّ
جَمْعُهُ أَلْطَافٌ كَقُفْلٍ وَأَقْفَالٍ وَاللَّطِيفَةُ
مِنَ الْكَلَامِ الدَّقِيقَةُ جَمْعُهَا لَطَائِفُ
وَلَطَائِفُ اللَّهِ أَلْطَافُهُ وَقَدْ لَطَفَ بِهِ

مانند نصر کے لطفاً جب رفق اور دوسرے اوپر
اس کے کہ وہ لطف سے مانند کرم کے لطفاً و لطافۃ
بمعنے رفق اور کہا قیومی نے کہ وہ دونوں مستقل ہیں
میں کہتا ہوں اور کہا ابن اثیر نے اپنی تفسیر میں
لطیف وہ ہے جو اکٹھی ہوتی ہیں واسطے زمیلیا
فعل اور علم میں ساتھ باریک مصالح کے اور پہنچانے
اسکو کے طرف اسکے جسکی اندازہ کیا اسکے لئے اسکی مخلوق
سے اہ اور اللطیف من الکلام ما غمض معنے اسکے اور
خفی اور لطف ساتھ ضم کے اللہ کیطرف سے توفیق
اور عصمت اور ساتھ تحریک کے اسم اس سے ظاہر
اس کا مانند عباب کے تحقیق لطف اسم من الطف
اول اور وہ لسان میں ہے اور اس کے تحقیق وہ
اسم ہے الطف سے اسیطرح جب نیکی کرے ساتھ
اسکے اور نرمی کی اسکے لئے سوال میں یعنی سوال سوال کرنا
نرم اور اپسیں نرمی کی بات کرنیمیں اور ایکدوسرے سے مہربانی کی
اور جاریہ لطیفۃ الخصر جبکہ ہو تنگ بطن
والی اور لطیف الجوانح وہ لطیف
یلطف واسطے استنباط معانی کے
اور لطف ساتھ ضم کے جمع اسکی
الطاف مانند قفل اور اقفال اور
اور لطیفۃ کلام دقیق سے جمع اسکی
لطائف اور لطائف اللہ کے تحفے
مہربانیاں اسکی اور اس نے مہربانی کی اس سے

وَاللّٰهُ اَدْنٰی مِنْ وَرِیْدِیْ وَاَلْطَفُ۔ وَلَیْسَ کَمَا ذَهَبْتُمْ بِهٖ مَعْنَاهُ وَاَلْطَفُ اِلَیَّ تَنَاوَلَ وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِیِّ لَطَفَ فُلَانٌ لِفُلَانٍ یَلْطُفُ اِذَا رَفَقَ لُطْفًا وَیُقَالُ لَطَفَ اللّٰهُ لَكَ اَیْ اَوْصَلَ اِلَیْكَ مُرَادَكَ بِلُطْفٍ وَرِفْقٍ وَاَمَّا لُطْفُ الشَّیْءِ لُطْفًا بِالضَّمِّ عَلٰی غَیْرِ قِیَاسٍ وَلَطَافَةً عَلَی الْقِیَاسِ فَمَعْنَاهُ صَغُرَ وَدَقَّ فَهُوَ لَطِیْفٌ وَیُقَالُ عُوْدٌ لَطِیْفٌ اِذَا كَانَ غَیْرَ جَافٍّ وَاللَّطِیْفُ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاسْمٌ مِنْ اَسْمَائِهٖ وَمَعْنَاهُ فِی الْقَامُوْسِ اَلْبَرُّ بِعِبَادِهٖ اَیِ الْمُحْسِنُ اِلٰی خَلْقِهٖ بِاِیْصَالِ الْمَنَافِعِ اِلَیْهِمْ بِرِفْقٍ وَلُطْفٍ اھ وَقَالَ اَبُوْعُمَرَ وَاللَّطِیْفُ الَّذِیْ یُوْصِلُ اِلَیْكَ اِرْبَكَ فِیْ رِفْقٍ اَوِ الْعَالِمُ بِخَفَایَا الْاُمُوْرِ وَدَقَائِقِهَا قُلْتُ اَللَّطِیْفُ اِسْمٌ مِنْ اِسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَ الرَّفِیْقُ بِعِبَادِهٖ الَّذِیْ یُوْصِلُ اِلَیْهِمْ مَا یَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ فِی الدَّارَیْنِ وَیُهَیِّئُ لَهُمْ مَا یَتَسَبَّبُوْنَ بِهٖ اِلَی الْمَصَالِحِ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ وَمِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُوْنَ قَالَ تَعَالٰی وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَ فِی التَّاجِ قَالَ شَیْخُنَا مَا صِلَتُهٗ قُلْتُ لَطُفَ اَوْ صَلَ اللَّطِیْفُ قِیْلَ اَوَّلُ مَنْ لَطُفَ

اور اللہ قریب ہے اور میری رگ گلو سے اور ملائمت اسکو جو سمجھا اس نے بلکہ معنے اس کے اور ہیں جو تم نے سمجھا پھر فکر کیا اور کہا ابن اعرابی نے لطف فلان بفلان یلطف جبکہ نرمی کی اس نے نرمی کرتا اور کہا جاتا ہے لطف اللہ لک یعنی ملایا تیرے لئے مراد تیری کو ساتھ مہربانی اور نرمی کے اور اما لطف الشیٔ مانند کرم لطفا ساتھ ضم کے اور پر غیر قیاس کے اور لطافت اوپر قیاس کے پس معنی اسکو چھوٹا ہوا اور باریک ہوا پس وہ لطیف ہوا اور کہا جاتا ہے عود لطیف جب خشک نہ ہو اور لطیف صفت ہے اللہ کی صفتوں سے اور نام ہے اللہ کے ناموں سے اور معنی اسکو قاموس میں نیک سلوک بندے اپنے محسن طرف مخلوق اپنی ساتھ دینے منافع کو انکی طرف ساتھ مہربانی اور لطف کے اھ اور کہا ابو عمر لطیف وہ جو پہونچاتا ہے طرف تیری حاجت کو بیچ نرمی کے یا عالم ساتھ چھپے ہوئے امروں کے اور دقائق انکے سے میں کہتا ہوں لطیف اسم ہے اللہ کے اسماء سے اور وہ مہربان ہے ساتھ بندوں اپنے کو وہ جو پہونچاتا ہے طرف انکے جو فائدہ اٹھاتے ہیں ساتھ اسکو دارین میں اور تیار کرتا ہے انکے لئے جو نسبت کرتے ساتھ اسکو طرف مصالح بلحاظ اس کے کہ نہیں جانتے اور جہاں سے کہ نہیں گمان کرتے کہا اللہ تعالیٰ اور وہ لطیف خبیر ہے کہا تاج میں کہا شیخ ہمارے حاصل اسکا دو قول ہیں اپنی حاصل لطیف کہا گیا اول لطف سے

لعن

وَقَالَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَا عِيبَ يَتَ لَعْنٌ وَاللَّعْنُ
اَلطَّرْدُ وَالْاِبْعَادُ عَلَى سَبِيلِ السَّخَطِ وَذٰلِكَ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْاٰخِرَةِ عُقُوبَةٌ وَفِي
الدُّنْيَا اِنْقِطَاعٌ مِنْ قَبُولِ رَحْمَتِهٖ وَتَوْفِيقِهٖ
وَمِنَ الْاِنْسَانِ دُعَاءٌ عَلٰى غَيْرِهٖ قَالَ تَعَالٰى
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ وَقَالَ اِنَّهَا
اِنْ لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَالَ لُعِنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَقَالَ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰعِنُونَ لَعَلَّ لَعَلَّ طَمَعٌ وَاِشْفَاقٌ
وَقَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ اِذَا وَرَدَ لَعَلَّ مِنَ اللّٰهِ
وَاجِبٌ وَفَسَّرَ بَعْضُهُمْ اِذَا وَرَدَ مِنَ الْمَوَاضِعِ
اَنَّ الطَّمَعَ وَالْاِشْفَاقَ لَا يَصِحُّ عَلَى اللّٰهِ
تَعَالٰى وَلَعَلَّ وَاِذَا كَانَ سَمْعًا فَاِنَّ ذٰلِكَ
يَقْتَضِي فِي كَلَامِهِمْ تَارَةً طَمَعَ الْمُخَاطَبِ
وَتَارَةً طَمَعَ الْمُخَاطِبِ وَتَارَةً طَمَعَ
غَيْرِهِمَا فَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيمَا ذَكَرَ عَنْ
قَوْمِ فِرْعَوْنَ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ قَدْ
طَمَعٌ مِنْهُمْ وَقَوْلُهٗ فِي فِرْعَوْنَ لَعَلَّهٗ
يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى فَاِطْمَاعٌ لِمُوسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ هَارُونَ وَمَعْنَاهُ
فَقُولَا لَهٗ قَوْلًا لَيِّنًا رَاجِيَيْنِ اَنْ يَتَذَكَّرَ
اَوْ يَخْشٰى وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ
بَعْضَ مَا يُوحٰى اِلَيْكَ اٰيٰى يَنْفُضُ بِكَ اَنَّا

اور کہا وما بینہما لاعیبین لعن ۔ لعن دھکانا
اور دور کرنا ناراضگی کے طور پر اور یہ اللہ کی
طرف سے آخرت میں عذاب اور دنیا میں کسی
جانا اسکی قبول رحمت اور توفیق سے اور انسان
سے دعا اوپر غیر کے کہا اللہ تعالیٰ نے خبردار
اللہ کی لعنت ظالموں پر اور کہا یا نیچوں تحقیق
اللہ کی لعنت ہو اسپر اللہ کہا لعنت کئے گئے جو کافر
ہوئے بنی اسرائیل سے اور کہا اور لعنت کرینگے
انکو لعنت کرنیوالے لعل ۔ لعل طمع اور شفقت ہے اور
ذکر کیا بعض مفسرین نے تحقیق اللہ کیطرف سے
واجب ہے اور تفسیر کیگئی ہے بہت جگہوں
میں تحقیق طمع اور شفقت نہیں صحیح ہوتے
اللہ تعالیٰ پر اور لعل اگرچہ طمع ہے پس تحقیق یہ چاہتا
ہے انکی کلام میں کبھی طمع مخاطب کے لئے اور
کبھی طمع مخاطب کے لئے اور کبھی طمع غیر ان
دونوں کے پس اللہ تعالیٰ کا کہنا بیچ اسکے جو ذکر
کیا گیا قوم فرعون سے شاید کہ ہم پیروی کریں ساحروں
پس طمع ہے انکی اور اللہ کا کہنا فرعون کے بارے
میں شاید وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جاوے پس طمع
دنیا ہے واسطے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ساتھ ہارون کے معنی
اسکے پس کہو واسطے باب نرم امید کرنیوالی یہ کہ نصیحت
پکڑے یا ڈرے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا پس شاید تو
چھوڑنیوالا ہے بعض وہ چیز جو وحی کیجاتی ہے تیری طرف یعنی گاہ تو

لعل

کعنی فھو ملطوف بہ اور لطاف مانند شداد کثیر لطف اور لطاف ساتھ کسر کے جمع لطیف کیجائے مانند کریم اور کرام	یعنی فھو ملطوف بہ وَاللَّطَّافُ کَشَدَّادٍ اَلْکَثِیْرُ اللُّطْفِ وَاللِّطَافُ بِالْکَسْرِ جَمْعُ لَطِیْفٍ کَکَرِیْمٍ وَکِرَامٍ
لام کا باب حرف ظاء کے ساتھ	بَابُ اللَّامِ حَرْفُ الظَّاءِ
لظی ۔ النظی ۔ چنگاڑ سے خالص اور تحقیق البتہ الفہ مارا آگ نے اور بھڑک پڑی کہا اللہ تعالیٰ نے نارا تلظی یعنی تتلظی ونظی غیر مصروف نام ہے جہنم کا ۔ کہا اللہ تعالیٰ نے تنفیف سکی جہیم	لَظًی اَللَّظٰی اَللَّھَبُ الْخَالِصُ وَقَدْ تَظَیْتُ النَّارَ وَتَلَظَّتْ قَالَ تَعَالٰی نَارًا تَلَظّٰی اَیْ تَتَلَظّٰی وَلَظٰی غَیْرُ مَصْرُوْفَۃٍ اِسْمُ لِجَھَنَّمَ قَالَ تَعَالٰی اِنَّھَا لَظٰی
لام کا باب حرف عین کے ساتھ	بَابُ اللَّامِ حَرْفُ الْعَیْنِ
لعب ۔ لعب وہ ہے جو بیہودہ کیا جاتا ہے نفع کا اور مترتب ہوتا ہے اس پر حسرت اور ندامت دنیا میں اور آخرت میں اور کہا راغب اصل معنی لعب کے اور کھیلنا پھرنے والے کو کہتے ہیں اور قد لعب یلعب لعبا یعنی یہ بڑا لعاب اسکو اور لعب فلان جب ہو کام اس کا تغیر قاصد ساتھ اس کے متقضی صحیح نہیں یلعب لعبا کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں یہ حیوانی دنیا کی مگر کھیل اور تماشا ہے اور کہا لھوا ولعبا اور کہا وھم یلعبون ۔ الخ اور کہا جاتا ہے واسطے اس شخص کے جو کام کرتا ہے کام کرنا اور نہیں پایا جاتا اسپر نفع سوائے اسکے نہیں کہ تو کھیل کرنیوالا ہے اور صحیح اسکی لاعب ہے کہا اللہ تعالیٰ	لَعِبٌ اَللَّعِبُ ھُوَ الَّذِیْ لَا یُحَقِّبُ نَفْعًا وَتَتَرَتَّبُ عَلَیْہِ الْحَسْرَۃُ وَالنَّدَامَۃُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَقَالَ الرَّاغِبُ اَصْلُ اللَّعِبِ اللَّھْوُ وَھُوَ الْبُرَاقُ الَّذِیْ یَلْعَبُ وَقَدْ لَعِبَ یَلْعَبُ لَعِبًا اَیْ سَارَ سَیْرًا یَلْعَبُ بِہٖ وَلَعِبَ فُلَانٌ اِذَا کَانَ یَفْعَلُ فِعْلًا غَیْرَ قَاصِدٍ بِہٖ مَقْصَدًا صَحِیْحًا یَلْعَبُ لَعِبًا قَالَ تَعَالٰی وَمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ وَقَالَ لَھْوًا وَّلَعِبًا وَقَالَ وَھُمْ یَلْعَبُوْنَ اھ وَیُقَالُ لِمَنْ عَمِلَ عَمَلًا وَلَا یُجْدِیْ عَلَیْہِ نَفْعًا اِنَّمَا اَنْتَ لَاعِبٌ وَجَمْعُہٗ لَاعِبُوْنَ قَالَ تَعَالٰی اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ

لظی

لعب

بلغاءہ ای یصلونہا ومنہ قیل للکلام الذی یلھج بہ فرقۃ فرقۃ لغۃ قال الجوھری واللغۃ اشتقاقہا من یلغی باللسر واصلہا لغوۃ کعزۃ ویجمع علی لغات اھ ومنہ سمعت لغاتہم ای اختلاف کلامہم

بلغاء یعنی ساتھ اندازے اس کے کے کہا گیا واسطے کلام کے وہ جو بولتا ہے ساتھ اس کے فرقہ فرقہ لغۃ کہا جوہری نے اور لغت مشتق یعنی بکسر اور اصل اس کا لغوۃ مانند غرفۃ اور جمع کئی لغات پر الخ اور اس سے سمعت لغاتہم یعنے اختلاف انکی کلام کا

باب اللام حرف الفاء

لام کا باب حرف فا کے ساتھ

لفف ۔ قال تعالی جئنا بکم لفیفا ای منضما بعضکم الی بعض وقولہ وجئت الفافا ای التف بعضہا ببعض لکثرۃ الشجر وکذلک قولہ والتفت الساق بالساق **لفت** یقال لفتہ عن کذا ای صرفتہ عنہ قال اجئتنا لتلفتنا ای تصرفنا **لفح** قال تعالی تلفح وجوہہم النار ای تحرق وجوہہم **لفظ** اللفظ بالکلام مستعار من لفظ الشیء من الفم ولفظ الساحل للشیء قال تعالی ما یلفظ من قول **لفی** الفیت وجدت قال تعالی والفیا سیدھا وقال بل نتبع ما الفینا علیہ اٰباءنا ای وجدنا

لفف ۔ قال تعالی۔ جئنا بکم لفیفا یعنے لے ہوئے بعض تمہارے طرف بعض کے اور اللہ تعالی کا کہنا وجمعت الفافا یعنی ملا ہوا بعض انکا ساتھ بعض کے واسطے کثرت درختوں کے اور اسیطرح اللہ تعالی کا کہنا التفت الساق بالساق **لفت** یقال لفتہ عن کذا یعنی پھیرا اس کو اس سے کہا ۔ اجئتنا لتلفتنا یعنے پھیرتا ہے ہمکو **لفح** قال تعالی تلفح وجوہہم النار یعنی جلاویگی آگ منہ انکے **لفظ** ۔ لفظ ساتھ کلام کے استعارہ کیا گیا ہے لفظ شئے کے منہ سے اور لفظ الرجی الدقیق کہا اللہ تعالی نے ما یلفظ من قول **لفی** الفیت معنے پایا میں نے کہا اللہ تعالی نے اور وانت طیبے اور کہا بل نتبع ما الفینا علیہ اباءنا یعنی پایا ہے

باب اللام حرف القاف

لام کا باب حرف قاف کے ساتھ

ذالک وقولہ اذالک قولہ تعالیٰ تباخع نفسک وقولہ تعالیٰ لعلکم تفلحون آی اذکروا اللہ راجین الفلاح لما قال فی صفۃ المؤمنین یرجون رحمتہ ویخافون عذابہ

ساتھ تیرے یہ اور اوپر اس کے اللہ کا کہنا شاید تو کمزور کرنیوالا ہے اپنی جان کو اور اللہ کا کہنا شاید تم کمزور ہو جاؤ یعنے اذکروا اللہ کو امید کرنیوالے فلاح کی جیسے کہ کہا مومنوں کی صفت میں امید کرتے ہیں اسکی رحمت کی اور ڈرتے ہیں اسکو عذاب سے

باب اللام حرف الغین

لام کا باب حرف غین کے ساتھ

لغوب لغا لغو

لغوب اللغوب التعب والنصب قال وما مسنا من لغوب لغا اللغو من الکلام ما لا یعتد بہ وھو الذی یورد عن رویۃ فکر فیجری مجری اللغا وھو صوت العصافیر وتحوھا من الطیور وقد یسمی ما لا یعتد بہ من الکلام قبیح لغوا قال تعالیٰ لا یسمعون فیھا لغوا وقال عن اللغو معرضون ویستعمل اللغو فی ما یعتد بہ وسمہ اللہ اللغو فی الایمان آی ما لا عقد علیہ وذالک ما یجری وصلا بالکلام بصاب من العادۃ قال لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم وقولہ تعالیٰ لا تسمع فیھا لاغیۃ آی لغوا فجعل اسم الفاعل وصفا للکلام نحو عاذبۃ وقیل لما لا یعتد بہ ولغی یلغا آی لجج بہ ولجج العصفور

لغب ۔ لغوب تھکان اور تکلیف کہا اللہ نے اور نہیں چھوا ہم کو کسی تکلیف نے لغا۔ لغو کلام سے جو نہ گنتی کیجاوے ساتھ اور وہ ہے جو دوڑتا لاعن رویۃ فکر پس چلتا ہے جاجا لغو کی اور وہ آواز عصفور اور مانند اس کے پرند وں سے اور تحقیق نام رکھا جاتا ہے ہر ایک کلام قبیح کا لغو کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں سنیں گے اسمیں لغو اور کہا لغو سے منہ پھیرنیوالا اور استعمال کیا جاتا ہے لغو بیچ اس چیز کے نہیں گنا جاتا ساتھ اسکے اور اس سے لغو ایمان میں یعنی جو نہیں عقد اس پر اور یہ جو چلتا ملنا واسطے کلام ساتھ ایک قسم عادت سے کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں پکڑتا تم کو اللہ لغو میں تمہاری قسموں سے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا نہیں سنیگا اسمیں کوئی لغو کی بات یعنی لغو پس بنایا گیا ہے اسم فاعل صفۃ واسطے کلام کے نحو عاذبۃ اور کہا گیا لما یعتد بہ اور لغی یلغا یعنی لہج بہ ولہج العصفور

آی تایعلمها ویوفق لها یا لاخذ
والقبول یقال تلقیت فلانا من فلان الکلام
آی اخذته وقبلته قال تعالی فتلقی
آدم من ربه کلمات وقوله اذ تلقونه
بالسنتکم آی یروی بعضکم عن
بعض یقال تلقیت عن فلان الحدیث
آی اخذته عنه وقوله وانک لتلقی
القرآن آی تؤتاه وتلقنه من لدن
حکیم علیم وقوله فالتقی الماء علی امر
قد قدر یعنی ماء السماء والارض
والماء ههنا فی معنی الشیئین وفی
قراءة بعضهم فالتقی الماءان وقوله
لیوم التلاق آی یوم یلتقی فیه اهل
الارض والسماء او الاولون والاخرون
او الظالم والمظلوم او المعاد وعمله
او الارواح والاجساد وقوله تعالی
فالملقیات ذکرا فیه قیل هی الملائکة تلقی
الی الرسل من الله تعالی علی الانبیاء
والصلحاء وقوله اذ یتلقی المتلقیان
قیل هما الملکان الحافظان یا خذان
ما یتلفظ به وقوله یلقاء اصحب
النار آی یجاههم ومثله یلقاء مدة
وقوله من یلقاء یعنی من عنده

یعنی نہیں جانتا انکو اور توفیق دیتا ہے واسطے
ان کے ساتھ لینے کے اور قبول کے کہا جاتا ہے
تلقیت من فلان الکلام یعنی لیا میں نے اور قبول کیا
اسکو فرمایا فتلقی آدم من ربہ کلمات اور قول اسکا
اذ تلقونہ بالسنتکم یعنی روایت کرتے ہیں اسکو بعض
تمہارے بعض سے یقال تلقیت عن فلان الحدیث
یعنی لیا میں نے اس کو اس سے اور اسکا کہنا وانک لتلقی
القرآن یعنی لیتا ہے اسکو وتلقنہ من لدن حکیم
علیم اور اسکا کہنا فالتقی الماء علی امر قد قدر یعنی پانی
آسمان اور زمین کا اور پانی اسجگہ بیچ معنی
تثنیہ اور بیچ قرأت بعض انکی کے ہے فالتقی الماءان
وقولہ یوم التلاق یعنی وہ دن ہے کہ ملیں گے اس میں رہنے
اور سماوی یا پہلے اور آخری یا ظالم اور مظلوم
یا آدمی اور عمل اس کے یا روح اور بدن اور
اللہ تعالی کا کہنا فالملقیات ذکرا کہا گیا یہ ملائکہ
ہیں ڈالتے ہیں ذکر کو اللہ تعالی کیطرف سے
انبیاء اور صلحاء پر اور اللہ تعالی کا کہنا
اذ یتلقی المتلقیان کہا گیا وہ دو فرشتے
حفاظت کرنیوالے لینے والے جو
بولتا ہے ساتھ اس کے اور اللہ تعالی
کا کہنا تلقاء اصحب النار یعنے سامنے ان کے
اور مثل اس کے ہے تلقاء مدین اور
اللہ تعالی کا کہنا من تلقاء نفسی یعنی میرے طرف سے

لقب

لَقَبٌ اَللَّقَبُ اِسْمٌ يُسَمّٰى بِهِ الْاِنْسَانُ سِوٰى سِمَةِ الْاَوَّلِ وَبِنَاءً عَلٰى فِيْهِ الْمَعْنٰى بِخِلَافِ الْاَعْلَامِ وَلِهٰذَا تَعَانَقَ الْمَعْنٰى فِيْهِ قَالَ الشَّاعِرُ۔

وَقَلَّمَا اَبْصَرَتْ عَيْنَاكَ ذَا لَقَبٍ
اِلَّا وَمَعْنَاهُ اِنْ فَتَّشْتَ فِيْ لَقَبِهٖ

وَاللَّقْبُ ضَرْبٌ بِابِ ضَرَبَ عَلٰى سَبِيْلِ التَّشْرِيْفِ كَالْاَلْقَابِ السَّلَاطِيْنِ وَضَرْبٌ عَلٰى سَبِيْلِ التَّنْبِيْهِ اَيِ الذَّمِّ وَاِيَّاهُ قَصَدَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

لقح

لَقْحٌ يُقَالُ لَقِحَتِ النَّاقَةُ تَلْقَحُ لَقَاحًا وَلِقَاحًا وَكَذٰلِكَ الشَّجَرَةُ وَاللَّقِحُ النَّاقَةُ وَالرِّيَاحُ لَوَاقِحُ اَيْ ذَوَاتُ لِقَاحٍ

لقف

لَقْفٌ يُقَالُ لَقِفْتُ الشَّيْءَ اَلْقَفُهُ وَتَلَقَّفْتُهُ اَيْ تَنَاوَلْتُهُ بِالْفَمِ فِيْ سُرْعَةٍ وَكَذٰلِكَ تَنَاوَلْتُهُ بِالْفَمِ اَوِ الْيَدِ قَالَ تَعَالٰى فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ

لقم

لُقْمٌ لُقْمَانُ اِسْمٌ مَعْرُوْفٌ قَالَ تَعَالٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ

لقى

لَقِيَ قَالَ تَعَالٰى لِيُلْقِيَ فِيْ جَهَنَّمَ قِيْلَ اَلْخِطَابُ لِمَالِكٍ وَحْدَهٗ لِاَنَّ الْعَرَبَ تُاَمِّرُ الْوَاحِدَ وَالْجَمْعَ لِمَا تُاَمِّرُ الْاِثْنَيْنِ وَقَوْلُهٗ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

لَقَبٌ۔ لقب نام رکھتا ہے ساتھ اس کے انسان نام اس کے اول سے اور رعایت کیجاتی ہے اسمیں معنے کے بخلاف اعلام کے اور رعایت کرنا معنے کا اسمیں کہا شاعر نے اور تھوڑا دیکھا تیری آنکھوں نے صاحب لقب کو مگر اور معنے اس کے اگر تفتیش کرے اسکی لقب میں اور لقب دو قسم کے ہیں ایک قسم اوپر طریق تشریف کے مانند القاب بادشاہوں کے اور ایک قسم اوپر طریقے ہنر کے یعنی ذم اور اسی کا قصد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور مت پکارو ساتھ برے القابوں کے

لَقْحٌ۔ کہا جاتا ہے لقحت الناقۃ تلقح لقاحا ولقاحا اور اسیطرح شجرہ اور الفتح الناقۃ والریح السحاب کہا اللہ تعالیٰ نے اور بھیجا ہم نے ہوا لواقح یعنے ذوات لقاح

لَقْفٌ۔ کہا جاتا ہے لقفت الشیء الفقہ وتلقفتہ یعنے پکڑا اس کو ساتھ دانائی کے برابر ہے یہ اس کے پکڑانا اس کو ساتھ موہنہ کے یا ہاتھ کے کہا اللہ تعالیٰ نے پس اسوقت وہ نکل جاتا ہے جو وہ افترا بناتے ہیں

لُقْمٌ۔ لقمان اسم معروف ہے کہا اللہ تعالیٰ نے واذ اتینا لقمان الحکمۃ

لَقِيَ۔ فرمایا۔ ڈالدو یہ ہیم کہا گیا خطاب واسطے مالک کے خاص اسکو اسلئے کہ عرب کہتے ہیں واحد اور جمع جیسے کہ بولتے ہیں تین پر اور اسکا کہنا وما یلقیہا الا الذین صبروا

إِلَيْكَ قَوْلًا وَسَلَامًا وَكَلَامًا وَسَوْدَةً
قَالَ تَعَالَى تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ
وَقَالَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ وَقَالَ
وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
نَصَبًا أَيْ صَادَفْنَا وَلَنْ يَلْقَكَ قَوْلُهُ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ وَمُلَاقَاتُ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَهُ هُوَ الْقِيَامَةُ
وَعَنِ الْمَصِيرِ إِلَيْهِ قَالَ تَعَالَى وَاعْلَمُوا
أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَقَالَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ
وَاللِّقَاءُ الْمُلَاقَاةُ قَالَ تَعَالَى لَا يَرْجُونَ
لِقَاءَنَا وَقَالَ فَمُلَاقِيهِ وَقَالَ بِمَا
نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا أَيْ نَسِيتُمُ
الْقِيَامَةَ وَالْبَعْثَ وَالنُّشُورَ وَيُقَالُ
لَقِيتُهُ لَدَى إِذَا اسْتَقْبَلْتَهُ بِهِ قَالَ ثُمَّ
وَيَلْقَوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَقَالَ
وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَقَوْلُهُ
إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا فَإِشَارَةٌ
إِلَى مَا حُمِّلَ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالْوَحْيِ وَقَوْلُهُ
فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ أَيْ وَقَعُوا وَقَالَ أَلْقَى
فَأَلْقَاهَا فَتَلَقَّفُ تَبْتَلِعُهَا عَلَى آثَارِهِمْ
وَمَا جَعَلَهُمْ فِي حُكْمِ غَيْرِ الْمُخْتَارِينَ اهـ
لَمْ نَذْكُرْ بَابَ اللَّامِ وَحَرْفَ الْكَافِ وَاللَّامِ

اور کہا گیا ڈالا میں نے تیرے طرف قول اور سلام
اور کلام اور مودہ کو کہا اللہ تعالیٰ نے ڈالتے ہیں
طرف انکے دوستی کو اور کہا پس انہوں نے طرف انکے
بات کو اور کہا اور ڈالیں گے طرف اللہ کے اسدن
صلح اور اللہ تعالیٰ کا کہنا پایا ہم اس سفر سے
تعب کو یعنے پایا ہم نے اور اسیطرح اس کا کہنا
پہلے اس سے کہ تم اس کو اور ملاقات اللہ تعالیٰ
عزوجل کی مراد لینا ہے قیامت سے اور لوٹنے کی
طرف اس کے اور کہا اللہ تعالیٰ اور جان لو کہ تم ملنے
والے ہو اسکو اور کہا کہ وہ اللہ کو ملنے والے ہیں
اور لقاء کے معنے ملاقات کے ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں ڈرتے
ہماری ملاقات سے اور کہا پھر ملنے والا اور کہا ہم نے تم
لقاء یوم کم ہذا یعنے بھول بیٹھے تم قیامت کو اور
بعث اور نشور کو اور کہا جاتا ہے لا میں اس کو
اسطرح جب سامنے ہوئے تو اس کے کہا اللہ تعالیٰ
نے اور ڈالیں گے اسمیں تحفہ اور سلام اور ملنگی اور
تازگی اور سرور اور اللہ تعالیٰ کا کہنا بیشک
ہم عنقریب ڈالیں گے تجھ پر بات بوجھل پس اشارہ ہے
طرف اس کے جو اٹھایا نبوت سے اور وحی سے اور اس کا
کہنا فالقی السحرۃ یعنے گر پڑے اور کہا راغب نے
پس سوا اسکے نہیں کہا گیا القی تنبیہاً اوپر اس کے ہم
کہا ان سے اور نہیں کیا انکو بیچ حکم کے جو پسندیدہ ہیں
نہیں ذکر کیا ہم نے باب لام اور حرف کاف اور لام

تقضي وجهتها واتى لقاء بالكسر للذي
الجناء ومنه جلست تلقاء وتلقاء
وجهه اى حذاء وجهه وقوله تعالى
ولقد اتينا موسى الكتب فلا تكن في
مرية من لقائه قبل الكتب اسم
جنس والضمير في لقائه له وقيل
لموسى والتقدير من لقائك موسى
اياك ليلة الاسرى لانه قد روى
انه عليه الصلوة والسلام قال
رايت ليلة اسري بي الى السماء
موسى وقوله او القى السمع وهو
شهيد اى استمع كتاب الله وهو
شاهد القلب ليس بغافل ولا ساه
وقوله القاها الى مريم اى اوصلها
اليها والالقاء طرح الشيء حيث
تلقاه اى تراه ثم صار في التعارف
اسما لكل طرح قال تعالى القى السامري
وقال اما ان تلقي واما ان نكون
نحن الملقين وقال فليلقه اليم
بالساحل وقال واذا القوا فيها
وقال كلما القي فيها فوج وقوله
والقت ما فيها وتخلت فهو كقوله
واذا القبور بعثرت ويقال القيت

اور تلقاء ساتھ کسرہ اور مد کے مقابلہ اور اس
سے بیٹھا سامنے اس کے اور تلقاء وجہ یعنے
مقابلے اس کے اور اللہ کا کہنا اور ضرور
دیا ہم نے موسیٰ کو کتاب پس نہ ہو تو بیچ
شک کے اس کے ملنے سے کہا گیا کتاب
اسم جنس ہے اور ضمیر لقائہ لہ میں اس کے لئے
اور کہا گیا واسطے موسےٰ کے اور مقدر ہے ملنا تیرا
موسیٰ کو یا ملنا موسیٰ کا تجھے سو آج کی رات میں
اسلئے تحقیق روایت کیگئی ہے کہ وہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کہا دیکھا میں نے اس رات کہ سیر کرایا گیا میں طرف
آسمان کے موسیٰ اور اللہ کا کہنا او القی السمع
وہ شہید یعنے سنا اس نے اللہ کی کتاب کو
اور وہ شاہد قلب ہے غافل اور بھلانیوالا نہیں اور
اس کا کہنا والقاہا الی مریم یعنی پہنچایا اس کی طرف
اس کے اور القاء پھینکنا ایک چیز کا جہاں
سامنے اس کے یعنی دیکھا اس کو اور اس جگہ ہو گیا
عرف میں اسم واسطے ہر طرح کے کہا اللہ تعالیٰ نے
ڈالی سامری نے اور کہا یا تو ڈال یا ہم ڈالنے
ہیں اور کہا پھر یا با اسکو ڈالے کنارے پر
اور کہا اور جب ڈالے جائیں گے اس میں
اور کہا اور جب ڈالی جائیگی اس میں فوج
اور اس کا کہنا اور ڈالدے جو کچھ کہ اسمیں اور
خالی ہو جا پس وہ مانند اسکے کہنا اور جب قبریں ڈالدی اٹھائی جائیں

وَلَمْ تَنْفِي لِلْمَاضِي وَإِنْ كَانَتْ يَدْخُلُ هَلْ الْفِعْلِ الْمُسْتَقْبَلِ وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ أَلِفُ الْاِسْتِفْهَامِ لِلتَّقْرِيرِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى أَلَمْ يَجِدْكَ وَقَوْلِهِ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَقَوْلِهِ أَلَمْ نُرَبِّكَ لَمَّا لَمَّا يُسْتَعْمَلُ فِيهَا وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا تَنْفِي الْمَاضِي وَتُقَرِّبُ الْفِعْلَ نَحْوُ قَوْلِهِ تم وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ أَيْ فِي وَقْتِ تَجِيئِهِ وَآمِيلَتْهَا لَمَّ لَمْ قَالَتْ لَمَّا بِالْبِصْبَاحِ وَهُوَ أَقْرَبُ يُقَالُ لَمَّتْ أَنِّي مِنْ رَبَابٍ لَقَحٌ وَالْمُحْتَهُ بِالْأَلِفِ لُغَةٌ إِذَا الْبَصَاصَةُ يَظَلُّ خَفِيفٌ وَالْاِسْمُ اللَّمْحَةُ وَالْمَصْدَرُ اللَّمْحُ وَالْمَعْنَى إِقَامَةُ السَّاعَةِ وَإِحْيَاءُ الْمَوْتَى يَكُونُ فِي أَقْرَبِ وَقْتٍ وَأَسْرَعِهِ كَلَمْحِ الْبَرْقِ أَيْ لَمْحٍ لَمْزٌ قَالَ تَعَالٰى وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ أَيْ لَا يَلْمِزُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَإِنَّمَا جَعَلَ الْمُؤْمِنِينَ كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ لِأَنَّهُمْ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ وَمِثْلُهُ لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ أَيْ يَعِيبُكَ مِنْ قَوْلِهِمْ لَمَزَهُ يَلْمِزُهُ وَيَلْمِزُهُ وَهَمَزَهُ يَهْمِزُهُ وَيَهْمِزُهُ إِذَا عَابَهُ وَالْهَمْزُ وَاللَّمْزُ الْعَيْبُ

اور لم نفی ماضی کے لئے ہوتا ہے اور اگر داخل ہو فعل مستقبل پر اور داخل ہو اسپر الف استفہام کا واسطے تقریر کے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا کہنا کیا نہیں پایا اس نے تجھے اور اس کا کہنا نہیں کھولا ہم نے تیرے سینے کو اور اس کا کہنا کیا ہم پرورش نہیں کی تجھ۔ لما استعمال ہوتا ہے دو طرح پر ایک انکا پس نفی ماضی اور تقریب فعل کے لئے ہوتا مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے اور ابھی تک نہیں جانا اللہ نے اور دوسرا علم واسطے ظرف مانند ولما ان جاء البشیر یعنے جب وقت آنے اس کے کے اور شاعر لمی کی بہت نیں لمح قولہ کہا اللہ تعالیٰ نے مانند جھپکنے آنکھ کے یا وہ زیادہ ہے نزدیک کہا جاتا ہے لمست الشراب نفع ہے اور لمحتہ ساتھ الف کے خفیف ہے دیکھتا ہوں اسکو تھوڑی نظر کے خفیف اور اسم لمح اللمحۃ مصدر لمح اور معنے کہ اکرنا گھڑی کا اور زدن کرنا امر دونکا ہو گا بیچ اقرب وقت اور بہت جلد اس سے لمح البرق لمحا یعنی چمکی۔ لمزہ کہا اللہ نے ولا تلمزوا انفسکم یعنی مت عیب لگاؤ اپنے بھائیوں کو جو مسلمان ہیں اور مثال اسکی مت قتل کرو اپنی جانوں کو اور اسکا کہنا بعضے ہیں ہی جو عیب لگاتے ہیں تجھ صدقات میں یعنی عیب گیری کرتے ہیں تجھ سے کہتے ہیں لمزہ یلمزہ ویلمزہ ہمزہ یہمزہ ویہمزہ عیب لگائے اسکو اور ہمز اور لمز کہتے ہیں عیب

یکون معلوم ہو۔	باب اللام حرف الميم
تاکہ معلوم ہو۔	لام کا باب حرف میم کے ساتھ
لَمَّ۔ تقول لممت الشئ۔ یعنے اکٹھا کیا میں نے اسکو اور سوارا اور اسی سے ہے جمع کیا میں نے پراگندگی اسکی کو اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اسکا اس کا کہنا اکلاً لمّاً۔ کہا ناسخت اور اسیطرح کہا فراء کا اور کہا زجاج یعنے کہا تم میں مال یتیموں کا چٹ کر یعنے کھا لیتے ہیں اسکو تمام کا اور صحیح مرآیا ہے اکلاً لمّاً یعنی حصہ اسکا: درحصہ ساتھی اپنے کا کہا ابو عبیدہ کہا جاتا ہے لممت کہ میں نے جمع کیا یہاں تک لایا میں اسکو اور آخر اس کے اور اس کا کہنا الا اللمم کہا ابن عرفہ نے نزدیک عرب کے ایسا کرتا ہے انسان ایک چیز کو ایک وقت میں نہیں ہوتا اس کے عادت اور کہا جاتا ہے اللمم وہ جو چپٹ جاتا ہے ساتھ اس کے بندہ گناہوں چھوٹے سے تک سہو حالت کی پھر شرمندہ ہوتا ہے اور معافی مانگتا ہے اللہ سے اور توبہ کرتا ہے طرف اس کے پس بخشتا جاتا ہے اس کے لئے اور کہا ابن الاعرابی نے لم گناہوں سے ہی سوا فاحشہ کے اور فرمایا ان کل نفس لما علیہا حافظ یعنی نہیں ہر نفس مگر اوپر اسکے حافظ ہے اگر پڑھے تو مشددہ اور شاذ کہ وہ حافظ اگر پڑھے تو مخفف اور ہوتا ہے ما زائدہ	لَمَّ تَقُوْلُ لَمَمْتُ الشَّیْءَ اَیْ جَمَعْتُهٗ وَ اَصْلَحْتُهٗ وَمِنْهُ لَمَمْتُ شَعْثَهٗ وَقَوْلُهٗ اَكْلًا لَّمًّا قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ اَكْلًا شَدِیْدًا وَكَذٰلِكَ قَوْلُ الْفَرَّاءِ وَقَالَ الزَّجَّاجُ اَیْ تَاْكُلُوْنَ مَالَ الْیَتٰمٰی لَمًّا اَیْ تَلُمُّوْنَهٗ بِجَمِیْعِهٖ وَفِی الصَّحَاحِ اَكْلًا لَّمًّا اَیْ نَصِیْبَهٗ وَنَصِیْبَ صَاحِبِهٖ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ یُقَالُ لَمَمْتُهٗ اَجْمَعُ حَتّٰی اَتِیَ عَلٰی اٰخِرِهٖ وَقَوْلُهٗ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ عِنْدَ الْعَرَبِ اَنْ یَفْعَلَ الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ فِی الْحِیْنِ لَا یَكُوْنُ لَهٗ عَادَةً اَهْ وَیُقَالُ اللَّمَمُ هُوَ مَا یَلِمُّ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ ذُنُوْبٍ صِغَارٍ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَنْدَمُ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَیَتُوْبُ اِلَیْهِ فَیَغْفِرُ لَهٗ وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِیِّ اِلَّا اللَّمَمَ مِنَ الذُّنُوْبِ مَا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ اَهْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ اَیْ مَا كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ اِنْ قَرَاْتَ مُشَدَّدَةً وَلَعَلَیْهَا حَافِظٌ اِنْ قَرَاْتَ مُخَفَّفَةً وَتَكُوْنُ مَا زَائِدَةً	لم

قال تعالیٰ وحملناہ علیٰ ذات الواح
ودسر وتلوح ما یکتب بہ من الخشب
وغیرہ قال تعالیٰ فی لوح محفوظ واللوح
بضم اللام الھواء بین السماء والارض
وقولہ تعالیٰ لواحۃ للبشر بالتشدید
ای مغیرۃ لھم عن قولھم لاحتہ
الشمس ولوحتہ ای غیرتہ وقیل
لواحۃ للبشر ای محرقۃ للجلد فتسود
ولوحت النار بالتخفیف احمیت ودفعتہ
وکتبنا فی الالواح قیل ھی جمع لوح
وھو ما یکتب فیہ من صحیفۃ خشب
او عظم کما مر لوط قال تعالیٰ
یتسللون منکم لواذا ای یختفون
لوط لوط النبی وھو اول من
امن بابراھیم وکان ابن اخ ابراھیم
ابراھیم اخت لوط وھو اسم مصروف
مع العجمۃ والتعریف کنوح یستوی
وسطہ قال تعالیٰ فامن لہ لوط
وقال انی مھاجر الی ربی لوم
اللوم عند الانسان ینسبہ الی
ما فیہ لوم یقال لمتہ فھو ملوم
قال فلا تلوموني ولوموا انفسکم
وقال لمتني فیہ وقال ولا یخافون

کہا اللہ تعالیٰ نے اور اٹھایا ہم نے اوپر تختیوں
والے گدیلے کے اور دوسرا اور لوح جو لکھا جاتا ہے
ساتھ کیل کے لکڑی اور سوا اس کے کہا اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ
اور لوح بضم لام ہوا درمیان آسمان اور زمین کے ہی
اور کہا اللہ تعالیٰ نے چھلنے والی واسطے مجوکے با
تشدید کے لئے بدلانے والی واسطے اس کے قول لواحۃ
الشمس لوحتہ یعنی بدلا دیا اس کو اور کہا گیا لواحۃ للبشر
یعنے جلا دیگی چمڑے کو پس سیاہ کر دیگی اس کو
اور لوحت النار بالتخفیف اور اللہ تعالیٰ کا کہنا
وکتبنا فی الالواح کہا گیا وہ جمع لوح ساتھ فتح
کے اور وہ جو لکھا جاتا ہے اس میں صحیفہ لکڑی یا ہڈی
سے جیسے کہ گذر چکا۔ لوط۔ کہا اللہ تعالیٰ نے
یتسللون منکم لواذا یعنے چپکر۔ لوط۔ لوط
نبی ہے اور وہ پہلے سب سے ایمان لائے ساتھ ابراہیم
کے اور تھی سارہ عورت کی بہن لوط اور وہ
اسم منصرف ہو ساتھ عجمہ اور تعریف مانند نوح
ساتھ سکون وسط اس سے کہا اللہ تعالیٰ نے پس ایمان
لایا واسطے اس کے لوط اور کہا میں ہجرت کرنیوالا
طرف رب اپنے کے۔ لوم۔ لوم ملامت کرنا
انسان ساتھ نسبت اس کی کے طرف اس
چیز کے جو اسمیں ملامت ہوتی ہے یقال لمتہ فھو
ملوم کہا پس ملامت مت کرو مجھے اور ملامت کرو اپنے
آپکو اور قرآن میں ملامت کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے

البغض والحقد من الناس وسيئة قولهم قيل يلحق هم وعر قال اللبث للهم هو الذي يعيبك لوجهك واللمز الذي يعيبك بالغيب قيل اللمز ما يلوكون بالسنتهم والعين والاشارة بالحمز لا يكون الا باللسان وقال غيره هما شئ واحد لمس اللمس اذا ظاهر البشرة كالمس وبعبر به عن الطلب قال تعالى اذا تمسهم الشياطين وكنى به عن الجماع قال تعالى او لمستم النساء وقرئ لمستم	اور بغض اور کینہ کے ہیں لوگوں سے اور اس سے کہنا اللہ تعالیٰ کا ہلاکت ہو واسطے ہر ایک عیب لگانیوالے کے۔ کہا لیث نے ہمزہ وہ ہے جو عیب لگاتا ہے تجھے تیرے سامنے اور لمز وہ جو عیب لگاتا ہے تجھے تیرے پیچھے مراد لیا گیا ہمزہ کو جو ہے ساتھ زبان اور آنکھ کے اور اشارہ کی اور ہمزہ نہیں ہوتا مگر ساتھ زبان کے اور کہا سوائے اسکے وہ دونوں ایک شئی ہیں لمس۔ لمس پانا ساتھ ظاہر بشرہ کی مانند چھونے کے اور مراد لیجاتی ہے ساتھ اسکے طلب سے کہا اللہ تعالیٰ نے او لمستم النساء الایۃ اور کنایہ کیا جاتا ہے ساتھ اسکے ساتھ جماع سے اور کہا اللہ نے یا جبکہ تم عورتوں کو چھوا اور پڑھا گیا لمستم
باب اللام حرف النون	**لام کا باب حرف نون کے ساتھ**
لن حرف نفي ناصب للافعال وفي القاموس هو لا يفيد توكيدا لنفي ولا تأبيده خلافا للزمخشري فيهما وهما دعوى بلا دليل اهـ قلت الخلاف في قوله تعالى لن تراني وتال للنعام وسيئة قوله تعالى قد رب بما انعمت علي فلن اكون ظهيرا للمجرمين	لن۔ حرف نفی ناصب ہے واسطے افعال کے اور قاموس میں ہے اور لا فائدہ دیتا تو کید نفی کا اور نہ تائید خلاف واسطے زمخشری کے ہیچ ان دونوں کے اور وہ دو دعوے ہیں بلا دلیل اھ میں کہتا ہوں خلاف ہیچ کہنے اسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور تالے واسطے دعا کے اور اسی طرح کہنا اللہ کا کہنا رب بما انعمت علی الخ سبب اس کے انعام کیا تو نے مجھ پر پس میں ہرگز ہوں گا مددگار واسطے مجرموں کے
باب اللام حرف الواو	**لام کا باب حرف واؤ کے ساتھ**
لوح اللوح واحد الواح السفينة	لوح۔ لوح واحد الواح السفینہ

لمس

لن

لوح

وفي وصفه يتلألأ وجهه نورا تلألؤ القمر يستنير ويشرق ساطع من اللؤلؤ قال تعالى كأنهم لؤلؤ مكنون وقال يخرج منهما اللؤلؤ

لؤ - لؤ قيل هي لامتناع الشيء لامتناع غيره وينضمن معنى الشرط نحو قوله تعالى لولا أنتم لكنا مؤمنين والثاني بمعنى هلا ويتعقبه الفعل نحو قوله تعالى لولا أرسلت إلينا رسولا أي هلا أمليتها كيما لا يعني لعلها في القرآن الكريم تكثر

اور صفت اسکی کہ چمکتا ہے منہ اسکا نور سے تلألؤ القمر یعنی روشن اور چمکتا اور لیا گیا ہے لؤلؤ سے کہا اللہ تعالیٰ نے گویا کہ وہ موتی ہیں چھپتے ہوئے اور کہا کہ نکلتے ہیں اوروں سے موتی

لؤ لؤ کہا گیا وہ واسطے روکنے ایک چیز کے واسطے روکنے غیر اس کے سوا اور متضمن ہوتا ہے معنی شرط کے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے اگر تم مالک ہوتے لولا لولا آتا ہے اوپر دو وجہوں کے ایک ان کا یعنے روکنے ایک چیز کے واسطے واسطے گرنے غیر اس کے اور لازم ہے خبر اسکی کا حذف اور مستغنی ہوتا ہے جواب خبر سے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے اگر نہ ہوتے تم البتہ ہوتے ہم مومن اور دوسرا یعنے ہلا کو اور بیچھے ہوتا اس کے فعل مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے

اور مثالیں انکی قرآن کریم میں بہت ہیں

باب اللام حرف الهاء

لام کا باب حرف ہا کے ساتھ

لهب - اللهب اضطرام النار قال تعالى ولا يغني من اللهب وقال نارا ذات لهب وقوله تعالى تبت يدا أبي لهب وتب قال الفتح أبو علي قرأ ابن كثير أبو لهب ساكنة الهاء والباقون بفتحها وا تفقوا في ذات لهب

لهب - لہب بھڑکا ناگ کا کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہ فائدہ دیگی بھڑکا نیسے اور کہا آگ والینے والی اور اللہ تعالیٰ کا کہنا ہلاک ہو گئے ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو گیا کہا شیخ ابو علی نے پڑھا ابن کثیر نے ابو لہب ساکن ہا اور باقی ساتھ فتح اس کی کہے اور اتفاق ہوا بیچ ذات لہب کے

لَوْمَةَ لَائِمٍ وَقَالَ غَيْرُهُ مَلُومٌ بَيِّنُ قَالَهُ
وَذَكَرَ اللَّوْمَ تَنْبِيهًا عَلَى آنَّهُ إِذَا لَمْ
يُلَاوِمْ مُوَالِمُ يَفْعَلُ ..... بِهِمْ مَا
فُوقَ اللَّوْمِ وَالْأَلَمِ اِسْتَحَقَّ اللَّوْمَ قَالَ
وَهُوَ مُلِيمٌ وَالتَّلَاوُمُ آنْ يَلُومَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا قَالَ تَعَالَى وَآقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى
بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا
أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ قِيلَ هِيَ
النَّفْسُ الَّتِي أُلْهِمَتْ بَعْضَ الْفَضِيلَةِ
فَتَلُومُ صَاحِبَهَا إِذَا ارْتَكَبَ مَلُومًا
فَهِيَ دُونَ النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ

لَوْنٌ

اَللَّوْنُ مَعْرُوفٌ وَيَنْطَوِي عَلَى الْأَبْيَضِ
وَالْأَسْوَدِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَيُقَالُ
تَلَوَّنَ إِذَا أَتَى لَوْنًا غَيْرَ اللَّوْنِ الَّذِي
كَانَ لَهُ قَالَ تَعَالَى مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَ
أَلْوَانِكُمْ فَإِشَارَةٌ إِلَى أَنْوَاعِ الْأَلْوَانِ
وَاخْتِلَافِ الصُّوَرِ الَّتِي يَخْتَصُّ كُلَّ
وَاحِدٍ بِهَيْئَةٍ غَيْرِ هَيْئَةِ صَاحِبِهِ
وَسُحُنَاءَ غَيْرِ سُحُنَائِهِ مَعَ كَثْرَةِ عَدَدِهِمْ
وَدَابَّةٌ شَبِيهٌ عَلَى سَعَةِ قُدْرَتِهِ

لُؤْلُؤٌ

لُؤْلُؤٌ - اَللُّؤْلُؤَةُ الدُّرَّةُ وَالْجَمْعُ
لُؤْلُؤٌ وَلَآلِئُ وَتَلَأْلَأَ الْبَرْقُ إِذَا لَمَعَ

ملامت کرکے ملامت سو اور کہا نہ ملامت کو سہا
اس لئے ذکر کیا اس ملامت کا تنبیہ کیلئے اوپر اس
بات کے کہ جب آپس میں ملامت نہ کریگا ساتھ
اس کے اوپر ملامت کے اور الم کے مستحق ہوا ملامت کا
کہا اللہ تعالیٰ اور وہ ملامت شدہ ہے تہا اور تلاوم
یہ ملامت کرنا ہے بعض کا بعض کو کہا اللہ تعالیٰ اور
سامنے ہونگے بعض کے بعض کے ملامت کرتے ہوئے
اور اللہ تعالیٰ کا کہنا پس میں قسم کہاتا ہوں نفس
لوامہ کی کہا گیا وہ نفس وہ جو کہا یا اس کے بعض فضیلت
کو پس ملامت کرتے ہو صاحب اپنے کو جب مرتکب ہوتا
ہے مکروہ کا پس یہ سوائے نفس مطمئنہ کے ہے۔

لَوْنٌ - لون جوہر ہے اور شامل ہوتا ہے سفید
اور سیاہ کے اور جو مرکب ہوتا ان دونوں سے اور
کہا جاتا ہے وہ کا جب آوے بغیر رنگ کو سوائے رنگ کے
وہ جو ہے اس کے لئے کہا اللہ تعالیٰ نے مختلف ہے
رنگ اس کے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اور مختلف ہونا تمہاری
زبانوں کا اور رنگوں کا پس اشارہ ہے طرف قسموں
رنگوں کے اور اختلاف صور تو ہر ایک وہ مختص ہوا ہے
ہر ایک ساتھ ہیئت کے سوائے ہیئت صاحب
اسکی وسحناء غیر سحناء مع کثرۃ عدد ہم اور تنبیہ
اوپر وسعت قدرت اسکی کے لَوْنٌ لَوْنٌ۔

لُؤْلُؤٌ - لولو موتی ہے اور جمع ہے لولو، والا لی کی
اور تلا لا البرق کے معنے جب چمکتی ہے

وَيَخْتَصُّ ذٰلِكَ بِمَا كَانَ مِنْ جِهَةِ اللّٰهِ وَجِهَةِ الْمَلَإِ الْأَعْلٰى قَالَ تَعَالٰى فَالْهٰهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا لَهٰى اَلْهُوْتَا يَبْتَغِي الْإِنْسَانُ مِمَّا يَعْنِيهِ وَيُهِمُّهُ قَالَ تَعَالٰى إِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَقَالَ إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَيُعَبَّرُ بِهِ عَنْ كُلِّ مَا يَشْغَلُ الْإِنْسَانَ عَمَّا يَعْنِيهِ وَقَالَ تَعَالٰى لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْوًا مِنْ قَالَ أَرَادَ بِاللَّهْوِ الْمَرْأَةَ وَالْوَلَدَ تَخْصِيصُهُ بِبَعْضِ مَا هُوَ مِنْ زِينَةِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا أَيْ لَوْ شِئْنَا لَاتَّخَذْنَا لَهْوًا وَلَعِبًا وَيُقَالُ أَلْهَاهُ كَذَا أَيْ شَغَلَهُ عَمَّا هُوَ أَهَمُّ إِلَيْهِ قَالَ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ أَيْ سَاهِيَةً مُشْتَغِلَةً بِمَا لَا يَعْنِيهَا

اور خاص ہوتا ہے یہ ساتھ اس کے جو ہے اللہ کیطرف سے اور طرف ملاء اعلیٰ سے کہا اللہ تعالیٰ پس ڈالدیا انکو ان کے فجور کی بات اور تقوی کی بات لَهٰى ۔ لہو جو مشغول ہوتا انسان اس چیز سے جو بے پرواہ کرتی اور حیران کرتی ہے اسکو کہا اللہ سوائے اس کے نہیں کہ دولی حیاتی دنیا کی بے حقیقت اور کھیل ہے، اور کہا مگر کھیل اور بے حقیقت اور مزہ دلیاتی ہے ہر ایک جو ساتھ اس کے فائدہ اٹھاتا ہے کھیل سے۔ کہا اللہ تعالیٰ نے اگر چاہتے ہم کہ لیتے کھیل اور جس نے کہا مراد لیا ساتھ لہو عورت اور اولاد کے پس مخصص ہے واسطے بعض کے جو زینت حیاتی دنیا کی وہ بنایا اس نے لہو اور لعبا اور کہا جاتا الہاہ کذا یعنی مشغول کیا اسکو اراده کیا طرف اسکے غافل کردیا اسکو کہا اللہ تعالیٰ الہکم التکاثر اور قولہ تعالیٰ لاہیۃ قلوبہم یعنے ہوں ایسے مشغول کثرت مال کیلئے اور فرمایا لاہیۃ قلوبہم یعنے ہوں ایسے مشغول ساتھ اس کے جو نہیں مراد لیتا اس سے۔

باب اللام حروف الیاء

لام کا باب حرف یا کے ساتھ

لَيْتَ ۔ يُقَالُ لَاتَهُ عَنْ كَذَا لَيْتًا وَلَيَّتَهُ عَنْ كَذَا لَيْتًا وَلَيَّتَهُ حَقَّهُ نَقَصَهُ حَقَّهُ لَيْتًا قَالَ تَعَالٰى لَا يَلِتْكُمْ أَيْ لَا يَنْقُصُكُمْ وَلَيْتُ حَرْفُ طَمَعٍ وَتَمَنٍّ قَالَ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا وَقَالَ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا وَقَالَ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا وَاللَّتُ وَالْعُزّٰى

لَيْتَ ۔ بقال لاتہ عن کذا یلیتہ پھیرتا ہے اسکو اس سے اور گھٹتا یا اس کو حق سے جو اس کے لئے لَيْتًا۔ کہا اللہ تعالیٰ نے لا یلتکم یعنے نہیں گھٹائیگا تم کو اور لیت حرف امید اور تمنی کا ہے کہا کاش کہ نہ پکڑتا میں فلانے کو اور کہا کاش کہ میں ہوجاتا مٹی اور کہا کاش کہ میں نے پکڑی ساتھ رسول کے رستہ لات اور

أنها مفتوحة الهاء لوفاق الفواصل
وأبو لهب هو ابن عبد المطلب
عم النبي صلى الله عليه وسلم وكان
شديد العداوة لرسول الله صلى الله
عليه وسلم قيل إسمه وقيل كنيته
وقال الراغب فقد قال بعض المفسرين
أنه لم يقصد بذلك مقصد الكنية
التي يشهر بها وإنما قصد إلى إثبات
النار له وسماه بذلك لما يئول إليه
لهب والمباشرة أبو الحرب و
أخو الحرب لها لهث قال تعالى لمثل
الكلب إن تحمل عليه يلهث أو
تتركه يلهث يقال لهث الكلب
يلهث لهثا ولهثا بالضم إذا أخرج
لسانه من حر أو عطش وكذلك
الإنسان إذا أعيا وكذلك الطائر
وقوله إن تحمل عليه يلهث لأنك
إذا حملت على الكلب نبح وولى هاربا
وإن تتركه شد عليك ونبح فيتعب
نفسه مقبلا عليك ومدبرا فيعتريه
عند ذلك ما يعتريه عند العطش
من إخراج اللسان لذا قاله الجوهري
لهم - الإلهام إلقاء الشيء في الروع

کردہ مفتوح ہا دے واسطے موافق فواصل کے
اور ابولہب وہ بیٹا عبد المطلب چچا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور سخت عداوت والا تھا
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا گیا نام
اس کا اور کہا گیا کنیت اور کہا راغب نے پس
تحقیق کہا بعض مفسرین نے کہ اس سے نہیں مقصد
ساتھ اس کے مقصد کنیہ کا وہ مشہور ہے ساتھ
اس کے سوائے اس کے نہیں ارادہ کیا اس نے
طرف ثابت کرنے آگ کے اس کی ہے اور نام رکھا اس کا
ساتھ اسکی جیسے کہ نام رکھا جاتا ہے وہ ساتھ اسکے
واسطے لڑائی کی اور واسطے ابو الحرب اور اخو الحرب
لَهَثٌ - فرمایا۔ مانند کتے کے اگر لادے اوپر
جیبہ نکالتا ہے یا چھوڑے اسکو جیبہ نکالتا ہی کہا جاتا
ہے لہث الکلب یلہث لہثا ولہثا ساتھ ضم کے
جب نکالتا ہے زبان اپنی کو گرمی یا پیاس سے اور
انسان جب تھک جاتا ہے اور اسیطرح پرندہ۔ اور
کہنا اگر لادے اس کے زبان نکالتا ہے اس لئے کہ
تو جب لادے کتے پر چھوڑتا ہے اور بھاگ کر اور
اور اگر چھوڑ دے اسکو تھکی کرتا ہے تجھ پر اور
پس نہ تھکتا ہی اپنے نفس سے ہوکر تجھ پر اور
ہو کر پس لگجاتی ہی اسکو سوءت وہ جو لگتی ہے اس کو
وقت پیاس کے نکالنے زبان سے اسیطرح کہا اسکو جوہری
لَهُمْ - الالہام کے معنے ڈالنا ایک چیز کا دل

وقیل لیل لیل ای شدید الظلمۃ
ولیلۃ لیلاء ای شدید الظلمۃ
قال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

لین ۔ اللین ضد الخشونۃ ویستعمل ذالک فی الاجسام ثم یستعار للخلق وغیرہ من المعانی فیقال فلان لین وفلان خشن وکل واحد منہما یمدح بہ طورا ویذم بہ طورا بحسب اختلاف المواقع قال تعالیٰ فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم وقولہ تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ فاشارۃ الی اذعانہم للحق وقبولہم لہ بعد تابیہم منہ وانکارہم ایاہ وقولہ تعالیٰ ما قطعتم من لینۃ قال الہروی اعم من شیء من النخل سوی العجوۃ فہو من اللین واحدتہا لینۃ اھ وقیل ہو الالوان واحدتہا لونۃ وقیل لینۃ لیلتساد اللام والواو التی ہی فاء الکلمۃ من النخل ای التی لا ینتفع بہ کالمقل والدوم وقولہ تعالیٰ فی جید حبل من مسد ای لیف لہ لونان وقولہ تعالیٰ ولوی رؤسہم ای اراء ہا وقولہ تعالیٰ لوی لسانہ بکذا کنایۃ

اور کہا گیا لیل لیل یعنے سخت ظلمت ولیلۃ لیلاء یعنے سخت ظلمت کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اوتارا ہم نے اس کو بیچ رات قدر کے ۔

لین ۔ لین ضد خشونت کی ہے اور مستعمل ہوتا ہے یہ بیچ اجسام کے پھر استعارہ کیا جاتا ہے واسطے مخلوقات کے اور سوا اس کے معانی سے پس کہا جاتا ہے فلان نرم ہے اور فلان سخت ہے اور ہر ایک ان دونوں سے مدح کہا جاتا ہے کبھی اور مذمت ہوتی ہے ساتھ اس کے بلحاظ اختلاف مواقع کے ۔ فرمایا پس بسبب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نرم ہوا تو ان کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا نرم ہوتے ہیں چمڑے ان کے اور دل ان کے طرف اللہ کے ذکر کے پس اشارہ ہے طرف یقین کرنے ان کے واسطے حق کے اور قبول کرنے انکے واسطے انچہ پیچھے انکار کرنے انکے اس سے اور انکار کرنے انکے اس سے اور اللہ تعالیٰ کا نہیں کاٹا تم نے کوئی تنہ سے کہا فراء نے ہر ایک کچے نخل سے سوی عجوۃ کے پس وہ لین ہے واحد اسکی لینۃ الخ اور کہا گیا وہ رنگ ہیں واحد انکا لونۃ ہے پھر کہا گیا لینۃ واسطے تو رنے لام کے واللون الدغل من النخل یعنے ناعم اس سے وہ نہیں فائدہ اوٹھایا جاتا ہے ساتھ اس کے لی ۔ لی رسی بٹی ہوئی اور لوی راسہ وبراسہ یعنے پھیرا اسکو کہا اللہ تعالیٰ نے یعنے جھک گئے وہ ولوی لسانہ کذا کنایۃ

صَخَّانِ قَالَ تَعَالٰی اَللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَقَوْلُهُمْ وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ قَالَ الْفَرَّاءُ تَقْدِیْرُهٗ لَاحِیْنَ وَالتَّاءُ زَائِدَةٌ فِیْهِ کَمَا زِیْدَتْ فِیْ ثُمَّتَ وَرُبَّتَ وَقَالَ بَعْضُ الْبَصْرِیِّیْنَ مَعْنَاهُ لَیْسَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْعَلَّافُ اَصْلُهٗ لَیْسَ فَقُلِبَتِ الْیَاءُ اَلِفًا وَاُبْدِلَتْ مِنَ السِّیْنِ تَاءً کَمَا قَالُوْا اَنَاتٍ فِیْ اُنَاسٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَصْلُهٗ لَاتَ وَزِیْدَتْ فِیْهِ تَاءُ التَّاْنِیْثِ تَنْبِیْهًا عَلَی السَّاعَةِ اَوِ الْمُدَّةِ کَاَنَّهٗ قِیْلَ لَیْسَ السَّاعَةُ اَوِ الْمُدَّةُ حِیْنَ مَنَاصٍ

لَیْلٌ لَیْلٌ مَعْرُوْفٌ قَالَ تَعَالٰی قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَالْمَعْنٰی عَلٰی مَا قِیْلَ قُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَالْاِسْتِثْنَاءُ مِنَ اللَّیْلِ وَنِصْفُهٗ بَدَلٌ مِّنْ قَلِیْلًا اَوْ بَدَلٌ مِّنَ اللَّیْلِ وَالْاِسْتِثْنَاءُ یَکُوْنُ مِنَ النِّصْفِ وَالضَّمِیْرُ فِیْ مِنْهُ وَعَلَیْهِ لِاَنَّ قَلِیْلًا مِّنَ النِّصْفِ کَالثُّلُثِ فَیَکُوْنُ التَّخْیِیْرُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْاَقَلِّ مِنْهُ کَالرُّبُعِ وَالْاَکْثَرِ مِنْهُ کَالنِّصْفِ لَیَالٍ

جَمْعُ لَیْلَةٍ قَالَ تَعَالٰی وَلَیَالٍ عَشْرٍ وَقَالَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا وَقَالَ الرَّاغِبُ لَیْلٌ وَلَیْلَةٌ وَجَمْعُهَا لَیَالٍ وَلَیَائِلُ وَلَیْلَاتٌ اھ

دو بت ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے لات اور عزیٰ اور اللہ تعالیٰ کا کہنا قائلین سناص کہا فراء نے مقدر اس کا لاحین اور تا زائدہ اسمیں ہے جیسے زیادہ کیا گیا ثمت اور ربت میں اور کہا بعض بصریوں نے معنے اس کے لیس اور کہا ابوبکر علاف نے اصل اسکا لیس ہے پس بدلا گیا یا الف سے اور بدلا گیا سین سے تا جیسے کہا عربوں نے اناث فی اناس، کے اور کہا بعض ان کے نے اصل اس کا لات ہے اسمیں تا تانیث کی ہے تنبیہ کرنے کے اوپر ساعت یا مدت کے گویا کہ کہا گیا نہیں یا مدت وقت ہے کسی کے

لَیْلٌ لیل معروف ہے کہا اللہ تعالیٰ نے کھڑا رات کو مگر تھوڑا نصف اس کا یا بہت اس سے تھوڑا یا زیادہ کر اس پر اور معنے اوپر اس کے جو کہا گیا کھڑا ہو طرف نماز کے اور مستثنا ہے رات سے اور نصف اس کا بدل ہے قلیل سے یا بدل ہے لیل سے اور استثنا ہوتا ہے نصف سے اور ضمیر فی میں اور علیہ واسطے اقل کے نصف سے مانند ثلث کے پس ہوگی تخییر درمیان اس کے اور درمیان اقل کے اس سے مانند ربع اور اکثر اس سے مانند نصف اور لیال جمع لیلۃ کی ہے۔

کہا اللہ تعالیٰ نے اور قسم رات دس عشر ہیں اور کہا تین راتیں برابر اور کہا راغب نے لیل ولیلۃ جمع انکی لیال اور لیائل ولیلات اھ

لا وَتَكُوْنُ عَاطِفَةً فِي الْاِيْجَابِ وَلَا
تَقَعُ بَعْدَ كَلَامٍ مَنْفِيٍّ لِاَنَّهَا تَنْفِي لِلثَّانِي
مَا وَجَبَ لِلْاَوَّلِ وَاِذَا كَانَتِ الْاَوَّلُ
مَنْفِيًّا فَمَاذَا تَنْفِي وَتَكُوْنُ زَائِدَةً نَحْوُ
قَوْلِهٖ لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ
وَقَوْلِهٖ وَمَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ وَتَكُوْنُ
بَيْنَ النَّاصِبِ وَالْمَنْصُوْبِ نَحْوُ قَوْلِهٖ
لِئَلَّا يَعْلَمَ وَتَكُوْنُ قَبْلَ الْمُقْسَمِ بِهٖ
لِتَوَكُّدِ الْاِيْجَابِ اِنْ جَوَابَ الْقَسَمِ
مَنْفِيٌّ نَحْوُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ وَقَبْلَ
الْقَسَمِ قَلِيْلًا نَحْوُ قَوْلِهٖ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاتَّقُوْا فِتْنَةً
لَا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً فَقِيْلَ
نَاهِيَةٌ وَالْاَصْلُ لَا تَتَعَرَّضُوْا لِلْفِتْنَةِ
فَتُصِيْبَ ظَالِمِيْكُمْ وَتَكُوْنُ لَا لِلنَّفْيِ نَحْوُ
قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
وَقَوْلِهٖ وَلَا تَنَازَعُوْا وَعَلٰى هٰذَا النَّحْوِ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ وَقَوْلُهٗ
لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى
لَا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَنَفْيٌ قَبِيْحٌ تَقْدِيْرُهٗ
اَنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ وَعَلٰى هٰذَا قَوْلُهٗ
لَا نَسْتَغْوِيْ بِتَدْيَاءَ لَمْ وَقَوْلُهٗ مَا لَكُمْ
لَا تُقَاتِلُوْنَ يَصِحُّ اَنْ يَّكُوْنَ لَا تُقَاتِلُوْنَ

لا اور ہوتا ہے عاطفہ ایجاب میں اور نہیں
واقع ہوتا پیچھے کلام منفی کے اس واسطے کہ وہ
منفی کرتا ہے واسطے دوسرے کے پس واجب کیا
واسطے پہلے کے اور جب ہو واسطے پہلے کے لفظی کے
پس یہ نفی کرتا اور ہوتا ہے زائدہ مانند کہنے اللہ تعالیٰ
کے نہیں برابر نیکی اور نہ بدی اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اور کس نے
منع کیا تجھے یہ کہ نہیں کرتا سجدہ اور ہوتا ہے درمیان
ناصب اور منصوب کے مانند کہنے اس کے کہ تاکہ نہ
جان لے اور ہوتا ہے پہلے مقسم بہ کے بہت واسطے
خبر دینے کے اسواسطے کہ جواب قسم کا منفی کی مانند
لا واللہ لا افعل اور کہا گیا قسم قلیلاً مانند کہنے
اس کے کہ میں قسم کھاتا قیامت کے دن کی اور اللہ تعالیٰ کا
کہنا اور بچو فتنہ سے نہ پہونچے ان لوگوں کیطرف سے
جو کہ ظالم ہوئے خاص کر کے پس کہا گیا ناصیہ ہے
اور اصل میں نہیں سنچے ہوتا واسطے فتنہ کے اور کہا گیا
نافیہ ہے اور کبھی ہوتا ہے لا واسطے نہی کے مانند کہنے
اللہ تعالیٰ کے نہ مسخری کرے کوئی قوم کسی قوم اور اللہ
کا کہنا اور مت پکارو اور اوپر اس طریقے کے اللہ تعالیٰ کا
کہنا فتنہ میں ڈالے تم کو شیطان اور اللہ کا کہنا نہ
توڑ دے تم کو سلیمان اور لیکن کہنا اللہ تعالیٰ کا نہیں عبادت
کرتے مگر اللہ کی پس نفی کیا گیا تقدیر اسکی انہم لا یعبدون
اور اوپر اسکا اللہ کا کہنا ست بہاؤ ایخ خواہی نخواہی اور فرمایا
کہا ہے تمہارے لئے کہ نہیں لڑتے صحیح ہے یہ کہ ہو لا تقاتلون

عن الكذب وتخرصهم في الحديث قال تعالى
يلوون ألسنتهم بالكتاب وقال لياً
بألسنتهم ويقال قلت لا يلوى على
أحد إذا اهتمت في الهدية قال تعالى
ولا تلوون على أحد لا لا يستعمل
للعدم المحض نحو زيد لا عالم وذلك
يدل على الوئي جاهلاً وذلك يكون
للنفي وإذا دخلت على الاسم نفت
متعلقه لا إله إلا الله لا تنفي
نحو قولك لا رجل في الدار لا عمراً
وجود رجل فيها وإذا دخلت على
مستقبل عمت جميع الأزمنة نحو
قوله تعالى لا يعزب عنه مثقال
ذرة إلا إذا خصت بقيد نحو والله
لا أقوم وإذا دخلت على الماضي
نحو والله لا قمت قلبت معناه إلى
الاستقبال وإذا أريد الماضي
تقول والله ما قمت وهذا كما تقلب
لم إلى الماضي وتكون لا بمعنى لم نحو
قوله تعالى فلا صدق ولا صلى أي
فلم يتصدق وتكون بمعنى ليس نحو
قوله تعالى لا فيها غول وتكون جواباً
للاستفهام يقال هل قام زيد فيقال

جھوٹ بولنے سے اور جھوٹی بولتا ہے کہا اللہ
نے مروڑتے ہیں اپنی زبانوں کو ساتھ کتاب کے
اور کہا مروڑتا ساتھ زبانوں کے اور کہا جاتا ہے
فلان لا یلوی علی احد جب غور کرتا ہے بہا گنے میں کہا
اللہ نے اور نہیں مڑکر دیکھتے کسی پر لا لاستعمال
کیا جاتا ہے واسطے سعدوم کرنے محض کے مانند
زید لا عالم اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر ہونے اس
کے جاہل کے اور یہ ہوتا ہے واسطے نفی اور جب
داخل ہو اسم پر نفی کرتا ہے متعلق کے لا ذات اسکی
اس لئے ذات نہیں نفی کرتے مانند کہنے تیرے کے
لا رجل فی الدار یعنے نہیں وجود آدمی کا اسمیں اور جب
داخل ہو مستقبل پر عام ہوتا ہے تمام زمانوں پر مانند
کہنے اللہ تعالیٰ کے نہیں چھپا اس سے برابر ذرہ کے
مگر جب خاص ہو جائے ساتھ قید کے مانند کہنے
لا اقوم اور جب داخل ہو ماضی پر واللہ لا قمت
پھیر دے گئے ہیں معنے اس کے طرف استقبال کے
اور جب مراد لیجائے ماضی کہیگا تو واللہ لا قمت
اور یہ ایسا ہے جیسے کہ پھیرتا ہے لم طرف ماضی کے
اور ہوتا ہے لا بمعنے لم کے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے
فلا صدق ولا صلی یعنے پس نہ تصدیق کی اور
ہوتا ہے بمعنے لیس مانند اللہ تعالیٰ کے نہیں بہشتی
میں کوئی سرکشی اور ہوتا ہے جواب واسطے
استفہام کے کہا جاتا ہے ہل قام زید پس کہا جاتا ہے

بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ اَلْمُرَادُ اَلنِّكَاحُ وَقِيْلَ اَلْمُتْعَةُ اَيْ نِكَاحُ الْمُتْعَةِ قَالَ الرَّاغِبُ سُمِّيَ النِّكَاحُ هٰهُنَا اَجْرًا تَسْمِيَةً لِلشَّيْءِ بِاسْمِ مَا يَئُوْلُ اِلَيْهِ وَيُشَارِطُ الْمَرْاَةَ بِمَالٍ مَعْلُوْمٍ يُعْطِيْهَا اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ فَاِذَا انْقَضَى الْاَجَلُ فَارَقَهَا مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ وَمُتْعَةُ الْحَجِّ بِضَمِّ الْعَيْنِ اَلْعُمْرَةُ اِلَيْهِ قَالَ تَعَالٰى فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اھ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فِيْهِمْ قِيْلَ مَعْنَاهُ رَضُوْا بِنَصِيْبِهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَقَوْلُهٗ اِسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَيْ يَنْتَفِعُ وَقَوْلُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ اَيْ تَزَوَّدُوْا وَقِيْلَ عِيْشُوْا فِيْهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ اَمْرٌ وَعِيْدٌ مَتِيْنٌ يُقَالُ مَتُنَ الشَّيْءُ بِالضَّمِّ مَتَانَةً اَيِ اشْتَدَّ وَصَلُبَ فَهُوَ مَتِيْنٌ وَالْمَتِيْنُ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الشَّدِيْدُ الْقُوَّةِ اَلْقَوِيُّ الَّذِيْ لَا يَعْتَرِيْهِ وَهْنٌ وَلَا يَمَسُّهٗ لُغُوْبٌ قَالَ تَعَالٰى وَهُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ مَتٰى مَتٰى سُؤَالٌ عَنِ الْوَقْتِ قَالَ تَعَالٰى مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ وَقَالَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ

بہ من ہن پس دو انکو ان کے مہر مراد نکاح ہے اور کہا گیا متعۃ یعنی نکاح متعۃ کہا راغب نے متعہ نکاح کا وہ یہ ہے کہ آدمی شرط کرتا ہے عورت کے ساتھ ساتھ مال معلوم کے دیتا اس کو تحویل ... معلوم پس اسوقت پوری ہو جاتی ہے اجل جدا کرتا ہے اس کو بغیر طلاق کے اور متعۃ الحج کہا ہے عمرہ کا طرف اس کے کہا اللہ تعالیٰ نے پس جس نے فائدہ اٹھایا ساتھ عمرہ کے حج تک الخ اور اللہ تعالیٰ کا کہنا واستمتعوا بخلاقہم کہا گیا معنے اس کے راضی ہو گئے ساتھ حصہ اپنے کے دنیا سے اور اللہ کا کہنا استمتع بعضنا ببعض یعنی نفع اٹھایا اور کہنا اس کا تمتعوا فی دارکم ثلثۃ ایام یعنے توشہ اٹھا کر لو اور کہا گیا گذارا کر لو تین دن اور یہ بات مذاب کی ہے متن کہا جاتا ہے متن الشئ ساتھ ضم کے متانۃ یعنے سخت ہوئی اللہ سخت ہوئی پس وہ سخت ہے اور متین اللہ کے ناموں سے ہے اور وہ شدید قوی جو نہیں لگی اسکو کوئی سستی اور نہ جھوتی ہے اس کو کوئی ماندگی کہا اللہ نے اور رزق دینے والا صاحب طاقت مضبوط کا ہے متی متی سوال ہے وقت کی کہا اللہ تعالیٰ نے کب ہوگا یہ وعدہ اور کہا کب ہوگی یہ فتح۔

متن

بَابُ الْمِيْمِ حَرْفُ الثَّاءِ

میم کا باب حرف ثاء کے ساتھ

مِثْلٌ اَلْمِثْلُ بِكَسْرِ الْمِيْمِ اَلشَّبَهُ يُقَالُ

مثل

فِي مَوْضِعِ تَعَالَى أَيْ مَا لَكُمْ غَيْرَ مُتَعَلِّلِينَ وَيُجْعَلُ لَا مَبْنِيًّا مَعَ النَّكِرَةِ بَعْدَهُ فَيُفْتَحُ بِهِ النَّفْيُ نَحْوُ قَوْلِهِ لَهُمْ لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ	جگہ حال کے یعنے مال تمہارا غیر متقاتلین اور بنایا گیا لا یعنے ساتھ نکرہ کے پیچھے اس کے پس مقدم ہوتا ہے ساتھ اس کے نفی مانند کہنے اللہ کے لارفث ولافسوق
كِتَابُ الْمِيمِ	**میم کی کتاب**
لَمَّا ذَكَرْنَا بَابَ الْمِيمِ وَحُرُوفَ الْبَاءِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا	ہم نے ذکر کیا ہم نے باب میم اور حرف با تاکہ معلوم ہو
بَابُ الْمِيمِ حَرْفُ التَّاءِ	**میم کا باب حرف تا کے ساتھ**
مَتَاعٌ - اَلْمَتَاعُ اَلْمَنْفَعَةُ وَكُلُّ مَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَالطَّعَامِ وَالْبُرِّ وَأَثَاثِ الْبَيْتِ قَالَ تَعَالَى لِيَتَّخِذُوا مِنْهُ حِلْيَةً أَوْ مَتَاعٍ وَقَالَ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَقَوْلُهُ ثُمَّ وَمَتِّعُوهُنَّ أَيْ أَعْطُوهُنَّ مِنْ مَالِكُمْ مَا يَتَمَتَّعْنَ بِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى نُمَتِّعُكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا أَيْ نُعَمِّرُكُمْ وَالتَّمَتُّعُ التَّعْمِيرُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ وَقَوْلُهُ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا أَيْ مَنْفَعَتُهَا الَّتِي لَا تَدُومُ وَقَوْلُهُ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا أَيْ أُبْقِيهِ وَأُخِّرُهُ وَإِنَّمَا قَالَ قَلِيلًا لِأَنَّ الْمَتَاعَ يَكُونُ بِطُولٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ	مَتَاعٌ متاع کے معنے منفعت کے ہیں اور ہر چیز جو فائدہ اٹھاتا ہے ساتھ اس کے مانند طعام اور گیہوں کے اور اسباب گھر کے کہا اللہ تعالیٰ نے واسطے جو بنے زیور یا متاع کے اور کہا فائدہ ہے تمہارے لئے واسطے مسافروں کے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا ومتعوہن یعنے دو انکو اپنے مالوں سے جو فائدہ اٹھائیں ساتھ اس کے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا نمتعکم متاعا حسنا یعنی آباد کریں گے تم کو اور بڑھاوینگا عمر دنکو اور اس سے ہے اللہ کا کہنا خبر دے تو فائدہ دیا ہم نے انکو کئی برس اور اللہ کا کہنا متاع الحیوۃ الدنیا یعنی فائدہ دیا انکو وہ ہمیشہ اور اللہ کا کہنا فامتعہ قلیلا یعنے رکھونگا اسکو اور تاخیر دونگا اس کو اور سوائے اس کے نہیں کہا قلیلا اسلئے کہ متاع ہوتی ساتھ طوالی اور اللہ تعالیٰ کا کہنا فما استمتعتم

وتاویلہ ان اللہ امر بالتوحید
وتہی عن الشرک الیہ سواہ وہی الامثال واشتقاقہا
ایضا الصفۃ کما فی الصحاح قال ابن
سیدہ ومنہ قولہ تعالی مثل الجنۃ
التی وعد المتقون قال اللیث مثلہا
ہو الخبر عنہا وقال ابو اسحاق فی معناہ
صفۃ الجنۃ قال عمر بن ابی خلیفۃ
سمعت مقاتلا صاحب التفسیر یسئل
ابا عمرو وابن العلاء عن ہذہ الآیۃ
فقال مثلہا فقال فیہا انہار
من ماء غیر اسن قال مثلہا فسکت
ابو عمرو وقال فسئلت یونس عنہا
فقال مثلہا صفتہا قال محمد بن
سلام ومثل ذلک قولہ ذلک مثلہم
فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل ای
صفتہم قال الازہری وکذا نحو ذلک
روی عن ابن عباس واما جواب
ابی عمرو ومقاتل حین سئلہ فقال
فیہا انہار من ماء غیر اسن ثم
تکریرہ السؤال ما مثلہا وسکوت
ابی عمرو عنہ فانہ ابا عمرو اجابہ
بجواب ملفقا ولما رای نبوۃ فہم
مقاتل سکت عنہ لما وقف من خلل

اور تاویل اسکی کہ اللہ تعالے نے حکم کیا توحید کا
اور نہی کی ہے ہر ایک معبود کی سوائے اس کے اور
وہ امثال میں اللہ مثل ہی ایک صفت ہے جیسے کہ صحاح
میں ہے کہا ابن سیدہ نے اور اسی سے ہے اللہ کا
کہنا مثال جنت کی وہ جو وعدہ دیے گئے ہیں متقی
کہا لیث نے مثلہا وہ خبر ہے اس سے اور کہا ابو اسحاق
نے معنے اس کے صفت ہے الجنت کی کہا عمر بن ابی
خلیفہ نے سنا میں نے مقاتل سے جو صاحب تفسیر ہے
سوال کرتا ہے ابا عمرو بن علاء سے اس آیت کے بارے میں
پس کہا مثلہا پس کہا اسمیں نہریں ہیں پانی سے
بغیر بدلنے کے کہا مثلہا پس چپ رہا ابو عمرو اور کہا
پس پوچھا میں نے یونس سے اس کے بارے میں پس کہا
مثلہا صفت اسکی ہے کہا محمد بن سلام نے اور مثال
اسکی اس کا کہنا یہ مثال انکی تورات میں اور مثال
انکی انجیل میں یعنے صفت انکی اور کہا ازہری
نے اور مانند اس کے روایت کیگئی ہے ابن عباس
سے اور لیکن جواب ابی عمرو واسطے مقاتل کے
جسوقت کہ اس نے سوال کیا اس سے پس کہا بیچ
اسکے نہریں ہیں پانی سے بغیر تبدیلی کے پھر لوٹانا اسکا
سوال کو مثلہا اور چپ رہنا ابی عمرو اس سے پس
تحقیق ابا عمرو جواب دیا اس کو جواب دینا ملفق اور
جب دیکھا ثبوت کو سمجھ لیا مقاتل نے چپ ہا
اس سے واسطے کہ واقف ہو گیا اگر سخت

شِبْهُهُ وَشِبْهُهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فِي التَّاجِ اَرَادَ لَيْسَ مِثْلُهُ لَا يَكُونُ اِلَّا ذٰلِكَ لِاَنَّهُ اِنْ لَمْ يَهْدِ هٰذَا اَثْبَتَ لَهُ مِثْلًا تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ وَنَظِيرُهُ تَانَ شَدَهْ سِيُمُرْغِ لَوَاحِقُ الْاَقْرَابِ فِيهَا كَالْمُقَنَّى وَالْمَثَلُ عِبَارَةٌ عَنْ قَوْلٍ فِي شَيْءٍ يُشْبِهُ قَوْلًا فِي شَيْءٍ اٰخَرَ بَيْنَهُمَا مُشَابَهَةٌ لِيُبَيِّنَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ وَيُصَوِّرُهُ وَيَدْنِي الْمُتَوَهَّمَ مِنَ الْمُشَاهَدِ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ هُوَ عِبَارَةٌ عَنِ الْمُشَابَهَةِ بِغَيْرِهِ فِي مَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي وَاَنَّهُ لِاِدْنَاءِ الْمُتَوَهَّمِ مِنَ الْمُشَاهَدِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا الْاٰيَةَ وَالْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي الصِّفَةَ وَالْقِصَّةَ الرَّائِقَةَ لِاِسْتِحْسَانِهَا اَوِ اسْتِغْرَابِهَا مَثَلًا بِبَعْضِ الْاَمْثَالِ لِكَوْنِهَا مُسْتَحْسَنَةً كَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا اَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ قُلْتُ وَجَمْعُ الْمَثَلِ اَمْثَالٌ قَالَ تَعَالَى وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ وَفِي التَّاجِ اَلْمَثَلُ اَلْحُجَّةُ وَالْحَدِيثُ نَفْسُهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى جَاءَ فِي التَّفْسِيرِ اَنَّهُ قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

شبہہ و شبیہ اور اس سے ہے اللہ تعالیٰ کا کہنا نہیں اسکی کوئی چیز اور وہ سننے والا ہے کہا تاج میں مراد لیا لیس مثلہ نہیں ہوتا مگر یہ اسواسطے اگر دیکھا اس نے یہ تو ثابت کیا اس کے لئے مثل کو بلند ہے اللہ اس سے اور نظیر اسکی جو پڑھا سیبویہ نے لواحق الاقراب فیہا کالمقنی الخ اور مثل عبارت ہے کہنے کسی ایک چیز میں مشابہ ہوتا ہے قول ایک چیز دوسری کے اندروں کے درمیان مشابہت ہوئی ہے تاکہ بیان کرے ایک اکا دوسرے کو اور تصویر بنا دے اور نزدیک ہو متوہم کے مشاہدہ سے اور اگر چاہے تو کہے تو وہ مراد لیا ہے مشابہت بغیر اس کے بیچ کسی کے معنوں سے اور تحقیق وہ البتہ بہت قریب ہے وہم کے مشاہدہ سے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے مثال کی تشبیہ اس شخص کے جس نے جلایا آگ کو الایۃ اور عرب کبھی نام رکھ لیتے ہیں صفت کو اور قصہ الفہ کو واسطے استحسان اس کے کے یا واسطے استغراب اس کے کے مثال ساتھ بعض مثالوں کے واسطے ہونی اس کے کے مستحسنہ مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے اے لوگو بیان کیگئی ایک مثال میں کہتا ہوں اور جمع مثل کی امثال ہے کہا اللہ تعالیٰ نے اور یہ مثالیں ہیں ہم بیان کرتے ہیں انکو لوگوں کو تاکہ وہ فکر کریں اور تاج میں ہے مثل کے معنے حجت کے ہیں اور حدیث میں فاصل اسکو اور فرمایا اور واسطے اسکی مثل اعلیٰ ہے اور آیا ہے تفسیر میں تحقیق قول لا الہ الا اللہ

يَسْتَحِقُّ أَنْ يُقَالَ هُوَ أَمْثَلُ بَنِي فُلَانٍ
وَفِي الْحَدِيثِ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ
ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ أَيِ الْأَشْرَفُ
فَالْأَشْرَفُ وَالْأَعْلَى فَالْأَعْلَى فِي الرُّتْبَةِ
وَالْمَنْزِلَةِ وَفِي حَدِيثِ التَّرَاوِيحِ لَكَانَ
أَمْثَلَ أَيْ أَوْلَى وَأَصْوَبَ وَجَمْعُ أَمْثَلَ
أَمَاثِلُ وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ هُمْ أَمَاثِلُ
بَنِي فُلَانٍ أَيْ أَمْثَلُهُمْ لِلْخَيْرِ وَهُوَ لَكَ
أَمَاثِلُ الْقَوْمِ أَيْ خِيَارُهُمْ وَالْمُمَاثَلَةُ
الْمُفَاضَلَةُ تَقُولُ مَاثَلَ بَكْرٌ عَمْرًا أَيْ
صَارَ فَاضِلًا وَيُقَالُ هُوَ مِنْ ذَوِي
مُمَاثَلَتِهِمْ وَالْمُثْلَى تَأْنِيثُ الْأَمْثَلِ كَالْفُضْلَى
تَأْنِيثُ الْأَفْضَلِ قَالَهُ الْأَخْفَشُ وَقَوْلُهُ
وَبِهَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى أَيْ بِجَمَاعَتِكُمُ
الْأَفْضَلِيَّةُ وَقِيلَ الطَّرِيقَةُ الْمُثْلَى الَّتِي
هِيَ الْأَشْبَهُ بِالْحَقِّ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَذْهَبَا
بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى مَعْنَاهُ أَعْدَلُهُمْ وَ
أَشْبَهُهُمْ بِالْحَقِّ وَأَعْلَمُهُمْ عِنْدَ نَفْسِهِ
بِمَا يَقُولُ قَالَهُ النَّحَّاجُ وَالْمَثِيلُ كَالنَّظِيرِ
الْمُفَاضِلِ وَإِذَا قِيلَ مَنْ أَمْثَلُكُمْ قُلْتَ
نَحْنُ مَثِيلُ حَكَاهُ ثَعْلَبٌ وَإِذَا قِيلَ مَنْ
أَفْضَلُكُمْ قُلْتَ فَاضِلٌ أَيْ إِنَّكَ لَا تَقُولُ
نَحْنُ فَضِيلٌ كَمَا تَقُولُ نَحْنُ مَثِيلٌ (تاج)

مستحق ہوتا ہے کہ کہا جاوے وہ بڑا ہے بنی فلاں
سے اور حدیث میں ہے اشد الناس بلا انبیاء
ہیں ثم الامثل فالامثل یعنے اشرف پھر اشرف اور
اعلیٰ پھر اعلیٰ یعنے رتبہ اور منزلت کے اور حدیث
تراویح میں ہے لکان امثل یعنے اولیٰ اور
اصوب اور جمع امثل کی امائل ہے اور کہا جوہری
نے فلان امثل بنی فلان یعنے بہت قریبی ہے ان کے
واسطے خیر کے وہو لاماثل القوم یعنے پسندیدہ
ان کے اور مثالہ فضیلت ہے اور تحقیق مثل مانند
کرم کے مثالہ یعنے ہو گیا فاضل اور کہا جاتا ہے ہو من
ذوی مثالتہم اور المثلی تانیث ہے امثل کی مانند
قصوی کے جو تانیث ہے اقصیٰ کی کہا اس کو اخفش
اور اسکا کہنا وبہا بطریقتکم المثلی یعنے ساتھ
جماعت تمہاری جو افضل ہے اور کہا گیا الطریقۃ
المثلی وہ جو بڑا مشابہ ہے ساتھ حق کے اور
اسکا تعالیٰ کا کہنا اذ یقول استنہم طریقۃ یعنے
اس کے اعدل ان سے اور بڑا مشابہ ان سے
ساتھ حق کے اور اعلم ان سے نزدیک نفس اسکے کے
ساتھ اس کے کہتا ہے کہا اس کو زجاج نے اور مثیل
مانند امیر فاضل کے ہے اور جب کہا جاوے من امثلکم
کہیے نحن مثیل حکایت کیا اسکو ثعلب نے
اور جب کہا جاتا ہے افضلکم کہیے فاضل میں تو
یعنی تحقیق نہ کہیگا ہم سب فضیلت والے ہیں جیسے کہ کہتا تو ہم
مثیل ہیں (تاج)

فَهُمِهِ وَذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَهُ مَثَلُ الْجَنَّةِ
تَفْسِيْرٌ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَصِفَتُهٗ
الْجَنَّاتِ فَقَالَ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ صِفَتُهَا
وَذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِهٖ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ اَيْ ذٰلِكَ صِفَةُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ
فِي التَّوْرٰةِ ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ صِفَتَهُمْ
فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ وَقَالَ الْاَخْفَشُ
لِلنَّحْوِيِّيْنَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ
وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ قَوْلُ اٰخَرَ قَالَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ
يَزِيْدَ الْمُبَرِّدُ فِيْ كِتَابِ الْمُقْتَضَبِ
قَالَ النَّقَّاشُ بُنِّيَ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ مَثَلُ الْجَنَّةِ
ثُمَّ بَنَّهَا وَفِيْهَا قَالَ وَمَنْ قَالَ اِنَّ مَعْنَاهُ
صِفَةُ الْجَنَّةِ فَقَدْ اَخْطَاَ عَلٰى اَنَّ مَثَلَ
لَا يُوْضَعُ مَوْضِعَ صِفَةٍ اِنَّمَا يُقَالُ صِفَةُ
زَيْدٍ اَنَّهٗ ظَرِيْفٌ وَاَنَّهٗ عَاقِلٌ وَيُقَالُ
مَثَلُ زَيْدٍ مَثَلُ فُلَانٍ اِنَّمَا الْمَثَلُ مَاخُوْذٌ
مِنَ الْمِثَالِ وَالْحَدِّ وَالصِّفَةُ تَحْلِيَةٌ
وَلُغَتٌ (راسهی تاج) وَالْاَمْثَلُ الْاَفْضَلُ
يُقَالُ هُوَ اَمْثَلُ قَوْمِهٖ اَيْ اَفْضَلُهُمْ
وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْاَمْثَلُ ذُو الْعَقْلِ الَّذِيْ

فہم سے اور یہ کہ کہنا اس کا مثل الجنۃ تفسیر واسطے
کہنے اللہ تعالیٰ کے تحقیق اللہ داخل کرتا ہے ان
لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے باغ
بہشتی ہیں نیچے ان کے نہریں بیان کیا ان جنات کو
پس کہا مثال جنت کی وہ جو ہیں صفت اس کی اور
یہ مثل کہنے اس کے مثال اس کی تورات میں اور
مثال اس کی انجیل میں یعنے صفت محمد صلے اللہ
علیہ وسلم اور اصحاب اس کے کی تورات میں
پھر بتلایا اللہ تعالیٰ صفت ان کی پھر انجیل کے ساتھ
زمین کے کہا زہری نے اور واسطے نحویوں کے
ہے اللہ تعالیٰ کے کہنے مثل جنت کی وہ جو
وعدہ دیئے گئے متقی قول دوسرا ہے کہا اس کو
محمد بن یزید مبرد نے بیچ کتاب مقتضب کے کہا
نقاش نے کہی بنا کی جاتی ہے علیکم مثل جنت کی ہے پھر بیچ اس کے
اور بیچ اس کے کہا اور جو کوئی کہے کہ معنے اس کے
صفت جنت پس اس نے خطا کیا اس سے مثل نہیں
رکھی جاتی جا بجا صفت کے سوائے اس کے نہیں
کہا جاتا صفت زید کی ہے کہ وہ دانا ہے اور وہ
عاقل ہے و یقال مثل زید مثل فلان سوا اس کے نہیں
کہ مثل لیگئی ہے مثال سے اور مقابلے سے اور صفۃ تحلیۃ سے
اور لغت ہے (انتہی تاج) والامثل کے معنے افضل کے بھی
کہا جاتا ہے ہو امثل قومہ یعنے افضل ان سے اور کہا ابو
اسحاق نے امثل صاحب عقل وہ جو

مجد

مجد۔ المجد الشرف الواسع فی کلام العرب وقال الراغب السعة فی الکرم والجلال قلت وعلی الاول قولہ تعالیٰ بل ھو قرآن مجید وعلی الثانی قولہ ایضاً ذو العرش المجید قال الراغب فوصفہ بذالک لسعۃ فیضہ وکثرۃ جودہ وقیل المجید بالکسر فلجلالتہ وعظیم قدرہ وسنا آثارہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مالک فی جنب العرش الا کحلقۃ ملقاۃ فی ارض فلاۃ وعلی ھذا قولہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم والتمجید من العبد للہ بالقول وذکر الصفات الحسنۃ ومن اللہ للعبد باعطائہ افضل ما

مجد۔ مجد بزرگی وسعت کو کلام عرب میں کہتے ہیں۔ اور کہا راغب نے کشایش سخاوت میں اور جلال میں میں کہتا ہوں اوپر اس کے اللہ تعالیٰ کا کہنا بلکہ وہ قرآن مجید اور مجید بروزن فعیل ہے واسطے مبالغہ کے اور اوپر اس کے اسکا کہنا ہی صاحب عرش مجید کا کہا راغب نے پس صفت اسکی ساتھ اس کے واسطے فراخ ہونے فیض اس کے اور کثرت سخاوت اسکی کے اور پڑھا کسی مجید ساتھ کسرہ کے پس واسطے جلال اس کے اور عظمت قدرت اسکی کے اور جو نشان کیا ساتھ اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کرسی بیچ طرف عرش کی مگر مانند حلقہ کے ڈالا ہوا بیچ زمین چٹیل کے اور اوپر اس کے فرمایا مگر وہ رب عرش عظیم کا اور تمجید بندے سے ہے واسطے اللہ کے ساتھ کہنے کے اور ذکر کرنا صفات حسنہ کا اور اللہ سے واسطے بندے کے ساتھ دینا اسکی کی فضیلت کو الخ

باب المیم حرف الحاء

میم کا باب حرف حاء کے ساتھ

محص

محص۔ قال تعالیٰ ولیمحص اللہ الذین امنوا ای یخلصھم من ذنوبھم ویطھرھم منھا وقولہ تعالیٰ ولیمحص ما فی قلوبکم ای لیطھرھا ویزکی لان التمحیص ھھنا التزکیۃ والتطھیر وقیل التمحیص ھو الابتلاء والاختبار والمحق النقصان قال تعالیٰ یمحق اللہ الربوا

محص۔ کہا اللہ تعالیٰ نے ولیمحص اللہ الذین امنوا یعنی خالص کردے انکو انکے گناہوں سے اور صاف کردے اس سے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا ولیمحص ما فی قلوبکم یعنی تاکہ پاک کردیوے اور مزکی کردیوے اسلئے کہ تمحیص اصل میں تزکیہ اور تطہیر کے معنے میں ہے اور کہا گیا تمحیص وہ مبتلا کرنا اور خبر دینا ہے۔ محق کہتے ہیں محق کے معنے نقصان کے ہیں۔ کہا اللہ تعالیٰ نے مٹاتا اللہ ربا کو

محق

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ هِیَ صُوَرُ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَكَانَ التَّمْثِیْلُ مُبَاحًا فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَیِ التَّصْوِیْرُ وَقِیْلَ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا اَیْ تَصَوَّرَ وَقَوْلُهٗ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمُثُلٰتُ یَعْنِیْ عُقُوْبَاتِ اُمَمٍ قَبْلَهُمْ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَیْ وَقَدْ نَقَدَّمَ مِنَ الْعَذَابِ مَا فِیْهِ عِظَةٌ وَقَالَ اَنَّهُمْ لَوِ اتَّعَظُوْا فَكَانَ التَّمْثِیْلُ مَاْخُوْذًا مِنَ الْمَثَلِ لِاَنَّهٗ اِذَا شَاعَ فِیْ عُقُوْبَةٍ جَعَلَهٗ مَثَلًا وَعِلْمًا وَنَقَلَ الْقَفَّالِیُّ عَنِ ابْنِ زَیْدٍ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْمُثُلٰتِ هُنَا الْاَمْثَالُ وَالْاَشْبَاهُ (تاج) وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ فَاِنَّهٗ قَصَدَ تَشْبِیْهَ الْمَدْعُوِّ بِالْغَنَمِ فَاَجْمَلَ وَرَاعٰی مُقَابَلَةَ الْمَعْنٰی دُوْنَ مُقَابَلَةِ الْاَلْفَاظِ وَبَسْطُ الْكَلَامِ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا مَثَلُ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِالْغَنَمِ وَمَثَلُ الْغَنَمِ الَّتِیْ لَا تَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً وَعَلٰی هٰذَا النَّحْوِ قَوْلُهٗ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ الایة (مفردات)

اور اللہ تعالیٰ کا کہنا ما ہذہ التماثیل یعنے بت اور اللہ تعالیٰ کا کہنا من محاریب وتماثیل وہ صورتیں انبیاء علیہم السلام اور ہے تمثیل سباح بیچ اس وقت کے یعنی تصویر اور اللہ تعالیٰ کا کہنا فتمثل لہا بشرا سویا یعنے تصویریں اور اللہ تعالیٰ کا کہنا قد خلت من قبلہم المثلث یعنی عذاب مثال امم کی جو ہلاک ہوئے پہلے ان سے اور کہا بعض اہل علم نے یعنے تحقیق آیا ہے عذاب سے جو اس میں عذاب اور عذاب ہے ان کے لئے اگر وعظ کریں پس ہو گا مثل لی ہوئی مثل سے اس لئے جب بڑائی کی جائیگی بیچ عذاب دینے اس کے کے کیا اس کو مثل اور علم اور نقل کیا صفانی نے ابن زید سے کہ تحقیق مراد بالمثلث کی اسجگہ امثال اور نظائر ہیں (تاج) اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اور مثال ان لوگوں کی جو کافر ہوئے مثال اس کے جو پکارتا ہے اسکو جو نہیں سنتا پس تحقیق اس نے مقصود کو بیان تشبیہ داعی کی ساتھ غنم کے پس اجمال اور رعایت کی مقابلہ معنی بغیر مقابلہ الفاظ کے اور بسط کلام کے مانند یہ کہ اور مثال ان لوگوں کی جو کافر ہوئے ہیں اور الذین کفروا مثل الذی ینعق ساتھ غنم کے اور مثال غنم کی جو نہیں سنتی مگر ایک پکار اور ندا کو اور اوپر اسی طریقے کے اللہ تعالیٰ کا کہنا مثل ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں الایۃ (مفردات)

باب المیم حرف الجیم

میم کا باب حرف جیم کے ساتھ

بَابُ الْمِيْمِ حَرْفُ الدَّالِ

مَدَّ - يُقَالُ مَدَّ الْاَرْضَ اَیْ بَسَطَهَا طُوْلًا وَعَرْضًا لِيَثْبُتَ عَلَيْهَا الْاَقْدَامُ قَالَ ثُمَّ مَدَّ الْاَرْضَ وَقَوْلُهٗ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ اَیْ بُسِطَتْ بِاَنْ قُلِعَتْ جِبَالُهَا وَكُلُّ اَكَمَةٍ فِيْهَا حَتّٰى تَمْتَدَّ وَتَنْبَسِطَ كَالْقَوْلِيْمِ قَاعًا صَفْصَفًا وَقِيْلَ اَنَّهَا تَمْتَدُّ دَبْرَ اَدْنٰى سَعْيِهَا وَقَوْلُهٗ مَدَّ الظِّلَّ اَیْ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا اِلٰى دَائِمًا لَا يَتَغَيَّرُ اَیْ لَاَشْمَسَ مَعَهٗ وَقِيْلَ مَدَّ الظِّلَّ جَعَلَهٗ مُنْبَسِطًا يَنْتَفِعُ بِهِ النَّاسُ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا اَیْ لَاصِقًا بِاَصْلِ ذِیْ ظِلٍّ مِنْ بِنَاءٍ اَوْ شَجَرٍ فَلَمْ يَنْتَفِعْ بِهٖ اَحَدٌ وَمَعْنٰى جَعَلَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا اَیْ النَّاسُ يَسْتَدِلُّوْنَ بِالشَّمْسِ وَاَحْوَالِهَا فِيْ مَسِيْرِهَا عَلٰى اَحْوَالِ الظِّلِّ مِنْ كَوْنِهٖ قَالِبًا فِيْ مَكَانٍ اَوْ زَائِلًا وَمُنْبَسِطًا وَمُتَقَلِّصًا وَلَوْلَا الشَّمْسُ مَا عُرِفَ الظِّلُّ وَلَوْلَا النُّوْرُ لَمَا عُرِفَتِ الظُّلْمَةُ وَقَوْلُهٗ فَجَعَلْتُ لَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ مَدَدْنَا اَیْ بَسَطْنَا لَهٗ سَبَبًا دَلِيْلًا وَقَوْلُهٗ قُلْ لَوْ كَانَ الْعَمَامُ مَدًّا

میم کا باب حرف دال کے ساتھ

مَدَّ - کہا جاتا ہے مد الارض یعنی فراخ کیا اس کو طول اور عرض سے تاکہ ثابت ہو جائیں اس پر قدم کہا اللہ تعالیٰ نے پھیلایا زمین کو اور اللہ تعالیٰ کا کہنا واذا الارض مدت یعنی فراخ ہو گئی بایں طور کہ پھیل جائیں پہاڑ اور ہر ایک ٹیلہ بیچ اس کے یہانتک کہ پھیل گئی اور فراخ ہو گئی مانند کہنے اسکو قاعاً صفصفاً کہا گیا کہ وہ پھیلتی ہے اور بڑھتی ہے اپنی فراخی میں اور کہا اس کا مد الظل یعنی طلوع فجر سے تا طلوع شمس تک اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اس کو ٹھہرا ہوا یعنے ہمیشہ نہ بدلتا یعنی نہ سورج ہوتا ساتھ اس کے اور کہا گیا سایہ کا نہ پھیلانا کیا اس کو فراخ تاکہ فائدہ اٹھائیں ساتھ اس کے لوگ ولو شاء لجعلہ ساکناً یعنی ملا ہوا ساتھ جڑ ہر ایک صاحب سائے بنا سے یا درخت سے پس نہ فائدہ اٹھاتا ساتھ اس کے کوئی ایک بھی اور معنے جعل الشمس علیہ دلیلاً یعنی لوگ استدلال پکڑتے ہیں ساتھ سورج کے اور حالتوں اسکی کے بیچ چلنے اپنے کو اور حالتوں سائے کے بلحاظ ہونے اسکے کے ثابت مکان میں یا زائل اور فراخ اور سمیٹا ہوا چھٹا ہوا اور اگر نہ ہوتا سورج نہ پہچانا جاتا سایا اور نہ ہوتا نور البتہ نہ پہچانا تو ظلمت کو اور فرمایا وجعلت لہ مالاً ممدوداً یعنی فراخ بہت اور فرمایا اگر ہوتا دریا سیاہی

آی ینقصہ ویربی الصدقات آی یکثرھا ویزیدھا وسئل جعفر الصادق عن ھذہ الایۃ وقد نری من یاکل الربٰوا ویربو امالہ قال وای محق احق من درھم یربا یمحق الدین وقیل المحق ذھاب الشیء کلہ حتی لا یری لہ اثر وقولہ تعالیٰ ویمحق الکٰفرین آی یھلکھم

یعنی گھٹاتا اس کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو یعنی بہت کرتا ہے اور بڑھاتا اسکو اور سوال کئے گئے جعفر صادقؒ اس آیت سے اور تحقیق میں کہتا ہوں جو کہا تا ہے ربو کو تو کہ بڑھاوے مال اپنے کو کہا اور جو مٹاتا ہے محق ہو مٹایا جاتا ہے درہم سود بڑھاتا ہے دین کو اور کہا گیا محق کے معنی چلا جانا ایک شے کا سب سے یہاں تک کہ نہیں دیکھا جاتا اس کے لئے کوئی اثر اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے ویحق الکافرین یعنی ہلاک کر دیگا

محل قال تعالیٰ وھو شدید المحال آی الاخذ بالعقوبۃ

محل اور وہ شدید المحال یعنی پکڑنا ساتھ عذاب کے

محن المحن والامتحان نحو الابتلاء وقیل الاختبار قال تعالیٰ وامتحنوھن آی اختبروھن وقولہ تعالیٰ امتحن اللہ قلوبھم للتقوی آی اخلصھا

محن محن اور امتحان مانند ابتلا کے اور کہا گیا اختبار کہا اللہ تعالیٰ نے وامتحنوھن یعنی خبرلے ان سے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا امتحن اللہ قلوبھم للتقوی یعنی خالص کیا اسکو۔

محو المحو ازالۃ الاثر ومنہ قیل للشمال محوۃ لانھا تمحو السحاب قال تعالیٰ یمحو اللہ ما یشاء

محو محو کے معنے ایک نشان کا دور کرنا ہوتا ہے اسی سے ہے کہا گیا واسطے شمال کے محوۃ اس لئے کہ وہ مٹاتا ہے ابر کو۔ فرمایا مٹاتا ہے اللہ جو چاہتا ہے

باب المیم حرف الخاء

میم کا باب حرف خاء کے ساتھ

مخر قال تعالیٰ وتری الفلک فیہ مواخر مواخر علی فواعل یعنی جواری تشق الماء شقا لانہ یقال مخرت السفینۃ مخرا ومخورا اذا شقت الماء بجوسھا آی مستقبلا لھا وواحد مواخر ماخرۃ

مخر کہا اللہ تعالیٰ نے وتری الفلک فیہ مواخر وزن فواعل پر ہے یعنے کشتیاں پہاڑتی ہیں پانی کو پہاڑنا۔ اس لئے کہا جاتا ہے مخرۃ السفینۃ مخرا ومخورا جب پہاڑتی ہے پانی کو بجوسہا یعنے سامنے اس کے اور واحد مواخر کا ماخرۃ ہے

بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا تَنْبِيهًا أَنَّهُمْ إِذَا دُعُوا إِلَى التَّقْوَى بِاللَّغْوِ لَغَوْا عَنْهُ وَإِذَا سَمِعُوا تَصَامَّوْا عَنْهُ وَإِذَا شَاهَدُوهُ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا فَهُنَا مَرَّ لِقَوْلِهِ أَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهِ وَقَوْلُهُ ثُمَّ مُدَّ مِرَّةٍ فَاسْتَوَى أَيْ قُوَّةٌ فِي عَقْلِهِ وَرَأْيِهِ وَسَنَانَةٌ فِي دِينِهِ وَصِحَّةٌ فِي جِسْمِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَمَرَّتْ بِهِ أَيِ اسْتَمَرَّتْ بِهِ وَقَعَدَتْ وَقَامَتْ وَقَوْلُهُ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ أَيْ قَوِيٌّ شَدِيدٌ وَقِيلَ مُسْتَحْكِمٌ مِنْ قَوْلِهِمْ حَبْلٌ مُمَرٌّ أَيْ مُحْكَمُ الْفَتْلِ وَقِيلَ دَائِمٌ مُطَّرِدٌ وَقَوْلُهُ فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ أَيْ دَائِمُ الشَّرِّ وَقِيلَ قَوِيٌّ فِي نَحْوُسَتِهِ وَقِيلَ مُسْتَمِرٌّ مُرٌّ وَقَوْلُهُ أَدْعُكَ الَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ أَيْ جَادَ وَقَوْلُهُمْ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ لِفَعْلَةٍ وَفَعْلَتَيْنِ وَهُوَ يَكُونُ مِنَ الزَّمَانِ قَالَ تَعَالَى فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ سَبْعِينَ مَرَّةً وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

مَرَجَ - أَصْلُ الْمَرْجِ الْخَلْطُ وَالْمُرُوجُ الِاخْتِلَاطُ يُقَالُ مَرَجَ أَمْرُهُمْ أَيِ اخْتَلَطَ وَمَرَجَ الْخَاتَمُ فِي إِصْبَعِي فَهُوَ مَارِجٌ وَيُقَالُ أَمْرٌ مَرِيجٌ أَيْ

ساتھ لغو کے گزرتے کریموں کی طرح تنبیہ ہے کہ وہ جب بکواس کی ہولی سے لغو کنایہ انہوں نے اس سے اور جب سنتے ہیں چپ کرتے ہیں اس سے اور جب دیکھتے ہیں اسکو منہ پھیر لیتے ہیں اس سے اور فرمایا گذرا گویا کہ ہمیں بلاتا ہم کو پس اسجگہ مرمانند کہنے اس کے کے منہ پھیرا اور دور کیا اپنے پاس سے اور فرمایا ذو مرۃ فاستوی یعنی قوت ہے اسکی عقل اور فکر میں اور متانت ہے اس کے دین میں اور صحت ہے اس کے بدن میں اور اللہ تعالیٰ کا کہنا فمرت بہ یعنی گذری ساتھ اس کے اور بیٹھ گئی اور کھڑی ہوگئی اور اس کا کہنا سحر مستمر یعنے مضبوط سخت اور کہا گیا مستحکم ان کے قول سے حبل ممر یعنے مضبوط بٹی ہوئی اور کہا گیا ہمیشہ مطرد ہے اور اس کا کہنا فی یوم نحس مستمر یعنی ہمیشہ شر کا اور کہا گیا منسوب نحوست میں اور کہا گیا ستر کے معنے کڑوا اور اس کا کہنا یا مانند اسکی جو گذرا ایک بستی پر یعنی گذرا اور ان کا کہنا مرۃ اور مرتین مانند فعلۃ اور فعلتین کے ہے اور یہ حصہ ہے زمانے سے کہا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ اور کہا ستر دفعہ اور کہا تین دفعہ۔

مرج

مَرَجَ - اصل مرج کے ملانے کے ہیں اور مروج کے معنے اختلاط کے ہیں کہا جاتا ہے مرج امرہم یعنی مل گیا اور لگی انگوٹھی میری انگلی پر ملنے والی ہے اور کہا جاتا ہے امر مریج یعنے

لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ وَانْتَهَى وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا أَيْ زِيَادَةً وَمَعُونَةً لَهُ وَقَوْلُهُ يَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ أَيْ يَزِيدُهُمْ طُغْيَانًا مِنْ مَدَّ الْجَيْشَ إِذَا أَرَادَهُ وَقَوَّاهُ وَقَوْلُهُ يَمُدُّونَهُمْ أَيْ يُرَبِّيَنُونَ لَهُمْ وَقَوْلُهُ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ هُوَ مِنْ مَدِّ النَّظَرِ تَطْوِيلُهُ وَأَنْ لَا يَكَادَ يَرَاهُ اِسْتِحْسَانًا لِلْمَنْظُورِ إِلَيْهِ وَإِعْجَابًا بِهِ وَتَمَنِّيًا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ وَقَوْلُهُ وَأَمَدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ أَيْ زِدْنَاهُمْ وَذَلِكَ قَوْلُهُ إِنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ وَبَنِينَ أَيْ نُعْطِيهِمْ مَالًا وَوَلَدًا وَتُمِدُّكُمْ رَبُّكُمْ وَقَوْلُهُ أَتُمِدُّونَنِي بِمَالٍ وَالْمُدُّ مِنَ الْمَكَايِيلِ مَعْرُوفٌ

مُدُنٌ - اَلْمَدِينَةُ فَعِيلَةٌ عِنْدَ قَوْمٍ وَجَمْعُهَا مُدُنٌ وَقَدْ مَدَنْتُ مَدِينَةً وَنَاسٌ يَجْعَلُونَ الْمِيمَ زَائِدَةً قَالَ تَمَّ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا وَقَالَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ لَمْ نَذْكُرْ بَابَ الْمِيمِ وَحَرْفَ الدَّالِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا

اپنے کلمے اپنے رب کے البتہ ختم ہو جائے دریا پہلے اس کے ختم ہوں میرے رب کی باتیں اور اگر لاویں ہم مانند اس کے اور سیاہی یعنی سیاہیاں لکھا جائے ساتھ اس کے کلمات علم اور حکمت اسکی کے عزت والا ہے شان اسکا البتہ ختم ہو جاتا بھر بھی وہ منتہی ہوتا اور اگر لاتے ہم سیاہی اس جیسی اور یعنی زیادہ اور بہت مدد والے اس کے اور فرمایا یمدہم فی طغیانہم یعمہون یعنی بڑھاتا ہے انکو سرکشی میں لشکر پہلے سے جب بڑھاتا اسکو اور قوی کرتا اسکو اور فرمایا یمدونہم یعنی زینت دیتے ہیں انکو اور فرمایا اور زیادہ دیا ہم نے انکو میوہ وانکو کہ چاہتے ہیں سے اور یہ کہ قریب ہیں کہ دیکھے اسکو واسطے استحسان کے منظور الیہ اور واسطے تعجب کے نی اسکی کو اور آرزو کرنے کے کہ یہ ہو اسکو لیے اور فرمایا واحد ونہم بقالہ کہ یعنی بڑھایا ہم نے انکو اور اسیطرح اسکا کہنا سوائے اسکے نہیں کہ ہم بڑھاتے ہیں انکو ساتھ اور بڑھانے کے انکو مال اور بیٹے انکو تمہارا رب اور فرمایا کیا تم مدد دیتے ہو مجھ کو ساتھ مال کے اور مدینہ اوس جگہ کو مشہور ہے

مُدُنٌ - مدینہ فعیلہ کو وزن پر کہ قوم کے نزدیک اور جمع اسکی مدن اور قد مدنت مدینۃ اور کچھ آدمی ہیں کہ ہیں میم کو زائدہ فرمایا اور بعضے مدینہ والو کو مردے ہیں اور کہا انتہا مدینہ سے اور کہا اور داخل ہوا شہر میں نہیں ذکر کیا ہم نے باب

بَابُ الْمِيمِ حَرْفُ الرَّاءِ

میم کا باب حرف راء کے ساتھ

مَرَّ - اَلْمُرُورُ اَلْمَضِيُّ وَالِاجْتِيَازُ بِالشَّيْءِ قَالَ تَعَالَى وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ وَقَالَ مَرُّوا

مَرَّ - مرور کے معنے گذرنے کے ہیں اور گذرنا ساتھ کسی چیز کے - فرمایا اور جب گذرے ساتھ انکے اور فرمایا

وَكَرُمَ إِذَا عَتَى فَهُوَ تَارِدٌ وَقَوْلُهُ
مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ اَیْ مُمَلَّسٌ وَمِنْهُ
الْاَمْرَدُ لِلشَّابِّ الَّذِیْ لَا شَعْرَ لَهٗ عَلٰی
وَجْهِهٖ وَقَوْلُهٗ مَرِيْدًا اَیْ مَارِدًا
عَاتِيًا وَمَعْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ عَرٰی عَنِ الْخَيْرِ
وَظَهَرَ شَرُّهٗ مِنْ قَوْلِهِمْ شَجَرَةٌ مَرْدَاءُ
اِذَا سَقَطَ وَرَقُهَا وَظَهَرَتْ عِيْدَانُهَا
وَقَوْلُهٗ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ اَیْ خَارِجٍ
عَنِ الطَّاعَةِ مُتَمَيِّزٍ مِنْ ذٰلِكَ وَالْمَرَدُ
الْعَانَةُ الشَّدِيْدَةُ وَسُلْطَانُ الْمَرَدَةِ
كَبِيْرُهُمْ وَفِی الْحَدِيْثِ شَهْرُ رَمَضَانَ
تُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ هِیَ
جَمْعُ مَارِدٍ وَالْمَرِيْدُ مِنَ شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ الْمُتَعَرِّیْ مِنَ الْخَيْرَاتِ اَيْضًا
قَالَ تَعَالٰی شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ مَرَضٌ
اَلْمَرَضُ الْخُرُوْجُ عَنِ الْاِعْتِدَالِ
الْخَاصِّ بِالْاِنْسَانِ وَذٰلِكَ ضَرْبَانِ
جِسْمِیٌّ وَهُوَ الْمَذْكُوْرُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی
وَلَا عَلَی الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَقَوْلُهٗ وَلٰكِنْ
عَلَی الْمَرْضٰی وَالثَّانِیْ عِبَارَةٌ عَنِ الرَّذَائِلِ
كَالْجَهْلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالنِّفَاقِ وَغَيْرِ
ذٰلِكَ مِنَ الرَّذَائِلِ الْخُلُقِيَّةِ قَالَ تَعَالٰی فِیْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا

اور کرم سے ہے جب حد سے بڑھے پس وہ مارد ہے
اور اس کا کہنا ممرد من قوارير یعنی قرمی اور اسی سے
ہے امرد واسطے جوان کے جو نہیں بال اس کے لئے
اس کے منہ پر اور اس کا کہنا مرید گیا یعنے حد سے بڑھنے والا
اور معنے اس کے کہ وہ تحقیق خالی ہو گیا خیر سے اور اس کا
شر ظاہر ہو گیا ان کے قول سے درخت عالی جب
گر جاتے ہیں پتے اس کے اور ظاہر ہوتی ہیں لکڑیاں
اسکی اور اس کا کہنا شیطان مارد یعنے نکلا ہے طاعت
سے متمکن اس سے اور مارد کے معنے ضدی سخت
اور بادشاہ ضدیوں کا بڑا ان کا اور حدیث میں
ہے مہینہ رمضان کا قید کئے جاتے ہیں اسمیں
بڑے شیطان وہ جمع ہے مارد کی اور مرید شیطان ہے
جنوں اور آدمیوں سے جو خالی ہوتا ہے بھلائی سے
نیز کہا اللہ تم نے شیطان بڑا۔

مَرَض — مرض کے معنے خارج اعتدال کے ہیں خواص انسان
کے ساتھ اور یہ دو قسمیں ہیں ایک جسمی ہے اور
وہ مذکور ہے اللہ تعالے کے قول میں اور
نہیں اوپر مریض کے کوئی حرج اور اس کا کہنا
اور نہیں اوپر بیماروں کے اور دوسرا مراد
لینا ہے رذائل سے مانند جہالت اور بزدلی
اور بخل اور نفاق اور سوائے اس کے برے
اخلاق سے کہا اللہ تعالے نے بیچ دلوں انکے
کے بیماری ہے پس بڑھایا ان کو اللہ نے بیماری میں

مختلط وممزوجة ومخلصة مريج قال تعالى في امر مريج والمرجان صغار اللؤلؤ قال تعالى كانهن الياقوت والمرجان وقوله تعالى مرج البحرين يلتقيان من قولهم مرجت الدابة اذا خليتها ومرجتها ترعى ويقال للارض التي يلتقي فيها النبات مرج وقيل خلط هما فهما يلتقيان وجعل بينهما برزخا وهو الحاجز لا يغلب احدهما على الاخرة قوله خلق الجان من مارج من نار مختلط بنار آي من خليطين من نار آي من لونين قلطا من قولك مرجت الشيء بالشيء اذا خلطت احدهما بالاخر وقيل هو اللهب الاصفر والاخضر الذي يعلو النار وقيل الخالص منها وقال الفراء المارج نار دون الحجاب ومنها هذه الصواعق

مرج مرج شدة الفرج والتوسع يقال تمرجوا في الارض مرجا اذا قرئ مرحا اي فرحا وقيل بطرا واشرا وقيل بتجبرا وتكبرا

مرد مرد قال تعالى مردوا على النفاق اي عتوا واستمروا عليهم من قولهم مرد يمرد من باب قتل وسرق

خلط کی ہوئی اور اس سے سنی ملی ہوئی کہا اللہ تعالیٰ نے بیچ بات ملی ہوئی کے اور مرجان چھوٹے موتی کو کہتے ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کہنا گذرتے ہیں دو دریا ملتے ہوئے ان کے کہنے سے مرج یعنی گذرا اور کہا جاتا ہے واسطے زمین کے وہ جو بہت ہوتا ہے اس گھاس مرج اور کہا گیا مل گیا وہ پس وہ ملتے ہیں اور کیا درمیان اسکے برزخ اور وہ روک ہے نہیں غالب آتا ایک ان کا دوسرے پر اور اس کا کہنا پیدا کیا جنوں کو سن مارج سن نار یعنی آگ سے جو ملی ہوئی ہو دھوئیں سے یعنے دو ملی ہوئی آگ سے یعنی دو قسمیں ملی ہوئی تیری بات سے مل گئی ایک شی ساتھ چیز دوسری کے جب ملجائے ایک رنگی ساتھ دوسری کے اور کہا گیا وہ الہبۂ زرد اور وہ جو چڑھتا ہے آگ پر اور کہا گیا خالص اس سے اور کہا فراء نے مارج آگ ہے بغیر پردے کے اور اس سے ہے یہ صاعقہ۔ **مرج** المرج سخت خوشی کو کہتے ہیں اور فراخی اسمیں کہا اللہ تعالیٰ نے بیچ زمین کے خوشی اور پڑا گیا مرحا یعنی خوشی اور کہا گیا کودنا اللہ شرارتی اور کہا گیا تجبر اور تکبر **مرد** کہا اللہ تعالیٰ نے مردوا علی النفاق یعنے حد سے بڑھ گئے اور ہمیشہ رہے اسپر ان کے کہنے سے مرد ومیرد باب قتل اور سرق

مَسَّ

مَسَّ اَلْمَسُّ یُکْنٰی بِہٖ عَنِ الْجِمَاعِ یُقَالُ مَسَّھَا وَمَسَّھَا قَالَ تَعَالٰی مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا وَقَالَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ وَقُرِئَ مَا لَمْ تَمَاسُّوْھُنَّ وَالْمَیْسُ کِنَایَۃٌ عَنِ النِّکَاحِ قَالَ تَعَالٰی وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَالْمَسُّ ھُوَ الَّذِیْ یَنَالُ الْاِنْسَانَ مِنَ الْجُنُوْنِ فَیَھُوْمِنْ یَدِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِمَّا بِتَخْلِیْطٍ مِّنْ عَمَلِہٖ مِنْ دَاءِ الْبَلْغَمِ فَیَصْرَعُہٗ وَقَالَ تَعَالٰی لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ وَقَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ وَاِخْوَانُھُمْ یَمُدُّوْنَھُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ فَالْمَسُّ وَعَبَّرَ عَنْہُ بِالْمَسِّ تَلَطُّفًا کَمَا یُعَبِّرُ عَنِ الْجِمَاعِ بِاللَّمْسِ وَالْمُلَامَسَۃِ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ اَوْ لَا یَمَسُّ وَلَا یُمَسُّ مُحَرَّمٌ فِی الدُّنْیَا بِاَنْ یُّمْنَعَ مِنْ مُّخَالَطَۃِ النَّاسِ بِمَنْعٍ کُلِّیٍّ وَحُرِّمَ عَلَیْھِمْ مُکَالَمَتُہٗ وَمُسَاءَلَتُہٗ وَمُجَالَسَتُہٗ وَمُؤَاکَلَتُہٗ وَالْمَسُّ یُقَالُ فِیْ کُلِّ مَا یَنَالُ الْاِنْسَانَ مِنْ اَذًی نَحْوَ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنْ تَمْسَسْکُمْ حَسَنَۃٌ تَسُؤْھُمْ وَقَوْلُہٗ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَقَوْلُہٗ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ

مَسَّ مس کرنا یہ کنایہ جماع سے ہے کہا جاتا ہے مَسَّھَا اور مَسَّھَا اس کے ساتھ جماع کیا جاتا ہے چھونا اسکو اور چھونا اسکو کہا جاتا ہے مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا اللہ تعالیٰ نے پہلے اس سے کہ چھوئیں آپس میں اور کہا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ پہلے اس کے کہ تم چھوؤ انکو اور کہا جبتک کہ نہیں چھوؤ انکو وَقُرِئَ مَا لَمْ تَمَاسُّوْھُنَّ اور پڑھا گیا ہے تم تماسوہن اور میس کنایہ ہے نکاح سے کہا اللہ تعالیٰ نے وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ نہیں چھوا مجھکو کسی بشر نے اور مس وہ ہے جو پاتا ہے انسان جنون سے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فعل سے ہے بسبب اس کے پیدا ہوتا ہے اسکو غلبہ سودا سے اور بلغم سے پھر مرگی ہو جاتی ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے جملہ کر دیا اسکو شیطان نے چھوئے سے پس نسبت کیا اللہ نے اسکو طرف شیطان کے ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے اس سے اور معنے اور تحقیق وہ لوگ جو کھاتے ہیں بیاج نہیں کھڑے ہونگے قیامت کے دن مگر خیال کرنیوالے مانند صرع والوں کے پہچانے جاتے ہیں ساتھ اس علامت کے نزدیک اہل محشر کے اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اور مساس یعنے نہ چھونا اور نہ ملانا یا نہ چھونا میں نے اور نہ چھوا گیا عذاب دیا گیا سامری دنیا میں بایں طور روکا اس نے لوگوں کو مخالطے سے کلی طور سے اور حرام کیا انپر مکالمہ اس کا اور مسائلت اسکی اور مجالست اسکی اور ہمنشینی اسکی اور آپس میں کہنا اس کا اور مس کہا جاتا ہے ہر اس چیز کو جو پاتا ہے انسان کو کچھ سوائے اللہ تعالیٰ کے ہر گز نہیں چھوئی جاوے گی یہ قول اللہ تعالیٰ کا اِنْ تَمْسَسْکُمْ حَسَنَۃٌ تَسُؤْھُمْ اور قول اللہ تعالیٰ کا مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ اور قول اللہ تعالیٰ کا مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ

مَرَضٌ

وَقَالَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ زَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ مَرْءٌ يُقَالُ مَرْءٌ وَمَرْأَةٌ وَامْرُؤٌ وَامْرَأَةٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ وَقَالَ امْرَأَتِي عَاقِرٌ وَالْمُرُوءَةُ كَمَالُ الْمَرْءِ كَمَا إِنَّ الرُّجُولِيَّةَ كَمَالُ الرَّجُلِ

اور کہا ان کے دلوں میں بیماری ہے پس بڑھایا انکو خدا نے گندان کے کر مَرْءٌ کہا جاتا ہے آدمی اور عورت اور عورت کہا اللہ تعالیٰ نے اگر عورت ہلاک ہو جائے اور کہا میری عورت بانجھ ہے اور مروت کمال ہے آدمی کا جیسے کہ رجولیت کمال ہے آدمی کا

مِرْيَةٌ

قَالَ السَّجَلِيُّ مِرْيَةٌ الرِّيبَةُ الشَّكُّ فِي الْأَمْرِ وَهُوَ أَخَصُّ مِنَ الشَّكِّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ وَالْإِمْتِرَاءُ وَالْمُمَارَاةُ الْمُجَادَلَةُ فِيمَا فِيهِ مِرْيَةٌ قَالَ تَعَالٰى فِيهِ تَمْتَرُونَ وَقَالَ أَفَتُمَارُونَهُ وَقَالَ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا

مِرْيَةٌ - مرین کے معنے شک کے ہیں اس سے اور امتراء اور ممارات کے جھگڑنے کے ہیں پس اسکو اسمیں شک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسمیں شک کرتے ہیں اور کہا گیا ہے تم جھگڑتے ہو اس سے اور کہا پس جھگڑو تو انمیں مگر جھگڑنا ظاہر۔

مَرْيَمُ

مَرْيَمُ - مَرْيَمُ اسْمٌ أَعْجَمِيٌّ اسْمُ أُمِّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ تَعَالٰى يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ

مریم - مریم نام ہے عجمی نام ہے عیسےٰ علیہ السلام کی ماں کا کہا اللہ تعالیٰ نے اے مریم فرمانبردار بن جا اپنے رب کی

بَابُ الْمِيمِ حَرْفُ الرَّاءِ

میم کا باب حرف زاء کے ساتھ

مُزْنٌ

مُزْنٌ - الْمُزْنُ السَّحَابُ الْمُضِيءُ وَالْقِطْعَةُ مِنْهُ مُزْنَةٌ قَالَ تَعَالٰى أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ

مزن - مزن کے معنے ابر روشن اور ٹکڑا اس سے ہے فرمایا کہا اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تم نے اسکو ابر سے

مَزْجٌ

مَزْجٌ يُقَالُ مَزَاجُ الشَّرَابِ خَلْطُهُ وَالْمَزِيجُ مَا يُمْزَجُ بِهِ قَالَ تَعَالٰى مِزَاجُهَا كَافُورًا وَقَالَ مِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ وَقَالَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا

مزج - کہا جاتا ہے مزج الشراب جسکے ملایا اس کو اور مازج وہ ملایا جاتا ہے ساتھ اسکو کہا اللہ تعالیٰ نے ملونی اسکی کافور ہے اور کہا ملونی اسکی چشمے سے اور کہا ملونی اسکی زنجبیل ہے

بَابُ الْمِيمِ حَرْفُ السِّينِ

میم کا باب حرف سین کے ساتھ

مسک دی

حبل من مسد مسک امساک الشیء التعلق به نحو قوله تعالیٰ فامساک بمعروف امساک الشیء یعفظه نحو قوله ثم یمسک السماء ان یمسکها وقوله والذین یمسکون بالکتاب یقال امسکت بالشیء وتمسکت واستمسکت کله بمعنا اعتصمت به وعلی ذلک قوله ایضا فاستمسک بالذی اوحی الیک وقوله فهم به مستمسکون ویقال تمسکت به وتسکت به قال تعالیٰ ولا تمسکوا بعصم الکوافر ویقال امسکت عنه کذا ای منعته قال تعالیٰ هل هن ممسکات رحمته

رسی بٹی ہوئی مسک۔ امساک چیز کا یعنی متعلق کرنا ساتھ اس کے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے پس روک رکھو ساتھ بھلائی کے اور روکنا چیز یعنی حفاظت کرنی اسکی مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے یمسک السماء یعنی حفاظت کرتا ہے اسکی اور فرمایا اور وہ لوگ تمسک پکڑتے ہیں ساتھ کتاب کے کہا جاتا ہے امسکت بالشیء وتمسکت واستمسکت کا ساتھ معنے چمٹ گیا میں نے ساتھ اس کے اور اوپر اس کے کہتا اللہ تعالیٰ کا ہی پس تمسک پکڑے ساتھ اس کے وہ جو وحی کیگئی تیری طرف اور فرمایا پس وہ ساتھ اس کے تمسک پکڑتے ہیں اور کہا جاتا ہے مضبوط پکڑا میں نے اسکو اور مضبوط پکڑا میں نے اسکو کہا اللہ تعالیٰ نے اور مت پکڑو ساتھ عصمت کوافر کی اور کہا جاتا ہے امسکت عنہ کذا یعنی روکا میں اسکو کہا اللہ تعالیٰ کیا وہ روکنے والے ہیں اسکی رحمت کو

باب المیم حرف الشین

میم کا باب حرف شین کے ساتھ

مشج دی مشج ما مشی ما

مشج۔ قال تعالیٰ من نطفة امشاج ای اخلاط مشی المشی الانتقال من مکان الی مکان بارادة قال تعالیٰ فامشوا فیه وقال یمشی علی بطنه الایة وقال یمشون علی الارض هونا وقال فامشوا فی مناکبها ویکنی بالمشی عن النمیمة قال تعالیٰ مشاء بنمیم

مشج کہا اللہ تعالیٰ نے من نطفۃ امشاج یعنی ملانا مشی مشی کے معنے انتقال کرنا ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے ساتھ ارادے کے کہا اللہ تعالیٰ نے چلو اسمیں اور کہا چلتا ہے پیٹ پر اپنے اور کہا چلتے ہیں زمین پر آہستگی سے اور کہا پس چلو انکی طرفوں میں اور کنایہ لیا جاتا ہے ساتھ چغلی کے چغلی سے کہا اللہ تعالیٰ نے چلنے والا ساتھ چغلی کے

باب المیم حرف الصاد

میم کا باب حرف صاد کے ساتھ

وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ مَعْنَاهُ
اَوْ قَالَ تَعَایَنَّا لَکُمْ مِنْهَا کَقَوْلِهِمْ وَجَدْتُ مَسَّ
الْحُمّٰی وَذَاقَ طَعْمَ الضَّرْبِ وَوَجَدَ مَسَّ
الْجُوْعِ لِاَنَّ النَّارَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ بَحَرَّهَا
وَشِدَّتِهَا فَکَاَنَّهَا مَسَّتْهُمْ مَسًّا لَمَّا

مسح

یَمَسُّ الْحَیَوَانَ مَا یُؤْذِیْ وَیُؤْلِمُ مَسْحٌ
اَلْمَسْحُ بِفَتْحِ الْمِیْمِ فَالسُّکُوْنِ اِمْرَارُ الشَّیْءِ
عَلَی الشَّیْءِ وَفِی تَعَارُفِ الشَّرْعِ اِمْرَارُ
الْمَاءِ عَلَی الْاَعْضَاءِ یُقَالُ مَسَحْتُ لِلصَّلٰوۃِ
وَتَمَسَّحْتُ قَالَ تَعَالٰی فَامْسَحُوْا بِاَیْدِیْکُمْ
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی مَسْحًا بِالسُّوْقِ اَیْ قَطْعًا
وَقِیْلَ ضَارَبًا وَسُمِّیَ الْمَسِیْحُ مَسِیْحًا لِاَنَّهٗ حَتَّی
فِی الْاَرْضِ وَقِیْلَ مَسِیْحٌ فَعِیْلٌ بِمَعْنٰی مَفْعُوْلٍ
مِنْ مَسَحَ الْاَرْضَ لِاَنَّهٗ کَانَ یَمْسَحُهَا
اَیْ یَقْطَعُهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا کَانَ
مَسُوْحًا بِالْعَبْرَانِیَّةِ اَوْ مَا شَیْهًا مَعْنًی
فَقِیْلَ اَلْمَسِیْحُ وَکَانَ اَمْرُ مُوْسٰی کَانَ مُوْشٰی

مسخ

قَالَ تَعَالٰی مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ الْاٰیَةَ
مَسْخٌ اَلْمَسْخُ تَشْوِیْهُ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ
وَتَحْوِیْلُهُمَا مِنْ صُوْرَةٍ اِلٰی صُوْرَةٍ قَالَ

مسد

لَمَسَحْنٰهُمْ عَلٰی مَکَانَتِهِمْ مَسْدٌ اَلْمَسْدُ
لِیْفٌ یُعْقَدُ وَمِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ اَیْ مِنْ
عُضْوِیْهِ فَیُمْسَدُ اَیْ یُفْتَلُ قَالَ تَعَالٰی

اور لیکن کہا اللہ تعالیٰ نے چکھو چھونا دوزخ کا یعنی
سمجھے اس کو پہلے وہ پاکنگی تکواس سے مانند کہنے کے
پایا اس نے چھونا تپ کا یا چکھا مزا ضرب کا اور چھونا
بھوک کا اس لئے کہ آگ جب پہونچتی ہے آگ گرمی
اور سختی اسکی بس گویا کہ چھویا اس کو چھونا جیسا کہ
حیوان جو دکھ دیتا ہے اور درد دیتا ہے مسح
مسح ساتھ فتح میم کے پھر سکون کے گذارنا ایک
شے کا اوپر دوسری چیز اور شریعت کے عرف میں
گذار پانی کا اوپر اعضاء کے کہا جاتا ہے مسح کیا
میں نے واسطے نماز کے اور مسح کیا کہا اللہ تعالیٰ نے
پس مسح کرو اپنے سروں کا اور اللہ تعالیٰ کا کہنا مسحًا
بالسوق یعنی قطع کرنا اور کہا گیا مارنا اور نام رکھا
گیا مسیح مسیح واسطے سیر کرنے اس کے کے زمین میں
اور کہا گیا مسیح بروزن فعیل بمعنے مفعول جس نے سیر کیا
زمین کا اس لئے کہ آن مسیحہا یعنی کاٹتا ہے اس کی اور
کہا بعض انکے نے سوائے اسکے نہیں ہے مشوح عبرانی
زبان میں کہتے ہیں یا ماشیح پھر معرب ہو گیا پس کہا گیا
مسیح اور اسیطرح موسیٰ اصل میں تھا موشیٰ کہا اللہ
نہیں مسیح بن مریم الایۃ مسخ مسخ کرنے معنے بدلنا صورت کا
خلق کا اور خلق کا اور پھرنا زندوں کا ایک صورت کی
طرف دوسری صورت کے کہا اللہ تعالیٰ نے ہم نے مسخ کیا انکو
انکی جگہوں پر مسد مسد کے معنے تاریں بٹی جاتی ہیں جریدہ کھجور
کی یعنی اسکی ٹہنیوں کی پس بٹی جاتی ہیں یعنی بٹی جاتی ہیں فلاں

لم نذکر باب المیم وحروف التهاء یکون ھو

نہیں ذکر کیا ہم نے باب میم اور حرف ھا تا کہ معلوم ہو

باب المیم حرف العین

میم کا باب حرف عین کے ساتھ

مَعَ ۔ مَعَ یَقْتَضِی الْاِجْتِمَاعَ اِمَّا فِی الْمَکَانِ نَحْوُھُمَا مَعَانِ فِی الدَّارِ اَوْ فِی الزَّمَانِ نَحْوُ وُلِدَا مَعًا اَوْ فِی الْمَعْنٰی کَالنَّسَبَیْنِ نَحْوُ الْاَبِ وَالْاَبِ فَاِنَّ اَحَدَھُمَا صَارَ اَخًا لِلْاٰخَرِ فِی حَالٍ تَصَادَ الْاٰخَرُ اَخَاہُ وَاِمَّا فِی الشَّرَفِ وَالرُّتْبَۃِ نَحْوُھُمَا مَعًا فِی الْعُلُوِّ وَیَقْتَضِی مَعْنَی النُّصْرَۃِ نَحْوُ قَوْلِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا وَقَوْلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَقَوْلُہٗ وَھُوَ مَعَکُمْ وَقَوْلُہٗ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَوْلُہٗ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ وَاِمَّا قَوْلُہٗ دُنَانِیْ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ فَاِنَّ الْمُتَبَادِرَ تَعَلُّقُ مَعَ بِبَلَغَ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ قَالَ الزَّمَخْشَرِیُّ فَلَمَّا بَلَغَ اَنْ یَّسْعٰی مَعَ اَبِیْہِ فِیْ اَشْغَالِہٖ وَحَوَائِجِہٖ قَالَ وَلَا یَتَعَلَّقُ مَعَ بِبَلَغَ لِاِقْتِضَائِہٖ اَنَّھُمَا بَلَغَا مَعًا حَدَّ السَّعْیِ وَلَا بِالسَّعْیِ لِاَنَّ صِلَۃَ الْمَصْدَرِ لَا یَتَقَدَّمُ عَلَیْہِ وَاِنَّمَا ھِیَ مُتَعَلِّقَۃٌ بِمَحْذُوْفٍ عَلٰی اَنْ یَّکُوْنَ بَیَانًا کَاَنَّہٗ قِیْلَ لَمَّا بَلَغَ الْحَدَّ الَّذِیْ یَقْدِرُ فِیْہِ عَلَی السَّعْیِ فَعَلَ مَعَہٗ

مَعَ ۔ مع چاہتا ہے اجتماع کو یا مکان میں مانند وہ دو اکٹھے گھر میں یا زمان میں مانند جنمے گئے اکٹھے یا پیچ معنے مانند نصرت کے مانند کہنے اللہ کے مت غم کھا اور اللہ ہمارے ساتھ ہے اور کہنا اسکا تحقیق اللہ ساتھ ان لوگوں کے ہے جو تقوے کرتے ہیں اور اسکا کہنا اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور اس کا کہنا ساتھ مومنوں کے اور اس کا کہنا تحقیق ساتھ میرے میرا رب اور لیکن کہنا اللہ کا پس جب پہونچا ساتھ اسکے کوشش پس تحقیق جلدی متعلق ہوئی ساتھ بلغ کے اور نہیں اسطرح کہا زمخشری نے یعنی پس جب پہونچا یہ کہ کوشش کرے ساتھ باپ اپنے کے اوپر کاموں اور حاجتوں کے کہا اور نہیں متعلق ہوتا مع ساتھ بلغ کے واسطے چاہنے اسکے کہ وہ دونو پہنچے اکٹھے حد کو کوشش کے اور نہ ساتھ کوشش کے اس لئے کہ صلہ مصدر کا نہیں مقدم ہوتا اوپر اور نہ ساتھ اسکے نہیں وہ متعلق ہے ساتھ محذوف کے اوپر اس کے یہ کہ بیان ہو گویا کہا گیا الحمد للہ جب پہونچا حد کو وہ جو قادر ہے اوپر کوشش کے تب کوشش کی

مِصْرٌ

مِصْرٌ - اَلْمِصْرُ کُلُّ بَلَدٍ مَحْدُوْدٍ وَقَالَ تَعَالٰی اِهْبِطُوْا مِصْرًا اَیْ عَمِّرُوْا بَلَدًا اَیِ الْبُلْدَانِ وَقِیْلَ هُوَ الْبَلَدُ الْمَعْرُوْفُ وَصَرَفَهُ لِخِفَّتِهٖ

مِصْرٌ - مصر نام ہے ہر ایک شہر محدود کا وتا داخل ہو جاؤ مصر میں مراد لیا شہر شہر وں سے اور کہا گیا وہ شہر مشہور ہے اور منصرف کیا اسکو واسطے خفت اسکی

بَابُ الْمِیْمِ حَرْفُ الضَّادِ

میم کا باب حرف ضاد کے ساتھ

مَضْغٌ

مَضْغٌ - اَلْمَضْغَةُ اَلْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ وَسُمِّیَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا یَقْدِرُ مَا یُمْضَغُ قَالَ تَعَالٰی فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

مَضْغٌ - مضغہ کے معنے ٹکڑا گوشت کا اور نام کہا جاتا ہے ساتھ اس کے اسواسطے بقدر اس کے جو چبایا جاتا ہے فرمایا پس بنایا ہم نے علقہ کو مضغہ

مَضْیٌ

مَضْیٌ - اَلْمَضْیُ وَالْمُضَاءُ اَلنَّفَاذُ وَیُقَالُ ذٰلِكَ فِی الْاَعْیَانِ وَالْاَحْدَاثِ قَالَ تَعَالٰی وَمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ وَقَالَ مَضَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ

مَضْیٌ - مضی اور مضاء کے معنے ختم ہونا اور کہا جاتا ہے یہ اعیان اور احداث میں کہا اللہ تعالیٰ نے اور گذر چکیں پہلوں کی مثالیں اور کہا گذر چکا پہلوں کا طریقہ

بَابُ الْمِیْمِ حَرْفُ الطَّاءِ

میم کا باب حرف طاء کے ساتھ

مَطَرٌ

مَطَرٌ - اَلْمَطَرُ اَلْمَاءُ الْمُنْسَكِبُ وَیَوْمٌ مَطِیْرٌ اَیْ مَمْطُوْرٌ وَیُقَالُ مُطِرْنَا السَّمَاءَ وَاَمْطَرْنَا قَلِیْلًا اِنْ مَطَرٌ یُقَالُ فِی الْخَیْرِ وَاَمْطَرَ فِی الْعَذَابِ قَالَ تَعَالٰی وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ وَقَالَ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَطَرًا وَقَالَ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ

مَطَرٌ - مطر کے معنے پانی گرنیوالا اور یوم مطیر یعنی بارش والا کہا جاتا ہے بارش دی ہمکو ہاول نے اور بارش دی ہمکو اور مطر کہا جاتا ہے ہمیشہ میں اور امطر عذاب میں کہا اللہ تعالیٰ نے اور برسایا ہم نے اوپر برسانا پس بارش ڈرائے گیوں کی اور کہا اور برسایا ہم نے اوپر پتھر آسمان سے

مَطْیٌ

مَطْیٌ - قَالَ تَعَالٰی ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰی اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰی اَیْ یَمُدُّ مَطَاهُ اَیْ ظَهْرَهٗ

مَطْیٌ - کہا اللہ تعالیٰ نے ثم ذہب الی اہلہ یتمطی یعنے اکڑتا ہوا یعنے پیٹھ اکڑاتا ہوا

مَلَكَ ۔ اَلْمَلْكُ اَلنَّقْضُ وَالْهَلَاكُ وَسُمِّيَ الْبَلَدُ الْحَرَامُ مَكَّةَ لِاَنَّهَا تَنْقُصُ الذُّنُوْبَ وَتَنْقِيْهَا وَمَكَّكْتُ مِنْ قَصَعَهَا بِالظَّلْمِ اَىْ تُهْلِكُهُ كَمَا وَقَعَ لِاَصْحَابِ الْفِيْلِ اَوْ لِقِلَّةِ الْمَاءِ بِهَا وَمَكَّكْتُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْمَاءٌ كَثِيْرَةٌ مِنْهَا سَلَاحٌ وَالْعَرْشُ وَالْبَيْتُ الْعَتِيْقُ وَبَكَّةُ وَالْمُقَدَّسَةُ وَالْبَيْتُ الْعَتِيْقُ وَاُمُّ رُحْمٍ بِضَمِّ الرَّاءِ وَاُمُّ الْقُرٰى وَالْحَاطِمَةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ اَنَا اَلَّهُ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ مَلُكَتْ اَلْمُلْكُ ثُبَاتٌ مَعَ اِسْتِظَارٍ يُقَالُ مَلُكَ مَلْكًا قَالَ تَعَالٰى مُلْكٍ غَيْرِ بَعِيْدٍ وَقُرِئَ مَلِكَ وَقَالَ تَعَالٰى اَنْتُمْ مَاكِثُوْنَ وَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا اَوْ قَوْلُهُ تَعَالٰى لِيَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ اَىْ تُؤَدَّةٍ وَتَرَسُّلٍ فَيَكُوْنُ اَمْكَنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَكَرَ الْمَكْرَ صَرْفُ الْغَيْرِ عَمَّا يَقْصِدُهُ بِحِيْلَةٍ وَذٰلِكَ ضَرْبَانِ مَكْرٌ مَحْمُوْدٌ وَذٰلِكَ اَنْ يَتَحَرّٰى بِذٰلِكَ فِعْلًا جَمِيْلًا وَعَلٰى ذٰلِكَ قَالَ تَعَالٰى وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ وَمَذْمُوْمٌ وَهُوَ اَنْ يَتَحَرّٰى بِهٖ فِعْلًا قَبِيْحًا

مَلَكَ ۔ ملک کے معنے توڑنا اور ہلاک کرنا اور نام رکھا گیا شہر عزت والا کہ اس واسطے کہ توڑتا گناہ والے کو اور مٹاتا ہے اسکو اور تک جوارا وہ کرتا ہے اس سے ساتھ ظلم کے یعنی ہلاک کرتا اسکو جیسے کہ واقع ہوا واسطے فیل والوں کے یا واسطے تھوڑا ہونے پانی کے اسمیں واسطے مکہ شرف دیا اسکو اللہ تعالے نے نام بہت سے بعضے اس سے سلاح اور عرش اور پورن بدراور قادس تقدیس سے اور وہ پاک کرتا اسلئے کہ وہ پاک کرتا ہے گناہوں سے اور مقدسہ اور بیت عتیق اور ام رحم ہے ساتھ ضمہ کے اور ام قری اور حاطمہ اور سوائے اس کے کہا اللہ تعالے نے ساتھ بطن مکہ پیچھے اس کے کہ کامیاب کیا تمکو اوپر مکث ۔ مکث ٹھہرنا ساتھ انتظار کے کہا جاتا ہے مکث مکثا کہا اللہ تعالے نے پس ٹھہرا سوا دوری کے اور پڑھا گیا مکث اور کہا اللہ تعالے نے تحقیق تم ٹھہرنیوالے ہو اور کہا واسطے اہل اپنے کے ٹھہرو اور اللہ تعالے کا کہنا تو کہ پڑھکر سناوے اسکو لوگوں پر اوپر مکث کے یعنی آہستگی سے اور ٹھہر ٹھہر کر پس ہو جائیں بڑے ضبوط اسکے دل تمکو مکر کے معنے پھیرنا غیر کا اس سے جو قصد کرتا اسکا ساتھ حیلے کے اور یہ دو قسمیں ہیں ایک مکر محمود ہے اور یہ کہ ڈھونڈتا ہے ساتھ اس کے کام اچھا اور اوپر اس کے کہا اللہ تعالے نے اور اللہ بہتر تدبیر کرنیوالا ہے اور ایک مذموم ہے اور وہ ڈھونڈتا ہے ساتھ اس کے فعل قبیح کو

مَلَكَ

مَلُكَ

مَكَرَ

وقيل مع اعطفت الناس عليه وهو ابوه انه لم تعلم قوته يحيث يسمى مع غير شفيق (انتهى)	مع اور کہا گیا مع عطف کیا لوگوں نے اسپر اور وہ باپ ہے اسکا یعنی نہیں معلوم ہوئی قوت اسکی بلحاظ اسکے کوشش کرنا ساتھ غیر مشفق کے (انتہی)
معزی ومن المعز اثنين اى نوع الغنم قال تعالى ومنعون الماعون الماعون اسم جامع لمنافع البيت كالغربال والدلو والماء والسراج والحمرة ونحو ذلك مما جرت العادة بعاريته وقال ابو عبيدة الماعون فى الجاهلية كل منفعة وعطية والماعون فى الاسلام الطاعة والزكوة معين قال تعالى فمن يأتيكم بماء معين اى ظاهر جار ام الله اعلم باب الميم وحرف العين مع الفاء يكون معوفا	معز اور کہا اللہ تعالیٰ نے اور من المعز اثنین یعنی قسم ہے بکریوں سے معون۔ کہا اللہ تعالیٰ نے اور روکتے ہیں برتنے کی چیزوں سے ماعون اسم جامع ہے واسطے فائدہ گھر کے مانند ہانڈی ڈوئی اور نمک اور پانی اور روشنی اور چاک کی اور مانند اس کے اس سے جاری ہوئی عادت ساتھ امانت کی اور کہا ابو عبیدہ نے ماعون جاہلیت میں ہر ایک فائدہ والی اور عطا والی چیز اور ماعون اسلام میں طاعت اور زکوۃ کی ہیں معین۔ کہا اللہ تعالیٰ نے پس کون ہے جو لائے تمہارے پاس ساتھ پانی خالص کے یعنی ظاہر جاری ہونے والا ہے میں کر کیا ہم نے باب میم اور حرف عین اور فا تاکہ معلوم ہو
باب الميم حرف القاف	میم کا باب حرف قاف کے ساتھ
مقت۔ المقت البغض الشديد لمن راه تعاطى القبيح يقال مقت مقاتة فهو مقيت ومقته فهو ممقوت قال تعالى ومقتا وساء سبيلا وكان يسمى من تزوج امرأة ابيه بنكاح المقت وامة المقيت فعيل من القوت وقد تقدم	مقت۔ مقت کے معنے بغض سخت کے ہیں واسطے اس کے جس کو تو دیکھتا ہے لانا قبیح بات کا کہا جاتا ہے مقت مقاتۃ فہو مقیت ومقتہ فہو ممقوت کہا اللہ تعالیٰ اور ناراضگی اور برا رستہ اور نام کہا جاتا ہے اس کا نکاح کرنا اپنے باپ کے عورتوں کو نکاح المقت اور لیکن مقیت پس وزن مفعل کے ہے قوت سے اور تحقیق گذر چکا
باب الميم حرف الكاف	میم کا باب حرف کاف کے ساتھ

وقولہ الم نمکن لھم حرما امنا آی نسکنھم ونجعلہ حرما لھم وقولہ علی مکانتھم آی استقامتھم مکا یقال مکا الطیر یمکو مکوا ومکاء آی صفر قال تعالی الا مکاء وتصدیۃ۔

اور اس کا کہنا کیا نہیں طاقت دی ہم نے ان کے لئے حرم امن کی جگہ یعنی ٹھیراتے ہیں ہم انکو اور کر دیتے ہم اسکو حرم ان کے لئے اور اس کا کہنا علی مکانتھم یعنی استقامت انکی مکا کہا جاتا ہے مکا الطیر کو مکا یعنی سیٹی ماری فرمایا اللہ نے کر سیٹی بجانا اور تالی بجانا

مکا

باب المیم حرف اللام

میم کا باب حرف لام کے ساتھ

میل ۔ الملۃ الدین قال تعالی ملۃ آبیکم ابراھیم وقال ملۃ آبائی وقولہ تعالی ولیملل الذی علیہ الحق آی یبین المملی من علیہ الحق لانہ المقر المشھود علیہ والاملال والاملاء بمعنی واحد۔ ملح ۔ یقال ماء ملح آی شدید الملوحۃ قال تعالی ھذا ملح اجاج وھو اللہ الملک وھو یملک ولا یملک وھو یملی ولا یملی لسان فلان تملک الناس وقولہ حسابا ملیا مقتدرا یعنی من سرعۃ الحساب وقولہ ملیا آی یقال ملیت منہ دھرا وملیا آی طویلا وقولہ تملیھم آی یمدھم طاغیتھم

میل ۔ ملۃ کے معنی دین کے ہیں کہا اللہ تم نے مذہب باپ تمہارے ابراہیم کا اور کہا مذہب میرے باپ کا اور اللہ تم کا کہنا اور چاہیے کہ لکھوائے وہ جو جسپر حق ہے یعنی جو لکھوانیوالے جسپر حق ہے اسکے اقرار کرنیوالا گواہی دینے والا اسپر اور املال اور املاء ساتھ معنے ایک کے ہے ملح ۔ کہا جاتا ہے پانی نمکین یعنے سخت نمکین ۔ کہا اللہ تم نے اور یہ نمکین کڑوا ملیک ۔ کہا بیشک نے مالک اللہ تم ہے اور پاکذات مالک ہے ہر بادشاہوں کا اس کے لئے ہے بادشاہی اور وہ مالک ہے جزا سزا کے دن کا اور وہ مالک ہے مخلوقات کا یعنی رہے انکا اور مالک انکا (انسان) میں کہتا ہوں اور اوپر اس کے اتنا کہنا مالک ہے گروہ کا یعنی انکو ایک مقتدر یعنی بڑا زور والا کہ جسکے ملک و عزت ہمیشہ ہے اور وہ مبالغہ سے ہے اور اس کا کہنا ما اضطنا سوبکنا یعنے ساتھ قدرت ہماری کے اور طاقت ہماری

ملح

ملیک

قال تعالى ولا يحيق المكر السيئ الا بأهله
وقال وإذ يمكر بك وقال عافية
تمكر لهم والمكر احتيال في خفية اللسان
قال تعالى ومكروا ومكر الله ومكروا مكرا
وقوله تعالى بل مكر الليل والنهار اي
مكرهم في الليل والنهار وقوله الله
اسرع مكرا اي اقدر على مكرهم
وعمهو بتكم وقوله أفأمنوا مكر الله
اي عذاب الله وقوله لما سمعت بمكرهن
اي بغيبتهن وانما سمي مكرا لانه
من اخفيته كما يخفى المكايد
مكن المكان عندنا اهل اللغة الوجيه
الحاوي للشيء ويدل بعض المتكلمين
انه عرض وهو اجتماع جسمين
حاوي ومحيط والذي ان يكون سطح جسم
الحاوي مماسا بالمحوي فالمكان عندهم
هو المناسبة بين سطحي الجسمين
قال تعالى مكانا سويا وقال اسكنوا انتم
وقوله تعالى اعملوا على مكانتكم اني
عامل فسوف تعلمون على اي تمكن
واستخلفناهم في الارض وقوله ولقد
الثوا عليها وقوله ولقد مكناهم
في الارض اي اثبتناهم ومكناهم

مكن

کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں الٹی پڑتی بری تدبیر مگر
اہل اس کے اور کہا اور جب تدبیر کرتے تھے تجھ سے
تیرے واسطے اور کہا انجام اچھا تدبیر کا اور مکر کے معنے حیلہ
کرنا مخفی طور سے کہا اللہ تعالیٰ نے اور تدبیر کی
انہوں نے تدبیر کرنا اور ہم نے بھی تدبیر کی تدبیر کرنا
اور کہا اللہ تعالیٰ کی بات تدبیر ہے اور دن کی تدبیر
تدبیر والی رات اور دن اور کہا اللہ سکا کہ اللہ
اسرع تدبیر والی ہے اور کہا اللہ تعالیٰ نے کیا بے خوف ہوئے
پاداش سے اللہ کی اور کہا اللہ تعالیٰ نے جب سنی میں نے
کی ان کی غیبت سے یعنی اللہ کے عداوت اور کہا اللہ تعالیٰ نے
مکر میں اپنی ساتھ پوشیدگی کی اس کی اور ہے اس کے نہیں
نام رکھا گیا مکر اس لیے کہ وہ چھپا ہوا ہے جیسے خفی تدبیر
کرتا ہے تدبیر کرنیوالا اندر ہی اندر سکی **مکن** مکان نزدیک
لغت والوں کے جگہ ٹھہرنے والا واسطے کسی چیز کے اور نزدیک
بعضوں کے یہ ہے کہ وہ ہیئت کرتا ہے اور وہ اکٹھا کرنا دو
جسموں کا ایک حاوی اور ایک محوی اور یہ کہتے ہیں
سطح جسم حاوی کی محیط سطح محوی کے پس مکان نزدیک
وہ مناسبت ہے درمیان ان دو جسموں کے کہا اللہ تعالیٰ نے مکان
ٹھیک درست اور کہا مکان تنگ اور اسکا کہنا کام کرو
اپنی جگہ پر بیشک میں کام کرتا ہوں تم عنقریب جان لو گے
انہا فائدہ تمہارے گھر کا اور کہا اللہ تعالیٰ نے
کہ ہم نے تمہارے کیے دنیا میں ٹھکانے تمہارے کہ وہ جو ہو
اسپر اور کہا اللہ تعالیٰ نے کہ ہم نے ان کو زمین میں ثابت کیا یعنی ملک

وَالْمَلَكُوْتُ حُرِّكَتْ لَوْلَهُ مِنَ الْمُلْكِ تَرْهِبُوْتٍ مِنَ الرَّهْبَةِ مُخْتَصٌّ بِمُلْكِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ تَعَالٰى وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيُقَالُ لِلْمَلَكُوْتِ مَلْكُوْةٌ مِثْلُ تَرْقُوَةٍ بِمَعْنَى الْمُلْكِ وَالسُّلْطَانِ وَالْمَلَكُ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَاللَّامِ وَاحِدُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَكُوْنُ وَاحِدًا وَجَمْعًا وَهُمْ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُحَرِّكُوْنَ النَّاسَ عَلَى الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَمَنْ عَمِلَ ذٰلِكَ الْعَمَلَ فَقَدْ اٰمَنَ بِالْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ تَعَالٰى وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ مَلَاٌ الْمَلَاُ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ الَّذِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْلِهِمْ قَالَ تَعَالٰٓى اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ وَقَالَ اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ وَقَوْلُهٗ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَيْ مِقْدَارُ مَا يَمْلَاُهَا وَقَوْلُهٗ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ سَعَتِهَا لِاَنَّهَا لَا تَضِيْقُ مِنْ دُخُوْلِ الْكُفَّارِ فِيْهَا مَلَاٌ قَالَ تَعَالٰى وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا اَيْ حِيْنًا طَوِيْلًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰٓى اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ

اور ملکوت حرکتوں والا ملک سے مانند رہبوت کے جو رہبت سے ہے مختص ہے ساتھ ملک اللہ عزوجل کہا اللہ تعالیٰ نے اسیطرح دکھاتی ہیں ابراہیم کو بادشاہت آسمانوں اور زمین کی اور کہا جاتا ہے واسطے ملکوت ملکوۃ مثل ترقوۃ ساتھ معنے عزت اور سلطنت کے اور ملک ساتھ فتح میم اور لام کے واحد ہے ملائکہ کا اور ملائک کا اور کبھی ہوتا جمع اور وہ خلق ہے اللہ کی مخلوق سے تحریک دیتی ہیں لوگوں کو اوپر اعمال صالحہ کے پس جو کوئی کرے اس کام کو پس تحقیق ایمان لایا ساتھ ملائکہ کے کہا اللہ تعالیٰ نے ولیکن جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ اور دن آخرت اور فرشتوں کے **ملاء** ملائکہ جماعت ہے لوگوں سے وہ جو پھیرتے انکھیں اور دل ہیبت سے اور کہا گیا وہ اشراف لوگ اور رئیس ان کے وہ رجوع کیجاتی ہے طرف بات انکی کے کہا اللہ تعالیٰ نے کیا نہیں دیکھا تو نے طرف سردار بنی اسرائیل کے اور کہا اے سردار فتوی دو مجھے میری بات میں اور کہا تحقیق بادشاہ مشورہ مانگتی ہیں تجھ سے اور سوائے اس کے آیات سے اور فرمایا **ملاء** الارض سونا یعنی اندازہ اسکا جو بھرتا ہے اسکو اور فرمایا اسکو کہ نہیں کفر کے ہم واسطے جہنم کے کیا بھر گیا تو پس کہیگا کیا اور بڑھکر ہیں خبر دی اللہ تعالیٰ نے اسکی وسیع ہونے سے واسطے کفار کے اسمیں **ملاء** فرمایا اور چھوڑ دے مجھ کو ایک وقت لمبا یعنی

ملاء

وَقَوْلُهٗ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَقُرِئَ مَلِكُ يَوْمِ الدِّيْنِ وَمَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اَمْلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بِكَسْرِ اللَّامِ وَسُكُوْنِهَا وَالْمَلِكُ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَكَسْرِ اللَّامِ مِنْ مُلُوْكِ الْاَرْضِ وَيُقَالُ مَلَكٌ بِالتَّخْفِيْفِ وَهُوَ الْحَاكِمُ وَالْجَمْعُ اَمْلَاكٌ وَمُلُوْكٌ - قَالَ تَعَالٰى اِنَّ الْمُلُوْكَ الْاٰيَةَ وَقَوْلُهٗ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَالْمُلْكُ بِالضَّمِّ مَعْرُوْفٌ وَهُوَ ضَبْطُ الشَّيْءِ الْمُتَصَرَّفُ فِيْهِ بِالْحُكْمِ وَهُوَ كَالْجِنْسِ لِلْمُلْكِ فَكُلُّ مُلْكٍ بِكَسْرِ الْمِيْمِ مُلْكٌ وَلَيْسَ كُلُّ مُلْكٍ بِضَمِّ الْمِيْمِ مُلْكًا وَهُوَ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ كَالسُّلْطَانِ وَالْمُلْكُ الْعَظَمَةُ وَالسُّلْطَانُ (تاج) وَالْمُلْكُ الْحَقُّ الدَّائِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى قَالَ تَعَالٰى لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَقَالَ مَالِكُ الْمُلْكِ وَقَالَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَقَالَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَقَالَ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَقَالَ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ وَفِي اللِّسَانِ وَمُلْكُ اللّٰهِ وَمَلَكُوْتُهٗ سُلْطَانُهٗ وَعَظَمَتُهٗ اھ قُلْتُ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ اَيْ سُلْطَانُهٗ وَعَظَمَتُهٗ وَقَالَ الزَّجَّاجُ اَيْ تُنَزِّهُهٗ اللّٰهِ عَنْ اَنْ يُّوْصَفَ بِغَيْرِ الْقُدْرَةِ قَالَ وَمَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ اَيِ الْقُدْرَةُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ (تاج)

اور اس کا کہنا مالک جزا سزا کے دن کا اور پڑھا گیا مالک یوم الدین اور مالک یوم الدین یعنی ساتھ زیر لام کے اور سکون اس کے اور ملک ساتھ فتح میم اور کسر لام کے ہے بادشاہوں میں سے اور کہا جاتا ہے ملک ساتھ تخفیف کے اور حاکم ہے اور جمع اس کی ملاک ہے اور ملوک ہے کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق بادشاہ الآیۃ اور اس کا کہنا اور کیا تم کو بادشاہ اور ملک ساتھ ضم کے مشہور ہے اور وہ ضبط کرنا ایک چیز پر قبضہ والی کا اس میں ساتھ حکم کے اور وہ مانند جنس کے ہے واسطے ملک کے پس ہر ایک ملک ساتھ کسر میم کے ملک ہے اور نہیں ہر ایک ملک ساتھ ضم میم کے ملک اور وہ مذکر اور مونث ہوتا ہے مانند سلطان اور ملک کے معنے عظمت کے اور سلطان کے ہیں (تاج) اور ملک حق ہمیشہ واسطے اللہ تعالیٰ کے کہا اللہ تعالیٰ نے اسی کے لیے بادشاہت اور حمد اور کہا بادشاہ ہے مالک بادشاہوں کا اور کہا اور نہیں مالک ہوتا وہ آپ جانوں اپنی کے اور کہا اور نہیں مالک ہے وہ موت کے اور کہا کیا کون مالک ہے کان کا اور کہا نہیں میں مالک اپنی جان کا اور ملک اللہ اور ملکوت اللہ اور ملک اللہ اور ملکوتہ یعنے بادشاہت اسکی اور عظمت اسکی اھ میں کہتا ہوں اور اسی پر ہے کہا اللہ کا کہنا بیدہ ملکوت کل شیء یعنی سلطنت اسکی اور عظمت اسکی اور کہا زجاج نے منزہ ہے اللہ کی اس سے کہ وصف کیا جائے بغیر قدرت کے کہا ملکوت اور کل شیء یعنے قدرت ہر ایک چیز پر (تاج)

قولہ تعالیٰ لقد منّ اللہ علی المؤمنین
ای انعم علی وکذا قولہ فمن اللہ
علیکم ولقد منّا علی موسیٰ ممن
من نشاء ان تمن علی الذین وقولہ
ھذا عطاءنا فامنن ای انفق
وقولہ ولا تمنن تستکثر ای لا تعط
مبتغیا بہ اکثر منہ وقولہ غیر ممنون
ای غیر معتدبہ لما قال بغیر حساب
واما المن فی قولہ تعالیٰ والمن والسلوی
فقد قیل المن شیء کان یطل فیبہ حلاوۃ
یسقط علی الشجرۃ والسلوی طائر
وقیل المن والسلوی کلاھما اشارۃ
الی ما انعم اللہ علیھم وھما بالذات
شیء واحد لکن سماہ منا بحیث انہ
امتن بہ علیھم وسماہ سلوی من
حیث انہ کان لھم بہ التسلی ومن
یفتح المیم تلون شرطیۃ لقولہ تم
من یعمل سوءا یجز بہ واستفھامیۃ
نحو قولہ من بعثنا وموصولۃ نحو
قولہ یسجد لہ من فی السموات ومن
فی الارض ونکرۃ موصوفۃ
وتتضمن معنی النفی نحو قولہ ومن
یرغب عن ملۃ ابراھیم ومن

کہنا اللہ تعالیٰ کا ضرور ضرور احسان کیا اللہ نے مومنین پر
یعنے انعام کیا اوپر اور اسیطرح کہنا اسکا پس احسان
کیا اللہ نے تیرا اور ضرور ضرور احسان کیا ہم نے موسیٰ پر
احسان کرتا ہے اوپر اس کے جسکو ہم چاہیں یہ کہ ہم
احسان کریں اوپر ان لوگوں کے اور فرمایا یہ عطا
ہماری پس احسان کر یعنی خرچ کر اسکو اور فرمایا
ولا تمنن تستکثر یعنے نہ دے تو چاہنے والا اس سے اس کے
سے اور اس کا کہنا غیر ممنون یعنی نہ زیادتی کرنیوالا اسکے
اس کے جیسے کہا بغیر حساب کے اور لیکن من اللہ تعالیٰ کے
کہنے میں اور من اور سلوی پس تحقیق کہا گیا من ایک
چیز ہے مانند شبنم کے اسمیں حلاوت ہوتی ہے گرتی
ہے درختوں پر اور سلوی پرندہ ہے اور کہا گیا من اور
سلوی دونوں اشارہ ہیں طرف اس کے جو انعام کیا اللہ نے اوپر
اور وہ دونوں اصل میں ایک چیز ہے لیکن نام کہا اسکا
من لحاظ اس کے احسان کیا ساتھ اس کے اوپر اور نام
رکھا اسکا سلوی کے لحاظ اس کے کہ ہے ان کے لئے ساتھ اس
تسلی اور من ساتھ فتح میم کے ہوتا ہے شرطیہ مانند
کہنے اللہ تعالیٰ کے جو کوئی کرے عمل برا بدلا دیا جائیگا ساتھ
اسکے اور استفہامیہ ہوتا ہے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے کون ہے اللہ کا
ہیں اور موصولہ ہوتا ہے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے سجدہ کرتا ہے اللہ کے
جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور نکرہ موصوفہ
ہوتا ہے اور متضمن ہوتا ہے معنی نفی کے مانند کہنے اس کے
اور کون ہے کہ منہ پھیرتا ہے ابراہیم کے مذہب سے اور من

من

إِنَّمَا هُوَ مِنْ أَمْلَيْتُ لَهُ فِي غَيِّهِ وَ أَمْلَى اللهُ لَهُ أَيْ أَمْهَلَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَأُمْلِي لَهُمْ وَقَوْلُهُ تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا أَمْلَيْتُ لَكِتَابَ عَلَى الْكَاتِبِ إِمْلَاءً أَيْ أَلْقَيْتُهُ عَلَيْهِ وَيُقَالُ أَمْلَيْتُ عَلَيْهِ إِمْلَاءً أَيْ أَلْقَيْتُ عَلَيْهِ أَيْضًا۔ ثُمَّ نَذْكُرُ بَابَ الْيَمِيمِ وَحَرْفَ الْيَمِيمِ لِيَتَّضِحَ مَعْلُومًا

کہ ہم مہلت دیتے ان کے لئے سوا اس کے نہیں کہ وہ املیت سے ہے اسکی آنکھ میں واملی اللہ یعنی مہلت دے اسکو اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اور چاہئے کہ مہلت دے اسکو اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اور چاہئے کہ مہلت دے اور کہنا اسکا لکھے سے اسپر دو نوں املیت الکتاب املاء یعنی ڈالا میں نے اسکو اسپر اور کہا جاتا ہے املیت علیہ املاء یعنی ڈالا میں نے اسپر بھی نہیں کر کیا ہم نے باب یہ میم اور حرف یہ تاکہ معلوم ہو

بَابُ الْيَمِيمِ حَرْفُ النُّونِ

میم کا باب حرف نون کے ساتھ

مَنَّ ۔ الْمَنُّ هُوَ أَنْ يَقُولَ أَلَمْ أُعْطِكَ أَلَمْ أُحْسِنْ إِلَيْكَ وَشِبْهُ ذَلِكَ وَالْأَذَى أَنْ يَقُولَ أَرَاحَنِي اللهُ مِنْكَ أَوْ يَعْبِسُ فِي وَجْهِهِ أَوْ يُجْبِهُهُ بِكَلَامٍ أَوْ يَنْتَقِضُ بِهِ وَبِالْجُمْلَةِ الْمَنُّ وَالْأَذَى يَشْتَرِكَانِ فِي كُلِّ مَا يَنْقُصُ الصَّنِيعَةَ وَيُكَدِّرُهَا قَالَ تَعَالَى وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى وَقَالَ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ وَقَالَ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَإِمَّا مَنًّا وَإِمَّا فِدَاءً قِيلَ هُوَ مِنْ قَوْلِكَ مَنَنْتُ عَلَى الْأَسِيرِ أَطْلَقْتُهُ وَيُقَالُ مَنَّ عَلَيْهِ بِالْعِتْقِ وَغَيْرِهِ مَنًّا مِنْ بَابِ قَتَلَ أَيْ أَنْعَمَ عَلَيْهِ وَالِاسْمُ الْمِنَّةُ وَالْجَمْعُ مِنَنٌ مِثْلُ سِدْرٍ وَسِدَرَةٍ وَعَلَى ذَلِكَ

مَنَنٌ

مَنَنٌ ۔ مَنَنٌ وہ ہے کہ کہے کیا نہیں دیا میں تجھے کیا نہیں کیا احسان میں نے تجھ سے اور مشابہ اس کے اور دکھ دینا یہ کہ کہے راحت دی مجھکو اللہ نے تجھ سے یا تیوڑی چڑھانا اپنے منہ میں یا دکھ دینا اسکو ساتھ کلام کے یا جھگڑنا ہے ساتھ اس کے اور بالجملہ منّ اور اذی مشترک ہوتے ہیں ہر ایک جو گھٹاتا ہے اسباب اور مکدر کرتا ہے اسکا فرمایا اور مت باطل کرو خیرات کو ساتھ احسان اور دکھ کے اور کہا احسان کرتے ہیں تجھ پر اور کہا جب احسان کر دیا مجھ پر اپنے اسلام کا اور فرمایا پس یا احسان یا جرمانہ کہا گیا وہ تیری بات سے احسان کیا میں نے قیدی پر چھوڑ دیا میں نے اسکو اور کہا احسان کیا اسپر ساتھ آزاد کرنے کے اور سوا اس کے احسان باب قتل سے ہے یعنی انعام کیا اسپر اور اسم منّۃ ہے اور جمع منن ہے

وقولہ تعالیٰ ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ اما دخل من تولید لما تقول ترا بیت زید النفسہ قال الجوھری وتقول العرب ما رابتہ من سنۃ ای مدۃ سنۃ قال تعالیٰ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم منع المنع خلاف الاعطاء یقال رجل مانع ومناع ای بخیل قال تعالیٰ ویمنعون الماعون وقال مناع للخیر ویقال فی الحمایۃ ومنہ مکان منیع وقد منع وفلان ذو منعۃ ای عز یرید ممنع ممن یقصدہ قال ونمنعکم من المؤمنین وقال ممن منع مساجد اللہ وقولہ ما منعک ان لا تسجد ای ما حملک وقیل ما الذی صدک وحملک علی ترک ذلک منی المنی بالیاء القدر یقال قد ساتہ المنی ای القدر ومنی لہ قدر لہ ومنی لک المانی ای قدر لک المقدر والمنی مشددۃ ماء الذکر قال تعالیٰ من منی یمنی وقال من نطفۃ تمنی ای تقدر والمنیۃ الموت وجمعھا منایا

اور اس کا کہنا نہیں بنایا اللہ نے واسطے کسی آدمی کے دو دل اس کے پیٹ میں سوا اس کے نہیں داخل کیا من واسطے تاکید کے جیسے کہ کہیگا تو دیکھا تو کبھی زید کو کہا جوہری نے اور کہتے ہیں عرب نہیں دیکھا میں نے اسکو سال سے کہا اللہ تعالیٰ نے البتہ مسجد ہی بنیاد رکھی گئی ہو اوپر تقوے کے پہلے دن سے ۔ منع ضد ہے دینے کے کہا جاتا ہے آدمی روکنے والا اور بہت روکنے والا یعنی بخیل کہا اللہ تعالیٰ نے اور روکتے ہیں برتنے کی چیزوں سے اور کہا روکنے والا واسطے قبیلہ کے اور کہا جاتا ہے حمایت میں اور اسی سے ہے مکان دور کا اور تحقیق روکا اس نے اور فلان ذو منعۃ یعنی غالب اور قوی والا اور اس کے جوار ارادہ کرتا ہے اس کا کہا اور روکتے ہیں تمکو مومنوں سے اور کہا کون ہے جو روکتا ہے کی مسجدوں سے اور کہنا اس کا اور کس چیز نے برانگیختہ کیا تجھے یہ کہ یہ سجدہ نہ کیا تو نے یعنے کس چیز نے برانگیختہ کیا تجھے اور کہا گیا نہ اس نے کی تجھ سے اور برانگیختہ کیا تجھے چھوڑنے پر منی منی ساتھ یا کے اندازہ کے ساتھ کیا جاتا ہے قد ساتہ المنی یعنے اندازہ اور منی لہ یعنی اندازہ کیا اس کے لئے اور منی لک المانی ای یعنی اندازہ کیا تیرے لئے اندازہ کرنیوالے نے اور منی مشددہ ذکر کے پانی کو کہتے ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے منی سے جو بہتی ہے اور کہا اس نے نطفہ تمنی یعنے اندازہ کیا ہوا اور موت کے معنے سو کے ہیں اور جمع اسکی منایا ہے

منع

منی

بِکَسْرِ الْمِیْمِ ہِیَ حَرْفُ جَرٍّ تَکُوْنُ لِاِبْتِدَاءِ الْغَایَۃِ نَحْوُ قَوْلِہٖ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَلِلتَّبْعِیْضِ نَحْوُ قَوْلِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰہُ وَلِلتَّعْلِیْلِ نَحْوُ قَوْلِہٖ وَمِمَّا خَطِیْٓئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا وَلِلْبَدَلِ نَحْوُ قَوْلِہٖ وَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ وَتَکُوْنُ بِمَعْنٰی عَنْ نَحْوُ قَوْلِہٖ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَبِمَعْنٰی الْبَاءِ نَحْوُ قَوْلِہٖ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ وَبِمَعْنٰی فِیْ نَحْوُ قَوْلِہٖ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ وَبِمَعْنٰی عِنْدَ نَحْوُ قَوْلِہٖ لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَبِمَعْنٰی عَلٰی وَنَصَرْنٰہُ مِنَ الْقَوْمِ اَیْ عَلَی الْقَوْمِ وَتَکُوْنُ مُفَصِّلَۃً وَھِیَ الدَّاخِلَۃُ عَلٰی ثَانِی الْمُتَضَادَّیْنِ نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَمُقَیِّرَۃً نَحْوُ قَوْلِہٖ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ وَقَوْلِہٖ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَکَثِیْرًا مَا تَقَعُ بَعْدَ مَا وَمَھْمَا نَحْوُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَقَوْلِہٖ مَھْمَا تَاْتِنَا بِہٖ مِنْ اٰیَۃٍ لِّتَسْحَرَنَا وَعَنِ الْاَخْفَشِ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ

ساتھ کسرہ میم کے وہ صرف جر ہے ہوتا ہے واسطے ابتدا غایت کے مانند کہنے اوکی مسجد عزت والی اور واسطے بعضیت کے ہوتا ہے مانند کہنے اس کے کی اور بعضے انمیں جو کلام کی اللہ نے اور واسطے تعلیل کے مانند کہنے اور بسبب خطاؤں اپنی کے غرق ہوئے اور واسطے بدلیت کے مانند کہنے اللہ کے اور راضی ہو گئی تم ساتھ حیاتی دنیا کے بدلے آخرت کے اور ہوتا ہے ساتھ معنے عن کی بھی مانند کہنے اس کے کے اللہ کے ذکر سے اور ساتھ معنے باء کے مانند کہنے اس کے ساتھ انکھ خفی کے اور ساتھ معنے فی کے مانند کہنے اس کے کے جمعہ کے دن میں اور ساتھ معنے عند کے مانند کہنے اس کے کہ ہرگز نہیں فائدہ دیگا انکو انکا مال اور نہ اولاد انکی طرف کچھ بھی اور ساتھ معنے علی کے مانند کہنے اس کے کو اور مدد دی ہم نے اسکو قوم پر یعنی اوپر قوم کے اور ہوتا مفصلہ ہے اور وہ داخل ہوتا ہے اوپر دوسرے متضاد کے مانند کہنے اللہ کے اور اللہ جانتا ہے مفسد کو مصلح سے اور مقیر ہوتا ہے مانند کہنے اس کے کو اور اتارتا ہے بادلوں کو پہاڑوں سے آسمیں برف ہوتی ہے اور اسکا کہنا بچو گندگی بتوں کی سے اور اکثر جو واقع ہوتا ہے پیچھے ما اور مہما کے مانند کہنے اللہ کے جو کھولتا ہے اللہ واسطے لوگوں کے رحمت سے پس نہیں کوئی روکنے والا اس کے لئے اور کہنا اس کا جب لاتا ہے آیت سے کو تو جادو کرنیکے ہم سے اور اخفش کے اللہ کے قول میں اور دیکھیگا تو فرشتوں کو صفیں باندھکر اور گرد عرش کے

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَأَتَاكَ
الْمَوْتُ وَمِنْهَا الْمَوْلَى وَمِنْهَا الْحُزْنُ وَالْخَوْفُ
الْمُقَدَّرُ لِلْحَيْوَةِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَيَأْتِيهِ
الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ
وَمِنْهَا الْمَنَامُ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّتِي
لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا وَقَدْ قِيلَ الْمَنَامُ
الْمَوْتُ الْخَفِيفُ وَالْمَوْتُ النَّوْمُ الثَّقِيلُ
وَقَدْ يُسْتَعَارُ الْمَوْتُ لِلْأَحْوَالِ الشَّاقَّةِ
كَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَالسُّؤَالِ وَالْهَرَمِ
وَالْمَعْصِيَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَعَلَى ذَلِكَ
فِي الْحَدِيثِ أَوَّلُ مَنْ مَاتَ إِبْلِيسُ أَيْ
أَوَّلُ مَنْ عَصَى وَالْمَيْتَةُ بِفَتْحِ الْمِيمِ مِنَ
الْحَيَوَانِ مَا زَالَ رُوحُهُ بِغَيْرِ تَزْكِيَةٍ
قَالَ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَفِي
الْحَدِيثِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً بِكَسْرِ الْمِيمِ
أَيْ حَالَةَ الْمَوْتِ وَمَعْنَاهُ كَمَا يَمُوتُ
أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الضَّلَالِ وَالْفُرْقَةِ
مَوْجٌ الْمَوْجُ فِي الْبَحْرِ مِمَّا يَعْلُو مِنْ
غَوَارِبِ الْمَاءِ قَالَ تَعَالَى فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ
وَقَالَ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ وَقَوْلُهُ
مَوْجٌ كَالظُّلَلِ أَيْ يُغَطِّي وَيَسْتُرُ لِعِظَمِهِ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ يَمُوجُ
فِي بَعْضٍ أَيْ يَخْتَلِطُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ

کہا وہ جو ہے مردہ پس زندہ کیا ہم نے اس کو اور اسکا
کہنا اور تحقیق نہیں سنا سکتا تو مردوں کو اور بعضے اس سے
حزن اور خوف جو مقدر ہے واسطے حیاتی کے مانند اسکے
اللہ تم کو اور آجائیگی اس کے پاس موت ہر ایک جگہ سے
اور نہیں وہ مردہ اور بعضے کہ سونے کے معنی ہیں تو ہا ہی مانند
اللہ تم کے اور وہ جو نہیں مرا اپنے سونے میں اور تحقیق
کہا گیا منام موت خفیف کو کہتے ہیں اور موت نوم
ثقیل کو کہتے ہیں اور کبھی مستعار لیجاتی ہے موت
واسطے حالتوں مشکل کے مانند محتاجی اور ذلت اور
سوال کے اور بڑھاپا اور معصیت اور سوا اس کے
اور اوپر اس کے حدیث میں ہے اول من مات
ابلیس یعنے پہلے جس نے نافرمانی کی اور بستہ ساتھ فتح
میم کے حیوان سے جو دور ہو جاتی ہے روح اسکی بغیر
ذبح کے کہا اللہ تم نے حرام کیا گیا تم پر مردار اور حدیث
میں مات میتۃ جاہلیۃ ساتھ کسرہ میم کے یعنی حالت
موت کی اور یعنے اس کے جیسے کہ مرتے ہیں جاہلیت والے
گمراہی اور جدائی میں۔ **موج** ۔ موج سمندر
میں ہوتی ہے جو چڑھتا ہے گہرائی پانی سے
کہا اللہ تعالے نے بیچ موج کے مانند پہاڑ کے اور
کہا ڈھانک لیا اس کو موج نے اوپر موج کے اور کہنا اس کا
موج کا الظلل یعنی ڈھانک لیا اور ڈھانک لیا واسطے
بڑائی اسکی کے اور فرمایا یوم نموج بعضہم یموج فی بعض
یعنے ملتا بعض ان کا بیچ بعض کے

موج

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اِلَّآ اَمَانِیَّ قَالَ مُجَاهِدٌ اِلَّا کَذِبًا وَقِیْلَ اِلَّا تِلَاوَةً مُجَرَّدَةً عَنِ الْعَرِیْضَةِ وَالتَّمَنِّیْ حَدِیْثُ النَّفْسِ بِمَا یَکُوْنُ وَبِمَا لَا یَکُوْنُ قَالَ تَعَالٰی اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی وَقَالَ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ وَقَالَ وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْ اُمْنِیَّتِهٖ اَیْ قِرَاءَتِهٖ وَتِلَاوَتِهٖ وَیُقَالُ مَنَّیْتُنِیْ لَذَا اَیْ جَعَلْتَ اُمْنِیَّتِیْ بِمَا شَبِهْتَ قَالَ تَعَالٰی مُخْبِرًا عَنِ الشَّیْطَانِ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ

اور اللہ تعالیٰ کا کہنا مگر موت میرے کی کہا مجاہد نے مگر جھوٹ کی اور کہا گیا مگر پڑھنا خالی پہچان سے اور تمنی کے معنے خواہش ساتھ اس کے ہوتی اور ساتھ اس کے جو نہیں ہوتے کہا اللہ تعالیٰ نے کیا واسطے انسان کے ہے جو خواہش کرتا اور کہا پس خواہش کرو موت کی اور کہا نہ خواہش کریں گے اسکی کبھی ہمیں اور اس کا کہنا مگر جب خواہش کرتے ڈالتا شیطان بیچ خواہش انکی کے یعنی پڑھا اور پڑھا اور پڑھا پس ڈالا بیچ پڑھنے اس کے اور کہا جاتا ہے منیتنی کذا یعنی ہے کیا واسطے خواہش کے جو نشبیہ گیا کہا اللہ تعالیٰ نے خبر لیک شیطان کے اور ضرور ضرور آرزو دلاؤں گا ان کے

بَابُ الْمِیْمِ حَرْفُ الْوَاوِ

میم کا باب حرف واؤ کے ساتھ

مَوْتٌ - اَلْمَوْتُ یُطْلَقُ عَلَی السُّکُوْنِ یُقَالُ مَاتَتِ الرِّیْحُ اَیْ سَکَنَتْ وَالْمَوْتُ یَقَعُ عَلٰی اَنْوَاعٍ بِحَسَبِ اَنْوَاعِ الْحَیٰوةِ فَمِنْهَا مَا هُوَ بِاِزَاءِ الْقُوَّةِ النَّامِیَةِ الْمَوْجُوْدَةِ فِی الْحَیَوَانِ وَالنَّبَاتِ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَیُقَالُ بَلْدٌ مَیِّتٌ وَمَیْتَةٌ قَالَ تَعَالٰی وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اَحْیَیْنٰهَا وَقَالَ بَلْدَةً مَّیْتًا وَمِنْهَا زَالَ الْقُوَّةُ الْحِسِّیَّةُ نَحْوُ قَوْلِهٖ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَمِنْهَا زَالَ الْقُوَّةُ الْعَاقِلَةُ وَهِیَ الْجَهَالَةُ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰی

موت

مَوْت کہتے ہیں موت بولی جاتی ہے ٹھہرنے پر کہا جاتا ہے مات الریح یعنی ٹھہر گئی اور موت واقع ہوتی ہے کئی قسموں پر لحاظ قسمیں حیاتی کے پس بعض اس کے وہ جو مقابلے میں ہے قوت نامیہ کے جو موجود ہے حیوان اور نباتات میں مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے زندہ کرتا ہے زمین کو پیچھے مرنے اس کے اور کہا جاتا ہے شہر مردہ اور مردہ کہا اللہ تعالیٰ نے جلاتے ہم اسکو واسطے شہر مردہ کے اور کہا شہر مردہ اور بعض اس سے زائل ہونا قوت حاسہ کا مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے ہائے افسوس کہ مرجاتی میں پہلے اس سے اور بعضے اس سے زائل ہونا قوت عاقلہ کا اور وہ جہالت ہے مانند کہنے اللہ تعالیٰ کے

ین اللہ لیت لھم وکافۃ عن عمل النصب والرفع لقولہ تعالیٰ انما اللہ الٰہ واحد وکافۃ عن عمل الجر وھی المتصلۃ برب والکاف والباء ومن ودلت الواقعۃ بعد بین وبعد وامثلتھا کثیرۃ وتکون للتعجب نحو ما احسن زیدا او تجی لمعنی ودقۃ الا لیفید اذا ضممت الیھا حرفا فانحو لم وعما یتساءلون

اللہ سے نرم ہوا تو ان کے لیے اور کافہ عمل نصب اور رفع سے ہو مانند کہنے اس کے سوا اس کے نہیں کہ اللہ معبود ایک ہے اور کافہ ہے عمل جر سے اور وہ متصل ہوتا ہے ساتھ رب کے اور کاف اور باء کے اور من اور بین واقع ہوتا ہے پیچھے بین اور بعد کے اور مثالیں اسکی بہت ہیں اور ہوتا ہے واسطے تعجب کے مانند کیسا خوبصورت ہے زید اور آتا ہے محذوف الف جب ملائے تو طرف اسکی حرف مانند لم کی اور کس چیز سے سوال کرتے ہیں

باب المیم حروف الہاء

میم کا باب حرف ہاء کے ساتھ

مہد - المہد ما تھیأ للصبی قال تعالیٰ فی المھد صبیا والمھد والمھاد الکارہ المھد الموطی قال تعالیٰ وجعل لکم الارض مھدا ومھادا ودلت الی قولہ تعالیٰ فلانفسھم یمھدون ای یوطئون لانفسھم منادلھم لما یوطئ من مھد فراشہ وسواہ لئلا یصیبہ ما ینقص علیہ مرقدہ ومثلہ قولہ تعالیٰ فنعم الماھدون ای نحن ومھدت لک کذا ای ھیأتہ وسویتہ قال تعالیٰ ومھدت لہ تمھیدا

مہد - مہد وہ جو تیار کیا جاتا ہے واسطے لڑکے کہا اللہ نے بیچ پنگھوڑے کے لڑکا اور مہد اور مہاد جگہ جگہ ستارہ ہوئی کہا اللہ نے کیا زمین کو تمہارے بچھونا - اور اسیطرح کہنا اللہ تعالیٰ کا فلانفسھم یمہدون یعنے جگہ بنائیں گے واسطے جانوں اپنی کے جگہ انکی جیسے کہ تیار کیا جاتا ہے بچھونا بستر سے اس کے سے اور سوا اس کے تو کہ دیکھو نیچے اس کو جو کچھ ہے اسپر یعنی اس کا اوڑھنا وکہنا اللہ کا فنعم الماھدون یعنے ہم اور میں نے تیرے لئے کذا یعنی تیار کیا اس کو اور ٹھیک کیا اسکو کہا اللہ نے اور بچھایا میں نے اس کے لیے بچھونا مہل - کہا اللہ نے فرمایا دنیا کی جانکی کہ تم پاؤ

مہد

مہل

لِلنَّاسِ وَيَضْطَرِبُ بِآلَتِهِ يُقَالُ مَاجَ النَّاسُ إِذَا اخْتَلَطَتْ أُمُورُهُمْ وَاضْطَرَبَتْ

مَوْرٌ الْمَوْرُ الْمَوْجُ قَالَ تَعَالَى تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا أَيْ تَدُورُ بِمَا فِيهَا وَتَمُوجُ مَوْجًا وَقِيلَ أَيْ تَذْهَبُ وَتَجِيءُ وَقِيلَ تَتَحَرَّكُ بِسُرْعَةٍ لِأَنَّهُ يُقَالُ مَارَ الشَّيْءُ مِنْ تَابَ قَالَ أَيْ تَتَحَرَّكُ بِسُرْعَةٍ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَمَارَوْا بِالنُّذُرِ أَيْ تَشَكَّكُوا بِالْإِنْذَارِ

مَوْهٌ الْمَوْهُ الْمَاءُ وَجَمْعُهُ أَمْوَاهٌ وَمِيَاهٌ قَالَ تَعَالَى مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ وَتَالُونُ اِسْمِيَّةٌ وَحَرْفِيَّةٌ وَالْاِسْمِيَّةُ تَكُونُ مَوْصُولَةً نَحْوُ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ، تَامَّةً نَحْوُ غَسَلْتُهُ غُسْلًا نِعْمَا أَيْ نِعْمَ الْغُسْلُ وَنَاقِصَةً وَمَوْصُوفَةً وَبِقَدْرٍ مَا نَحْوُ مَرَرْتُ بِمَا مُعْجِبٍ لَكَ أَيْ بِشَيْءٍ مُعْجِبٍ لَكَ وَاسْتِفْهَامِيَّةً وَمَعْنَاهَا أَيْ شَيْءٌ نَحْوُ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى وَشَرْطِيَّةً نَحْوُ مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَالْحَرْفِيَّةُ تَكُونُ نَافِيَةً نَحْوُ مَا سَقَوْتُ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَصْدَرِيَّةً نَحْوُ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ وَمَا دُمْتُ حَيًّا وَزَائِدَةً نَحْوُ فَبِمَا رَحْمَةٍ

واسطے کثرت آمی کے اور بلتا ہے اس لئے کہا جاتا ہے ماج الناس جب ملجائیں کام انکے اور مضطرب ہوجائیں

مَوْرٌ مور کے معنے موج کے ہیں کہا اللہ تعالیٰ تمور السماء مورا یعنی پھر یگا آسمان موج مارنا یعنی پھر یگا ساتھ اسکے جو اسمیں ہے موج مارتا ہے موج اور کہا گیا جاتی ہے اور آتی ہے اور کہا گیا حرکت کرتی ہے ساتھ جلدی کے اس لئے کہا جاتا ہے موج ماری ایک چیز نے بادل سے کہا یعنی حرکت کی ساتھ جلدی کے اور کہنا اللہ تعالیٰ کا فتماروا بالنذر یعنی شک کرنے لگے ڈرانے کی

مَوْهٌ موہ کے معنے پانی کے ہیں اور جمع اسکی مواہ اور میاہ ہے، کہا اللہ تعالیٰ نے پانی سے ہر ایک چیز زندہ اور ما ہوتا ہے اسمیہ اور حرفیہ اور اسمیہ ہوتا ہے موصولہ مانند جو کچھ کہ تمہارے پاس ہے خرچ ہوجاتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے اور تامہ مانند وہویا میں اسکو وہونا اچھا یعنی اچھا دھونا اور ناقصہ موصوفہ ہوتا ہے اور مانند کیا جاتا ہے ساتھ چیز کے مانند مررت بما معجب لک یعنے ساتھ ایک چیز کے تعجب میں لانیوالی ہے تیرے اور استفہامیہ اور معنے اسکے کونسی چیز مانند اور کیا ہے یہ تیرے ہاتھ میں اے موسیٰ اور شرطیہ مانند جو کچھ کرو تم بھلائی سے جانتا اس کو اللہ اور حرفیہ ہوتا ہے نافیہ مانند اور نہیں خرچ کرتے تم مگر اللہ کی رضامندی کے لئے اور مصدریہ مانند غالب ہے اسپر تکلیف دینا تمہارا اور جب تک رہا تو زندہ اور زائدہ مانند پس بسبب اسکے رحمت

وَكُونُوا فِرْقَةً وَاحِدَةً وَقَوْلُهُ تَعَالَى تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ اَیْ تَتَشَقَّقُوا غَيْظًا عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلُهُ لِيَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ اَیْ يُخَلِّصُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكُفَّارِ وَيَفْصِلُ بَيْنَهُمَا

مَيْل

اَلْمَيْلُ بِفَتْحِ الْمِيمِ الْعُدُولُ عَنِ الْوَسَطِ اِلَى اَحَدِ الْجَانِبَيْنِ قَالَ تَعَالَى فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً اَیْ يَشُدُّونَ عَلَيْكُمْ شَدَّةً وَاحِدَةً وَالْمَيْلُ بِكَسْرِ الْمِيمِ بُنْيَانٌ يُدَلُّ عَلَى الطَّرِيقِ وَالْمَيْلُ اَيْضًا مَسَافَةٌ مُقَدَّرَةٌ وَالْمَالُ سُمِّيَ بِذَلِكَ لِكَوْنِهِ مَائِلًا اَبَدًا وَزَائِلًا وَلِذَلِكَ سُمِّيَ عَرَضًا قَالَ تَعَالَى اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ وَجَمْعُ الْمَالِ اَمْوَالٌ قَالَ تَعَالَى اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ

مِائَة

مِائَةٌ اَلْمِائَةُ الثَّانِيَةُ مِنْ اُصُولِ الْاَعْدَادِ وَذَلِكَ فِي الْاُصُولِ الْاَرْبَعَةِ اِحَادٌ وَعَشَرَاتٌ وَمِئَاتٌ وَاُلُوفٌ قَالَ تَعَالَى مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَقَالَ مِائَةٌ يَغْلِبُوا اَلْفًا وَمِائَةٌ اُخْرَاهَا تَحْذِفُ وَيُقَالُ اَتَايْتُ الدَّرَاهِمَ فَاسْتَمَّتْ مِائَةً صَارَتْ ذَاتَ مِائَةٍ

اور ہو جاؤ فرقہ ایک اور اللہ تم کا کہنا سکا تمیز من الغیظ یعنے پھٹ جائیں گے غصہ سے اوپر کافروں کے اور کہنا اس کا لیمیز الخبیث من الطیب یعنی خالص کردے مومنوں کو کافروں سے اور فیصلہ کردے درمیان ان کے

میل

ساتھ فتح میم کے پہرنا درمیان سے طرف ایک دو طرفوں کے کہا اللہ تم نے پس مت جھکو پورا جھکنا اور اللہ تم کا قول یمیلون علیکم میلۃ واحدۃ یعنی سختی کرتے ہیں تم پر سختی کرنا یکدفعہ اور میل ساتھ کسرہ میم کے بنیاد بلند درمیل نیز سفر اندازہ والے کو کہتے ہیں اور مال نام رکھا گیا ساتھ اس کے واسطے ہونے اس کے کے جھکنے والا ہمیشہ اور دور ہونیوالا واسطے اس کے نام رکھا گیا عرض فرمایا مال اور املاد اور جمع مال کی اموال ہے کہا اللہ تم نے سوا اسکے نہیں مال تمہارے

مائۃ

مائۃ عدد ثالثہ اصول کے اصول سے ہے اور یہ پنج اصول چار کے واحد اور دس اور کئی سو اور ہزار کہا اللہ تم نے سو صبر کرنیوالے غالب آئیں گے دو سو پر اور کہا غالب آئیں گے ہزار پر اور سو دوسرا اس کا محذوف کہا جاتا ہے کئی سو درم پس فاستت یعنے ہو گیا سو والا

کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ قِیْلَ الْمُهْلُ دُرْدِیُّ الزَّیْتِ وَیُقَالُ مَا اُذِیْبَ مِنَ النُّحَاسِ وَالرَّصَاصِ وَاَشْبَاهِ ذٰلِكَ وَیُقَالُ الْفِضَّةُ وَالصَّدِیْدُ وَفِی اللِّسَانِ مَا اُذِیْبَ مِنْ جَوَاهِرِ الْاَرْضِ مِنَ الْاَمْهَالِ وَالنَّمْهَلُ الْاِنْذَارُ وَالْاِسْمُ مِنْهُ اَلْمُهْلَةُ وَمَهَّلْتُهُ وَاَمْهَلْتُهُ اَنْذَرْتُهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰی فَمَهِّلِ الْكَافِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا

مانند مہل کے جس سے دیگی مونہوں کو اور کہا گیا مہل تلچھٹ تیل کا اور کہا گیا جو پگھلایا جاتا ہے تانبے اور سکے کا اور جو مشابہ ہو اس کے اور کہا جاتا ہے جو پیپ اور پیپ اور کشاف میں جو پگھلایا جاتا ہے جواہر زمین سے اور امہال اور تمہل کے ڈرانا اور نام اس سے مہلت ہے و مہلۃ و مہلۃ یعنی ڈرایا میں نے اس کو اور اس سے ہے کہنا اللہ تعالیٰ کا پس مہلت دو کافروں کو [illegible]

بَابُ الْمِیْمِ حَرْفُ الْیَاءِ

میم کا باب حرف یاء کے ساتھ

مَیْدٌ - اَلْمَیْدُ اِضْطِرَابُ الشَّیْءِ الْعَظِیْمِ كَاضْطِرَابِ الْاَرْضِ قَالَ تَعَالٰی اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَقَالَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ وَالْمَائِدَةُ الطَّبَقُ الَّذِیْ عَلَیْهِ الطَّعَامُ وَیُقَالُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَائِدَةٌ قَالَ تَنَزَّلَ مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ وَقِیْلَ عِلْمًا مِّنَ السَّمَاءِ لِاَنَّ الْعِلْمَ غِذَاءُ الْقُلُوْبِ كَمَا اَنَّ الطَّعَامَ غِذَاءُ الْاَبْدَانِ

مَیْدٌ - میدہ کے معنے مضطرب ہونا ایک چیز کی مانند ہلنے زمین کے کہا اللہ تم نے یہ چکر لگاتا ہے تمہارے ساتھ اور کہا یہ کہ میدہ دیتا انکو مائدہ کی معنے طبق وہ جو اسپر ہے کھانے سے اور کہا جاتا ہے واسطے ہر ایک کے ان دونو میں سے مائدہ کہا اللہ تعالیٰ نے مائدہ آسمان سے اور کہا گیا علم آسمان سے اس لئے علم غذا ہے دلونکی جیسے کہ طعام ہے غذا بدنونکی

مَیْرٌ - اَلْمِیْرَةُ الطَّعَامُ الَّذِیْ یُجْتَلَبُ مِنْ غَیْرِ بَلَدِهِمْ قَالَ وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا مِیْرٌ - قَالَ تَعَالٰی وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اَیِ اعْتَزِلُوْا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

مَیْرٌ - سیر طعام کو کہتے ہیں وہ جو کھینچتا ہے اس کو انسان طرف گھر اپنے کے سوا شہر اپنے کے کہا اور کہا ہمیں ہم اپنے گھر والونکو۔

مِیْزٌ - کہا اللہ تعالیٰ نے وامتازوا الیوم یعنے دور ہو جاؤ جنتیوں سے

وطرحه لقلة الاعتداد به قال
لبنذنه فی الحطمة وقال فنبذوه
وراء ظهورهم ای لقلة اعتدادهم
به وقال نبذه فریق منهم ای
طرحوه لقلة اعتدادهم به
والعراء وقوله فاقذفیه الیهم السلم
ای القی الیهم السلم وقوله تعالی
فانتقمنا منهم فانجیناهم وکانوا
معرضین عنهم نبأ یقال تنابزوا
بالالقاب ای لقب بعضهم بعضا
والالقاب واحدها لقب قال
ولا تنابزوا بالالقاب ای لا تدعوا
بها نبط قال تعالی یستنبطونه
منهم ای یستخرجونه منهم وهو
استفعال من انبطت کذا نبع
الخروج الماء من العین والینبوع
العین ومنه قوله تعالی من الارض
ینبوعا ای عینا یتبع منه الماء جمع
الینبوع ینابیع قال تعالی فسلکه
ینابیع فی الارض نباء النبأ والنبأ
الاخبار قال تعالی
عن النبأ العظیم لانه یجیء عن
التوحید وتصدیق الرسول من الخیر
عما یجوز عن البعث والنشور

اور پھینکنا اس کا واسطے تھوڑی گنتی اس کی کے
فرمایا ضرور پھینکا جائے بیچ حطمہ کے اور کہا پس پھینکدیا
اسکو اپنی پیٹھوں کے پیچھے یعنے واسطے تھوڑی گنتی کی
کے ساتھ اس کے اور کہا پھینکدیا ایک فریق نے اور
کہا پس پھینکدیا ہم نے اسکو سامنے عراء کے اور قول اللہ
فانبذ الیہم الیہم سلم یعنے ڈال طرف انکی صلح کو اور اللہ کا
کہنا فانتقمنا یہ ہلاک کیا ہم نے انکو قصیاً یعنی الگ کیا اور اسیطرح
کہا اسکا اذا انتقذت من اہلہا یعنی الگ ہوگئی تم
ایک دوری کے ان سے تھوڑا سا کہا جاتا ہے
تنابزوا بالالقاب یعنی لقب دیا بعض ان کے بعض کو
اور انابزوا الالقاب ایک کہے کہا اللہ تعالی نے ولا تنابزوا
بالالقاب یعنی نہ پکارو ساتھ اس کے نبط فرمایا
یستنبطونہ منہم یعنی نکالتے ہیں اسکو ان سے اور وہ
استفعال سے ہے انبطت سے اسیطرح - نبع - نبع
کے معنے نکلنا پانی کا چشمے سے اور ینبوع چشمہ
ہے اور اس سے ہے کہا اللہ تعالی کا من الارض ینبوعا
یعنے چشمہ نکلتا ہے اس سے پانی اور جمع ینبوع کی
ینابیع ہے کہا اللہ تعالی نے پس چلائے اس نے چشمے
بیچ زمین کے - نباء - نباء واحد ہے انباء کی
اور وہ خبر ہیں ہے کہا اللہ تعالی نے عن النبأ
العظیم یعنی خبر بڑی اس لئے کہ وہ خبر ہے
توحید سے اور تصدیق رسول سے اور خبر اس سے
جو جائز ہیں اور بعثت اور اٹھنے سے

نبط
نبع
نباء

كِتَابُ النُّوْنِ — نون کی کتاب

بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الْبَاءِ — نون کا باب حرف باء کے ساتھ

نبت

نَبْتٌ - اَلنَّبْتُ وَالنَّبَاتُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ مِمَّا يَنْمُوْ سَوَاءٌ كَانَ لَهُ سَاقٌ كَالشَّجَرِ اَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ سَاقٌ كَالنَّجْمِ قَالَ تَعَالٰى حَبًّا وَّنَبَاتًا وَقَالَ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّقَالَ فَاَنْشَاْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ وَّقَالَ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا وَقَالَ يُنْۢبِتُ بِهِ الزَّرْعَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اَوْ اَنْشَاَكُمْ فَاسْتُعْمِلَ الْاِنْبَاتُ لِلْاِنْشَاءِ كَمَا يُقَالُ اَوْدَعَكُمُ اللّٰهُ لِلْخَيْرِ وَالْمَعْنٰى اَبْتَكُمْ فَنَبَتُّمْ نَبَاتًا وَنُصِبَ يَنْبُتُكُمْ لِيَتَضَمَّنَ مَعْنٰى نَبَتُّمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا هُوَ مَجَازٌ عَنْ تَرْبِيَتِهَا بِمَا يُصْلِحُهَا فِيْ جَمِيْعِ نَحْوِ الْهَادِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ اَنْبَاتٌ لِلْمَالِ لَا لِلتَّعْدِيَةِ لِاَنَّ النَّبْتَ مُتَعَدٍّ بِنَفْسِهٖ وَنَبَتَتْ حَامِلَةً لِلدُّهْنِ اَيْ نَبَتَتْ وَالدُّهْنُ مَوْجُوْدٌ فِيْهَا

نبذ

نَبْذٌ اَلنَّبْذُ اِلْقَاءُ الشَّيْءِ

نبت - نبت اور نبات جو نکلتا ہے زمین سے اس سے جو بڑھتا ہے برابر کہ ہو اس کے لیے پنڈلی مانند درخت کے یا نہ ہو اس کے لیے پنڈلی کا بوسیکر کہا اللہ تم نے اگایا اور انگور یاں اور کہا پس اگایا ہم نے اس میں دانے اور کہا پس اگایا ہم نے اس میں باغ اور کہا ہے کہ اگائے درخت سکے اور کہا اگائی ہے اس کے لئے کھیتی اور فرمایا اور پیدا کیا تمکو زمین سے پیدا کرنا یعنی پیدا کیا تم کو پس مانگ لیا انبات کو واسطے پیدا کرنے کے جیسے کہا جاتا ہے پیدا کیا تمکو اللہ نے واسطے ہلاکی کے اور معنی اوگا یا اللہ پس اوگ پڑے اوگنا اور نسبت کی ہی ساتھ اوگنے تمہارے کے واسطے شامل ہونے معنی تم کو اور فرمایا اوگا اسکو اوگانا اچھا وہ مجاز ہے اسکی تربیت سے ساتھ اس چیز کے جو سنوارتی ہے اسکو اسکی تمام حالتوں میں اور فرمایا اوگاتی بسبب تیل کے یا واسطے حال کے نہ واسطے متعدی کرنے کے اسواسطے کہ نبت متعدی ہے بنفسہ اوگاتی ہے حامل ہو کر واسطے تیل کے یعنی اوگاتی اور وہی موجود ہوتا ہے اس میں

نبذ - نبذ کہتے ہیں ایک چیز

الْقَذَارَةُ وَيُكْنٰى بِالنَّجَسِ عَنِ الْخَبِيْثِ الْاِعْتِقَادِ قَالَ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ نَجْسٌ اَصْلُ النَّجْمِ الْكَوْكَبُ الطَّالِعُ قَالَ تَعَالٰى وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى وَجَمْعُهُ اَنْجُمٌ وَنُجُوْمٌ قَالَ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ قَالَ النَّجْمُ مَا لَا سَاقَ لَهُ مِنَ النَّبَاتِ وَقِيْلَ اَرَادَ الْكَوَاكِبَ وَقَوْلُهُ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ اَيْ فِيْ عِلْمِ النُّجُوْمِ نَجًا يُقَالُ نَجَا هُ وَانْجَاهُ اِذَا خَلَّصَهُ وَمِنْهُ نَجَا مِنَ الْهَلَاكِ يَنْجُوْ اِذَا خَلَصَ قَالَ تَعَالٰى اِنَّا نَجَّيْنٰكُمْ وَقَالَ وَاِذْ اَنْجَيْنَاكُمْ وَقَالَ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالنَّجْوٰى اَلسِّرُّ وَنَجْوَاهُمْ اَسْرَارُهُمْ قَالَ تَعَالٰى اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَتَنَاجَوْا وَقَالَ وَاِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ اَيْ مُنَاجَاتِكُمْ وَالنَّجْوٰى اَصْلُهُ الْمَصْدَرُ قَالَ تَعَالٰى اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطَانِ وَقَالَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا وَقَوْلُهُ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تَنْبِيْهًا اَنَّهُمْ لَمْ يَظْهَرُوْا لِوَجْهٍ لِاَنَّ النَّجْوٰى رُبَّمَا تَظْهَرُ بَعْدَ

گندگی کے ہیں اور کنایہ لیا جاتا ہے ساتھ خبیث اعتقاد کے
خبیث اعتقاد کہا اللہ تم نے سو اس نہیں مشرک

نجس

نجم

نجم۔ اصل نجم کے معنے ستارہ طلوع ہونے والے کہا اللہ تم نے اور ستارے جب گرتے ہیں
اور جمع اسکی انجم اور نجوم ہے کہا اللہ تم نے اور سورج
اور چاند اور ستارے اور اللہ تم کا کہنا اور
ستارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں پس تم وہ
جو نہیں بنڈلی اس کے لئے پودوں سے اور کہا گیا
مراد ستارے اور کہنا اسکا نظرۃ فی النجوم یعنی
علم ستاروں کے

نجا

نجا۔ کہا جاتا ہے نجا وانجاہ
جب چھوڑتا ہے اسکو اور اس سے خلاصی پائی ہلاکت
سے خلاصی پانا جب خلاص ہوتا ہے فرمایا تحقیق
نجات دی ہم نے اسکو اور کہا اور جب نجات دی ہم نے
تم کو اور کہا پھر ہم نجات دیں گے ان لوگوں کو جو متقی ہوئے
اور نجوی کے معنے مخفی کمیٹی کرنا اور مخفی کمیٹی اسکی فرمایا جب
مخفی کمیٹی کرو تم پس مت کمیٹی کرو ساتھ بدی اور زیادتی
اور کہا اور جب مخفی بات کرو تم رسول سے پس آگے
کرا پنے ہاتھوں کے بات یعنی باتیں اور نجوی
اصل اسکا مصدر ہے کہا اللہ تم نے سو اس کے نہیں
مخفی کمیٹی شیطان سے اور کہا منع کیا گیا مخفی کمیٹی سے
اور کہنا اس کا مخفی کمیٹیاں کی ان لوگوں نے جو ظالم ہوئے
تنبیہ اس بات پر کہ وہ غالب نہیں ہوئے ساتھ کسی وجہ
کو اسواسطے کہ کمیٹی بسا اوقات غالب ہوتا ہے

وَمِثْلُهُ قَوْلُهُ هُوَ نَبَاءٌ عَظِيمٌ وَالنَّبِيُّ هُوَ مِنَ النُّبُوَّةِ أَيِ الرِّفْعَةِ وَسُمِّيَ النَّبِيُّ نَبِيًّا لِرِفْعَةِ مَحَلِّهِ عَنْ سَائِرِ النَّاسِ وَقِيلَ سُمِّيَ نَبِيًّا لِأَنَّهُ أَنْبَأَ مِنَ اللّٰهِ أَيْ أَخْبَرَ قَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ وَجَمْعُ النَّبِيِّ أَنْبِيَاءُ قَالَ تَعَالَى وَجَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ	اور مثل اسکی کہنا اس کا وہ خبر بڑی اور نبی وہ نبوت سے ہے یعنی بلند اور نام رکھا گیا نبی نبی واسطے بلند ہونے جگہ اسکی تمام لوگوں سے اور کہا گیا نام رکھا گیا نبی اس لئے کہ خبر دی اس نے اللہ کی یعنی خبر دی۔ کہا اللہ تعالیٰ نے اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اور جمع نبی کی انبیاء ہے کہا اللہ تم نے اور کیا اس نے تم میں انبیاء
بَابُ النُّونِ حَرْفُ التَّاءِ	**نون کا باب حرف تاء کے ساتھ**
نَتْقٌ - اَلنَّتْقُ الرَّفْعُ قَالَ تَعَالَى وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ أَيْ رَفَعْنَا	**نَتْقٌ** - نتق کے معنے بلند کرنے کے ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے واذ نتقنا الجبل یعنے بلند کیا ہم نے
بَابُ النُّونِ حَرْفُ الثَّاءِ	**نون کا باب حرف ثاء کے ساتھ**
نَثْرٌ - نَثْرُ الشَّيْءِ نَشْرُهُ وَتَفْرِيقُهُ يُقَالُ نَثَرْتُهُ فَانْتَثَرَ قَالَ تَعَالَى وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ	**نَثْرٌ** - نثر کہتے ہیں پھیلانا اس کا اور جدا کرنا اس کا کہا جاتا ہے پھیلا یا میں نے اسکو پس پھیل گیا کہا اللہ تم نے اور جب ستارے پھیل گرے
بَابُ النُّونِ حَرْفُ الْجِيمِ	**نون کا باب حرف جیم کے ساتھ**
نَجْدٌ - اَلنَّجْدُ الْمَكَانُ الرَّفِيعُ وَقَوْلُهُ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ فَذَلِكَ مَثَلٌ لِطَرِيقِ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فِي الِاعْتِقَادِ وَالصِّدْقِ وَالْكَذِبِ فِي الْمَقَالِ وَالْجَمِيلِ وَالْقَبِيحِ فِي الْفِعَالِ	**نَجْدٌ** - نجد مکان بلند کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کہنا اور دکھائے ہم نے اس کو دو رستے پس یہ مثل رستے حق اور باطل کے بیچ اعتقاد کے اور صدق اور کذب کے بیچ باتوں کے اور اچھی بات اور قبیح کاموں کے
نَجَسٌ	**نَجَسٌ** - نجاست کے معنے

أَيْ فَصَلِّ صَلٰوةَ الْعِيْدِ وَانْحَرْ هَدْيَكَ وَاُضْحِيَتَكَ وَقِيْلَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلَى النَّحْرِ وَقِيْلَ حَتٰى عَلٰى قَتْلِ النَّفْسِ بِنَفْعِ الشَّهْوَةِ وَالنَّحْرِ يُرَادُ الْعَالِمُ بِالشَّمِّ وَالْحَاذِقُ بِهٖ

نحس اَلنَّحْسُ ضِدُّ السَّعْدِ قَالَ تَعَالٰى فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ وَنَحِّسَ بِالْجَرِّ عَلَى الصِّفَةِ قَالَ اِضَافَةُ اَكْثَرَ وَاَجْوَدُ اَيْ اِسْتَمَرَّ عَلَيْهِمْ بِنَحْوُسَةٍ اَيْ بِشُؤْمَةٍ وَقَوْلُهٗ نَحِسَاتٍ وَقُرِئَ نَحِسَاتٍ بِالْفَتْحِ اَيْ مَشْؤُمَاتٍ وَقِيْلَ شَدِيْدَاتُ الْبَرْدِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى مِنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٍ اَلنُّحَاسُ بِالضَّمِّ وَالْفَتْحِ دُخَانٌ لَا لَهَبَ فِيْهِ وَقِيْلَ اَلصُّفْرُ الْمُذَابُ يُصَبُّ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ

نحل اَلنَّحْلُ ذُبَابُ الْعَسَلِ قَالَ تَعَالٰى وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ وَاحِدَتُهٗ النَّحْلَةُ وَسُمِّيَتْ نَحْلَةً لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَحَلَ النَّاسَ الْعَسَلَ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهَا اِنَّ النَّحْلَةَ بِفَتْحِ النُّوْنِ وَكَسْرِهَا الْعَطِيَّةُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً اَيْ هِبَةً بِمَعْنٰى اَلْمَهْرُ هِبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلنِّسَآءِ وَفَرِيْضَةٌ عَلَيْكُمْ يُقَالُ نَحَلَهٗ اَيْ اَعْطَاهُ وَهَبَهٗ مِنْ طَيِّبِ نَفْسٍ لَا تَوَقُّعَ عِوَضٍ

یعنی پس نماز پڑھ نماز عید کی اور ذبح کر اپنی قربانی کر اور اپنی قربانیوں کو اور کہا گیا حکم کیا اس نے ساتھ رکھنے ہاتھ کے گردن پر اور کہا گیا غریب والا اور اوپر قتل نفس کے ساتھ ٹوٹنے شہوت کی اور نحر ہر عالم کسی چیز کا اور حاذق اس کا

نحس نحس ضد ہے سعادت کی کہا اللہ تم نے بیچ دن نحوس کے ہمیشہ اور نحس ساتھ جر کے اوپ صفت کے اور اضافت کے بہت اور اجود یعنے ہمیشہ ان پر نحوست یعنی شامت اور کہنا اس کا نحسات اور پڑھا گیا نحسات ساتھ فتح کے یعنی شامتیں اور کہا گیا سخت سردی اور کہنا اللہ کا آگ سے اور دھوں سے نحاس ساتھ ضمہ اور فتح کے دھوں کو کہتے ہیں نہیں البتہ ہوتا ہے اس میں اور کہا گیا پیتل پگلا ہوا ڈالا جائیگا اوپر سروں ان کے

نحل نحل شہد کی مکھی کہا اللہ تم اور وحی کی تیرے رب تیرے طرف مکھی کے ایک مکھیوں کی نحلہ مانند نحلہ کے اور نام رکھا گیا نحل اس لئے کہ اللہ تم نے بخشا لوگوں کو شہد جو نکلتا ہے اس سے اس لئے نحلہ ساتھ فتح نون کے اور کسرہ اس کے عطیہ کو کہتے ہیں اور اللہ تم کا کہنا اور دو عورتوں کو مہران کے بخشش یعنے بخش یعنی تحقیق مہر جو میں دو بخشش ہے اللہ تم کیطرف سے واسطے عورتوں کے اور مقرر ہے تم پر اور کہا جاتا نحلہ یعنی دیا اس کو اور بخشا اسکو خوشی سے بغیر امید بدلے کے

قال تعالیٰ ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم وقد یوصف بالنجوی فیقال ھو نجوی وھم نجوی قال واذا ھم نجوی والنجی المناجی ویقال للواحد والجمع قال تعالیٰ وقربناہ نجیا ای مناجیا وقولہ خلصوا نجیا ای مستناجین وقولہ نجیک بیدیک ای شرفک علی نجوۃ من الارض ای ارتفاع منھا وقیل نلقیک عریانا

کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں ہوتا مخفی کمیٹی تین مگر وہ چوتھا ان کا اور کبھی وصف کیجاتی ہے ساتھ نجوی پس کہا جاتا ہے اس کو مخفی کمیٹی کی اور وہ مخفی کمیٹی کرنے کہا اور اسوقت وہ مخفی کمیٹی اور بچی کہ سننے والے کے اور کہا جاتا ہے واحد اور جمع کے کہا اللہ نے تقریباً نجیا یعنی باتیں کیں اور اسکا کہنا خلصوا نجیا یعنی مخفی باتیں کرنے اور اسکا کہنا ہم نجات دیتے ہیں تجھ کو بدن کو یعنی بلند کریں گے تجھے ایک ٹیلہ پر زمین سے یعنی اونچا اس سے اور کہا گیا ہم ملیں گے تجھے ننگے

باب النون حرف الحاء

نون کا باب حرف حا کے ساتھ

نحب یقال قضی فلان نحبہ ای مات وقضی فلان نحبہ ای وفی بنذرہ وعملہ الذی ارادہ قال تعالیٰ ومنھم من قضی نحبہ ای مات وقتل فی سبیل اللہ والنحیب رفع الصوت بالبکاء نحت قال تعالیٰ وتنحتون من الجبال بیوتا ای تنقرون تنقرا ونحت من باب ضرب ومن باب نفع لغۃ نحر النحر ھو موضع القلادۃ من الصدر یقال نحرتہ ای اصبت نحرہ ومنہ نحر البعیر قال تعالیٰ فصل لربک وانحر

نحب - کہا جاتا ہے قضی فلان نحبہ یعنے مرگیا اور قضی فلان نحبہ یعنی پورا کیا اپنی نذر کو اور عمل کیا اپنے ارادہ کو کہا اللہ تعالیٰ نے اور بعضے ان میں جس نے پورا اپنے حصہ کو یعنی مرگیا اور مارا گیا اللہ کے راستہ میں اور نحب کے معنی اونچا کرنا آواز کو ساتھ رونے کے نحت فرمایا اور تم تراشتے ہو پہاڑوں سے گھر یعنے کریدتے تھے کریدنا اور نحت باب ضرب سے اور باب نفع سے لغت میں ہے۔

نحر - نحر جگہ گانے کی ہے سینے سے کہا جاتا ہے نحرتہ یعنے پہونچا میں اس کی گردن کو اور اسی سے ہے نحر البعیر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس نماز پڑھ واسطے رب اپنے کے اور قربانی کر

فی الواحد والجمع قال تعالیٰ کانّھم اعجاز نخل منقعر وقال ونخل طلعھا وقال والنخل باسقات وجمعہ نخیل قال ومن ثمرات النخیل واحدتہ النخلۃ قال فھزی الیک بجذع النخلۃ

واحد میں اور جمع میں کہا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ تنے ہیں کھجور کی کہو کہلی کے اور کہا اور کھجوریں گابھے اس کے اور کہا اور کھجوریں لمبی اور جمع اسکی نخیل ہے کہا اور پہلوں کھجوروں سے اور واحد نخل کا نخلہ ہے کہا پس ہلا تو اپنی طرف کھجور کا تنہ

باب النون حرف الدال

نون کا باب حرف دال کے ساتھ

ندادٌ ۔ قال تعالیٰ وتجعلون لہ اندادا ای امثالا ونظراء واحدھم ندٌّ وھو المثل والنظیر ومنہ اللہ عام وکفرت بکل ندٍّ یدعی من دون اللہ قال الھمدانی فی کتاب الالفاظ الاضداد والاکفاء والنظراء والاشباہ والنظائر والامثال والاشکال والامثلۃ قال الراغب ندید الشیء مشارکہ فی جوھرہ وذلک ضرب من المماثلۃ اھ وقولہ تعالیٰ یوم التناد وقرئ بتشدید الدال ای القرار وقال الراغب ای یند بعضھم من بعض نحو یوم یفر المرء اھ

ندادٌ ۔ کہا اللہ تم نے اور کرتے ہیں واسطے اس کے شریک یعنی مثالیں اور نظیریں واحد ان کا ندٌ ہے اور وہ مثل اور نظیر کے ہے اور اس سے ہے عام وکفرت بکل ندٍّ یدعی من دون اللہ کفر کیا میں نے ہر ایک شریک کا جو عبادت کیا جاتا ہے سوا اللہ کے کہا ہمدانی نے کتاب الالفاظ میں اضداد اور اکفاء اور نظراء اور اشباہ اور نظائر اور امثال اور اشکال اور امثلہ میں کہا راغب نے ندید الشیء شریک اس کے اس کے جوہر میں اور یہ قسم ہے مماثلہ سے اھ اور کہنا اللہ تعالیٰ کا دن پکار کے پڑھا گیا ساتھ تشدد ال کے یہ کہا راغب نے یعنی بھاگیگا بعض ان کا بعض کو مانند جس دن کہ بھاگیگا آدمی اھ

ندمٌ ۔ ندم اور ندامت افسوس کرنا تغیر کرنا رائے کا ایک بات گذری ہوئی میں (مفردات) اور لسان میں ہے شرمندہ ہوا ایک چیز پر اور پشیمان ہوا اس پر جو کیا اس نے

ندادٌ

ندمٌ

نحن

نَحْنُ ۔ نَحْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الْمُتَكَلِّمِ إِذَا أَخْبَرَ عَنْ نَفْسِهِ مَعَ غَيْرِهِ وَمَا وَرَدَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ إِخْبَارِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْ نَفْسِهِ بِقَوْلِهِ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ فَقَدْ قِيلَ هُوَ إِخْبَارٌ عَنْ نَفْسِهِ وَحْدَهُ لِكَيْ يَخْرُجَ ذٰلِكَ مَخْرَجَ الْإِخْبَارِ الْمُلُوكِيِّ وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرُ مِثْلَ هٰذِهِ الْأَلْفَاظِ إِذَا كَانَ فِعْلُ الْمَذْكُورِ تَبَعًا بِفِعْلِهِ بِوَاسِطَةِ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ أَوْ بَعْضِ أَوْلِيَائِهِ فَيَكُونُ نَحْنُ عِبَارَةً عَنْهُ تَعَالٰى وَعَنْهُمْ وَذٰلِكَ كَالْوَحْيِ وَنُصْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِهْلَاكِ الْكَافِرِينَ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِمَّا يَتَوَلَّاهُ الْمَلَائِكَةُ الْمَذْكُورُونَ بِقَوْلِهِ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا وَعَلٰى هٰذَا قَوْلُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ الْآيَةَ يَعْنِي وَقْتَ الْمُحْتَضَرِ حِينَ يَشْهَدُهُ الرُّسُلُ الْمَذْكُورُونَ فِي قَوْلِهِ تَتَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَقَوْلِهِ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ لِمَا كَانَ بِوَاسِطَةِ الْقَلَمِ وَاللَّوْحِ وَجِبْرَائِيلَ

نحن ۔ عبارت ہے متکلم سے جب خبر دیتا ہے اپنی جان سے ساتھ غیر اپنے کے اور وہ جو وارد ہے قرآن اللہ تعالیٰ کی خبروں سے اپنی ذات سو ساتھ کہنے اس کے کہ ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر پس تحقیق کہا گیا وہ خبر دیتا ہے اپنی ایک ذات سے تو کہ نکلے یہ جا بجا نکلنے خبروں بادشاہت کے اور کہا بعض علمائے تحقیق اللہ تعالیٰ ذکر کرتا ہے مثال ان الفاظ کی جبکہ ہو فعل مذکور پیچھے اس کے کرتا ہے اس کو بذریعہ بعض فرشتوں کے یا بعض اولیا کے پس ہو گی ان عبارت اس تعالیٰ سے اور ان سے اور یہ مانند وحی کے اور نصرت مومنوں کے ہے اور ہلاک کافروں کے اور مانند اس کے اس سے جو والی ہوتے ہیں اس کے فرشتے ذکر کئے ہیں ساتھ کہنے اس کے پس پیچھے کرنیوالے کا حکم اور اوپر اس کے کہنا اللہ تعالیٰ کا اور ہم بہت نزدیک ہیں الایہ یعنی وقت حاضر ہونے جسوقت کہ حاضر ہوتے ہیں اس کے پاس رسول ذکر کئے ہوئے بیچ کہنے اس آیت کے مارنے ہیں انکو فرشتے اور کہنا اس کا تحقیق ہم نے اتارا ذکر اس قرآن کو کرہے ساتھ ذریعہ قلم اور لوح کے اور جبرائیل کے

باب النون حرف الخاء

نون کا باب حرف خا کے ساتھ

نخر

نَخَرَ ۔ قَالَ تَعَالٰى عِظَامًا نَخِرَةً أَيْ بَالِيَةً

نخرا ۔ کہا اللہ تعالیٰ نے ہڈیاں ہو گیاں یعنی پرانیاں

نخل

نَخْلٌ ۔ اَلنَّخْلُ مَعْرُوفٌ وَقَدْ يُسْتَعْمَلُ

نخل ۔ نخل مشہور ہے اور کبھی مستعمل ہوتی ہے

وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ وَقَوْلُهٗ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ اَیْ اَهْلَ مَجْلِسِهٖ وَعَشِيْرَتَهٗ فَيَسْتَعِيْنُ بِهِمْ وَالنَّادِیْ وَالنَّدِیُّ اَلْمَجْلِسُ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاَحْسَنُ نَدِيًّا ۔

اور یہ ہے کہنا اس کا اور میں مغلوب ہوں پس مدد کر اور اس کا قول پس چاہیے کہ بلائے اپنے ساتھیوں کو یعنی ساتھی اور خویشوں کو پس فریاد کو پہونچے اور نادی اور ندی کے معنے مجلس کے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کا قول اور اچھی مجلس والا

بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الذَّالِ

نون کا باب حرف ذال کے ساتھ

نَذْرٌ ۔ اَلنَّذْرُ اَنْ تُوْجِبَ عَلٰی نَفْسِكَ مَا لَيْسَ بِوَاجِبٍ لِحُدُوْثِ اَمْرٍ يُقَالُ نَذَرْتُ لِلّٰهِ اَمْرًا قَالَ تَعَالٰی اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا وَقَالَ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ وَالْاِنْذَارُ اِخْبَارٌ فِيْ تَخْوِيْفٍ قَالَ تَعَالٰی اَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰی وَقَالَ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ وَقَالَ عَمَّا اُنْذِرُوْا وَقَالَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَقَالَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ وَالنَّذِيْرُ الْمُنْذِرُ قَالَ تَعَالٰی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا وَالْمُنْذِرُ يَقَعُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ فِيْهِ اِنْذَارٌ اِنْسَانًا كَانَ اَوْ غَيْرَهٗ قَالَ تَعَالٰی اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ وَقَالَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ وَالنُّذُرُ جَمْعُهٗ قَالَ تَعَالٰی هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی اَیْ مِنْ جِنْسِ مَا اَنْذَرَ بِهِ الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْا لَمْ تَذْكُرْ

نَذْرٌ ۔ نذر کے معنے یہ کہ تو ضروری کرے اپنی جان پر جو ضروری نہیں کسی امر کے پیدا ہونے سے کہا جاتا ہے نذر مانی ہے میں نے واسطے اللہ کے ایک چیز کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق نذر مانی میں نے واسطے رحمان روزہ اور کہا یا نذر مانو تم نذر سے اور انذار کہ معنے خبر دینا ہمیں خوف کی کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق ڈراتا ہوں میں تمہیں آگ بھڑکنے والی سے اور کہا جب ڈرایا اس نے اپنی قوم کو اور کہا اس چیز سے ڈرائے گئے اور کہا تو کہ ڈرا دے تو ماں بستی کو اور کہا تو کہ ڈرا دے تو ایک قوم کو نہیں ڈرائے گئے باپ دادے انکے اور نذیر کے معنے ڈرانیوالا فرمایا سوا اس کے نہیں تو ڈرانیوالا اور منذر کا لفظ واقع ہوتا ہے اوپر ہر ایک چیز کے جس میں انذار ہو انسان ہو یا سوائے اس کے کوئی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر ڈرانیوالا تمہارے واسطے پاس سخت عذاب کے اور کہا اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا اور نذر جمع ہے اسکی کہا اللہ تعالیٰ نے یہ ہے ڈرانیوالا پہلوں کے ڈرانیوالوں سے یعنے اس جنس سے جو ڈرایا تمہارے ان لوگوں کو جو پہلے گذر چکے ہیں ذکر کیا ہم نے

نَذَرَ

ندامۃ وتندامۃ وتندم آسف اھ
قلت والندم ضرب من الغم وھو
ان یغتم علی ما وقع منہ بتمنی انہ
لم یقع قال تعالی فاصبح من النادمین
ندا وقال لیصبحن نادمین ندا قال نعم
یوم التناد یعنی یوم القیامۃ وقری
بتشدید الدال ومعناہ الفرار
من قولھم ند البعیر اذا فر وقد مر
ذکرہ والنداء رفع الصوت وظھورہ
وقد یقال ذلک للصوت المجرد
وایاہ قصد بقولہ الا دعاء ونداء
ای لا یعرف الا الصوت المجرد دون
المعنی الذی یقتضیہ ترکیب الکلام
ویقال للسبب الذی یفھم منہ المعنی
ذلک قال تعالی واذ نادی ربک موسی
وقولہ واذا نادیتم الی الصلوۃ ای
دعوتم ولذلک اذا اردی بالصلوۃ
ونداء الصلوۃ مخصوص فی الشرع
بالالفاظ المعھودۃ (مفردات)
وقولہ تعالی ینادون من مکان بعید
ای یدعون ولذلک قولہ ولقد
نادانا نوح ای دعانا بعدما یئس
من ایمان قومہ لنصرہ علیھم

شرمندہ ہونا اور ندامت اور دو تندم یعنی افسوس کرنا
میں کہتا ہوں اور ندامت قسم ہے غم سے اور وہ یہ غم
کرنا ہے اوپر اس کے جو واقع ہوتا ہے دار دگیر ہے
کہ نہ واقع ہو کہا اللہ تعالیٰ نے پس ہو گیا ندامت والوں کے
اور کہا البتہ ہو گئے شرمندہ ہونیوالے ندا
کہا اللہ تعالیٰ نے یوم التناد یعنی قیامت کا دن اور پڑھا
گیا ساتھ تشدید دال کے اور معنے اس کے بھاگنا
اس کے قول سے بھاگا اونٹ جب بھاگا اور تحقیق
گذر چکا ذکر اس کا اور ندا کے معنے اونچی آواز کرنا
اور ظاہر کرنا اس کا اور کبھی کہا جاتا ہے یہ واسطے
آواز کے خالص کے اور اسی کو مراد لیا ساتھ کہنے
اس کے مگر پکارا اور پکارنا یعنی نہیں پہچانا جاتا مگر آواز
خالص سوا سننے کے وہ جو چاہتی ہے اسکو کلام
کی بناوٹ اور کہا جاتا ہے واسطے سبب کے وہ جو سمجھا
جاتا ہے اس سے اس کے معنے کہا اللہ تعالیٰ نے اور جب تیرے رب نے
موسیٰ کو اور کہنا اس کا اور جب تم پکارے جاؤ طرف
نماز کے یعنی پکارے تم کو اور اسیطرح جب پکارے
جاؤ واسطے نماز کے اور نماز کی پکار مخصوص ہے شریعت
میں ساتھ الفاظ معروف کے (مفردات) اور اللہ تعالیٰ کا
قول بلائے جائیں گے دور کے مکان یعنی بلائے
جائیں گے اور اسیطرح اس کا کہنا اور ضرور ضرور
پکارا ہم کو نوح یعنی بلایا ہم کو جبکہ اس کی ناامید ہو گیا
ایمان لانے سے قوم سے تو کہ ہم مدد کریں اسکی ان پر

إِلَّا فِي الشَّرِّ وَقَوْلُهُ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ
أَيْ يُفْسِدُ بَيْنَهُمْ وَيَهِيجُ وَقَوْلُهُ
نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي
أَيْ أَفْسَدَ بَيْنَنَا وَحَمَلَ بَعْضَنَا عَلَى
بَعْضٍ **نَزْفٌ** قَالَ تَعَالَى وَلَا يُنْزِفُونَ
أَيْ وَلَا هُمْ يَسْكَرُونَ يُقَالُ نُزِفَ
الرَّجُلُ إِذَا ذَهَبَ عَقْلُهُ وَكَذَا إِذَا
ذَهَبَ شَرَابُهُ **نَزَلَ** النُّزُولُ
فِي الْأَصْلِ هُوَ الْهُبُوطُ مِنْ عُلُوٍّ يُقَالُ
نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ أَيْ جَزَاءً وَثَوَابًا
وَمِثْلُهُ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ وَقَوْلُهُ
وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ أَيْ خَلَقْنَاهُ وَ
أَنْشَأْنَاهُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْزَلَ لَكُمْ
مِنَ الْأَنْعَامِ وَذَلِكَ إِنَّ آدَمَ نَزَلَ
نَزَلَ لَهُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَوْلُهُ
لَوْ أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ
خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ
قِيلَ إِنَّ الْغَرَضَ مِنْهُ تَوْبِيخُ الْقَارِئِ
عَلَى عَدَمِ تَخَشُّعِهِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
لِقَسَاوَةِ قَلْبِهِ وَقِلَّةِ تَدَبُّرِ مَعَانِيهِ
وَقَوْلُهُ نُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ النُّزُلُ بِضَمَّتَيْنِ
مَا يُعَدُّ لِلضَّيْفِ النَّازِلِ عَلَى الشَّخْصِ
مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْحَمِيمُ

گمرہی شر کے اور اسکا قول ینزغ بینہم یعنی فساد
ڈالتا درمیان ان کے اور بہڑکاتا ہے اور اسکا
قول نزغ الشیطان بینی و بین اخوتی یعنی فساد
ڈالتا درمیان ہمارے اور اٹھا یا بعض ہمارے کو
بعض پر **نَزْفٌ** کہا اللہ تعالے نے ولا ینزفون
یعنے اور نہ بے عقل ہونگے کہا جاتا ہے نزف الرجل
جب چلا جائے عقل اس کا اور اسیطرح جب
چلا جائے پینا اس کا **نَزَلَ** نزول اصل میں
وہ گرنا ہے اوپر سے اور اللہ تعالے کا قول نزلا
من عند اللہ ہے یعنی جزا اور ثواب اور مثل اسکی
مہمانی غفور رحیم کیطرف سے اور اس کا قول وانزلنا
کیا ہم نے لوہے کو یعنی پیدا کیا اسکو واسطے کہنے
اللہ تعالے کے اور پیدا کیا اس نے تمہارے لئے
چارپائیوں سے اور یہ کہ اللہ تعالے کے اوامر اترتے
ہیں آسمان سے طرف زمین کے اور اسکا قول
اگر اتار دیتے ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر البتہ دیکھتا
تو اسکو خشوع کرنیوالا گرنیوالا اللہ کی خشیت سے کہا گیا
تحقیق غرض اس سے جھڑکی دینا پڑھنے والے کو اور پر نہ
خشوع کرنے اس کے کے وقت پڑھنے قرآن کے
واسطے سخت ہونے دل اسکی اور تھوڑا تدبر کرنا اس کے
معنوں پر اور اسکا قول پس مہمانی ہے گرم پانی سے زقوم اور
ضموں کے ہی جو تیار کیجاتی ہے واسطے مہمانی کے جو آئیوالے اوپر
آدمی کی کھانے سے اور پینے سے اور حمیم

نَزْفٌ

نَزَلَ

باب النون حرف النون	باب نون اور راء کو تاکہ معلوم ہو۔
بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ النُّوْنِ	**نون کا باب حرف نون کے ساتھ**
نزع ۔ النَّزْعُ الْجَذْبُ قَالَ تَعَالٰی يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا اَیْ يَتَجَاذَبُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا وَقَوْلُهٗ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اَیْ اَخْرَجْنَا وَمِثْلُهٗ قَوْلُهٗ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا وَهُوَ نَبِيُّهُمْ يَشْهَدُ عَلٰی تِلْكَ الْاُمَّةِ لِمَا كَانَ مِنْهَا وَقَوْلُهٗ تَنْزِعُ اَیْ تَقْلَعُهُمْ عَنْ اَمَاكِنِهِمْ وَقَوْلُهٗ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی اَیْ قَطَّاعَةً لَهٗ لِاَنَّ النَّزْعَ اَلْقَطْعُ اَيْضًا وَقَوْلُهٗ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا قِيْلَ هِیَ الْمَلٰٓئِكَةُ الَّتِیْ تَنْزِعُ الْاَرْوَاحَ عَنِ الْاَبْدَانِ وَالتَّنَازُعُ التَّخَاصُمُ قَالَ تَعَالٰی فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ وَقَوْلُهٗ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ مَعْنَاهُ هَلْ لَنَا اَنْ نُّعَارِضَهٗ لِلَّوْنِهٖ سَاحِرًا اَمْ ظَنَّنَا اَمْ لَا لِاَنَّهٗ اَمْرٌ سَمَاوِیٌّ	نزع ۔ نزع کے معنے کھینچنا کہا اللہ تعالیٰ نے کھینچیں گے اسمیں کاس یعنی اسپس کھینچیں گے کاس اور اس کا کھنا نکال لیں گے جو کچھ کہ ان کے سینوں میں ہے کہوٹ سی یعنی نکال لیں گے اور مثال اسکی کہنا اسکا نکال لیں گے ہم ہر ایک امت سے گواہ اور وہ نبی انکا گواہی دیگا اس امت پر اسواسطے کہ انمیں سے تھا اور قول اس کا تنزع یعنی اوکھیڑیگا ان کو انکی جگہوں سے اور قول اسکا نزاعۃ للشوی یعنی کاٹنا اس کے لیے اس لیے نزع کے معنے کاٹنا بھی ہیں اور قول اس کا اور کھینچنے والے غرق ہوگئے کہا گیا وہ فرشتے ہیں جو نکالتے ہیں روحونکو اجسام سے اور تنازع کے معنے جھگڑے کے ہیں کہا اللہ نے پس اگر تم جھگڑو کسی چیز میں اور قول اسکا پس جھگڑا کیا اسپس معنے اسکے کیا ہمارے لیے ہی یہ کہ ہم مقابلہ کریں اسکا واسطے ہوا سکے کے جادوگر ہماری طرح یا نہیں اسواسطے کہ حکم اسکا آسمانی ہے
نزغ ۔ فَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ اَلنَّزْغُ شَبِيْهُ الْخَنْسِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ يَنْخُسُ الْاِنْسَانَ اَیْ يُحَرِّكُهٗ وَيَبْعَثُهٗ عَلَی الْبَعْضِ الْمَعَاصِیْ وَلَا يَكُوْنُ النَّزْغُ	نزغ ۔ پس اگر لگ جاوے تجھے شیطان سے لگنا نزغ مشابہ ہے چوبھے کے اور ہے شیطان حرکت دیتا انسان کو یعنے حرکت دیتا ہے اسکو اور اٹھاتا ہے اسکو اوپر بعض معاصی کے اور نہیں ہوتا نزغ

وَاَسْئَلْ بِالتَّاجِلِ اَلَّذِیْ لَهٗ فَلَذَا

بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ السِّیْنِ

نسب

نَسَبٌ اَلنَّسَبُ وَالنِّسْبَةُ اِشْتِرَاكُ ضَرْبَانِ نَسَبٌ بِالطُّوْلِ كَالْاِشْتِرَاكِ مِنَ الْاٰبَاءِ وَالْاَبْنَاءِ وَجَمْعُ النَّسَبِ اَنْسَابٌ قَالَ تَعَالٰی فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ اَیْ لَا یَتَفَاخَرُوْنَ بِالْاٰبَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالدَّلِیْلُ عَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ وَنَسَبٌ بِالْعَرْضِ كَالنِّسْبَةِ بَیْنَ بَنِی الْاَخَوَةِ وَالْاَعْمَامِ قَالَ تَعَالٰی نَسَبًا وَّصِهْرًا وَقِیْلَ فُلَانٌ نَسِیْبُ فُلَانٍ اَیْ قَرِیْبُهٗ وَقَوْلُهُمْ جَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَبِیْحٌ هُوَ زَعْمُهُمْ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ بَنَاتُ اللّٰهِ فَاَثْبَتُوْا اِحْدٰی جَامِعَةً لَهٗ وَلِلْمَلٰٓئِكَةِ وَالْجِنَّةُ وَالْجِنَّةُ مُسْتَوَاجِنَةٌ لِاسْتِتَارِهِمْ عَنِ الْعُیُوْنِ وَقِیْلَ هُوَ قَوْلُ الزَّنَادِقَةِ اِنَّ اللّٰهَ خَالِقُ الْخَیْرِ وَاِبْلِیْسَ خَالِقُ الشَّرِّ

نسخ

نَسْخٌ اَلنَّسْخُ اِزَالَةُ شَیْءٍ بِشَیْءٍ كَالظِّلِّ بِالشَّمْسِ وَالْحَدِیْثُ شَهْرُ رَمَضَانَ نَسَخَ كُلَّ صَوْمٍ اَیْ اَزَالَهٗ وَیُقَالُ نَسَخَتِ الشَّمْسُ

جب اوتری ہے ساتھ آدمی کو کوئی سستی پس اسیطرح ہا

نون کا باب حرف سین کے ساتھ

نسب ۔ نسب اور نسبت مشترک ہوتا ہے طرف ایک ماں باپ کے اور اسکی دو قسمیں ہیں ایک ثابت ساتھ طول کے مانند شراکت کے باپ اور بیٹوں اور جمع نسب کی انساب ہے کہا اللہ تعالیٰ نے پس نہیں ہوگی نسبت آپسمیں یعنی نہ پڑھیگا کوئی ایک قیامت کے دن مگر ساتھ اعمال صالحہ کے اور دلیل اسپر اللہ تم کا قول بڑی عزت تمہاری اللہ کے نزدیک متقی ہونا ہے اور ایک نسبت ساتھ عرض کے ہو مانند نسبت درمیان بھائی اور چچا کے بیٹوں کے اور اعمام قال تعالیٰ نسبا وصهرا وقیل فلان نسیب فلان یعنے قریبی اس کا اور اللہ تم کا قول بنایا انہوں نے درمیان اس کے اور درمیان جنوں کے نسب کہا گیا وہ گمان ہے انکا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں پس ثابت کیا انہوں جنس جامع واسطے اس کے اور واسطے فرشتوں کی اور جنوں کی اور جن نام رکھا انہوں نے جنہ واسطے چھپنے انکے آنکھوں سے اور کہا گیا وہ قول زنادقہ کا تحقیق اللہ خالق ہے خیر کا اور ابلیس خالق ہے شر کا

نسخ

نسخ ۔ نسخ کا دور کرنا اور اس سے ہے حدیث مہینہ رمضان کا دور کردیا ہر ایک روزہ کو یعنی دور کردیا ان کو اور کہا جاتا ہے نسخت الشمس

اَلْمَاءُ الشَّدِيْدُ الْحَرَارَةِ يُسْقٰى مِنْهُ اَهْلُ النَّارِ اَوْ يُصَبُّ عَلٰى اَمْدَائِهِمْ وَفِيْهِ تَهَكُّمٌ لِلْكُفَّارِ وَقَوْلُهٗ اٰنٍ اِلٰى مُنْزَلًا مُبَارَكًا اَلْمَنْزِلُ اَلْاِنْزَالُ وَالْمُنْزَلُ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَالزَّاءِ اَلنُّزُلُ وَهُوَ الْحُلْوُ وَقَوْلُهٗ وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اَيِ الْمُضِيْفِيْنَ وَقَوْلُهٗ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى اَيْ مَرَّةً اُخْرٰى وَالنُّزُوْلُ الْهُبُوْطُ وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ نَزَلَ بِهِ اَلْكِتَابُ وَنَزَلَ بِهٖ جِبْرَائِيْلُ اَيْ هَبَطَ وَجَاءَ وَنَزَلَ بِهٖ كَذَا اَيْ حَلَّ فِيْهِ وَالْمَنْزِلُ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَالنُّوْنِ السَّاكِنَةِ وَاحِدُ الْمَنَازِلِ وَهِيَ الدُّوْرُ وَالْمَنْزِلَةُ اَيْضًا اَلْمَرْتَبَةُ ... ... وَالْجَمْعُ مَنَازِلُ اَيْضًا وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ وَفِي الْحَدِيْثِ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَغَوِّطَ فِي ظِلِّ النُّزَّالِ اَيْ يَعْنِي الْمُسَافِرِيْنَ وَالنُّزَّالُ بِكَسْرِ النُّوْنِ بِغَيْرِ تَشْدِيْدٍ بِدُوْنِ يُقَالُ فِي الْحَرْبِ وَهُوَ اَنْ يَنْزِلَ الْفَرِيْقَانِ عَنْ اِبِلِهِمَا اِلٰى خَيْلِهِمَا فَيَقْتَتِلُوْنَ وَالنَّازِلَةُ اَلشِّدَّةُ مِنْ شَدَائِدِ الدَّهْرِ تَنْزِلُ بِالنَّاسِ وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ

پانی سخت گرم پلایا جائیگا اس سے دوزخیوں کو اور ڈالا جائیگا ان کے بدنوں پر زور اسمیں تنبیہ ہے واسطے کافروں کے اور اسکا قول اوتار مبارکا اوتارنا بابرکت منزل کے معنے اوتارنا اور منزل ساتھ فتح میم کے اور زا کے اوتارنا اور اس کا قول اور تو بہتر ہے مہمانی کرنیوالوں سے یعنی مہمانی کرنیوالوں اور اسکا قول ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ یعنے دوسری دفعہ اور نزول کے معنے اوترنا اس سے ہے حدیث اوتارا اس نے کتاب کو اور اوترا اس نے جبرائیل کو یعنے اوترا اس نے اور آیا اور نزل بہ کذا یعنے اوترا اس میں اور منزل ساتھ فتح میم اور نون ساکن کے واحد منازل کا اور وہ حویلی ہے اور منزل نیز مرتبہ کے معنے ہے اور جمع منازل ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا قول اور چاند مقرر کیا ہم نے اسکی منزلیں اور حدیث میں ہے لعنت کرے اللہ پاخانہ کرنیوالوں پر بیچ سایہ مسافروں کے یعنی مسافروں کو اور نزال ساتھ کسرہ نون کے بغیر شد کے کہا جاتا ہے لڑائی میں اور وہ یہ کہ اترتے ہیں دو فریق اپنے اونٹوں سے طرف گھوڑوں اپنے کے پس لڑتے ہیں اور نازلہ شدید زمانہ کی سختیوں سے اترتی ہے ساتھ لوگوں کے اور اس سے ہے حدیث

النُّسُكُ ۔ النُّسُكُ الْعِبَادَةُ وَالنَّاسِكُ الْعَابِدُ وَاخْتُصَّ بِاَعْمَالِ الْحَجِّ وَالْمَنْسَكُ مَوَاقِفُ النُّسُكِ وَاَعْمَالُهَا وَالنَّسِيْكَةُ مُخْتَصَّةٌ بِالذَّبِيْحَةِ قَالَ تَعَالٰى وَنُسُكِيْ وَقَالَ مَنَاسِكَكُمْ وَقَالَ مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ وَقَالَ وَنُسُكٍ

نُسُکٌ ۔ نسک کے معنے عبادت کے ہیں اور ناسک عابد کو کہتے ہیں اور خاص ہوا ساتھ کام حج کے اور مناسک کے معنے قربانیوں کے ٹھہرنے کی جگہ اور کام اس کے اور نسیکۃ خاص ہے ساتھ ذبح کرنے کے کہا اللہ تعالیٰ نے یا عبادت اور کہا تمہاری عبادت کی جگہ اور کہا قربانی کی جگہ وہ قربان کرنیوالے اسجگہ اور کہا اور میری عبادت نُسُکِیْ کُنسل کی اولاد اور تناسلو یعنی اولاد دی گئی بعض ان کے کو بعض ان کے سے اور نام رکھا گیا ذریت کا نسل اس لئے کہ وہ جدا ہوتی ہے اس سے کہا اللہ تعالیٰ نے اور ہلاک کرتا ہے کھیتی اور نسل کو اور اس کا قول طرف رب اپنے کے دوڑتے ہوئے یعنی جلدی کرتے ہوئے اور لیکن اللہ تعالیٰ کا قول ہر ایک طرف سے دوڑتے ہوئے پس مستعمل ہے واسطے دو معنے کے یعنی اولاد لینا اور جلدی کرنا۔

نُسُکٌ

وَالْمَنْسَكُ مَوَاقِفُ النُّسُكِ وَاَعْمَالُهَا وَالنَّسِيْكَةُ مُخْتَصَّةٌ بِالذَّبِيْحَةِ قَالَ تَعَالٰى وَنُسُكِيْ وَقَالَ مَنَاسِكَكُمْ وَقَالَ مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ وَقَالَ وَنُسُكٍ

نَسْلٌ

نَسْلٌ ۔ اَلْوَلَدُ وَتَنَاسَلُوْا اَیْ وُلِدَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَسُمِّيَتِ الذُّرِّيَّةُ نَسْلًا لِاَنَّهَا تَنْسِلُ مِنْهُ اَیْ تَنْفَصِلُ مِنْهُ قَالَ تَعَالٰى وَيُهْلِكُ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ اَیْ يُسْرِعُوْنَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَمُحْتَمِلٌ لِلْمَعْنَيَيْنِ اَیْ يَتَوَالَدُوْنَ وَالْاِسْرَاعُ

نَسْلٌ ۔ اولاد کو کہتے ہیں پس ہوا ہر ایک کا نسل اور ہوا ہر ایک کا تناسل یعنی جدا ہوا بعض ان کا بعض سے اور نام رکھا گیا ذریت کا نسل اس لئے کہ وہ جدا ہوتی ہے اس سے کہا اللہ تعالیٰ نے اور ہلاک کرتا ہے کھیتی اور نسل کو اور اس کا قول طرف رب اپنے کے دوڑتے ہوئے یعنی جلدی کرتے ہوئے اور لیکن اللہ تعالیٰ کا قول ہر ایک طرف سے دوڑتے ہوئے پس مستعمل ہے واسطے دو معنے کے یعنی اولاد لینا اور جلدی کرنا۔

نَسِیَ

نَسِيَ ۔ اَلنِّسْيَانُ تَرْكُ الْاِنْسَانِ ضَبْطَ مَا اسْتُوْدِعَ اِمَّا لِضَعْفِ قَلْبِهٖ وَاِمَّا عَنْ غَفْلَةٍ وَاِمَّا عَنْ قَصْدٍ اَیْ تَعَمُّدٍ حَتّٰى يُحْذَفَ عَنِ الْقَلْبِ ذِكْرُهٗ يُقَالُ نَسِيْتُهٗ نَسْيًا قَالَ تَعَالٰى فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا وَقَالَ اِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ وَقَالَ فَلَا تَنْسَى وَالنِّسْيَانُ التَّرْكُ عَنْ تَعَمُّدٍ وَعَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا وَقَوْلُهٗ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ

نَسِیَ ۔ نسیان کے معنے چھوڑ دینا انسان کا ضبط کرنے اس چیز کو جو سپرد کی گئی ہے یا واسطے کمزور ہونے دل اس کے اور یا غفلت اور یا جان بوجھکر یعنی جانبوجھکر یہانتک بھول جانا ہو دل سے ذکر اس کا یہاں تک کہا جاتا ہے بھلا یا نہیں اس کو بھلا گیا اللہ تعالیٰ نے پس بھول گیا اور نہیں پایا ہم نے اس کے قصد اور کہا میں بھول گیا مچھلی کو اور نہیں بھلایا مجھ کو مگر شیطان پس نہ بھولیگا تو اور نسیان کے معنے چھوڑنا جان بوجھکر اور اور جو اس اللہ تعالیٰ کا قول پس آج کے دن ہم چھوڑ دیتے ہیں انکو جیسے کہ چھوڑا ہم نے اور اسکا قول چھوڑا اللہ نے

الظل یعنے دور کر دیا اسکو اور اللہ تعالیٰ کا قول ما ننسخ
من آیۃ یعنے جو منسوخ کرتے ہم اور تحقیق تفسیر کی اسکی
ساتھ قول اللہ تعہ کے پس مٹا دیا ہم نے نشانی
رات کی اور کی ہم نے نشانی دن کی دیکھنے والی
اور لیکن اللہ تعہ کا قول تحقیق ہم لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم
کرتے پس معنے اس کے ہم لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم کرتے
ہو اور اسکا قول فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان یعنے
دور کرتا ہے نسر سے ساتھ فتح نون کے پرندہ
مشہور ہے اور اللہ تعہ کا قول اور نسر وہ بھی ساتھ
فتح نون کے ہے نام ہے بت کا پرستش کیا جاتا تھا نسف
کہا اللہ تعہ نے پس کہا گیا اکھیڑ دیگا میرا رب اکھیڑنا
یعنی اکھیڑ دیگا اسکو اسکی جڑ سے ان کے قول سے
نسفت الریح التراب باب ضرب سے معنے اسکے اکھیڑ
دیا اسکو اور جدا کر دیا اس کو اور کہا جاتا ہے ینسفہا
یعنی اوڑا دیگا اسکو اور اوڑا دیگا دشمل اسکی اسکا
قول جب پہاڑ اڑائے جائیں گے اور کہا جاتا ہے ہے
سنے اسکے اور جب پہاڑ اڑائے جائیں گے یعنے مانند غبار کے
اڑائے جاتے ہیں ساتھ جھٹکی کے اور کہا گیا سنے اسکے لئے
جاتے ہیں ساتھ جلدی اور اسکا قول لننسفنہ فی
الیم نسفا یعنی ضرور ہم اڑا دیں گے اسکو اور اوڑائیں گے اسکو
دریا میں اور نسف وہ جواڑایا جاتا ہے ساتھ اسکو طعام کو
کہا اسکو جوہری نے اور وہ ایک شئی لمبی ہے سینے ایسا ہوا
اوپر اسکا اونچا اور منسفۃ الہ ہے کہ اکھیڑ دے ساتھ اسکے

نسر

نسف

کما لیس یرید قیدہ لا یجوز ان یکون فعیلا بمعنی مفعول لانہ لو حمل علی ذلک کان معناہ انما المؤخر زیادۃ فی الکفر والمؤخر الشہر ولیس کذلک بل المراد تاخیرہ حرمۃ الشہر الی شہر اٰخر وقولہ تاکل منسأتہ بہمز وغیرہ ای عصاہ وہی مفعلۃ بالکسر فالنسوۃ من نساءت البعیر اذا ضربتہ بالمنساۃ والنسوۃ بالضم والکسر اسم لجمع امرأۃ ومثلہ النساء بالکسر والمد والنسوان بالکسر ایضا ومعنی النساء انتہن النساء للرجال قال تعالی فالوا النساء وقال نسوۃ فی المدینۃ

مانند نذیر کے اور کہا گیا اور نہیں جائز یہ کہ ہو فعیل بمعنے مفعول کے اس لئے کہ اگر حمل کیا جائے اوپر اس کے تو ہوگا معنے اس کے سوا اس کے نہیں کہ تاخیر زیادہ ہوتی ہے کفر میں اور مؤخر کے معنے شہر کے ہیں اور نہیں اسطرح بلکہ مراد ہے تاخیر اسکی سے حرمت مہینے کی طرف دوسرے مہینے کو اور اس کا قول کہا گیا اسکو لاٹھی اسکی نے سا تھ ہمزہ کے اور سوا اس کے یعنی لاٹھی اسکی کو اور وہ فعیلہ ساتھ کسرہ پہر سکون کے نساءت البعیر ہوتا ہے جبکہ مارے تو اس کو ساتھ لاٹھی کے اور نسوۃ ساتھ ضم اور کسرہ کے نام ہے واسطے تمام عورتوں کی مثل اسکی نساء ہے ساتھ کسرہ اور مد کے ہے اور نسوان ساتھ کسرہ کے بھی اور معنے نساء کے وہ انس رکھتی ہیں واسطے مردوں کے کہا اللہ نے پس دو عورتوں کو اور کہا عورتوں نے مدینہ میں

باب النون حرف الشین

نون کا باب حرف شین کے ساتھ

نشر الانشار الاحیاء بعد الموت ومنہ قولہ تعالی اذا شاء انشرہ ای احیاہ وکذلک والیہ النشور وکذلک لا یرجون نشورا وانشرنا بہ بلدۃ میتۃ ونشر الثوب والصحیفۃ والسحاب والنعمۃ والحدیث بسطہ قال تعالی وینشر رحمتہ وقولہ والناشرات نشرا ای الملائکۃ التی تنشر الریاح

نشر - الانشار کے معنے زندہ کرنا ہیں موت کے بعد اور اس سے ہے اللہ تعالیٰ کا قول جب چاہے زندہ کرے اسکو یعنی زندہ کرے اس کو اور اسیطرح اور طرف اس کے زندہ ہوتا ہے اور اسیطرح نہیں امید کرتے زندہ ہونے اور زندہ کیا ہم اس کے ساتھ مردہ شہر کو اور نشر الثوب اور صحیفہ اور سحاب اور نعمت اور حدیث کو بچھانا کہا اللہ تعالیٰ نے اور پھیلاتا اپنی رحمت کو اور اسکا قول اور پھیلانیوالے پھیلانے کی قسم یعنی فرشتے وہ جو پھیلاتے ہیں ہواؤں کو

نشر دیکھئے

وَقَوْلُهٗ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ وَقَوْلُهٗ فَنَسُوْا حَظًّا وَقَوْلُهٗ كَيْ مَا كَانَ يَدْعُو وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اِذَا قُلْتَ شَيْئًا وَلَمْ تَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقُلْهُ اِذَا تَذَكَّرْتَهٗ وَبِهٰذَا اَجَازَ الْاِسْتِثْنَآءَ بَعْدَ مُدَّةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَسِيْتُ اِذْ تَلَبَّثْتَ ذَنْبًا فَمَعْنَاهُ اِذْكُرِ اللّٰهَ اِذَا قَصَدْتَ اِرْتِكَابَ ذَنْبٍ لٰكِنْ ذٰلِكَ دَافِعٌ لَّكَ وَقَوْلُهٗ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ قِيْلَ مَعْنَاهُ لَا تَتْرُكُوْا اِنْفَاقَ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَالنِّسْيَانُ الَّذِيْ هُوَ التَّرْكُ عَنْ تَعَمُّدٍ وَّعَنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ وَالتَّرْكُ وَاِهْمَالُ الشَّيْءِ سَوَآءٌ وَالنِّسْيَانُ الَّذِيْ هُوَ ضِدُّ الذِّكْرِ وَقَوْلُهٗ شَيْئًا نَّسْيًا يُقَالُ لِلشَّيْءِ الْحَقِيْرِ الَّذِيْ اِذَا اُلْقِيَ وَلَمْ يُعْبَاْ بِهٖ وَلَمْ يُلْتَفَتْ اِلَيْهِ نَسْيٌ وَالنَّسْيُ تَاْخِيْرُ الشَّيْءِ فِيْمَنْ قَوْلُهٗ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ الْمُرَادُ تَاْخِيْرُهُمْ تَحْرِيْمَ الْمُحَرَّمِ وَكَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُؤَخِّرُوْنَ تَحْرِيْمَهٗ سَنَةً وَيُحَرِّمُوْنَ غَيْرَهٗ مَكَانَهٗ لِحَاجَتِهِمْ اِلَى الْقِتَالِ فِيْهِ ثُمَّ يَرُدُّوْنَهٗ اِلَى التَّحْرِيْمِ فِيْ سَنَةٍ اُخْرٰى كَاَنَّهُمْ يَسْتَنْسِئُوْنَ ذٰلِكَ وَيَسْتَقْرِضُوْنَهٗ وَهُوَ مَصْدَرٌ

اور اس کا قول چھوڑا انہوں نے اللہ کو پس چھوڑ دیا انکو اور اس کا قول پس چھوڑ دیا انہوں نے حصہ کو اور اس کا قول چھوڑ دیا جو تھے پکارتے اور رہا قول اللہ تعالیٰ کا اور یاد کر اپنے رب کو جب بھول جائے تو پس کہا ابن عباسؓ نے جب کہے تو کچھ اور نہ کہے تو انشاء اللہ پس کہے اس کو جب یاد کرے تو اسکو اور ساتھ اس کے جائز رکھا ہے استثناء کو پیچھے مدت کے اور کہا بعضوں نے نسیت کے معنے تو مکث ہوا تو گناہ کا پس معنے اس کے یاد کر اللہ کو جب ارادہ کرے تو ارتکاب کسی گناہ کا یہ بھی یہ دفع کرنیوالا ہے اسے اور اس کا قول اور مت بھلاؤ تم فضل کو تمہارے درمیان ہے کہا گیا ہے کہ وہ نسیان سے ہے جو وہ جس کے معنے ترک کے ہیں جان بوجھ کر یعنے مت ارادہ کرو ترک کا نسیان وہ جو خلاف ہے ذکر کے اور اس کا قول بھولا ہوا کچھ نہ ہے وہ سے چیز حقیر کے وہ جو جب ملا جاتا ہے اور نہیں پرواہ کیجاتی ساتھ اس کے اور نہ التفات کیا جاتا ہے طرف اس کے نَسْیٌ۔ اور نسی کے معنے زیادہ کرنا ایک چیز کا اور اس سے ہے اثم قول سوائے اس کے نہیں دیری کرتا زیادہ کرنے کفر میں مراد دیر کرنا اسکا محرم میں حرام کرنا اور تھے جاہلیت میں دیر کرتے حرام اسکی ایک سال اور حرام کرتے ہے سوا اسکو جا بجا اس کے واسطے حاجت ان کے کے طرف لڑنے کے انہیں پھر لوٹاتے ہے سکو طرف حرمت کے دوسرے سال میں گویا کہ وہ پہلے تھا اس کو اور قرض لیتے ہے اسکو اور وہ مصدر ہے

نَسِیٌّ

نشط

إلى غيره نشط۔ قال تعالى والناشطات نشطا قيل أراد بها النجوم الخاريات من الشرق إلى الغرب تسير الفلك أو السائرات من المشرق تسير أنفسها من قولهم ثور ناشط أي خارج من أرض إلى أرض وقيل الملائكة التي تنشط أرواح الناس أي تنزع وقيل الملائكة التي تعقد الأمور من قولهم نشطت العقدة وتخصيص النشط وهو العقد الذي يسهل حله شبه بها سهولة الأمر عليهم

طرف خیس کرکے نشط۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ناشطات نشطا کہا گیا مراد لیا ساتھ ان کے ستارے نکلنے والے کے مشرق سے طرف مغرب کے ساتھ سیر کرنے کے یا سیر کرنیوالے مشرق سے ساتھ سیر کرنے اپنے کو انکے قول سے ثور ناشط یعنی خارج زمین سے طرف زمین دوسری کے اور کہا گیا فرشتے وہ نکالتے ہیں لوگوں کی روحوں کو جیسے نکالتے ہیں اور کہا گیا فرشتے وہ جو گرہ باندھتے ہیں باتوں کی ان کے قول سے گرہ باندھتے ہیں گرہ باندھنا اور تخصیص العقد کے معنے اور وہ گرہ ہے وہ جو آسان ہوتا ہے کھولنا اس کا تشبیہ کر کے اوپر آسان ہونے امر کے انپر

نشاء

النشاء والنشاءة بإسكان الشين الخلقة ومنه قوله تعالى ولقد علمتم النشأة الأولى يعني ابتداء الخلق والنشأة الأخرى الخلق الثاني بعث يوم القيامة وقال وهو الذي أنشأكم وخلقكم أنشأ كما أي ابتدأ وخلقكم وكل من ابتدأ شيئا فقد أنشأه ومثله أنشأ جنات معروشات وغير معروشات يعني ما يرفع على الأرض وما لا يرفع ويكنى السحاب الثقال وقوله إن ناشئة الليل قيل النفس التي تنشأ بالليل أي تقوم وقيل الساعات التي هي بالليل ناشئة الليل الناهضة من مضجعها إلى العبادة من نشأة من مكان إلى مكان وقيل الراشد

نشاء۔ نشاء اور نشاءۃ ساکن ہونے شین کے معنے پیدائش کے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کا قول اور ضرور جان لیا تم نے پیدائش پہلی کو اور نشأۃ الاخریٰ کے معنے پیدائش دوسری واسطے اٹھنے قیامت کے دن کے اور کہا اور وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو اور پیدا کیا تم کو اور ہر ایک چیز کی ابتدا کرے تو پس تحقیق پیدا ہو گئی اور مثل اسکی پیدا کئے باغ چڑھائے ہوئے اور نہ چڑھائے ہوئے اور اٹھانا ہے بادل بوجھل اور اس کا قول تحقیق اٹھنا رات کا ناشئۃ اللیل کہا گیا نفس اٹھنے والا اپنے بستر سے طرف عبادت کے اس سے نشان مکان کو منتقل ہونا سے

اور کہا گیا مراد سے کہ اٹھنا رات کا اور کہا گیا ساعات رات کی جو پیدا ہوتی ہے رات کو یعنی پیدا ہوتی اور کہا گیا

والریاح التی تنشر السحاب وقولہ
وإذا الصحف نشرت المراد صحف
الاعمال لان صحیفۃ الانسان تطوی
عند موتہ ثم تنشر إذا حوسب وقرأ
اھل المدینۃ وابن عامر وعاصم ویعقوب
وسھل نشرت بالتخفیف والباقون
بالتشدید وقولہ صحفا منشرۃ مثل
للکثرۃ وقولہ فانتشروا فی الارض
ای تفرقوا فیھا من قولھم انتشر
القوم ای تفرقوا وقال الراغب
وانتشار الناس تصرفھم فی الحاجات
قال تعالی إذا انتم بشر تنتشرون اھ
وانتشر الخبر ذاع لنشر النشر
الرفیع من الارض ونشز فلان إذا
قصد لنشز او منہ نشز فلان عن صحبتہ
ای ارتفع وتباعد کل ناب ناشز قال ثم
وإذا قیل انشزوا فانشزوا ویعتبر
عن الاحیاء بالنشز والانشاز للحیوان
ارتفاعا بعد ارتفاع قال تعالی کیف
ننشزھا فمن ضم النون وفتحھا
وقولہ والتی تخافون نشوزھن تعملون
نشوز المرءۃ بغضھا لبعلھا ورفع
نفسھا عن طاعتہ وعینتھا عنہ

اور ہوائیں وہ جو پھیلاتی ہیں ابر کو اور اس کا قول اور
جب صحیفے پھیلائے جائیں گے مراد ہے صحیفہ اعمال
کی اس لئے صحیفہ انسان کا لپیٹا جاتا وقت مرنے اس کے
کہ پھر پھیلائے جائیں گے جب حساب کیا جائیگا اور پڑھا مدینہ
والوں نے اور ابن عامر اور عاصم اور یعقوب اور
سہل نے نشرت ساتھ تخفیف کے اور باقی نے
ساتھ تشدید کے اور اس کا قول صحیفے پھیلے ہوئے
مشدد کیا واسطے کثرت کے اور اس قول پس پھیلو زمین
میں یعنی پھیلو اسمیں ان کے قول سے انتشر القوم
یعنی پھیل گئی اور کہا راغب نے اور انتشار الناس
کے معنے قبضہ کرنا ان کا حاجتوں میں کہا اللہ نے
اسوقت تم بشر ہو گے پھیلتے ہوئے اور پھیل گئی خبر
یعنی شائع ہو گئی۔ نشز کے معنے اونچا
زمین سے اور نشز فلان کے معنے جب ارادہ کرتا ہے
اونچا ہونیکا اور اس سے ہے اونچا ہوا فلانا اپنی جگہ سے
یعنی اونچا ہوا اور خبر ہوی اور ہر ایک بلند بلندی ہے
کہا اللہ نے اور جب کہا جاتا ہے بلند ہو پس بلند ہو جاؤ
ہیں اور تعبیر کیجاتی ہے زندہ ہونیسے ساتھ نشز کے اور
انشاز کے معنے واسطے ہونے اس کے کے اونچا پیچھے
اونچا ہونیکو کہا اللہ تعالی نے کیف ہم اونچا کرتے ہیں اسکو پڑھا
گیا ساتھ ضمہ نون اور فتحہ زون کے اور اس کا قول اور وہ
جو ڈرتے ہو تم انکی بعض کی بے معنی نشوز عورت کا بغض کرنا خاوند
واسطے خاوند اپنے کا اور اٹھانا اپنی اپنا کو اسکی فرمانبرداری سے اور پھیر لینا اس سے

قال تعبدوه لآلهتهم وقوله مسني الشيطان بنصب وعذاب اي ببلاء وآما نسبته الى الشيطان لما كان يوسوس اليه من تعظيم ما نزل به من البلاء ويغري به الى الجزع فالتجأ الى الله قال الشيخ ابو علي قرئ نصب بضم النون وبفتح النون والصاد وبضمها وقوله من سفرنا هذا نصبا اي تعبا وقوله تعالى عاملة ناصبة قيل عاملة في النار عملا تتعب فيه وهي جرها السلاسل والاغلال وقيل عاملة وتصبت في الدنيا في اعمال لا تجزى عليها في الآخرة والنصيب الحظ المنصوب اي المعين قال تعالى ام لهم نصيب من الملك وقال نصيبا من الكتاب وقوله تعالى وجعلوا لله مما ذرا من الحرث والانعام نصيبا يعني كفارة وآسلافهم كانوا يجعلون شيئا من الحرث والانعام لله وآشياء منهما لآلهتهم فاذا رأوا ما جعلوا لله نماء اذكى جعلوه للآلهة واذا ذكى ما جعلوه للآلهة تركوه لها وقالوا ان الله غني وقوله تعالى

فرمایا جو ذبح کرتے ہیں واسطے معبودوں ان کے اور اسکا قول جیوہا مجھکو شیطان نے ساتھ بلا اور عذاب کے یعنے ساتھ ابتلا کے اور لیکن نسبت کرنی اسکی طرف شیطان اسواسطے کہ ہی وہ وسوسہ ڈالتا طرف اسکی تعظیم سی جو اترتا ہے ساتھ اس کے بلاؤں سے اور برانگیختہ کرتا اسکو طرف گھبراہٹ کے پس التجا کرے طرف اللہ کے کہا شیخ ابو علی نے پڑھا گیا نصب ساتھ ضمہ نون کے اور ساتھ فتح نون اور صاد کے اور ساتھ ضمہ دونوں کے اور قول اس سفر ہمارے سی تہکان یعنی تہکان اور اللہ تعالیٰ کا قول عاملۃ ناصبۃ کہا گیا کام کرنیوالا آگ میں کام کرنا تہک جائیگی اسمیں اور وہ کھینچیں اس کو زنجیروں کو اور طوقوں کو اور کہا گیا عمل کیا اور کرکڑی ہوگی دنیا میں بیچ کام کے سوا کے نہ جزا دیئے جائیں گے اوپر اسکے آخرت میں اور نصیب کے معنے حصہ مقرر یعنی مقرر کہا اللہ تعالیٰ کیا ان کے لئے حصہ ہے ملک سی اور کہا حصہ کتاب سے اور اللہ تعالیٰ کا قول اور بنا یا انہوں نے واسطے اللہ کے اس سے جو پیدا کیا ہے کھیتی سی اور چارپایوں سے حصہ یعنی کہ کے کفارنے اور پہلے ان کے تھے وہ کرتے کچھ کھیتی اور چارپایوں سے واسطے اللہ کے اور کچھ ان سے واسطے معبودوں اپنے کو پس جب دیکھتی جو بنا یا انہوں نے واسطے اللہ کے بڑھنے والا اچھا لوٹتے پس کرتے وہ اسکو واسطے معبودوں کے اور جب اچھا نہ ہوتیں تھے وہ اسکو واسطے معبودوں کے چھوڑ دیتے وہ اسکو واسطے اللہ کے اور کہتے کہ اللہ غنی ہے

ساعات اللیل الحادثة واحدتها بعة
آخر وقوله تعالى وله الجوار المنشئات
في البحر كالاعلام يعني السفن التوالي
المنشآت المرفوعات الشرع ومن
قرأ المنشئات بالكسر فمعناه المبتديات
في الجري وقوله أو من ينشؤا في الحلية
أي يربى لكن في النساء وقرئ
ينشأ في الحلية أي يتربى

گھنٹے رات کے جو پیدا ہوتے ہیں ایک بعد دیگرے
اور اللہ تعالیٰ کا قول اور واسطے اس کے کشتیاں
بنی ہوئی سمندر میں مانند پہاڑوں کے یعنے
کشتیاں وہ جو شروع میں بیچ ابتدا ان کے کھینچے
میں اور کہا گیا منشات کے معنے اونچی شراع سے اور
جس نے پڑھا منشات ساتھ زیر کے پس معنی اسکے شروع
ہوتی ہیں بیچ کھینچنے کو اور اسکا قول کیا کون ہے جو نرمیت
کرتا ہے زیوروں کے یعنے تربیت کرتا مانند تربیت عورتوں کے
اور پڑھا گیا ینشاء فی الحلیة یعنے تربیت پاتا ہے

باب النون حرف الصاد

نون کا باب حرف صاد کے ساتھ

نَصْبٌ يُقَالُ نَصَبَ الشَّيْءَ أَيْ أَقَامَهُ
قَالَ تَعَالَى كَيْفَ نُصِبَتْ وَالنَّصْبُ الْحِجَارَةُ
يُنْصَبُ عَلَى الشَّيْءِ وَجَمْعُهُ نُصُبٌ
وَنُصُبٌ وَكَانَ لِلْعَرَبِ حِجَارَةٌ تَعْبُدُهَا
وَتَنْحَرُ عِنْدَهَا قَالَ تَعَالَى كَأَنَّهُمْ إِلَى
نُصُبٍ يُوفِضُونَ وَقَالَ مَا ذُبِحَ عَلَى
النُّصُبِ وَقَدْ يُقَالُ فِي جَمْعِهِ أَنْصَابٌ
قَالَ تَعَالَى وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ وَقِيلَ
الْأَنْصَابُ هِيَ الْأَصْنَامُ كَانَتْ مَنْصُوبَةً
حَوْلَ الْبَيْتِ يَنْحَرُونَ عَلَيْهَا وَيَعْبُدُونَ
ذَلِكَ قُرْبَةً وَقِيلَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْأَنْصَابُ

نَصْبٌ - کہا جاتا ہے نصب الشئی یعنے کھڑا کیا
اس کو کہا اللہ تعالیٰ کس طرح کھڑی کی گئی میں اور نصب کے
معنے پتھر مارا جاتا ہے کسی چیز پر اور جمع اسکی نصاب
اور نصب ہے اور تھا واسطے عرب کے حجارہ کہ پوجتے تھے اسکی
اور ذبح کرتے تھے اسپر کہا اللہ تم کو گویا وہ طرف تھانوں کے
دوڑتے ہونگے اور کہا وہ جو ذبح کیا جاتا ہے تھانو پر
اور کبھی کہا جاتا ہے اسکی جمع میں انصاب بھی کہا اللہ نے
اور تھان اور تیر اور کہا گیا انصاب وہ بت ہیں جو
تھے کھڑے ہوئے اردگرد بیت اللہ کے ذبح کرتے تھے
انپر اور نیاز کرتے تھے ان پر اور تیار کرتے
تھے اس کو واسطے نزدیکی کے اور کہا گیا سوال کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انصاب کیا چیز ہے

فِي عِبَادَتِهٖ وَنُصْرَةِ الْحَقِّ فِيْهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِكِتَابِهٖ اَیْ هُوَ التَّصْدِيْقُ بِهٖ وَالْعَمَلُ بِمَا فِيْهِ وَالذَّبُّ عَنْهُ دُوْنَ تَاوِيْلِ الْجَاهِلِيْنَ وَتَحْرِيْفِ الْغَافِلِيْنَ وَانْتِقَالِ الْمُبْطِلِيْنَ وَالنَّصِيْحَةُ لِرَسُوْلِهٖ اَیِ التَّصْدِيْقُ بِنُبُوَّتِهٖ وَرِسَالَتِهٖ وَالْاِنْقِيَادُ لِمَا اَمَرَ بِهٖ وَنَهٰى عَنْهُ وَالنَّصِيْحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ اَیْ مُعَاوَنَةُ الْحَقِّ لَهُمْ وَعَدَمُ الشَّكِّ فِيْهِمْ وَمُتَابَعَتُهُمْ فِيْ قَبُوْلِ قَوْلِهِمْ وَالنَّصِيْحَةُ لِعَامَّتِهِمْ اَنْ يُوَقِّرَ كَبِيْرَهُمْ وَيَرْحَمَ صَغِيْرَهُمْ وَالنَّصِيْحَةُ لَا تَكُوْنُ قَبِيْحَةً وَلٰكِنْ رُبَّمَا يَسْتَقْبِحُهَا السَّامِعُ لِصُعُوْبَةٍ

اسکی عبادت میں اور حق کی مدد اسمیں اور نصیحت واسطے کتاب اسکی کے یعنی وہ تصدیق کرنا ساتھ اس کے اور عمل کرنا ساتھ اس کے اسمیں اور بچانا اس سے بغیر تاویل جاہلوں کے اور بدلا غافلوں کا اور اوتارنا باطل اہل اور نصیحت واسطے رسول اس کے کے یعنی تصدیق کرنی نبوت اسکی کی اور رسالت اسکی کی اور فرمانبرداری کرنی واسطے اس کے جو حکم کیا ساتھ اس کے اور رک رہنا اس سے اور نصیحت واسطے امام مسلمانوں کے یعنی وہ سخت محبت انکو لئے اور شک نہ کرنا نہیں اور نرمنہ پیروی کرنی انکی بیچ قبول کرنے قول انکو کے اور نصیحت واسطے عام ان کے کے یہ کہ عزت کیجائے بڑے انکے کی اور رحم کیا جائے چھوٹے ان کے کے اور نصیحت نہیں ہوتی قبیح اور لیکن بسا اوقات برا سمجھتا ہے اسکو سامع واسطے مشکل ہونے اسکی کے۔

نصر

نَصْرٌ۔ النَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ الْعَوْنُ قَالَ تَعَالٰى نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَقَالَ وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ وَقَالَ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ وَقَالَ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ ... وَقَالَ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَقَالَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ وَنُصْرَةُ اللّٰهِ لِلْعَبْدِ ظَهْرُ وَنُصْرَةُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ هُوَ نُصْرَتُهٗ لِعِبَادِهٖ وَالْقِيَامُ بِحِفْظِ حُدُوْدِهٖ وَرِعَايَةُ عُهُوْدِهٖ وَاجْتِنَابُ نَهْيِهٖ قَالَ تَعَالٰى

نصر۔ نصر اور نصرت کے معنے مدد کرنا۔ کہا اللہ تعالیٰ نے مدد اللہ کیطرف سے اور کہا اور مدد کی ہم نے اوپر قوم کافروں اور کہا اگر مدد کرے تمہاری اللہ اور کہا اور مدد کرو اپنے معبودوں کی اور کہا کہا تحقیق ہم البتہ ضرور مدد کریں گے اپنے رسولوں کی اور کہا اللہ کافی ہے اللہ مددگار طرف سوا اسکے آیات سے اور اللہ کی مدد واسطے بندے غالب کرنا اور مدد بندے کی واسطے اللہ کے وہ مدد کرنا اس کا واسطے بندوں اپنے کے اور کھڑا ہونا ساتھ حفاظت حدود اسکی کا اور رعایت کرنا اسکے عہدوں کا اور فرمانبرداری حکم اس کی کا اور بچنا اسکی نہی کی سے

وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا أَيْ لَا تَنْسَ صِحَّتَكَ وَقُوَّتَكَ وَفَرَاغَكَ وَشَبَابَكَ وَنَشَاطَكَ أَنْ تَطْلُبَ بِهَا الْآخِرَةَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ أَيْ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَى رَبِّكَ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ إِلَيْهِ فِي الْمَسْأَلَةِ

اور اللہ تعالیٰ کا قول اور مت بھلا تو صحت اپنی کو دنیا سے یعنی نہ بھلا تو صحت اپنی کو اور قوت اور فراغت اور جوانی اور خوشی کو یہ کہ طلب کرتو ذریعے اسکے آخرت کو اور اللہ تعالیٰ کا قول پس جب فارغ ہو تو پس کھڑا ہو یعنے پس جب فارغ ہو تو نماز فرض سے پس اٹھا اپنے ہاتھوں کو طرف رب اپنے کے دعا میں اور رغبت کر طرف اسکی سوال کرنے میں

نُصْحٌ نُصْحٌ اَلنُّصْحُ تَحَرِّي فِعْلٍ أَوْ قَوْلٍ فِيهِ صَلَاحُ صَاحِبِهِ قَالَ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَقَالَ أَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ وَقَالَ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا هِيَ فَعُولٌ مِنَ النُّصْحِ وَهُوَ خِلَافُ الْغِشِّ وَالتَّوْبَةُ النَّصُوحُ هِيَ الْبَالِغَةُ فِي النُّصْحِ الَّتِي لَا يَبْقَى مَعَهَا مُعَاوَدَةُ الْمَعْصِيَةِ وَقِيلَ هِيَ نَدَمٌ فِي الْقَلْبِ وَاسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ وَإِضْمَارُ أَنْ لَا يَعُودَ وَالنَّصِيحَةُ أَصْلُهَا فِي اللُّغَةِ الْخُلُوصُ يُقَالُ نَصَحْتُهُ وَنَصَحْتُ لَهُ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ وَبِاللَّامِ أَفْصَحُ وَالنَّصِيحَةُ لَفْظٌ جَامِعٌ لِمَعَانٍ شَتَّى مَا فِي الْحَدِيثِ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ لِلَّهِ أَيِ الِاعْتِقَادُ فِي وَحْدَانِيَّتِهِ وَإِخْلَاصُ النِّيَّةِ

اور رغبت کر طرف اسکی سوال کرنے میں

نُصْحٌ نصح کے معنے ڈھونڈنا کام کا یا بات کا اسمیں خیر خواہی ہونا صاحب اسکی کے کبھی فروگزاشت نہ کرنا جیسے پہونچاتا ہوں میں تمہیں اپنے رب کا پیغام اور خیر خواہی کرتا ہوں میں تمہارے لیئے اور کہا اللہ خیر خواہی سے اور کہا نہ فائدہ دیگی تمکو میری خیر خواہی اگر ارادہ کروں میں کہ خیر خواہی کروں میں تمہارے لیئے اور اللہ کا قول توبہ کرو طرف اسکے توبہ یہ قول نصح سے اور وہ خلاف کھوٹ کی اور توبہ نصوح وہ پہونچنے والی خیر خواہی میں وہ جو نہیں ارادہ کرتا اسمیں لوٹنا نا معصیت کا اور کہا گیا وہ ندامت کرنا دلمیں اور سعافی مانگنی تم زبان کے اور چھوڑنا ساتھ ہاتھ پاؤں کے اور دل میں رکھنا کہ نہ کرونگا اور نصیحت ۔ الخ لغت میں خالص کہا جاتا نصیحت کی جیسے اسکو اور نصیحت کی میں اس کیلئے کہا جوہری نے ساتھ لام کے بڑی فصیح ہوا اور نصیحت ایک لفظ حامل ہے واسطے معنوں مختلف کے جیسے حدیث میں کہ دین نصیحت ہے یعنی خیر خواہی ہے واسطے اللہ کے یعنی اعتقاد کرنا یکے واحد ہونے اس کا اور

بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الضَّادِ

نون کا باب حرف ضاد کے ساتھ

نُضْجٌ

نُضْجٌ۔ يُقَالُ نَضَجَ اللَّحْمُ وَالْفَاكِهَةُ نَضْجًا مِنْ بَابِ تَعِبَ اَيِ اشْتَوٰى وَطَابَ اَكْلُهٗ وَالْاِسْمُ النُّضْجُ بِضَمِّ النُّوْنِ قَالَ تَعَالٰى كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ اَيِ اشْتَوَتْ وَيُقَالُ فُلَانٌ نَضِيْجُ الرَّاْيِ اَيْ مُحْكَمُهٗ

نُضْجٌ۔ کہا جاتا ہے ہونا اس نے گوشت کو اور میووں کو ہونا باب تعب سے ہے یعنی بھونا اور پسند آیا کہنا اس کا اور اسم نضج ہے۔ ساتھ ضمہ نون کے کہا اللہ تعالیٰ نے جب پک جائیں گے چمڑے ان کے اور کہا جاتا ہے فلانا نضیج الرائے میں یعنے محکم ہے۔

نَضَدٌ

نَضَدٌ۔ يُقَالُ نَضَدَ الْمَتَاعُ الْمَنْضُوْدُ بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَالْجَمْعُ اَنْضَادٌ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى طَلْحٌ نَضِيْدٌ اَيْ نُضِدَ بَعْضُهٗ عَلٰى بَعْضٍ يُقَالُ نَضَدْتُهٗ نَضْدًا مِنْ بَابِ ضَرَبَ اَيْ جَعَلْتُ بَعْضَهٗ عَلَى بَعْضٍ وَاِنَّمَا يُقَالُ نَضِيْدٌ مَا دَامَ فِيْ كُفَرَائِهٖ فَاِذَا انْفَتَحَ فَلَيْسَ بِنَضِيْدٍ وَمِثْلُهٗ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ اَيْ نُضِدَ بِالْحَمْلِ مِنْ اَسْفَلِهٖ اِلٰى اَعْلَاهُ فَلَيْسَتْ لَهٗ سَاقٌ بَارِزَةٌ

نَضَدٌ۔ چڑھے ہوئے بعضے اس کے اوپر بعض کے اور جمع انضاد ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول خوشی چڑھے ہوئے یعنی چڑھا بعض اس کا اوپر بعض کے کہا جاتا ہے چڑھایا میں نے اس کو چڑھانا باب ضرب سے یعنی کیا میں نے بعض اس کے کو اوپر بعض کے اور سوائے نہیں کہا جاتا ہے نضید اس کو جو ہمیشہ اپنے گابھے میں رہتا ہے پس جب کھل گیا پس وہ نضید نہیں اور مثال اسکی قول اس کا طلح منضود یعنی چڑھا ساتھ بوجھ کے نیچے سے طرف اوپر اس کے کے۔ پس نہیں اسکے لئے کوئی پنڈلی کھلی۔

نَضْرٌ

نَضْرٌ۔ نضرۃ اور نضارۃ کی خوبصورتی اور سفیدی اور خوشنمائی کہا اللہ تعالیٰ نے پہچانیگا تو اس کے مونہوں میں تازگی خوشی نما اور اس کا قول

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهٗ وَقَالَ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَقَالَ كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ وَالْاِنْتِصَارُ وَالْاِسْتِنْصَارُ طَلَبُ النُّصْرَةِ اَيِ الْعَوْنُ قَالَ تَعَالٰى هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ وَقَالَ اِنْ يَّسْتَنْصِرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ وَقَالَ لِمَنْ اسْتَنْصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ وَالتَّنَاصُرُ التَّعَاوُنُ قَالَ تَعَالٰى مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ وَالتَّصَارِيْ قِيْلَ سُمُّوْا بِذٰلِكَ لِقَوْلِهٖ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ وَقِيْلَ سُمُّوْا بِذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ نَسَبُوْا اِلٰى قَرْيَةٍ بِالشَّامِ تُسَمّٰى نَصْرَانَةَ وَبِقَالُ تُسَمّٰى نَاصِرَةَ وَالنَّصَارٰى جَمْعُ نَصْرَانٍ قَالَ تَعَالٰى لَيَسْتَ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ الْاٰيَةَ

نِصْفٌ نِصْفُ الشَّيْءِ شَطْرُهٗ قَالَ تَعَالٰى وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

نَصًا نَصًا اَلنَّاصِيَةُ مِنْ قِصَاصِ الشَّعْرِ فَوْقَ الْجَبْهَةِ وَنَصَوْتُ فُلَانًا اَنْتَصِيْهُ وَنَاصَيْتُهٗ اَيْ اَخَذْتُ بِنَاصِيَتِهٖ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَيْ مُتَمَكِّنٌ مِنْهَا وَتَالِيْ لَهَا وَجَمْعُ النَّاصِيَةِ نَوَاصٍ قَالَ تَعَالٰى فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ وَالْاَخْذُ بِالنَّوَاصِيْ اِهَانَةٌ وَاِلْحَاقُ

کہا اللہ نے اور تو کر جان لے اللہ کون مدد کرتا ہے اسکی اور کہا اگر تم مدد کرو گے اللہ کی وہ بھی مدد کریگا تم کو اور اور کہا ہو جاؤ اللہ کے مددگار اور انتصار اور استنصار کے معنے طلب کرنا مدد کا یعنی مدد کا کہا اللہ تم نے وہ مدد مانگتے ہیں اور کہا اگر طلب کرو مدد کو تم بیچ دین کے پس لازم پکڑو مدد کو اور کہا اللہ نے جو کوئی طلب کرے مدد کو پیچھے مظلوم ہونے کے اور تناصر کے معنے مدد لینا۔ کہا اللہ تم نے کیا ہے تمہارے لئے نہیں مدد لیتے اور نصاریٰ کہا گیا نام رکھے گئے ساتھ اس کے واسطے اللہ کے قول کے کون ہے مددگار میرا اللہ کیطرف سے اور کہا گیا نام کہے گئے ساتھ اس کے اسواسطے کہ وہ منسوب کی انہوں نے طرف ایک بستی کے شام میں نام کہا گیا نصورہ اور کہا جاتا ہے نام رکھا جاتا ہے ناصرۃ اور نصاریٰ جمع ہے نصران کی۔ فرمایا اللہ نے نہیں نصاریٰ کسی چیز پر الایۃ۔ **نِصْفٌ** نصف شئی کا وہ ہے اس کا کہا اللہ تم نے اور واسطے تمہارے وہ ہے جو چھوڑا اس نے

نَصًا: ناصیہ کہتے ہیں بالوں کی اوپر ماتھے کے اور جوئی پکڑی میں نے فلانے کی اور ناصیتہ یعنی پکڑا میں نے اسکی جوئی اور اللہ تعالیٰ کا قول اور پکڑا نیوالا اسکی جوئی کو یعنے مضبوط پکڑا نیوالا اس سے اور مالک اس کا اور جمع ناصیہ کی نواصی ہے کہا اللہ تم نے پس پکڑا جائیگا ساتھ جوئیوں اور قدموں کے اور پکڑنا ساتھ جوئیوں کے محض ہیں ذلیل کرنا اور ہلکا سمجھنا

نُطْقٌ

مِنْ نُطْفَةٍ مِنْ مَنِيٍّ نُطْقٌ
اَلْمَنْطِقُ كَمَجْلِسٍ اَلْكَلَامُ قَالَ تَعَالٰى
مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ يُقَالُ نَطَقَ
نُطْقًا مِنْ بَابِ ضَرَبَ وَمِنْطِقًا
وَالنُّطْقُ بِالضَّمِّ اِسْمٌ مِنْهُ وَاَنْطَقَهٗ
غَيْرُهٗ اَیْ جَعَلَهٗ يَنْطِقُ وَمِنْهُ
قَوْلُهٗ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ
كُلَّ شَیْءٍ وَالْمَنْطِقِيُّوْنَ يُسَمُّوْنَ
الْقُوَّةَ الَّتِیْ مِنْهَا النُّطْقُ نُطْقًا
وَاِيَّاهَا عَنَوْا حَيْثُ حَدُّوْا الْاِنْسَانَ
فَقَالُوْا هُوَ الْحَیُّ النَّاطِقُ الْمَائِتُ
فَالنُّطْقُ لَفْظٌ مُشْتَرَكٌ عِنْدَهُمْ
بَيْنَ الْقُوَّةِ الْاِنْسَانِيَّةِ الَّتِیْ
يَكُوْنُ بِهَا الْكَلَامُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ
الْمُبَرَّزِ بِالصَّوْتِ وَقَدْ يُقَالُ
النَّاطِقُ لِمَا يَدُلُّ عَلٰى شَیْءٍ وَقَوْلُهٗ
لَقَدْ عَلِمْتُ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ
اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ
جِنْسِ النَّاطِقِيْنَ ذَوِی الْعُقُوْلِ
وَقَوْلُهٗ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ فَاِنَّهٗ
سَمّٰى اَصْوَاتِ الطَّيْرِ مَنْطِقًا اِعْتِبَارًا
بِسُلَيْمَانَ الَّذِیْ كَانَ يَفْهَمُهٗ
فَمَنْ فَهِمَهٗ مِنْ شَیْءٍ مَعْنًى فَذٰلِكَ الشَّیْءُ

نطفہ سے یعنے منی سے۔ نُطْقٌ۔
منطق مانند مجلس کلام کے ہے کہا اللہ تعالے نے
کیا ہے تمہارے لئے نہیں بولتے کہا جاتا ہے
نطق نطقًا باب ضرب سے اور منطقًا اور
نطق ساتھ ضمہ کے اسم ہے اس سے
اور انطقہ غیرہ یعنے کیا اس کو بولتا ہوا
اور اس سے ہے قول اس کا بولایا ہم کو
اللہ نے جس نے بلایا ہر ایک شیئے کو
اور منطقی نام رکھتے ہیں اس قوت کا
جس سے بولنا ہوتا ہے اور اسی کو مراد
لیا انہوں نے بلحاظ تعریف انسان کے
پس کہا انہوں نے وہ زندہ بولنے والا
مرنیوالا پس نطق لفظ ہے مشترک ان کے نزدیک
درمیان قوت انسان کے وہ جو ہوتی ہے
ساتھ اس کے کلام اور درمیان کلام ظاہر کے
ساتھ آواز کے اور کبھی کہا جاتا ہے ناطق
واسطے اس چیز کے جو دلالت کرتا ہو کسی چیز کے
اور اسکا قول ضرور جان لیا میں نے نہیں یہ لوگ
اشارہ ہے طرف اس کے کہ وہ نہیں ہیں جنس بولنے والوں
صاحب عقلوں کے اور اس کا قول سکھلائے گئے ہم
پرندوں کی بولی پس اسواسطے نام رکھا گیا ہے آواز کو پرندوں کی
نطق اعتبار کر کے ساتھ سلیمان کے وہ جو سمجھتا تھا اس کو
پس جو سمجھا کسی چیز سے معنے سے لیتا ہے

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ الْأُولَىٰ بِالضَّادِ وَالثَّانِيَةُ بِالظَّاءِ الْمُشَالَةِ وَالْمَعْنَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ حَسَنَةٌ مُسْفِرَةٌ تَنْظُرُ رَبَّهَا وَقَوْلُهُ لَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا النَّضْرَةُ فِي الْوَجْهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ +

سو نہہ اسدن خوش ہوں گے طرف رب اپنے کے دیکھنے والے پہلا ساتھ ضاد کے اور دوسرا ساتھ ظاء اونچے کے اور بھنے سونہہ اُسدن خوب تکتے ہوئے دیکھیں گے اپنے رب کو اور اس کا قول ملیگی ان کو تازگی اور سرور نضرت جو ہے وہ مونہہ میں ہوتی ہے اور سرور دلیں +

بَابُ النُّونِ حَرْفُ الطَّاءِ

نون کا باب حرف طاء کے ساتھ

نطح

نَطْحٌ اَلنَّطِيحَةُ مَا نَطَحَ مِنَ الْاَغْنَامِ فَمَاتَ قَالَ تَعَالَى وَالنَّطِيحَةُ وَهُنَا فَعِيلَةٌ بِمَعْنَى مَفْعُولَةٍ وَاِنَّمَا جَاءَتِ الْهَاءُ لِغَلَبَةِ الْاِسْمِ عَلَيْهَا وَكَذٰلِكَ الْفَرِيسَةُ وَالْاَكِيلَةُ وَنَطَحَهُ نَطْحًا اَيْ اَصَابَهُ بِقَرْنِهِ وَنَوَاطِحُ الدَّهْرِ شَدَائِدُهُ

نطف

نُطَفٌ - اَلنُّطْفَةُ اِلْقَمِيمُ الْمَاءُ الصَّافِي قَلَّ اَوْ كَثُرَ وَقِيلَ مَا يَبْقَى فِي الدَّلْوِ وَمِنْهُ الْحَدِيثُ الدُّنْيَا نُطْفَةٌ لَيْسَتْ بِثَوَابٍ لِلْمُؤْمِنِ وَيُعَبَّرُ هٰذِهِ النُّطْفَةِ بِمَاءِ الرَّجُلِ قَالَ تَعَالَى مِنْ نُطْفَةٍ اَمْشَاجٍ وَقَالَ اَلَمْ يَكُ

نطح

نَطْحٌ - نطیحہ جو مارا گیا بکریوں کے سینگوں سے پس وہ مرگیا - کہا اللہ تعالے نے اور سینگوں سے مارا گیا اور اس جگہ فعیلہ بمعنے مفعولہ کے اور سوا اس کے نہیں آئی ہے ہا واسطے غلبہ اسم کے اوسپر اور اسیطرح فریسہ اور اکیلہ اور نطحہ نطحا یعنے پہونچایا اس کو ساتھ سینگوں اس کے اور نواطح الدہر کے معنے سختیاں نُطَف - نطفہ ساتھ ضمہ کے پانی تھوڑا ہو یا بہت ہو - اور کہا گیا جو باقی رہتا ہے ڈول میں اور اس سے ہے حدیث کہ دنیا نطفہ ہے نہیں ایسی واسطے ثواب کے مومن کے اور عبرت دیجاتی ہے نطفہ سے ساتھ پانی مرد کے - کہا اللہ تعالے نے پانی ملے ہوئے میں اور کہا نہیں

أَيْ رَأَيْتَهُ أَوْ لَمْ تَرَهُ وَنَظَرْتُ فِيهِ إِذَا رَيْتَهُ وَتَدَبَّرْتَهُ قَالَ تَعَالَى أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ وَنَظَرْتُ فِي كَذَا تَأَمَّلْتُهُ قَالَ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ وَنَظَرُ اللهِ تَعَالَى إِلَى عِبَادِهِ هُوَ إِحْسَانُهُ إِلَيْهِمْ وَإِفَاضَةُ نِعَمِهِ عَلَيْهِمْ قَالَ تَعَالَى وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَالنَّظَرُ الِانْتِظَارُ يُقَالُ نَظَرْتُهُ وَانْتَظَرْتُهُ وَأَنْظَرْتُهُ أَيْ أَخَّرْتُهُ قَالَ تَعَالَى فَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ وَقَالَ هَلْ يَنْظُرُونَ وَقَالَ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ وَقَالَ أَنْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ وَقَوْلُهُ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ أَيْ أَمْهِلْنِي وَقَوْلُهُ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ أَيْ أَبْصَرَتْهُ عَنْ بُعْدٍ وَيُسْتَعْمَلُ النَّظَرُ فِي التَّحَيُّرِ فِي الْأَمْرِ نَحْوُ قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ وَقَوْلُهُ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ وَقَوْلُهُ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَوْلُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ وَكُلُّ ذَلِكَ نَظَرٌ عَنْ تَحَيُّرٍ وَقَوْلُهُ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ

یعنی دیکھے تو اس کو یا نہ دیکھے اس کو اور دیکھا میں نے اسمیں جب دیکھے تو اسکو اور فکر کرے کہا اللہ نے کیوں نہیں دیکھتے طرف اونٹوں کے اور فکر کیا میں نے اسمیں اسطرح یعنی فکر کیا میں نے کہا پس فکر کیا فکر کرنا ستاروں میں اور اللہ تعالیٰ کی نظر طرف بندوں اپنے کے وہ احسان ہے انکا طرف ان کے اور پھیلانا اس اپنی نعمت کو اوپر کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہ التفات کریگا طرف ان کے اور پھیلانا اس اپنی نعمت کو اوپر کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہ التفات کریگا طرف اس کے اور نظر کے معنے انتظار کے ہیں جانا ہے نظرۃ اور انتظرۃ انظرۃ یعنے ڈھیل دیا میں نے اسکو کہا اللہ تعالیٰ نے پس انتظار کرو ہم بھی انتظار کرنیوالے ہیں اور کہا کیا دیکھتے ہیں اور کہا پس انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنیوالوں سے ہوں اور کہا دیکھو ہمارا طرف ہم اقتباس کریں ہمارے نوروں سے اور اس کا قول مہلت دو مجھے اٹھنے کے دن یعنے مہلت دو مجھکو اور اس کا قول نہ انتظار کرنیوالے اسکو بڑا تکو یعنی نہ انتظار کرنیوالے اور مستعمل ہوتی ہے نظر حیرانی میں ایک کلام کے مانند کہنے اس کے اور تم تحمل رہے ہو اور اس کا قول اور دیکھے گا تو انکو دیکھتے ہیں طرف تیری اور وہ نہیں دیکھتے اور اس کا قول اور دیکھتے ہیں بیچ آنکھ سے اور اسکا قول اور بعضے انمیں سے جو دیکھتا ہے طرف تیری اور ہر ایک نظر سے حیران سے اور اس کا قول اور غرق کیا ہم نے فرعونیوں کو

بِالْاِضَافَةِ اِلَيْهِ نَاطِقٌ وَاِنْ كَانَ صَامِتًا وَبِالْاِضَافَةِ اِلٰى مَنْ لَّا يَفْهَمُ صَامِتٌ وَاِنْ كَانَ نَاطِقًا وَقَوْلُهٗ هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ قَالَ الْكِتَابُ نَاطِقٌ لٰكِنْ نُطْقُهٗ يُدْرِكُهُ الْعَيْنُ لِاَنَّ الْكَلَامَ كِتَابٌ لٰكِنْ يُدْرِكُهُ السَّمْعُ وَاسْتِنْطَاقُهٗ كَلَامُهٗ وَالْمِنْطِيْقُ الْبَلِيْغُ	ساتھ اس کے اضافت کرنے طرف اس کے ناطق ہے اور اگر چپ کرنیوالی ہو اور ساتھ اضافت کرنے کے طرف اس کے نہیں سمجھتا صامت ہے اور اگرچہ ہو بولنے والا اور اس کا قول یہ کتاب ہے ہماری بولتی ہے تم پر حق کو پس تحقیق کتاب ناطق ہے لیکن بولنا اس کا باقی ہے اسکو آنکھ جیسے کہ کلام جو ہے کتاب لیکن باقی ہے اسکو سمع اور استنطقہ کے کلام کی اس سے اور منطیق کہتے ہیں بلیغ کو طور پر کلام کرنا

بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الظَّاءِ

ئون کا باب حرف ظاء کے ساتھ

نَظَرًا اَلنَّظَرُ تَقْلِيْبُ الْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ لِاِدْرَاكِ الشَّيْءِ وَرُؤْيَتِهٖ وَقَدْ يُرَادُ بِهِ التَّاَمُّلُ وَالْفَحْصُ وَقَدْ يُرَادُ بِهِ الْمَعْرِفَةُ الْحَاصِلَةُ بَعْدَ الْفَحْصِ وَهُوَ الرَّوِيَّةُ يُقَالُ نَظَرْتُ فَلَمْ تَنْظُرْ اَیْ لَمْ تَتَاَمَّلْ وَلَمْ تَرْوِ وَقَوْلُهٗ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ اَیْ تَاَمَّلُوْا وَاسْتِعْمَالُ النَّظَرِ اَكْثَرُ اِسْتِعْمَالًا فِي الْبَصَرِ عِنْدَ الْعَامَّةِ وَفِي الْبَصِيْرَةِ عِنْدَ الْخَاصَّةِ قَالَ تَعَالٰى وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَيُقَالُ نَظَرْتُ اِلَى كَذَا اِذَا مَدَدْتَ طَرْفَكَ اِلَيْهِ | قلما نظرًا۔ نظر کے معنے پھیرنا آنکھ کا واسطے سمجھنے چیز کے اور دیکھنے اس کے کے اور کبھی مراد لیا جاتا ہے ساتھ اس کے فکر کرنا اور تلاش کرنا اور کبھی مراد لیا جاتا ہے اسکی معرفت جو حاصل ہوتی ہے پیچھے تلاش کے اور وہ رویت ہے کہا جاتا ہے فکر کیا میں نے پس تو نے فکر نہ کیا یعنی نہ فکر کیا تو نے اور نہ لوٹا اور اس کا قول کہہ فکر کرو جو کچھ آسمانوں میں ہے یعنے فکر کرو اور استعمال نظر کا بہت ہے استعمال بیچ دیکھنے کے نزدیک عام کے اور بیچ دیکھنے کے نزدیک خاص کے کہا اللہ تعالیٰ نے صورتیں اس دن خوش ہوں گے طرف رب اپنے کے دیکھنے والے اور کہا جاتا ہے دیکھا میں طرف اسکی اسطرح جب پھیلائے تو اپنی نظر کو طرف اسکی یعنے |

وَالْبُوْسٰی قَالَ تَعَالٰی فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ
وَقَالَ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ وَقَالَ
اَنْعَمْنَا عَلَیْهِمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَمَنْ
یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُ یَعْنِیْ فِیْ هٰذَا الْمَوْضِعِ
حُجَجُ اللّٰهِ الَّتِیْ عَلٰی اَمْرِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهٗ ثُمَّ
لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ
اَیْ تُسْئَلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَنْ
کُلِّ مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ فِی الدُّنْیَا
وَجَمْعُ النِّعْمَةِ نِعَمٌ وَاَنْعُمٌ کَشِدَّةٍ
وَاَشُدٍّ قَالَ تَعَالٰی وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ
نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ اَلنِّعْمَةُ الظَّاهِرَةُ الْاِسْلَامُ
وَالْبَاطِنَةُ سِتْرُ الذُّنُوْبِ وَقَالَ تَعَالٰی
شَاکِرًا لِّاَنْعُمِهٖ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاِذْ
تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ
قَالَ الزَّجَّاجُ مَعْنٰی اِنْعَامِ اللّٰهِ عَلَیْهِ
هِدَایَتُهٗ اِلَی الْاِسْلَامِ وَمَعْنٰی اِنْعَامِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ
اِعْتَاقُهٗ اِیَّاهُ مِنَ الرِّقِّ وَقَوْلُهٗ
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

اور بوسی کے کہا اللہ تم نے بیچ باغوں نعمت کے
اور کہا نعمتیں پیچھے دکھ کے اور کہا ہم نے انعام
کیا اوپر اور اللہ تم کا قول اور جو کوئی بدلے دالے
نعمتوں کو پیچھے اس کے جو آئیں اس کے پاس یعنی بیچ اجگہ
کے اللہ کی دلیلیں جو دلالت کرتی ہیں اوپر امر
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ تم کا قول
پھر ضرور سوال کیے جاؤ گے اس دن نعمتوں سے
یعنے پوچھے جاؤ گے قیامت کے دن
ہر ایک سے جو فائدہ اٹھایا تم نے ساتھ
اس کے دنیا میں اور جمع نعمت کی نعم
اور انعم ہے مانند شدۃ اور اشد کے کہا
اللہ تعالے نے اور پورا کیا اس نے تم پر اپنی
نعمتیں ظاہرہ کو اور باطنہ کو کہا ابن عباس رضہ
نعمت ظاہرہ اسلام ہے اور نعمت باطنہ پردہ
کرنا گناہوں سے اور کہا اللہ تم نے قدر کرنیوالا
واسطے نعمتوں اسکی کا اور اللہ تعالی کا قول اور جب
کہتا تھا واسطے اس کے جو انعام کیا اللہ نے اوپر اور انعام
کیا تو نے اوپر روک رکھ اپنے پاس اپنی بیوی کو
کہا زجاج نے معنے اللہ کے انعام کے اوپر اس کے
راہ دکھانا اس کو طرف اسلام کے اور معنے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے انعام کے اوپر اس کے آزاد کرنا
اسکو غلامی سے اور اس کا قول اور لیکن
ساتھ نعمت رب اپنے کے پس بیان کر

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ قِيْلَ مُشَاهِدُوْنَ وَقِيْلَ تَعْتَبِرُوْنَ وَالْمُنَاظَرَةُ وَالْمُبَاظَرَةُ وَالْمُبَادَاتُ فِي النَّظَرِ وَاِسْتِحْضَارُ كُلِّ مَا يَرَاهُ بِبَصِيْرَتِهٖ	اور تم دیکھ رہے تھے کہا گیا مشاہدہ کر رہے تھے اور کہا گیا عبرت پکڑ رہے تھے اور مناظرہ کے معنی مباحثہ کے ہیں اور مقابلہ کرنا بیچ جھگڑے کے اور حاضر کرنا ہر ایک جو دیکھتا ہے اسکو شاہ بصیرت اپنی کے
بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الْعَيْنِ	**نون کا باب حرف عین کے ساتھ**
نَعْجٌ	**نَعْجٌ** اَلْاُنْثٰى مِنَ الضَّاْنِ وَالْبَقَرِ الْوَحْشِيِّ وَالشَّاةِ الْجَبَلِيِّ وَجَمْعُهَا نِعَاجٌ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ	**نَعْجٌ** - نعجہ وہ بھیڑ ہے اور گائے جنگلی اور بکری پہاڑی اور جمع اسکی نعاج ہے کہا تحقیق یہ بھائی میرا اس کے لئے ننانوے دنبیاں ہیں اور اور میرے لئے ایک دنبی ہے
نَعَسٌ	**نَعَسٌ** اَلنُّعَاسُ اَلنَّوْمُ الْقَلِيْلُ قَالَ تَعَالٰى اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ وَقَالَ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا وَقِيْلَ النُّعَاسُ هٰهُنَا عِبَارَةٌ عَنِ السُّكُوْنِ وَالْهُدُوِّ وَاِشَارَةٌ اِلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	**نَعَسٌ** - تھوڑا نیند کو کہتے ہیں کہا اللہ تم نے جب ڈھانک لیا تم کو اونگھ نے اور کہا پھر اوتارا اس نے تم پر پیچھے غم اس کے اونگھ اور کہا گیا نعاس اسجگہ مراد ہے اسکے ٹھہرنے اور آرام سے اور اشارہ طرف قول نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خوشی ہو واسطے ہر ایک
نَعِقٌ	طُوْبٰى لِكُلِّ عَبْدٍ نُوْمَةٌ **نَعِقٌ** نَعَقَ الرَّاعِيْ اَيْ صَاحَ بِصَوْتِهٖ عَلٰى غَنَمِهٖ قَالَ تَعَالٰى كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ	کرنیوالے کو - **نَعِقٌ** نعق الراعی سے ہے جب چرواہا اواز دے اپنے کہے اوپر بکریوں اپنی کے کہا اللہ تم نے مانند مثال اس شخص کے جو پکارتا ہے -
نَعْلٌ	**نَعْلٌ** اَلنَّعْلُ مَعْرُوْفَةٌ قَالَ تَعَالٰى	**نَعْلٌ** - نعل جوتی مشہور ہے کہا اللہ تم نے پس اتار دے جوتی اپنی
نَعِمَ	فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ **نَعِمَ** اَلتَّنَعُّمُ وَالنُّعْمٰى وَالنِّعْمَةُ كُلُّهُ اَلْخَفْضُ وَالدَّعَةُ وَالْمَالُ وَهُوَ ضِدُّ الْبَاْسَاءِ	کو **نَعِمَ** - نعیم اور نعمی اور نعماء اور نعمۃ سارے فراخی اور ارام کرنا اور مال اور وہ ضد ہے دکھ کی

قِيمَتُهُ دَرَاهِمَ فَيَتَصَدَّقُ بِهَا
قَالَ الْأَزْهَرِيُّ دَخَلَ فِي النَّعَمِ هٰهُنَا
الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ وَقَوْلُهُ
يَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ قَالَ ثَعْلَبُ
لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى طَعَامِهِمْ
وَلَا يُسَمُّونَ كَمَا أَنَّ الْأَنْعَامَ لَا تَفْعَلُ
ذٰلِكَ وَأَمَّا قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّ
لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا
فِي بُطُونِهِ فَإِنَّ الْفَرَّاءَ قَالَ الْأَنْعَامُ
هٰهُنَا بِمَعْنَى النَّعَمِ وَالنَّعَمُ تَذَكَّرُ
وَتُؤَنَّثُ وَلِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
مِمَّا فِي بُطُونِهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ
مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَقَالَ الْفَرَّاءُ أَمَّا النَّعَمُ
وَكَمْ لَا يُؤَنَّثُ وَيُجْمَعُ عَلٰى نُعْمَانٍ
مِثْلَ حَمَلٍ وَحُمْلَانٍ وَالْعَرَبُ إِذَا
أَفْرَدَتِ النَّعَمَ لَمْ يُرِيدُوا بِهَا
إِلَّا الْإِبِلَ فَإِذَا قَالُوا الْأَنْعَامُ أَرَادُوا
بِهَا الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ قَالَ تَعَالٰى
وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ
ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ أَنْشَأَ خَلَقَ مِنْهَا ثَمَانِيَةَ
أَزْوَاجٍ وَكَانَتِ الْكِسَائِيُّ يَقُولُ فِي
قَوْلِهِ تَعَالٰى نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ

قیمت اسکی درہموں سے پس صدقہ کیا جاتا ہے
ان دونوں کے کہا ازہری نے داخل ہوا ہے
چوپایوں کے اسجگہ اونٹ اور گائے اور بکریاں
اور اس کا قول کہاتے ہیں جیسے کہ کہاتے ہیں چوپائے
کہا ثعلب نے نہیں ذکر اللہ تعالیٰ کا اوپر کہانے اپنے کے
اور نہیں نام لیتے جیسے کہ چوپائے نہیں کرتے
اسطرح اور لیکن اللہ عزوجل کا قول اور تحقیق تمہارے
لئے بیچ چارپایوں کے البتہ عبرت ہے ہم پلاتے
ہیں تم کو اس چیز سے جو کچھ اس کے پیٹو نہیں ہے
پس تحقیق فراء نے کہا انعام اسجگہ بمعنے نعم کے اور نعم
مذکر اور مونث ہوتا ہے اور اسواسطے کہا اللہ عزوجل
نے اس چیز سے جو بیچ پیٹوں اس کے ہے اور
کہا بیچ جگہ دوسری کے اس چیز سے جو بیچ پیٹوں
اس کے کے اور کہا فراء نے نعم نر ہے مونث نہیں
ہوتا اور جمع ہوتا ہے نعمان پر مثل حمل اور حملان کے
اور عرب جب مفرد کرے تو نعم کو نہیں مراد لیتے ہے ساتھ
اس کے مگر اونٹ پس جب کہتے ہیں نام مراد لیتے
ہیں ساتھ اس کے اونٹ اور گائے اور بکریاں
کہا اللہ تعالیٰ نے اور چارپایوں سے بار برداری کے لئے
اور دارے کے لئے کہا کھاؤ اس چیز سے جو روزی تم کو
اللہ نے الآیۃ پھر کہا آٹھ جوڑے یعنی پیدا کیا اس نے
آٹھ جوڑے اور تہا کسائی کہتا ہے قول اللہ تعالیٰ کے
ہم پلاتے ہیں تم کو اس چیز سے جو بیچ پیٹوں ان کے

فسرہ ثعلب فقال اذکر الاسلام
واذکر ما ابلاک به ربک وقوله
ما انت بنعمة ربک بمجنون یقول
ما انت یا انعام الله علیک وحمدی
ایاه علی نعمته بمجنون وقوله
یعرفون نعمة الله ثم ینکرونها
قال الزجاج سمعناه یعرفون ان
امر النبی صلی الله علیه وسلم
حق ثم ینکرون ذلک والنعمة
بالکسر انعم من انعم الله علیه
ینعم انعاما ونعمة انعم الاسم مقام
الانعام کقولک انفقت علیه
نفقات وانفقة بعض واحد والنعم
افضل وقد انعم الله علیک
من النعمة قال تعالی انعمت علیهم
والنعم واحد الانعام وهی المال
والشاة قال ابن سیدہ النعم
الابل والشاء یذکر ویونث وقال
ابن الاعرابی انعم الابل خاصة
والانعام الابل والبقر والغنم
وقوله تعالی فجزاء مثل ما قتل
من النعم یحکم به ذوا عدل منکم
قال ینظر الی الذی قتل ما هو وقوته

تفسیر کی اسکی ثعلب نے پس کہا یاد کر اسلام کو اور یاد کر
جو انعام دیا تجھ ساتھ اس کے تیرے رب نے
اور قول اس کا اور نہیں ہے تو ساتھ نعمت رب اپنے
کے مجنون کہنا ساتھ نہیں ہے تو ساتھ اللہ کے انعام
کے تجھ پر ہے اور حمد کرنی تیری اسی کے لئے اوپر
نعمت اسکی کے مجنون اور اس کا قول پہچانتے ہیں
اللہ کی نعمت کو پھر انکار کرتے ہیں اسکا کہا زجاج نے
سنے اس کو ہم کہتے ہیں تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کا حکم حق ہے پھر انکار کرتے ہیں اسکا اور نعمت
ساتھ کسرہ کے نام ہے اللہ انعام سے اسپر انعام
کرتا ہے انعام کرنا اور نعمت قائم کیا گیا اسم جا بجا
انعام کے مانند قول تیرے کے خرچ کیا میں نے اوپر
خرچ کرنا اور فرج کرنا تھے ایک کے اور انعم کے
سنے بڑھایا اور انعام کیا اللہ تجھ پر نعمت سے کہا
اللہ تعالے انعام کیا تو نے اوپر ان نعم ایک ہے
انعام کا اور وہ مال چرانیوالا ہے کہا ابن
سیدہ نے نعم جو ہے وہ اونٹ اور بکری
مذکر اور مونث اور کہا ابن اعرابی نے نعم
اونٹ کو کہتے ہیں خاص کر کے اور انعام کے سنے
اونٹ اور گائیں اور بکریاں اور اللہ تعالے کا قول پس
بدلا مثل اس کے جو قتل کیا اس نے چوپایوں
سے فیصلہ کردیں ساتھ اس کے عدل والے تم سے
کہا دیکھا جائے طرف اسکی جو قتل کیا کتنا ہے وہ پس بدلا دیجائے

نَفْثٌ

نَفْثٌ النَّفْثُ قَذْفُ الرِّيقِ وَهُوَ أَقَلُّ مِنَ النَّفْلِ وَنَفْثُ السَّاحِرِ أَنْ يَنْفُثَ فِي عُقْدَةٍ قَالَ تَعَالَى وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ **نَفْخٌ** يُقَالُ نَفَخَ الرِّيحُ يَنْفُخُ نَفْخًا وَلَهُ نَفْحَةٌ طَيِّبَةٌ أَيْ هُبُوبٌ مِنَ الْخَيْرِ وَقَدْ يُسْتَعَارُ ذٰلِكَ لِلشَّرِّ قَالَ تَعَالَى وَلَئِنْ مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِنْ عَذَابِ رَبِّكَ **نَفْخٌ** النَّفْخُ نَفْخُ الرِّيحِ فِي الشَّيْءِ قَالَ تَعَالَى يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَقَالَ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ وَقَوْلُهُ فَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوْحِي مَعْنَاهُ أَحْيَيْتُهُ وَقَالَ الرَّاغِبُ نَفْخُ الرُّوحِ فِي النَّشْأَةِ الْأُوْلٰى اھ **نَفَدٌ** النَّفَادُ الْفَنَاءُ قَالَ تَعَالَى مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ وَيُقَالُ نَفِدَ يَنْفَدُ قَالَ تَعَالَى لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ وَقَالَ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ **نَفْذٌ** يُقَالُ نَفَذَ السَّهْمُ فِي الرَّمِيَّةِ نُفُوْذًا وَنَفَاذًا أَيْ خَرَقَ إِلَى الْجِهَةِ الْأُخْرٰى وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ

نَفْثٌ۔ نفث کے معنے پھینکنا تھوک کا اور وہ بہت تھوڑی ہے تھوک سے اور پھینکنا جھاڑ نیوالے اور جادوگر کا یہ کہ پھونکتا ہے بیچ گرہ اپنی کے کہا اللہ نے اور شر پھونکنے والوں سے بیچ گرہوں کے **نَفْخٌ** کہا جاتا ہے چل ہوا چلتی ہے چلنا اور واسطے اسکے چلنا اچھا یعنی چلنا ہلائی سے اور کبھی مانگ لیتے ہیں اسکو واسطے کسی کہا اللہ نے اور آگ لگ جائے اسکو کچھ تکلیف تیرے رب کے عذاب سے **نَفْخٌ**۔ نفخ پھونکنا ہوا کا کسی چیز میں کہا اللہ تعالیٰ نے اسدن کہ پھونکا جائیگا صور میں اور کہا اور پھونکا جائیگا صور میں اور اللہ تم کا قول اور پھونکا میں نے اسمیں اپنے روح کو معنے اس کے زندہ کیا میں نے اسکو اور کہا راغب نے پھونکا روح کو بیچ پیدائش پہلی کے اھ **نَفَدٌ**۔ نفاد کے معنے فنا ہیں کہا اللہ تم نے نہیں اس کے لئے کوئی فنا اور کہا جاتا ہے فنا ہوا فنا ہوتا ہے کہا اللہ تم نے ضرور خرچ ہوگا سمندر پہلے اس کے کہ خرچ ہووے اور کہا نہ خرچ ہونگی اللہ کی باتیں۔ **نَفْذٌ**۔ کہا جاتا ہے دھس گیا تیر بیچ نشانہ کے اور خرچ ہونا یعنی جھاڑ دیا اس نے طرف دوسرے کے اور اللہ تم کا قول اے مخلوقات جنوں اور انسو کی اگر طاقت رکھتے ہو تم یہ کہ پہیل جاؤ آسمان اور زمین کی طرفوں میں پس پہیلو نہیں پہیل سکتے مگر ساتھ دلیل معنے اور مخلوق اگر طاقت رکھتے ہو تم یہ کہ بھاگو قضا سے اور نکل جاؤ سیری زمین اور آسمان

نَفْخٌ

نَفْخٌ

نَفَدٌ

نَفْذٌ

۵ إِنْ تَنْفُذُوْا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ الْآيَةَ الثَّقَلَانِ

	قَالَ اَرَادَ فِی بُطُوْنِہٖ مَا ذَکَرْنَا (۳)	کہا مراد یا فی بطونہ سے جو بیان کیا ہم نے (اس کا)
نَعَمْ	وَنَعَمْ جَوَابٌ فِی التَّصْدِیْقِ اِذَا وَقَعَتْ بَعْدَ الْمَاضِیْ مِثْلُ هَلْ قَامَ زَیْدٌ وَالْوَعْدِ اِنْ وَقَعَتْ بَعْدَ الْمُسْتَقْبَلِ نَحْوُ هَلْ یَقُوْمُ زَیْدٌ وَهِیَ تَبْنِی الْکَلَامَ عَلٰی مَا کَانَ عَلَیْہِ مِنْ اِیْجَابٍ وَنَفْیٍ وَلَمْ تُبْطِلِ النَّفْیَ لِمَا تُبْطِلُہٗ بَلٰی وَفِی التَّنْزِیْلِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی وَلَوْ قَالُوْا نَعَمْ لَکَفَرُوْا اِذَا مَعْنَاہُ لَسْتَ بِرَبِّنَا لَا تَقْ	اور نعم جواب ہے بیچ تصدیق کے جب واقع ہو بعد ماضی کے مثال اسکی کہ کیا ہوا زید اور وعدہ کے لئے اگر واقع ہو بعد مستقبل کے مانند کیا کہا ہوا زید اور وہ بناکر تی ہے کلام کو اوپر اس کے جس پر ہوتا ہے ایجاب سے اور نفی سے اور نہیں باطل کرتی نفی کو جیسے کہ باطل کرتا ہے بلی اور بیچ قرآن کریم کے کیا نہیں ہوں تمہارا رب کہا انہوں نے ہاں اور اگر کہتے نعم البتہ کفر کرتے اسواسطے معنے اس کے نہیں تو رب ہمارا اسواسطے کہ نہیں زائل ہوتی نفی بخلاف بلی کے اور نعم ایک لفظ ہے
نِعْمَ	لَا تَزِیْلُ النَّفْیَ بِخِلَافِ بَلٰی وَنِعْمَ لَفْظٌ یُسْتَعْمَلُ فِی الْمَدْحِ یَأْتِیْ بِئْسَ فِی الذَّمِّ قَالَ تَعَالٰی نِعْمَ الْعَبْدُ وَقَالَ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ وَقَالَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَقَالَ فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ وَقَالَ فَنِعِمَّا هِیَ وَقَوْلُہٗ فَاَکْرَمَہٗ وَنَعَّمَہٗ اَیْ جَعَلَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ اَیْ لِیْنِ عَیْشٍ وَخَصْبٍ	مستعمل ہوتا ہے مدح میں بمقابلے بئس کے ذم میں کہا اللہ تم نے اچھا بندہ اور کہا پس اچھا ہے اجر کرنیوالوں اور کہا اچھا ہے مولیٰ اور اچھا ہے مددگار اور کہا پس اچھا ہے بچھانیوالے اور کہا پس اچھا ہے وہ اور کہا قول اس عزت کی اسکی اور انعام کیا یعنی کیا اسکو بیچ نعمت کے یعنی آرام کی عیش میں اور تازگی میں
	بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الْغَیْنِ	نون کا باب حرف غین کے ساتھ
نَغْضٌ	نَغْضٌ اَلْاِنْغَاضُ تَحْرِیْکُ الرَّاْسِ نَحْوُ الْغَیْرِ کَالْمُتَعَجِّبِ مِنْہُ قَالَ تَعَالٰی فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْکَ رُؤُسَهُمْ	نَغْضٌ۔ انغاض کے معنے ہلانا سر کا طرف غیر کے مانند تعجب کرنیوالے کے اس سے کہا اللہ پس عنقریب اونچا کریں گے طرف تیری اپنے سروں کو
	بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الْفَاءِ	نون کا باب حرف فا کے ساتھ

سِوَاهُ تَعَالٰی عَنِ الْاَثْنَوِیَّةِ مِنْ کُلِّ وَجْهٍ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ اِنَّ اِضَافَةَ التَّنْفِیْسِ اِلَیْهِ تَعَالٰی اِضَافَةُ الْمُلْکِ وَیَعْنِیْ بِنَفْسِهٖ نُفُوْسَنَا الْاَمَّارَةَ بِالسُّوْءِ وَاَضَافَ اِلَیْهِ عَلٰی سَبِیْلِ الْمُلْکِ وَالْمَالِکِیَّةِ مُجَاهَدَةً النَّفْسِ لِلتَّشْبِیْهِ بِالْاَفَاضِلِ وَاللُّحُوْقِ بِهِمْ مِنْ غَیْرِ اِدْخَالِ ضَرَرٍ عَلٰی غَیْرِهٖ قَالَ تَعَالٰی وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَهٰذَا الْقَوْلُ سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّکُمْ (مفردات)

وَتَنَفُّسُ النَّهَارِ عِبَارَةٌ عَنْ تُوَسُّعِهٖ قَالَ تَعَالٰی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ

نَفَشَ

اَلنَّفْشُ نَشْرُ الصُّوْفِ قَالَ تَعَالٰی کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ وَنَفْشُ الْغَنَمِ اِنْتِشَارُهَا وَالنَّفْشُ بِالْفَتْحِ الْغَنَمُ الْمُنْتَشِرَةُ قَالَ تَعَالٰی اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ

نَفَعَ

نَفْعٌ اَلنَّفْعُ مَا یُسْتَعَانُ بِهٖ فِی الْوُصُوْلِ اِلَی الْخَیْرَاتِ وَمَا یُتَوَصَّلُ بِهٖ اِلَی الْخَیْرِ فَهُوَ خَیْرٌ قَالَ النَّفْعُ خَیْرٌ وَضِدُّهُ الضُّرُّ قَالَ تَعَالٰی وَلَا یَمْلِکُوْنَ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَقَالَ لَنْ یَّنْفَعَکُمْ وَقَالَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا وَقَالَ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی وَقَالَ مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ لَوْلَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَکٌ فَیَکُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا اَوْ یُلْقٰٓی اِلَیْهِ کَنْزٌ اَوْ تَکُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْکُلُ مِنْهَا وَقَالَ اَنُلْزِمُکُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا کٰرِهُوْنَ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمُلْکُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْکِ مِنْهُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ اَنْ یُّؤْتٰی مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَقَالَ اَنَّی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ وَقَالَ اَنَّی لَهُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ ذَهَبَ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ وَقَالَ اَنَّی لَهُ اَنْ یَّکُوْنَ لَهُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَالَ اَنَّی لَهُ اَنْ یَّکُوْنَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْغُفْرَانُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْاَرْضُ وَلَا یَمْلِکُوْنَ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْخَلْقُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْحَیٰوةُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْعَافِیَةُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَنْجٰی وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَغْفِرَةُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَرْعٰی وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَاءُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَعَاشُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَعَادُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَرْءُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَرْءُ وَقَالَ اَنَّی لَهُ الْمَرْء

نَفْرٌ

أَيْ بِقَهْرٍ وَقُوَّةٍ وَغَلَبَةٍ وَقَالَ لَكُمْ ذٰلِكَ نَفْرٌ اَلنَّفْرُ الْاِنْزِعَاجُ عَنِ الشَّيْءِ وَإِلَى الشَّيْءِ كَالْفَزَعِ إِلَى الشَّيْءِ وَعَنِ الشَّيْءِ يُقَالُ نَفَرَ عَنِ الشَّيْءِ نُفُوْرًا قَالَ تَعَالٰى وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُوْرًا وَقَالَ وَمَا يَزِيْدُهُمْ إِلَّا نُفُوْرًا وَنَفَرَ إِلَى الْحَرْبِ يَنْفِرُ وَيَنْفِرُ نَفْرًا وَمِنْهُ يَوْمُ النَّفْرِ قَالَ تَعَالٰى اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَقَالَ مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً وَقَوْلُهُ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ اَيْ فَلَوْلَا سَافَرُوْا وَطَلَبُوْا عِلْمَ الدِّيْنِ

نَفْسٌ

اَلنَّفْسُ اَلرُّوْحُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَخْرِجُوْا اَنْفُسَكُمْ وَقَوْلُهُ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ وَقَوْلُهُ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ فَنَفْسُهٗ ذَاتُهٗ وَهٰذَا اِنْ كَانَ قَدْ حَصَلَ مِنْ حَيْثُ اللَّفْظُ مُضَافٌ وَمُضَافٌ اِلَيْهِ يَقْتَضِي الْمُغَايَرَةَ وَاِثْبَاتَ شَيْئَيْنِ مِنْ حَيْثُ الْعِبَارَةِ فَلَا شَيْءَ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى

یعنی ساتھ غلبہ اور قوۃ اور غلبہ کے اور کہا ہے تمہارے لئے یہ بات نَفْرٌ۔ نفر کہتے ہیں ایک چیز سے اور طرف چیز کے مانند گھبرانے کے طرف ایک چیز کے اور ایک چیز سے کہا جاتا ہے بھاگا ایک چیز سے بھاگنا کہا اللہ تم نے اور نہیں بڑھاتے انکو مگر نفرت اور کہا اور نہیں بڑھاتی انکو مگر نفرت اور بھاگا طرف لڑائی کے بھاگتا ہے اور بھاگتا ہے بھاگا اور اس سے ہے بھاگنے کا دن کہا اللہ تم نے چلو ہلکے ہو کر اور کہا ہے کہ نہ چلو اور چلو اللہ کے رستے میں اور کہا چاہئے کہ چلیں سامنے اور اس کا قول پس کیوں نہیں نکلی ہر ایک گروہ سے انہیں سے ایک گروہ تو کہ تفقہ کریں دین میں اور تو کہ ڈرائیں وہ اپنی قوم کو جبکہ وہ لوٹیں طرف ان کے تا کہ وہ ڈریں یعنی پس کیوں نہیں نکلے انہوں اور طلب کیا انہوں نے دین کے علم کو

نَفْسٌ۔ نفس کے روح کے ہیں بیچ قول اللہ تم کے نکالو اپنی جانوں کو اور اس کا قول جانتا ہے تو جو کچھ میرے سر سے میں ہے اور نہیں جانتا میں جو کچھ تیرے میں ہے اور اس کا قول اور ڈراتا ہے تمکو اللہ اپنی ذات سے پس نفسہ ہی کہ معنے اپنی ذات سے اور یہ اور اگرچہ ہے کہ حاصل ہوا بلحاظ لفظ کے مضاف اور مضاف الیہ چاہتا ہے مغائرت کو اور ثابت کرنا دو چیزوں کو بلحاظ عبارت کے پس نہیں چیز بلحاظ معنے کے

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ يَعْنِي الْغَنَائِمَ وَالنَّفْلُ بِسُكُوْنِ الْفَاءِ الزِّيَادَةُ وَجَمْعُهُ اَنْفَالٌ اَيْضًا وَبِهٰذَا سُمِّيَتِ النَّافِلَةُ مِنَ الصَّلٰوةِ لِاَنَّهَا زِيَادَةٌ عَلَى الْفَرْضِ قَالَ تَعَالٰى نَافِلَةً لَّكَ وَجَمْعُ النَّافِلَةِ نَوَافِلُ وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ اِنَّ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ وَيُقَالُ لِوَلَدِ الْوَلَدِ نَافِلَةٌ لِاَنَّهُ زِيَادَةٌ عَلَى الْوَلَدِ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً

اور پوچھتے ہیں تجھ سے غنیمتوں کے بارے میں یعنی غنیمتوں کے بارے میں اور سکون کے ساتھ ساکن ہونے فا کے زیادہ ہے معنی اور جمع اسکی انفال ہے اور ساتھ اسی کے نام رکھا گیا ہے نافلہ نماز سے اسواسطے کہ وہ زیادہ ہے اوپر مقرر کے کہا اللہ تعالیٰ نے زیادہ ہے تیرے لئے اور جمع نافلہ کی نوافل ہے اور اسی سے ہے حدیث تحقیق بندہ میرا نزدیک ہوتا میرے ساتھ نفلوں کے اور کہا جاتا ہے بیٹے کے بیٹے کو نافلہ اس واسطے کہ وہ ہوتا ہے اوپر ولد کے اور اس سے ہے اللہ تعالیٰ کا قول اور یعقوب پوتا

بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الْقَافِ

نون کا باب حرف قاف کے ساتھ

نَقْبٌ

نَقْبٌ اَلتَّقْبُ اَلْبَاحِثُ عَنِ الْقَوْمِ وَاَحْوَالِهِمْ وَجَمْعُهُ نُقَبَاءُ قَالَ تَعَالٰى وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَقَوْلُهُ تَعَالٰى فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ اَيْ طَافُوْا وَتَبَاعَدُوْا وَيُقَالُ نَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ اَيْ صَارُوْا فِي نُقُوْبِهَا اَيْ فِي طُرُقِهَا طَلَبًا لِلْهَرَبِ وَالنِّقَابُ اَلطَّرِيْقُ

نَقْبٌ کے معنے ڈھونڈنے والا قوم سے اور انکی حالتوں سے اور جمع اسکی نقباء ہے کہا اللہ تعالیٰ نے اور بھیجا ہم نے ان میں سے بارہ نقیب اور اللہ تعالیٰ کا قول پس پھرے شہروں میں یعنی پھرے اور دور گئے اور کہا جاتا ہے ہو گئے شہروں میں یعنی ہو گئے بیچ رستوں انکے طلب کرنے کے بھاگنے کے لئے اور نقاب کے معنے رستہ ہے

نَقْدٌ

نَقْدٌ اَلتَّنْقِيْدُ اَلتَّمْيِيْزُ وَمِنْ وُسُوْطَةٍ قَالَ تَعَالٰى فَانْقُدُوْا مِنْهَا نَقِيْرًا - اَلنَّقِيْرُ هِيَ النُّقْرَةُ اَلَّتِيْ فِي ظَهْرِ النَّوَاةِ وَقَالَ الرَّاغِبُ

نَقْدٌ کے معنے خالص پانا ہے نقد کو کہا اللہ تعالیٰ نے پس بھالائم کو اس سے نقیر وہ گڑھا ہے جو ہوتا ہے گٹھلیوں کی پیٹھ میں اور کہا راغب نے

نَقْرٌ

أَيْ مَضَى وَنَفَدَ وَالْإِنْفَاقُ قَدْ يَكُونُ فِي الْمَالِ وَفِي غَيْرِهِ وَقَدْ يَكُونُ وَاجِبًا وَتَطَوُّعًا قَالَ تَعَالَى وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ وَقَالَ وَمَا أَنْفَقْتُمْ وَقَالَ مَنْ أَنْفَقَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْآيَاتِ وَقَوْلُهُ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ أَيْ خَشْيَةَ الْإِقْتَارِ يُقَالُ أَنْفَقَ فُلَانٌ إِذَا أَنْفَقَ مَالُهُ فَافْتَقَرَ فَالْإِنْفَاقُ هٰهُنَا كَالْإِمْلَاقِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ وَالنَّفَقَةُ اسْمٌ لِمَا يُنْفَقُ قَالَ تَعَالَى وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَقَالَ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً وَالنَّفَقُ الطَّرِيقُ النَّافِذُ وَالسَّرَبُ فِي الْأَرْضِ النَّافِذُ فِيهِ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ وَمِنْهُ نَافَقَاءُ الْيَرْبُوعِ وَنَفَقَ وَمِنْهُ النِّفَاقُ وَهُوَ الدُّخُولُ فِي الشَّرْعِ وَالْخُرُوجُ عَنْهُ مِنْ بَابٍ وَعَلَى ذٰلِكَ نَبَّهَ بِقَوْلِهِ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ أَيِ الْخَارِجُونَ مِنَ الشَّرْعِ وَجَعَلَ الْمُنَافِقِينَ شَرًّا مِنَ الْكَافِرِينَ فَقَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

نَفَلَ

نَفَلٌ النَّفَلُ بِالتَّحْرِيكِ وَاحِدُ الْأَنْفَالِ وَهِيَ الْغَنَائِمُ قَالَ تَعَالَى

یعنی چلی گئی اور چلی گئی اور خرچ کبھی مال میں ہوتا ہے اور اس کے غیر میں بھی اور کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب ہوتا ہے کہا اللہ نے اور خرچ کرو اللہ کے رستے میں اور خرچ کرو اور کہا اور خرچ کرو اس چیز سے جو دیا ہم نے تم کو اور جو کچھ کہ خرچ کیا تم نے اور کہا جس خرچ کیا سوا اس کے اور آیات سے اور اس کا قول خرچ ہونے کو ڈر سے یعنی غربت کے ڈر سے کہا جاتا ہے خرچ کیا فلانے نے جب خرچ کرتا ہے اپنے مال کو یہاں تک محتاج ہو جاتا ہے پس انفاق اسجگہ مانند غربت کے ہے اللہ تعالیٰ کے قول میں ہوسکتا ہے کہ ڈر سے اور نفقہ نام ہے واسطے اس چیز کے جو خرچ کیجاتی ہے کہا اللہ تعالیٰ نے اور جو کچھ خرچ کرو تم خرچ کرنے سے اور کہا نہیں خرچ کرتے خرچ کرنا اور نفق کو معنے رستہ چلنے کا اور رستہ بیچ زمین کے چلنا اسمیں چلنا بیچ زمین کے اور اس سے ہے جنگلی چوہے کے سوراخ کو اور کبھی کہا جاتا ہے سوراخ بنایا جنگلی چوہے نے اور سوراخ بنایا اور اس سے ہے نفاق اور وہ داخل ہونا ہے شریعت میں اور نکلنا اس سے ایک طرف سے اور اوپر اس کے خبردار کیا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے قول کے بیشک منافق وہی فاسق ہیں یعنے نکلنے والے ہیں شریعت سے اور بنایا منافقوں کو بڑے شریر کافروں سے پس کہا کہ منافق بیچ نیچے گڑھے آگ کے ہوں گے۔ نَفَلٌ نفل ساتھ حرکت کے ایک ہے انفال کا اور وہ غنیمتیں ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے

الآية هو مرادٌ لإستيعادهم الراجع
الى علمنا ما تاكل الارض منهم
وتمليه من عظامهم فلا يتعذّر
علينا رجعهم واحياءهم نقض
قال تعالى ينقضون عهد الله قال
الزمخشري النقض الفسخ وفك
التركيب فان قلت فمن اين ساغ
استعمال النقض في العهد قلت
من حيث تسميتهم العهد حبلا
على الاستعارة لما فيه من ثبات
الوصلة بين المتعاهدين ومنه
قول ابن تبهان في بيعة العقبة
يا رسول الله ان بيننا وبين القوم
حبالا ونحن قاطعوها قال وهذا
من اسرار البلاغة ولطائفها
ان يسكتوا عن ذكر الشيء المستغرب
ثم يرمزوا اليه بذكر شيء من
ردافه فينبهوا بتلك الرمزة
على مكانه وقوله لا تلوّنوا كالتي
نقضت غزلها اى لا تلوّنوا في
نقض الايمان كالمرأة التي نقضت
غزلها بعد ابرامه واحكامه
فجعلته انكاثا يقال نقضت الحبل

نقض

الآیۃ وہ مرادف ہے واسطے دور کرنے ان کے
کو لوٹنے سے یعنی جان لیا ہم نے جو کھاتی ہے
زمین ان کے گوشتوں سے اور پراگندہ کرتی ہے اس کو
انکی ہڈیوں سے پس نہیں مشکل ہم پر لوٹانا ان کا
اور زندہ کرنا ان کا نقض کہا اللہ نے توڑنے
ہیں اللہ کے عہد کو کہا زمخشری نے نقض کے معنے
توڑنا اور توڑنا ترکیب کا پس اگر کہے تو پس کہاں
سے ہوا ہے استعمال نقض کا عہد میں میں کہتا ہوں
بلحاظ نام رکھنے اس کے کے عہد ساتھ رسی کے اوپر
استعارہ کے واسطے کہ اسمیں ثابت ہونا ملاپ کا
درمیان دو متعاہدوں کے اور اس سے ہے قول
ابن تبہان کا بیچ بیعۃ عقبہ کے اے اللہ کے
رسول محقق درمیان ہمارے اور درمیان قوم
رسی ہے اور ہم کاٹنے والے ہیں اسکو کہا اور
یہ بلاغت کے اسرار سے ہے اور اسکی لطافت سے
ہے یہ کہ چپ کر جاتے ہیں ایک چیز کے ذکر سے جو لیا
جاتا ہے پھر اشارہ کرتے ہیں طرف اس کے ساتھ ذکر کرنے
ایک چیز کے اس کے لواحق سے پس خبردار کرتے ہیں ساتھ
اس رمزہ کے اوپر مکان اس کے اور اس کا قول الا ترہ
ہو مانند اس کے وہ جس نے توڑ دیا موت اپنی کو یعنی
مت ہو تم بیچ توڑنے عہد کے مانند عورت کے وہ جس نے
توڑا اپنی سوت کو پیچھے بننے اس کے اور مضبوط کرکے
اسکو کے پس کر دیا اسکو ذرہ ذرہ کہا جاتا ہے کہ پھر دیا میں نے

وَيُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الشَّيْءِ الطَّفِيفِ قَالَ تَعَالَى وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا وَالنَّاقُورُ الصُّورُ قَالَ تَعَالَى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ أَيْ فَإِذَا صُوِّتَ فِي الصُّورِ

نَقُصَ

اور بیان کیا جاتا ہے ساتھ اس کے مثال بیچ چیز تھوڑی کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں ظلم کیے جائینگے نقیر کے برابر بھی اور ناقور کے معنے صور کے ہیں کہا اللہ تعالیٰ پس جب اوازہ کیا جائیگا بیچ ناقور کے یعنی پس جب اوازہ کیا جائیگا بیچ صور کے

نَقُصَ الْخُسْرَانُ الْحَيْفُ وَالنُّقْصَانُ الْمَصْدَرُ وَنَقَصْتُهُ فَهُوَ مَنْقُوصٌ قَالَ تَعَالَى وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَقَالَ غَيْرُ مَنْقُوصٍ وَقَالَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَقَوْلُهُ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا قِيلَ بِمَوْتِ أَرْضِ الْكُفْرِ يَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا بِمَا يَفْتَحُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ بِلَادِهِمْ فَيَنْقُصُ بِلَادَ الْحَرْبِ وَيَزِيدُ فِي بِلَادِ الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُمُرِهِ التَّقْدِيرُ فِي أَحَدِ التَّأْوِيلَيْنِ مَا يَطُولُ فِي عُمُرِ وَاحِدٍ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُمُرِ آخَرَ غَيْرِ الْأَوَّلِ وَالتَّأْوِيلُ الثَّانِي فِي الْآيَةِ عَوْدُ الْكِنَايَةِ لِلْأَوَّلِ أَيْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُمُرِ ذَلِكَ الشَّخْصِ يَتَوَالَى اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَيَتِمُّ الْكَلَامُ فِي قَوْلِهِمْ دِرْهَمٌ وَنِصْفٌ وَهُوَ فِي نِصْفٍ وَقَوْلُهُ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ

گہٹاتا ہے بیچ اس کے عمر کے اور نہیں گہٹتا عمر کسی کی مگر بیچ کتاب کے یعنی لکھا ہوا ہے بیچ کتاب کے اور نہیں گہٹتا عمر کسی کی مگر بیچ کتاب کے اور نہیں گہٹتا عمر کسی کی مگر بیچ کتاب کے

اور پیمانہ کیا جاتا ہے بیچ ترازو کے اور نہیں گہٹتا اس کی عمر سے کوئی عمر دیا جانا اور نہیں گہٹتا جاتا اس کی عمر سے مقدار ہے بیچ ایک دو تاویلوں کے جو گہٹتا ہے بیچ عمر ایک کے اور نہیں گہٹتا عمر دوسری سے سوا پہلے کے اور تاویل دوسری بیچ آیت کے لوٹانا ہے کنایہ کا طرف پہلے کے یعنی اور نہیں کم ہوتی اس شخص کی عمر سے ساتھ پے در پے ہونے رات اور دن کے اور پوری ہوتی ہے کلام بیچ قول ان کے درہم اور نصف اور وہ بیچ نصف کے اور اس کا قول تحقیق جان لیا ہم نے جو کچھ کہ گہٹاتے ہیں زمین

قَالَ تَعَالٰی وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَقَالَ وَاِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ نَكْحُ النِّكَاحُ اَصْلُهُ الْعَقْدُ وَيُسْتَعَارُ لِلْجِمَاعِ يُقَالُ نَكَحَ يَنْكِحُ مِنْ بَابِ ضَرَبَ قَالَ تَعَالٰی وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ اَیْ لَا تَتَزَوَّجُوْا مَا تَزَوَّجَ اٰبَآؤُكُمْ فَاِنَّهٗ قَبِيْحٌ حَرَامٌ مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّكُمْ مَعْذُوْرُوْنَ فِيْهِ وَقَالَ تَعَالٰی اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ اِلٰی غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ

نَكَحَ

کہا اللہ تم نے اگر توڑا انہوں نے اپنے عہدوں کو اور کہا اور اسوقت وہ توڑتے ہیں **نکح**۔ نکاح کے اصل معنے عقد کے ہیں اور استعارہ کیا گیا ہے واسطے جماع کے کہا جاتا ہے نکح ینکح باب ضرب سے کہا اللہ تم نے مت نکاح کرو جو نکاح کیا تمہارے باپ داداؤں نے یعنی مت نکاح کرو جن سے تمہارے باپ داداؤں نے نکاح کیا اس لئے کہ قبیح ہے حرام ہے عذاب ہوگا اس پر مگر جو کچھ کہ گذر چکا جاہلیت میں پس تحقیق تم معذور ہو اس میں اور کہا اللہ تم نے جب نکاح کرو تم مومن عورتوں سے پس نکاح کرو ان سے ساتھ اجازت اہل ان کے سے سوا اس کے اور آیات سے۔

نَكَدٌ

نَكَدٌ۔ نکد ہر ایک چیز ملتی ہے طرف قلت کے ساتھ مشکل کے کہا جاتا ہے عیش نکد یعنی تھوڑی مشکل کہا اللہ تم نے اور وہ جو ہمیشہ ہے نہیں مخالفی مگر تھوڑا۔ **نُكْرٌ**۔ انکار کے معنے انکار ہیں کہا اللہ تم نے پہچانتے ہیں اللہ کی نعمتوں کو پھر انکار کرتے ہیں اس کا اور کہا پس کون ہے اللہ کی آیتیں انکار کرتے ہو تم اور اس کا قول نہیں تمہارے لئے انکار کی جگہ یعنی انکار کرنا واسطے گناہوں اپنے کے اور اس کا قول بدلا دو اس کے لئے انکا عرش یعنی بدلا دو اسکو انکی شکل سے اور اس کا قول پس پہچانا انکو یعنی ناپسند آیا انکو اور منکر شمار کیا اسکی اور اس کا قول ضرور ملا ہے تو ایک چیز ناپسند یعنی ناپسند

نَكَرَ

نَقْضًا اَیْ حَلَلْتُ بِرَمَّتِہٖ وَالنَّقْضُ بِالْفَتْحِ وَالسُّکُوْنِ نَقْضُ الْبِنَاءِ وَاَصْلُ الْعَھْدِ مِنْ بَابِ قَتَلَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی یُرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ اَیْ یَنْھَدِمَ	کہولنا یعنی کھول دیا میں نے بٹی ہوئی کو اور نقض ساتھ فتح اور سکون کے بنا کا توڑنا اور رسی کا اور عہد کا باب قتل سے اور اللہ تعالیٰ کا قول قریب ہے کہ اگر جائے یعنی گر جائے
نِقَمٌ اَلنِّعْمَۃُ وَالنِّقْمَۃُ الْمُکَافَاتُ بِالْعُقُوْبَۃِ (لسان) وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِیِّ النِّقْمَۃُ الْعُقُوْبَۃُ وَالنِّقْمَۃُ الْاِنْکَارُ وَقَوْلُہٗ ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اَیْ ھَلْ تُنْکِرُوْنَ مِنَّا ھٰذَا وَقَالَ الرَّاغِبُ نَقَمْتُ الشَّیْءَ وَنَقِمْتُہٗ اِذَا اَنْکَرْتَہٗ اِمَّا بِاللِّسَانِ وَاِمَّا بِالْعُقُوْبَۃِ قَالَ وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَقَالَ وَمَا نَقَمُوْا مِنْھُمْ وَالنِّقْمَۃُ الْعُقُوْبَۃُ قَالَ تَعَالٰی فَانْتَقَمْنَا مِنْھُمْ وَقَالَ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا	نِقَمٌ۔ نقمۃ اور نقمۃ کے معنے بدلا لینا (لسان) اور کہا ابن اعرابی نے نقمۃ کے معنے عذاب دینا اور نقمۃ کے معنے انکار کے ہیں اور اس کا قول کہا منکر ہو جاؤ گے تم ہم سے یعنی کیا منکر ہو جاؤ گے ہم اس اور کہا راغب نے انکار کیا تو نے ایک چیز کا جب انکار کیا تو نے ایک چیز کا جب انکار کیا تو نے اس کا یا ساتھ زبان کے اور یا ساتھ عذاب کے کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں نکار کیا انہوں نے مگر یہ کہ غنی کیا ان کو اللہ نے اور کہا اور نہیں انکار کیا انہوں نے انہیں سے اور نقمت کے معنی عقوبت کے ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے پس بدلا لیا ہم نے ان سے اور کہا ہیں بدلا لیا ہم نے ان لوگوں سے جنہوں نے فسق کیا

بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الْکَافِ

نون کا باب حرف کاف کے ساتھ

نَکَبَ قَالَ تَعَالٰی عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاکِبُوْنَ اَیْ عَادِلُوْنَ عَنِ الْقَصْدِ یُقَالُ نَکَبَ عَنِ الطَّرِیْقِ مِنْ بَابِ قَعَدَ اَیْ عَدَلَ وَمَالَ وَقَوْلُہٗ فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِھَا اَیْ فِیْ جَوَانِبِھَا وَقِیْلَ جِبَالُھَا وَقِیْلَ طُرُقُھَا نَکَثَ۔ اَلنَّکْثُ نَقْضُ الْعَھْدِ	نَکَبَ۔ کہا اللہ تعالیٰ نے راستے سے سنہ پھیرنے والے ہیں البتہ یعنی سنہ پھیرنے والے ہیں درمیان رستے سے کہا جاتا ہے پھر گیا رستے سے باب قعد سے ہے یعنی پھر گیا اور جھکا اور اس کا قول پس چلو اسکی طرفوں میں یعنی اسکی طرفوں کے اور کہا گیا اس کے پہاڑوں میں اور کہا گیا اکثر ستوں میں نَکَثَ۔ نکث کے معنے عہد کا توڑنا

إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَقُرِئَ نُنَكِّسْهُ قَالَ
الْأَخْفَشُ لَا يَكَادُ يُقَالُ نَكَّسْتُهُ بِالتَّشْدِيدِ
إِلَّا لِمَا يُقْلَبُ فَيُجْعَلُ رَأْسُهُ أَسْفَلَهُ

نَكْصٌ اَلنُّكُوصُ الْإِحْجَامُ مِنَ الشَّيْءِ
أَيِ الْكَفُّ عَنِ الشَّيْءِ وَالتَّوَخُّرُ عَنْهُ
يُقَالُ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ نُكُوصًا مِنْ
بَابِ قَعَدَ قَالَ ثُمَّ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ
أَيْ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَمِثْلُهُ قَوْلُهُ

نَكْفٌ تَنْكِصُونَ **نَكْفٌ** الْإِسْتِنْكَافُ الْأَنَفَةُ
يُقَالُ نَكِفْتُ مِنْ كَذَا إِذَا اسْتَنْكَفْتَ
مِنْهُ أَيْ أَنِفْتَ وَأَصْلُهُ فِي اللُّغَةِ مِنْ
نَكِفَتِ الدَّمْعَ إِذَا عَيَّنْتَهُ بِإِصْبَعِكَ
مِنْ خَدِّكَ لِئَلَّا يَبْقَى أَثَرُهُ عَلَيْكَ
قَالَ تَعَالَى وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ
أَيْ مَنْ يَأْنَفْ وَقَوْلُهُ لَنْ يَسْتَنْكِفَ
الْمَسِيحُ أَيْ لَنْ يَمْتَنِعَ وَلَنْ يَنْقَبِضَ
وَقَوْلُهُ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا أَيِ
امْتَنَعُوا وَانْقَبَضُوا **نَكَلٌ** أَيْ نَكَالَ
الْعُقُوبَةِ قَالَ تَعَالَى فَأَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ
الْآخِرَةِ وَالْأُولَى أَيْ إِنَّ اللّٰهَ أَغْرَقَهُ
فِي الدُّنْيَا وَيُعَذِّبُهُ فِي الْآخِرَةِ وَقَوْلُهُ
فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا
خَلْفَهَا أَيْ جَعَلْنَا قَرْيَةَ أَهْلِ السَّبْتِ

طرف رذیل عمر کے اور پڑھا گیا اوندھا کر دیگا اسکو کہا
انفش نے نہیں قریب کہا جاتا ہے اوندھا کیا میں نے
اسکو ساتھ تشدید کے مگر واسطے اسچیز کے جو پھیری
جاتی ہے پس کہا جاتا ہے سر اسکے سر کو پھیر دیا

نَكْصٌ نکوص کے معنے روکنا کسی چیز سے یعنی روکنا ایک چیز سے
اور پھیر کرنا اس سے کہا جاتا ہے لوٹا اپنی ایڑیوں پر
لوٹنا باب قعد سے کہا اللہ تم نے لوٹا اپنی ایڑیوں پر
یعنی لوٹا پیچھے اور مثل اسکی اسکا قول لوٹتے ہیں

نَكْفٌ **نَكْفٌ** استنکاف کے معنے تکبر کرنا کہا جاتا ہے
نکفت من کذا جب ناک چڑھائے تو اس سے یعنی
تکبر کرے تو اور اصل لغت میں دور کیا میں نے
آنسوؤں کو جب پونچھے تو اس کو اپنی انگلیوں کے
ساتھ اپنے رخساروں سے تو کہ نہ رہے اثر اسکا
تجھ پر کہا اللہ تم نے اور کون تکبر کرتا ہے اسکی عبادت
سے یعنی کون تکبر کرتا ہے اور اس کا قول ہرگز نہیں
رکتا مسیح یعنی ہرگز نہیں رکے گا اور ہرگز نہیں بند ہوگا وہ
اس کا قول پس لیکن وہ لوگ رک رہے ہیں یعنی

نَكَلٌ رک رہے اور بند ہے **نَكَلٌ** نکال کے معنے
عذاب کے ہیں کہا اللہ تم نے پس پکڑا اس کو اللہ نے
عذاب آخرت کا اور اول کا یعنی تحقیق اللہ نے غرق
کیا اس کو دنیا میں اور عذاب دیگا اسکو آخرت میں
اور اسکا قول پس کر دیا ہم نے اسکو نصیحت والا اس کے جو آگے اور
پیچھے ہیں یعنے کیا ہم نے ایک قریہ اہل سبت کا

وَمِثْلُهُ يَدْعُوْ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُكُرٍ
اَىْ مُنْكَرٍ فَضِيْعٍ نُكُرٌ كُرُهٌ النُّفُوْسُ
وَهُوَ هَوْلُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْمُنْكَرُ
اَلشَّيْءُ الْقَبِيْحُ اَعْنِى الْحَرَامَ قَالَ تم
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ وَقَوْلُهٗ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
اَىْ اَقْبَحُهَا وَالْمُنْكَرُ كُلُّمَا قَبَّحَهُ
الشَّارِعُ وَحَرَّمَهٗ قَالَ تم وَالنَّاهُوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَقَالَ قَيْنَهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
نَكْسٌ اَلنَّاكِسُ اَلْمُطَاطِئُ رَاْسَهٗ
وَالْمَنْكُوْسُ اَلْمَقْلُوْبُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى
ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ اَىْ ثَبَتَتِ
اَلْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ وَالنَّكْسُ فِى الْمَاْذُوْنِ
يَعُوْدُ فِىْ مَرَضِهٖ بَعْدَ اِفَاقَتِهٖ وَمِنْهُ
اَلنُّكُسُ فِى الْعُمُرِ قَالَ تَعَالٰى وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ
نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَىْ نَقْلِبُهٗ فِى الْخَلْقِ
عَلٰى عَكْسِ اِذْ كَانَ يَبْتَدِئُ فِى الْقُوَّةِ
وَالْعَقْلِ وَالْعِلْمِ اِلٰى اَنِ اسْتَكْمَلَ قُوَّتَهٗ
وَبَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاِذَا انْتَهٰى نُكِسَ
فِى الْخَلْقِ فَجَعَلْنَاهُ يَتَنَاقَصُ حَتّٰى
يَرْجِعَ فِىْ حَالَةٍ شَبِيْهَةٍ بِحَالَةِ
الصَّبِىِّ فِىْ ضُعْفِ الْجَسَدِ وَقِلَّةِ
الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ وَذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِهٖ

اور مثل اسکی پکاریگا ایک پکارنیوالا طرف ایک چیز
ناپسند کے یعنی سخت بری کے براسمجھیں گے اسکو
جانیں اور وہ ڈرانا ہے قیامت کے دن اور
منکر چیز قبیح کو کہتے ہیں مراد لیتا ہوں میں حرام کیا
اللہ نے کہ نماز روکتی ہے بیحیائی اور ناپسندیدہ سے
اور اس کا قول تحقیق قبیح آواز سے یعنی قبیح انکی
اور ناپسندیدہ ہر ایک برا کیا اسکو شریعت نے اور حرام
کیا اس کو کہا اللہ تم نے اور روکنے والے ناپسندیدہ
بات سے اور کہا اور روکتے ہیں ناپسندیدہ سے
نَكْسٌ۔ ناکس کے معنے نیچے رکھنے والا
سر اپنے کو اور منکوس نیچے سر کئے ہوئے کو کہتے ہیں
اور اللہ تم کا قول پھر نیچے کیا اپنے سروں کو انہوں نے
یعنی ثابت ہو گئی حجت انپر اور نکس مرفہ ہیں کہ لوٹ
آئے اپنی مرض میں پیچھے افاقہ اس کے کے اور اس سے
ہے نکس عمر میں کہا اللہ تم نے اور جسکو ہم عمر دیتے
اوندھا کرتے ہیں اسکو خلق میں یعنے پھیرتے ہیں اسکو
پیدائش اور چکس اس لئے کہ ہوتی ہے قوت اور عقل
اور علم میں یہانتک کہ کامل ہو جاتے قوت اسکی
اور پہونچ جاتی ہے اپنی مضبوطی کو اور جب پہنچ
چکتا ہے پھیرتے ہیں اسکو پیدائش میں پس کرتے
ہیں ہم کہ گھٹتا ہے یہانتک لوٹتا ہے بچے حالت شبیہ
کو ساتھ حالت بچے کے بیچ ضعف بدن کے اور تھوڑا
ہونا عقل اور علم کا اور یہ مانند قول اس کے کہ

مَا آمْلَيْتُ لَهُمْ فَرِيْضَةٌ فَائِدَةٌ قُلْتُ نَمْلَةٌ اِسْمُ قَبِيْلَةٍ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ اَيْضًا وَيُجْمَعُ عَلٰى نَمْلٍ بِالْفَتْحِ فَالسُّكُوْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَتْ نَمْلَةٌ يٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِذَا دَخَلُوْا عَطَّسُوْا عَلَيْكُمْ اَلْاَنَامِلُ مِنَ الْغَيْظِ اَلْاَنَامِلُ هِيَ رُؤُسُ الْاَصَابِعِ وَاحِدُهَا اُنْمُلَةٌ بِضَمِّ الْمِيْمِ

جو کچھ طاقت دی اس نے مجھے اب اصل پس مال لوٹ جانا فائدہ میں کہتا ہوں نملہ نام ہے قبیلہ کا عرب کے قبیلوں سے اور جمع ہوتی ہے اوپر نمل ساتھ ہر دو کے فتحہ اور سکون کے کہا اللہ تعالیٰ نے کہا نملہ نے اے نملہ داخل ہو جاؤ اپنی جگہوں میں اور اللہ تعالیٰ کا قول جب لوگ داخل ہونے ہیں کاٹتے ہیں تمہارے اوپر پوروں کو غصے کر اناملہ سرا ہے انگلیوں کا واحد ان کی انملہ ساتھ فتح میم کے

بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الْوَاوِ

نون کا باب حرف واو کے ساتھ

نَوْبٌ

نَوْبٌ۔ اَلنَّوْبُ رُجُوْعُ الشَّيْءِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى وَالْاِنَابَةُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلرُّجُوْعُ اِلَيْهِ بِالتَّوْبَةِ وَاَخْلَاصِ الْعَمَلِ قَالَ تَعَالٰى يُنِيْبُ اِلَيْهِ وَقَالَ خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ وَقَالَ اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقَالَ اَنَبْتَنَا اِلَيْكَ وَقَالَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ

نَوْبٌ۔ نوبت کے معنے لوٹنا ایک چیز سے ایک فعہ پھیرے دوسرے کے اور انابۃ طرف اللہ تعالیٰ کے رجوع کرنا طرف اس کے ساتھ توبہ کے اور اخلاص عمل کے کہا اللہ تعالیٰ نے جھکنے والے طرف اس کے اور کہا گرا رکوع کرتا ہوا اور جھکتا ہوا اور کہا جھکو طرف رب اپنے کے اور کہا ہم جھکتے ہیں تیری طرف اور کہا اسی کی طرف میں جھکتا ہوں

نُوْحٌ

نُوْحٌ۔ نوح نام ہے نبی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کہا اللہ تعالیٰ نے اور فرور بھیجا ہم نے نوح کو

نُوْرًا

نُوْرٌ۔ نور کے معنے روشنی پھیلی ہوئی کہا اللہ تعالیٰ نے اور چاند روشن اور اس کا قول آسمانوں اور زمینوں کا نور یعنی تدبیر کرنیوالا ان کے کاموں کا ساتھ پوری حکمت کے اور روشن کرنیوالا انکو اور معنے اس کے راہ دکھانیوالا واسطے اہل آسمانوں کے اور اہل زمین کے

عِبْرَةً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنَ الْقُرٰى وَمَا خَلْفَهَا لِيَتَّعِظُوْا بِهِمْ وَالنَّكَلُ الْقَيْدُ الثَّقِيْلُ وَقِيْلَ الْغُلُّ وَجَمْعُهُ اَنْكَالٌ قَالَ تَعَالٰى اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا	عبرت واسطے اس کے جو آگے اس کے بستیوں سے اور جو پیچھے اس کے تاکہ نصیحت پکڑیں سامان کے اور نکل کے معنے زنجیر سخت اور کہا گیا طوق اور جمع اسکی انکال ہے کہا اللہ تعالیٰ نے عذاب اور دوزخ
بَابُ النُّوْنِ حَرْفُ الْمِيْمِ	**نون کا باب حرف میم کے ساتھ**
نَمَّ قَالَ تَعَالٰى مَشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ اَىْ فَتَّانٍ نَقَّالٍ لِلْحَدِيْثِ مِنْ قَوْمٍ اِلٰى قَوْمٍ مَحْمُوْدٌ لِلسِّعَايَةِ وَالْاِفْسَادِ يُقَالُ نَمَّ الْحَدِيْثَ يَنِمُّهٗ وَيَنُمُّهٗ مِنْ بَابِ ضَرَبَ وَقَتَلَ اِذَا سَعٰى بِهٖ لِيُوْقِعَ فِتْنَةً فَالنَّاقِلُ نَمٌّ بِالْمَصْدَرِ وَنَمَّامٌ مُبَالَغَةٌ وَالْاِسْمُ النَّمِيْمَةُ وَالنَّمِيْمُ وَنَمَّ الْحَدِيْثُ اِذَا اَظْهَرَهٗ وَهُوَ مُتَعَدٍّ وَلَازِمٌ	نمّ کہا اللہ تعالیٰ نے چلنے والا ساتھ چغلی کے یعنی فتنہ ڈالنے والا پس کہتا ہے واسطے بات کے ایک قوم سے طرف دوسری قوم کے اور طریقے کوشش اور فساد ڈالنے کے اور کہا جاتا ہے نم الحدیث ینمہ وینمہ باب ضرب سے اور قتل سے یعنی کوشش کرتا ہے ساتھ اس کے تاکہ ڈالے فساد پس وہ نقل چغلی خرچ ساتھ مصدر کے اور نمام مبالغہ کا صیغہ ہے اور اسم نمیمہ اور نمیم ہے اور نم الحدیث کے معنے جب ظاہر کرتا ہے
نَمْلٌ اَلنَّمْلُ بِضَمَّتَيْنِ جَمْعُ نَمْلَةٍ سَعْرُوْفٌ وَوَادِ النَّمْلِ بِفَتْحِ النُّوْنِ وَسُكُوْنِ الْمِيْمِ هُوَ وَادٍ بِالطَّائِفِ وَبِالشَّامِ وَفِي الْقَامُوْسِ فِيْ مَادَّةِ ب ر ق وَالْاِبْرَاقَةُ مَاءٌ مِنْ مِيَاهِ نَمْلَةٍ قَالَ فِي التَّاجِ هٰكَذَا فِي النُّسَخِ وَصَوَابُهٗ عَلٰى قُرْبِ الْمَدِيْنَةِ نَقَلَهُ النَّاصِحُ الزَّمَخْشَرِيُّ وَضَبَطَهٗ وَفِي الْقَامُوْسِ اَيْضًا وَبُرَاقُ الْعَرَبِ تَنِيْفٌ عَلٰى مِائَةٍ قَالَ فِي التَّاجِ وَقَدْ سِقْتُ فِيْ شَرْحِهَا	نمل وہ دو ضموں کے جمع ہے نملۃ کی اور مشہور ہے اور وادی نمل وہ وہ وادی ہے ساتھ طائف کے اور شام کے اور قاموس میں ہے مادہ ب ر ق اور ابرقہ پانی ہے نمل کے پانیوں سے کہا تاج میں اور اسیطرح ہے نسخوں کے اور صحیح اوپر نزدیک مدینہ کے نقل کیا اس کو زمخشری نے اور ضبط کیا اس کو اور قاموس میں ہے اور برق العرب زائد ہیں سو بیاسی کہا تاج میں اور تحقیق بیان کیا میں نے اسکی شرح میں

قال تعالیٰ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَقَالَ اَنَاسِیَّ كَثِیْرًا وَقَالَ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ وَقَالَ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ نَوْشٌ النَّوْشُ النَّاوِلُ قَالَ تَعَالیٰ وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مَعْنَاهُ اَنّٰی لَهُمُ تَنَاوُلُ الْاِیْمَانِ فِی الْاٰخِرَةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَذٰلِكَ اَنْ تَهْمِزَ الْوَاوَ یُقَالُ اُقِّتَتْ وَوُقِّتَتْ قَالَ الْجَوْهَرِیُّ وَقُرِیَ بِهِمَا جَمِیْعًا نَوْصٌ الْمَنَاصُ الْمَلْجَاءُ قَالَ تَعَالیٰ وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ نَوْمٌ النَّوْمُ الْمَوْتُ الْخَفِیْفُ وَالْمَوْتُ النَّوْمُ الثَّقِیْلُ قَالَ تَعَالیٰ وَمِنْ اٰیَاتِهٖ مَنَامُكُمْ وَقَالَ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَقَوْلُهٗ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا اَیْ فِیْ نَوْمِكَ وَقِیْلَ فِیْ عَیْنِكَ وَالْعَیْنُ مَوْضِعُ النَّوْمِ نُوْنٌ النُّوْنُ الدَّوَاةُ قَالَ تَعَالیٰ نٓ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْنُ الْحُوْتُ الْعَظِیْمُ وَلُقِّبَ یُوْنُسُ ابْنُ مَتّٰی ذَا النُّوْنِ فِیْ قَوْلِهٖ وَذَا النُّوْنِ لِاَنَّ النُّوْنَ اِلْتَقَمَهٗ وَالنُّوْنُ الْحَرْفُ الْمَعْرُوْفُ مِنْ حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ

کہا اللہ تم نے اسے لوگو ڈرو اپنے رب سے اور کہا آدمی بہت اور کہا اور نہیں پیدا کیا میں جن اور انس کو مگر واسطے عبادت کے اور کہا تحقیق انسان البتہ بیچ گھاٹے کے ہے

نَوْشٌ نوش کے معنے پکڑنا کہا اللہ تم نے اور کہاں ہے ان کے لئے پکڑنا معنے اس کے کہا ہے ان کے لئے لینا ایمان کا آخرت میں اور تحقیق کفر کیا انہوں نے ساتھ اس کے دنیا میں اور تیرے لئے جایز ہے کہ ہمزہ دے تو واؤ کو جیسے کہ کہا جاتا ہے اُقِّتَتْ وَوُقِّتَتْ کہا جوہری نے اور پڑھا گیا ساتھ ان دونوں کے

نَوْصٌ نوص مناص کی جائے پناہ کہا اللہ تم نے اور نہیں ہے وقت

نَوْمٌ اسوقت کوئی تمہارا پناہ **نَوْمٌ**۔ نوم کے معنے سوت ہلکی اور سوت کے معنے نیند بھاری کہا اللہ تم نے اور اسکی آیات سے سونا تمہارا اور کہا نہیں پکڑتی اسکو اونگھ اور نہ نیند اور اس کا قول بیچ نیند بڑی کے تھوڑا سا یعنی بیچ سونے تیرے کے اور کہا گیا بیچ آنکھوں تیری کے اور آنکھ جگہ ہے سونے کی۔

نُوْنٌ **نُوْنٌ**۔ نون کے معنے دوات کو میں کہا اللہ تم نے دوات اور قلم اور نون مچھلی بڑی کو کہتے ہیں اور لقب رکھا گیا ہے یونس بن متی کا ذا النون بیچ قول اس کے کے اور ذا النون واسطے کہ مچھلی نے لقمہ کیا تھا اس کو اور نون حرف مشہور ہے

حروف معجم سے

لِاَنَّ النُّوْرَ یُسْتَعَارُ لِلْهِدَایَةِ کَمَا
قَالَ تَعَالٰی وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا
فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَقَالَ نَقْتَبِسْ مِنْ
نُّوْرِکُمْ وَقَالَ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَسُمِّیَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْرًا
لِاَنَّهٗ اَلْوَاضِحَةُ الَّتِیْ لَا حَتْ لِلْبَصَائِرِ
وَسُمِّیَ الْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ نُوْرًا لِاِنْمَانِی
الَّتِیْ تُخْرِجُ النَّاسَ مِنْ ظُلُمَاتِ الْکُفْرِ
قَالَ تَعَالٰی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَالنُّوْرِ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا وَالنَّائِرَةُ اَلْعَدَاوَةُ
وَمِنْهُ بَیْنَهُمْ نَائِرَةٌ اَیْ شَحْنَاءُ وَّ
عَدَاوَةٌ وَالنَّائِرَةُ عَلٰی وَزْنِ فَاعِلَةٍ
مِنَ النَّارِ یَعْنِیْ نَارَ الْحَرْبِ اَلْمَذْکُوْرَ
فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی کُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا
لِلْحَرْبِ وَالنَّارُ تُقَالُ لِلَّهِیْبِ الَّذِیْ
یَبْدُوْ لِلْحَاسَّةِ قَالَ تَعَالٰی اَفَرَءَیْتُمُ
النَّارَ وَقَالَ اسْتَوْقَدَ نَارًا وَالنَّارُ
تُقَالُ لِلْحَرَارَةِ الْمُجَرَّدَةِ وَلِنَارِ جَهَنَّمَ
اَلْمَذْکُوْرِ فِیْ قَوْلِهٖ اَلنَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَوْلُهٗ نَارًا وَّقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ نَوْسُ اَلنَّاسُ
وَالْاُنَاسُ وَالْاِنْسُ جَمْعُ اِنْسَانٍ وَالْاِنْسَانُ
سَاوَحِدِیْفِیْهِ مَعْنَی الْاِنْسَانِیَّةِ

اسواسطے کہ نور ناک لیا جاتا ہے واسطے ہدایت کے
جیسے کہا اللہ تعالیٰ نے اور جس کے لئے نہیں کیا اللہ نے
نور پس نہیں اس کے لئے کوئی نور اور کہا نقتبس
تمہارے نور سے اور کہا پورا کر ہمارے لئے ہمارا نور
اور نام رکھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور اواسطے دلیل
کہلی کے وہ جو چمک اٹھی ہے واسطے آنکھوں کے اور
نام رکھا گیا قرآن کریم واسطے معنوں کے وہ کہ لاتا ہے
لوگوں کو کفر کی ظلمتوں سے کہا اللہ تعالیٰ نے پس ایمان لاؤ
ساتھ اللہ کے اور اس کے رسول پر اور نور وہ جو
اتارا ہم نے اور نائرہ کے معنے عداوت کے ہیں اور
اس سے ہے اور بیں دشمنی ہے یعنی کینے اور عداوت
اور نائرہ اوپر وزن فاعلہ کے ہے نار سے مراد لیتا
ہوں میں لڑائی کی آگ جو مذکور اللہ تعالیٰ کے قول میں
جب جلاتے ہیں آگ کو واسطے لڑائی کے اور نار
کہا جاتا ہے واسطے اس بھبکے کے وہ جو ظاہر ہوتا واسطے
حس کے کہا اللہ تعالیٰ نے کیا پس دیکھا تم نے آگ کو
اور کہا جلایا انہوں نے آگ کو اور نار کہا جاتا ہے
واسطے حرارت مجردے کے اور واسطے آگ جہنم کے جو
ذکر شدہ اللہ تعالیٰ کے قول میں آگ وعدہ کیا ہے اس کا
اللہ نے ان لوگوں سے جو کافر ہوئے ہیں اور اسکا قول آگ
ایندھن ہیں اس کے لوگ اور پتھر نوس۔ ناس اور
اناس اور انس جمع ہے انسان کی اور انسان
جو پاسے جائیں اسمیں معنے انسانیت کے

نوس

وقيل معناه إذا انتهى الكلام إليه فانتهوا وتكلموا فيما دون العرش ولا تكلموا فيما فوق العرش فإنّ قوما تكلموا فيما فوق العرش فانقطعت عقولهم وقولهم عند الله تعالى أي الذي ينتهي إليها علم الخلائق وقيل ينتهي إليها ما يأتي من فوق وما يصعد من تحت والنهية بضم النون العقل الناهي عن القبائح وجمعه نهى قال تعالى لأولي النهى	اور کہا گیا معنے اس کے جب پہونچ جاے کلام طرف اس کے پس رک جاؤ اور کلام کرو بیچ اس کے عرش کے اور کلام کرو بیچ اس کے اوپر عرش کے پس تحقیق قوم نے باتیں کیں بیچ اس کے اوپر عرش کے پس پریشان ہوگئیں عقل ان کے اور اس کا قول نزدیک سدرہ منتہی کے یعنی وہ جو پہونچتا ہے طرف اس کے علم مخلوقات کا اور کہا گیا پہونچتا ہے طرف اس کے جو آتی ہے اوپر سے اور وہ جو چڑھتا ہے نیچے سے اور نہیۃ ساتھ ضمہ نون کے عقل وہ جو روکنے والی قبیح باتوں کو اور جمع اسکی نہی ہے کہا اللہ تعالیٰ نے واسطے عقلمندوں کے
باب النون حرف الیاء	**نون کا باب حرف یا کے ساتھ**
نيل النيل ما تناله الإنسان بيده يقال نلته أنيله وقال تعالى لن تنالوا البر وقال تعالى من قبل أن نمسوهن نيلا والنوال العطية والإصابة قال تعالى لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم نأى يقال نأى بجانبه ينوء وبنأ قال أبو عبيدة نأمل ناء أي نهض وأنأته أنا قال تعالى لتنوء بالعصبة أولي القوة ناء مثل نأى وأنا نهض به بعجز	نیل نیل کے معنے جو پاتا ہے اسکو انسان ساتھ ہاتھ اپنے کے کہا جاتا ہے پایا میں نے اسکو کہا اللہ تعالیٰ نے ہرگز نہیں پاسکتے تم نیکی کو اور کہا نہیں پاتے دشمن سے پاتا اور نوال عطیہ کہتے ہیں پانا اور پہونچنا کہا اللہ تعالیٰ نے ہرگز نہیں پہنچتا اللہ ان کے گوشتوں کو اور نہ خونوں ان کے لیکن پہنچتا ہے اس کو تقوی تم سے نأی کہا جاتا ہے دور کرنا اپنے کروٹ کو یعنی دنیا کہا ابوعبیدہ نے نہ مانند ناع کے یعنی اٹھانا اور کہا میں نے اس کو کہا اللہ تعالیٰ نے تاکہ اٹھائے جماعت اور پڑا جاتا ہے ناع مانند ناع کے یعنی اٹھا مراد لیتا ہے

نیل

نأی

بَابُ النُّونِ حَرْفُ الْهَاءِ

نون کا باب حرف ہا کے ساتھ

نَهْرٌ اَلنَّهْرُ وَالْمِنْهَاجُ الطَّرِيْقُ الْوَاضِحُ قَالَ تَعَالٰى شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا **نَهْرًا** اَلنَّهْرُ مَجْرَى الْمَاءِ الْفَائِضِ قَالَ تَعَالٰى فَفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهْرًا وَجَمْعُ النَّهْرِ اَنْهَارٌ قَالَ تَعَالٰى وَاَنْهَارًا وَسُبُلًا وَقَالَ بَيْنَ يَخْتِهَا الْاَنْهَارُ وَالنَّهَارُ اَلْوَقْتُ الَّذِيْ يَنْتَشِرُ فِيْهِ الضَّوْءُ وَهُوَ فِي الشَّرْعِ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَفِي الْاَصْلِ مِنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اِلٰى غُرُوْبِهَا قَالَ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالنَّهَارُ وَالْاِنْتِهَارُ اَلزَّجْرُ عَنِ الشَّيْءِ قَالَ تَعَالٰى اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى وَقَالَ تَعَالٰى مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا وَقَالَ اَنْتَهَيْنَا اٰنَ تَعْبُدَنَا بِمَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَقَالَ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْاِنْتِهَاءُ اَلْاِرْتِجَارُ عَمَّا نُهِيَ عَنْهُ قَالَ تَعَالٰى اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ وَقَالَ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ وَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ وَقَوْلُهُ فَانْتَهٰى قَلَّهُ تَاسَلَفَ اَيْ بَلَغَ بِهِ نِهَايَتَهُ وَقَوْلُهُ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى اَيِ الْغَايَةُ

نَهْرٌ نہر اور منہاج کے معنے رستہ فراخ کہا
ہے تم نے کہا ہے اور رستے **نَهْرًا** نہر پانی جاری
کی جگہ کو کہتے ہیں کہا اللہ تعالے نے اور چلا دیے ہم نے
درمیان ان دونوں کے نہر اور جمع نہر کی انہار ہے
کہا اللہ تعالے نے اور نہریں اور رستے اور کہا
اس نے بیچ ان کے نہریں **نَهَارٌ** دن وقت کو کہتے ہیں
وہ جو روشن ہے اور روشنی اور وہ شریعت
میں جو درمیان چڑھنے فجر کے تا وقت ڈوبنے سورج
کے اور اصل میں سورج کے چڑھنے سے تا ڈوبنے
اس کے کہا اللہ تعالے نے اور دن جب روشن ہوتا
ہے اور نہار اور انہار کے معنے ڈانٹنا سا ہے کہنا
کے کہا جاتا ہے ڈانٹا اس نے اسکو کہا اللہ تعالے نے
ڈانٹو نہ نکلو اور کہا اور لیکن یہ لیتے ہیں جو ہر کہ منہی ہے
تھے اس نے ایک چیز سے کہا اللہ تعالے نے کیا دیکھا تو نے اس
شخص کو وہ جو روکتا ہے بندے کو جب نماز پڑھتا ہے اور کہا تم نے
روکا تمہیں ہمارے باپ دادے کہ کہیں کہ ہم یہ کہ ہم عبادت کریں
اس چیز کی جسکی عبادت کرتے تھے باپ دادے اور کہا اللہ تعالے نے
بچھائی ہے اس نے باتوں سے اور انتہا کے معنے رکنا اس سے جو روکا گیا ہو
کہا اللہ تعالے نے اگر وہ رک رہیں بخشا جائیگا ان کے لیے اور کہا اللہ
اگر نہ رکو گے اور کہا اپنے کہا ہم کہتے ہو اور انکا قول ہے کہ ہم نہ رکیں گے
جو گذر چکا سو بخش چکا انتہا اسکی کو اور اس کا قول اللہ تعالے کا ہے آپ کی طرف

قَالَ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَوْبِقًا اَیْ مَهْلِكًا وَمِنْهُ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ اَیْ یُهْلِكْهُنَّ	کہا اللہ تعالیٰ نے اور کیا ہم نے درمیان انکے ہلاکت یعنی ہلاک کرنے کی اور سے اسکی یا ہلاک کردے انکو یعنی ہلاک کرنے کی انکو
بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ التَّاءِ	**واو کا باب حرف تاء کے ساتھ**
وَتَنٌ اَلْوَتِیْنُ عِرْقٌ یَسْقِی اللَّیْدَ وَاِذَا انْقَطَعَ مَاتَ صَاحِبُهٗ قَالَ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ وِتْدٌ اَلْوِتْدُ بِالْكَسْرِ اَفْصَحُ مِنَ الْفَتْحِ یُضْرَبُ فِی الْاَرْضِ لِیَثْبُتَ عَلَیْهِ الْبَیْتُ وَجَمْعُهٗ اَوْتَادٌ قَالَ تَعَالٰی وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا وَقَوْلُهٗ ذِی الْاَوْتَادِ اَیْ ذِی الْعَسْكَرِ الْكَثِیْرِ الَّذِیْ یُطْنِبُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ خَیْمَةً مَضْرُوْبَةً بِالْاَوْتَادِ وَتْرٌ اَلْوَتْرُ فِی الْعَدَدِ خِلَافُ الشَّفْعِ وَقَدْ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ فِیْهِ فِیْ قَوْلِهٖ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَقَوْلُهٗ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ اَیْ لَنْ یَّنْقُصَكُمْ مِنْ ثَوَابِكُمْ مِنْ قَوْلِهِمْ وَتَرَهٗ حَقَّهٗ اَیْ نَقَصَهٗ مِنْ بَابِ وَعَدَ وَالتَّوَاتُرُ تَتَابُعُ الشَّیْءِ وَتَرًا وَفُرَادٰی قَالَ تَعَالٰی ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرٰی	وَتَنٌ وتین رگ ہے پلاتا ہے جگر کو اور جب کٹ جائے مرجاتا ہے صاحب اس کا کہا اللہ تم نے پھر ضرور کٹ دیں گے ہم اس سے اسکی رگ وِتْدٌ وتد ساتھ کسرہ کے فصیح ہے فتح سے لگائی جاتی ہے بیچ زمین کے تاکہ ثابت رہے اسپر گھر اور جمع اسکی وتاد ہے کہا اللہ تعالیٰ نے اور پہاڑ میخیں اور اس کا قول میخوں والا یعنے بہت لشکر والا وہ جو واسطے ہر ایک کے ان میں خیمہ لگایا ہوا ساتھ میخوں کے وَتْرٌ۔ بیچ عدد کے خلاف ہے جفت کا اور گذر چکی ہے کلام اسمیں بیچ قول اسکے کے قسم ہے شفع اور وتر کی اور اس کا قول اور ہرگز نہیں گھٹائے تمہارے اعمال کو یعنی ہرگز نہیں کم کریگا تمہارے ثواب سے کسی قول سے کم کرنا حق اسکو یعنے کم کر دیا اسکو باب وعدسے اور تواتر کے پے در پے کسی چیز کا اکیلی اکیلی کہا اللہ تم نے پھر بھیجا ہم نے اپنے رسولوں کو پے در پے
بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الثَّاءِ	**واو کا باب حرف ثاء کے ساتھ**
وَثَقَ اَلْوَثَاقُ بِالْفَتْحِ وَالْكَسْرِ لُغَةٌ اَیْضًا	وِثَق۔ وثاق ساتھ فتحہ اور کسرہ کے لغت ہے

وَتَنٌ

وِتْدٌ

وَتْرٌ

وَثِقَ

نَاءٍ	عَنِ التَّكَبُّرِ لَقَوْلِكَ شَيْخٌ بَانَ فِيهِ وَازْدَرَاكَ جَانِبُهُ نَائِيٌ قَالَ اَبُوْ عُمَرَ نَاءٍ مِثْلُ نَعِيٍ اَیْ اَعْرَضَ وَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ تَبَاعَدَ يَنْأَى وَانْتَنَأَى اِفْتَعَلَ مِنْهُ وَالْمُنْتَأَى اَلْمَوْضِعُ الْبَعِيْدُ وَمِنْهُ النَّوَى لِحَفِيْرَةٍ حَوْلَ الْخِبَاءِ يُبَاعِدُ الْمَاءَ عَنْهُ وَقُرِئَ نَاءٍ بِجَانِبِهٖ اَیْ تَبَاعَدَ بِهٖ وَالنِّيَّةُ تَكُوْنُ مَصْدَرًا وَاِسْمًا مِنْ نَوَيْتُ وَهِيَ تَوَجُّهُ الْقَلْبِ نَحْوَ الْعَمَلِ	تکبر سے مانند قول تیرے کے ناک اوخچی کی اور اکڑائی لی نائی کہا ابو عمر نے نای مانند نعی کے یعنے سنہ پہیرا اور کہا ابو عبیدہ نے دور ہوا نای اور ینای اوپر وزن افتعل کے اس سے اور منتای جگہ دور کی اور اس سے ہے نوی گڑھا اردگرد خیمے کے دور رہو پانی اس سے اور پڑا گیا نائی بجانبہ یعنے دور ہوا اور نیۃ ہوتی ہے مصدر اور اسم نویت سے اور وہ توجہ ہے دل کی طرف عمل کے

كِتَابُ الْوَاوِ

واو کی کتاب

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الْبَاءِ

واو کا باب حرف با کے ساتھ

وَبْلٌ	وَبْلٌ اَلْوَابِلُ اَلْمَطَرُ الثَّقِيْلُ الْقَطْرِ قَالَ تَعَالٰى اَصَابَهَا وَابِلٌ وَالْوَبَالُ اَلْوَخَامَةُ وَسُوْءُ الْعَاقِبَةِ قَالَ تَعَالٰى وَبَالَ اَمْرِهِمْ اَیْ عَاقِبَةَ اَمْرِهِمْ وَالْوَبِيْلُ ضِدُّ الطَّيِّبِ وَقَوْلُهٗ اَخْذًا وَبِيْلًا اَیْ شَدِيْدًا مُسْتَوْخَمًا وَبَرًا	وَبْلٌ۔ وابل بارش سخت قطرے والی کو کہتے ہیں کہا اللہ تم نے پونچا اس کو بارش اور وبال کے معنے وخامہ اور برا انجام کہا اللہ تم نے انجام اپنی بات کا یعنی انجام اپنی بات کا اور وبیل ضد ہے طری کا اور اس کا قول پکڑنا وبیلا
وَبَرٌ	اَلْوَبَرُ مَعْرُوْفٌ جَمْعُهٗ اَوْبَارٌ قَالَ تَعَالٰى وَمِنْ اَوْبَارِهَا	یعنے سخت کے وَبَرٌ۔ وبر مشہور ہے جمع اسکی اوبار ہے کہا اللہ تم نے اور اسی
وَبِقَ	وَبَقًا وَمُوْبِقًا اِذَا هَلَكَ	اونوں سے۔ وَبِقَ۔ کہا جاتا ہے وبق یبق وبقا و موبقا جب ہلاک ہو جائے۔

آی سقطت الی الارض وفی الحدیث اذا وقعت الی الارض یعنی آۃ المستجبۃ آن تنحر الابل قیاما متعلقۃ ووجب الشیء وجوبا اوعدہ لازم قالہ الجوہری وغیرہ والوجوب اللزوم واستوجبہ استحقہ ووجب البیع لزم **وجد** الواجد من اسماء اللہ تعالی وھو الغنی الذی لا یفتقر یقال وجد یجد جدۃ ای استغنی قال تعالی من وجدکم ای تملکونہ وسعتکم وقولہ تعالی ما وجدنا لاکثرھم من عھد ای ما علمنا وقولہ حیث وجدتموھم ای حیث رایتموھم وقولہ فوجد فیھا رجلین ای تمکن وقولہ وجدت امراۃ ای ابصرت وقولہ فلم تجد ماء فمعناہ فلم تقدر واعلی الماء **وجس** الوجس الصوت الخفی والوجس القرع یقع فی القلب او السمع من صوت او غیرہ قال تعالی فاوجس منھم خیفۃ **وجل** الوجل استشعار الخوف یقال وجل یوجل وجلا فھو وجل قال تعالی وجلت قلوبھم

یعنی گر پڑیں طرف زمین کے اور حدیث میں ہے جب گر پڑے طرف زمین کے اسواسطے کہ گرانیکا یہ ذبح کرتا ہے اونٹ کو کھڑے ہوکر لٹکا ہوا ہونا اور واجب ہوگئی ایک چیز واجب ہونا مانند وعدہ کے لازم کیا اس نے کہا اس کو جوہری نے اور سوا اسکے اور وجوب کے معنے میں لازم کرنا اور استوجب کے معنے مستحق ہوگیا اسکا اور واجب ہوگئی بیع یعنی لازم ہوگئی **وجد** - واجد اللہ کے ناموں سے ہے اور وہ غنی ہے وہ جو نہیں محتاج ہوتا کہا جاتا ہے وجد یجد جدۃ یعنی غنی ہوا کہا اللہ تم نے سن وجد کم یعنی تمہاری طاقت اور وسعت تمہارے لیے اور اللہ تم کا قول نہیں جانا ہم نے واسطے بہت ان کے کے عہد سے یعنی نہیں جانا ہم نے اور اسکا قول جہاں دیکھو تم انکو یعنی جہاں دیکھو تم انکو اور اسکا قول پس پایا اسمیں دو آدمی یعنی پایا اور اسکا قول دیکھا میں نے ایک عورت کو یعنی دیکھا میں نے اور اس کا قول پس نہیں پایا انہوں نے پانی کو پس معنے اس کے پس نہیں قادر ہوئے اوپر پانی کے **وجس** وجس کے معنے اوازہ ہلکا اور وجس کے معنے گہرے کے ہیں واقع ہوتا ہے دل میں یا شنوائی میں اوازہ سے یا سوا اس کے کہا اللہ تم نے پس ڈر گیا اسنے ڈرنا **وجل** وجل کے معنے محسوس کرنا خوف کا کہا جاتا ہے وجل یوجل وجلا پھر وہ وجل کہا اللہ تم نے ڈر گئے دل ان کے

وَسَنَاهُ الشَّدُّ بِالْقَيْدِ قَالَ تَعَالٰى فَلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ وَقَالَ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ وَالْمِيْثَاقُ عَقْدٌ مُؤَكَّدٌ بِيَمِيْنٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَقَالَ وَمِيْثَاقُهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ وَقِيْلَ الْمِيْثَاقُ هُوَ الْعَهْدُ الْمَاْخُوْذُ عَلَى الشَّيْءِ حَالَ الْعَقْدِ مِنْ اِمْسَاكٍ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٍ بِاِحْسَانٍ قَالَ تَعَالٰى وَاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا وَالْمُوْثِقُ اَلْاِسْمُ قَالَ تَعَالٰى حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ مَوْثِقَهُمْ وَالْوُثْقٰى قَرِيْبَةٌ مِّنَ الْمُوْثِقِ قَالَ تَعَالٰى بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى	اور معنے اس کے مضبوط باندھنا قید کے کہا اللہ تعالیٰ نے پس نہ کوئی قید کیا جانا کوئی ایک اور کہا اور نہ قید کیا جائے قید کیا جانا کوئی ایک اور کہا پس مضبوط باندھو بیڑیاں اور میثاق کے گرہ پختہ ساتھ قسم کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور جب لیا ہم نے نبیوں سے عہد اور کہا اور عہد اس کا وہ جو مضبوط کیا تم نے ساتھ اس کے اور کہا گیا میثاق وہ عہد ہے جو لیا جاتا ہے اوپر چیز کی حالت عقد میں روکنے ساتھ اچھی طرح کے یا چھوڑنا ساتھ احسان کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور لیا ہم نے تم سے عہد سخت اور موثق اسم ہے کہا اللہ تعالیٰ نے عہد اللہ کی طرف سے تا قول اس کے کے عہدوں کا اور وثقی قریب ہے موثق کے کہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ مضبوط کے
وَثَنٌ	وَثَنٌ۔ وثن واحد ہے اوثان کا اور وہ بت ہے اور کہا گیا وہ وہ ہے جس کے لئے بدن ہو لکڑی سے اور پتھر سے یا چاندی کے یا سونے جو سے جو کر دیا جائے کہا اللہ تعالیٰ نے سوا اللہ کے بت اور حدیث میں پنج اللہ تعالیٰ کے قول کے پس بچو ناپاکی سے بتوں کی کہا کہیل ساتھ شطرنج اور نرد اور شیر کے اور تمام قسمیں جوے کی

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الْجِيْمِ

واو کا باب حرف جیم کے ساتھ

وَجَبَ	وَجَبَ کہا جاتا ہے گر پڑی دیوار گرنا جب گر جائے کہا اللہ تعالیٰ نے پس گر پڑے پاسے اس کے

أَخْلَصُوا الْعِبَادَةَ لِلّٰهِ فِي الصَّلٰوةِ وَعَلٰى هٰذَا النَّحْوِ قَوْلُهٗ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَقَوْلُهٗ وَمَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهٗ إِلَى اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ أَيْ قَصْدَكَ وَقَوْلُهٗ فَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ أَيْ قَصَدَ **وَجَفَ** الْإِيْجَافُ هُوَ السَّيْرُ الشَّدِيْدُ قَالَ تَعَالٰى فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ أَيْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلٰى تَحْصِيْلِهٖ وَتَحْوِيْلِهٖ خَيْلًا وَلَا رِكَابًا وَإِنَّمَا مَشَيْتُمْ إِلَيْهِ عَلٰى أَرْجُلِكُمْ فَمَنْ تَحَمَّلُوْا أَمْوَالَهُمْ بِالْغَلَبَةِ وَالْقِتَالِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّطَ رَسُوْلَهٗ عَلَيْهِمْ وَأَعْطَاهُ أَمْوَالَهُمْ وَالْوَجِيْفُ ضَرْبٌ مِنْ سَيْرِ الْإِبِلِ وَالْخَيْلِ وَالْوَجِيْفُ سُرْعَةُ السَّيْرِ وَقَوْلُهٗ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ أَيْ خَائِفَةٌ شَدِيْدَةُ الْاِضْطِرَابِ يُقَالُ وَجَفَ وَجِيْفًا أَيِ اضْطَرَبَ وَمَشٰى سَرِيْعًا۔

خالص کر عبادت واسطے اللہ کے بیچ نماز کے اور اوپر اس طریقے کے اس کا قول سپرد کر دیا میں اپنی ساری تجھ کو واسطے اللہ کے اور اس کا قول اور جس نے سپرد کیا اپنی توجہ کو طرف اللہ کے اور اسکا قول پس کہا ٹھہرا کر اپنے توجہ کو واسطے دین کے یعنی اپنا ارادہ کو اور اسکا قول پس قصد کیا طرف مدین کے یعنی ارادہ کیا **وَجَفَ** ایجاف کے معنے وہ چلنا سخت کہا اللہ تعالیٰ نے پس نہیں دوڑایا تم نے اوپر اس گھوڑوں کے اور نہ پیادوں کے پیچھے پس نہیں دوڑایا تم نے اوپر حاصل کرنے اس کے اور غنیمت اسکی کے گھوڑوں کو اور نہ پیادوں کو اور سوا اس کے نہیں چلے ہو تم طرف اسکی اوپر اپنے قدموں کے پس ہرگز نہیں حاصل کیا تم نے اپنے مالوں کو ساتھ غلبے کے اور لڑائی کے اور ولیکن اللہ نے غالب کیا اپنے رسول کو اوپر اوروں اسکے مال اور وجیف قسم ہے اونٹوں کے چلنے اور اور گھوڑوں کے چلنے سے اور وجیف کے جلدی سے چلنا اور اسکا قول مونہہ اس دن نیوالے ہونگے یعنی خوف کرنیوالے سخت اضطراب کرنیوالے کہا جاتا ہے وجف وجیفا یعنی اضطراب کیا اور چلا جلدی سے

وَجَفَ

بَابُ الْوَاوِ مَعَ حَرْفِ الْحَاءِ

واو کا باب حرف حا کے ساتھ

وَحْدٌ أَوْ وَحْدَةٌ أَلَا نِفْرَادُ وَالْوَاحِدُ لَفْظٌ مُشْتَرَكٌ وَإِذَا أُرِيْدَ اللّٰهُ بِالْوَاحِدِ فَمَعْنَاهُ هُوَ الَّذِيْ لَا يَتَجَزَّأُ

وَحْدٌ وحدت کے معنے ایک ہونا اور واحد لفظ مشترک ہے اور جب بیان کیا جائے اللہ ساتھ واحد کے پس معنے اسکے وہ ہے جو نہیں جانتا

وَحْدٌ

وَجْهٌ

وَقَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ وَقَالُوْا لَا تَوْجَلْ وَقَالَ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ وَجْهٌ اَصْلُ الْوَجْهِ الْجَارِحَةُ وَجَمْعُهٗ وُجُوْهٌ قَالَ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَيُقَالُ فُلَانٌ وَجْهُ الْقَوْمِ اَیْ عَيْنُهُمْ وَرَاْسُهُمْ وَجَمْعُهٗ وُجُوْهٌ اَيْضًا قَالَ تَعَالٰى وَتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَقَوْلُهٗ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ مَعْنَاهُ كُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَعْمَالِ الْعِبَادِ هَالِكٌ بَاطِلٌ اِلَّا مَا اُرِيْدَ بِهٖ اللّٰهُ وَمِثْلُهٗ قَوْلُهٗ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَقَوْلُهٗ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ قَالَ التَّاجُ اِنَّ الْوَجْهَ فِیْ كُلِّ هٰذَا زَائِدٌ اھ وَقَوْلُهٗ وَجْهُ النَّهَارِ اَیْ صَدْرُ النَّهَارِ وَيُقَالُ لِلْقَصْدِ وَجْهٌ وَلِلْمَقْصِدِ جِهَةٌ وَوِجْهَةٌ وَهِیَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ اَیْ تَقْصُدُ قَالَ تَعَالٰى وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا وَقَوْلُهٗ وَجِيْهًا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَیْ دَاجَاهٍ وَقَوْلُهٗ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ فَقَدْ قِيْلَ اَرَادَ بِهِ الْجَارِحَةَ وَاسْتَعَارَهَا كَقَوْلِكَ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِيَدِیْ وَقِيْلَ اَرَادَ بِالْاِقَامَةِ تَحَرِّیَ الْاِسْتِقَامَةِ وَبِالْوَجْهِ التَّوَجُّهَ اَیِ الْقَصْدَ وَالْمَعْنٰی

اور کہا تحقیق ہم تم سے ڈرنیوالے ہیں اور کہا ہو نے مت ڈر اور کہا دل انکے ڈرنیوالے وَجْهٌ اصل وجہ کے معنے جارحہ ہیں اور جمع انکی وجوہ ہے کہا اللہ تم پس دھو ڈالو اپنے موہنوں کو اور کہا جاتا ہے فلان قوم کا موہنہ ہے یعنی آنکھ انکی اور سردار لوگ اور جمع انکی وجوہ ہے کہا اللہ تعالے نے اور ڈھانک لیگی انکے موہنوں کو آگ اور اسکا قول ہر ایک چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات انکی معنے انکے ہر ایک چیز بندے کا سو سے ہلاک ہونیوالی ہے اور باطل ہونیوالی ہے مگر جس کا ارادہ کیا ہے اللہ نے اور مثال اسکا قول چاہتے ہیں اللہ کی توجہ کو اور اسکا قول چاہتے ہیں اللہ کی توجہ کو اور اس کا قول سوا اس کے نہیں کہ ہم کھلاتے ہیں تم کو اللہ کے لئے کہا اغنے تحقیق وجہ ہر ایک انکے زائد ہے اھ اور اسکا قول شروع انکی یعنی شروع دن کے اور کہا جاتا ہے واسطے قصد کو وجہ اور واسطے مقصد کے جہۃ اور وجہۃ اور یہ جہاں تم قصد کرتے ہیں کہا اور واسطے ہر ایک کے توجہ ہے وہ منہ پھیرنیوالا ہے طرف انکی اور اسکا قول وجیہ ہوگا دنیا میں اور آخرت میں یعنی عزت والا اور اسکا قول کہ حاضر کرو اپنے موہنوں کو نزدیک ہر ایک مسجد کے پس تحقیق کہا گیا مراد لیا ساتھ انکی جارحہ اور لگ لیا ساتھ اسکا قول تیرے کہ کیا میں نے یہ کام اپنے ہاتھ کے اور کہا گیا مراد لی ساتھ اقامت کے ٹھہرنا سیدھا اور سیدھا کرنا اور وجہ کے توجہ یعنی قصد

وَاللُّغَةُ الْفَاشِيَةُ فِي الْقُرْاٰنِ اَوْحٰى بِالْاَلِفِ وَالْمَصْدَرُ الْاِيْحَاءُ وَيَجُوْزُ فِيْ غَيْرِ الْقُرْاٰنِ وَحّٰى اِلَيْهِ وَحْيًا وَالْوَحْيُ مَا يُوْحِيْهِ اللّٰهُ اِلٰى اَنْبِيَآئِهٖ (تاج)

قَالَ تَعَالٰى وَاَوْحَيْنَا اِلَيْكَ الْاٰيَةَ

وَقَالَ ابْنُ الْاَنْبَارِيِّ سُمِّيَ وَحْيًا لِاَنَّ الْمَلَكَ اَسَرَّهٗ مِنَ الْخَلْقِ وَخَصَّ بِهِ النَّبِيَّ الْمَبْعُوْثَ اِلَيْهِ وَاَصْلُ الْاِيْحَآءِ اَنْ يُسِرَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ غُرُوْفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا هٰذَا اَصْلُ الْحَرْفِ ثُمَّ قَصَّرُوْهُ حَتّٰى صَارَ مَعْنَاهُ اَلْهَمَهٗ

وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اَصْلُ الْوَحْيِ فِي اللُّغَةِ اِعْلَامٌ فِيْ خَفَآءٍ وَلِذٰلِكَ صَارَ الْاِلْهَامُ يُسَمّٰى وَحْيًا قَالَ الْاَزْهَرِيُّ وَكَذٰلِكَ الْاِشَارَةُ وَالْاِيْمَآءُ يُسَمّٰى وَحْيًا وَالْكِتَابَةُ تُسَمّٰى وَحْيًا وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ مَعْنَاهُ اِلَّا اَنْ يُّوْحِيَ اِلَيْهِ وَحْيًا فَيُعَلِّمُهٗ بِمَا يَعْلَمُ الْبَشَرُ اَنَّهٗ اَعْلَمَهٗ اِمَّا اِلْهَامًا اَوْ رُؤْيَا وَاِمَّا اَنْ يُّنْزِلَ عَلَيْهِ كِتَابًا كَمَآ اَنْزَلَ عَلٰى مُوْسٰى اَوْ قُرْاٰنًا يَتْلُوْهُ عَلَيْهِ كَمَآ اَنْزَلَهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور لغت مشہور قرآن میں اوحی ساتھ الف کے اور مصدر مجرد اور جائز غیر قرآن میں وحی کہی گئی طرف اس کے وحی کیا جانا اور وحی جو وحی کرتا ہے اللہ طرف اپنے نبیوں کے (تاج) کہا اللہ تعالے نے اور وحی کی ہم نے طرف تیری الایۃ اور کہا ابن انباری نے نام رکھا گیا وحی اسواسطے فرشتے چھپاتے ہیں اسکو مخلوقات سے اور خاص کرتے ساتھ اسکی نبی جو بھیجا ہوا ہوتا ہے طرف اس کے اور وحی کا یہ ہے کہ مخفی کرتا ہے بعض انکا طرف بعض کے جیسے کہ بیچ کہنے اللہ تعالے کے ہے وحی کرتا ہے بعض انکا طرف بعض کے ملمع ساز باتیں دھوکہ دینے کے لئے یہ اصل حرف ہے پھر مقصور ہوا وحی کی اسکو اور بمعنے کے الہام کیا اسکو اور کہا ابو اسحٰق نے اصل وحی لغت میں جتانا مخفی سے اور اسلئے یہ ہوگیا الہام نام رکھا جاتا ہے وحی کہا ازہری نے اور اسیطرح اشارہ اور ایما نام رکھا جاتا ہے وحی اور کتابت کا نام رکھا جاتا ہے وحی اور اسکا قول اور نہیں ہے واسطے بشر کے یہ کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی یا پردے کے پیچھے معنے اسکے مگر یہ کہ وحی کرے طرف اس کے وحی کرنا پس سکھاتا ہے اسکو جو اس کے سکھاتا ہے بشر کو یہ الہام یا رویا اور یا یہ کہ اوتارتا ہے اسپر کتاب جیسے کہ اوتارا اس نے موسیٰ پر یا قرآن پڑھا جاتا ہے اسپر جیسے کہ اوتارا اس نے اس کو اوپر سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ التَّحَيِّي وَلَا التَّكَثُّرُ وَلِصُعُوبَةِ
الْعَدَدِ وَالْوَحْدَةِ قَالَ تَعَالَى وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَحْدَهٗ وَقَوْلُهٗ تَعَالَى ذَرْنِي وَمَنْ
خَلَقْتُ وَحِيْدًا اَيْ لَمْ يُشْرِكْنِي فِي
خَلْقِهٖ اَحَدٌ اَوْ وَحِيْدًا لَا مَالَ لَهٗ
وَلَا بَنِيْنَ وَقَوْلُهٗ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ
اَيْ بِخَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَفَسَّرَهَا
بِقَوْلِهٖ اِنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى الاية

وَحْشٌ وَحْشٌ اَلْوَحْشُ خِلَافُ الْاِنْسِ
وَتُسَمَّى الْحَيَوَانَاتُ الَّتِيْ لَا اُنْسَ لَهَا
بِالْاِنْسِ وَحْشًا وَجَمْعُهٗ وُحُوْشٌ

وَحْيٌ قَالَ ثُمَّ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ وَوَحْيٌ
اَلْوَحْيُ اَلْاِشَارَةُ يُقَالُ وَحَيْتُ لَكَ
بِخَيْرٍ كَذَا اَيْ اَشَرْتُ وَصَوَّتُّ بِهٖ
رُوِيَ اَنَّقَلَهُ الْجَوْهَرِيُّ وَقَالَ الرَّاغِبُ
اَلْاِشَارَةُ السَّرِيْعَةُ قُلْتُ وَعَلٰى ذٰلِكَ
قَوْلُهٗ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا وَفِي
الْقَامُوْسِ اَلْوَحْيُ اَلْاِشَارَةُ وَالْكِتَابَةُ
وَالْمَكْتُوْبُ وَالرِّسَالَةُ وَالْاِلْهَامُ
وَالْكَلَامُ الْخَفِيُّ وَكُلُّ مَا اَلْقَيْتَهٗ اِلٰى
غَيْرِكَ اھ وَقَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِيِّ يُقَالُ
اَوْحَى الرَّجُلُ اِذَا بَعَثَ بِرَسُوْلٍ
يُقَالُ اِلٰى عَبِيْدِهٖ يُقَوِّي اھ

اسپر کرے ہونا اور ذہبت ہونا اور واسطے متشکل ہونے
اس وحدت کے کہا اللہ تم نے اور جب ذکر کیا جاتا
ہے اللہ کا نام اکیلا اور اس کا قول چھوڑ دو مجھے
اور جسکو میں نے پیدا کیا اکیلا یعنی نہیں شریک کیا
اس نے میرا بیچ پیدائش اپنی کے کسی کو اور وحید
کے معنے نہیں مال اس کے لئے اور نہ بیٹے اور اسکا
قول سوا اس کے نہیں کہ میں وعظ کرتا ہوں تمکو ساتھ
ایک کے یعنی ساتھ خصلت ایک کے۔ اور تفسیر کی اسکی ساتھ
قول اس کے کہ یہ کہ کھڑے ہو تم واسطے اللہ دو دو

وَحْشٌ وَحْشٌ۔ وحش خلاف ہے انس کا اور نام رکھے جاتے ہیں
حیوانات وہ نہیں انس انکے لئے ساتھ انسانوں کے وحشی
اور جمع اسکی وحوش ہے کہا اللہ تم نے جب وحشی
اکٹھے کئے جائینگے۔ **وَحْيٌ**۔ وحی اشارہ کو کہتے ہیں
کہا جاتا ہے اشارہ کیا میں نے تیرے لئے ساتھ خبر کے
اسیطرح یعنی اشارہ کیا میں نے اور اوازہ دیا میں تھوڑا
نقل کیا اسکو جوہری نے اور کہا راغب نے اشارہ جلدی میں
کہتا ہوں اور اوپر اس کے اللہ کا قول پس اشارہ کیا
طرف انکی کہ تسبیح کریں اور قاموس میں ہیں وحی کے معنی
اشارہ اور کتابت اور مکتوب اور رسالت اور الہام اور کلام
مخفی اور ہر ایک جو ڈالے تو اسکو طرف غیر اپنے کے اھ
اور کہا ابن اعرابی نے کہا جاتا ہے اوحی الرجل جب
بھیجتا ہے ساتھ رسول تھوڑے کے طرف بندے کے
اپنے بندوں مضبوط سے اھ

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الدَّالِ

واو کا باب حرف دال کے ساتھ

وَدَدٌ

وَدَدٌ اَلْوُدُّ اَلْحُبُّ لِلشَّیْءِ وَالْمَوَدَّةُ اَلْمَحَبَّةُ قَالَ تم وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً وَقَوْلُهٗ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اِشَارَةٌ اِلٰی مَا وَقَعَ بَیْنَهُمْ مِنَ الْاُلْفَةِ الْمَذْکُوْرَةِ فِیْ قَوْلِهٖ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّا اَلَّفْتَ الْآیَةَ وَمِنَ الْمَوَدَّةِ الَّتِیْ تَقْتَضِی الْمَحَبَّةَ الْجَارِیَةَ فِیْ قَوْلِهٖ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی وَالْوَدُوْدُ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَفُعُوْلٌ بِمَعْنٰی مَفْعُوْلٍ مِنَ الْوُدِّ اَیِ الْمَحَبَّةُ اَیْ مَحْبُوْبٌ فِیْ قُلُوْبِ اَوْلِیَائِهٖ اَوْ بِمَعْنٰی فَاعِلٍ اَیْ اَنَّهٗ یُحِبُّ عِبَادَهُ الصَّالِحِیْنَ بِمَعْنٰی یَرْضٰی عَنْهُمْ قَالَ تَعَالٰی وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ وَقَالَ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ وَقَوْلُهٗ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ اَیْ یُوَالُوْنَ وَقَوْلُهٗ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ اَلْمَوْءٗدَةُ بِنْتٌ تُدْفَنُ حَیَّةً وَکَانَتْ لِبْنَةٌ تُدْفَنُ الْبَنَاتُ لِلَّةِ وَقِیْلَ الْمُرَادُ بِالْمَوَدَّةِ الرَّحِیْمُ وَالْقَرَابَةُ وَاَنَّهَا تُسْئَلُ قَاطِعَهَا بِسَبَبِ قَطِیْعَتِهَا وَدَّعَ قَالَ تم مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ

وَدَدٌ۔ وَدَدٌ کے معنے محبت کرنا واسطے کسی چیز کے اور مودۃ کے معنے محبت کہا اللہ تعالیٰ نے اور کیا درمیان تمہارے محبت اور رحمت اور اس کا قول عنقریب کردیگا ان کیلئے رحمان دوستی وہ اشارہ ہے طرف اس کے جو واقع ہوئی ہے درمیان انکے الفت مذکورہ سے جو بیچ قول اس کے ہے اگر خرچ کرتا تو جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے سب نہیں الفت کرسکتا تو الایۃ اور مودۃ سے جو چاہتی ہے محبت مجردہ کو بیچ قول اسکے کہ مگر دوستی بیچ قریبیوں کے اور ودود اللہ تعالیٰ کے ناموں سے ہے اور مفعول کے وزن پر ہے ساتھ معنے مفعول کے دوسے ہے محبت یعنی محبوب ہے بیچ دلوں اسکے دلیوں کے یا ساتھ معنے فاعل کے یعنی کہ وہ محبت کرتا ہے اپنے بندوں نیکوں کے ساتھ معنے راضی ہونا ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے اور کہا تحقیق میرا رب بخشنے والا ہے اور اسکا قول محبت کرتے ہیں اس سے جو مخالفت کرتا ہے اللہ سے یعنی دوستی کرتے ہیں اور اسکا قول جب گاڑی ہوئی ہوئی لڑکی پوچھی جائیگی ساتھ کونسے گناہ کے ماری گئی مودۃ لڑکی دفن کیجاتی ہے زندہ اور تھی کندہ قبیلہ دفن کرتے تھے بیٹیوں کو اور کہا گیا مراد ساتھ مودۃ کے رحم اور قرابت ہے اور تحقیق وہ پوچھیگا اگر قطع کرنیوالے کو سبب قطع کرنے اسکا اور وَدَّعَ کہا اللہ تعالیٰ نے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے رب نے

وَدَّعَ

وَكُلُّ هٰذِهِ الْاَعْلَامِ وَاِنِ اخْتَلَفَتْ اَسْبَابُهَا وَالْكَلَامُ فِيْهَا وَقَالَ الرَّاغِبُ اَصْلُ الْوَحْيِ الْاِشَارَةُ السَّرِيْعَةُ وَذٰلِكَ يَكُوْنُ بِالْكَلَامِ عَلٰى سَبِيْلِ الرَّمْزِ وَالتَّعْرِيْضِ وَيَكُوْنُ بِصَوْتٍ مُجَرَّدٍ عَنِ التَّرْكِيْبِ وَبِاِشَارَةِ بَعْضِ الْجَوَارِحِ وَبِالْكِتَابَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَيُقَالُ لِلْعِصْمَةِ الْاِلٰهِيَّةِ الَّتِيْ تُلْقٰى اِلَى الْاَنْبِيَاءِ وَاَوْلِيَاءِهٖ وَحْيٌ وَذٰلِكَ اِمَّا بِرَسُوْلٍ مُشَاهِدٍ تُسْمَعُ ذَاتُهٗ وَيُسْمَعُ كَلَامُهٗ كَتَبْلِيْغِ جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَةٍ مُعَيَّنَةٍ وَاَمَّا بِسَمَاعِ كَلَامٍ مِنْ غَيْرِ مُعَايَنَةٍ لِلْمُلْقِيْ كَلَامَهٗ تَعَالٰى وَاِمَّا بِاِلْقَاءٍ فِي الرَّوْعِ كَالْحَدِيْثِ اَنَّ جِبْرِيْلَ نَفَثَ فِيْ رَوْعِيْ وَاِمَّا بِاِلْهَامٍ نَحْوُ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى وَاِمَّا بِتَسْخِيْرٍ نَحْوُ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ (تاج) وَنَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيِّيْنَ اَيْ اَلْقَيْتُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَقَبْلَ اَمَرْتُهُمْ وَقَوْلُهٗ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا اَلَمْ تَعْلَمْ

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الْحَاءِ لَيْسَ مَعْلُوْمًا

اور ہر ایک اعلام ہیں اور اگرچہ مختلف ہیں اسباب انکے اور کلام انمیں اور کہا راغب نے اصل ہے مصدر اشارہ جلدی سے اور یہ ہوتا ہے ساتھ کلام کے اوپر طریقے رمز اور تعریض کے اور ہوتی ہے ساتھ آواز مجرد کے ترکیب سے اور ساتھ اشارہ کرنے بعض جوارح کے اور ساتھ کتابت کے اور سوا اس کے اور کہا جاتا ہے واسطے کلام الٰہیہ کے وہ جو ڈالتا ہے طرف نبیوں اور ولیوں اپنے کے وحی اور یہ بات ساتھ رسول مشاہد کے دیکھتا ہے اسکی ذات کو اور سنتا ہے کلام کو مانند پہونچانے جبرئیل کے بیچ صورت معینہ کے اور یا ساتھ سننے کلام کے بغیر دیکھنے کے مانند سننے کلام اللہ تعالیٰ کے اور یا ساتھ ڈالنے کے دل میں مانند حدیث کے کہ تحقیق جبرئیل نے پھونکا میرے دل میں اور یا ساتھ الہام کے مانند اور وحی کی ہم نے طرف ماں موسیٰ کی اور یا ساتھ قابو کرنے کے مانند اور وحی کی تیرے رب نے طرف شہد کی مکھی کے (تاج) اور اللہ تعالیٰ کا قول اور وحی کی میں نے طرف حواریوں کے یعنی ڈالی میں نے بیچ دلوں انکے کے اور کہا گیا حکم کیا میں نے انکو اور اسکا قول جب وحی کرتا ہے تیرا رب طرف فرشتوں کے یعنی حکم کرتا ہے اور مثل اسکی اور وحی کی بیچ ہر ایک آسمان کے اپنی بات کی نہیں ذکر کیا ہم نے باب واو اور حرف حاء تا کہ معلوم ہو۔

وَلَمْ يُسْتَعْمَلْ مَاضِيهِ قَالَ تَمَّ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ وَقَالَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَوٰا وَقَالَ وَنَذَرُ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَقَالَ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ قَالَ وَيَذَرُونَ

اور نہیں استعمال ہوئی ماضی اسکی کہا اللہ تم نے پس چھوڑ دو انکو اور جو افترا باندھتے ہیں اور کہا اللہ چھوڑ دو جو باقی ہے بیاج سے اور کہا اور چھوڑ دیں ہم جو تھے عبادت کرتے ہمارے باپ دادا اور کہا اور چھوڑ دیا تجھے اور تیرے معبودوں کو اور کہا اور چھوڑ دیں

بَابُ الْوَاوِ وَحُرُوفُ الرَّاءِ

واؤ کا باب حرف راء کے ساتھ

وَرِثَ

وَرَاثَ اَلْاِرْثُ اِسْتِحْقَاقُ اِنْسَانٍ بِمَوْتِ اٰخَرَ بِنَسَبٍ اَوْ سَبَبٍ شَيْءٍ بِالْاِصَالَةِ قَالَ تِلْكَ الْوَارِثُ وَقَوْلُهُ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ وَقَوْلُهُ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوبَ يَعْنِي وِرَاثَةَ النُّبُوَّةِ وَالْعِلْمِ وَالْفَضِيلَةِ دُوْنَ الْمَالِ وَقَوْلُهُ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَمًّا اَلتُّرَاثُ بِالضَّمِّ مَا يُخَلِّفُهُ الرَّجُلُ لِوَرَثَتِهِ وَاَصْلُهُ الْوَاوُ اَيِ الْوَارِثُ فَقُلِبَتِ الْوَاوُ يَاءً وَيُقَالُ اَوْرَثَهُمُ اللّٰهُ اَيْ مَكَّنَهُمْ وَحَكَّمَ لَهُمْ بِالتَّصَرُّفِ قَالَ تَعَالٰى وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ وَقَالَ اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ وَالْمِيْرَاثُ مِفْعَالٌ مِنَ الْاِرْثِ وَيَاءُهُ مَقْلُوْبَةٌ مِنَ الْوَاوِ وَمِنَ الْمَوْرُوْثِ وَيُقَالُ لِمَنْ اُعْطِيَ شَيْئًا مُهَيَّاً اُوْرِثَ قَالَ تَعَالٰى اُوْرِثْتُمُوْهَا وَقَالَ اُولٰٓئِكَ

وَرَاثَ۔ ارث کے معنے مستحق کرنا انسان کا ساتھ موت دوسرے کے ساتھ نسب کے یا سبب کسی چیز کے ساتھ اصل ہونے کے کہا اللہ تم نے اوپر وارث کے اور اس کا قول اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا اور اس کا قول اور وارث ہوا یعقوب کی اولاد کی یعنی وراثت نبوت اور علم اور فضیلت کی سوا مال کے اور اسکا قول اور کھاتے ہیں مال کو کھانا جمع کر تراث کا ضمہ کے چھوڑتا ہے اسکو آدمی واسطے وارثوں اپنے کے اور اصل اسکا واؤ ہے یعنی وارث پس بدل گئی واؤ یا سے اور کہا جاتا ہے طاقت دی انکو اللہ نے یعنے طاقت دی اور حکم کیا انکے لئے ساتھ قبضہ کے کہا اللہ نے اور وارث کیا ہم نے قوم کو اور کہا بیشک زمین وارث ہوگی اسکی میرے بندے نیک اور میراث وزن مفعال ہے ارث سے اور یا اسکی بدلی ہوئی ہے واؤ سے یا موروث سے اور کہا جاتا ہے واسطے اسکے جو دیا جاتا ہے کچھ خوشی سے وارث کہا اللہ تم نے وارث کیا تم کو ان کا اور کہا ہے

وَدْقٌ

اَلْوَدْقُ وَدْقٌ وَقِيْلَ مَا يَتَلَوَّنُ مِنْ خِلَالِ الْمَطَرِ كَاَنَّهٗ غُبَارٌ وَقَدْ يُعَبَّرُ بِهٖ عَنِ الْمَطَرِ قَالَ تَعَالٰى فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ

آمی ساتا تاتک وَدْقٌ آلْوَدْقُ وَقِيْلَ تایاتلوُن مِن خِلَالِ الْمَطَرِ كَاَنَّهٗ غُبَارٌ وَقَدْ يُعَبَّرُ بِهٖ عَنِ الْمَطَرِ قَالَ تَعَالٰى فَتَرَى

یعنی نہیں چھوڑا ہے وَدْقٌ۔ ودق کہا گیا جو ہوتا ہے درمیان بارش کے گویا کہ وہ غبار ہے اور کبھی مراد لیجاتی ہے ساتھ اسکے بارش کہا اللہ تعالیٰ نے پس دیکھتا ہے تو بارش کو نکلتی ہے درمیان اسکے سے وَدْقٌ ولی

وَدِيٌّ

اَلْوَدْقُ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ وَدْيٌ اَلْوَادِيْ هُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَسِيْلُ مِنْهُ الْمَاءُ بِلَثْرَةٍ فَاتَّسَعَ فِيْهِ وَاسْتُعْمِلَ فِي الْمَاءِ الْجَارِيْ وَجَمْعُهٗ اَوْدِيَةٌ قَالَ تَعَالٰى فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا وَقَوْلُهٗ اَوْ عَلٰى وَادِ النَّمْلِ هُوَ وَادٍ بِالشَّامِ اَوْ بِالطَّائِفِ وَقَوْلُهٗ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ اَيِ الْمَوْضِعُ الْمُقَدَّسُ وَيُسْتَعْمَلُ الْوَادِيْ لِلطَّرِيْقَةِ كَالْمَذْهَبِ وَالْاُسْلُوْبِ يُقَالُ لِفُلَانٍ وَادٍ غَيْرُ وَادِيْكَ قَالَ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ فَاِنَّهٗ يَعْنِيْ اَسَالِيْبَ الْكَلَامِ مِنَ الْمَدْحِ وَالْهِجَاءِ وَالْجَدِّ وَالْهَزْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَنْوَاعِ وَاَوْدَاهُ اَهْلَكَهٗ كَاَنَّهٗ اَسَالَ دَمَهٗ وَوَدَيْتُ الْقَتِيْلَ اَعْطَيْتُ دِيَتَهٗ وَيُقَالُ لِمَا يُعْطٰى فِي الدِّيَةِ قَالَ تَعَالٰى فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

وَدِيٌّ طاوی

آلوَدْقُ يَخْرُجُ مِن خِلَالِهٖ وَدْيٌ آلْوَادِيْ هُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَسِيْلُ مِنْهُ الْمَاءُ بِلَثْرَةٍ فَاتَّسَعَ فِيْهِ وَاسْتُعْمِلَ فِي الْمَاءِ الْجَارِيْ وَجَمْعُهٗ اَوْدِيَةٌ قَالَ تَعَالٰى فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا وَقَوْلُهٗ اَوْ عَلٰى وَادِ النَّمْلِ هُوَ وَادٍ بِالشَّامِ اَوْ بِالطَّائِفِ وَقَوْلُهٗ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ اَيِ الْمَوْضِعُ الْمُقَدَّسُ وَيُسْتَعْمَلُ الْوَادِيْ لِلطَّرِيْقَةِ كَالْمَذْهَبِ وَالْاُسْلُوْبِ يُقَالُ لِفُلَانٍ وَادٍ غَيْرُ وَادِيْكَ قَالَ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ فَاِنَّهٗ يَعْنِيْ اَسَالِيْبَ الْكَلَامِ مِنَ الْمَدْحِ وَالْهِجَاءِ وَالْجَدِّ وَالْهَزْلِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَنْوَاعِ وَاَوْدَاهُ اَهْلَكَهٗ كَاَنَّهٗ اَسَالَ دَمَهٗ وَوَدَيْتُ الْقَتِيْلَ اَعْطَيْتُ دِيَتَهٗ وَيُقَالُ لِمَا يُعْطٰى فِي الدِّيَةِ قَالَ تَعَالٰى فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

وہ جگہ ہے وہ جو جاتا ہے اس سے پانی ساتھ کثرت کے پس فراخ ہوتا ہے اسمیں اور مستعمل ہوتا ہے بیچ پانی جاری کے اور جمع اسکی دویتہ ہے کہا اللہ تعالیٰ پس بہ پڑیں وادیاں ساتھ اندازے اس کے کہا اور اسکا قول ہے وہ اوپر وادی نمل کے وہ وادی ہے شام میں یا طائف میں اور اسکا قول تحقیق تو وادی مقدس میں ہے یعنی جگہ پاک میں اور مستعمل ہوتی ہے وادی واسطے رستے کے مانند مذہب اور اسلوب کے اور کہا جاتا ہے واسطے فلانے کے وادی سوا تیرے وادی کے کہا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک وادی میں حیران ہوتے ہیں پس تحقیق یعنی اسلوب کلام کا مدح اور ہجو اور ہنسی سے اور غزل سے اور سوا اس کے قسموں سے اور اوداہ کے معنے ہلاک کیا اسکو گویا کہ بہایا اس نے اسکا خون اور ودیت دی میں قتیل کی دیا میں نے دیت کو اور کہا جاتا ہے واسطے اس کے جو دیجاتی ہے خون میں دیت کہا اللہ تعالیٰ پس دیت سپرد سلامت

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الذَّالِ

واو کا باب حرف ذال کے ساتھ

وَذَرَ

يُقَالُ فُلَانٌ يَذِرُ الشَّيْءَ اَيْ يَقْذِفُهٗ لِقِلَّةِ اِعْتِدَادِهٖ وَيَتْرُكُهٗ

وَذَرَ کہا جاتا ہے فلان پھینکتا ہے چیز کو یعنی پھینکتا ہے اسکو واسطے تھوڑا ہونا گنتی کی کے ساتھ اسکو یا چھوڑتا ہے اسکو

آی حمراء یعنی فاقلبت حمراء بعد ان کانت صفراء وصارت تکون الورد تتلون ورق ورق الشجر جمعه اوراق الواحدة ورقة قال تعالی ما تسقط من ورقة وقال من ورق الجنة والورق بالکسر الدراهم قال تعالی یوارق کم هذا ورق یقال وریت کذا اذا استرته قال یواری سوءة اخیکم وتواری استتر قال تعالی حتی توارت بالحجاب والوراء الامام الذی علی وجه الارض لیس من قضة لا من یناسل بعده هم قاله الخلیل والوراء ولد الولد (نهایه) قال تعالی ومن وراء اسحق یعقوب وقوله وکان وراءهم ملک ای امامهم وتکون الوراء خلفا وهو من الاضداد وقوله ومن وراءهم جهنم یحتمل المعنیین قال فی القاموس وهو مهموز لا معتل وهم الجوهری وقوله ویکفرون بما وراءه ای بما سواه ومثله فمن ابتغی وراء ذلک ای طلب سوی الازواج وقوله وراء ظهورهم

یعنی سرخ رنگ یعنی پھر جائیگی سرخی پیچھے اگر کرتے زرد اور ہو جائیگی مانند رنگ گلابکے۔ ورق پتے درخت کے اور جمع اسکی اوراق ہے واحد ورقہ ہے کہا اللہ تعالے نے نہیں گرتا پتہ سے اور کہا جنت کے پتوں سے اور ورق ساتھہ کسرہ کے درہم ہیں کہا اللہ تعالے نے ساتھہ ورقوں اس کے کی وری۔ کہا جاتا ہے چھپایا میں نے اسطرح جب چھپائے تو اسکو کہا اللہ تعالے نے چھپاتا ہے عیب اپنے کو اور تواری کے معنے چھپایا کہا اللہ تعالے نے یہانتک چھپ گئی ساتھہ پردہ کے اور وری مخلوقات وہ جو اوپر زمین کے ہے جو گذر چکی اور نہ وہ نسل ہوتی ہے پیچھے اسکے کہا اسکو خلیل نے اور وراء پوتا ہے (نہایہ) کہا اللہ تعالے نے اور پیچھے اسحق کے یعقوب اور اسکا قول تھا آگے اسکے بادشاہ یعنی آگے اسکے اور ہوتا ہے وراء پیچھے کے معنے میں اور وہ اضداد سے ہوا اور اس کا قول اور ان کے آگے جہنم محتمل ہوتا ہے دو معنوں کا کہا قاموس میں اور وہ مہموز ہے معتل نہیں اور وہم کیا جوہری نے اور اس کا قول اور کفر کرتے ہیں سوا اس کے یعنی ماسوا اس کے اور مثل اسکی پس جو کوئی ڈھونڈے سوا اس کے یعنی طلب کرے سوا بیویوں کے اور اس کا قول پیچھے پیٹھ کی کے

وَرَقٌ وَرَقٌ

وَرِیٌّ وَرِیٌّ

هُمُ الْوَارِثُوْنَ وَقَالَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ وَيُقَالُ وَرِثْتُ عِلْمًا مِنْ فُلَانٍ اَيِ اسْتَفَدْتُ مِنْهُ قَالَ تَعَالٰى وَوَرِثُوا الْكِتٰبَ وَقَالَ اَوْرَثَ الْكِتَابَ وِرْدٌ اَلْوُرُوْدُ اَصْلُهٗ قَصْدُ الْمَاءِ قَالَ تَعَالٰى وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَيُسْتَعْمَلُ فِيْ غَيْرِهٖ يُقَالُ وَرَدْتُ الْمَآءَ اَرِدُهٗ وُرُوْدًا فَاَنَا وَارِدٌ وَالْمَاءُ مَوْرُوْدٌ وَيُقَالُ قَدْ اَوْرَدَتِ الْاِبِلُ الْمَآءَ وَالْوِرْدُ الْمَآءُ الْمُشْرَعُ لِلْوُرُوْدِ وَالْوِرْدُ خِلَافُ الصَّدْرِ وَالْيَوْمُ الْحُمّٰى اِذَا وَرَدَتْ وَاسْتُعْمِلَ فِي النَّارِ عَلٰى سَبِيْلِ الْفَظَاعَةِ قَالَ تَعَالٰى فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَقَالَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ وَقَالَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا وَقَالَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ وَقَالَ مَا وَرَدُوْهَا وَالْوَارِدُ الَّذِيْ يَتَقَدَّمُ الْقَوْمَ فَيَسْتَقِيْ لَهُمْ قَالَ تَعَالٰى فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ اَيْ سَاقِيَهُمْ مِنَ الْمَآءِ الْمَوْرُوْدِ وَيُقَالُ لِكُلِّ مَنْ يَرِدُ الْمَآءَ وَارِدٌ وَقَوْلُهٗ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَدْ قِيْلَ مِنْهُ وَالْوَرِيْدُ عِرْقٌ يَتَّصِلُ بِالْكَبِدِ وَالْقَلْبِ فِيْهِ مَجَارِي الدَّمِ وَالرُّوْحِ قَالَ تَعَالٰى مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَقَوْلُهٗ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ

وارث ہیں اور کہا وہ لوگ جو وارث ہوئے ہیں اور کہا جاتا ہے فائدہ اٹھایا میں نے علم سے فلانے کی یعنی فائدہ اٹھایا میں نے اس سے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے وارث ہوئے کتاب کے اور کہا وارث ہوئے کتاب کو وِرْدٌ ورود واصل اسکا ارادہ کرنا پانی کا کہا اللہ تعالیٰ نے اور جب قصد کیا مدین کے پانی کا اور مستعمل ہوتا ہے بیچ غیر اسکے کہا جاتا ہے ارادہ کیا میں نے پانی کا وارد ہوتا ہوں میں وارد ہونا پس یا وارد ہوا اور پانی وارد کیا گیا اور کہا جاتا ہے قد لایا میں اونٹ کو پانی پر اور ورد پانی تیار شدہ واسطے پینے کے اور ورد خلاف صدر سے جانیکے اور ورد دن کے کہتے ہیں جب آجائے اور مستعمل ہوتا ہے آگ میں اوپر طریقے بدنامی کے کہا اللہ تعالیٰ نے پس لاوے انکو آگ کے پاس اور کہا اور برا ہے آگ کے پاس لایا جانا اور کہا طرف جہنم کے لاکر اور کہا تم واسطے اسکے وارد ہونیوالے ہو اور کہا نہیں وہ داخل ہوئے اسمیں اور وارد وہ جو آگے ہوتا ہے قوم کے پس بگہ مقرر کرتا ہے انکے لئے کہا اللہ تعالیٰ نے پس بھیجا انہوں نے پانی پلانیوالے کو یعنی پلانیوالیکو پانی سے اور کہا جاتا ہے واسطے ہر ایکے جو وارد ہوتا ہے پانی پر وارد اور کہا قول مگر داخل ہونیوالے پس تحقیق کہا گیا اس سے ہے اور ورید رگ ہے متصل ہے ساتھ جگر اور دل کے اسمیں جگہ خون اور روح کی کہا اللہ تعالیٰ نے رگ گردن سے اور قول اللہ تعالیٰ کا پس ہوگا گلابی رنگ مانند تیل کے

حِلْ اُخَاكَ وَ ثِقْلَهَا اَیْ لَا تُؤَاخِذْهُ بِذَنْبِ اُخَاكَ وَالْوِزْرُ السِّلَاحُ الَّذِیْ یَحْمِلُهُ الْاِنْسَانُ وَجَمْعُهُ اَوْزَارٌ قَالَ تَعَالٰی حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا اَیْ تَضَعُ اَهْلُ الْحَرْبِ السِّلَاحَ اَیْ حَتّٰی لَا یَبْقٰی اِلَّا مُسْلِمٌ اَوْ مُسَالِمٌ وَ قَوْلُهٗ كَلَّا لَا وَزَرَ یَا لَلنَّصْبِ اَیْ لَا مَلْجَاءَ وَالْمُوَازَرَةُ الْمُعَاوَنَةُ یُقَالُ وَازَرْتُ فُلَانًا مُوَازَرَةً اِعَنْتُهٗ قَالَ اَمِیْرٌ قَالَ وَزِیْرًا مِنْ اَهْلِیْ وَقَوْلُهٗ حَمَلْنَا اَوْزَارًا مِنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ اَیْ اَثْقَالًا مِنْ حُلِیِّهِمْ وَقَوْلُهٗ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ اَیْ مَا كُنْتَ فِیْهِ مِنْ عَصْرِ الْجَاهِلِیَّةِ فَاُعْفِیْتَ مِمَّا خُصِصْتَ بِهٖ عَنْ تَعَاطِیْ مَا كَانَ عَلَیْهِ قَوْمُكَ (مفردات) وَزَعٌ قَالَ تَعَالٰی فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ اَیْ یُحْبَسُوْنَ وَقَوْلُهٗ اَوْزِعْنِیْ اَیْ اَلْهِمْنِیْ وَزْنٌ اَلْوَزْنُ مَعْرِفَةُ قَدْرِ الشَّیْءِ وَالْمِیْزَانُ مَا یُوْزَنُ بِهٖ قَالَ تَعَالٰی وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ وَقَالَ اَلْوَزْنُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ فَهُنَا عِبَارَةٌ عَنِ الْعَدْلِ فِی الْاٰخِرَةِ وَاٰتَةٌ لَا ظُلْمَ فِیْهَا

بوجھ دوسرے کا یعنی نہ پکڑا جائیگا ساتھ گناہ دوسرے کے اور وزر کے معنے ہتھیار وہ جو اٹھاتا ہے اسکو انسان اور جمع اسکی اوزار ہے کہا اللہ تعالے یہانتک کہ رکھ دے لڑائی اپنی اوزار کو یعنی رکھ دیں لڑائی والے ہتھیار و نکھ یعنے یہانتک کہ نہ رہے مگر مسلم یا صلح اور اس کا قول اور ہرگز نہیں وزر ساتھ حرکتوں کے یعنے نہیں جگہ اور موازرہ کے معنے مدد کہا جاتا ہے مدد کی میں نے فلانے کی مدد کرنا یعنے مدد کی میں نے اسکی اور پڑھا اس کے کہا مددگار ہوا میرا میرے اہل سے اور اس کا قول اٹھائیں گے بوجھ قوم کی زینت سے یعنی بوجھ انکے زیورات اور اس کا قول اور دور کیا میں نے تجھ سے بوجھ تیرے کو یعنے جو تھا تو اس میں جاہلیت کے زمانے سے پس گذارا میں نے ساتھ اس کے دیئے جو تجھے اس پر قوم تیری (مفردات) وَزَعٌ کہا اللہ تعالے نے پس وہ روکے جائیں گے یعنی روکے جائیں گے اور اس کا قول الہام کر مجھکو یعنی الہام کر مجھکو وَزْنٌ۔ وزن پہچاننا اندازہ ایک چیز کا اور میزان جو وزن کیا جاتا ہے ساتھ اس کے کہا اللہ تعالے نے اور وزن کرو ساتھ انصاف کے اور کہا وزن ساتھ انصاف کے اور اس کا قول اور وزن اس دن حق کا پس اسجگہ مراد ہے عدل سے یعنی آخرت کے اور تحقیق نہیں ظلم اس میں

وزع وہ

وزن وہ

أَيْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَقَوْلُهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ فَتَقْلِيبُهُ لَهُمْ إِنْ لَمْ يَعْمَلُوا بِهِ وَلَمْ يَتَدَبَّرُوا آيَاتِهِ وَمِثْلُهُ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ أَيْ مَا خَلَّفْتُمُوهُ بَعْدَ مَوْتِكُمْ وَذَلِكَ تَقْلِيبُهُ لَهُمْ فِي أَنْ لَمْ يَتَوَصَّلُوا بِمَا لَهُمْ إِلَى اكْتِسَابِ ثَوَابِ اللهِ تَعَالَى بِهِ وَقَوْلُهُ أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ قَالَ ذَلِكَ يُقَالُ فِي أَيِّ جَانِبٍ مِنَ الْجِدَارِ وَهُوَ وَرَاءَهُ بِاعْتِبَارِ الَّذِي فِي الْجَانِبِ الْآخَرِ وَيُقَالُ وَرَى النَّارُ يَرِي وَرْيًا إِذَا أَخْرَجَتْ نَارَهُ قَالَ تَعَالَى أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ أَيْ تَسْتَخْرِجُونَ بِمَقْدَحِكُمْ وَقَوْلُهُ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا يَعْنِي الْخَيْلَ فِي الْمَكَرِّ تَقْدَحُ النَّارَ بِحَوَافِرِهَا عِنْدَ صَدْمِ الْحِجَارَةِ وَقَوْلُهُ مَا وَرِيَ عَنْهُمَا أَيْ مَا أُعْطِيَ عَنْهُمَا مِنْ عَوَارِيهِمَا وَلَفْظُ التَّوْرِيَةِ قَدْ تَقَدَّمَ	یعنی پیچھے پھینکا اسکی کے اور اس کا قول پس پھینکا انہوں نے اسکی پیٹھوں کے پیچھے پھینکنا اسکا ان کے لئے یہ کہ نہیں عمل کیا انہوں نے ساتھ اس کے اور نہ تدبر کیا انکی آیات میں اور مثل اسکی اپنی پیٹھوں کے پیچھے یعنی پیچھے کیا تم نے اسکو پیچھے مرنے اپنے کے اور یہ پھینکنا کرنا ان کے لئے یہ کہ نہ توصل کیا انہوں نے ساتھ مال اپنے کے طرف حاصل کرنے اللہ تعالیٰ کے ثواب کے ساتھ اس کے اور اس کا قول یا دروے دیوار کے پس تحقیق یہ کہا جاتا ہے ہیچ جو نسے طرف کو دیوار کے اور وہ دروے اسکی ساتھ اعتبار کرنا اس کے وجود ہیچ طرف دوسری کے اور کہا جاتا ہے نکالا چقماق نے آگ کو نکالنا جب نکالے اپنی آگ کو کہا اللہ تعالیٰ نے پس دیکھا تم نے آگ کو وہ جو نکالتے ہیں یعنی نکالتے ہیں ساتھ مارنے اپنے کے اور اس کا قول پس نکالنے والے آگ کو نکالنا یعنی گھوڑے ہیچ لوٹنے کے نکالتے ہیں آگ کو ساتھ اپنے پاؤں کے وقت لگنے پتھر کے اور اسکا قول جو ڈانپا گیا ان سے یعنی جو ڈانپا گیا ان سے انکی عیب سے اور لفظ توریہ تحقیق گذر چکا ہے

باب الواو وحرف التاء

واو کا باب حرف زا کے ساتھ

وِزْرٌ اَلْوِزْرُ بِالْكَسْرِ فَالسُّكُونِ اَلْحِمْلُ وَالثِّقْلُ قَالَ تَعَالَى وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى أَيْ لَا تَحْمِلُ حَامِلَةٌ

وِزْرٌ وِزْر ساتھ کسرہ کے پھر سکون کے بوجھ کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں اٹھائیگی کوئی بوجھ اٹھانے والی یعنے نہیں اٹھائیگی کوئی اٹھانے والی

وَفِي الْحَالِ نَحْوُ قَوْلِهِ لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَقَوْلُهُ إِنَّا لَمُوسِعُونَ أَيْ قَادِرُونَ عَلَى مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْهَا وَقِيلَ مَعْنَاهُ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ الرِّزْقَ عَلَى الْخَلْقِ بِالْمَطَرِ وَقِيلَ مَعْنَاهُ إِنَّا لَنُذْهِبُ سِعَةَ لِخَلْقِنَا أَيْ قَادِرُونَ عَلَى رِزْقِهِمْ لَا نَعْجِزُ عَنْهُ وَالْوَاسِعُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى قَالَ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ وَقَالَ وَاسِعًا حَلِيمًا وَذَلِكَ عِبَارَةٌ عَنْ سِعَةِ قُدْرَتِهِ وَعِلْمِهِ وَرَحْمَتِهِ وَإِفْضَالِهِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا أَيْ أَحَاطَ بِهِ عِلْمًا وَقَوْلُهُ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَقَوْلُهُ إِلَّا وُسْعَهَا أَيْ إِلَّا طَاقَتَهَا وَسَقَ قَالَ تَعَالَى وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ أَيْ وَمَا جَمَعَ مِنَ الظَّلَامِ وَقِيلَ عِبَارَةٌ عَنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالِاتِّسَاقُ الِانْضِمَامُ وَقَوْلُهُ إِذَا اتَّسَقَ أَيْ اجْتَمَعَ وَامْتَلَأَ وَصَارَ يَدُلُّ وَذَلِكَ فِي اللَّيَالِي الْبِيضِ الْوُسُقُ سُتُّونَ صَاعًا وَسَلَ الْوَسِيلَةُ الْحَاجَةُ قَالَ تَعَالَى ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ (ترمذی)

اور حال میں مانند قول اس کے کہ چاہیے کہ خرچ کرے فراخی والا اپنی فراخی سے اور اسکا قول اور تحقیق ہم البتہ قدرت والے ہیں یعنی قادر اوپر اس کے جو وہ بڑی ہے اس سے ہے اور کہا گیا یعنی اسکا اور تحقیق ہم فراخ کرنیوالے رزق کو اوپر مخلوقات کے ساتھ بارش کے اور کہا گیا معنے اس کے تحقیق ہم البتہ صاحب فراخی کے ہیں واسطے مخلوقات اپنی کے یعنی قادر اور رزق دینے سے نہیں عاجز ہوتے ہم اس سے اور واسع نام ہے اللہ تعالیٰ کے ناموں سے کہا اور اللہ وسیع ہے جانیوالا اور کہا وسیع حکمت والا اور یہ اور یہ ارادہ کیا ہے اسکی قدرت کی فراخ کی اور اس کے علم اور رحمت اور بڑہانے اس کے سے اور یہ قول ہے اس کا وسیع ہے ہر ایک چیز کا علم یعنی احاطہ کیا ہے ساتھ اسکے علم سے اور اسکا قول میری رحمت فراخ ہر ایک چیز پر اور اسکا قول مگر طاقت اسکی یعنی مگر طاقت اسکی وَسَقَ کہا اللہ تعالیٰ قسم ہے رات کی اور وہ جو جمع کیا ظلمتوں سے یعنی اور وہ جو جمع کیا ظلمتوں سے اور کہا گیا مراد لیتا ہے رات کے چلنے والوں سے اور اتساق کو سننے ملانا اور اس کا قول اور چاند جب جمع ہوتا ہے یعنی جمع ہوتا اور پر ہو جاتا ہے اور ہو جاتا ہے بدر اور یہ ہیں سفید کو اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے وَسَلَ وسیلہ کو معنے حاجت کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور ڈھونڈو طرف اسکی وسیلہ اور سوال کئے گئے نبی کیا ہے وسیلہ کہا بڑا ہے درجہ بیچ جنت کے (ترمذی)

وَسَقَ

وَسَلَ

وَقِيلَ إِنَّ اللَّهَ يَحْسِبُ مِيزَانًا فَيُوزَنُ بِهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَقَوْلُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٌ أَيْ مُعْتَدِلٌ وَيُقَالُ وَزَنْتُ لِفُلَانٍ وَزَنْتُهُ كَذَا قَالَ تَعَالَى وَإِذَا وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ

اور کہا گیا تحقیق اللہ تعالیٰ کے لئے ایک میزان ہے کہ اس کے ساتھ بندوں کے اعمال حسنات اور سیئات کا وزن کیا جائے گا پس جس کا پلہ بھاری ہوگا وزن پس وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کا وزن ہلکا ہوگا پس اس کی ماں کی جہنم ہے اور اس کا قول ہر ایک چیز موزون کی ہوئی یعنی برابر اور کہا جاتا ہے وزن کیا میں نے واسطے فلاں کے اور وزن کیا میں نے اس کو اس طرح کہا اللہ تعالیٰ نے وزن کرتے ہیں ان کو یا کہا کرتے ہیں

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ السِّينِ

واو کا باب حرف سین کے ساتھ

وَسْوَسَ

وَسْوَسَ الْوَسْوَسَةُ الْخَطْرَةُ الرَّدِيَّةُ قَالَ تَعَالَى فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَقَالَ وَمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ

وَسْوَسَ۔ وسوسہ کے معنے خطرہ بری کے ہیں اللہ تعالیٰ نے پس وسوسہ ڈالا طرف اس کے شیطان نے اور کہا برے شر سے خطرہ کی

وَسَطٌ

وَسَطٌ الْأَوْسَطُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَعْدَلُهُ قَالَ تَعَالَى وَقَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ ... وَقَوْلُهُ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى قِيلَ هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَذَلِكَ مَرْوِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ صَلَاةُ الظُّهْرِ وَالْوَسْطُ بِالسُّكُونِ ظَرْفٌ وَبِالتَّحْرِيكِ اسْمٌ وَقِيلَ هُمَا ظَرْفَانِ قَالَ تَعَالَى أُمَّةً وَسَطًا أَيْ مَعْدُولُونَ عَنِ الْإِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ

وَسَطٌ۔ اوسط ہر ایک چیز سے برابر اس کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور کہا برابر ان کے نے یعنی برابر کہنے نے اور اس کا قول اور نماز وسطی کہا گیا وہ نماز عصر کی ہے اور یہ روایت کی ہوئی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا گیا ظہر کی نماز اور وسط ساتھ سکون کے ظرف ہے اور ساتھ حرکت کے اسم ہے اور کہا گیا وہ دونوں ظرفین ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے امت درمیانہ یعنے بچے ہوئے افراط اور تفریط سے

وُسْعٌ

وُسْعٌ السَّعَةُ تُقَالُ فِي الْمَكَانِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ

وُسْعٌ۔ فراخی کہی جاتی ہے مکان میں مانند قول اللہ کے تحقیق میری زمین فراخ ہے۔

وَجُعِلَا اِسْمَا لِمُوْسٰی لِاِدْنٰی مُلَابَسَةٍ قَالَ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ	اور بنائے گئے دونوں نام واسطے موسیٰ واسطے اونی ملابست کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور ضرور ضرور دیا ہم نے موسیٰ کو کتاب
بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الشِّیْنِ	**واو کا باب حرف شین کے ساتھ**
وَشْیٌ قَالَ تم مُسَلَّمَةٌ لَا شِیَةَ فِیْهَا اَیْ لَیْسَ فِیْهَا لَوْنٌ یُخَالِفُ مُعْظَمَ لَوْنِهَا وَالْاَصْلُ فِیْهَا وِشْیَةٌ کَالصِّلَةِ وَالزِّنَةِ مَاخُوْذَةٌ مِنْ وَشْیِ الثَّوْبِ اِذَا نُسِجَ عَلٰی لَوْنَیْنِ	**وَشْیٌ** کہا اللہ تعالیٰ نے سہی سلامت نہیں داغ اسمیں یعنے نہیں اسمیں رنگ مخالف ہو بڑے رنگ اس کے کا اور اصل اسمیں وشیۃ ہے مانند صلۃ اور زنۃ کے لیا ہوا داغ کپڑے سے جب بُنے اس کو اوپر دو رنگوں کے
بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الصَّادِ	**واو کا باب حرف صاد کے ساتھ**
وَصْبٌ اَلْوَصْبُ اَلسُّقْمُ اللَّازِمُ یُقَالُ قَدْ وَصِبَ فُلَانٌ فَهُوَ وَصِبٌ وَاَوْصَبَهٗ اللّٰهُ فَهُوَ مُوْصَبٌ نَحْوُ یُتَوَجَّعُ وَقَوْلُهٗ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ اَیْ دَائِمٌ وَقَوْلُهٗ وَلَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًا اَیْ بِنَصْبِ الطَّاعَةِ وَاَصِبًا قَالَ عَمِلَ فِیْهَا الظَّرْفُ وَالْوَاصِبُ اَلْوَاجِبُ اَلثَّابِتُ لِاَنَّ کُلَّ نِعْمَةٍ مِنْهُ وَالطَّاعَةُ وَاجِبَةٌ لَهٗ عَلٰی کُلِّ مُنْعَمٍ عَلَیْهِ وَلَهُ الْجَزَاءُ دَائِمًا ثَابِتًا سَرْمَدًا لَا یَزَالُ یَعْنِیْ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ **وَصَدٌّ** اَلْوَصِیْدُ قِیْلَ فِنَاءُ الْکَهْفِ وَقِیْلَ التُّرَابُ وَقِیْلَ الْبَابُ وَقِیْلَ عَتَبَةُ الْبَابِ وَقِیْلَ اٰبِنَاءُ الَّتِیْ	**وَصْبٌ** - وصب کے معنے بیماری لازم کہا جاتا ہے تحقیق بیمار ہوا فلانا پس وہ بیمار ہے اور بیمار کیا اسکو اللہ نے پس وہ دوردکرتا ہے مانند درد کے اور اللہ کا قول اور واسطے اسکے عذاب ہے ہمیشگی کا یعنی ہمیشہ اور اسکا قول اور واسطے اسکے دین مضبوط دین کے یعنی طاعت کے ہیں اور واصب حال ہے عمل کیا ہمیں ظرف نے اور واصب کے معنے واجب ثابت کے واسطے کہ ہر ایک نعمت اس سے ہے اور طاعت واجب ہے اس کے لئے اوپر ہر ایک منعم علیہ کے اور واسطے جزا ہمیشہ ثابت ہمیشہ نہیں زائل ہوتا یعنی ثواب اور عذاب **وَصَدٌّ** - وصید کہا گیا میدان کہف کا اور کہا گیا مٹی اور کہا گیا دروازہ اور کہا گیا چوکھٹ دروازے کی اور کہا گیا بنا وہ جو

وَشْیٌ

وَصْبٌ

وَصَدٌّ

وَسْمٌ

وَسْمٌ اَلْوَسْمُ اَلتَّاثِيْرُ وَالسِّمَةُ اَلْاَثَرُ يُقَالُ وَسَمْتُ الشَّيْءَ وَسْمًا اِذَا اَثَّرْتَ فِيْهِ بِسِمَةٍ قَالَ تَعَالٰى سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَقَالَ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ وَقَوْلُهٗ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ اَیْ لِلْمُعْتَبِرِيْنَ اَلْعَارِفِيْنَ الْمُتَفَطِّنِيْنَ وَهٰذَا اِلْتِوَسِّمُ هُوَ الَّذِيْ سَمَّاهُ قَوْمٌ اَلزَّكَانَةَ وَقَوْمٌ اَلْفِرَاسَةَ وَقَوْمٌ اَلْفِطْنَةَ وَقَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ اَیْ نُعَلِّمُهٗ بِعَلَامَةٍ فِيْمَا يُمَاثِلُهَا كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى نَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ

وَسْمٌ۔ وسم کے معنے تاثیر کرنا اور سمہ کے معنے اثر کے ہیں کہا جاتا ہے اثر کیا ایک چیز نے اثر کرنا جب اثر کرے شے اس کے ساتھ اثر کرنے کو کہا اللہ تم نے نشانی انکی بیچ سونہوں انکے کے اور کہا پہچانیگا تو انکو سے نشانی انکی کو اور اسکا قول واسطے اعتبار کرنیوالوں کے یعنی پہچاننے والے اور یہ توسم وہ وہ جو نام رکھا اس کا قوم نے زکانت اور کہا قوم نے فراست اور ایک قوم نے فطنت اور اسکا قول علیہ الصلوٰۃ والسلام بچو فراست مومن سے کیونکہ وہ دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ کے اور اس کا قول عنقریب ہم نشان لگائیں گے اسکو اوپر ناک کے یعنی جان لیں گے ہم اس کو ساتھ علامت کے پہچانا جائیگا مانند کہنے اسکی کے پہچانیگا تو بیچ چہروں انکے تازگی نعمت کی۔

وَسَنٌ

وَسَنٌ اَلْوَسَنُ اَلْغَفْلَةُ وَالْفُتُوْرُ قَالَ تَعَالٰى لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

وَسَنٌ۔ وسن اور سنہ کے معنے غفلت کے ہیں کہا اللہ تم نے نہیں پکڑتی اسکو اونگھ اور نہ نیند۔

وَسِّيَ

وَسِّيَ فِي الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الْمُوْسٰى وَهُوَ فُعِّلَ اَوْ مُفْعَلٌ بِضَمِّ الْفَاءِ فِيْهِمَا وَهُوَ يُحْلَقُ بِهِ النَّاسُ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ وَعَلَى الْاَوَّلِ لَا يَنْصَرِفُ لِلْاَلِفِ الْمَقْصُوْرَةِ وَتُجْمَعُ عَلٰى اِصْرَافِهٖ عَلَى الْمَوَاسِيْ وَعَلَى الْمُوْسِيَاتِ كَالْحُبْلَيَاتِ وَمُوْسٰى لَقِيْطُ اٰلِ فِرْعَوْنَ مِنَ الْبَحْرِ قِيْلَ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهُ اُلْتُقِطَ مِنْ بَيْنِ الْمَاءِ وَالشَّجَرِ وَالْمَاءُ يُلْغَةِ الْقِبْطِ اِسْمُهٗ مُوْ وَالشَّجَرُ سَا فَكَاَنَّهُمَا

وَسِّيَ۔ وسی حدیث میں ذکر موسی کا اور وہ فعلی کے وزن پر یا مفعل کے ساتھ ضمہ فا کے اول دونوں کے ہوتا ہے ساتھ اسکے حلق کیا جاتا ہے ساتھ استرے کے اور سونث ہوتا ہے اور پہلے کی نہیں متصرف ہوتا واسطے الف مقصورہ کے اور جمع ہوتا ہے متصرف ہونے اسکا اوپر سواسی کے اور اوپر موسیات کے مانند حبلیات کے اور موسے گرا ہوا فرعونیوں کا بحر سے کہا گیا نام رکھا گیا ساتھ اس کے اس واسطے کہ لیا گیا درمیان پانی اور درخت کے اور ساتھ بولی قبط کے نام اس کا مو ہے اور درخت سا پس ترکیب کیا گیا

آی یُنْسَبُوْنَ یُقَالُ فُلَانٌ مُتَّصِلٌ بِفُلَانٍ اِذَا کَانَ بَیْنَهُمَا نِسْبَةٌ اَوْ مُصَاهَرَةٌ وَقَوْلُهٗ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ اَیْ اَتْبَعْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ مَوْصُوْلًا بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ الْکَرِیْمَ وَقَوْلُهٗ وَلَا وَصِیْلَةٍ هُوَ اَنْ اَحَدَهُمْ کَانَ اِذَا وَلَدَتْ شَاتُهٗ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی قَالُوْا وَصَلَتْ اَخًا فَلَا یَذْبَحُوْنَ اَخَاهَا مِنْ اَجْلِهَا وَقِیْلَ الْوَصِیْلَةُ اَیْضًا اِذَا وَلَدَتْ اَوَّلَ بَطْنِهَا ذَکَرًا وَاُنْثٰی قَالُوْا وَصَلَتْ اَخَاهَ

مِنْ فَوْقِهِمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ قَالَ لَهُمْ وَكَلْبُهُمْ
بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ وَقَوْلُهٗ
عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ اَیْ مُطْبَقَةٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا يُفْتَحُ لَهُمْ بَابٌ وَلَا يُخْرَجُ مِنْهَا غَمٌّ
وَلَا يَدْخُلُ فِيْهَا رَوْحٌ مِنْ قَوْلِهِمْ اٰوْ
صَدْتُ الْبَابَ وَاٰصَدْتُهٗ اِذَا اَطْبَقْتَهٗ

وَصْفٌ وَصْفُ الْوَصْفُ ذِكْرُ الشَّیْءِ بِحِلْيَتِهٖ
وَالصِّفَةُ الْحَالَةُ الَّتِیْ عَلَيْهَا الشَّیْءُ مِنْ
حِلْيَتِهٖ وَنَعْتِهٖ كَالنَّاعِتَةِ الَّتِیْ هِیَ قَدْرُ
الشَّیْءِ وَالْوَصْفُ قَدْ يَكُوْنُ حَقًّا وَبَاطِلًا
قَالَ تَعَالٰى وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ
الْكَذِبَ تَنْبِيْهًا عَلٰى اَنَّ مَا يَذْكُرُوْنَهٗ
كَذِبًا وَقَوْلُهٗ عَمَّا يَصِفُوْنَ تَنْبِيْهٌ عَلٰى
اَنَّ اَكْثَرَ صِفَاتِهِمْ تَعَالَى لَيْسَتْ عَلٰى حَسَبِ
مَا يَعْتَقِدُهٗ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ لِمَنْ يَتَصَوَّرُ
عَنْهُ تَمْثِيْلٌ وَتَشْبِيْهٌ ذَاتُهٗ يَتَعَالٰى
عَمَّا يَقُوْلُ الْكُفَّارُ وَلِهٰذَا قَالَ وَلَهُ الْمَثَلُ

وَصْلٌ الْاَعْلٰى وَصْلٌ اَلْاِتِّصَالُ بِاتِّحَادِ الْاَشْيَاءِ
بَعْضِهَا بِبَعْضٍ كَاتِّحَادِ طَرَفَیِ الدَّائِرَةِ
وَيُضَادُّهُ اَلْاِنْفِصَالُ وَيُسْتَعْمَلُ الْوَصْلُ
فِی الْاَعْيَانِ وَالْمَعَانِیْ يُقَالُ وَصَلْتُ فُلَانًا
قَالَ تَعَالٰى وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ
يُّوْصَلَ وَقَوْلُهٗ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ

اوپر سے یا نیچے سے کہا اللہ تعالیٰ نے اور کتا ان کا
پھیلا ہوا ہے اپنے بازو کو ساتھ دروازے کے اور اگ
قول ہے ان پر آگ ہمیشہ ملی ہوئی اوپر اور نہیں کھولا جاتا انکے
لئے دروازہ اور نہیں نکلتا اس سے غم اور نہیں داخل
ہوتا اسمیں روح عرب کے قول سے او صدت الباب
واصدۃ جب بند کرے اسکو وصف۔ وصف
کے معنے ذکر کرنا ایک چیز کا ساتھ خوبصورتی
اسکی کے اور صفۃ کے معنے حالت وہ جو اس پر ہے
ایک چیز اسکی خوبصورتی سے اور اسکی تعریف
مانند نعت کے وہ جو اندازہ ہے ایک چیز کا اور وصف
کبھی ہوتا ہے حق اور باطل کہا اللہ تعالیٰ نے اور نہ کہو
واسطے اسکے جو بتاتی ہیں زبانیں تمہاری جھوٹ کو تنبیہ
ہے اوپر ہونے کے جو ذکر کرتے ہیں اسکو جھوٹ سے
اور اسکا قول اس سے جو بیان کرتے ہیں تنبیہ ہے اوپر
اسکا اور تحقیق اکثر صفات اللہ تعالیٰ نہیں اوپر لحاظ اس کے
جو اعتقاد کرتے اسکو بہت لوگوں سے نہیں تصور کرنا
اس سے تمثیل اور تشبیہ ذات اسکی کی بلند ہے پس جو
کہتے ہیں کفار اور واسطے اس کے کہا اور واسطے اسی کے مثل
اعلیٰ **وَصْلٌ**۔ اتصال کے معنے کرنا اشیاء کا بعض انکی کا ساتھ
بعض کے مانند متحد کرنے دو طرفوں دائرہ کے اور ضد اسکی
انفصال ہے اور مستعمل ہوتا ہے وصل چیزوں اعیان کی اور معانی کی جاتا
ہے کہا میں نے فلانے کو کہا اللہ تعالیٰ نے اور کاٹتے ہیں جو ملا کرے
حکم کیا اللہ نے ساتھ اس کے ملانیکا اور اسکا قول مگر وہ لوگ کہ ملاپ کرتے ہیں

لِاَنَّ النَّوَازِلَ قَدْ وَقَعَتْ فِیْ زَمَانِنَا هٰذَا وَضَنٌّ اَلْوَضْنُ نَسْجُ الدِّرْعِ وَیُسْتَعَارُ لِکُلِّ نَسْجٍ مُحْکَمٍ قَالَ تَعَالٰی عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ اَیْ مَنْسُوْجَةٍ مُحْکَمَةٍ

اس لئے زلزلے تحقیق واقع ہوئے ہیں ہمارے زمانے میں وَضَنٌ وضن کے معنے بنا در عوں کا اور استعارہ لیا جاتا ہے واسطے ہر ایک بنتی مضبوط سے کہا اللہ تعالیٰ نے اوپر چارپایوں بنی ہوئی کے یعنی مضبوط بنی ہوئیں

وَضَنٌ

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الطَّاءِ

واو کا باب حرف طا کے ساتھ

وَطْرٌ اَلْوَطْرُ اَلنُّهْمَةُ وَالْحَاجَةُ الْمُهِمَّةُ قَالَ تَعَالٰی فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا وَطَاءٌ قَالَ تَعَالٰی هِیَ اَشَدُّ وَطْاً بِفَتْحِ وَاوٍ وَسُکُوْنِ طَاءٍ وَقَصْرٍ اَیْ هِیَ اَوْطَاءُ لِلْقِیَامِ وَاَسْهَلُ لِلْمُصَلِّیْ مِنْ سَاعَاتِ النَّهَارِ لِاَنَّ النَّهَارَ خُلِقَ لِلتَّصَرُّفِ لِلْعِبَادِ فِیْهِ وَاللَّیْلُ خُلِقَ لِلرَّاحَةِ وَالنَّوْمِ وَالْخُلُوِّ مِنَ الْعَمَلِ فَالْعِبَادَةُ فِیْهِ اَسْهَلُ وَیُقَالُ اَشَدُّ وَطْاءً اَیْ اَشَدُّ عَلَی الْمُصَلِّیْ مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ لِاَنَّ اللَّیْلَ خُلِقَ لِلنَّوْمِ فَاِذَا اُرِیْدَ بِهٖ غَیْرُ ذٰلِکَ تَثْقُلُ عَلَی الْعَبْدِ مَا یُکَلَّفُ فِیْهِ وَکَانَ الثَّوَابُ اَعْظَمَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ وَفِیْ قِرَاءَةِ وِطَاءً بِالْکَسْرِ وَالْمَدِّ اَیْ مُوَاطَاةً اَیْ اَجْدَرُ اَنْ یُّوَاطِیَ اللِّسَانُ الْقَلْبَ لِلْعَمَلِ وَقَوْلُهٗ لِیُوَاطِئُوْا عِدَّةَ

وَطْرٌ۔ وطر کے معنے مراد اور حاجت مشکل کہا اللہ تعالیٰ نے پس جب پورا کیا زید نے اس سے حاجت کو وَطَاءٌ کہا اللہ تعالیٰ نے وہ بڑی سخت ہے لتاڑنے میں ساتھ فتحہ واؤ اور سکون طا کے اور قصر کے یعنی وہ بڑی لتاڑنیوالی واسطے قیام کے اور اسہل ہے واسطے نماز کے اور دن کے گھنٹوں سے واسطے کہ دن پیدا کیا گیا واسطے تصرف عباد کے اسمیں اور رات بنائی گئی واسطے ارام اور سونے اور خالی رہنا کام سے پس عبادت کرا سمیں اسان ہے اور کہا جاتا ہے بڑی سخت ہے لتاڑنے میں یعنی سخت ہے اوپر نمازی کے دن کی نماز سے اس لئے کہ رات بنائی گئی ہے واسطے سونے کے پس جب مراد کیا جائے ساتھ اسکے سوا اس کے جو اصل ہے میں اوپر بندے کے جو تکلیف کرتا اسمیں اور ہے ثواب بڑا اس طریقے سے اور پڑھا گیا اشد وطاء ساتھ کسرہ اور مد کے یعنی لتاڑنے میں بڑی لائق ہے یہ کہ لتاڑے زبان دل کو واسطے عمل کرنے کے اور اسکا قول تا کہ موافق کریں گنتی

وَطْءٌ

وَطَاءٌ

وضع

وَضْعٌ اَوْضَعَ اَتَمَّ مِنَ الْحَطِّ وَمِنْهُ الْمَوْضِعُ وَضْعٌ۔ وضع عام ہے رکھنے سے اور اس سے ہے موضع کہا اللہ تم نے بدلاتے ہیں باتو کہو اسکو معانی سے یعنی اسکو معانی سے ساتھ توجیہ یا خلاف یا ساتھ تغیر کرنے لفظ کے اور وضع ہوتی ہے مراد لینا ایجاد اور خلق سے کہا اللہ تم نے اور زمین رکھا اسکو واسطے مخلوقات کے اور اس کا قول اور آنجورے رکھے ہوئے یعنی رکھے ہوئے اور تیار کئے ہوئے اوپر تختوں کے اور کہا جاتا ہے جنا عورت نے جننا یعنی بچہ جنا کہا اللہ تم نے پس جب جنا اسکو کہا اے میرے رب تحقیق میں جنا اس کو مادہ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اس نے جنا اور لیکن عرب کا قول حمل ہو گیا عورت کو حمل ہونا ساتھ ضمہ کے پس سنے اس کے حمل والی ہو گئی بیچ آخر طہر اپنے کے بیچ آنے حیض کے پس وہ حمل والی ہے اور وضع بیت کے معنی یعنی بنا کی کہا اللہ تم نے پہلا گھر بنایا گیا واسطے لوگوں کے اور اس کا قول اور کبھی جائیگی کتاب وہ نکالتا ہے اعمال بندوں کے مانند اس کے قول کے اور نکالیں گے ہم اس کے لئے قیامت کے دن اور اللہ تم کا قول اور البتہ جلدی کریں گے تمہارے درمیان یعنی البتہ جلدی کریں گے بیچ اس کے جو درمیان تمہارے ساتھ چنانچہ کہا اور مشابہ اس کے اور اسکا قول دیکھو گی ہر ایک حمل والی اپنے حمل کو یعنی وقت زلزلہ ساعت کے اور وہ کنایہ ہے مصیبتوں اس آیت میں دلالت ہے اوپر سچا ہونے مسیح موعود اور مہدی مسعود پر جو مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں

وَضْعٌ آوْضَعَ اَتَمَّ مِنَ الْحَطِّ وَمِنْهُ الْمَوْضِعُ
قَالَ تَعَالٰی یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ
اَیْ عَنْ مَّعَانِیْهِ بِالتَّرْجِیْحِ، اَلْبَاطِلِ اَوْ
بِتَغْیِیْرِ اللَّفْظِ وَالْوَضْعُ یَکُوْنُ عِبَارَةً
عَنِ الْاِیْجَادِ وَالْخَلْقِ قَالَ تَعَالٰی وَالْاَرْضَ
وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ وَقَوْلُهٗ وَالْاَکْوَابُ مَوْضُوْعَةٌ
اَیْ مَطْرُوْحَةٌ مُهَیَّئَةٌ عَلٰی سُرُرِهِمْ
وَیُقَالُ وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ وَضْعًا اَیْ
وَلَدَتْ قَالَ تَعَالٰی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ
رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا وَضَعَتْ وَاَمَّا قَوْلُهُمْ وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ
وُضْعًا بِالضَّمِّ فَمَعْنَاهُ حَمَلَتْ فِیْ اٰخِرِ
طُهْرِهَا فِیْ مُقْبِلِ الْحَیْضَةِ فَهِیَ وَاضِعٌ
وَوَضْعُ الْبَیْتِ بِنَاءُهٗ قَالَ تَعَالٰی اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ
وُّضِعَ لِلنَّاسِ وَقَوْلُهٗ وَوُضِعَ الْکِتٰبُ
هُوَ اِبْرَازُ اَعْمَالِ الْعِبَادِ نَحْوُ قَوْلِهٖ وَنُخْرِجُ
لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا اَوْضَعُوْا
خِلٰلَکُمْ اَیْ لَاَسْرَعُوْا فِیْمَا بَیْنَکُمْ بِالنَّمَائِمِ
وَاَشْبَاهِ ذٰلِکَ وَقَوْلُهٗ تَضَعُ کُلُّ ذَاتِ
حَمْلٍ حَمْلَهَا اَیْ عِنْدَ زَلْزَلَةِ السَّاعَةِ
وَهُوَ کِنَایَةٌ عَنِ الشَّدَائِدِ فِیْ هٰذِهِ
الْاٰیَةِ دَلَالَةٌ عَلٰی صِدْقِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
وَالْمَهْدِیِّ الْمَسْعُوْدِ مِرْزَا غُلَامِ اَحْمَدَ الْقَادِیَانِیِّ

هی قائم الفعل والجمع عدات یا لکسر ولا جمع للوعد قال تم ان اللہ وعدتم وعد الحق وقال افمن وعدناہ وعدا حسنا وقال وعدکم اللہ مغانم وقال وعد اللہ الذین امنوا الی غیر ذلک ومن الوعد بالشر قولہ ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ وقولہ افانبئکم بشر من ذلکم النار وعدھا اللہ وقولہ ان موعدھم الصبح وقولہ فاتنا بما تعدنا وقولہ بعض الذی نعدھم وقولہ فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ والموعد والمیعاد یکونان مصدرا واسما قال فاجعل بیننا وبینک موعدا وقال موعدکم یوم الزینۃ وقال بل لھم موعد وقال لکم میعاد یوم وقال لا اختلفتم فی المیعاد وقولہ والیوم الموعود یعنی یوم القیامۃ وھو الیوم الذی یجازی فیہ الخلائق ویفصل فیہ القضاء وقولہ وصدقنا اللہ وعدہ ای وعدنا ظھرا یا الذین وکونوا العاقبۃ للمتقین ومن الایعاد قولہ توعدون وتصدون عن سبیل اللہ وقولہ وخاف وعید وعظ الوعظ

فاء کلمہ کا ہے اور جمع عدات ہے ساتھ کسرہ کے اور نہیں جمع واسطے وعدہ کے کہا اللہ تم نے تحقیق آگے کے وعدہ کیا تم سے وعدہ سچا اور کہا گیا پس جس سے وعدہ کیا ہم نے وعدہ اچھا اور کہا وعدہ کیا تم سے اللہ نے بہت غنیمتیں لینگی اور کہا وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے سوا اس کے اور وعدہ سے ساتھ شر کے اسکا قول اور جلدی کرتے ہیں تجھ سے ساتھ عذاب کے اور ہرگز نہیں خلاف کریگا اللہ اپنے وعدہ کا اور اسکا قول کیا میں بتاؤں تم کو ساتھ شر کے اس سے آگ کا وعدہ کیا اللہ نے اور اسکا قول تحقیق وعدہ انکا صبح کا ہے اور اسکا قول پس دے ہم کو جو وعدہ کرتا ہے تو ہم سے اور اسکا قول بعض وہ جو وعدہ کرتا ہے ان سے اور اسکا قول پس مت گمان کر اس کو خلاف کرنیوالا اپنے وعدہ کا اور موعد اور میعاد ہوتے ہیں مصدر اور اسم کہا پس کر درمیان ہمارے اور تیرے وعدہ اور کہا وعدہ تمہارا دن کے اور کہا بلکہ انکے لئے وعدہ ہے اور کہا کہ واسطے تمہارے وعدہ ہے دن کا اور کہا البتہ خلاف کیا تم نے بیچ وعدہ کے اور اسکا اور دن وعدہ کا یعنی قیامت کا دن اور وہ دن جو جزا دیجائیگی اسمیں مخلوقات کو اور فیصلہ کیا جائیگا اسمیں اور اسکا قول اور تحقیق سچا کیا ہم اللہ نے وعدہ کو یعنی وعدہ اظہار دین کا اور ہونا انجام واسطے متقیوں کے اور ایسا قول اسکا وعدہ کرتے ہو تم اور روکتے ہو تم اللہ کے رستے سے اور اسکا قول اور خوف کرتا ہے وعید اور وعظ الوعظ

وعظ

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَیْ لِیُوَافِقُوا بَیْنَ الْمُوَاطَاةِ اَیِ الْمُوَافَقَةِ وَالْمُمَاثَلَةِ وَقَوْلُهٗ اَنْ تَطَئُوْهُمْ اَیْ تَقَعُوْا بِهِمْ وَتَبِیْدُوْهُمْ وَتَتَالُوْهُمْ بِمَکْرُوْهٍ مِنَ الْوَطْءِ الَّذِیْ هُوَ الْاِیْقَاعُ قَالَ الْاِبَادَةُ یُقَالُ وَطِئَهُمُ الْعَدُوُّ اِذَا تَمَکَّنَ مِنْهُمْ وَقَوْلُهٗ طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی قِیْلَ اِسْمُ لِسُوْرَةٍ وَقِیْلَ اِسْمٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَذْکُرْ بَابَ الْوَاوِ وَحُرُوْفَ الظَّاءِ لِیَکُوْنَ مَعْلُوْمًا

جو حرام کی ہے اللہ نے یعنی تو کہ موافق کریں موطاۃ سے یعنی موافقت و مماثلت اور اسکا قول یہ واقع ہو ساتھ اس کے یعنی گر پڑو ساتھ انکے اور ہلاک کرو انکو اور پاؤں تم انکو ساتھ مکروہ کے وطء سے ہے وہ جو واقع ہونا اور ابادت کہا جاتا ہے ستاڑا انکو دشمن نے جب بدلیتا ہے ان سے اور اس کا قول طٰہٰ نہیں اتارا ہم تجھ پر قرآن اسلئے کہ تو شقی ہو کہا گیا نام ہے واسطے سورت کے اور کہا گیا نام ہے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ذکر کیا ہم نے باب واو اور حرف ظاء تاکہ معلوم ہو

بَابُ الْوَاوِ وَحُرُوْفُ الْعَیْنِ

واو کا باب حرف عین کے ساتھ

وعد

وَعْدٌ اَلْوَعِیْدُ فِی الْاِشْتِقَاقِ اللُّغَوِیِّ کَالْوَعْدِ اِلَّا اَنَّهُمْ خَصُّوا الْوَعْدَ بِالْخَیْرِ وَالْوَعِیْدَ بِالشَّرِّ اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْمَعْنَیَیْنِ فِی التَّعَلُّقِ بِاَنَّ اِذَا وَعَدَ فَفِیْ وَاِذَا تَوَعَّدَ عَلٰی رُبَّمَا اسْتُعْمِلَ الْوَعْدُ فِیْهِمَا لِلدِّرَایَةِ وَالْاِتِّبَاعِ قَالَ الْجَوْهَرِیُّ اَلْوَعْدُ یُسْتَعْمَلُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ قَالَ وَاسْقُطُوا الْخَیْرَ وَالشَّرَّ قَالُوْا فِی الْخَیْرِ اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ وَفِی الشَّرِّ الْاِیْعَادُ وَالْوَعِیْدُ وَالْعِدَةُ بِالْکَسْرِ اَلْوَعْدُ وَالْهَاءُ عِوَضٌ عَنِ الْوَاوِ الَّتِیْ

وعد۔ وعید اشتقاق لغوی میں مانند وعد کے ہے مگر انہوں نے خاص کیا وعد کو ساتھ خیر کے اور وعید کو ساتھ شر کے واسطے فرق کے درمیان دو معنوں کے اور تعلق میں یاں ہیں جب وعدہ کرتا ہے پورا کرتا ہے اور جب وعید کرتا ہے معاف کرتا ہے اور بسا اوقات استعمال ہوتا ہے وعدہ ان دونوں کے واسطے اچھے ہونے اور اتباع کے کہا جوہری نے وعد استعمال ہے خیر اور شر میں کہا گیا دو خیر اور شر کو کہا انہوں نے خیر میں وعد اور عدۃ اور شر میں ایعاد اور وعید اور عدہ ساتھ کسرہ کے وعدہ ہے اور ہا عوض ہے واؤ سے وہ جو ہے

وَافِدُهُمْ اَیْ سَابِقُهُمْ اِلَی اللّٰہِ قَالَ تَعَالٰی اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَفْرٌ اَوَافِرُ الْمَالِ التَّامُّ وَالْمَوْفُوْرُ الْکَامِلُ التَّامُّ قَالَ تَعَالٰی جَنّٰتٍ اَیْ مَوْفُوْرَۃٌ وَفْضٌ قَالَ تَعَالٰی کَاَنَّھُمْ اِلٰی نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ اَیْ یُسْرِعُوْنَ وَیَسْتَعْمِلُوْنَ اِلَی النَّاجِعِ وِفْقٌ اَیْ وِفَاقٌ یَا لِلْکَسْرِ اَلْمُوَافِقَۃُ اَیِ الْمُطَابِقَۃُ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ قَالَ تَعَالٰی جَزَآءً وِّفَاقًا اَیْ مُوَافِقًا بِسُوْءِ اَعْمَالِھِمْ وَالتَّوْفِیْقُ مِنَ اللّٰہِ تَوْجِیْہُ الْاَسْبَابِ نَحْوَ مَطْلُوْبِ الْخَیْرِ یُقَالُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَفِیٌّ اَلْوَفَاءُ ضِدُّ الْغَدْرِ یُقَالُ وَفٰی بِعَھْدِہٖ وَاَوْفٰی قَالَ تَعَالٰی اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وَقَالَ وَاَوْفُوْا بِعَھْدِیْ الْاٰیَۃَ وَیُقَالُ وَفَّی اللَّیْلُ وَوَفَّی الشَّیْءُ اَیْ تَمَّ وَاَوْفَیْتُہٗ اَنَا اَیْ اَتْمَمْتُہٗ قَالَ تَعَالٰی وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَقَالَ الرَّاغِبُ وَفٰی بِعَھْدِہٖ یَفِیْ وَفَاءً وَاَوْفٰی اِذَا تَمَّمَ الْعَھْدَ وَلَمْ یَنْقُصْ اَیْ حَفِظَہٗ اھ قُلْتُ وَعَلٰی ذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ وَقَوْلُہٗ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَقَوْلُہٗ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَقَوْلُہٗ وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی فَتَوْفِیَتُہٗ اَنَّہٗ بَذَلَ الْمَجْھُوْدَ فِیْ جَمِیْعِ مَا طُوْلِبَ بِہٖ

وافد ہے اسکا یعنی آگے کرنیوالا انکو طرف اللہ کی کہا اللہ تم کو طرف رحمن کے سوار ہو کر وفداً۔ وافد کے معنے مال پورا

وَفْرٌ اور موفور کے معنے کامل پورا کہا اللہ تم نے بدلا پورا

وَفْضٌ وَفْضٌ۔ کہا اللہ تم نے گویا کہ وہ طرف نشانوں کے دوڑتے ہوئے یعنی دوڑتے ہوئے اور جلدی کرتے ہوئے

وِفْقٌ طرف بلانیوالے کے وِفْقٌ۔ وفاق ساتھ کسیکے موافقہ یعنی مطابق کرنا دو میان دو چیزوں کے کہا اللہ نے بدلا موافق یعنے موافق ساتھ برے کاموں انکے کے اور توفیق اللہ سے سامنے کر دینا اسباب کا طرف مطلوب خیر کے کہا اور نہیں میری توفیق مگر ساتھ اللہ کے

وَفِیٌّ وَفِیٌّ وفا ضد ہے غدر کا کہا جاتا ہے پورا کیا اس نے اپنے عہد کو اور پورا کیا کہا اللہ تم نے پورا کرو عہد کو اور کہا اور پورا کرو میرے عہد کو الایۃ اور کہا جاتا ہے پورا کیا ماپ کو اور پورا کیا چیز کو یعنے پورا اور وافیہ تام کے معنے یعنی پورا کیا میں نے اس کو کہا اللہ تم نے اور پورا کرو ماپ کو اور کہا راغب نے پورا کیا عہد کو پورا کرتا ہے پورا کرنا اور اوفی کے معنے جب پورا کرتا ہے عہد کو اور نہیں کمی کی یعنے حفاظت کی اسکی اھ میں کہتا ہوں اور اوپر اس کے اللہ کا قول اور پورا کرنیوالے اپنے عہد کو اور اسکا قول پورا کرتے ہیں نذر کو اور اسکا قول اور کون ہے بڑا پورا کرنیوالا اپنے عہد کو اور اس کا قول اور ابراہیم وہ جس نے پورا کیا پس پورا کرنا اسکا کہ اس نے خرچ کیا جہد چیز بیچ تمام اگے جو طلب کیا ساتھ اس کے

زَجْرٌ مُقْتَرِنٌ بِتَخْوِيفٍ وَقَالَ الْخَلِيلُ هُوَ التَّذْكِيرُ بِالْخَيْرِ فِيمَا يَرِقُّ لَهُ الْقَلْبُ وَالْيَقْظَةُ وَالْمَوْعِظَةُ الِاسْمُ قَالَ تَعَالَى يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَقَالَ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ وَقَالَ ذٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَقَالَ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَقَالَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَعْيٌ قَالَ تَعَالَى وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ أَيْ يُضْمِرُونَ وَيَجْمَعُونَ فِي صُدُورِهِمْ مِنَ التَّكْذِيبِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يُحْفَظُ الْمَتَاعُ فِي الْوِعَاءِ إِذَا جُعِلَ فِيهِ وَجَمْعُ الْوِعَاءِ أَوْعِيَةٌ قَالَ تَعَالَى فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ وَالْإِيعَاءُ حِفْظُ الْأَمْتِعَةِ فِي الْوِعَاءِ قَالَ تَعَالَى جَمَعَ فَأَوْعَى وَقَوْلُهُ وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ أَيْ تَحْفَظُهَا أُذُنٌ حَافِظَةٌ مِنْ قَوْلِكَ وَعَيْتُ الْعِلْمَ إِذَا حَفِظْتَهُ وَفَهِمْتَهُ وَتَدَبَّرْتَ بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الْعَيْنِ لِيَكُونَ مَعْلُومًا

ڈانٹ ملی ہوئی ساتھ ڈرانے کے اور کہا خلیل نے وہ نصیحت کرنا ساتھ خیر کے جس کی رقت ہوتی ہے دل کے لئے اور وعظ اور موعظہ اسم ہے کہا اللہ تعالیٰ وعظ کرتا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت پکڑو اور کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ میں وعظ کرتا ہوں تم کو اور کہا اور نصیحت کی جاتے ہو ساتھ اس کے اور کہا وعظ ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کہا پس منہ پھیر لے ان سے اور وعظ کر انکو اور کہا اللہ تم نے اور وہ خوب جانتا ہے ساتھ اس کے جو چھپاتے ہیں یعنی چھپاتے ہیں اور جمع کرتے ہیں اپنے سینوں میں تکذیب سے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے کہ حفاظت کی جاتی ہے متاع کی برتن میں جب کہ رکھا جاتا ہے اس میں اور جمع وعاء کی اوعیۃ ہے کہا اللہ تعالیٰ پس شروع ہوا ساتھ برتنوں انکے کے پہلے برتن اپنے بھائی کے اور ایعاء کے معنی حفاظت کرنا متاع کا برتن میں کہا اللہ تعالیٰ نے جمع کیا بہت سا پھر بند کر رکھا اور اس کا قول اور یاد رکھے اسکو کان یا در رکھنے والا یعنی یاد رکھے اسکو کان یاد کرنے والا تیرے قول سے وعیت العلم جب حفظ کیا تو نے علم کو اور سمجھا تو نے اسکو اور سمجھا تو نے اسکو جب کہ تدبر کیا تو نے اور یہ باب واو اور حرف عین کا ہے تاکہ معلوم ہو

وَعْیٌ

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الْفَاءِ

واو کا باب حرف فا کے ساتھ

وَفْدٌ الْوَافِدُ وَاحِدُ الْوَفْدِ وَالْوُفُودِ وَهُمُ الَّذِينَ يَفِدُونَ عَلَى الْمُلُوكِ مُسْتَنْجِحِينَ الْحَوَائِجَ وَالْوَافِدُ السَّابِقُ مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى ذٰلِكَ إِتْمَامُ الْقَوْمِ

وفد واحد ہے وفد اور وفود کا اور وہ وہ لوگ ہیں جو آتے ہیں بادشاہوں کے پاس پورا کرنیوالے حاجتوں کے اور وافد کہتے ہیں آگے بڑھنے والے اونٹوں سے اور اوپر اس کے ہے قوم کا امام

وَفْدٌ

إِذَا قَبَضَ نَفْسَهُ وَفِي الصِّحَاحِ إِذَا قَبَضَ رُوحَهُ (لِسَان) وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ أَيْ قَبَضَ رُوحَهُ وَالْوَفَاةُ الْمَوْتُ (صراح) وَالْوَفَاةُ الْمَوْتُ (قاموس) وَفِي التَّاجِ وَالْمَنِيَّةُ وَتُوُفِّيَ فُلَانٌ إِذَا مَاتَ انْتَهَى (تاج) وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ قَبَضَ رُوحَهُ (قاموس) وَفِي الْأَسَاسِ تُوُفِّيَ فُلَانٌ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَأَدْرَكَتْهُ الْوَفَاةُ يَعْنِي الْمَوْتَ اهـ وَفِي أَقْرَبِ الْمَوَارِدِ تَوَفَّى اللّٰهُ زَيْدًا أَيْ قَبَضَ رُوحَهُ تُوُفِّيَ فُلَانٌ مَجْهُولٌ قُبِضَتْ رُوحُهُ وَمَاتَ فَاللّٰهُ الْمُتَوَفِّي وَالْعَبْدُ الْمُتَوَفَّى اهـ وَفِي مُنْتَهَى الْإِرَبِ التَّوَفِّي الْمَوْتُ يُقَالُ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالَى أَيْ قَبَضَ رُوحَهُ قُلْتُ فَعَلَى هٰذِهِ الْأَقْوَالِ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا عِيسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ أَيْ مُمِيتُكَ حَتْفَ أَنْفِكَ لَا قَتْلًا بِأَيْدِيهِمْ قُلْتُ وَالدَّلِيلُ عَلٰى وَفَاةِ عِيسٰى أَيْ مَوْتِهِ قَوْلُهُ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي قُلْتُ أَيْضًا إِذَا سُئِلَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَى الْآنَ أَخَّرَ كَيْفَ حَالُ أَبِيكَ أَوْ أَخِيكَ أَوْ غَيْرِهِمَا فَإِذَا قَالَ قَدْ تُوُفِّيَ اسْتُرْجِعَ وَتُرُحِّمَ لِأَنَّهُ فَهِمَ قَدْ مَاتَ وَإِذَا قَالَ تُوُفِّيَ اسْتُرْجِعَ وَتُرُحِّمَ أَيْضًا

جب قبض کرلیا اسکی جان کو اور صحاح میں ہے جب قبض کرلیتا ہے اسکی روح کو (لسان) اور توفاہ اللہ کے یعنی قبض کرلیا اسکی روح کو اور وفات کے معنی موت ہیں (صراح) اور وفات کے معنی موت (قاموس) اور تاج میں ہے اور موت اور توفی فلان جب مرگیا انتہی (تاج) اور توفاہ اللہ یعنی قبض کیا اسکی روح کو (قاموس) اور اساس میں ہے توفی فلان اور توفاہ اللہ اور مغرب میں اس کو وفات نے یعنی موت نے اھ اور اقرب الموارد میں ہے قبض کیا اللہ نے زید کو یعنی قبض کیا اسکی روح کو توفی فلان مجہول ہے قبض گئی روح اسکی اور مرگیا پس اللہ قبض کرنیوالا اور بندہ مقبوض اھ اور منتہی الارب میں توفی کے معنے موت کہا جاتا ہے توفاہ اللہ تعالیٰ یعنے قبض کیا اسکی روح کو میں کہتا ہوں پس بر اس کے یہ قول ہیں اللہ تعالیٰ کا قول اے عیسےٰ تحقیق میں قبض کرنیوالا ہوں تیری روح کو یعنی مارنیوالا حتف انفاک نہ قتل کرساتھوں انکے میں کہتا ہوں اور دلیل ہے اوپر وفات عیسےٰ کے یعنی موت اسکی اور اس کا قول پس جب قبض کیا تو نے میری جان کو میں کہتا ہوں نیز جب سوال کرے آدمی عرب سے اب تک اور عمرو کسطرح ہے تیرے باپ اور تیرے بھائی کا حال یا سوا ان کے پس اسوقت کہے کا تحقیق فوت ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیگا اور رحم کی دعا کریگا اس کیلئے کہ مرگیا اور جب کہے فوت ہوگیا انا للہ پڑھیگا اور رحمت کی دعا کریگا

مِنْ بَذْلِ مَالِهٖ يُرَائِيْ نُفَاقِيْ فِيْ طَاعَتِهٖ
وَبَذْلُ وَلَدِهٖ وَالَّذِيْ هُوَ اَعَزُّ مِنْ نَفْسِهٖ
لِلْقُرْبَانِ وَاِلٰى مَا نَبَّهَ عَلَيْهِ بِقَوْلِهٖ
وَفِيْ اَشَارَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ
رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ وَتَوَفِّيْتُ الشَّيْءَ
بَذْلُهٗ وَافِيًا وَاسْتِيْفَاءُهٗ تَنَاوُلُهٗ
وَافِيًا قَالَ تَعَالٰى وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ وَقَالَ
وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ وَقَالَ ثُمَّ تُوَفّٰى
كُلُّ نَفْسٍ وَقَالَ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ
وَقَالَ يُوَفِّيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ وَفِي اللِّسَانِ
وَوَفَى الرَّجُلُ حَقَّهٗ وَوَفَّاهُ اِيَّاهُ بِمَعْنًى
اَلْمَلَهٗ لَهٗ وَاَعْطَاهُ وَافِيًا وَفِي التَّنْزِيْلِ
وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰهُ حِسَابَهٗ اَيْ
وَقَدْ يُعَبَّرُ عَنِ الْمَوْتِ وَالنَّوْمِ بِالتَّوَفِّيْ
قَالَ تَعَالٰى اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ
مَوْتِهَا وَقَالَ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَقَالَ
يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ وَقَالَ تَتَوَفّٰهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَقَالَ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَقَالَ
اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ وَقَالَ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ
وَقَالَ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَقَالَ تَوَفَّنِيْ
مُسْلِمًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَفِّيْ مَوْتٌ
(مفردات) وَالْوَفَاةُ الْمَنِيَّةُ وَالْوَفَاةُ
اَلْمَوْتُ وَتَوَفّٰى فُلَانٌ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ

اپنے مال کے دینے سے ساتھ حرج کے بیچ طاعت اسکی
کے اور دینا اپنے بچہ کو وہ بڑا عزیز تھا اپنے نفس سے
واسطے قربانی کے اور طرف اسکی جو خبر دی اسپر ساتھ قول
اپنے کے اور بیچ اس کے اشارہ کیا ساتھ قول اللہ کے
اور جب آزمایا ابراہیم کو اس کے رب نے ساتھ چند باتوں کے پس پورا
کیا انکو اور پورا کرنا چیز کا دینا اس کا پورے طور سے اور استیفا
کے معنے لینا اسکو اچھی طرح سے کہا اللہ تم نے اور پورا
دیا جائیگا ہر ایک نفس اور کہا اور سوا اس کے نہیں کہ تم پورا
دیے جاؤ گے اپنے اجروں کو اور کہا پھر پورا دیا جائیگا
ہر ایک نفس اور کہا سوا اس کے نہیں پورا دیا جاتا ہے صابروں کو
اور کہا پورا دیگا انکو انکا اعمال کا بدلا اور لسان میں ہے اور
وفی الرجل حقہ و وفاہ ایاہ ساتھ معنے کامل کیا اسکو اس کے
لئے اور دیا اسکو پورے طور پر اور قرآن میں ہے اور پائیگا اللہ کو
اپنے پاس پس پورا دیگا اسکو اسکا حساب اسکا اور کبھی مراد
لیجاتی ہے موت اور نیند سے ساتھ توفی کے کہا اللہ نے اللہ
قبض کرلیتا ہے جان کو وقت مرنے اسکے کے اور کہا اسلام ہے
تم کو رات میں اور کہا قبض کرلیتا ہے تمکو موت کا فرشتہ اور کہا
قبض کرتے ہیں جنکی جان کو فرشتے اور کہا قبض کرلیتے ہیں انکو ہمارے
بھیجے ہوئے اور کہا ہم قبض کرینگے تیری جان کو اور کہا اور قبض کر
ہم کو ساتھ نیکوں کے اور کہا اور قبض کر ہم کو فرمانبردار کرکے اور
قبض کر مجھکو فرمانبردار اور کہا ابن عباس نے توفی کے معنے موت کے
ہیں (مفردات) اور وفاۃ کے معنے موت کے ہیں اور توفاہ اللہ
اور توفی فلان اور توفاہ اللہ

فَلَمَّا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ مَوْتِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ وَدُفِنَ فِي الْأَرْضِ كَمَا مَاتُوا الرُّسُلُ مِنْ قَبْلِهِ وَدُفِنُوا۔	پس مت ہو تو شک کے عیسےٰ بن مریم کی موت سے پس تحقیق وہ فوت ہو گیا اور دفن کیا گیا زمین میں جس طرح وفات پائی رسولوں نے اس کے پہلے اور دفن کیے گئے۔
بَابُ الْوَاوِ مَعَ حَرْفِ الْقَافِ	**واؤ کا باب حرف قاف کے ساتھ**
وَقْبٌ قَالَ تَعَالَى مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ أَيْ إِذَا دَخَلَ أَخِذَ مِنْ وَقُوبِ اللَّيْلِ أَعْنِي دُخُولَ ظَلَامِهِ وَالْوُقُوبُ الدُّخُولُ فِي مَحَلِّ شَيْءٍ وَقْتُ الْوَقْتِ نِهَايَةُ الزَّمَانِ الْمَفْرُوضِ لِلْعَمَلِ وَيُهْدَأُ الْإِيكَادُ يُقَالُ الْآنَ وَقْدَ الْحَرُّ نَحْوُ قَوْلِهِمْ وَقَّتُّ لَكَ أَيْ جَعَلْتُ لَهُ وَقْتًا قَالَ تَعَالَى كِتَابًا مَوْقُوتًا أَيْ مُحَدَّدًا وَقْتُ الْمُعَيَّنَةِ وَالتَّوْقِيتُ لِلشَّيْءِ مِثْلُهُ قَالَ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ وَوُقِّتَتْ مُخَفَّفَةً وَأُقِّتَتْ لُغَةٌ مِثْلُ وُجُوهٍ وَأُجُوهٍ أَيْ جُمِعَتْ لِوَقْتِهَا وَالْمِيقَاتُ هُوَ الْوَقْتُ الْمَحْدُودُ لِلْفِعْلِ وَاسْتُعِيرَ لِلْمَكَانِ قَالَ تَعَالَى إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا وَقَالَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ وَمَوَاقِيتُ الْحَجِّ مَوَاضِعُ الْإِحْرَامِ وَقَدَ الْوَقُودُ بِالْفَتْحِ الْحَطَبُ وَبِالضَّمِّ مَصْدَرٌ قَالَ وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وَقَدَ النَّارُ ذَاتُ الْوَقُودِ وَالْوَقْدُ بِفَتْحَتَيْنِ النَّارُ	وَقْبٌ کہا اللہ تم نے اور شر چھپے ہوئے سے جب ظاہر ہوتا ہے یعنی جب داخل ہوتا ہے اندھیرا ہے و قوب لیل سے مراد لیتا ہوں میں داخل ہونا اندھیری رات کا اور وقوب کے معنے داخل ہونا ہر ایک چیز میں وَقْتٌ وقت کے معنے انتہا زمانہ مقرر کی واسطے کام کے اور اس لئے نہیں قریب کر کہا جاوے گرمی تھا رات مدت کے قول کے وقت کذا یعنے کیا میں اس کے لئے وقت کہا اللہ تم نے کتاب ہوئی وقت معینے محدود وساتھ وقتوں معینے کے اور توقیت واسطے کسی چیز مانند اس کے ہے کہا اللہ تم نے اور جب رسول مقرر کئے جاویں گے اور وقت مخففہ ہے اور اقت لغت ہے مانند وجوہ اور اجوہ کے یعنے جمع کیا واسطے وقت کے اور میقات وہ وقت محدود ہے واسطے کام کے اور استعمال کیا گیا ہے واسطے مکان کے کہا اللہ تم نے تحقیق فیصلہ کا دن ہے مقرر ان کا اور کہا طرف مقرر وقت دن معلوم کے اور مواقیت الحج کہ سنے احرام کی جگہیں۔
وَقَدٌ۔ وقود ساتھ فتح کے ایندھن اور ساتھ ضمہ کے مصدر کہا اللہ تم نے ایندھن اس کا لوگ اور پتھر ہیں اور کہا آگ ایندھن والی اور وقد ساتھ دو فتحوں کے آگ خاص	وَقَدٌ

وَقْبٌ

وَقْتٌ

لِاَنَّهُمْ قَدْ قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ اِلٰى
آخِرِ الْآيَةِ لَفْظُ التَّوَفِّي فَبَعْضُ الرُّوحِ
كَمَا مَرَّ فِي كُتُبِ اللُّغَةِ وَاَيْضًا لِذٰلِكَ
اُسْتُعْمِلَ لَفْظُ التَّوَفِّي بِمَعْنَى الْمَوْتِ
فِي مُحَاوَرَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
اَلَا تَرٰى قَوْلَهُ مَا تَوَفَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
نَبِيًّا قَطُّ اِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ رُوْحُهٗ
رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ وَكَذٰلِكَ
فِي تَفْسِيْرِ ابْنِ كَثِيْرٍ فِي حَدِيْثِ عَائِشَةَ
فَيُتَوَفّٰى كُلُّ مَنْ كَانَ وَفِي كَنْزِ الْعُمَّالِ
عَنْ عَائِشَةَ بَكٰى وَبَكٰى اَصْحَابُهٗ حِيْنَ
تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَفِي الْبُخَارِيِّ
فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ اِلَخْ
وَفِي كَنْزِ الْعُمَّالِ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ رَجُلًا
مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ
يُوَسْوِسُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَقُلْتُ لَا اَبِيْ بَكْرٍ
تُوُفِّيَ اللّٰهُ بِنَبِيِّهٖ اِلَخْ فَقَدْ تَبَيَّنَ لَكَ
اِسْتِعْمَالُ لَفْظِ التَّوَفِّي بِمَعْنَى الْمَوْتِ
فِي كُتُبِ اللُّغَةِ وَمُحَاوَرَاتِ الْعَرَبِ وَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اس لئے کہ سمجھ لیا اس نے تحقیق قبض کر لیا اسکو اللہ نے
اپنی طرف یعنی مر گیا اس لئے لفظ توفی کے معنے قبض روح کے
ہیں جیسے کہ گذر چکا ہے لغت کی کتابوں میں اور نیز اسطرح
استعمال کیا گیا لفظ توفی موت کے معنوں میں بیچ محاورہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیویوں اور اصحاب
میں رضی اللہ عنہم کیا نہیں دیکھتا تو اسکا قول نہیں قبض
کیا اللہ عزوجل نے کسی نبی کو کبھی بھی مگر دفن ہوا
جہاں قبض کیا جاتا ہے اسکی روح روایت کیا اس کو
ابن سعد کنز العمال میں اور اسیطرح تفسیر ابن کثیر
میں ہے بیچ حدیث عائشہ رض کے پس قبض ہو جائیگا ہر ایک جو
ہے الخ اور کنز العمال میں ہے عائشہ رض سے روایت
روئے اور روئے آپ کے اصحاب جبکہ قبض ہوگئی
روح سعد بن معاذ کی اور بخاری میں ہے پس جب شکایت
کی درد کی وہ جسمیں فوت ہوئے الخ اور کنز العمال میں ہے
عثمان رض سے تحقیق ایک آدمی اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے جب ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہوئے
آپ پر یہانتک کہ قریب تھا بعض انکا وسوسہ کرنا اور میں
بھی انمیں سے تھا پس میں نے کہا واسطے ابی بکر کے
فوت کر لیا اللہ نے اپنے نبی کو الخ پس تحقیق ظاہر
ہو گیا تیرے لئے استعمال لفظ توفی ساتھ معنے
موت کے لغت کی کتابوں میں اور عرب کے
محاورات میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
اور آپکے ازواج میں اور اصحاب رض میں

فِي الْعَذَابِ وَالشَّدَائِدِ نَحْوُ قَوْلِهٖ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَقَوْلُهٗ يَعَذَابٍ وَّاقِعٍ وَقَوْلُهٗ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ أَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْكُفَّارِ وَمِثْلُهٗ إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ أَيْ وَجَبَ وَقِيْلَ ثَبَتَتِ الْحُجَّةُ وَقَوْلُهٗ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ وَاقِعُوْهَا أَيْ وَعَلِمُوْا أَنَّهُ سَاقِطٌ عَلَيْهِمْ وَقَوْلُهٗ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ أَيْ بِمَسَاقِطِ النُّجُوْمِ وَقَوْلُهٗ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ أَيْ فَقَدْ وَجَبَ

وَقْفٌ قَالَ تَعَالٰى وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ أَيِ احْبِسُوْهُمْ وَمِثْلُهٗ قَوْلُهٗ إِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ **وَقِيَ** أَيْ قَايَةُ حِفْظُ الشَّيْءِ مِمَّا يُؤْذِيْهِ وَيَضُرُّهٗ يُقَالُ وَقَى الشَّيْءَ يَقِيْهِ وِقَايَةً وَوِقَاءً قَالَ تَعَالٰى فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ وَقَالَ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ وَقَالَ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ وَقَالَ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ وَقَالَ قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَالتَّقْوٰى قَدْ تَقَدَّمَ شَرْحُهَا

عذاب میں اور تکلیفوں مانند اس کے قول کے جب واقع ہوگی واقع ہونیوالی اور اس کا قول ساتھ عذاب واقع ہونیوالے کے اور اس کا قول شتحقیق عذاب تیرے رب کا البتہ واقع ہونیوالا ہے یعنی واجب ہے کافروں پر اور مثل اسکی جب واقع ہوگی بات یعنی واجب ہو جائیگی اور کہا گیا یعنی ثابت ہو جائیگی حجت اور اس کا قول اور جان لیا انہوں نے کہ وہ واقع ہونیوالا ہے ہمکو یعنی اور یقین کیا انہوں نے کہ وہ گرنیوالا ستاروں پر اور اس کا قول ساتھ گرنے ستاروں کے یعنی ساتھ گرنے سیاروں کے اور اس کا قول پس شتحقیق واجب ہوگیا اجر اس کا یعنی پس جب واجب ہوگیا

وَقْفٌ کہا اللہ تم نے اور روک رکھو انکو کہ وہ سوال کیے جائینگے یعنی روک رکھو انکو اور مانند اسکی اس کا قول جب کھڑے کیے جائینگے آگ پر **وَقِيَ** وقایہ کے معنے حفاظت کرنا ایک چیز کا اس چیز سے جو ایذا دیتی ہے اور دکھ دیتی ہے اسکو کہا جاتا ہے بچایا اس کو اس چیز سے پس بچایا اسکو اللہ نے اسکو بچانا اور وقار فرمایا پس بچایا انکو اللہ نے اور کہا اور بچایا انکو عذاب سے اور کہا اور نہیں انکے لئے کوئی بچانیوالا اور کہا نہیں تیرے لئے کوئی اللہ کیطرف سے دوست اور نہ بچانیوالا اور کہا بچاؤ اپنی جانوں اور اپنے اہل کو آگ سے اور تقوے کے معنے کی گذر چکی ہے شرح

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الْكَافِ

واو کا باب حرف کاف کے ساتھ

وَكَّدَ يُقَالُ وَكَّدْتُ الْقَوْلَ وَالْفِعْلَ وَأَكَّدْتُهٗ أَيْ أَحْكَمْتُهٗ قَالَ تَعَالٰى بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا أَيْ إِحْكَامِهَا **وَكْزٌ** أَوْلُ الطَّعْنِ

وَكَّدَ کہا جاتا ہے پختہ کیا میں نے بات کو اور کام کو اور محکم کیا اس کو یعنی محکم کیا اس کو کہا اللہ تم نے پیچھے محکم کرنے اس کے یعنی محکم کرنے اسکے بعد **وَكْزٌ** وکز کے معنے طعنہ کرنا

وقف — وقف
وقی — وقی
وکد — وکد
وکز — وکز

نفسها قاله الجوهري وقيل وقد الموقد
موضع الوقود كالمجلس موضع الجلوس
وقال الراغب واستوقدت النار اذا
تحريت لايقادها واوقدتها قال
استوقد نارا وقال ومما توقدون
عليه وقال فاوقد لي يا هامان
وقال نار الله الموقدة اي وقودها
كلما اوقدوا نارا للحرب اي كلما
دبروا مكيدة للحرب وقد قال
والموقوذة اي المقتولة بالضرب
وقرا الوقر الثقل في الاذن او
ذهاب السمع كلم قال تعالى في آذانهم
وقرا وقال في اذانا وقرا وقوله
فالحاملات وقرا اي السحاب تحمل الماء
وقوله لا ترجون لله وقارا اي ما لكم
لا تخافون لله عظمة من وقر يقر
اي عظم والوقار الثبوت والحلم
والتوقير التعظيم وقوله وقرن
في بيوتكن اي اثبتن وقع الوقوع
ثبوت الشيء وسقوطه يقال وقع
الطائر وقوعا والواقعة لا تقال الا
في الشدة والمكروه واكثر ما جاء
في القرآن الكريم من لفظ وقع جاء

وقد

وقر

کہا جوہری نے اور سوا اس کے اور موقد جگہ جیسے
کی مانند مجلس کے جگہ بیٹھنے کی اور کہا راغب نے اور
جلایا آگ کو جب تیار ہوئی واسطے جلانے اس کے
اور جلایا اس کو اللہ تم نے جلایا آگ کو اور کہا اللہ نے
جو جلاتے ہو تم اسپر اور کہا پس جلا واسطے میرے اے
ہامان اور کہا اللہ کی آگ جلی ہوئی اور اس کا قول
جب جلایا انہوں نے آگ کو واسطے لڑائی کے یعنی جب
تدبیریں کیں انہوں نے تدبیریں کرنا واسطے لڑائی کے
وقد کہا اللہ تعالیٰ نے اور موقوذۃ یعنی
قتل کی ہوئی ساتھ مارکے۔ وقر۔ وقر کے معنے
بوجھ کان میں یا چلا جانا شنوائی تمام کا کہا اللہ تعالیٰ
اس کے کانوں میں بوجھ ہے اور کہا ہمارے کانوں میں بوجھ
اور اس کا قول پس اٹھانیوالیاں بوجھ کو وہ بادل
ہیں اٹھاتے ہیں پانی کو اور اس کا قول اور نہیں تم ڈرتے
واسطے اللہ کی عظمت کے یعنی کیا ہے تمہارے لئے نہیں
خوف کرتے تم واسطے اللہ کی اسکی عظمت سے وقر سے ساتھ
ضمہ کے ہے یعنی بڑا اور وقار کے معنے ٹھہرنا اور حلم
کرنا اور توقیر کے معنے تعظیم کے ہیں اور اس کا قول اور ٹھہریں
اپنے گھروں میں یعنی ٹھہرے رہیں۔ وقع کے معنے
ثابت کرنا کسی چیز کا اور گرنا اس کا کہا جاتا ہے واقع
ہوا پرندہ واقع ہونا اور واقع نہیں بولا جاتا مگر
تکلیف اور مکروہ میں اور اکثر جو آیا ہے قرآن کریم
میں لفظ وقع سے آیا ہے۔

وقع

تسمیۃ علی ما ترکب اللہ سبحانہ وتعالیٰ علیہ العالم من زیادۃ اللیل فی النہار وزیادۃ النہار فی اللیل وذلک بحسب مطالع اللیل ومقاربہ والولیجۃ کل ما یتخذہ الانسان معتمدا علیہ ولیس من اھلہ من قولھم فلان ولیجۃ فی القوم اذا لحق بھم ولیس منھم انسانا کان او غیرہ قال تعم ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجۃ وذلک لدخلہ فی قولہم لا یتخذ والیھود والنصاری اولیاء قولد والولد المولود ویقال للواحد والجمع والصغیر والکبیر قال تعم فان لم یکن لہ ولد وقال انی یکون لی ولد ویقال للمثنی ولد قال او نتخذہ ولدا او قال وما ولد اوما ولد اوما ولد قال ابو الحسن الولد الابن والابنۃ والولد ھم الاھل والولد ویقال ولد فلان قال تعم والسلام علیہ یوم ولدت والاب یقال لہ والد قال تعم والدۃ ویقال لھما والدان قال تعم وولد یقال لابن قرب عھدہ بالولادۃ وان کان فی الاصل یصح لمن قرب عھدہ او بعد کما یقال لابن قرب عھدہ

پس تنبیہ ہے اوپر اس کے جو ترکیب دی اللہ عزوجل نے اوپر جہان کو زیادہ کرنے رات کے دن میں اور زیادہ کرنے دن کے رات میں اور یہ لحاظ بڑھنے رات کے اور غروب کے اس کے اور ولیجہ کہتے ہیں ہر ایک جو کچھ بنا ہے انسان بھروسہ کرکے اسپر اور نہیں اسکے اہل سے عرب کے قول سے فلانا ولیجہ ہے قوم میں جب ملجائے ساتھ ان کے اور نہیں ان میں سے انسان ہو اس کے کہا اللہ تم نے اور نہیں بنایا انہوں نے سوا اللہ کے اور سوا رسول اس کے اور سوا مومنوں دلی دوست اور یہ مانند قول اس کے ہے مت بناؤ یہود اور نصاری کو دوست ولد۔ ولد کے معنے بیٹا بولا جاتا ہے واسطے واحد اور جمع کے اور صغیر اور کبیر کہا اللہ تعالیٰ نے پس اگر نہ ہووے اس کے لئے اولاد اور کہا کہاں سے ہوگا میرے لئے بچہ اور کہا جاتا ہے واسطے مثنی کے ولد کہا کیا ہم بنالیں اسکو بیٹا اور کہا اور مددوالا اور عباس نے جنا کہا ابوالحسن ولد کے معنے بیٹا اور بیٹی اور ولد و اہل اور ولد ہے اور بولا جاتا ہے جنا فلانے نے کہا اللہ تعالیٰ نے اور سلامتی ہے اسپر جسدن پیدا ہوا اور کہا اور سلامتی ہے مجھ پر جسدن کہ میں پیدا ہوا اور باپ کہا جاتا ہے اسکے کو والد اور ماں کو والدہ اور کہا جاتا ہے ان دونوں کے والدان کہا اور واسطے ماں باپ کے اور ولید کہا جاتا ہے واسطے اس کے جسکا قرب ہو زمانہ سے پیدا ہونے کے اور اگرچہ وہ اصل میں صغیر ہو اور واسطے اس کے جس کے قرب ہو زمانہ پیدا ہونے کے جیسے کہا جاتا

ولد

	وَالدَّفْعُ وَالضَّرْبُ بِجَمِيْعِ الْكَفِّ قَالَ تَعَالٰى	اور دفع کرنا اور مارنا ساتھ ہتھیلی کے کہا اللہ تعالیٰ نے پس
وَكَّلَ	فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى وَ وَكَّلَ اَلتَّوْكِيْلُ اَنْ تَعْتَمِدَ	ہتھیلی کا مارا اسکو موسیٰ وَ وَکَّلَ توکیل کے معنے یہ کہ اعتماد کرے
	عَلٰى غَيْرِكَ وَتَجْعَلَهٗ نَائِبًا عَنْكَ وَالْوَكِيْلُ	تو غیر پر اور کرے تو اسکو نائب اپنا اور وکیل فعیل کے وزن
	فَعِيْلٌ بِمَعْنَى الْمَفْعُوْلِ قَالَ تَعَالٰى وَكَفٰى بِاللّٰهِ	پر ہے ساتھ معنے مفعول کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور کافی ہے
	وَكِيْلًا اَیْ اَكْتَفِیْ بِهٖ اَنْ يَّتَوَلَّ اَمْرَكَ	اللہ کارساز یعنی کافی ہے وہ یہ کہ والی ہو تیرے کام کا
	وَيَتَوَكَّلُ لَكَ وَعَلٰى هٰذَا حَسْبُنَا اللّٰهُ	اور حفاظت کرے گا تیرے لئے اور اوپر اسکے کافی ہے
	وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَقَوْلُهٗ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ	ہمیں اللہ اور اچھا کارساز ہے اور اسکا قول اور نہیں تو
	بِوَكِيْلٍ اَیْ بِمُوَكَّلٍ عَلَيْهِمْ وَحَافِظٍ لَهُمْ	اوپر محافظ یعنی محافظ اور حفاظت کرنیوالا ان کے لئے
	وَالتَّوَكُّلُ اِظْهَارُ الْعَجْزِ وَالْاِعْيَاءِ	اور توکل کے معنے ظاہر کرنا عجز کا اور تھکا ویکا اور
	وَالْاِسْمُ التُّكْلَانُ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ	اسم تکلان ہے اور توکل اللہ پر منقطع ہونا بندے کا طرف
	اِنْقِطَاعُ الْعَبْدِ اِلَيْهِ فِيْمَا يُؤْمِلُهٗ مِنَ	اس کے بیچ اس کے آس رکھتا ہے اسکو مخلوقات سے کہا اللہ
	الْمَخْلُوْقِيْنَ قَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	نے اور توکل کرے اللہ پر اور کہا اور اللہ پر پس چاہیے
	وَقَالَ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا وَقَالَ فَلْيَتَوَكَّلِ	کرو اور کہا پس چاہیے کہ بھروسہ کریں مومن اور کہا
	الْمُؤْمِنُوْنَ وَقَالَ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا	اے رب ہمارے تجھ پر ہے ہمارا بھروسہ اور
	وَقَالَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا وَقَالَ وَتَوَكَّلْ	کہا اور کافی ہے اللہ کارساز اور کہا اور بھروسہ
	عَلَيْهِ وَرُبَّمَا فُسِّرَ الْوَكِيْلُ بِالْكَفِيْلِ	کریں اسپر اور بسا اوقات تفسیر کیجاتی ہے وکیل کی ساتھ
وَكَاءَ	وَكَاءَ قَالَ هِيَ عَصَاةٌ اَتَوَكَّؤُ	کفیل کے وَکَاءَ کہا وہ میرا سوٹا ہے میں ٹیک لگاتا
	عَلَيْهَا اَیْ اَعْتَمِدُ عَلَيْهَا	ہوں اسپر یعنے اعتماد کرتا ہوں اسپر
	بَابُ الْوَاوِ حَرْفُ اللَّامِ	**واو کا باب حرف لام کے ساتھ**
وَلَجَ	وَلَجَ اَلْوُلُوْجُ اَلدُّخُوْلُ فِيْ مَضِيْقٍ قَالَ تَعَالٰى	وَلَجَ۔ ولوج دخول کے معنے دخول ہیں تنگی کی کہا اللہ تعالیٰ نے یہاں تک
	حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ وَقَالَ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ	داخل ہو جائے اونٹ اور کہا جاتا ہے جو داخل ہوتا ہے میں اور اس کا جو
	وَقَوْلُهٗ يُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ	داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو

وَهِيَ الْيَمِيْنُ وَقَوْلُهٗ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ اَیْ
نَاصِرِیْ وَحَافِظِیْ وَدَافِعُ شَرِّ الْمُعَادِیْ
وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَوْلُهٗ
يَاْلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ اَیْ يُقَصِّرُوْنَ مِنْكُمْ
وَقَوْلُهٗ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّالٍ اَیْ وَلِيٍّ وَقَوْلُهٗ
اَيْنَمَا تُوَلُّوْا اَیْ تُوَجِّهُوْا وَمِثْلُهٗ قَوْلِيْ
وَجْهِكَ اَیْ وَجِّهْ وَالتَّوْلِيَةُ تَكُوْنُ
اِقْبَالًا وَمِنْهُ قَوْلُهٗ هُوَ مُوَلِّيْهَا اَیْ
مُسْتَقْبِلُهَا وَمِثْلُهٗ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
وَتَكُوْنُ اِنْصِرَافًا وَمِنْهُ قَوْلُهٗ يُوَلُّوْكُمُ
الْاَدْبَارَ وَتَكُوْنُ بِمَعْنَى التَّوَلِّيْ يُقَالُ
وَلَّيْتُ وَتَوَلَّيْتُ وَتَوَلّٰى يَتَوَلّٰى بِمَعْنَى الْاِمْتِنَاعِ
وَبِمَعْنَى الْاِتِّبَاعِ قَالَ تَعَالٰى اِنْ تَتَوَلَّوْا اَیْ
تَنْصَرِفُوْا وَقَوْلُهٗ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى لَكَ وَهُوَ
تَهْدِيْدٌ وَّوَعِيْدٌ اَیْ قَدْ وَلِيَكَ شَرٌّ
فَاحْذَرْهُ وَقَوْلُهٗ فَاَوْلٰى لَهُمْ هُوَ وَعِيْدٌ
اَیْ فَوَيْلٌ لَّهُمْ وَهُوَ اَفْعَلُ مِنَ الْوَلْيِ
وَهُوَ الْقُرْبُ اَیْ وَلِيَهُمْ وَقَارَبَهُمْ مَا
يَكْرَهُوْنَ وَقَوْلُهٗ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ
الْعَشِيْرُ اَیْ لَبِئْسَ النَّاصِرُ وَلَبِئْسَ
الصَّاحِبُ وَقَوْلُهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىهُ اَیْ
وَلِيُّهٗ وَقَوْلُهٗ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا
هُمُ الْوَرَاثُ وَالتَّفْسِيْرُ وَجَعَلْنَا لِكُلِّ اِنْسَانٍ

وہ قسم ہے اور اس کا قول تحقیق میرا مددگار اللہ ہے یعنی
مددگار اور حفاظت کرنیوالا اور ہٹانیوالا تمہاری شر کو مجھ سے
اور اسیطرح ہے اس کا قول اور اللہ والی مومنوں کا اور اسکا
قول نزدیک ہونے کفار کے یعنی قریب ہوتے ہیں تم سے اور
اس کا قول نہیں انکے لئے کوئی والی یعنی والی اور اس کا قول
جسمیں تم توجہ کرو یعنی توجہ کرو اور مثل اسکی ہے پھیرنا اپنے
توجہ کو یعنی اپنی توجہ کو اور تولیہ کبھی ہوتا ہے آنیسے
اور اسی سے ہے اس کا قول وہ سامنے ہونیوالا ہے یعنی سامنے
ہونیوالا ہے اور مثل اسکی پس ضرور ہم پھیر دینگے تجھے قبلہ
کیطرف اور کبھی ہوتا پھیرنے کے معنوں اور اسی سے ہے اس کا قول
پھیرتے ہیں تم سے اپنی پیٹھوں کو اور کبھی ہوتا ہے پھیرنے تو کہی
کہا جاتا ہے ولیت اور تولیت اور تولی ہوتا ہے ساتھ معنے اعراض
کے اور ساتھ معنے اتباع کے کہا اللہ نے اگر پھر جاؤ تم یعنی منہ
پھیرو اور اس کا قول اولی لک فاولی لک وہ جھڑکی دینا
اور عذاب دینا یعنی تحقیق والی ہوا تیرا شر پس بچ
اس سے اور اس کا قول پس اولی ان کے لئے وہ عذاب ہے
یعنی پس ہلاکت ہے ان کے لئے اور وہ وزن افعل سے ہے
ولی سے اور وہ قرب ہے یعنی دوست انکا اور نزدیک ہونا
انکی چیز کو جو وہ کچھ ہیں اور اس کا قول البتہ برا ہے مولی اور
البتہ برا ہے عشیر یعنی البتہ برا مددگار اور البتہ برے صاحب
اور اس کا قول پس تحقیق اللہ ہے مولا اس کا یعنی والی اس کا اور
اس کا قول اور واسطے ہر ایک کے کیا ہم نے وارث مواليٰ وہ
وارث ہیں اور مقدر اور کیا ہم نے واسطے ہر ایک انسان کے

الْبن الولد سقط عنه هذا الاسم قال ثم يجعل الولدان شيبا وجمع الولد اولاد قال تعالى انما اموالكم واولادكم وقيل جمع الولد ولد مثل اسد واسد

وَلَقٌ قال تعالى اذ تلقونه بالسنتكم اى تسرعون الكذب

وَلِيٌّ ولى اولى وكل من ولى امر آخر فهو وليه والولى له النصرة والمعونة والولى الذى يدبر الامر قال تعالى انما وليكم الله الاية وقال ولى المومنين والولاية بالفتح التربية والنصرة وبالكسر الامارة والتولية والسلطان ومثله الولاء بالكسر منه ابن السكيت قال تعالى هنالك الولاية لله وقوله ما لكم من ولايتهم من شىء اى من توليتهم فى الميراث وقوله الما وليا له معشر وقفا اى اصير قيمكم من المومنين وقوله هب لى من لدنك وليا اى نبيا وقوله نولى بعض الظالمين بعضا اى نجعل وقوله ثم تولى عنهم اى تنح عنهم وقوله لا يالونكم خبالا اى لا يقصرون فى افساد حالكم وقوله يولون من نسائهم اى يحلفون على ترك وطى ازواجهم من الاليه

بڑا ہوجاتا ہے بچہ گر جاتا ہے اس سے یا ہم کہ کہا اللہ تعالیٰ نے کردیکھو بچوں کو بوڑھا اور جمع ولد کی اولاد ہے کہا اللہ تعالیٰ نے سوا اس کے نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری اور کہا گیا جمع ولد ولد ہے مانند اسد اور اسد کہ **وَلَقٌ** کہا اللہ تعالیٰ نے جب جلدی کرتی تھیں تمہاری زبانیں یعنی جلدی کرتی تھیں جھوٹ کو **وَلِيٌّ** - ولی کے معنے والی کے ہیں اور ہر ایک جو والی ہوتا ہے امر ایک کا پس وہ والی اس کا اور ولی وہ ہے جس کے لئے نصرت ہو اور معونت ہو اور ولی وہ ہے جو تدبیر کرتا ہے کام کی کہا اللہ تعالیٰ نے سوا اس کے نہیں کہ والی تمہارا اللہ ہے اور کہا سو ہے ملک والی اور ولایۃ ساتھ فتح کے معنے ربوبیت اور نصرت کے اور ساتھ کسرہ کے امارت کے معنے اور والی ہونا اور بادشاہ ہونا اور مانند اس کے ولاء ہے ساتھ کسرہ کے نزدیک ابن سکیت کے کہا اللہ تعالیٰ نے اسجگہ حکومت واسطے اللہ کے ہوگی اور اس کا قول نہیں تمہارے واسطے تمہارے انکی ولایت سے کچھ یعنی انکی والی ہونے سے بیچ میراث کے اور اسکا قول طرف دوستوں تمہارے اسی طرح سے یعنی تمہارے دوست موتوف اور اس کا قول بخش واسطے میرے والی یعنی میرا اور اس کا قول ہم والی کرتے ہیں بعض ظالموں کو بعض کا یعنی ہم پھیر دیتے ہیں اور اسکا قول پھر پھرا اُن سے یعنی ہٹا اُن سے اور اس کا قول نہیں کم کرتے تم سے دکھ ہوچکنے کا یعنی نہیں کمی کرتے بیچ فساد کرنے حال تمہارے کی اور اس کا قول قسم کھاتے ہیں اپنی عورتوں سے یعنی قسمیں کھاتے ہیں اور پھر جانے کے اپنی بیویوں سے یہ الیۃ سے ہے

بَابُ الْوَاوِ وَحَرْفُ الْهَاءِ

وَهْبٌ اَلْهِبَةُ اَنْ تَجْعَلَ مُلْكَكَ لِغَيْرِكَ بِغَيْرِ عِوَضٍ يُقَالُ وَهَبْتُهُ هِبَةً وَمَوْهِبَةً وَمَوْهِبًا قَالَ تَعَالٰى وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَقَالَ وَهَبْ لِيْ وَقَوْلُهٗ لَاَهَبَ لَكِ نَسَبَ الْمَلَكَ اِلٰى نَفْسِهِ الْهِبَةَ لَمَّا كَانَ سَبَبًا فِيْ اِيْصَالِهٖ اِلَيْهَا وَقَدْ قُرِئَ لِيَهَبَ لَكِ فَنَسَبَ اِلَى اللّٰهِ فَهٰذَا عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَالْاَوَّلُ عَلَى التَّوَسُّعِ وَقَالَ فَوَهَبْ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَيُوْصَفُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْوَاهِبِ وَالْوَهَّابِ بِمَعْنٰى اَنَّهٗ يُعْطِيْ عَلٰى قَدْرِ اسْتِحْقَاقِهٖ قَالَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

وَهْجٌ قَالَ تَعَالٰى سِرَاجًا وَّهَّاجًا اَيْ وَقَّادًا مُضِيْئًا يَعْنِي الشَّمْسَ

وَهْنٌ اَلْوَهْنُ ضُعْفٌ مِنْ حَيْثُ الْخَلْقِ اَوِ الْخُلُقِ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ وَقَالَ فَمَا وَهَنُوْا لِمَا اَصَابَهُمْ وَقَوْلُهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ اَيْ كُلَّمَا عَظُمَ فِيْ بَطْنِهَا زَادَهَا ضُعْفًا وَقَوْلُهٗ وَلَا تَهِنُوْا اَيْ لَا تَضْعُفُوْا وَقَوْلُهٗ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ اَيْ مُضْعِفُهٗ وَتُوْهِنُ كَيْدَهُمْ اِبْطَالُ حِيَلِهِمْ

وَهْيٌ قَالَ تَعَالٰى

باب واؤ کا حرف ہاء کے ساتھ

وَهْبٌ وہب ہبہ یہ کہ کردے تو اپنے ملک کو واسطے غیر کے بغیر عوض کے کہا جاتا ہے وہبتہ وہبۃ وموہبۃ وموہبا کہا اللہ تعالیٰ نے اور بخشدیا ہم نے اس کے لئے اسحاق اور کہا اور بخش میرے لئے اور اس کا قول کہ میں بخشوں تجھے نسبت کی ملک کی طرف نفس اس کے ہبہ کے واسطے اس کے جو ہے سبب پہونچانے اس کے کی طرف اس کے اور تحقیق پڑھا گیا کہ بخشے تیرے لئے پس نسبت کی طرف اللہ کے پس یہ اوپر حقیقت کے اور پہلا اوپر وسعت کے اور کہا اللہ تعالیٰ نے پس بخشدا واسطے میرے رب میرے حکم اور صفت کیا گیا اللہ تعالیٰ ساتھ واہب کے اور وہاب کے ساتھ معنی کے کہ دیتا ہے بقدر استحقاق اس کے کہا تو ہی بہت بخشنے والا ہے۔

وَهْجٌ کہا اللہ تعالیٰ نے سراجا وہاجا یعنی وقاد میں روشن یعنی سورج کو

وَهْنٌ اَلْوَهْنُ ضعف ہے من حیث الخلق یا خلق کے کہا اے میرے رب تحقیق سست ہوگیاں ہڈیاں اور کہا پس نہیں سست ہوئے واسطے اس کے جو پہونچا انکو اور اسکا قول سستی اور پرستی کے یعنی جب بڑا ہوا حمل اس کے پیٹ میں بڑھتا ہے اسکو ضعف میں اور اس کا قول اور مت ضعیف ہو یعنی نہ ضعیف ہوا اور اس کا قول ضعیف کرنیوالا کافروں کی تدبیر کو یعنی ضعیف کرنیوالا اسکو اور تو ہیں کید ہم کے یعنی باطل کرنے انکی حیلوں کی

وَهْيٌ کہا اللہ تعالیٰ نے

مَوَالِيَ يَرِثُونَهُ مِمَّا تَرَكَ وَمِنْ لِلتَّعْدِيَةِ
وَالضَّمِيرُ فِي تَرَكَ لِلْإِنْسَانِ الْمَيِّتِ
أَيْ يَرِثُونَهُ مِمَّا تَرَكَ وَالْوَالِدَانِ يَتَعَبَّرَانِ
مُبْتَدَأٌ مَحْذُوفٌ أَيْ هُمُ الْوَالِدَانِ مَا
وَالْأَقْرَبُونَ الْأَقْرَبُ قَرَابَةً نَسَبٍ
وَقَوْلُهُ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِينَ
آمَنُوا أَيْ وَلِيُّهُمْ وَالْقَائِمُ بِأُمُورِهِمْ
وَكُلُّ مَنْ وَلِيَ عَلَيْكَ أَمْرَكَ فَهُوَ مَوْلَاكَ
وَقَوْلُهُ بَلِ اللّٰهُ مَوْلَاكُمْ أَيْ نَاصِرُكُمْ
وَلِيُّكُمْ فَاطِيعُوهُ وَقَوْلُهُ مَأْوَاكُمُ النَّارُ
هِيَ مَوْلَاكُمْ أَيْ هِيَ أَوْلَى بِكُمْ وَعَافَبْتُمْ
وَقَوْلُهُ وَإِنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ
أَيْ لَا وَلِيَّ وَلَا نَصِيرَ لَهُمْ وَالْوَلِيُّ الْمُطِيعُ
لِلّٰهِ حَقَّ طَاعَتِهِ وَجَمْعُهُ أَوْلِيَاءُ قَالَ تَعَالَى
أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
يَحْزَنُونَ وَقَالَ إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ
أَلَا بِنَوَا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنْ كَانَ وَنَصَبَ
قَالَ تَعَالَى إِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ
أَوْلِيَاءَهُ قِيلَ الْمُرَادُ يُخَوِّفُكُمْ بِأَوْلِيَاءِهِ
فَحُذِفَ الْبَاءُ وَأُوصِلَ الْفِعْلُ وَقَوْلُهُ
نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا أَيْ كُنَّا
نَحْرُسُكُمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَفِي الْآخِرَةِ
أَيْ عِنْدَ الْمَوْتِ

وارث وارث ہوتے ہیں اس کے جو اس نے چھوڑا اور
من واسطے متعدی کے اور ضمیر کے ترک میں واسطے انسان
کے یعنی وارث ہوتے ہیں اس کے اس سے جو چھوڑا اس نے
اور والدان خبر ہے مبتدا اس کا محذوف ہے یعنی وہ
والدان اور اقارب قرب نسب قرب اور اس کا قول
یہ بسبب اس کے کہ اللہ ہے والی ان لوگوں کا جو ایمان
لائے یعنی والی ہے انکا اور قائم ساتھ کاموں انکے کا
اور ہر ایک جو والی ہو تجھ پر تیرے کام کا پس وہ مولا
تیرا اور اس کا قول بلکہ اللہ مددگار تمہارا یعنی مددگار
تمہارا اور والی تمہارا ہے اور اسکی فرمانبرداری کرو اور اسکا قول
اور ٹھکانا تمہارا آگ ہے وہ والی ہے تمہارا یعنی وہ اولیٰ
ساتھ تمہارے یا عذاب ہے تمہارے لیے اور اسکا قول اور تحقیق کافر
نہیں ہے مولیٰ انکے لیے یعنی نہیں حامی اور مددگار ان کے
اور ولی انکو بھی کہتے ہیں جو فرمانبردار ہو اسکے اللہ کے حق فرمانبرداری
اسکی کا اور جمع اسکی اولیا کہا اللہ نے خبردار تحقیق اولیاء
اللہ کے نہیں خوف ہے اوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہونگے اور کہا یہ کہ گمان کیا
تم نے کہ تحقیق تم اللہ کے دوست ہو الایۃ اور شیطان کے دوست
یعنی متبع اسکے اور اسکے مددگار کہا اللہ تعالیٰ نے سوا اس کے نہیں کہ یہ
شیطان ہے ڈراتا اپنے دوستوں سے کہا گیا ہے ڈراتا ہے تمہارے
تم کو اپنے دوستوں سے پس محذوف ہو گیا حرف جر پہلا
جیسے کہتا ہے تو ویا میں مال کو یعنی ویا میں نے قوم کو مال
اور کہا گیا ہے ڈراتا ہے اس ڈراتا ہے اپنے دوستوں کو پھر حذف
ہو گئی با اور عمل کیا فعل نے اور اس کا قول ہم ہیں دوست تمہارے

۱۲ حیوٰۃ دنیا میں یعنے ہم ہیں تمہارے محافظ شیطانوں سے اور آخرت میں بھی یعنی وقت موت کے

سَبِيْلِ الْقَهْرِ اَلْهُبُوْطُ اَلْحَجَرُ وَالْهُبُوْطُ بِالْفَتْحِ اَلْحَدِيْدُ يُقَالُ هَبَطْتُ اَنَا وَهَبَطْتُ غَيْرِيْ تَلْزَمُ اللَّازِمَ وَالْمُتَعَدِّيَ عَلٰى لَفْظٍ وَاحِدٍ قَالَ تَعَالٰى وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ يُقَالُ هَبَطْتُ وَهَبَطْتُهُ هُبُوْطًا وَاِذَا اسْتُعْمِلَ فِي الْاِنْسَانِ اَلْهُبُوْطُ فَعَلٰى سَبِيْلِ الْاِسْتِخْفَافِ نَحْوُ قَوْلِهٖ فَقُلْنَا اهْبِطُوْا وَقَوْلُهٗ فَاهْبِطْ مِنْهَا وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ **هَبَآءً** اَلْهَبَاءُ مَا يَخْرُجُ مِنَ اللَّوَّةِ مَعَ ضَوْءِ الشَّمْسِ شُبْهُ الْغُبَارِ قَالَ تَعَالٰى وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا فَشَبَّهَ اللّٰهُ اَعْمَالَ الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ بِالْهَبَاءِ وَمَنْثُوْرٌ صِفَةٌ لِلْهَبَاءِ وَقَالَ هَبَاءً مُّنْبَثًّا

طریقہ قہر کے مانند اترنے پتھر کے اور ہبوط ساتھ فتح اتریوالا کہا جاتا ہے اور ترا میں اور اوگرایا دوسرے کو ساتھ ہونے لازمی کے اور متعدی کے اوپر لفظ ایک کے کہا اللہ تم نے اور تحقیق بعضے اس سے البتہ گر پڑتے ہیں اللہ کی خشیت سے کہا جاتا ہے ہبطت وہبطتہ ہبطا اور جب مستعمل ہوتا ہے انسان میں ہبوط پس اوپر طریقے استخفاف ہونے کے مانند اس کے قول کے پس کہا ہم نے اترو اور اس کا قول پس اتر اس سے اور سوا اس کے آیات سے **هَبَآءً** - الہباء جو نکلتا ہے روشندان سے ساتھ روشنی سورج کے مشابہ غبار کے کہا اللہ تم نے اور آگے کیا ہم نے طرف اس کے عمل کیا انہوں عمل سے پس کر دیا ہم نے اسکو غبار بکھرا ہوا پس تشبیہ دی اللہ تم نے کفار کے اور مشرکین کے اعمال کو ساتھ بیکار کے اور منثور اصفت ہے واسطے بیکار کے اور کہا غبار پھیلا ہوا

هبآءً

بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ الْجِيْمِ

ہا کا باب حرف جیم کے ساتھ

هَجَدَ قَالَ تَعَالٰى وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ اَيْ تَيَقَّظْ بِهٖ وَالتَّهَجُّدُ قِيَامُ اللَّيْلِ **هَجْرٌ** اَلْهَجْرُ التَّرْكُ وَالْاِهْجَارُ هُجْرَانُ الشَّيْءِ قَالَ تَعَالٰى فَاهْجُرُوْهُنَّ وَقَالَ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَقَالَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا وَقَوْلُهٗ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

هجدٌ

هجرٌ

هجدٌ - کہا اللہ تم نے اور رات سے پس جاگ ساتھ اس کے یعنی جاگ ساتھ اس کے - - - - اور تہجد اس کے کہا ہے نیکو کہتے ہیں **هجرٌ** - ہجر کے معنے چھوڑنا اور نہ پہنچنا کسی چیز سے کہا اللہ تم نے پس چھوڑ دو انکو اور کہا اور رجز کو پس چھوڑ دو اور کہا اور چھوڑ دو مجھکو ایک مدت دیر اور اس کا قول تحقیق میری قوم نے بنا لیا اس قرآن کو

فهي بومئذ واهية أي ضعيفة جدا پس وہ اس دن ضعیف ہوگی یعنی ضعیف بہت

بَابُ الْوَاوِ حَرْفُ الْيَاءِ

باب واو کا حرف یاء کے ساتھ

وَيْ هُوَ لَفْظٌ يُذْكَرُ لِلتَّحَسُّرِ وَالتَّنَدُّمِ وَالتَّعَجُّبِ قَالَ تَعَالَى وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ وَقَالَ وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ

وَيْ وی۔ وہ ایک لفظ ہے جو ذکر کیا جاتا ہے واسطے افسوس اور ندامت اور تعجب کے کہا اللہ تعالیٰ نے افسوس کر اللہ اور کہا افسوس کہ نہیں مفلح ہوتے کافر۔

وَيْلٌ هُوَ لَفْظٌ يُقَالُ فِي الْهَلَكَةِ وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَيْلٌ قُبْحٌ وَقَدْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى التَّحَسُّرِ وَوَيْسٌ اِسْتِصْغَارٌ وَوَيْحٌ تَرَحُّمٌ وَمَنْ قَالَ وَيْلٌ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يُرِدْ أَنَّ وَيْلًا فِي اللُّغَةِ هُوَ مَوْضُوعٌ لِهٰذَا وَإِنَّمَا أَرَادَ مَنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ فَقَدِ اسْتَحَقَّ مَقَرًّا مِنَ النَّارِ وَثَبَتَ ذٰلِكَ قَالَ تَعَالَى وَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ وَقَالَ فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَقَالَ وَيْلٌ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ وَقَالَ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَقَالَ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ وَقَالَ يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا

وَيْلٌ وَیل۔ وہ لفظ ہے کہا جاتا ہے ہلاکت میں اور کہا اصمعی نے ویل قبح ہے اور کبھی مستعمل ہوتا ہے اوپر حسرت کے اور ویس ذلیل سمجھنا اور ویح ترحم کا کلمہ ہے اور جس نے کہا ویل وادی ہے جہنم میں پس تحقیق اس نے نہیں روایت کی کہ ویل لغت میں ہے وہ موضوع ہے واسطے اس کے اور سوا اس کے نہیں مراد لیا جو کہا اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق مستحق ہوا ٹھکانے آگ سے اور ثابت کیا ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہلاکت ہے واسطے کافروں کے اور کہا پس ہلاکت ہے ان کو لئے اس سبب سے جو لکھا ان کے ہاتھوں نے اور کہا ہلاکت ہے واسطے ہر ایک جھوٹے گنہگار کے اور کہا ہلاکت ہے واسطے کم کرنیوالوں کے اور کہا اے افسوس ہمارے لئے کہ ہم تھے سرکش اور کہا اے افسوس ہمارے لئے کس نے اٹھایا ہمیں

كِتَابُ الْهَاءِ

ہاء کی کتاب

بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ الْبَاءِ

ہاء کا باب حرف باء کے ساتھ

هَبَطَ الْهُبُوطُ الْاِنْحِدَارُ

هَبَطَ ہبوط کے معنے اترنا اوپر

منه في بقاء وجود وجود دائم
وقال ابن سيده الهدى ضد الضلال
وهو الرشاد والدلالة انثى وقد
يذكر وفي اللسان (لسان) والمهدي
الذي قد هدته الله الى الحق وقد
استعمل في الاسماء حتى صار كالاسماء
الغالبة وهو المعنى الذي
تشير اليه النبي صلى الله عليه وسلم
انه يجيء في اخر الزمان (لسان) قلت
ان المهدي الذي بشر به النبي صلى الله
عليه وسلم قد جاء في ملك الهند
في بلدة يقال لها قاديان وقد صنفت
اثنا في هذا في تلك البلدة في زمان
حياته عليه السلام وقد رأته
واستحسنته والحمد لله على ذلك
وقال الراغب الهداية دلالة بلطف
وفي القاموس الهدى بضم الهاء
وفتح الدال الرشاد والدلالة وقد
يذكر اه قلت الهدى ضد الضلال
قال تعالى ومن يؤمن بالله يهد قلبه
للايمان وقال ويزيد الله الذين اهتدوا
هدى وقال لنهدينهم سبلنا
وقال اهدنا الصراط المستقيم وقال

اس سے بچ باقی رہنے اس کے کہ اور ہمیشہ رہا وجود
اس کا اور کہا ابن سیدہ نے ھدی ضد ہے ضلالت
کی اور وہ راہ دکھانا اور بتانا ہے مؤنث اور تحقیق
اس میں تکلم مذکر کی (لسان) اور مہدی وہ جس کو ہدایت
کی اللہ نے طرف حق کے اور کبھی مستعمل ہوتا ہے
اسماء میں یہانتک ہوگیا مانند اسماء غالبہ کے وہ
اور ساتھ اس کے نام رکھا گیا مہدی وہ ہے
جسکی بشارت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ وہ
آخری زمانے میں (لسان) میں کہتا ہوں کہ
مہدی جسکی بشارت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق آگیا ملک ہند میں بیچ شہر جس کا نام
ہے قادیاں اور تحقیق تصنیف کیا میں اپنی
کتاب کو اس شہر میں بیچ زمانے حیاتی اس کی
علیہ السلام اور تحقیق دیکھا ... اسکو اور پسند
کیا اس کو اور حمد ہے اللہ کی اسپر۔ اور کہا راغب
نے ہدایت کے معنے ساتھ مہربانی کے اھ اور قاموس
ہدی ساتھ ضمہ ہا کے اور فتح دال کے راہ
بتانا اور کبھی مذکر ہوتا ہے اھ میں کہتا ہوں ہدی
ضد ہے ضلال کی کہا اللہ تعالے نے اور جو کوئی ایمان
لاوے ساتھ اللہ کے ہدایت کرتا ہے اس کے دل
واسطے ایمان کے اور کہا اور بڑھاتا ہے اللہ ان لوگوں کو
جنہوں نے ہدایت پائی ہدایت میں اور کہا ضرور ضرور ہم گریں گے انکو
اوپر رستوں کے اور کہا ہمیں راہ مستقیم دکھا اور کہا

مَهْجُوْرًا اَیْ مَتْرُوْکًا لَا یُسْمَعُ وَالْهُجْرُ مُفَارَقَةُ اَرْضٍ اِلٰی اَرْضٍ قَالَ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَقَالَ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا وَجَمْعُ الْمُهَاجِرِ مُهَاجِرُوْنَ قَالَ تَعَالٰی لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَقَوْلُهٗ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ اَیْ تَارِكٌ لِقَوْمِیْ وَذَاهِبٌ اِلَیْهِ وَقَوْلُهٗ بِهٖ سَامِرًا تَهْجُرُوْنَ اَیْ تَهْذُرُوْنَ **هَجَعَ** الْهُجُوْعُ النَّوْمُ لَیْلًا قَالَ تَعَالٰی کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ

چھوڑا ہوا یعنی چھوڑا ہوا نہیں سنتے اور ہجرۃ کے معنے جدا ہونا ایک زمین سے طرف دوسری زمین کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور کہا اللہ تعالیٰ نے مہاجر ہو کر اور جمع مہاجر کی مہاجرون ہے کہا اللہ تعالیٰ واسطے غربا مہاجروں کے اور اس کا قول تحقیق میں ہجرت کرنیوالا ہوں طرف رب اپنے کی یعنی چھوڑنیوالا ہوں اپنی قوم کو اور جانیوالا طرف اسکی اور اس کا قول سامد تھجرون کہا یا تم ہنسی اڑاتے ہوئے یعنی بکتے کہا ہجع ہجوع کے معنے رات کو کہا اللہ تعالیٰ نے تھوڑی رات سے جو جاگتے ہیں

بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ الدَّالِ

ہا کا باب حرف دال کے ساتھ

هَدَّ الْهَدُّ هَدْمُ الشَّیْءِ وَقَعْ وَسُقُوْطُ شَیْءٍ ثَقِیْلٍ وَالْهَدَّةُ صَوْتُ وَقْعِهٖ قَالَ تَعَالٰی وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا وَالْهُدْهُدُ طَیْرٌ مَعْرُوْفٌ قَالَ مَالِیَ لَا اَرَی الْهُدْهُدَ **فَائِدَةٌ** قُلْتُ الْهُدْهُدُ اِسْمُ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِ سُلَیْمٰنَ **هَدْمٌ** الْهَدْمُ اِسْقَاطُ الْبِنَاءِ قَالَ تَعَالٰی لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ **هُدًی** مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی سُبْحَانَهُ الْهَادِیْ قَالَ ابْنُ الْاَثِیْرِ هُوَ الَّذِیْ بَصَّرَ عِبَادَهٗ عَنْ فَهْمِ طَرِیْقِ مَعْرِفَتِهٖ حَتّٰی اَقَرُّوْا بِرُبُوْبِیَّتِهٖ وَهَدٰی کُلَّ مَخْلُوْقٍ اِلٰی مَلَائِمِهٖ

هَدَّ ہدّ کے معنے گرگیا اس کا اپنی جگہ سے اور گرنا کسی چیز بھاری کا اور ہدّۃ کے معنے آواز گرنے کی کہا اللہ تعالیٰ نے اور پھٹ جائیگی زمین اور گریں گے پہاڑ گرنا اور ہدہد پرندہ مشہور ہے کہا کیا ہے مجھ کو نہیں دیکھتا ہدہد کو **فائدہ** میں کہتا ہوں نام ہے آدمی کا سلیمان کی قوم سے **هدم** ہدم کے معنے گرانا کسی بنا کا کہا اللہ تعالیٰ نے اگر دور کیا ہوتا اللہ لوگوں کو ایک کو ایک سے البتہ گرا دیئے جاتے صومعے یہود و نصاریٰ کے عبادتخانے **هدی** اللہ کے نام سے ہے ہادی کہا ابن اثیر نے وہ ہے جس نے دکھایا اپنے بندے کو اور پہنچایا اس کو معرفت تک یہانتک کہ اقرار کیا انہوں نے ساتھ رب ہونے اس کے اور چلایا ہر ایک مخلوق کو طرف اس کے مجمع

قَالُوْا اِنَّ لَنَا اَزِیْدُ وَعَمْرٌو وَّالْھُرْتُ سِعَۃُ الشِّدْقِ (مفردات) ھَرْدُوْنُ ھَارُوْنُ اِسْمٌ اَعْجَمِیٌّ	کہا تحقیق ہے زید اور عمرو اور ہرت کے معنے فراخ جبھوں والا (مفردات) ھَرْدُوْنُ ہارون نام ہے اعجمی
بَابُ الْھَاءِ حَرْفُ الزَّاءِ	**ہا کا باب حرف زا کے ساتھ**
ھَزَّ اَلْھَزُّ التَّحْرِیْكُ الشَّدِیْدُ قَالَ نَھُزِّیْ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ وَقَالَ فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ وَیُقَالُ اِھْتَزَّ النَّبَاتُ اِذَا تَحَرَّكَ لِخُضْرَتِہٖ قَالَ اِھْتَزَّتْ وَرَبَتْ ھَزْلٌ یُقَالُ ھَزَلَ فِیْ كَلَامِہٖ مِنْ بَابِ ضَرَبَ اَیْ مَزَحَ قَالَ تَعَالٰی وَمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ قَالَ الرَّاغِبُ اَلْھَزْلُ كُلُّ كَلَامٍ لَا تَحْصِیْلَ لَہٗ وَلَا یَجِیْءُ تَشْبِیْھًا بِالْھَزْلِ الَّذِیْ ھَزْمٌ یُقَالُ ھَزَمْتُ الْجَیْشَ مِنْ بَابِ ضَرَبَ ھَزْمًا وَھَزِیْمَۃً اَیْ كَسَرْتُہٗ فَانْھَزَمُوْا قَالَ تَعَالٰی فَھَزَمُوْھُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ اَیْ كَسَرُوْھُمْ وَمِثْلُہٗ قَوْلُہٗ مَھْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ھُزْءٌ اَلْھُزْءُ وَالْھُزُوُّ اَلسُّخْرِیَّۃُ وَالْاِسْتِخْفَافُ یُعَدَّیٰ بِالْبَاءِ فَیُقَالُ ھَزِئْتُ بِہٖ وَاسْتَھْزَءْتُ بِہٖ اَیْ سَخِرْتُ بِہٖ وَیُقَالُ ھَزِئْتُ مِنْہُ اَیْضًا قَالَ تَعَالٰی لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا	ھَزَّ۔ ہز کے معنے ہلانا سخت کہا اللہ تعالیٰ نے اور ہلا تو اپنی طرف کھجور کا تنہ اور کہا پس جب دیکھا اس کو ہلتا اور کہا جاتا ہے اہتز النبات جب حرکت کرتی ہے ساتھ تازگی اپنی کے کہا اللہ تعالیٰ نے ہلی اور بڑھی ھَزْلٌ۔ کہا جاتا ہے ہزل فی کلامہ باب ضرب سے یعنی مسخری کی کہا اللہ تعالیٰ اور نہیں مسخری کی بات کہا راغب نے ہزل ہر ایک کلام کو کہتے ہیں جو نہیں حاصل ہوتا اس کے لئے اور نہ فائدہ مشابہ ہزل کے ھَزْمٌ۔ کہا جاتا ہے ہزمت الجیش باب ضرب سے بھاگنا اور ہزیمۃ یعنے شکست دی اسکو شکست کہا ہم نے پس شکست دیا انہوں نے انکو اللہ کے اذن سے یعنی شکست دیا انکو اور مانند اس کے اسکا قول شکست کھایا ہوا گروہوں سے ھُزْءٌ۔ ہزء اور ہزو کے معنے مسخری کرنا اور ہلکا سمجھنا حقارت کے ساتھ پھر بولا جاتا ہے ہزئت بہ واستہزءت بہ یعنی مسخری کی اس نے اور بولا جاتا ہے ہزئت منہ یعنی مسخری کی اس نے اور بولا جاتا ہے ہزات منہ یعنی مسخری کی اس نے پکڑو اللہ کی آیات کو مسخری سے	ھَزَّ ھَزْلٌ ھَزْمٌ ھُزْءٌ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا وَالْاٰیَاتُ فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ کَثِیْرَةٌ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَالْهَدِیَّةُ مُخْتَصَّةٌ بِاللُّطْفِ الَّذِیْ یَهْدِیْ بَعْضُنَا اِلٰی بَعْضٍ قَالَ تَعَالٰی اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ وَقَالَ بِهَدِیَّتِکُمْ تَفْرَحُوْنَ وَالْهَدْیُ مُخْتَصٌّ بِمَا یُهْدٰی اِلَی الْبَیْتِ وَالْوَاحِدَةُ هَدِیَّةٌ وَیُقَالُ لِلْاُنْثٰی هَدْیٌ کُلُّهٗ مَصْدَرٌ وُصِفَ بِهٖ قَالَ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ وَقَالَ هَدْیًا بَالِغَ الْکَعْبَةِ وَقَالَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَائِدَ وَقَالَ وَالْهَدْیَ مَعْکُوْفًا	سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے ہدایت کی ہم کو اور آیات قرآن کریم میں بہت ہیں اس باب سے اور ہدیہ مختص ہے ساتھ مہربانی کے وہ جو راہ دکھاتا ہے بعض کو طرف بعض کے کہا اللہ تعالیٰ نے تحقیق میں بھیجنے والا ہوں طرف ان کے ساتھ ہدیہ کے اور کہا ساتھ ہدیہ اپنے کے تم خوش ہوتے ہو اور ہدی مختص ہے ساتھ اس چیز کے جو چلایا جاتا ہے طرف بیت اللہ کے اور واحد ہدیہ اور کہا جاتا ہے واسطے مونث کے ہدی سارا مصدر ہے صفت کے ساتھ اس کے کہا اللہ تعالیٰ نے پس جو کچھ میسر ہو قربانی سے اور کہا قربانی پہونچنے والی کعبہ کو اور کہا اور قربانیاں اور قلائد اور کہا اور قربانیاں ٹھہری ہوئیں

بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ التَّاءِ

ہا کا باب حرف تا کے ساتھ

هَرَعٌ قَالَ تَعَالٰی وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ اَیْ یَسْتَحِثُّوْنَ وَقِیْلَ یُسْرِعُوْنَ قَالَ الْفَرَّآءُ لَا یَکُوْنُ الْاِهْرَاعُ اِسْرَاعًا لِلْاَمْرِ یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ هُوَ قَالَ الرَّاعِیْ اَهْرَعَ الْهَرَعُ سَرِیْعُ الْمَشْیِ اھ

هَرَعٌ

هَرَتَ قَالَ تَعَالٰی هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَقِیْلَ هُمَا الْمَلَکَانِ وَقَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِیْنَ هُمَا اِسْمَا شَیْطَانَیْنِ مِنَ الْاِنْسِ اَوِ الْجِنِّ وَجَعَلَهُمَا نَصْبًا بَدَلًا مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ بَدَلَ الْبَعْضِ مِنَ الْکُلِّ کَقَوْلِکَ اَکَلَ الْقَوْمُ

هَرَتٌ

هَرَعٌ۔ کہا اللہ تعالیٰ نے اور آئی اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی ہوئی طرف اس کے یعنی ڈھونڈتی ہوئی اور کہا گیا دوڑتی ہوئی اور کہا فراء نے نہیں ہوتا اہراع جلدی کے سننے میں مگر ساتھ کانپنے کے اھ اور کہا راغب نے ہرع کے معنے جلدی سے چلنا اھ

هَرَتٌ۔ کہا اللہ تعالیٰ نے ہاروت اور ماروت کہا گیا یہ دونو فرشتے ہیں اور کہا بعض مفسرین نے یہ دو نام ہیں شیطانوں کے انسانوں یا جنوں سے اور کی ان دونو کو نصب بدل اللہ تعالیٰ کے قول سے ولکن الشیاطین سے بدل بعض بدل کل سے مانند تیرے قول کے قوم نے

هَطْعٌ - قَالَ تَعَالٰى مُهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ اَیْ مُسْرِعِيْنَ اِلَيْهِ وَقَالَ تَغْلَبُ اَلْمُهْطِعُ هُوَ الَّذِیْ يَنْظُرُ فِیْ ذُلٍّ وَخُشُوْعٍ لَا يُقْلِعُ اھ وَقَالَ تَعَالٰى مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ

هَطْعٌ - کہا اللہ تعالیٰ نے جلدی کرنیوالے طرف بلانے والے کے یعنی جلدی کرنیوالے طرف اس کے اور کہا تغلب نے مہطع وہ وہ ہے جو دیکھا جاتا ہے ذلت اور خشوع کے نہیں اکھڑتا اھ اور کہا اللہ تعالیٰ نے جھکنے والے نیچے کرنیوالے اپنے سروں کو

هَطْعٌ

بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ اللَّامِ

ہا کا باب حرف لام کے ساتھ

هَلَّ الْهِلَالُ يُقَالُ فِیْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ وَفِی الثَّانِيَةِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْقَمَرُ وَلَا يُقَالُ لَهُ هِلَالٌ وَجَمْعُهُ اَهِلَّةٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَقَوْلُهٗ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اَیْ ذُبِحَ بِاسْمِ غَيْرِ اللّٰهِ وَهَلْ حَرْفُ اسْتِفْهَامٍ نَحْوُ قَوْلِهٖ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ وَتَكُوْنُ قَدْ نَحْوُ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَتَكُوْنُ بِمَعْنٰى مَا كَقَوْلِهِمْ هَلْ هِیَ اِلَّا تَذْهَبُ اَهْلَكَ الْهُلَاكُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ اِفْتِقَادُ الشَّیْءِ عِنْدَكَ وَهُوَ عِنْدَ غَيْرِكَ مَوْجُوْدٌ نَحْوُ قَوْلِهٖ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطَانِيَهْ وَهَلَاكُ الشَّیْءِ بِاسْتِحَالَةٍ وَفَسَادٍ نَحْوُ قَوْلِهٖ يُهْلِكُ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَيُقَالُ

هَلَّ - ہلال بولا جاتا ہے پہلی رات میں اور دوسری پھر بولا جاتا ہے اس کے لئے قمر اور نہیں بولا جاتا اس کے لئے ہلال اور جمع اسکی اہلۃ ہے کہا اللہ تعالیٰ نے پوچھتے ہیں تجھ سے چاند نئی کی بابت کہدے وہ وقت ہیں مقرر واسطے لوگوں کے اور حج کو اور اس کا قول اور وہ جو ذکر کیا جاتا ہے ساتھ اس کے واسطے نام اللہ کے یعنی ذکر کیا جاتا ہے وقت ذبح کرنے اس کے سوا نام اللہ کے اور ہل حرف استفہام ہے مانند اس کے قول کے کیا تمہارے پاس ہے کچھ علم اور ہوتا ہے بمعنے قد کے مانند اس کے تحقیق آیا اوپر انسان کے کوئی وقت زمانے سے اور ہوتا ہے بمعنے ما کے مانند قول ان کے کہ نہیں ہم مگر اسطرح هَلَاكٌ ہلاک اور تین وجہ کے گم ہونا ایک چیز کا تجھ سے اور وہ نزدیک غیر تیرے کے موجود ہے مانند اس کے قول کے گم ہو گیا مجھ سے دلیل اور ہلاک کرنا ایک چیز کا ساتھ استحالہ اور فساد کے مانند اس کے قول کے ہلاک کرتا ہے کھیتوں اور نسل کو اور کہا جاتا ہے

هَلَّ

هَلْ

هَلَاكٌ

وَقَالَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا وَقَالَ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ وَقَالَ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ	اور کہا نہیں پکڑتے تجھے مگر مسخری اور کہا مگر تھے ساتھ اس کے مسخری کرتے، اور کہا اور ٹھٹھا کرتا مسخری کیے گئے رسول پہلے تجھ سے الایۃ
بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ الشِّيْنِ	**ہا کا باب حرف شین کے ساتھ**
هَشَّشَ قَالَ وَاهْشُشْ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ اَىْ اَضْرِبُ الْاَغْصَانَ لِيَتَسَاقَطَ وَرَقُهَا عَلٰى غَنَمِيْ **هَشْمٌ** اَلْهَشِيْمُ الْيَابِسُ مِنَ النَّبَاتِ وَتَهَشَّمَ تَكَسَّرَ قَالَ تَعَالٰى كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ وَقَالَ وَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ يُقَالُ هَشَمْتُ الشَّيْءَ اَىْ كَسَرْتُهٗ وَمِنْهُ سُمِّيَ هَاشِمُ ابْنُ عَبْدِ مَنَافٍ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ هَشَمَ الثَّرِيْدَ اِسْمُهٗ عَمْرٌو	**هَشَّشَ** کہا اور جھاڑتا ہوں میں ساتھ اس کے اوپر بکریوں اپنی کے یعنی مارتا ہوں شہنیوں کو تاکہ گریں پتے اس کے اوپر بیری کی بکریوں کے **هَشْمٌ** ہشیم کے معنے خشک گھاس سے اور تہشم کے معنے ٹوٹا ہوا کہا اللہ تعالیٰ نے مانند کوڑا کرکٹ کے حاضر کیا ہوا اور کہا اور ہو گیا کوڑا ہوا اور اڑاتی اس کو ہوا کہا جاتا ہے توڑا میں نے ایک چیز کو یعنے توڑا میں نے اس کو اور اس سے ہے نام رکھا گیا ہاشم بن عبد مناف اس لیے کہ اس نے پہلے بنایا ثریدہ کو نام اس کا عمرو
بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ الضَّادِ	**ہا کا باب حرف ضاد کے ساتھ**
هَضْمٌ اَلْهَضْمُ النَّقْصُ قَالَ تَعَالٰى لَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا وَقَوْلُهٗ وَطَلْعُهَا هَضِيْمٌ اَىْ مُنْضَمٌّ بَعْضُهٗ اِلٰى بَعْضٍ قَبْلَ اَنْ يَّنْشَقَّ مِنْهُ الْقِشْرُ وَكَذٰلِكَ طَلْعٌ نَضِيْدٌ	**هَضْمٌ** ہضم کے معنے نقص کے ہیں کہا اللہ نے نہیں خوف کرتا ظلم کا اور نہ نقص کا اور اس کا قول اور گابھا اس کا ہضیم سے یعنی ملا ہوا بعض اس کا طرف بعض کے پہلے اس کے پھٹ جائے اس سے چھلکا اور اسی طرح گابھے تہ بتہ
بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ الطَّاءِ	**ہا کا باب حرف طا کے ساتھ**

فرکّب قال عزّ وجلّ ھلمّ الینا
ومنھم من نزّلہ علی حالتہ فی التثنیۃ
والجمع وھو ورد القرآن ومنھم
من قال ھلمّ یا رجل وھلمّوا ھلمّی
وھلممن (مورد)

پس مرکب ہوا کہا عزوجل نے آؤ ہمارا طرف اور
بعض ان سے جس نے چھوڑا اس کو اوپر حالت
اسکی کے بیچ تثنیہ اور جمع کے اور ہے اس کے
وارد ہوا قرآن میں اور بعضے ان کے جس نے
کہا ہلم ہلما اور ہلمی اور ہلممن (مورد ان)

باب الھاء حرف المیم

ہا کا باب حرف میم کے ساتھ

ھمّ یقال ھممت بالشیء اھمّ ھما
اذا اردتہ وقصدتہ قال تعالی
ھمّت بہ وھمّ بھا وقال اذ ھمّ قوم
وقال اذ ھمّت طائفتان منکم وقال
وھموا بما لم ینالوا وقال وھمّوا
باخراج الرسول وقال وھمّت کل
امۃ ویقال ھممنی کذا ای حملنی
علی ان اھمّ بہ قال تعالی وطائفۃ قد
اھمتھم انفسھم والھم الحزن
الذی یذیب الانسان والھوام
حشرات الارض فائدۃ نقلا
من الفتوحات المکیۃ فانھا ھمت
بہ لتقھرہ علی ما تریدہ منہ
وھم بھا لیقھرھا فی الدفع عن
ذلک فالاشتراک وقع فی طلب القھر
منہ ومنھا فلھذا قال ولقد ھمت بہ

ھمّ - بولا جاتا ہے ارادہ کیا میں نے ایک چیز کا
ارادہ کرتا ہوں میں ارادہ کرنا یعنے ارادہ کیا اس نے
اسکا اور قصد کیا اس کا کہا اللہ تعالیٰ نے اور ضرور ضرور ارادہ
کیا اس نے اور ارادہ کیا ساتھ اس کے اور کہا جب ارادہ
کیا قوم نے اور کہا جب ارادہ کیا دو گروہوں تم سے
اور کہا اور قصد کیا انہوں نے ساتھ اسکے جو نہ پایا انہوں نے
اور کہا اور ارادہ کیا انہوں نے ساتھ نکالنے رسول کے اور
کہا اور ارادہ کیا ہر امت نے اور کہا جاتا ہے ھمنی کذا یعنی
برانگیختہ کیا مجھکو اسپر یہ کہ قصد کروں اس کا کہا اللہ تعالیٰ نے
اور ایک فرقہ کہ تحقیق غم میں ڈالا انکو انکی جانوں نے اور
ہم کے معنے غم کے ہیں وہ جو پگھلاتا ہے انسان کو اور ہوام
زمینی کیڑے فائدہ - نقل کیا ہے فتوحات مکیہ سے پس
تحقیق ہمت بہ کی معنے تاکہ غلبہ کرے اسپر اور پر اس کے جو
چاہتی تھی اس سے اور ہم بہا کے معنے تاکہ غلبہ کرے اسپر فی دفع کرنے میں
اس سے پس اشتراک واقع ہوا بیچ طلب کرنے غلبہ کے اس سے
اور اس سے پس اس لئے کہا ولقد ھمت بہ

ھمّ دوم

هَلَكَ الطَّعَامُ وَالثَّالِثُ اَلْمَوْتُ تَقُوْلُ
تَقُوْلُ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ وَقَوْلُهٗ حَتّٰى
اِذَا هَلَكَ وَقَوْلُهٗ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا
الدَّهْرُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ
وَقَوْلُهٗ ذٰلِكَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ
الْقُرٰى هُوَ اِسْمُ فَاعِلٍ وَقَوْلُهٗ مَهْلَكَ
اَهْلِهٖ هُوَ ظَرْفٌ وَيُقَالُ اَهْلَكَهٗ
غَيْرُهٗ وَاسْتَهْلَكَهٗ وَهَلَّكَهٗ تَهْلِيْكًا
وَفِي التَّنْزِيْلِ وَتِلْكَ الْقُرٰى اَهْلَكْنٰهُمْ
لَمَّا ظَلَمُوْا وَنَحْوُهَا مِنَ الْاٰيَاتِ وَهَلَّكَهٗ
يُهَلِّلُهٗ هَلْكًا بِمَعْنٰى اَهْلَكَهٗ وَفِي التَّاجِ
هَلْكٌ بِالضَّمِّ اَلْاِسْمُ مِنَ الْهَلَاكِ
نَقَلَهُ الْجَوْهَرِيُّ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا
لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا اَيْ لِوَقْتِ هَلَاكِهِمْ
اَجَلًا وَمَنْ قَرَاَ لِمُهْلَكِهِمْ فَمَعْنَاهُ
اِهْلَالُهُمْ اَوِ التَّهْلُكَةُ تَابُوْدِيْ
اِلَى الْهَلَاكِ قَالَ نَعَمْ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ
اِلَى التَّهْلُكَةِ (مفردات) هَلُمَّ هَلُمَّ
دُعَاءٌ اِلَى الشَّيْءِ فِيْهِ قَوْلَانِ اَحَدُهُمَا
اَنَّ اَصْلَهٗ هَا لُمَّ مِنْ قَوْلِهِمْ لَمَمْتُ
الشَّيْءَ اَيْ اَصْلَحْتُهٗ فَحُذِفَ اَلِفُهَا
فَقِيْلَ هَلُمَّ وَقِيْلَ اَصْلُهٗ هَلْ اُمَّ
كَاَنَّهٗ قِيْلَ اَقْبِلْ هَلْ فِيْ لَكَ اُمَّةٌ اَيْ قَصْدٌ لَكَ هَلْ فِي كَذَا اُمَّةٌ اَيْ قَصْدٌ اس کا

خراب ہوگیا طعام اور تیسرا موت کے معنی مانند اس کے
قول کے اگر مرد دت ہوجائے اور اس کا قول یہانتک کہ
جب ہلاک پایا اور اس کا قول نہیں ہلاک کرتا ہمیں مگر
زمانہ اور سوا اس کے آیات سے اور اسیطرح
اس کا قول نہیں ہے تیرا رب ہلاک کرنیوالا بستیوں کو
وہ اسم فاعل ہے اور اس کا قول ہلاک کرنا اللہ کا
وہ ظرف ہے اور بولا جاتا ہے اہلکہ غیرہ اور
استہلکہ اور ہلکہ تہلیکا اور قرآن میں اور یہ بستیاں
ہلاک کیا ہم نے انکو جب ظلم کیا انہوں نے اور
مانند اس کے آیات سے اور ہلکہ یہلکہ ہلکا معنے
اہلکہ کے اور تاج میں ہلک ساتھ ضمہ کے نام ہے
ہلاک سے نقل کیا اس کو جوہری نے اور اللہ تعالیٰ
کا قول اور کیا ہم نے واسطے ہلاک کرنے انکے کا
وقت مقرر یعنے واسطے وقت ہلاک کرنے انکے کا
وقت اور جس نے پڑھا لمہلکہم پس معنے اسکے ہلاک کرنا
ان کا اھدا اور تہلکۃ وہ ہے جو پہنچاتی ہے
طرف ہلاکت کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور مت ڈالو اپنے ہاتھوں کو
طرف ہلاکت کے (مفردات) هَلُمَّ - لم کے معنے
پکارنا طرف ایک چیز کے اسمیں دو قول ہیں ایک یہ کہ
کہ اصل اس کا ہا لم ہے عرب کے قول سے اصلح کی میں نے
ایک چیز کی یعنی اصلاح کی اسکی پس حذف ہوگیا الف کلمہ
اسکا پس کہا گیا ہلم اور کہا گیا اصل اسکا ہل ام ہے گویا کہ وہ کہا

وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ اَیْ عَیَّابٍ وَقَدْ سَبَقَ فَرْقٌ بَیْنَ اللَّفْظَیْنِ هَمْسُ الْمَسُّ الصَّوْتُ الْخَفِیُّ وَهَمْسُ الْاَقْدَامِ اَخْفٰی مَا یَکُوْنُ مِنْ صَوْتِهَا قَالَ تَعَالٰی فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا	اور معنے ایک ہیں یعنے عیب کرنا اور تحقیق پہلے آچکا ہے فرق درمیان دو لفظوں کے هَمْسٌ کہتے ہیں اواز خفی کو هَمْسُ الْاَقْدَام کہتے ہیں اواز قدموں کی بہت ہلکا جو ہوتا ہے اس کے اواز سے کہا اللہ تعالٰی پس نہ سنیگا اواز وہاں
بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ النُّوْنِ	**ہا کا باب حرف نون کے ساتھ**
هُنَا هُنَا یَقَعُ اِشَارَةً اِلَی الزَّمَانِ اَیِ الْمَکَانِ الْقَرِیْبِ یُقَالُ هُنَا وَهُنَالِکَ وَهُنَالِکَ لِقَوْلِکَ ذَا وَذٰلِکَ وَذَاکَ قَالَ تَعَالٰی فَهُنَالِکَ جُنْدٌ مَّا هُنَالِکَ وَقَالَ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ وَقَالَ هُنَالِکَ تَبْلُوْ وَقَالَ هُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَقَالَ هُنَالِکَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ وَقَالَ فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ هَنَاءٌ الْهَنِیْءُ کُلُّ مَا لَا یَلْحَقُ فِیْهِ مَشَقَّةٌ وَلَا یُعْقِبُ وَخَامَةً وَاَصْلُهُ فِی الطَّعَامِ یُقَالُ هَنِیْءٌ الطَّعَامُ فَهُوَ هَنِیْءٌ قَالَ فَکُلُوْهُ هَنِیْئًا مَّرِیْئًا وَقَالَ هَنِیْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ وَقَالَ هَنِیْئًا بِمَا کُنْتُمْ	هُنَا۔ ہنا واقع ہوتا ہے اشارہ طرف زمانے اور مکان قریب کے کہا جاتا ہے ہنا و ہنالک و ہنالک مانند قول تیرے کے ذا اور ذاک اور ذلک کہا اللہ تم نے پس لشکر ہیں جو اسجگہ تہا اور کہا تحقیق ہم اسجگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور کہا اسجگہ ازمائے جائیں گے اور کہا اسجگہ یا وہ شامت واسطے اللہ کی ہوگی اور کہا پس مغلوب ہوگئے اسجگہ هَنَاءٌ۔ معنی ہر ایک جو نہیں ملتا ہے اس میں تکلیف اور نہ پیچھے لگتی ہے اسکے بدی اور اصل اس کا طعام میں کہا جاتا ہے معنی الطعام فہو ھنیء کہا اللہ تم نے پس کھاؤ اس کو رچتا پچتا اور کہا خوشی ہو ساتھ اس کے جو گذر چکے اور کہا خوشی ہو تمہیں
بَابُ الْهَاءِ حَرْفُ الْوَاوِ	**ہا کا باب حرف واو کے ساتھ**
هَوْدٌ الْهَوْدُ الرُّجُوْعُ بِرِفْقٍ	هَوْدٌ۔ ہود کے معنے رجوع کرنا ساتھ نرمی

یَغْنِی فِی عَیْنِ تَاھُمْ بِھَا وَلَیْسَ اِلَّا اَلْفُھُمْ
فَبِمَا یُرِیْدُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِہٖ
دَلِیْلُ ذٰلِکَ قَوْلُھَا اَلْاٰنَ حَصْحَصَ
الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّہٗ عَنْ نَّفْسِہٖ وَمَا
جَآءَ فِی السُّوْرَۃِ قَطُّ اَنَّہٗ رَاوَدَھَا
عَنْ نَّفْسِھَا فَاَرَادَ اللّٰہُ الْبُرْھَانَ
عِنْدَ اِرَادَتِہِ الْقَھْرَ فِی دَفْعِھَا عَنْہُ
فَبِمَا یُرِیْدُہٗ مِنْہُ وَکَانَ الْبُرْھَانُ
الَّذِیْ رَاٰہُ اَنْ یَّدْفَعَ عَنْ نَّفْسِہٖ
بِالْقَوْلِ اللَّیِّنِ کَمَا قَالَ لِمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ
فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا اَیْ لَا یُعْنِفُ
عَلَیْھَا وَیُسَبِّبُھَا فَاِنَّھَا اِمْرَاَۃٌ مَوْصُوْ
بِالضُّعْفِ فِیْ کُلِّ حَالٍ اِھ مُلَخَّصًا

ھَمَدٌ قَالَ تَعَالٰی وَتَرَی الْاَرْضَ
ھَامِدَۃً اَیْ یَابِسَۃً مَیِّتَۃً لِاَنَّہٗ
یُقَالُ نَبَاتٌ ھَامِدٌ اَیْ یَابِسٌ وَقِیْلَ
ھَامِدَۃً لَا نَبَاتَ فِیْھَا **ھَمْسٌ** قَالَ
بِمَاءٍ مُنْھَمِرٍ اَیْ کَثِیْرٍ سَرِیْعِ الْاِنْصِبَابِ

ھَمْزٌ اَلْھَمْزُ الْغَمْزُ وَالْوَقِیْعَۃُ فِی
النَّاسِ وَذِکْرُ عُیُوْبِھِمْ قَالَ تَعَالٰی ھَمَّازٍ
اَیْ عَیَّابٍ وَقَوْلُہٗ ھَمَزٰتُ الشَّیَاطِیْنِ
اَیْ تَخَسَاتُھُمْ وَنَخَسَاتُھُمُ الْاِنْسَانَ
وَلَمْعُھُمْ فِیْہِ وَقَوْلُہٗ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ

یعنی بیع خاص اس کے جو ارادہ کیا ساتھ اس کے
اور نہیں گمر خلیہ بیع اس کے جو چاہتا ہر ایک بیع صاحب
دلیل اسکی اس کا قول ہے کہ اب کھل گیا حق میں چاہتی
تہی اسکو اپنی ذات سے اور نہیں پایا سورت میں
قط کہ اس نے چاہا اس کو اپنی ذات سے پس کہا
اس کو اللہ نے دلیل وقت ارادہ کرنا اس کے
غلبہ کا بیچ دفع کرنے اس کے کہ اس سے بیچ اسکے
چاہتیں اس کو اس سے اور تہی دلیل وہ جو
دیکھی اس نے یہ دفع کرے اپنے سے ساتھ
بات نرم کے جیسے کہ کہے واسطے موسیٰ اور ہارون
کے پس کہو اس کے لئے بات نرم یعنی نہ زور کرو
اسپر اور نہ گالی دو اسکو پس تحقیق وہ عورت ہے موصوف
ساتھ ضعف کے ہر حال پر اھ خلاصہ **ھَمَدٌ** کہا
کہا اللہ تعالیٰ نے اور دیکھیگا تو زمین کو خشک
یعنی خشک مردہ اسلئے کہ بولا جاتا ہے نبات نامد
یعنی خشک اور کہا جاتا ہے ہامدۃ نہیں گھاس
اسمیں **ھَمَسَ** کہا اللہ تم نے ساتھ پانی بہت
کے یعنی بہت جلدی گرنا **ھَمْزٌ** ہمز کے معنی
چوبے ... اور واقع ہونا لوگوں میں اور
ذکر کرنا انکے عیبوں کا کہا اللہ تم ہمازین یعنی عیب کرنیوالے
اور اسکا قول چوبے شیطانوں کے یعنی چوبے
انکے انسان کو اور طعن کرنا انمیں اور
اس کا قول ہمزۃ للمزۃ

قَالَ تَعَالٰی مَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ وَقَالَ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ

کہا اللہ تم نے جسکو ذلیل کرے اللہ پس نہیں اس کے لئے کوئی عزت کرنیوالا اور کہا اور واسطے کافروں کے عذاب ذلت کا

ھَوٰی اَلْھَوٰی مَیْلُ النَّفْسِ اِلَی الشَّھْوَۃِ قَالَ تَعَالٰی وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی وَقَالَ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ ۔۔۔ اَھْوَآءَھُمْ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْاٰیَاتِ وَقَوْلُہٗ اِسْتَھْوَتْہُ الشَّیٰطِیْنُ اَیْ حَمَلَتْہُ عَلٰی اِتِّبَاعِ الْھَوٰی وَالْھَوِیُّ سُقُوْطٌ مِنْ عُلُوٍّ اِلٰی سَفْلٍ وَقَوْلُہٗ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ اَیْ تَحُنُّ اِلٰی ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ وَقَوْلُہٗ عَنَّادَ حَلَّ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ یُقَالُ ھُوَ مِثْلُ قَوْلِھِمْ ھَوَتْ اُمُّہٗ اَیْ ثَکِلَتْ وَقِیْلَ مَعْنَاہُ مَقَرُّھُمُ النَّارُ قَالَ الْھَاوِیَۃُ ھِیَ النَّارُ (مفردات) وَقَوْلُہٗ وَاَفْئِدَتُھُمْ ھَوَآءٌ اَیْ خَالِیَۃٌ وَالْھَوَاءُ مَا بَیْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَقَدْ حُمِلَ عَلٰی ذٰلِکَ وَاَفْئِدَتُھُمْ ھَوَآءٌ اَیْ ھِیَ بِمَنْزِلَۃِ الْھَوَاءِ فِی الْخَلَآءِ مِنَ الْخَیْرِ وَرَاْیَتُھُمْ رَاْیٌ ھَاوٍ وَتَ فِی الْمَھَاوَاۃِ اَیْ یَتَسَاقَطُوْنَ بَعْضٌ فِیْ اَثَرِ بَعْضٍ وَاَھْوَاہُ اَیْ رَفَعَہٗ فِی الْھَوَاءِ وَاَسْقَطَہٗ قَالَ تَمَّ وَالْوَتِیْ ثَکِلَتْ اُمُّہٗ

کہا اللہ تم نے اور اس کا قول جھکنا ہے طرف نیچے کے اور اس کا قول جھکتا ہے طرف ان کے یعنی جھکنا ہے طرف اسجگہ کے اور اللہ تم کا قول پس ماں اسکی ہاویہ ہے کہا گیا وہ ایک مثل ہے ان کے قول کی ہوت امہ یعنے ثکلت اور کہا گیا معنے اس کے ٹھہرنا ان کا آگ میں کہا ہاویہ وہ آگ ہے (مفردات) اور اس کا قول اور دل انکے خالی یعنے خالی اور ہوا جو درمیان زمین اور آسمان کے ہوتا ہے اور کبھی حمل کیا گیا ہے اسپر اور دل انکے ہوا جب وہ بمنزلہ ہوا کے ہوں خلا میں خیر سے اور دیکھے تو انکو گرتے ہیں جگہوں یعنے گرے ہیں بعض پیچ اثر بعض کے اور اہوا یعنے بلند کیا اس کو ہوا میں اور گرایا اس کو کہا اللہ تم نے اور اوندھیاں بستیوں والیاں

بَابُ الْھَاءِ حَرْفُ الْیَاءِ

باب ہا حرف یا کے ساتھ

ھَیْتَ قَالَ ھَیْتَ لَکَ قِیْلَ مَعْنَاہُ

ھَیْتَ۔ کہا ہیت لک کہا گیا معنے اس کے

وَقَوْلُهٗ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ اَیْ تُبْنَا وَبِقَوْلِهٖ
هَادَ فُلَانٌ اِذَا تَحَرَّكَ اَلْيَهُوْدُ قَالَ تَعَالٰى
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَهُوْدٌ فِي الْاَصْلِ جَمْعُ
هَائِدٍ اَیْ تَائِبٍ وَهُوَ اِسْمُ نَبِيٍّ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ **هُوْرٌ** قَالَ تَعَالٰى
عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَاَنْهَارَ بِهٖ هُوَ
مِنْ هَارَ الْجُرُفُ مِنْ بَابِ قَالَ اَیْ اِنْصَدَعَ
وَجُرُفٌ هَارٍ مَقْلُوْبٌ مِنْ هَائِرٍ اَیْ
مُنْهَدِمٍ وَمِنْهُ شَاكِي السِّلَاحِ وَشَاكٍ
وَانْهَارَ الْجُرُفُ اِنْهَدَمَ وَقَالَ بَعْضُ
الشَّارِحِيْنَ يُرِيْدُ اَلْبَانِيَ اُمُوْرَهٗ عَلٰى
جَهَالَةٍ فِي مَعْرِضِ اَنْ لَا يَتِمَّ عَمَلُهٗ

هُوْنٌ لِلَّوْنِ عَلٰى غَيْرِ اَصْلٍ **هُوْنٌ** اَلْهُوْنُ
بِالْفَتْحِ اَلرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَالسَّلَامَةُ وَالتَّوَاضُعُ
قَالَ تَعَالٰى عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا اَیْ بِسَلَامَةٍ
وَتَوَاضُعٍ وَقَوْلُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ اَیْ
هَيِّنٌ وَمِنْهُ هَانَ الْاَمْرُ عَلٰى فُلَانٍ
اَیْ سَهُلَ قَالَ تَعَالٰى هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَالَ
وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَالْهُوْنُ بِالضَّمِّ
اَلْهَوَانُ قَالَ تَعَالٰى عَذَابَ الْهُوْنِ
يُرِيْدُ الْعَذَابَ الْمُتَضَمِّنَ بِشِدَّةٍ وَ
اِهَانَةٍ وَيُقَالُ اَهَانَ الرَّجُلُ اَیْ
اِسْتَخَفَّ بِهٖ وَالْاِسْمُ اَلْهَوَانُ وَالْمَهَانَةُ

اور اس کا قول تحقیق ہم توبہ کرتے ہیں طرف تیری
یعنی رجوع کرتے ہم اور کہا جاتا ہے ہاد فلان جب
ڈھونڈتا ہے طریقہ ہود کا کہا اللہ تعالیٰ نے اور وہ لوگ
جو یہودی ہوئے اور ہود اصل میں جمع ہے ہائد
کی یعنی توبہ کرنیوالا اور وہ نام ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

هُوْرٌ کہا اللہ تعالیٰ نے اوپر کنارے گرنے کے
ہوئے کے پس گر پڑا وہ ہار الجرف باب قال سے
اس کے معنے پھٹ گیا اور جرف ہار بدلا ہوا ہائر سے
یعنے گر پڑا اور شاکی اسکی پہنے ہوئے ہتھیار اور پہننے
والا اور انہار الجرف کے معنے گر پڑے اور کہا بعض
شارحین نے چاہتا ہے بنا کرنیوالا اس کے امور کی
جہالت پر بیچ جگہ کے یہ کہ پورا ہو گا کام اس کا واسطے

هُوْنٌ ہونے اس کے اوپر غیر اصل کے **هُوْنٌ** الہون
ساتھ فتح کے نرمی کے معنی میں اور تسلی اور تواضع کے
کہا اللہ تعالیٰ نے زمین پر تسلی سے یعنی ساتھ سکینت اور
تواضع کے اور اس کا قول اور وہ اسان ہے اس پر
یعنی اسان ہے اور اس سے ہے اسان ہوا امر
فلانے پر یعنی اسان ہوا کہا اللہ تعالیٰ نے وہ مجھ پر اسان ہے
اور کہا اور گمان کرتے ہو تم اس کو اسان اور ہون
ساتھ ضمہ کے ذلت کے معنے میں کہا اللہ تعالیٰ نے
عذاب ہوان دینے والے ہیں عذاب دینے کیا ہوا ساتھ سختی اور
ذلت کو اور بولا جاتا ہے اہان الرجل یعنی ہلکا سمجھا اور
اسم ہوان اور مہانہ ہے

هَيَاءُ

مِنَ الْكَلَامِ اَیْ یَقُوْلُوْنَ فِی الْمَدْحِ وَالذَّمِّ وَسَائِرِ الْاَنْوَاعِ مِمَّا یَتَحَرَّوْنَهٗ اَیْ یَقْصُدُوْنَهٗ هَيَاءُ الْهَيْئَةُ الْحَالَةُ الَّتِیْ یَكُوْنُ عَلَيْهَا الشَّیْءُ مَحْسُوْسَةً كَانَتْ اَوْ مَعْقُوْلَةً لٰكِنْ فِی الْمَحْسُوْسِ اَكْثَرُ قَالَ تَعَالٰی كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِیْ وَالْهَيَّا مَا یَتَهَيَّاُ لِلْقَوْمِ لَهٗ فَيَتَرَاضَوْا عَلَيْهِ عَلٰی وَجْهِ التَّخْيِيْنِ قَالَ تَعَالٰی وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا وَقَالَ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا هَا هَاءُ لِلتَّنْبِيْهِ فِیْ قَوْلِهِمْ هٰذَا وَهٰذِهٖ وَقَدْ دَلَّتْ مَعَ ذَا وَذِهٖ وَاُولَاءِ حَتّٰی صَارَ مَعَهَا بِمَنْزِلَةِ حَرْفٍ مِنْهَا وَهَا فِیْ قَوْلِهِمْ هَا اَنْتُمْ اُولَاءِ وَهَا لَفْظٌ فِیْ مَعْنٰی خُذْ هُوَ نَقِيْضُ هَا اَیْ اُعْطِ يُقَالُ هَاؤُمُ قَالَ تَعَالٰی هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ

کلام سے یعنے وہ کرتے ہیں مدح اور مذمت میں اور مذمت میں اور تمام قسمیں جن سے وہ ڈھونڈتے ہیں یعنے قصد کرتے ہیں اس کا هَيَاءُ صیغہ ایک حالت ہے وہ ہوتی ہے اشیاء جو محسوس ہو یا معقول ہو لیکن محسوس میں اکثر ہوتا ہے کہا اللہ تعالیٰ مانند ہیت پرندے کے میرے اذن سے اور مہیا کرنا جو کرتی ہے قوم اس کے لئے پس پسند کرتے ہیں اسپر اوپر طریقے تخمینے کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور تیار کر ہمارے لئے اپنے حکم سے رشد کا رستہ اور کہا اور تیار کرے تمہارے لئے اپنے حکم سے راہ هَا یا واسطے تنبیہ کے ہے ہ کے قول میں ہذا و ہذہ اور کبھی مرکب ہوتا ہے تا ذا لفظ ہ کے اور اولاء یہانتک ہوجاتا ہے ساتھ ہ کے بمنزلہ حرف کے اور اسی ہ میں ہا ہے کا لفظ ہ کے قول میں ہا انتم اسمتھا ہے کہا اللہ تعالیٰ نے ہی ہو تم وہی اور ہا لفظ ہے بیچ سنے خذ کے اور وہ نقیض ہے ہات کا یعنے دے بولا جاتا ہے ہاؤم کہا اللہ نے اونچی پڑھو اپنا عمل نامہ

هَا

كِتَابُ الْيَاءِ — یاء کی کتاب

بَابُ الْيَاءِ حَرْفُ الْبَاءِ — یاء کا باب حرف با کے ساتھ

يَبَسٌ

يَبَسٌ الْيَبَسُ بِالتَّحْرِيْكِ الْمَكَانُ يَكُوْنُ رَطْبًا ثُمَّ تَيْبَسُ وَالْيُبْسُ بِالضَّمِّ مَصْدَرُ

يَبَسٌ میں ساتھ حرکت کے کہ جگہ ہوتی ہے تر پھر خشک ہوجاتی ہے اور یبس ساتھ ضمہ کے مصدر ہے

عَلَمٌ وَاقْبِلْ اِلَيَّ مَآءَ مُوْتِ اِلَيْهِ وَقَوْلُهٗ
لَكَ اَقْبَلَ اِرَادَةٌ لِيْ بِهٰذَا لَكَ وَقُرِئَ
هِئْتَ بِكَسْرِ الْهَاءِ وَالْمَعْنٰى تَهَيَّئْتَ لَكَ
وَهَآتِ يَا رَجُلُ بِكَسْرِ التَّآءِ اَعْطِنِيْ
وَلِلْاِثْنَيْنِ هَاتِيَا هَاتِيْ وَلِلْجَمْعِ هَاتُوْا
وَالْمَرْءَةُ هَاتِيْ بِالْيَآءِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ
قَالَ تَعَالٰى هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ هَيْهَاتَ
هُوَ لَفْظٌ يُسْتَعْمَلُ لِتَبْعِيْدِ الشَّيْءِ وَقَوْلُهٗ
هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ قَالَ
التَّاجُّ اَلْبُعْدُ لِمَا تُوْعَدُوْنَ وَقَالَ
غَيْرُهٗ غَلَطُ الزَّجَّاجِ وَاشْتَهْوَاهُ اللَّامُ
فَاِنَّ تَقْدِيْرَهٗ بَعُدَ الْاَمْرُ وَالْوَعْدُ
لِمَا تُوْعَدُوْنَ هَيْهَ قَالَ تَعَالٰى ثُمَّ
يَهِيْجُ فَتَرٰيهُ مُصْفَرًّا اَيْ يَيْبَسُ
وَيُصْفَرُّ يُقَالُ هَاجَ النَّبْتُ هَيْجًا
اَيْ يَبِسَ وَاَرْضٌ هَائِجَةٌ اِذَا يَبِسَ
نَبْتُهَا وَاصْفَرَّ وَقَالَ الرَّاغِبُ يُقَالُ
هَاجَ الْبَقْلُ يَهِيْجُ اِصْفَرَّ وَطَابَ اَكْلُهٗ
وَالْهَيْجَاءُ الْحَرْبُ وَقَدْ يُقْصَرُ رَمَدًا
هَيْمٌ قَالَ تَعَالٰى فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ
قِيْلَ هِيَ اِبِلُ الْعَطَاشِ وَقِيْلَ الرَّمْلُ
حِكَايَةً عَنِ الْاَخْفَشِ وَقَوْلُهٗ اَلَمْ تَرَ
اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ اَيْ فِيْ كُلِّ نَوْعٍ

علم واقبل الی ماءموت الیہ وقولہ لک اقبل ارادۃ لی بہذا لک وقرئ ہیئت بکسر الہاء والمعنی تہیئت لک وہات یا رجل بکسر التاء اعط مجھے دے دے
وللاثنین ہاتیا ہاتی وللجمع ہاتوا والمرءۃ ہاتی بالیاء قال الجوہری قال تعالی ہاتوا برہانکم ہیہات ہو لفظ یستعمل لتبعید الشیء وقولہ ہیہات ہیہات لما توعدون قال التاج البعد لما توعدون وقال غیرہ غلط الزجاج واشتہواہ اللام فان تقدیرہ بعد الامر والوعد لما توعدون ہیہ قال تعالی ثم یہیج فتریہ مصفرا ای ییبس ویصفر یقال ہاج النبت ہیجا ای یبس وارض ہائجۃ اذا یبس نبتہا واصفر وقال الراغب یقال ہاج البقل یہیج اصفر وطاب اکلہ والہیجاء الحرب وقد یقصر رمدا ہیم قال تعالی فشاربون شرب الہیم قیل ہی ابل العطاش وقیل الرمل حکایۃ عن الاخفش وقولہ الم تر انہم فی کل واد یہیمون ای فی کل نوع

آجاؤ اور قبول کرو طرف اس کے جو بلاتا ہوں میں طرف اس کی اور اس کا قول لک یعنی ارادہ میرے لئے ساتھ اس کے اور پڑ گیا ہیت ساتھ کسرہ ہا کے اور معنے تیار کیا میں نے تیرے لئے اور ہات یا رجل ساتھ کسرہ تا کے یعنے دیدے مجھے اور واسطے تثنیہ کے تاتیا مانند اتیا کے اور جمع ہات اور عورت ہاتی ساتھ یا کہا جوہری نے کہا اللہ نے تم لاؤ کوئی دلیل ہیہات وہ ایک لفظ ہے مستعمل ہوتا ہے واسطے دور کی شے کے اور اللہ تم کا قول دور کی ہے دور کی واسطے اس کے جس کا تم وعدہ دیتے ہیں کہا زجاج نے دور کی ہے واسطے اس کے جو وعدہ دیتے ہو تم اور کہا غیر اس کے یہ غلطی کی زجاج نے اور بہلایا اس کو لام کلمہ نے کیونکہ تقدیر اس کی بیچ امر کے اور وعدہ کے لما توعدون ہے ہیج۔ کہا اللہ تعالیٰ نے پس خشک ہوتی ہے پس دیکھتا ہے تو اسکو زرد یعنی خشک اور زرد کہا جاتا ہے کھیتی کو جب یبس ہیجا یعنی خشک ہوئی اور زمین خشک ہو جائے ساگ اس کے اور زرد ہو اور کہا راغب نے بولا جاتا ہے کھیتی جب زرد ہو اور خوش گھنا کہا جاتا ہے اس کا اور ہیجا کڑائی کو کہتے ہیں اور کبھی مقصورہ ہوتا ہے مفردات ہیم کہا اللہ تعالیٰ نے پس پینگے پینا پیاسیوں کا پس کہا گیا وہ اونٹ پیاسا اور کہا گیا ریت حکایت ہے اخفش سے اور اس کا قول کیا نہیں دیکھا تو نے اسکو ہر ایک وادی میں حیران پھرتے ہیں یعنی ہر ایک قسم

لِلْقُوَّةِ مَرَّةً نَحْوُ قَوْلِهٖ اُولُوا الْاَيْدِیْ
وَالْاَبْصَارِ وَقَوْلُهٗ دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۔
وَذٰلِكَ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ اَیْ بِقُوَّةٍ
وَيَدٌ مُطْلَقَةٌ تُسْتَعَارُ عَنِ الْقُدْرَةِ
وَيَدٌ تُسْتَعَارُ لِلنِّعْمَةِ وَلِلْجَارِحَةِ
وَعَلٰى اِذَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ
يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا
بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتَانِ وَقَوْلُهٗ
عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ اَیْ يُعْطُوْنَ
مَا يُعْطُوْنَ عَنْ مُقَابَلَةِ نِعْمَةٍ عَلَيْهِمْ
فِيْ مُقَاسَاتِهِمْ مَوْضِعُ قَوْلِهٖ مِنْ يَّدٍ فِيْ
الْاِعْرَابِ حَالٌ وَقِيْلَ بَلْ اِعْتِرَاضٌ بِاَيْدِيْكُمْ
اَيْدِيْكُمْ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ اَیْ بِاَيْدِيْ سُوْءٍ
اللّٰهُ قَوْلُهٗ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَیَّ اَیْ اَوْلَى
خَلْقَهٗ بِنَفْسِيْ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ وَقَوْلُهٗ
رَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ قِيْلَ اَیْ عَضُّوْا
عَلٰى اَطْرَافِ اَصَابِعِهِمْ كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ وَاِذَا
خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ
وَقِيْلَ رَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ اَیْ
كَذَّبُوا الرُّسُلَ رَدُّوْا عَلَيْهِمْ مَا قَالُوْا
وَقَوْلُهٗ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ اَیْ نُصْرَتُهٗ
وَنِعْمَتُهٗ وَقُوَّتُهٗ وَقَوْلُهٗ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ اَیْ مَا قَدَّمُوْا وَاسْتَقْدَمُوْا

واسطے قوت کے کیونکہ انسان کے قول کی طاقت اس کے
اور بصارت والے اور اس کا قول اور داؤد طاقت والا
اور اسیطرح اور آسمان ہم نے بنایا اسکو ساتھ طاقت کے
یعنی ساتھ قوت کے اور ید مطلق سے مراد قوت کے بولتے ہیں
اور بمعنے نعمت کے آتا ہے اور جارحہ کے
اور کبھی ید بمعنے جارحہ کے آتا ہے
اور علی اذا قولہ تعالیٰ وقالت الیہود
ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیہم ولعنوا
بما قالوا بل یداہ مبسوطتان وقولہ
عن ید وہم صاغرون ای یعطون
ما یعطون عن مقابلۃ نعمۃ علیہم
فی مقاساتہم موضع قولہ من ید فی
الاعراب حال وقیل بل اعتراض بایدیکم
ایدیکم فوق ایدیہم ای بایدی سوء
اللہ قولہ لما خلقت بیدی ای اولی
خلقہ بنفسی من غیر واسطۃ وقولہ
ردوا ایدیہم فی افواہہم قیل ای عضوا
علی اطراف اصابعہم کما فی قولہ واذا
خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ
وقیل ردوا ایدیہم فی افواہہم ای
کذبوا الرسل ردوا علیہم ما قالوا
وقولہ ید اللہ فوق ایدیہم ای نصرتہ
ونعمتہ وقوتہ وقولہ بما قدمت
ایدیہم ای ما قدموا واستقدموا

اور بصارت والے اور اس کا قول اور داؤد طاقت والا
اور اسیطرح اور آسمان ہم نے بنایا اسکو ساتھ طاقت کے
یعنی ساتھ قوت کے اور ید مطلق سے مراد قوت کے بولتے ہیں
اور بمعنے نعمت کے آتا ہے اور جارحہ کے
اور کبھی ید بمعنے جارحہ کے آتا ہے
اور علی اذا قولہ تعالیٰ وقالت الیہود
ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیہم ولعنوا
بما قالوا بل یداہ مبسوطتان وقولہ
عن ید وہم صاغرون ای یعطون
ما یعطون عن مقابلۃ نعمۃ علیہم
فی مقاساتہم موضع قولہ من ید فی
الاعراب حال وقیل بل اعتراض بایدیکم
ایدیکم فوق ایدیہم ای بایدی سوء
اللہ قولہ لما خلقت بیدی ای اولی
خلقہ بنفسی من غیر واسطۃ وقولہ
ردوا ایدیہم فی افواہہم قیل ای عضوا
علی اطراف اصابعہم کما فی قولہ واذا
خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ
وقیل ردوا ایدیہم فی افواہہم ای
کذبوا الرسل ردوا علیہم ما قالوا
وقولہ ید اللہ فوق ایدیہم ای نصرتہ
ونعمتہ وقوتہ وقولہ بما قدمت
ایدیہم ای ما قدموا واستقدموا

قولك يَبِسَ الشَّيْءُ يَيْبَسُ من باب علم وضرب والْيَبْسُ بالفتح فالسكون اليابس وشيء يابس إذا لم يكن فيه رطوبة وقال الراغب واليَبَسُ المكان يكون فيه ماء فيَنْهَبُ قال تعالى فاضرب لهم طريقا في البحر يبسا ۱۲	تیرے قول میں خشک ہوگیا چیز باب علم اور ضرب سے اور میس ساتھ فتحہ پھر سکون کے خشک اور چیز خشک جب نہ ہو اسمیں رطوبت اور کہا راغب نے اور میس جگہ جسمیں ہوتا ہے پانی پھر چلا جاتا ہے کہا اللہ تعالیٰ نے پس لے چل ان کو سوکھے دریا میں خشک ۱۲
باب الیاء حرف التاء	**باب یاء کا حرف تاء کے ساتھ**
يُتْمٌ اليُتْمُ انقطاعُ الصبيِّ عن أبيه قبل بلوغه وفي سائر الحيوانات من قبل أمه قال تعالى ألم يجدك يتيما فآوى وقال ويتيما وأسيرا وجمعه يتامى قال تعالى وآتوا اليتامى أموالهم	**یُتْمٌ** یتیم کے معنے کٹ جانا لڑکے کا اپنے باپ سے پہلے بالغ ہونے اس کے کے اور تمام حیوانات میں ماں سے پہلے اسکی کے کہا اللہ نے کیا نہیں پایا تجھ کو یتیم پھر جگہ دی اس نے اور اور یتیم اور اسیر اور جمع اسکی یتامیٰ کہا اللہ نے اور دو یتیموں کو ان کے مال
باب الیاء حرف الدال	**باب یاء حرف دال کے ساتھ**
يَدٌ اليدُ الجارحةُ أصلُه يَدْيٌ والجمعُ أيادٍ وأيدٍ قال تعالى أم لهم أيدٍ يبطشون بها وقال أن يبسطوا إليكم أيديهم وقال فلف أيديهم عنكم وخذوه فكفوا أيديكم أي استلامكم واستعير اليدُ للنعمة والجودِ والملكِ قال تعالى أو يعفو الذي بيده عقدة النكاح واستعيرت اليدُ	**یَدٌ** - یہ اعضاء کو کہتے ہیں اصل اس کا یدی تھا اور جمع ایاد اور ایدٍ کہا اللہ نے کیا ان کے ہاتھ ہیں جنکو مارتے ہیں ساتھ ان کے اور کہا نہ کہ پہلائیں تمہاری طرف اپنے ہاتھوں کو کہا پس روکا اس نے انکے ہاتھ تم سے اور اسکا قول روک رکھو اپنی زبانوں کو یعنی باز نہ آؤ اور استعارہ لیا گیا ید واسطے نعمت اور سخاوت اور ملک کے کہا اللہ نے یا معاف کرے وہ جس کے ہاتھ میں ہے ملکیت نکاح کی اور استعارہ لیا گیا ید

حُلْ تَقُوْمُوْا بِهٖ حَتّٰی اَلْعَابُ وَالْجَوْزُ وَالْبَسْرُ اُخْتُ الْیَمِیْنِ یَاسٌ اَلْیَاسُ اِنْقِطَاعُ الطَّمَعِ یُقَالُ یَئِسَ وَاسْتَایْئَسَ مِثْلُ عَجِبَ وَاسْتَعْجَبَ وَسَخِرَ وَاسْتَسْخَرَ قَالَ تَعَالٰی فَلَمَّا اسْتَایْئَسُوْا مِنْهُ وَقَالَ حَتّٰی اِذَا اسْتَایْئَسَ الرُّسُلُ وَقَالَ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ وَقَالَ اِنَّهٗ لَیَئُوْسٌ کَفُوْرٌ وَقَوْلُهٗ اَلَمْ یَئِسَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بَیِّنٌ مَعْنَاهُ اَفَلَمْ یَعْلَمُوْا وَقَوْلُهٗ وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ قِیْلَ هُوَ اِدْرِیْسُ النَّبِیُّ جَدُّ نُوْحٍ وَقِیْلَ هُوَ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مِنْ وُلْدِ هَارُوْنَ بْنِ عِمْرَانَ وَقَوْلُهٗ اِلْیَاسِیْنَ یَعْنِیْ اِلْیَاسَ

ہر ایک قاری جو کھیلی جائے ساتھ اس کے بیاہا کھاک شیر بکری اور اخروٹ اور بسار بہن ہے یمین کی یاس یاس بٹانے امید کا کہا جاتا ہے یئس واستایئس مثل عجب واستعجب وسخر واستسخر فرمایا تم نے جب ناامید ہو گئے اس سے اور کہا یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہوئے اور گمان کیا کہ تحقیق وہ جھوٹ کی بات ہے اور اس کا قول پس وہ ناامید ہوں گے جو ایمان لائے کہا گیا یعنے اس کے کہ پس نہیں جانا ہوئے اور اسکا قول بیشک الیاس رسولوں سے ہے کہا گیا وہ ادریس ہے جو نوح کا دادا ہے اور کہا گیا وہ نبی اسرائیل سے ہارون بن عمران کی اولاد سے اور اس کا قول الیاسین یعنے الیاس

بَابُ الْیَاءِ حَرْفُ الْقَافِ

یا کا باب حرف قاف کے ساتھ

یَقِیْنٌ اَلْیَقِیْنُ اَلْعِلْمُ وَزَوَالُ الشَّکِّ وَرُبَّمَا سَمَّوُا الظَّنَّ الْغَالِبَ عَلَی الْیَقِیْنِ بِالْیَقِیْنِ عَنِ الظَّنِّ یُقَالُ یَقَنْتُ بِالْکَسْرِ یَقِیْنًا وَاَیْقَنْتُ وَاسْتَیْقَنْتُ وَتَیَقَّنْتُ کُلُّهٗ بِمَعْنًی قَالَ تَعَالٰی وَفِی الْاَرْضِ اٰیَاتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَقَالَ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ وَقَالَ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا وَقَوْلُهٗ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ اِنْ ظَنُّوْا ظَنًّا وَمَا قَتَلُوْهُ عِلْمًا تَخْمِیْنًا وَهُمَا رَجْمَانِ وَقَوْلُهٗ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ اَیِ الْمَوْتُ

یقین یقین کے معنے علم اور زائل کرنا شک اور اور بسا اوقات مراد لیگئی ساتھ ظن کے یقین سے اور ساتھ یقین کے ظن سے بولا جاتا ہے یقنت ساتھ کسر کے یقینا و ایقنت و استیقنت یقین میں نے سمجھا ساتھ ایک کے کہا اللہ تعالیٰ نے اور زمین نشان ہیں واسطے یقین کرنے والوں کے اور کہا واسطے قوم کے یقین کرتے ہیں اور کہا اور نہیں یقین کرنے والے اور اسکا قول اور نہیں قتل کیا انہوں نے اسکو یعنی نہیں قتل کیا انہوں نے یقین کرتے ہوئے اسکو بلکہ سوا اسکے نہیں کہ گمان کیا انہوں نے تخمینہ سے اور اسکا قول اور عبادت کر اپنے رب کی یہاں تک کہ آجائے تجھ کو یعنی موت

لایدیهم تنبیه علی انهم اختلقوه	ان کے ہاتھوں نے اوپر اس کے نیا یا انہوں نے اس کو
باب الیاء حرف السین	**باب یا کا حرف سین کے ساتھ**
یُسْرٌ الیُسْرُ ضِدُّ العُسْرِ قال تعالیٰ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وقال سیجعل اللّٰه بعد عسر یسرا وقال من امرنا یسرا وقال فالجاریات یسرا ویسرک للیسری واسیسر الی نسهل قال تعالیٰ فما استیسر من الهدی وقوله فاقرءوا ما تیسر منه ای تسهل وتسهیلا وقوله ولقد یسرنا القرآن للذکر ای سهلنا وقوله فانما یسرناه بلسانک والیسری السهلی قال ثم تسنیسره للیسری وقال فسنیسره للعسری فقد استعمل لفظ التیسیر وهو فی حسب ما قال عز وجل فبشرهم بعذاب الیم والیسور السهل قال ثم قفل لهم قولا میسورا وقوله وذلک علی اللّٰه یسیرا ای سهلا وقوله وما تلبثوا بها الا یسیرا ای قلیلا والیسار الیسار یقال ایسر یسر میسرة وقوله ثم السبیل یسره ای سهله لمخرجه من الرحم وقوله انما الخمر والمیسر الایة المیسر القمار وفی الحدیث قیل یا رسول اللّٰه ما المیسر قال	**یُسْرٌ** یسر ضد ہے عسر کی کہا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کرتا ہے اللہ تمہارے ساتھ یسر کا اور نہیں ارادہ کرتا عسر کا اور کہا عنقریب کردیگا اللہ پیچھے تنگی کے آسانی اور کہا بامر حکم سے آسانی اور کہا پس کشتیاں چلنے والیاں آسانی سے اور نرمیکنگا واسطے یسر یعنی آسان ہو اس کا اللہ تعالیٰ کے پس جو کچھ میسر ہو قربانی سے اور اس کا قول پس پڑھو جو میسر ہو تم اس سے یعنی آسان اور تیار اور اسکا قول اور ضرور ضرور آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے ذکر کے یعنی آسان کیا ہم نے اس کو اور مثل اسکا قول پھر سوا اس کے کہ نہیں آسان کیا ہم نے اسکو ساتھ زبان تیری کے اور یسری کے معنے آسان کہا اللہ تعالیٰ نے پس عنقریب ہم آسان کردیں گے اسکو واسطے آسانی کے اور کہا پس عنقریب ہم آسان کردیں گے واسطے تنگی کے اور کبھی استعمال ہوتا ہے لفظ تیسیر کا اور وہ ہے اوپر لحاظ اس کے جو کہا عز وجل نے پس خوشخبری دو اس کو ساتھ عذاب درد ناک کے اور یسار اور میسرہ سے آسانی کہا اللہ تعالیٰ نے پس کہو اس کو بات نرم اور اسکا قول اور وہ یہ اللہ پر آسان ہے یعنی آسان اور اس کا قول اور نہیں ٹھہرے اس تھوڑا یعنے تھوڑا اور میسرہ اور یسار عبارت ہے غنی سے کہا اللہ تعالیٰ نے پس مہلت دو اس کو کشایش تک اور اس کا قول پھر راستہ آسان کیا یعنی اس کیلئے آسان کیا اس کا حکم اور اس کا قول سوا اس کے نہیں خبر اور قمار لاتا میسر ہے قمار اور حدیث میں ہے کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے میسر کہا

بَابُ الْيَاءِ حَرْفُ النُّوْنِ

یا کا باب حرف نون کے ساتھ

یَنِعَ

یَنِعَ قَالَ تَعَالٰی وَیَنْعِهٖ اَیْ نُضْجِهٖ

یَنِعَ۔ کہا اللہ تعالیٰ نے اور ینعہ یعنے پکنا اس کا

بَابُ الْيَاءِ حَرْفُ الْوَاوِ

یا کا باب حرف واؤ کے ساتھ

یَوْمٌ

یَوْمٌ اَلْیَوْمُ یُعَبَّرُ بِهٖ عَنْ وَقْتِ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعُرُوْبِهَا وَقَدْ یُعَبَّرُ بِهٖ عَنْ مُدَّةٍ مِنَ الزَّمَانِ اَیْ مُدَّةٍ کَانَتْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ وَقَالَ وَاَلْقَوْا اِلَی اللّٰهِ یَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَذَکِّرْهُمْ بِاَیَّامِ اللّٰهِ فَاِضَافَتُهٗ الْاَیَّامَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی لِاَمْرِهَا لَمَّا اَفَاضَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنْ نِعَمِهٖ فِیْهَا وَقَوْلُهٗ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ اَیْ وَقْتَیْنِ وَمِثْلُهٗ قَوْلُهٗ فِیْ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ وَیُسَاقُ یَوْمٌ مَعَ اِذْ فَیُقَالُ یَوْمَئِذٍ نَحْوُ قَوْلِهٖ فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَوْمٌ عَسِیْرٌ وَرُبَّمَا یُعَاقَبُ وَیُبْنٰی وَاِذَا بُنِیَ فَلِاِضَافَةٍ اِلَی اِذْ

یَوْمٌ۔ یوم تعبیر کیا جاتا ہے ساتھ اس کے وقت چڑھنے سورج کے اور غروب ہونے اس کے اور کبھی مراد لیا جاتا ہے ساتھ اس کے ایک مدت زمانے سے جو بھی مدت ہو کہا اللہ تم نے وہ لوگ جو پھر گئے تم سے منہ پھیرنے کے دن اور کہا اور ڈالیں گے طرف اللہ کے اسدن صلح کو اور اس کا قول اور یاد دلا انکو اللہ کے ایام پس اضافت ایام کی طرف اللہ تم واسطے امر اس کے کے ہے اسواسطے کہ فیض کیا اللہ نے انپر نعمت میں اس میں اور اس کا قول پیدا کیا زمین کو بیچ دو وقتوں میں یعنے دو وقت اور مثل اسکی اس کا قول چار دنوں میں اور مرکب کیا گیا یوم ساتھ اذ کے پس بولا گیا یومئذ مانند قول اس کے یومئذ یوم عسیر کبھی اعراب دیا جاتا ہے یعنی پورا دن رات مکمل کی ہے اور بسا اوقات معرب ہوتا ہے اور مبنی ہوتا ہے اور جب مبنی ہوتا ہے پس واسطے اضافت کے طرف اذ کے

بَابُ الْيَاءِ حَرْفُ الْيَاءِ

یا کا باب حرف یا کے ساتھ

یٰسٓ

یٰسٓ یٰسِیْنُ قِیْلَ مَعْنَاهُ یَا اِنْسَانُ وَالصَّحِیْحُ اِنَّ یٰسِیْنَ هُوَ مِنْ حُرُوْفِ التَّهَجِّیْ کَسَائِرِ اَوَائِلِ السُّوَرِ یَاءٌ حَرْفُ النِّدَاءِ یُسْتَعْمَلُ فِی الْبُعَیْدِ وَاِذَا اُسْتُعْمِلَ فِی اللّٰهِ فَتَنْبِیْهٌ لِلدَّاعِیْ اَنَّهٗ بَعِیْدٌ مِنْ عَیْنِ اللّٰهِ وَتَوْفِیْقِهٖ

یٰسٓ۔ یٰسین کہا گیا معنے اس کے اے انسان اور صحیح یہ کہ یٰس وہ حروف تہجی سے مانند تمام پہلے سورتوں کے یاءٌ۔ یا حرف ندا کا ہے اور استعمال ہوتا ہے بعید میں اور جب مستعمل ہوتا ہے اللہ میں پس خبردار کرتا ہے واسطے داعی کے کہ وہ دور ہے اللہ کی مدد اور اسکی توفیق سے

(صفحہ ۵۸۹) فَقَدْ تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِیْ مِنْ لُغَاتِ الْقُرْاٰنِ (مفردات) پس ختم ہوئی جزو دوسری لغات قرآن کریم سے

باب الیاء حرف المیم

یا کا باب حرف میم کے ساتھ

تیمم

تیمم الیمم قال الله تعالیٰ فی الیمم وتیممت کذا وتیممته قصدته قال الله تعالیٰ فتیمموا صعیدا طیبا ای اقصدوا الصعید الطیب قال التیمم فی اللغة القصد فی الشرع مسح الجبهة والیدین وقوله تعالیٰ ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ای لا تعمدونه

تیمم۔ یمم کے معنے دریا کہا اللہ تعالیٰ نے پس تم دریا کے پاس جاؤ اسکو دریا میں اور تیمت کذا و تیممتہ کے معنے قصد کیا میں نے اسکا قصد کیا تم نے پس قصد کرو تم پاک کا پس تیمم لغت میں قصد کے معنے ہیں اور شریعت میں مسح کرنا منہ اور ہاتھوں کا اور اس کا قول مت ارادہ کرو اور خبیث کا اس سے کہ خرچ کرو تم یعنے مت ارادہ کرو اور قصد یمن

یمین

یمن کے معنے اعلیٰ باز اور مستعمل ہوا اللہ کی صفت میں قول اس کے کہ اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اسکے ہاتھ میں اور بیعۃ استعمال کرنے ہاتھ کے اسمیں اور اسکا قول تحقیق تم آتے ہو ہماری دائیں طرف یعنی اس طرف سے جو ہمارا اس سے حق پس پہنچتے ہیں ہم کو اس سے اور اس کا قول ضرور پکڑا ہم نے اسکو قوت سے یعنے روکا ہم نے اسکو اور دفع کیا اسکو اور اسکا قول اور اصحاب یمین یعنے نیکیوں والے اور یمین والے اور استعارہ لیا گیا ہے یمین واسطے یمین اور سعادت اور اوپر اس کے اس کا قول پس اگر ہے یہ اصحاب یمین سے پس سلامتی ہو تیرے لئے اصحاب یمین کیطرف سے اور یمین قسم میں بھی استعارہ لیا گیا ہے قوت سے اعتبار کرکے بسبب اس کے کہ کرتا ہے اسکو معاہد اور قسم کھانیوالا اسکے اور جمع یمین کی ایمان ہے کہا اللہ تعالیٰ کہ ہے تمہارے لئے قسمیں ہیرا اور کہا اور قسمیں کھائیں اللہ میں سخت قسمیں اور کہا نہیں پکڑتا تم کو اللہ لغو کے تمہاری قسموں

قَاسِمٌ زَمْزَمُ وَمَوْضِعٌ فِي دَارِ جُهَيْنَةَ
وَهِيَ فُوَيْقَ ظُبْيَةَ بِضَمِّ الظَّاءِ مَوْضِعٌ عَلَى ثَلَاثَةِ
أَمْيَالٍ ظُرَابٌ اَلظُّرَابُ وَالْأَظْرَابُ
اَلْجِبَالُ الصِّغَارُ جَمْعُ ظَرِبٍ كَكَتِفٍ وَالظُّرَيْبُ
مُصَغَّرُهُ وَكَانَ لَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
فَرَسٌ يُقَالُ لَهَا الظَّرِبُ تَشْبِيهًا بِالْجَبَلِ
لِقُوَّتِهِ ظَرَارٌ اَلظَّرَارُ وَالْأَظَرَّةُ وَالظَّرَّا
جَمْعُ ظَرِيرٍ وَهُوَ تَحَمُّ صُلْبٌ مُحَدَّدٌ ظُرَافٌ
اَلظَّرِيفُ اَلْبَلِيغُ اَلْجَيِّدُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
غُتٌّ اَلْغَتُّ اَلْمَاءُ الْمُتَتَابِعُ وَغَتَّتِ الْمَطَرُ
عَصَرَ اَشَدَّ وَمِنْهُ الْحَدِيثُ يَغُتُّهُمْ
فِي الْقَبْرِ مَغًّا اَيْ يَضْغَطُهُمْ بِشِدَّةٍ ضَغْطًا
مُتَتَابِعًا غَذَفٌ فِي سَيْرِهِ اَلتَّكْرَارُ هُنَا لِلْ
مُبَالَغَةِ كَمَا كَانَتْ اَيْ اَسْرَعُ وَاَنْشَطُ وَمِنْهُ
اَلْحَدِيثُ اَغْذِذِ السَّيْرَ اَيْ اَسْرِعْ وَاَغَذَّتْ
اَلْعِرْقُ غَذًّا اَيْ سَالَ مَا فِيهِ مِنَ الدَّمِ
غَذَمَرَ اَلتَّغَذُّمُ اَلتَّغَضُّبُ وَسُوءُ اللَّفْظِ
وَالتَّخْلِيطُ فِي الْكَلَامِ غُوطٌ اَلْغَوْرُ وَالْعُمْقُ
اَلْأَرْضِ الْأَبْعَدُ وَمِنْهُ قِيلَ لِلْمُطْمَئِنِّ
مِنَ الْأَرْضِ غَائِطٌ ثُمَّ اُطْلِقَ عَلَى الْحَدَثِ
وَقَوْلُهُ فِي الْحَدِيثِ يَنْزِلُ اُمَّتِي بِغَائِطٍ
يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ اَيْ بَطْنٍ مُطْمَئِنٍّ
مِنَ الْأَرْضِ وَالْغُوطَةُ اِسْمُ الْبَسَاتِينِ

اور نام ہے زمزم کا اور جگہ ہے دار جہینہ اور
عرق ظبیہ ساتھ ضمہ ظا کے جگہ ہے تین میل پر
ظُرَابٌ۔ ظراب اور اعراب پہاڑ چھوٹے
چھوٹے جمع ظرب کے مانند کتف کے اور ظریب
تصغیر ہے اسکی اور تھا اس کے لئے علیہ الصلوٰۃ
والسلام گھوڑا کہا جاتا تھا اس کے لئے ظراب تشبیہ
ساتھ پہاڑ کے واسطے قوت ہونے کے ظَرَارٌ۔ ظرار اور
ظرہ اور ظران جمع ہے ظرر اور وہ پتھر سخت محدد ہے
ظُرَافٌ۔ ظریف کہتے ہیں عقلمند کو کتاب نہیں سے
غُتٌّ۔ غت دُبانا پے درپے اور فشنی کے معنے
نچوڑا اس نے مجھے نچوڑنا سخت اور اس سے ہے حدیث
دُبوئے انکو اللہ قبر میں دُبونا یعنے دُبوئے انکو
اسیں دُبونا پے درپے غَذَذٌ۔ ذکر کیا گیا کی حدیث میں
پس آ میکا مانند غذ کے جو ہے یعنی جلدی اور نشاط
اور اس سے ہے حدیث جلدی کرو چلنے میں یعنے جلدی
کرو اور غذا عرق یعنے پڑا جو کچھ کہ اسمیں سے خون سے
غَذَمَرٌ۔ تغذمر کے معنے غضب اور برے لفظ اور
ملا ئکلام میں غُوطٌ۔ غوط کہتے ہیں نیچا زمین
دور کا اور اس سے ہے کہا گیا واسطے ارام کوئے
زمین کے غائط پھر بولا گیا اوپر بے وضعی کی
اور اس کا قول حدیث میں اترنگی میری امت غائط
نام رکھتے ہیں اس کا بصرہ یعنے بطن مطمئن زمین سے
اور غوطہ نام ہے باغوں کا

بِقَلَمِ الْمُصَنِّفِ عَبْدُ الْحَيِّ الْحُوَيْزِي

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى خَلَاصِهٖ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خَاتِمَةُ الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ لُغَاتِ الْقُرْآنِ

فِي الْحُرُوْفِ الَّتِي لَمْ تَتَدَاوَلْ مِنْ كِتَابِ الْمَقَالِ

ضَجٌّ اَلضَّجِيْجُ اَلصِّيَاحُ عِنْدَ الْمَكْرُوْهِ وَالْمَشَقَّةِ وَالْجَمْعِ وَالضَّجْعَةُ بِالْكَسْرِ مِنَ الْاِضْطِجَاعِ كَالْجِلْسَةِ مِنَ الْجُلُوْسِ وَبِالْفَتْحِ الْمَرَّةُ

ضَنَانٌ اَلضَّنِيْنُ اَلْحَافِظُ اَلشَّفِقَةُ

مِنْ كِتَابِ الطَّاءِ

طَحٌّ اَلطَّحَاءُ اَلنَّقْلُ وَغَشْيٌ وَاَصْلُهُ اَلظُّلْمَةُ وَالْغَيْمُ

طَرَجٌ اَلطَّارِجَةُ اَلْخَالِصَةُ اَلْمُنْفَاةُ مُعَرَّبٌ وَمِنْهُ فِي حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يَأْتِي الزُّنَاةُ اِلَّا بِالنَّوَاطِلِ تَأْتِيْنَا بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ قَسِيَّةً وَتَأْخُذُ مِنَّا طَارِجَةً

طَشٌّ اَلطَّشُّ اَلضَّعِيْفُ اَلْقَلِيْلُ مِنَ الْمَطَرِ وَمِنْهُ حَدِيْثُ الشَّعْبِيِّ وَسَعِيْدٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً قَالَ طَشٌّ يَوْمَ بَدْرٍ وَالطَّشَّةُ دَاءٌ كَالزُّكَامِ

ظَبَّةٌ مِنْ كِتَابِ الْمُثَلَّثِ ظُبَّةُ السَّيْفِ طَرَفُهُ مُحَدَّدٌ جَمْعُهُ ظُبَاتٌ وَظُبِيْنَ

ظَبْيٌ فِي الْحَدِيْثِ اَلرَّاوِيْ لَا يَبْرَحُ ظَبْيًا اَيْ لَا يَعْدُوْ مَنْزِلَهُ

قَالَ اِبْنُ الْكِتَابِ نَقَرَ الظَّبْيَةُ اَلْحَفِيْرَةُ

ساتھ قلم مصنف عبد الحی حویزی کے

اور سب حمد اللہ کے لئے اسپر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ واسطے جزو دوسری کے لغات القرآن سے

بیچ بیان شرح حرفوں کے جو نہیں ذکر ہوئے کتاب حدا سے

ضَجٌّ ضجیج کے معنے چیخنا وقت مکروہ اور مشقت اور گھبرا کے اور ضجعۃ ساتھ کسرہ کے اضطجاع سے مانند جلسہ کے جلوس سے اور ساتھ فتحہ کے ایکدفعہ

ضَنَانٌ ضنین کے معنے حافظ ثقہ۔ کتاب حدا سے

طَحٌّ طحاء کے معنے بوجھ اور غشی اور اصل اس کا ظلمت ہے اور ابر ہے **طَرَجٌ** طارجہ کے معنے خالص صاف معرب ہے اور اسی سے ہے حدیث شعبی میں کہا واسطے اہل الزنا دکے لے آتو ہمارے پاس یہ حدیثیں ردی اور لے گا تو ہم سے خالص

طَشٌّ طش کے معنے تھوڑی بارش سے اور اس سے حدیث شعبی کی اور سعید کی بیچ قول اللہ تم کے اوتارتا ہے آسمان سے پانی کہا بارش سہو ہی بدر کے دن اور طشہ مرض ہے مانند کام کے کتاب اطار سے

ظَبَّةٌ ظبۃ السیف کے معنے طرف اسکی کیلی جمع اسکی ظبات اور ظبین

ظَبْيٌ حدیث میں اور ٹھہر گیا ان کے گھر وہیں ہرناں یعنے مانند ہرنوں کے وہ جو نہیں ٹھہرتی مگر اور وہ اور رہے پس جب بڑتا ہے بھاگتا ہے اور ظبیۃ جزدان

فَغَا

فَغَا الْفَاغِيَةُ نَوْرُ الْحِنَّاءِ وَقِيلَ نَوْرُ الرَّيْحَانِ وَقِيلَ نَوْرُ كُلِّ نَبْتٍ مِنَ الْأَنْوَارِ الصَّحْرَاءِ الَّتِي لَا تُزْرَعُ وَقِيلَ فَاغِيَةٌ كُلُّ نَبْتٍ نَوْرُهُ وَمِنْهُ حَدِيثُ أَنَسٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ الْفَاغِيَةَ وَمِنْهُ حَدِيثُ الْحَسَنِ وَسُئِلَ عَنِ السَّلَفِ فِي الزَّعْفَرَانِ فَقَالَ إِذَا فَغَا يَعْنِي فَتَحَ أَيْ إِذَا نَوَّرَ وَيَجُوزُ أَنْ يُرِيدَ إِذَا انْتَشَرَتْ رَائِحَتُهُ مِنْ فَغَتِ الرَّائِحَةُ فُغُوًّا وَالْمَعْرُوفُ فِي خُرُوجِ النَّوْرِ مِنَ النَّبَاتِ أَفْغَى لَا فَغَا + مِنْ كِتَابِ الْقَافِ

فَغَا الفاغیۃ نور الحناء وقیل نور الریحان وقیل نور کل نبت من الانوار الصحراء التی لا تزرع وقیل فاغیۃ کل نبت نورہ ومنہ حدیث انس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ الفاغیۃ ومنہ حدیث الحسن وسئل عن السلف فی الزعفران فقال اذا فغا یعنی فتح ای اذا نور ویجوز ان یرید اذا انتشرت رائحتہ من فغت الرائحۃ فغوا والمعروف فی خروج النور من النبات افغی لا فغا + من کتاب القاف

فغا الفاغیۃ نور الحناء وقیل نور الریحان وقیل نور کل نبت من الانوار الصحراء التی لا تزرع وقیل فاغیۃ کل نبت نورہ ومنہ حدیث انس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ الفاغیۃ ومنہ حدیث الحسن وسئل عن السلف فی الزعفران فقال اذا فغا یعنی فتح ای اذا نور ویجوز ان یرید اذا انتشرت رائحتہ من فغت الرائحۃ فغوا والمعروف فی خروج النور من النبات افغی لا فغا + من کتاب القاف

فغا الفاغیۃ نور الحناء وقیل نور الریحان وقیل نور کل نبت من الانوار الصحراء التی لا تزرع وقیل فاغیۃ کل نبت نورہ ومنہ حدیث انس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ الفاغیۃ ومنہ حدیث الحسن وسئل عن السلف فی الزعفران فقال اذا فغا یعنی فتح ای اذا نور ویجوز ان یرید اذا انتشرت رائحتہ من فغت الرائحۃ فغوا والمعروف فی خروج النور من النبات افغی لا فغا + من کتاب القاف

فغا۔ فاغیہ پھول مہندی کا اور کہا گیا پھول ریحان کا اور کہا گیا پھول ہر ایک بوٹا جنگل کے پھولوں سے وہ جو نہیں بوئے جاتے اور کہا گیا فاغیہ ہر ایک بوٹا اس کے پھول کو اور اس سے ہے حدیث انس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھا پسند آتا تھا فاغیہ اور اس سے ہے حدیث حسن کی کہ پوچھے گئے سلف سے بیچ زعفران کے پس کہا جب کھلے یعنے کہلے یعنے جب پھول نکلے اور جائز ہے یہ کہ مراد لیا جائے جب پھیل جائے اسکی خوشبو نکلتا ہے خوشبو نکلنا الرائحۃ سے فغوا اور مشہور بیچ نکلنے پھول کے ہے افغی نہ فغا۔ کتاب قاف سے

قَنَتَ

قَنَتَ۔ فِيهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ هُوَ النَّمَّامُ يُقَالُ قَتَّ الْحَدِيثَ يَقُتُّهُ إِذَا زَوَّرَهُ وَهَيَّأَهُ وَسَوَّاهُ وَقِيلَ النَّمَّامُ الَّذِي يَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ يَتَحَدَّثُونَ فَيَنُمُّ عَلَيْهِمْ وَالْقَتَّاتُ الَّذِي يَتَسَمَّعُ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَنُمُّ وَالْقَصَّاصُ الَّذِي يُسْئَلُ عَنِ الْأَخْبَارِ ثُمَّ يَنُمُّهَا وَقَوْلُهُ تُدْهِنُ أَيْ تُلَيِّنُ غَيْرَ مُقَتِّتٍ وَهُوَ هُنَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مُطَيِّبٍ وَهُوَ الَّذِي يُطَيِّبُ فِيهِ الرَّائِحَةَ حَتَّى تُطَيِّبَ رِيحُهُ وَالْقَتُّ الْعُفَصَةُ وَهِيَ الرَّطْبَةُ مِنْ عَلَفِ الدَّوَابِّ قَتُوبٌ الْقَتُوبَةُ بِالْفَتْحِ الْإِبِلُ

قَنَتَ فیہ لا یدخل الجنۃ قتات ھو النمام یقال قت الحدیث یقتہ اذا زورہ وھیاہ وسواہ وقیل النمام الذی یکون مع القوم یتحدثون فینم علیھم والقتات الذی یتسمع علی القوم وھم لا یعلمون ثم ینم والقصاص الذی یسئل عن الاخبار ثم ینمھا وقولہ تدھن غیر مقتت وھو ھنا معناہ غیر مطیب وھو الذی یطیب فیہ الرائحۃ حتی تطیب ریحہ والقت العفصۃ وھی الرطبۃ من علف الدواب قتوب القتوبۃ بالفتح الابل

قنت۔ اس میں نہیں داخل ہوگا جنت میں قتات وہ چغلخور ہے کہا جاتا ہے قت الحدیث یقتہ جھوٹ بناتا اسکو اور تیار کرتا اسکو اور کہا گیا نمام وہ ہے جو ہوتا ہے ساتھ قوم کے باتیں کرتے ہیں پھر چغلی کرتا ہے انہی اور قتات وہ جو کان رکھتا ہے قوم پر اور وہ نہیں جانتے پھر چغلی کرتا ہے اور بیان کرنیوالا وہ جو پوچھا جاتا ہے خبروں سے پھر چغلی کرتا ہے اور اس کا قول ادہن غیر مقتت یعنی غیر مطیب اور وہ جو بچائے جاتی ہیں اسمیں خوشبوئیں یہانتک خوب ہو جاتی ہے خوشبو اسکی اور قت کے فعلعۃ اور وہ ترکھاس چارپایوں کا

قَتُوبٌ

قَتُوبٌ۔ قتہ بہ ساتھ فتح کے اونٹ

غوغ

وَالْيَاءُ حَوْلَ دِمَشْقِيٍّ غَوْغٌ اَلْغَوْغَاءُ الْجَرَادُ حِيْنَ يَخِفُّ لِلطَّيَرَانِ ثُمَّ اسْتُعِيْرَ لِلسَّفَلَةِ مِنَ النَّاسِ وَالْمُسْتَوِيْنَ اِلَى الشَّرِّ

اور تر یانیوں کا ارد گرد دمشقی غوغ۔ غوغاء کے معنے ٹڈی جب ہلکی ہوتی ہے واسطے اڑنے کے پھر استعارہ کیا گیا واسطے نیچلے کے لوگوں سے اور جلدی کرنیوالے طرف شر کے

غول

غُوْلٌ اَلْغُوْلُ اَحَدُ الْغِيْلَانِ وَهُمْ جِنْسٌ مِنَ الْجِنِّ تَعْهَبُ تَعْهَبُ اَلْغَهْبُ بِالتَّحْرِيْكِ اَنْ تُصِيْبَ الشَّيْءَ غَفْلَةً مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

غول واحد ہے غیلان کا اور وہ جنس ہے جنوں سے تعہب

غہب ساتھ حرکتوں کے یہ پہونچے ایک چیز کو غفلت سے بغیر ارادہ کے اور غہب کے معنے ظلمتیں۔

غهب

وَالْغَيْهَبُ اَلظَّلَامُ + مِنْ لِقَاحِ الْقَلْبِ

فشاء

فَشَاءٌ اَلْفِشَاءُ اَلْكُسْرَةُ تَرِيْبَةٌ فَتِشْتِشَتْ بِسُلَافَةٍ فَخُلِطَتْ بِهٖ وَكُسِرَتْ حَيْدَهٗ

فشت ساتھ تار کے یعنے ملا گیا ساتھ اس کے اور شکست ہوگئی حدت اسکی

فثر

فَثْرٌ اَلْفَاثُوْرُ اَلْحَوَانُ وَقِيْلَ طَسْتٌ اَوْ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ اَوْ ذَهَبٍ وَمِنْهُ قِيْلَ لِقُرْصِ الشَّمْسِ فَاثُوْرُهَا

فثر فاثور کے معنے خوانچہ اور کہا گیا طشت یا جام چاندی سے یا سونا اور اس سے کہا گیا واسطے سورج کے فاثورہ

فذذ

فَذَّ اَلْفَذَّةُ اَيِ الْمُنْفَرِدَةُ فِيْ مَعْنَاهَا وَالْفَذُّ اَلْوَاحِدُ وَفَذَّ الرَّاجِلُ عَنْ اَصْحَابِهٖ شَذَّ عَنْهُمْ وَبَقِيَ فَرْدًا

فذ فذہ الایۃ یعنے اکیلی بیچ معنے اس کے اور فذ ایکا اور فذ الرجل عن اصحابہ کے معنے علیحدہ ان سے اور باقی رہگیا اکیلا۔

فقر

فَقَرَ فَاهُ فَقْحَهٗ وَمِنْهُ حَدِيْثُ الدُّنْيَا فَيَفْقَرُ فَاهُ فَيَلْقَمُهٗ حَجَرًا اَوْ يَفْقَحُهٗ بِمِنْهُ حَدِيْثُ اَنَسٍ اَخَذَ تَمَرَاتٍ فَلَمْ يَجِدْ لَهُنَّ مَسًّا فَقَرَ فَاهُ الصَّبِيَّ وَتَرَكَهَا فِيْهِ

فقر فاہ کے معنے کھولا اسکو اور اس سے ہے حدیث دنیا کی پس فیفقر فاہ پس لقمہ کیا اسکو حجرا یعنی کھولا اسکو پس فیفقحہ اور اس سے ہے حدیث انس کی لیا کھجوروں کو پس نہ پایا مزہ انکا پس فقر فاہ الصبی اور چھوڑا اسکو چسنا اسکو پھر پس چھینا لڑکے کا اور چھوڑا اسکو اسمیں

فقم

فَقْمٌ اَلْفَقْمُ ... مَا يَنْسَاقُ مِنَ الطَّعَامِ وَالْفَقْمُ مَا يُعْلَقُ بَيْنَ الْاَسْنَانِ مِنْهُ وَشْيَةٌ

فقم وہ جو گرتا ہے طعام سے اور فقم جو لگا رہتا ہے درمیان دانتوں کے اس سے اور اس کا فعل کہا کھانے کے طعام کے اور ارسواجو کاٹنا ہے

فَلَوْكُوْا اَقْتَاتَ الطَّعَامِ وَارْمُوْا بِخُرْجَةِ الْخِلَالِ وَقِيْلَ بِالْاِنْسِ

اس کو خلال اور کہا گیا وہ مکس ہے

إِذَا فَزِعَ مِنْ شَيْءٍ أَوْ وَقَعَ فِي قَذَرٍ وَقِيلَ
مَشْيُ الصَّبِيِّ وَهُوَ حَدِيثٌ وَقِيلَ الصَّبِيُّ
الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِ الصَّبِيِّ حِينَ
يُولَدُ وَإِيَّاهُ عَنَى ابْنُ عُمَرَ بِقَوْلِهِ وَضَعَ
يَدَهُ فِقْهَ الْأَشْرَعِ بِيَدِي مِنْ جُمْلَةِ
وَأَضَعُهَا فِي فِرْقَةٍ مِنْ كِتَابِ الْكَافِي

كِيزٌ الْكِيزُ الدَّاءُ عَيْنَهُ وَقِيلَ هُوَ نَفْسُ الْبَرْدِ وَالْكِزُّ
الْبَرْدُ وَقِيلَ هُوَ الْعُبُوسُ فِي وُجُوهِ السَّائِلِينَ **كَزَمٌ**

كَزَمٌ الْكَزَمُ بِالتَّحْرِيكِ شِدَّةُ الْأَكْلِ وَالصَّدُّ
سَاكِنٌ وَقِيلَ هُوَ الْبُخْلُ وَقِيلَ هُوَ أَنْ
يُرِيدَ الرَّجُلُ الْمَعْرُوفَ أَوِ الصَّدَقَةَ
وَلَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَفِي الْحَدِيثِ وَإِنْ
أُرَفِّضَ فِي خَيْرٍ لَزَمَ أَحَبُّ كَانَهُ
خَتَمَ قَالَ وَلَمْ يَنْطِقْ وَالْمُلْزَمُ الصَّغِيرُ
اللَّامِ الْمُخَفَّفُ الْقَدَمِ وَمِنْ كِتَابِ اللَّامِ

لَخَمٌ لَخَمٌ فِي قِصَّةِ إِسْمَاعِيلَ وَأُمِّهِ هَاجَرَ
وَالْوَادِي يُوَسِّعُ لَاخِ أَحَدُ مُتَضَايِقٌ
لِلْكَثْرَةِ الشَّجَرِ وَقِلَّةِ الْعِمَارَةِ **لَخَصٌ**
التَّلْخِيصُ التَّقْرِيبُ وَالِاخْتِصَارُ
لَخَفٌ اللَّخَفُ حِجَارَةٌ بِيضٌ رِقَاقٌ
الْوَاحِدَةُ لَخَفَةٌ **لَخَلَخَ** اللَّخْلَخَانِيَّةُ
اللُّكْنَةُ فِي الْكَلَامِ وَالْعُجْمَةُ **لَخَمٌ** اللَّخَمُ

جب گھبراتا ہے ایک چیز سے یا واقع ہوا کسی گندگی
میں اور کہا گیا ہے کا چلنا اور وہ پیدا ہوتا ہے اور
کہا گیا حقی وہ جو نکلتا ہے لڑکے کے پیٹ سے
جب پیدا ہوتا ہے اور اسی کو مراد لیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
قول اس کے کہ رکھا اپنے ہاتھ کو فقہ یعنے تاکہ میں
نکالوں اپنے ہاتھ کو حماقت سے رکھنے راکھ میں اسکو ایک فرقہ
میں کتاب کافی۔ **کِیزٌ** کزاز بیماری ہے پیدا ہوتی ہے
سخت سردی سے اور کہا گیا وہ خاص سردی ہے اور کزم
اسکو کہتے ہیں بڑی چڑھاتا ہے سائلوں کے سامنے منہ
کزم ساتھ حرکتوں کے سخت کھانا اور مصدر ساکن ہے
اور کہا گیا وہ بخل ہے اور کہا گیا وہ یہ کہ چاہتا ہے
مرد بھلائی کو یا صدقہ کو اور نہیں قادر ہوتا اور پر کسی
چیز کے اور حدیث میں اور یہ کہ باؤں بھی بہتر
کزم کے یعنے چپ گویا کہ ملا گیا ہے سے اپنے منہ
کو پس نہیں بولا اور ملزم چھوٹی پستھلی والا جوتے
قدموں والا + لام کی کتاب **لَخٌ** یہ قصہ
اسمٰعیل اور اسکی ماں ہاجرہ کے اور وادی
اسدن تنگ یعنے تنگ واسطے بہت ہونے
درختوں کے اور کم ہونے عمارت کے **لَخَصٌ**
تلخیص یعنے نزدیک بیچ نا اور مختصر ہونا **لَخَفٌ**
لخف پتھر سفید پتلے واحد لخفۃ
لَخْلَخَ - لخلخانیہ کنت کلام میں
اور عجمیت **لَخَمٌ** - لخم

الّتی لوضع الاقتاب علی ظہورہا ولا صدقۃ فیہا کالسوائر العوامل والقتب للجمل کالاکاف لغیرہ ومنہ حدیث عائشۃ رضی اللہ عنہا نہی ان تمنع المرأۃ نفسہا من زوجہا وان کانت علی ظہر قتب ومعناہ الحث لہن علی مطاوعۃ ازواجہن وانہ لا یسعہن الامتناع فی ہذہ الحال للتأدیب فی تعبیرہا وقیل ان نساء العرب لم یکن اذا اردن الولادۃ جلسن علی قتب ویقلن انہ اسلس لخروج الولد فاذا ولدت تلک الحالۃ قال ابو عبید کنا نری ان المعنی وہی تسیر علی ظہر البعیر فجاء تفسیر بغیر ذلک وفی حدیث الزبانی فتنذلق الاقتاب بفیہ الاقتاب بالفتح الاسعاد واحدہا قتب بالکسر وقیل ہی جمع قتب وقتب جمع قتبۃ وہی

قزز: البلی قزز القاف والزاء المشربۃ دون القاف قازۃ والفرۃ الوثبۃ

قق: القفۃ بکسر القاف الاولی وفتح الثانیۃ شیء یعمد الطفل علی لسانہ قبل ان یتدرب بالکلام وقیل صوت یصوتہ الصبی او یصوت لہ بہ

وہ جو رکھے جاتے ہیں پالانے اوپر پیٹھوں اونٹوں کے اور نہیں صدقہ انہیں مانند نظام اونٹوں کے اور قتب واسطے اونٹ کے مانند اوکاف کے واسطے غیر اس کے اور اس حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا نہ روکے عورت اپنی جان کو اپنے خاوند سے اور اگرچہ ہو اوپر پیٹھ پالانے کے اور معنے اس کے ترغیب دینا ان کے لئے اوپر فرمانبرداری کے اپنے خاوندوں اور یہ کہ نہ کوشش کریں ان کے روکنے میں اس حالت میں ہی لیکن کسطرح ہو سکتا ہے اس کے غیر میں اور کہا گیا تحقیق عرب کی عورتیں جب ارادہ کرتیں ولادت کا بیٹھتی ہیں اوپر پالانے کے اور کہتی ہیں اسان واسطے نکلنے بچے کے پس مراد لیا اس نے اس حالت کو کہا ابو عبید نے تھے ہم دیکھتے تحقیق معنے اور وہ سیر کرتی ہیں اونٹنی پیٹھ پر پس آئی تفسیر غیر اس کے اور حدیث زبانی میں فتنذلق الاقتاب بفیہ اقتاب کے معنے انتڑیاں ایک ان کا قتب ... ساتھ کسرہ کے اور کہا گیا وہ جمع قتب ہے قتب جمع قتبۃ اور وہ انتڑی

قزز: قازوزہ پانی کا گہاٹ اور قازۃ کے اور قزۃ کے معنے کودنا

قق: قفۃ ساتھ کسرہ قاف پہلے کے اور فتح دوسرے کی ایک چیز ہے لوٹا تا ہے اسکو بچہ اپنی زبان پر پہلے اس کے کہ تجربہ کرے ساتھ بات کے اور کہا گیا ایک اندازہ اندازہ کرتا ہے لڑکا یا اندازہ کہا جاتا ہے اس کے لئے

اللَّدْغُ فِي الصَّدْرِ بِالْكَفِّ لَكَعَ لَكْعًا اللَّكْعُ اللَّئِيمُ وَقَدْ يُطْلَقُ عَلَى الصَّغِيرِ وَمِنْهُ اِسْمُ لُكَعَ وَالْأُنْثَى لُكَعُ وَلُكَاعُ وَلُكَاعَةُ وَلُكَعَانُ اللَّكْعُ + مِنْ كِتَابِ اللَّئِيمِ مَذْحٌ الْمَذْحُ أَنْ تَضْرِبَ الْفَخِذَانِ مِنَ الْمَاشِي لِسِمَنِهِ مَذَّ مَذًّا مَذَاذٌ بِالْفَتْحِ وَادٍ قُرْبَ الْخَنْدَقِ الَّذِي حَفَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ فِي مَذَرٍ وَفِيهِ شَرُّ النِّسَاءِ الْمَذِرَةُ الْوَذِرَةُ الْمَذَرُ الْفَسَادُ وَمِنْهُ مَذِرَتِ الْبَيْضَةُ إِذَا فَسَدَتْ وَالْمَذَرُ وَانِ جَانِبَا الْأَلْيَتَيْنِ وَجَاءَ فُلَانٌ يَنْفُضُ مَذَرَيْهِ إِذَا جَاءَ بَاغِيًا بِتَهَدُّدٍ وَفَارِغًا فِي غَيْرِ شُغْلٍ مَذَقَ الْمَذَقُ الْمَزْجُ وَالْخَلْطُ وَالْمَذَقَةُ الشَّرْبَةُ مِنَ اللَّبَنِ الْمَمْذُوقِ مَذْقَرَ قَوْلُهُ مَا مَذْقَرَ آيٌ مِمَّا يُمْتَزَجُ بِالْمَاءِ مَذَلَ الْمَذَالُ مِنَ التَّفَانِي هُوَ أَنْ يُفْلِيَ الرَّجُلُ عَنْ فِرَاشِهِ الَّذِي يُضَاجِعُ عَلَيْهِ حَلِيلَتَهُ وَيَعْتَزِلُ عَنْهُ لِيَفْتَرِشَهُ غَيْرُهُ مَذِيٌّ فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ رض كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً أَيْ كَثِيرَ الْمَذْيِ وَهُوَ بِسُكُونِ الذَّا

لکع وہ

مارنا سینے میں ساتھ ہاتھ کے لکع۔ لکع بمعنے لئیم کے ہیں اور کہا گیا سیل اور کبھی بولا جاتا ہے چھوٹے پر اور اس سے ہوگنہگار ہوا لکع اور لکع ولکاء ولکعان لکع + کتاب لئیم سے

مذح

مذح۔ مذح یہ ملتی ہیں رانیں چلنے والے کی واسطے موٹا ہونے اس کے کے مذ مذاذ۔ مذاذ ساتھ فتح کے وادی قریب خندق کے وہ جو کہ وہی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ غزوہ خندق کے مذر اس میں شریر عورتوں سے

مذر

مذرہ ہے وذرۃ مذر کے معنے فساد کے اور اس سے ہے ذرت البیضۃ جب خراب ہوجائے اور مذران دو طرفیں چوتڑ کی اور آیا فلانا ہلاتا تھا اپنے چوتڑ کو جب آیا چاہتا ہوا بہتا تھا یا فارغ ہوکر بغیر شغل کے مذق۔ مذق سے

مذق

مذق لوہ

مذق۔ اس کا قول ما مذقر پینے نہیں ملایا پانی کو۔ مذل۔ مذال نفاق سے ہے وہ یہ کہ بیقرار ہوتا ہے آدمی اپنے بستر سے وہ جو ٹالتا ہے اس پر اپنی بیوی کو اور بہتر ہے اس سے تاکہ فرش کردے اسکو سوا اس کے

مذل

مذی۔ بیچ حدیث علی رض میں تھا ایک وہی مذی والا یعنے بہت مذی والا وہ ساتھ سکون ذال کے

مذی

قِسْمٌ مِنْ سَمَكِ الْبَحْرِ وَمِنْهُ حَدِيثُ
عِكْرِمَةَ اَلْلَّحْمُ حَلَالٌ لَكُمْ لَحْنٌ اَلْغِنَاءُ
اَلْمَرْءَةُ اَلْقَلِيلُ لَحْنٌ وَقِيلَ اَلْمُنْتِنُ اَلْمَرِيحُ

لَصْفٌ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا وَفَدَ
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَقُرَيْشٌ إِلَى سَيْفِ بْنِ
ذِي يَزَنَ فَأَذِنَ لَهُمْ فَإِذَا مُتَفَجِّرٌ بِالْعَبِيرِ
يَلْصَقُ وَيَنْضَحُ الْمِسْكُ مِنْ مَفَارِقِهِ

لَصِقٌ أَيْ يَبْرُقُ وَيَتَلَأْلَأُ لَصِقٌ فِي حَدِيثِ
قَيْسِ ابْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ أَنْتَ
عِنْدَ الْقِرَى قَالَ اَلْصُقُ بِالنَّابِ
الْفَانِيَةِ وَالضَّرْعِ الصَّغِيرِ آرَادَ أَنَّهُ
يَلْصُقُ بِهَا السَّيْفَ فَيُعَرِّقُهَا لِلْفِتَالِ
وَفِي حَدِيثِ حَاطِبٍ إِنِّي كُنْتُ امْرَءً
مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ اَلْمُلْصَقُ هُوَ الرَّجُلُ
اَلْمُقِيمُ فِي الْحَيِّ وَلَيْسَ مِنْهُمْ بِنَسَبٍ

لَصَا اَلْأَصْمَعِيُّ اَلْقَاذِفُ وَمِنْهُ الْحَدِيثُ
لَكَاءٌ مَنْ لَصَا مُسْلِمًا أَيْ قَذَفَهُ لَكَاءٌ
فِي حَدِيثِ اَلْمُلَاعَنَةِ فَتَلَكَّأَتْ عِنْدَ
الْخَامِسَةِ أَيْ تَوَقَّفَتْ وَتَبَاطَأَتْ
أَنْ تَقُولَهَا وَمِنْهُ حَدِيثُ زِيَادٍ

لَكَدٌ أَتَى رَجُلٌ فَتَلَكَّأَ فِي الشَّهَادَةِ لَكَدٌ
لَكَزٌ اَلدَّمُ بِالْجِلْدِ أَيْ لَصَقَ لَكَزٌ اَلْكَزُ

قسم ہے دریا کی مچھلی سے اور اس سے ہی حدیث
عکرمہ کی لحم حلال ہے لکم۔ لحن۔ گانا وہ عورت جس کا
ختنہ نہ کیا ہوا ہو اور کہا گیا فرج اسکی بدبو کی
لصف۔ بیچ حدیث ابن عباس کے جب ایلچی بھیجا
عبد المطلب اور قریش نے طرف سیف بن ذی یزن
کے پس اذن دیا ان کے لئے پس اسوقت اترا
ہوا تھا ساتھ خوشبو کے چمکتی تھی چمک کستوری
کی اسکی چوٹی سے یعنی چمکتی تھی لصق۔ بیچ
حدیث قیس ابن عاصم کے کہا اس کے لئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پس کسطرح ہے تو وقت ضیافت
کے کہا الصق بالناب الفانیۃ اور ضرع چھوٹا
مراد لی اس نے کہ ملا دے ساتھ اس کے تلوار پس
تیار کرتا ہے انکو واسطے مہمانی کے اور بیچ حدیث
حاطب کے بیشک میں ایک مرد ملا ہوا قریش
میں ملصق وہ آدمی مقیم بیچ قبیلے کے اور
نہیں انکی نسبت سے لصا۔ لاصی تہمت
دینے والا اور اس سے حدیث جو تہمت دیوے
مسلمان کو یعنی تہمت لگائے اس کو لکاء
بیچ حدیث ملاعنہ کے ہے پس ٹھہرا میں وقت پانچویں
یعنے شہادت میں اور دیر کی میں نے یہ کہ کہے اکھوا اور
اس سے حدیث زیاد کی لایا گیا ایک آدمی پس
ٹھہرا شہادت میں لکد۔ لکد الدم بالجلد یعنے
مل گیا ۔ لکز۔ لکز

وَسُكُوْنِ الْخَاءِ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى خَيْبَرَ

وَخْرٌ اَلْوَخْرُ طَعْنٌ لَيْسَ بِنَافِذٍ

وَخْشٌ يُقَالُ وَخُشَ بِضَمِّ الْخَاءِ اَيْ يَبِسَ وَتَعَاَّلَ وَخْطٌ فِي الْحَدِيْثِ حَتّٰى يُسْمَعُ وَخْطٌ لَعَاكُمْ اَيْ خَفْقُهَا وَصَوْتُهَا عَلَى الْاَرْضِ وَخْمٌ اَلْوَخَامَةُ اَلثِّقَلُ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ اِسْتَثْقَلُوْهَا وَلَمْ يُوَافِقْ هَوَاهَا اَبَدًا اَنَّهُمْ وَشْبٌ اَلْاَوْشَابُ اَلْاَخْلَاطُ مِنَ النَّاسِ وَشْجٌ اَلْوَشِيْجُ مَا الْتَفَّ مِنَ الشَّجَرِ وَالْوَشِيْجَةُ عِرْقُ الشَّجَرَةِ وَلِيْفٌ يُفْتَلُ ثُمَّ يُشَدُّ بِهٖ مَا يُحْمَلُ وَدَرْعٌ وَشِيْجٌ اَلَفَّ وَخَلَطَ وَشْحٌ فِي الْحَدِيْثِ كَاَنَّ يَثْوِشُحُنِيْ يَثْوِيْهِ اَيْ يُعَانِقُنِيْ وَشْرٌ اَلْوَاشِرَةُ اَلْمَرْاَةُ اَلَّتِيْ تُحَدِّدُ اَسْنَانَهَا وَتُرَقِّقُ اَطْرَافَهَا وَالْمُوْتَشِرَةُ اَلَّتِيْ تَاْمُرُ مَنْ يَفْعَلُ بِهَا ذٰلِكَ وَشْطٌ اَلشَّوَائِطُ هُمُ السَّفَلَةُ وَاحِدُهُمْ وَشِيْطٌ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ اَلْوَشِيْطُ اَلْخَفِيْفُ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُمْ وَاحِدٌ وَشْعٌ اَلْوَشِيْعُ شَرِيْحَةٌ مِّنَ السَّعَفِ تُلْقٰى عَلٰى حَشَبِ السَّقْفِ جَمْعُهَا شَائِعٌ وَشْقٌ اَلْوَشِيْقَةُ اَنْ يُوْخَذَ اللَّحْمُ فَيُعْلٰى قَلِيْلًا

اور سکون خاء کے ایک بستی ہے خیبر کی طرف
وَخْرٌ۔ وخز چبھا مارنا دھنسنے والا نیزے
وَخْشٌ۔ کہا جاتا ہے وخش ساتھ ضمہ خاء
یعنی خشک اور خراب ہوا وَخْطٌ۔ حدیث میں ہے
یہاں تک سنا جاتا تھا اواز تمہاری جوتیوں کی ہلنے
اوازہ اکھاڑ میں پر وَخْمٌ۔ وخامہ کے معنے بوجھ
اور بوجھل سمجھا انہوں نے مدینہ کو اور موافق نہ
آئی ہوا ان کے بدنوں کو وَشْبٌ۔ اوباشوں کے
معنے ملے لوگوں سے اور اکٹھا ہونا۔ وَشْجٌ
وشیج جو لپیٹا ہوا ہوتا ہے درخت سے اور وشیجہ
درخت کی رگ اور تاریں بٹی جاتی ہیں پہریا بندھا
جاتا ہے ساتھ اس کے جولاہا جاتا ہے اور وشج
تو شجنی یعنے لپٹا اور ملایا وَشْحٌ حدیث میں ہے
گلے لگانے جھک کر ساتھ کپڑے اپنے کے لینے لگی
لگانا مجھکو وَشْرٌ۔ واشرہ عورت وہ جو تیز کرتی
اپنے دانتوں کو اور پتلا کرتی ہے انکی طرفوں کو اور
موتشرہ وہ جو حکم کرتی ہے جو کرے ساتھ اس کے
یہ کام وَشْطٌ۔ وشائط وہ نیچے ہونا سفلہ اس کا
وشیط ہے کہا جوہری نے وشیط جمع ہوں لوگوں سے نہیں
اصل اسکا ایک وَشْعٌ۔ وشیع پتلی لکڑی سے
ڈالی جاتی ہے چھت کی لکڑی پر جمع اسکی
وشائع ہے وَشْقٌ۔ وشیقہ یہ کہ لیا جاوے
گوشت پہر جوش دیا جاوے تھوڑا سا

وَخْرٌ
وَخْشٌ
وَخْطٌ
وَخْمٌ
وَشْبٌ
وَشْجٌ
وَشْحٌ
وَشْرٌ
وَشْطٌ
وَشْعٌ
وَشْقٌ

مُخَفَّفُ اِبَاءٍ هُوَ الْبَلَدُ اللَّئِيْمُ الَّذِیْ یَخْرُجُ مِنَ الدَّارِ عِنْدَ مُلَاعَبَةِ الشَّنَاكِ

مخفف یاء سے وہ بری لیسدار وہ جو نکلتی ہے ذکر سے وقت ملاعبت کرنے عورت کے

مَظَظٌ مَظَظٌ اَلْمُمَاظَّةُ شِدَّةُ الْمُنَازَعَةِ وَالْخُصُوْمَةِ مَعَ طُوْلِ اللُّزُوْمِ وَالْمَظُّ اَلرَّجُلُ الْبَرِیْءُ

ممانعت جھگڑنا اور لڑائی کرنا ساتھ لمبے ہونے کے اور مظ انار جنگلی کو کہتے ہیں

مَظَنٌّ مَظَنٌّ اَلْخَلَّةُ الْقَلِیْلَةُ اللَّحْمِ بِالْكَسْرِ مَتْنُهُ الَّذِیْ اِذَا طُلِبَ فِیْهِ وُجِدَ جَمْعُهُ مَظَانٌّ

ایک چیر ساتھ کسرہ کے جگہ وہ جو جب طلب کیجائے اسمیں پایا جائے جمع اسکی مظان

مَغْثٌ مَغْثٌ فِیْ حَدِیْثِ خَیْبَرَ فَمَغَثَتْهُمُ الْحُمّٰی اَیْ اَصَابَتْهُمْ وَاَخَذَتْهُمْ وَالْمَغْثُ اَلْمَرْثُ وَالدَّلْكُ

مغث۔ بیچ حدیث خیبر کے پس پہونچ گیا انکو بخار یعنے پہونچ گیا انکو اور پکڑ لیا انکو اور مغث کے معنے مرث کے ہیں اور ملنا ساتھ

مَفَجٌ مَفَجٌ فِیْ حَدِیْثِ بَعْضِهِمْ بِالْاَصَابِعِ یُقَالُ رَجُلٌ مَفَجٌ وَمُفَاجَةٌ اَیْ اَحْمَقُ

انگلیکے مفج۔ بیچ حدیث بعضیوں کے بولا جاتا ہے آدمی احمق یعنے احمق اور مفج کے معنے حمق کے

یَزَدٌ یَزَدٌ حَمِقٌ + وَمِنْ كِتَابِ الثَّوْبِ یَزَدٌ فِیْهِ مَنْ لَعِبَ بِالْیَزَدِ شَیْءٌ فَاَكَلَ مِنْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَدَمِهِ الْیَزَدُ اِسْمٌ اَعْجَمِیٌّ مُعَرَّبٌ وَشَیْءٌ یَزَدِیٌّ حُلْوٌ

یزد۔ بیچ حمق کے + اور بیچ کتاب الثوب کے یزد۔ اسمیں جو کھیلے ساتھ نرد شیر کے پس گویا کہ ڈبویا اس نے اپنے ہاتھ کو خنزیر کے گوشت میں اور خون میں یزد نام عجمی ہے معرب ہے اور شیر یزدی یعنے میٹھا

یَزَقٌ وَثَبَ یَزَقٌ اَلْیَزَقُ اَللَّیِّنُ مِنْ كِتَابِ الْوَاوِ وَثَبَ اَلثَّوْبُ اَلْفِرَاشُ بِلُغَةِ حِمْیَرَ وَثَبَهُ وِسَادَةً اَلْقَاهَا لَهُ وَاقْعُدْ عَلَیْهَا وَثَبَ عَلٰی سَرِیْرِیْ قَعَدَ عَلَیْهِ وَاسْتَوْثَبَ وَالثُّوْبُ فِیْ غَیْرِ لُغَةِ حِمْیَرَ بِمَعْنَی النُّهُوْضِ وَالْقِیَامِ وَیَثُوْبُ یَسْتَوْلِیْ

یزق۔ نرم۔ کتاب واو سے۔ وثب۔ وثاب کے معنے فرش کے ہیں حمیر کی بولی میں اور وثبہ وسادۃ کے معنے دکھدیا اس کو اسکے لئے بچھادیا اسکو اسپر اور وثب علی سریری کے معنے بیٹھا اسپر اور استوثب اور ثوب بیچ سوا بول حمیر کے ساتھ معنے اٹھنے کے اور کھڑا ہونیکے اور یثوب کے معنے غالب آیا

وَخَدٌ وَخَدٌ اَلْوَخْدُ ضَرْبٌ مِنْ سَیْرِ الْاِبِلِ یُقَالُ وَخَدَ یَخِدُ وَخْدًا وَخَدَةً بِفَتْحِ الْوَاوِ

وخد۔ وخد قسم ہے چلنے اونٹ کے کہا جاتا ہے وخد یخد وخدا و وخدۃ ساتھ فتح واو کے

الْمَهْمَاةُ الْفَلَاةُ الَّتِي لَا يُهْتَدَى فِيهَا وَقَدْ لَا مَاءَ بِهَا وَلَا عِلْمَ يَبِيعُ بِفَتْحِ الْيَاءِ ... الْأُولَى وَضَمِّ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَوْضِعٌ مِنْ بِلَادِ الْيَمَنِ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ	اور بیہاء کے معنے جنگل وہ نہیں راہ پایا جاتا واسطے رستوں اس کے سے اور نہ پانی ہے ساتھ اس کے اور نہ جانتا ہے یَبِیعُ ساتھ فتح یا پہلی کے اور ضم عین مہملہ کے جگہ ہے یمن کے شہروں کے

یَبِیعُ

تکملۃٌ فی الالفاظ المشکلۃ

فلا بدّ من ... الحفظ لها

اٰزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے جو بت تراش تھا۔ باپ کا نام تارخ تھا عرب چچا کو بھی اَب کہتے ہیں اٰذَیْتُمُونَا۔ تم نے ستایا۔ اٰزِفَةٌ۔ نزدیک آنیوالی۔ اٰسِنٌ مزہ بو بدلنے والا یا بے مزہ ہونیوالا۔ اٰفِلِینَ۔ غائب ہونیوالا۔ اَنَسْتُمْ۔ تم نے دیکھا اَوٰی اس نے جگہ دی اٰیَةٌ نشانی اَبَارِیْق لوٹے اِبْرِیْق۔ واحد اَبْتَرُ بے فرزند اُبْسِلُوا وہ سونپے گئے۔ اَبْکَمُ گونگا۔ اُتْرِفْتُمْ۔ تم عیش دیئے گئے اِتَّسَقَ وہ پورا ہوا۔ اَتْوَکَاءُ۔ میں یکجا کرتا ہوں اَثَاثٌ مال اسباب۔ اَثْخَنْتُمُوهُمْ تم نے بہت خونریزی کی اُجَاجٌ۔ کھارا پانی کڑوا۔ اَجْتُثَّتْ وہ اکھاڑا گیا۔ اَجْدَاثٌ قبریں۔ اَجْرَمُوا انہوں نے قطع تعلق کیا۔ اَجْلَبَ تو کھینچ۔ اِجْنَحْ تو جھک۔ اَحْبَارٌ دانا عالم۔ حِبْرٌ۔ واحد اَحْقَافٌ بڑی ریتیں اَحْقَافٌ عاد کے ملک کا نام اَحْوٰی سیاہ کالا۔ اَخْبَتُوا انہوں نے عاجزی کیا۔ اَخْدَانٌ۔ چھپے یار اِخْسَئُوا تم خراب رہو۔ اِدَّارَکْتُمْ۔ تم نے اختلاف کیا اِدَّهَمَ اس نے پانی کو اَدْهٰی بڑا بلا۔ اَذْقَانٌ۔ ٹھوڑیاں۔ فِئَةٌ واحد اَرَائِكٌ تختیں۔ اِرْتَابَ اس نے شک کیا۔ اَرْجِهْ تو ڈھیل دے اَرْسٰی اس نے بوجھ رکھا۔ اِرَمٌ نام ہے اَرَّهُ اس نے ابھارا اُزْلِفَتْ وہ نزدیک لائی گئی۔ پاس پائی گئی۔ اَسْبَغَ اس نے پورا کیا اِسْتَغْلَظَ۔ وہ موٹا ہوا۔ اِسْلَکِی۔ تو چل۔ اُسْوَةٌ پیروی۔ پیشوا اَشِیَّةٌ۔ خیال لایا اَشُقُّ تکلیف ڈالونگا اِشْمَأَزَّتْ۔ وہ تنگ ہوئی۔ اِصْدَعْ۔ تو صاف بیان کر اِصْرًا۔ بوجھ اَصْغَیْتُمَا تم دونوں

وَلَا يَضْعُفُ وَيُحْمَلُ فِي الْاِسْقَاطِ وَقِيلَ هِيَ الْقَدِيدُ جَمْعُهُ وَشِيقٌ وَدَشَائِقُ وَتُوَاشِقُ بِاسْتِبْدَالِهِمْ اَيْ قَطَّعُوهُ وَشَائِقَ كَمَا يُقَطَّعُ اللَّحْمُ اِذَا قُدِّدَ وَشْكٌ قَوْلُهُ يُوشِكُ اَيْ يَقْرُبُ وَمَدُّ لَيْلَةٌ وَمِدَّةٌ شَدِيدَةُ الْحَرِّ سَالِكُ الرِّيحِ وَمُضَّ يُقَالُ اَوْمَضَ الْبَرْقُ وَمَضَ اِيمَاضًا وَمَضَاضًا وَمِيضًا اَيْ لَمَعَ خَفِيًّا وَلَمْ يُمْتَرَهْ وَقَوْلُهُ وَهْلًا اَوْ مَضْتْ اَيْ اَشَرْتَ اِشَارَةً خَفِيَّةً وَمَقٌ قَوْلُهُ وَمَقَكَ اللّٰهُ اَيْ اَحَبَّكَ وَنِيٌّ يُقَالُ دُنْيَا نِيَّةٌ وَنِيًّا اَيْ قَلِيلَةٌ وَقَصْرٌ مِنْ كِتَابِ الْهَاءِ هَا قَوْلُهُ هَاءَ هَاءَ بِالْمَدِّ وَالْفَتْحِ وَهُوَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الْبَيِّعَيْنِ هَاءَ اَيْ خُذْ وَتَعْطِيَ وَتَاءَ بِمَدِّهِ هَذَارِمٌ وَدَرِمَةٌ اَلْهَذُّ السُّرْعَةُ فِي الْكَلَامِ وَالشَّيْءِ هَرْجٌ فِي الْحَدِيثِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ هَرْجٌ اَيْ قِتَالٌ وَاخْتِلَاطٌ وَاَصْلُ الْهَرْجِ الْكَثْرَةُ فِي الشَّيْءِ مِنْ كِتَابِ الْيَاءِ يَرَعٌ اَلْيَرَاعُ اَلْعَقَبُ ثُمَّ سُمِّيَ بِهِ الْجَبَلُ وَالضَّعِيفُ وَاحِدُهُ يَرَاعَةٌ يَرْنَاءُ اَلْيَرْنَاءُ اَلْحِنَّاءُ لَيْهِمْ اَلْاَيْهَمَانِ اَلسَّبَلُ وَالْحَرِيقُ وَقِيلَ اَلسَّيْلُ وَالْجَمْلُ الضَّخْمُ

وَشْكٌ وَمَدٌّ وَمُضَّ وَمَقٌ وَنِيٌّ وَهَا هَذَارِمٌ هَرْجٌ يَرَعٌ يَرْنَاءُ يَلْهَمُ

اور دبایا جائے اور اٹھایا جاتا ہے سفر میں اور کہا گیا وہ قدید ہے جمع اسکی وشیق اور دشائق اور ٹکڑے کئے انہوں نے تلواروں اپنی کے یعنے ٹکڑے کئے دشائق جیسے کہ ٹکڑے کئے جاتا ہے گوشت۔ وَشْكٌ۔ اسکا قول یوشک یعنے قریب وَمَدٌّ۔ لیلہ ومدۃ کے معنے سخت گرمی ٹھیری ہوئی ہوا وَمُضَّ۔ کہا جاتا ہے چمکتی بجلی اور ومض ایماضا ووضا ومیضا یعنے چمکی تھوڑی سی اور ساتھ نہیں ہوئے اور اسکا قول اور کہیوں نہ اشارہ کیا تو نے یعنے اشارہ تھوڑا وَمَقٌ۔ اسکا قول ومقک اللہ یعنے محبت کرے تجھ سے۔ وَنِيٌّ کہا جاتا ونی بینی دنیا یعنے کم ہوا اور تھوڑا ہوا۔ کتاب ہا سے۔ هَا۔ اس کا قول ہا رو ہاساتھ مد اور فتح کے اور وہ یہ کہے ہر ایک خریدو فروخت کرنیوالا ہاتھ یعنے لے پس دیتا ہے اس کو جو کچھ کہ اسکے ہاتھ میں هَذْرَمٌ۔ بذرمۃ کے معنے جلدی کرنا بولنے اور چلنے میں هَرْجٌ۔ حدیث میں آگے گھڑی کے لڑائی ہوگی یعنے لڑائی اور ملنا اور اصل حرج کے معنے کثرت کے چیز کے۔ کتاب یا سے يَرَعٌ۔ یراع کے معنے کانا پہاڑ نام رکھا گیا ساتھ اس کے بزدل اور کمزور کا واحد اسکا یراعۃ یَرْنَاءُ یرناء کے معنے مہندی يَلْهَمُ ایہمان کے معنے ہڑ اور جلانا اور کہا گیا ہڑ اور اونٹ جملہ کر نیوالا

زمین صاف بے گھاس جُرُفٌ۔ فار۔ جِفَانٌ۔ بڑی طشتریں۔ جَلَابِیْبُ۔ چادریں
جَنَا۔ میوہ چنا ہوا جَنَفٌ۔ طرفداری۔ جِیْدٌ۔ گردن۔ (ح) حَاصِبٌ۔ سخت ہوا
حِیْشَۃٌ۔ دوڑنا حِجًا۔ عقل حَدَائِقَ۔ مکان بلند حَرْدٌ۔ ارادہ بخل سے حُسْبَانٌ
اندازہ۔ عذاب آفت۔ حَسِیْسٌ۔ عاجز ہوا۔ حِطَّۃٌ۔ اترنا۔ حُقُبٌ۔ مدت حَمَاءٍ۔ گارا کیچڑ
حَمِیْمَۃٌ۔ چشمہ گرم۔ حِنْثٌ۔ گناہ قسم کا خلاف۔ حَنِیْفٌ۔ مستقیم۔ حُوْبٌ۔ گناہ۔ حَیَّۃٌ
حَیْرَان۔ پریشان۔ ہکا (خ) خَابُوْنَ۔ بے ہوش۔ خَاوِیَۃٌ۔ خالی۔ خَاصِفَۃٌ
محتاجی خَلَتْ وہ گزری۔ خُنَّسٌ۔ چھپنے والے شیطان۔ خَوَّلَ۔ اس نے بخشا (د) دَاحِضَۃٌ
ناچیز ہونیوالی۔ دَاحِرُوْنَ۔ ذلیل ہونیوالے۔ دُسُرٌ۔ میخیں۔ دُلَّۃٌ۔ ہچکنا۔ دَمْدَمَ اس نے
الٹ مارا۔ دِهَاقًا۔ ہچکتا۔ لبالب بھرا ہوا (ذ) ذُبَابٌ۔ مکھی۔ ذَرَّۃٌ۔ چیونٹی سے
ذَنَابِیْت۔ جو اندھیرے گھر میں دھوپ کی جگہ نہیں۔ ذَکَّیْتُمْ۔ تم نے پاک کیا (ر)
رَاعِنَا۔ ہم کو رعایت کر۔ رعونت کرنیوالا۔ رَاغَ۔ وہ دوڑا رِبَاطٌ۔ پالنا۔ پرورش کرنا۔ اَرْبٰی
بلند۔ رَحِبَتْ۔ وہ کشادہ ہوئی۔ رِسَالَۃٌ۔ پیغام رِئَاءَ۔ جمع ترافت۔ پروگی۔
رِفْدٌ۔ انعام رِیَاکَام تہ بتہ۔ رَاهِطٌ۔ قوم۔ رِیْبَتِش۔ رونق (ز)
زَاغَتْ۔ وہ ڈگی۔ گمراہ ہوئی۔ زَحْفٌ۔ لڑائی۔ زِرَابِیٌّ۔ نہالچی۔ زُلَفًا۔ مرتبہ
زَمْهَرِیْر۔ سردی۔ زُهَاءَۃٌ۔ تازگی (س) سَائِغٌ۔ مزہ دار سَابِغَاتٍ۔ کشادہ
زرہیں۔ سَاهِرَۃٌ۔ صاف و برابر زمین۔ سَحِیْقٌ۔ بہت دور۔ سُدًی۔ بیکار سَدِیْدًا
سیدھا۔ سُرَادِقُ۔ سرا پردہ خیمہ۔ سُعُر۔ دہواگنی۔ سُلَالَۃٌ۔ خلاصہ (ش)
شَاخِصَۃٌ۔ اوپر لگنے والے۔ شَاکِلَۃٌ۔ نیت۔ شَطَطٌ۔ ناروان۔ شَغَفَ اس نے فریفتہ
کیا۔ شَنَاٰنٌ۔ دشمنی۔ (ص) صَارِمِیْنَ توڑنیوالے۔ صَدِیْدٌ۔ پیپ۔
صَرْحٌ۔ محل۔ صَفْوَان۔ پتھر برابر ہموار چکنے صاف۔ صَلْدٌ۔ سخت صاف۔ صَیَاصِی
محل قلعے۔ صَیْف۔ موسم گرما (ض) ضِغْثٌ۔ جھاڑو۔ ضَنِیْن۔ بخیل متہم ضریر
نقصان۔ نگی۔ ضِیْزٰی۔ ناقص (ط) طَفِقَا۔ دونوں نے شروع کیا۔ طَوْلٌ
احسان (ظ) ظَمَاٰنٌ۔ پیاسا (ع) عَاصِفَۃٌ۔ سخت ہوئی

اَطْمِسْ - تو مٹا دے - اَضْعَفَ اس نے ضعف سند کیا - اَعْتَدَتْ اس نے تیار کیا - اِعیاء ماجز ہونا - اَغْطَشَ اس نے اندھیرا کیا - اَقْبَلَ بڑا ہوا - اِفْكٌ بہتان - جو ہم اَقْتَتْ جمع کیگئی - اِقْتَحَمَ - دوڑ کر جا سکا - اَقْذِفِي - تو ڈال - اَقْلَتْ - اوٹھائی - اَقِلِّي تو تم جا اَكْدَى نت کلا - اَكْمَامٌ - غلافیں - اَلْتَنَا - ہم نے کہا یا اَمْلَاقٌ - افلاس - اَنّٰى - کہاں اَنْطَارَ اِنْفِصَامٌ - ٹوٹنا - اَوَاهٌ نرم دل - اَوْجَفْتُمْ - تم نے دوڑایا - اَوْعِيَةٌ - زنبیل

ب

اَهْشُّ پتے جھاڑتا ہوں - اَيْكَةٌ - جنگل کا نام ہے - (ب) بَائِسٌ برے حال والا بَاخِعٌ خودکشی کرنیوالا - بَازِغٌ - چمکنے والا - بَاسِرَةٌ - اوداس - بَاسِغَاتٌ - اونچے بَحِيرَةٌ بت کی نیاز کا جانور بَخْسٌ نقصان - بَرَزَةٌ - نیک لوگ - بِضْعٌ - گنتی تین سے نو تک بَطَانَةٌ بھیدی دوست - بَطِرَتْ - وہ اترائی - بَقْلٌ ساگ - بَوَارٌ - تباہی بَهِيجٍ - رونق کی

ت

چیز - (ت) تَابُوتٌ - صندوق - تَوَزُّ - وہ اچھلتے ہیں - تَالَمُونَ - تم بے ارام ہو تَبَارٍ - ہلاک - تَبَتَّلْ - سوال کر - تَجَافَى - وہ الگ ہو جاتی ہیں - تَتَوَفَّى - وہ مارتے ہیں تَحَاضُّونَ تم آپس میں تاکید کرتے ہو تَحْبُرُونَ انتظام عزت کیے جاؤ تَحَاوَا انہوں نے قصد کیا تَتَاخَرُونَ - تم جمع کرتے ہو - تَدَلّٰى - وہ لٹک آیا - تُدْهِنُ تو دین میں سستی کرتا تَرْجُفُ - وہ کانپے گی - تُزْجِي - تو پیچھے رکھیگا - تَزْهَقَ - تو کھینچیگا - تَسْرِيحٌ رخصت کرنی - تُسْطِطُ - تو دور ڈالتا ہے تَصْدِيَةٌ - تالی بجانا - تَصْطَلُونَ - تم تپتے ہو تُصَعِّرْ - تو پھیرتا ہے تَصْغٰى - جھکی ہوئیں - تَعَاسَرْتُمْ - تم نے ضد کی - تَعْثَوْا - تم خرابی مچاتے پھرتے ہو - لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُونِ - اگر تم کہو تَقْرَضُ - وہ کڑی جاتی ہے تَلِدُونَ تم گاڑتے ہو تَكْوِي - وہ داغی جائیگی - تَلَّهُ - وہ ہلائیگی - تَلْقَفُ - وہ نگلنی لگ تَلْمِزُوا تم عیب لگاتے ہو - تَمْتَرُونَ - تم وہم کا رکھتے ہو - تَمْرَحُونَ تم اترائے ہو تَمُودُ ثمود کا نبی ہے - تَمَيَّزُ - بٹ پڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تَنَاوُشُ پہونچنا - تَنْكِيلٌ عذاب

ث

سزا - تَهِنُوا - تم سست ہوتے ہو - تَيَمَّمُوا تم قصد کرو (ث) ثَبِّطَ - اس نے پوجل کر دیا

ج

ثُبُورٌ - ہلاک ہونا ثُقِفُوا - وہ پائے گئے - ثُوِّبَ وہ بدلا دیا گیا (ج) جَاسُوا وہ پراگندہ ہوئے - جِبِلَّةٌ - خلقت - جُذَاذًا ٹکڑے - جَذَّ وَا آگ جُزُزٍ -

یَھْجَعُوْنَ - وہ سوتے ہیں - یَھِیْجُ - وہ خشک ہوتا ہے - یَھْدِیْ وہ راہ بتاتے ہیں -

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

تمت بقلم المصنف عبد المحی الحویزی

مَأْخَذُ کِتَابِ لُغَاتِ الْقُرْاٰنِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَحْمَدُ مَنْ قَلَّدَنَا مِنْ مُفْرَدَاتِ جَوَاھِرِ الْاٰیِ وَاَنَاطَ عَلَیْنَا مِنْ دُرَرِ تَاجِ بِرِّہٖ وَاِحْسَانِہٖ حَمْدًا لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ خُصَّ بِالْفُرْقَانِ وَالْاٰیَاتِ الْمَحْمُوْدَۃِ بِالْحُسْنٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَعَلَی الْمَسِیْحِ الْمَسْعُوْدِ وَالْمَھْدِیِّ الْمَوْعُوْدِ بِبِشَارَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَلَمَّا کَانَ الْعِلْمُ بِاللُّغَۃِ الْعَرَبِیَّۃِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ الْعَقْلِیَّۃِ لِتَوَقُّفِ الْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّۃِ وَمَعْرِفَۃِ نُکَاتِ کَلَامِ اللّٰہِ الْفُرْقَانِ عَلَیْہِ وَجَبَ عَلَی الْمُکَلَّفِیْنَ مَعْرِفَتُہٗ وَالْاِلْتِفَاتُ اِلَیْہِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لُغَۃَ الْعَرَبِ اَرْفَعَ اللُّغَاتِ قَدْرًا وَاَوْسَعَھَا صَدْرًا - وَاَعْظَمَھَا شَاْنًا - وَاَجْزَلَھَا غُنْمًا وَاَقَلَّھَا اِجْتِھَادًا بِالسَّعْیِ الطَّوِیْلِ فِی اللَّیَالِیْ الطَّوِیْلَۃِ فِیْ مُطَالَعَۃِ کُتُبِ اللُّغَۃِ وَتَمَرُّاٰی فِیْ تِلْکَ الْاَخِیْمَۃِ لِفُرْقَانٍ وَشَفَقَۃً لِنَوْعِ الْاِنْسَانِ فِیْ تَصْنِیْفِ کِتَابٍ جَامِعٍ لِعُبَابِ الْبَیَانِ فَبَیْنَمَا اَنَا اَجُوْلُ فِیْ ذٰلِکَ فِکْرًا وَاَرْحَلُ وَاَخْرٰی اُخْرٰی قَائِلًا فِیْ نَفْسِیْ اَیْنَ اَنْتَ وَالتَّصْنِیْفُ - اُعْرُبْ اَنْ تَجْعَلَ نَفْسَکَ ھٰذَا فِی التَّصْنِیْفِ ثُمَّ قُلْتُ مَا اَنْتَ بِاَوَّلٍ مِنْ عُرُوْضٍ لِاَنَّ ھٰذَا دَاءٌ قَدِیْمٌ + فَالتَّقِیَّۃُ بِھٰذَا اَیْسَرُ اَبْوَابِ الْعُلُوْمِ عَنْ فَقِیْھَا ثُمَّ الْحُمْسُ مِنْ فِی الْعَمَلِ بِاَعْمَالِ الصَّالِحِیْنَ صَالِحُ الْعَمَلِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ صَالِحٌ اِنَّا لِنُصَیِّدُ فُؤَالَکَ - اِنْجَاجَاءِ تَامُّلِ مِنْ سُتَ فَشَمَّرْتُ قَبْلَ الْمَرَا

غ
ل
ق
ک
ل
م
ن
و
ہ
ی

عَاصِفَاتٌ - جمع - عَبْقَرِی - مٹی بھونے - عَتَتْ - اس نے شرارت کی عَسَیْتُمْ - تم نے امید کی - عَسِیْرٌ - مشکل عَصَفٌ - سخت ہوئی - عَصِیْب سخت روز - عَیْلَۃٌ - محتاجی - (غ) غَاسِقٌ - رات کا اندھیرا یا چاند گہن - غَوَاشٌ - پردے سائبان - غُیِّضَ - سکھایا گیا (ف) فَاءَتْ - وہ پھر آئی فَارِهِیْنَ - خوشی ہونیوالے - فَاقِعٌ - خالص زرد فَجْوَۃٍ - میدان - فُطُوْرٍ سوراخ خلل - (ق) قَاسِیَۃٌ - سخت - قَتَرَۃٌ - گرد غبار تاریکی - سیاہ - قِدَدًا مختلف مذہبیں قَیِّمَۃٌ - سچ مضبوط (ک) کَادِحٌ - کوشش کرنیوالا کَشِطَتْ - وہ چھلکا اتارے گی - کُنُّسِ - دبک جانیوالے (ل) لَازِمٌ - چپکنے والا - لِوَاذًا اِعْتِصَام (م) مَارِدٌ - جاتیں مَارِدٍ - سرکش - مَتَّنَا فَمُوْتُوْنَ خدا سے ہنسی کرنیوالے ڈھٹنے والے - مُتَوَفِّی - وفات دینے والا اپنی طرف مَثْبُوْر ہلاک کیا ہوا - مَجْدُوْذ - کاٹا ہوا - مُخْتَال - تکبر کرنیوالا مَخْضُوْدٍ - پاک کیا ہوا - مَخْمَصَۃ - بھوک - مَذْءُوْمًا - مردود بدنام - مُزْجَاتٍ - تھوڑی - مَسْجُوْرِ - بھرا ہوا گرم کیا ہوا - مُفَصَّلًا - زبان عربی میں مَقَالِیْدُ - کنجیاں - مُکَاءً - سیٹی بجانی - مَنْهَمِرًا - مینہہ کا رکاوٹ برسنے والا - مَیْسَرَجُوا - جوا کھیلنا (ن) نَاکِبُوْنَ - تیڑھے ہونیوالے - نُسِفَتْ - وہ ہوا پر اڑ گئی - نَنْسَاهُمْ - ہم چھوڑ دیں گے انکو - نُشُوْز - بدخوئی کرنی - عورت مرد کی - ناموافقت نَضَّاخَتَانِ - دو چشمے جوش مارتے ہوئے - نُهٰی - عقل - (و) وَاجِفَۃٌ - ڈرنیوالی - وَجَبَتْ - وہ پڑی - وہ مری - وَسَقَ اس نے سمیٹا - جمع کیا - وَطَرًا - حاجت (ہ) هَاؤُمُ - تم پکڑو - تم لو - تم آؤ - هَمَّازٍ - عیب لگانیوالا - هِیْمٌ - پیاسا اونٹ - هَوَاءٌ خال (ی) یَاتَمِرُوْنَ - وہ مشورہ کرتے ہیں - یَأْتَلِ وہ قسم کھاتا ہے - یَرْبُو - وہ فائدہ مند ہوتا ہے - یُزْلِقُوْنَ وہ ڈگاتے ہیں - پھسلاتے ہیں - یُسْلِبْ - وہ لیجاتا ہے -

وبرحمتہ آلودم من ہول یوم لقاہ وصلی اللہ علی سیدنا ونبینا محمد وعلی
الہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وعلی المسیح الموعود والمہدی المسعود
غلام احمد القادیانی وسلم تسلیما کثیرا وانا اقول تقبلہ اللہ من منتہی
من الائمۃ الفحول الی ہنا انتہی بنا ما اردنا بیانہ فی کتاب لغات القرآن
وکان مدۃ املاء فیہ من الاعوام ستۃ وسبعۃ اشہر وایام وکان
اخر ذلک فی لیلۃ الجمعۃ المبارکۃ قبل اذان الصبح الخامسۃ والعشرون
شہر ذی القعدۃ الحرام من شہور سنۃ ۱۳۲۴ من ہجرۃ النبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام بمنزلی فی بیت الاضیاف بدار الامان قادیان وانا
اسئال اللہ بجاہ النبی الکریم ان ینفع بہذا الکتاب الخاص والعام آمین
النبہ العاجز المفتقر المفوض بذنبہ التائب عفو ربہ المفتقر الی اللہ
الغنی محمد عبد المحیی الحویزی نزیل قادیان عفا اللہ عنہ
وسامحہ بمنہ وکرمہ - آمین

بیان الخطا الواقع فی الجزء الثانی من لغات القرآن

صحیفہ	سطر	خطا	صواب
۵	۱۳	یضرّوکم	یضرّوکم
۹	۴	الّذین	الّذین
۲۶	۱۹	انّ	انْ
۷۴	۱۴	عتّوا	عتَوا
۸۰	۱۸	عجفٌ	عُجُفٌ
۱۲۰	۲۰	یعضّہا	یعضُہا
۳۲۸	۱۴	الخائرون	الجائرون
۴۱۴	۱۸	الحنّ	الجنّ
۴۶۰	۲۰	تزوّج	تزوُّج

صحیفہ	سطر	خطا	صواب
۷۴	۲۳	یتیسّا	یُبُسّا
۹۶	۲۱	ۃ	-
۱۴۴	۱۱	والعضلۃ	والعَضَلۃ
۳۸۰	۲۲	یکرہہ	یکُرہُہ
۳۸۸	۲۰	والکفّارۃ	والکُفّارۃ
۳۸۹	۲۲	وانزل	وانْزِل
۴۱۵	۱۳	عذرا	عُذرا
۴۴۰	۱۷	اجرۃ	اُجرۃ
۴۴۷	۲۱	والاختیار	والاختیاط
۵۶۸	۱۸	دبح	ذبح

من سنا في الجزائم وتصديت للانتصاب في هذا المضمار تصدي القاصد
بين رميه - التابع عن مسلميه فصنفت بكتاب إتمام أهل اللغة المسلم
المشهور لابي القاسم الحسين بن محمد بن المفضل الراغب قدس الله سره
في خزانة شيخي الشيخ شيخ نور الدين زاد فيضه خطا وطبعا فجعلته معتمدي
في النقل ثم ضمت الى كتب اخرى في تلك الخزانة كمستان العرب لابن
جمال الدين محمد بن مكرم بن على الافريقي والصحاح والنهاية والقاموس
وكتاب على ابن عيسى الرماني والالفاظ والتهذيب ومن كتب التفسير
والحديث والنحو والادب ايضا كالمنثور والاتقان لابن جرير
والصحاح الستة ودلائل الاعجاز وكتاب سيبويه والمغني للفتاح وغيره
من الكتب المعتبرة في خزانة الشيخ اعلا الله مقامه في الدنيا والاخرة
امين وضمت ايضا كتاب مجمع البحرين ومجمع البحار في خزانة الثواب
الثواب محمد عليخان رئيس مالير لوتله من ملك فنجاب وضمت كتاب
امالي المرتضى واللسان ايضا في خزانة الشيخ شيخ يعقوب على مشيره
حرسه الله الحليم قاديان وضممت كتاب تاج العروس الذي صنف من
الف كتاب وازيد كما ذكر مصنفه رحمه الله وجعل الجنة مثواه في
اخر الكتاب وانتهائه الى الف مصنف الى اخره كتاب منتهى الارب
وكتاب تفسير الرحماني وكتاب نزهة القلوب في خزانة السيد محمود احمد
ابن الامام الموعود عليه السلام ثم اعلم انها القارئ ان في ذكر كتاب
المفردات والتاج واللسان كفاية فان رأيتك شيئا مما في هذا الكتاب فلا
تسرع الى القدح فيه حتى تعاود الاصول التي استخرجته منها فانها تراني
على ما بي كتاب وانظر بعين الانصاف واترك جانب الطعن والاعتساف
فربما ترى بحمد الله جادة وفق البغية وفوق المنية ولا ادعي ايضا اني
لم اغلط والمخطئ يدنيه يسأل الصفح ومن الله ارجو حسن الثواب

تقریر جلسہ اعظم مذاہب مہوتسو لاہور مقصود			
حیات انسان و حقیقت اسلام و حیوان سے انسان بننے و انسان سے باخلاق انسان بننے و باخلاق انسان سے باخدا انسان بننے کی تفصیل و تفسیر چند آیات معہ مضمون مولوی نورالدین صاحب و میر ناصر نواب صاحب	اردو	۴/	
فیصلہ آسمانی - دعا کے ذریعہ مخالفین سے فیصلہ کرنے کی تفصیل	"	۸۲/	
دافع البلاء - طاعون سے بچنے کا طریق و جواب بعض اعتراضات	"	۱/	
ضیاء الحق - رد عیسائی - و جواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبداللہ آتھم	"	۲/	
نشان آسمانی - گذشتہ اولیا کی پیشگوئیاں و مسیح موعود علیہ السلام کے لئے	"	۲/	
سراج الخلافت و رد شیعہ	عربی	۸/	
شہادت القرآن - حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونیکا ثبوت قرآن مجید سے	اردو	۴/	
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب - و عیسائی	"	۲/	
ضرورۃ الامام - امام کی ضرورۃ اور اپنا ثبوت - مقدمہ ٹیکس	"	۲/	
رسالہ جہاد و ضمیمہ - مخالفت جہاد پر	"	۱/	
راز حقیقت - ثبوت قبر حضرت عیسےٰ	"		
سرمنگر محلہ خان یار میں	"	۱/	
آریہ دھرم - رد آریہ	"	۱۴/	
مواہب الرحمن - نشانات صداقت حضرت اقدس و چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا	عربی مترجم	۶/	
اعجاز احمدی - مباحثہ موضع مدّ کا	فارسی		
ذکر اور مولوی ثناء اللہ کو تحدی	اردو و عربی		
کشتی نوح - طاعون سے بچنے کا طریق	مترجم اردو	۳/	
اور احمدی تعلیم کی تفصیل	اردو	۰۲/	
خطبہ الہامیہ - قربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعوے خود - و تفسیر چند آیات	عربی مترجم فارسی و اردو	عہ	
تحفہ غزنویہ - جواب اشتہار مولوی عبدالحق غزنوی	اردو	۳/	
تحفہ ندوہ - ندوۃ العلماء کو تبلیغ		۰/	
المہدی - اخبار المنار کا جواب و اسکو تحدی	عربی مترجم اردو	۶/	
تریاق القلوب چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا تفصیل	اردو	۱۲/	
جنگ مقدس - مباحثہ حضرت اقدس و آتھم	"		
عبداللہ آتھم عیسائی - رد عیسائی	"	۶/	
الحق بحث لدیانہ - مابین حضرت اقدس و مولوی محمد حسین بٹالوی لدیانہ میں	"	۶/	
تذکرۃ الشہادتین معہ رسالہ عربی علامات المقربین و اپنی جماعت	اردو و عربی	۵/	
تذکرۃ الشہادتین دونوں شہیدوں کی گواہی کے نمونہ کی شرط تحریص و ترغیب	فارسی	۳/	
کشف الغطاء - اعلیٰ حکام کو اپنی نسبت واقفیت کرانا	اردو	۲/	
لیکچر لاہور - اسلام اور اس کے مخالف و دیگر مذاہب کا مقابلہ اور ثبوت مسیح موعود ہونیکا	"	۲/	
لیکچر سیالکوٹ - جسمیں حضرت اقدس نے کرشن کا اوتار ہونا اپنا ظاہر فرمایا ہے	"	۰/۱	
حضرت اقدس کی تقریر دلپذیر جو گناہ سے بچنے کا ذریعہ اور آیندہ شدید طاعون کی پیشگوئی حقیقت تو یہ اسرار نماز و غیرہ	"	۱۳/	
الحق - مباحثہ حضرت اقدس ہمراہ مولوی محمد کشمیری بمقام لدھیانہ	"	۸/	

مصنفہ حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب

رد شاخ - رد آریہ	اردو	۳/
ایک شیعہ کے خط کا جواب - رد شیعہ	"	۲/
فصل الخطاب - ابطال الوہیت مسیح - رد عیسائی	"	عہ ۲/
مبادی الصرف - حرف کا ابتدائی رسالہ	"	۰/۱

تاریخ طبع از تتابع طبع قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف کوئٹہ مطبع گلزار حسنا

واہ کیا خوب لکھی تم نے لغات القرآن	مشکل الفاظ کا ہے اسمیں ضروری بیاں	چاہتے ہیں جو تدبر سے پڑھیں قرآں کو
وہ بلصہ شوق خریدیں عوض نقد و جاں	کام کا کر کے دکھانا ہی بڑا مشکل ہے	یوں تو کر لیتے ہیں سو لوگ چنیں اور چناں
مرحبا کیوں نہ بھی آپکی محنت پہ کہیں۔	کہ یہ اک کام تھا جو کیا پورا یہاں	واقعی آپنے کی خدمت قرآں عجیب
اجر ہو اس کے لئے رحیم و رحمٰن	اسکی تعریف کی حاجت ہی نہیں ہے اکمل	ایک مشہور مثل ہے کہ عیاں را چہ بیاں

سوچنے کے لئے تاریخ میں حاجت کیا ہے | کر دو۔ چھپوائی ہے کیا اچھی لغات القرآن ۱۹۰۷ء

فہرست کتب موجودہ

سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے قیمت ۲ر۔ سلاسل التعلیم عربی زبان سیکھنے کیلئے عمدہ رسالہ ہے قیمت ۲ر۔ تعلیم القرآن قاعدہ یسرنا القرآن بہت مختصر ہے قیمت ۱ر۔ سبق النبی عربی مترجم ۱ر دو۔ ۶ پائی۔ اسم مبارک حضرت مرزا غلام احمد صاحب نہایت خوشخط ۲ پائی۔ ابنا الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس سبحانہ تعالیٰ کی شرح خاص حضرت اقدس کی قلم سے قیمت ۶ پائی۔ ریکل شی نمادک یہ تین قسم کا چھپا ہے قسم اول ۱ر۔ قسم دوم ۲ر قسم سوم ۳ر مجموعہ دعا ۱ر۔ الاستخلاف مصنفہ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل بڑی عجیب کتاب ہے ۳ر۔ کلمۃ الفصل۔ عربی مع قصیدہ مترجم ۱ر دو ۱ر۔ اختیار الاسلام آریہ کی رد میں قیمت ۲ر۔ تعلیم الاسلام۔ در جواب تہذیب الاسلام قیمت ۸ر لیکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۱ر لیکچر لاہور ۲ر مسیح کی آمد ثانی ۲ر۔ دعوت الحق ۲ر۔ مکتوب حضرت رسول اکرم ۱ر۔ سکھ مرد اور یہ حصہ اول ۱۴ر۔ چشمہ مسیحی ۳ر کرشن اوتار ۱ر۔ خطبات محمدی ۱۴ر سکھ مرد اور یہ حصہ دوم ۱۴ر۔ دینیات کا پہلا حصہ صراط مستقیم ۲ر۔ سی حرفی رد نصاری۔ ۲ر جام و قدح سی حرفی در مدح امام آخر الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲ر۔ گلدستہ احمدی ۲ر۔ گل ہوتیا۔ ۲ر۔ کاس مزدک سی حرفی مصنفہ فضل الدین مستری۔ ۲ر۔ چشمہ مسیح ۱ر چمکار حق ۲ر۔ مسیح کا بیان و مسلم حصہ ۲ر۔ احمدی کا سن ۱ر نظم اج بی پی ۲ر۔ آئے مستدلات ۲ر۔ اظہار الحق ۲ر تحفۃ المشتاقین ۲ر۔ نشانات احمدی ۲ر حقیقت نزول مسیح قیمت ۲ر۔ سیف حق ۲ر۔ پارہ ۳۰ مترجم بتقطیع کلاں ۳ر پہلا پارہ کاغذ اعلیٰ پر چھپا ہوا ۱ر۔ حامل مسترجم ۱۱ر دوسرا پارہ ۱ر۔ تیسرا پارہ ۱ر۔ صدقے جاواں ۲ر ادعیۃ القرآن ۲ر۔ یادگار کریم ۲ر۔ جام شہادت ۲ر

رسالہ وفیات اردو بچوں کی تبلیغی تنظیم کیلئے عمدہ ہے	اردو	۱ر
مصنفہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب		
لکچر بگناہ - دعوۃ الہند ۲	اردو	۱ر۱۲
خلافت راشدہ حصہ اول	اردو شیعہ	۸ر
〃 حصہ دوم	〃	۴ر
مصنفہ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب		
اعلام الناس حصہ دوم	اردو	۴ر
شمس بازغہ - رد کتاب گولڑوی	〃	عہ
احسن الکلام - سوال وابسیل	〃	۱ر۱۲
تبیان القرآن - رد مولوی چکڑالوی	〃	۱۳ر
مصنفہ میر حامد شاہ صاحب		
مسلمانوں کا ضاد اور اس کے حضور دعا	اردو	۱ر
پنج ارکان اسلام و سخن معقول	نظم 〃	
دعوت دہلی و لکچر اسلام	〃	
دیگر تصانیف سلسلہ احمدیہ کے جواب میں ہیں		
دفات مسیح مع پیشگوئی لیکھرام وانہم	نظم پنجابی	۴ر
پیغام حق یعنے سچ کا سدا	〃	۱ر
سچ حقیقت چند اعتراضوں کا جواب	〃	۱ر۱
کائن احمدی - عورتوں کے لئے مفید	نظم پنجابی	۱ر
عاقبۃ المکذبین - چمکار حق - کائن براج بی بی	〃	
سچ بیان حصہ اول	〃	۱ر
دعوۃ الحق - دعیسائی	اردو	۱ر
سلطان فضل حق - تائید حق	〃	۱ر۱۲
دعوۃ الحق مع ضمیمہ مسلوم - تبلیغ	اردو نظم	۱ر
لغات القرآن - مصنفہ سید عبدالحی صاحب عربی مع ترجمہ اردو		۴ر
〃 جلد دوم	〃	۴ر
حمائل و قرآن مجید مترجم و غیر مترجم		ازا
خزینۃ العارفین تفسیر سورہ فاتحہ حصہ اول و ۲	اردو	۵ر

کتب عربی مطبوعہ مصر و ٹیونس

شرح حدیث النزول - نزول ربنا تبارک وتعالیٰ کی ثبوت میں فلسفیانہ و متکلمانہ بحث مع رسالہ اجتماع الجیوش عہ ۸ر شفاء الاسقام فی زیارۃ قبر خیر الانام مع رسالہ ہائے تصرف و کرامات اولیاء للسبکی عہ ۸ر - قصص الانبیاء ثعلبی - یعنے عرائس المجالس ۱۲ر شرح تہذیب الکلام - تہذیب المنطق جو مشہور کتاب ہے اکا دوسرا حصہ علم عقائد میں ہے - اس متن کے شروح کا مجموعہ ہے عہ ۱۰ر - بحر ق علی لمتحف الاعراب ۹ر بحر ق علی لامیۃ الافعال - حریری کے متن پر جو نحو میں ہے اسکی عمدہ یہ شرح ہے ۹ر - وفایق الاخبار ۱۲ر - ابو القاسم حاشیہ سطول سے کتاب المسائر شیخ ابن ہمام کی کتاب عقائد میں ہے - ابن ہمام حنفیہ میں بڑے پایہ کے آدمی ہیں عہ ۱۴ر جامع صغیر امام سیوطی نے اپنی بڑی کتاب کنز العمال کا مختصر کیا ہے عہ - شرح بیجوری علی جواہر التوحید یہ علم عقائد کی کتاب ہے ۶ر شروع تلخیص جموع علم معانی و بیان کے لئے کافی شروح کا ۴ جلدیں ہے ۱۸ر شرح تحریر ابن ہمام - یہ تحریر علم اصول فقہ میں مسلم الثبوت کی گویا ماں ہے اسکی بسط شرح ہے ۱۰ر - شیخ عطار علی عیسے حوجی ۸ر الشذرات النظم فی کشف الاسرار العزیزودی یہ عظیم الشان کتاب دو جلد تلویح و توضیح کی ماں ہے علم اصول فقہ میں ہے کتاب الفتوح فی معرفۃ الروح ۹ر - جوہرہ علی قدوری فقہ حنفی ہے ۱۴ر - اجتماع الجیوش مسئلہ صفات باری پر عمدہ بحث ہے ۸ر جلاء الافہام فی الصلوۃ علی النبی خیر الانام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے متعلق عجیب و غریب نکات لکھے ہیں ۸ر